The Dictionary Of World History

تاریخ عالم کی ڈکشنری

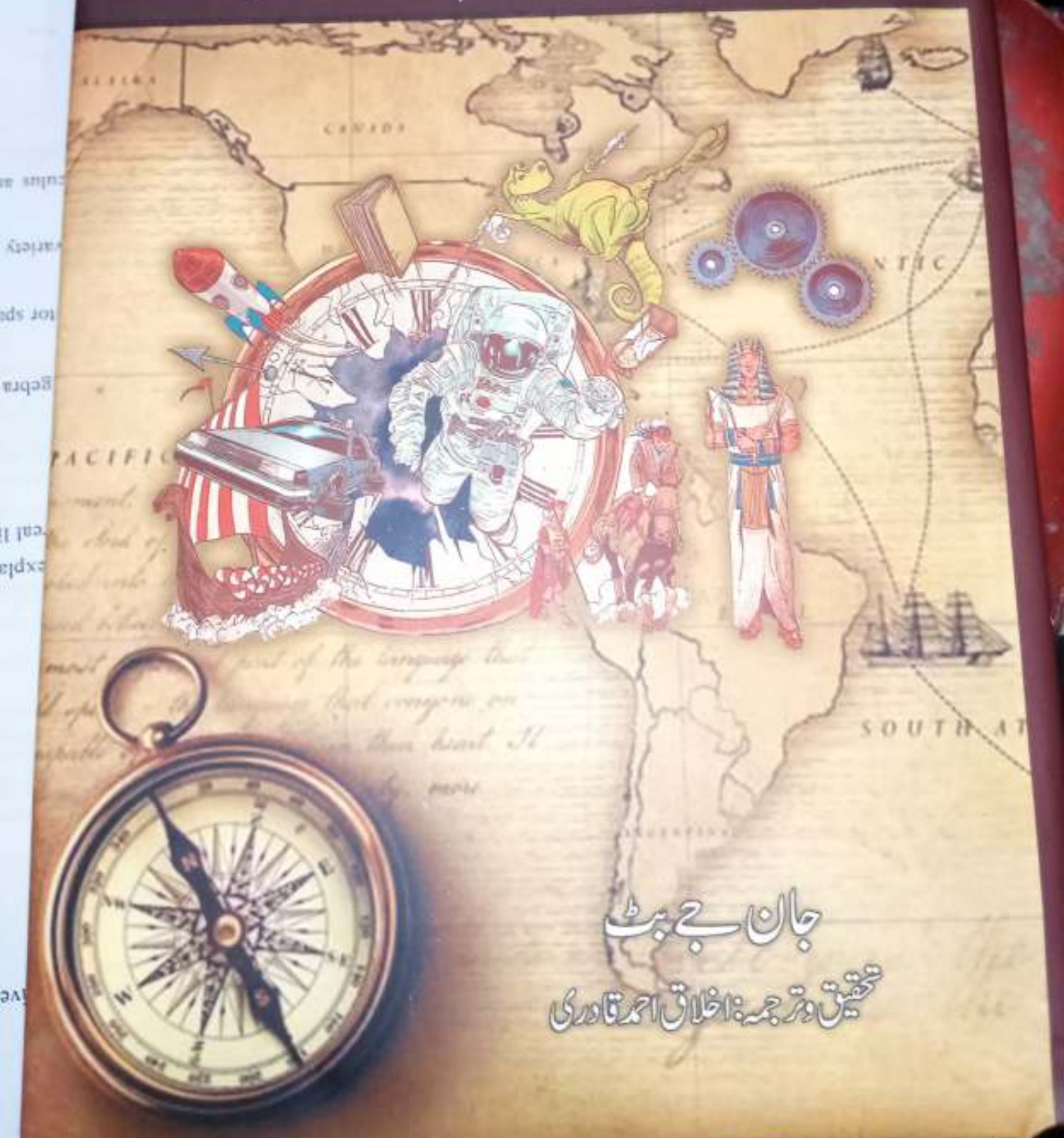

جان جے بٹ

تحقیق و ترجمہ: اخلاق احمد قادری

ژاں پال سارتر

اردو زبان

تاریخ عالم کے اہم واقعات، انقلابات، جنگیں، ثقافتی سرگرمیاں، تمدنی تہذیبی نشوونما، جغرافیائی اور سیاسی تقاسیم، اہم شخصیات عالم، عالمی تناؤ اور تبدیلیاں اور قدیم و جدید تصنیفات عالم اور دیگر عالمی امور پر الفابائی ترتیب میں جامع اور مختصر مقالات کا ایک مجموعہ۔

The Dictionary of World History

تاریخ عالم کی ڈکشنری

By: JOHN J . BUTT
جون جے بٹ

تحقیق و ترجمہ و اضافہ: اخلاق احمد قادری

CITY BOOK POINT
Naveed Square. Urdu Bazzar, Karachi
Ph # 021-32762483
E-Mail: citybookurdubazaar@gmail.com

باذوق لوگوں کے لئے خوبصورت اور معیاری کتاب

بیاد

HASSAN DEEN

ادارہ City Book Point کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ ہمارے ادارے کے پیش نظر صرف تحقیقی کتب کی اشاعت ہے۔

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جو ادارے ہماری تحریری اجازت کے بغیر ہمارے ادارے کا نام بطور اسٹاکسٹ، ناشر، ڈسٹری بیوٹر یا تقسیم کار کے طور پر اپنی کتابوں میں لگا رہے ہیں اس کی تمام ذمہ داری ہمارا نام استعمال کرنے والے ادارے پر ہوگی اور ہمارا ادارہ بھی ہمارا نام استعمال کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے۔

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	تاریخ عالم کی ڈکشنری
تحقیق و ترجمہ و اضافہ:	اخلاق احمد قادری
ناشر:	سٹی بک پوائنٹ
تعداد:	500
اشاعت سن:	2019ء
قیمت:	1800/=

انتساب

ان اہم شخصیات عالم کے نام جنہوں نے اپنے روشن کارناموں سے تاریخ
عالم کے صفحات کو روشن کر دیا۔

پیش لفظ

ڈکشنری آف ورلڈ ہسٹری Dictionary of World History جہاں قارئین تاریخ عالم کے لیے ایک تحفہ سے کم نہیں وہیں یہ تاریخ کے طالب علموں کے لیے بھی ایک مفید و معاون کتاب ہے۔ خصوصی طور پر جان، جے، بٹ صاحب نے اسے تاریخ کے طالب علموں کے لیے ان کی لیاقت کو سامنے رکھ کر مدون کیا ہے۔ جان جے بٹ صاحب کی تاریخ عالم پر مکمل گرفت ہے انہوں نے اس کے کسی پہلو کو تشنہ لب نہیں چھوڑا۔ مگر دیگر مغربی محققین اور مورخین کی طرح مشرقی اور اسلامی پہلوؤں پر زیادہ انٹریز Entries نہیں دیں تھیں۔ اس کمی کو اس احقر نے پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور دنیائے مشرق و اسلام کے بیشتر پہلوؤں کو خصوصی طور پر اجاگر کیا ہے۔

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ العلم التاریخ اپنے وسیع تر مفہوم میں حضرت انسان کو سرگذشت اور اس کو دنیا میں پیش آنے والے واقعات کا مرقع ہے۔ تاریخ عالم کا آغاز اس وقت ہوا تھا جب حضرت انسان ابھی غاروں میں رہائش پذیر تھا اور اس کے پاس آج کی سر بفلک عمارتیں نہیں تھیں۔ اسی زمانے میں مختلف انسانی تہاذیب ارتقائی مراحل سے گزر کر تمدنی ترقی کر رہی تھیں۔ جہاں اس ڈکشنری میں مختلف انسانی تہذیبوں کا ذکر کیا گیا ہے وہیں یہ ڈکشنری تاریخ عالم کے دیگر اہم واقعات، جنگیں، انقلاب، آفات عالم اور انسانی ثقافتی تاریخ اور انسانی معاشروں میں رائج رسم و رواج پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔ انسانی تاریخ کی اولین شہنشائیت اور سلطنتوں کے بارے میں مفید معلومات درج کی گئیں ہیں۔ سب سے بڑھ کر دنیا کے ہر شعبے میں تعلق رکھنے والی شخصیات عالم کے مختصر سوانحی حالات بھی اس میں شامل کیئے گئے ہیں۔

احقر العباد، اخلاق احمد قادری۔ ملتان
E.Mail: qadriikhlaq@gmail.com
Phone: 0333-7619827

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر سے	صفحہ نمبر تک
1	A	6	76
2	B	77	137
3	C	138	193
4	D	194	217
5	E	218	232
6	F	233	253
7	G	254	280
8	H	281	313
9	I	314	333
10	J	334	346
11	K	347	366
12	L	367	384
13	M	385	426
14	N	427	442
15	O	443	452
16	P	453	485
17	Q	486	489
18	R	490	509
19	S	510	549
20	T	550	565
21	U	566	572
22	V	573	581
23	W	582	592
24	X	593	595
25	Y	596	602
26	Z	603	607
27	کتابیات	608	608

"A"

Aatish, Khawaja Hydar Ali آتش خواجہ حیدر علی

خواجہ حیدر علی آتش (1778ء۔1846ء) فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ سن بلوغ کو پہنچے تو نواب محمد تقی خان کی ملازمت اختیار کی اور انہیں کے ساتھ لکھنو گئے۔ علمی استعداد اگرچہ کم تھی مگر شاعری سے فطری مناسبت تھی۔ مصحفی کے شاگرد ہوئے اور مشق سے مشہور زمانہ استاد بن گئے۔ اصناف شعر میں غزل سے اختصاص رہا۔ تاجدار اودھ سے پچاس روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا تھا۔ نازک خیالی اور بلند پروازی میں اپنے حریف ناسخ کے کلام سے آگے تھے۔ غالب نے بھی اپنے ایک خط میں ان کی تعریف کی ہے۔

Aachen آخن

شمالی جرمنی میں واقع شارلیمان اعظم کا دارالحکومت۔ اس شہر میں شارلیمان اعظم نے اپنا مستقل دربار لگایا تھا۔ اسی شہر میں شارلیمان نے ایک خوبصورت محل اور لائبریری بھی تعمیر کی تھی جس میں اس نے یورپ کے اس وقت کے بہترین علماء و مفکرین کو اکٹھا کر دیا تھا۔ یہ لائبریری "درباری درسگاہ" Court School کہلاتی تھی۔

Aargau آرگاؤ

سوئٹزرلینڈ کے وفاق کی ایک آزاد ریاست Canton جو پہلے برن Berne کی ریاست میں شامل تھی۔ 1803ء میں اسے آزاد حیثیت دی گئی جو کہیں جا کر 1815ء میں مستحکم ہوئی 44-1841ء میں یہ سوستانی ریاست مذہبی اختلاف رائے کا شکار رہی۔

Aaverji آورجی

سلطنت عثمانیہ (1924ء۔1298ء) ترکی کا ایک اعلیٰ عہدہ دار اور عہدہ۔ یہ حکومتی عہدہ بظاہر ستر ہویں صدی کے بعد معرض وجود میں آیا تھا مگر اس کا شمار حکومت عثمانیہ (باب عالی) کے پانچ اعلیٰ اور اہم ترین عہدوں میں ہوتا تھا۔

آباسٹینوئی Abastanoi

یہ سنسکرت زبان کے لفظ ''امبستھا'' کا یونانی مترادف ہے۔ یہ قدیم ہندوستان کی ایک قوم کا نام تھا جو اسکندر اعظم کے حملہ ہندوستان کے وقت ہندوستان کے شمال مغربی حصے میں دریائے چناب کے کنارے بالائی سمت میں آباد تھی۔ اس قوم کا ذکر ''ارتھ شاستر''، ''مہابھارت'' اور ''برہسپتیا'' میں ملتا ہے۔ یہ ایک جنگو قوم تھی مگر بعدازاں اس قوم کے افراد نے ''کسان، پروہت اور معالج'' جیسے امن پسند پیشے اختیار کر لئے تھے۔

مذبح Abattoir

1810ء میں نپولین بوناپارٹ کے حکم پر پیرس کے نزدیک پانچ مذبح تعمیر کئے گئے تھے۔ ان کا افتتاح 1818ء میں ہوا تھا۔ ایڈن برگ میں ایک ایسا مذبح 1851ء میں تعمیر کیا گیا جب کہ لندن میں ایسے کئی مذبح 13 جون 1855ء کھولے گئے تھے۔ نیویارک کے اخبارات نے 1865ء میں ان مذبح خانوں کے تعمیر کئے جانے پر کچھ مباحثے شائع کئے تھے۔ اس کے بعد 1866ء میں خود نیویارک میں اسی یورپی طرز کا ایک مذبح کھولا گیا تھا۔

آبازہ Abazes

سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی تاریخ میں بہت سے اشخاص کے نام جو آبازیوں کی نسل سے تھے مثلاً آبازہ محمد پاشا، آبازہ حسن پاشا وغیرہ۔ یہ نام عموماً لقب کے طور پر استعمال کیے جاتے تھے۔

بنوعباس، عباسی خلفاء Abbasides

بنوعباس، عباسی خلفاء حضرت محمد ﷺ کے چچا محترم جناب حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی اولاد سے تھے، یہ حکمران خاندان تقریباً پانچ سو سے زائد سال 749ء سے 1258ء تک عالم اسلام پر حکمران رہا۔ اس خاندان کا اولین خلیفہ ابوعباس اسفاح تھا جو بنوامیہ کے آخری خلیفہ مروان ثانی کو شکست دے کر برسراقتدار آیا تھا۔ اس خاندان کے کل 37 خلفاء نے حکومت کی جن میں خلیفہ ہارون الرشید، مامون الرشید، المعتصم باللہ، المقتدر باللہ اور المتوکل علی اللہ اہم خلفاء تھے۔ اس خاندان کا آخری خلیفہ مستعصم باللہ تھا جو 640ھ سے 654ھ تک حکمران رہا۔ اس خلیفہ کے عہد میں عباسیوں کی عسکری طاقت بہت کمزور پڑ چکی تھی اور خلیفہ کا سیاسی وقار بھی بہت گر چکا تھا۔ اسی خلیفہ کے عہد میں تاتاریوں نے ہلاکو خاں کی قیادت میں بغداد پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی۔ جس سے بغداد میں عباسی خلافت ختم ہوگئی تھی۔

ایبے Abbaye

پیرس جرمن کے نزدیک پیرس کا ایک فوجی قید خانہ جہاں 2 ستمبر 1792ء کو انقلاب فرانس کے دوران 164 قیدیوں کو لمبے میں پھرے ہوئے جمہوریت پسندوں نے میلارڈ Miallard کی قیادت میں قتل کر دیا تھا۔

Abbeys

خانقاہیں

ایسی مسیحی خانقاہیں جو صرف راہبوں اور خواتین راہبات کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔ ایسی پہلی خانقاہ 500ء میں انگلستان میں باگور Baugor کے مقام پر تعمیر کی گئی تھی جب کہ فرانس میں 360ء میں Poiters کے مقام پر پہلی خانقاہ تعمیر کی گئی تھی۔ انگلستان کے بادشاہ ہنری پنجم نے 1414ء میں 110 خانقاہیں اور ان سے ملحقہ جائیدادوں کو بحق حکومت ضبط کر لیا تھا جب کہ فرانس میں انقلاب فرانس کے دوران 1790 میں خانقاہوں کی ضبطگی عمل میں لائی گئی تھی۔

A.B.C Club

اے بی سی کلب

انقلاب فرانس کے دوران جمہوریت پسندوں کا پیرس میں اختیار کردہ نام اور ادارہ۔ اس کلب نے 5 جولائی 1832ء کو اعلان بغاوت کر دیا۔

Abdali

ابدالی

ایک افغان قبیلہ جو آج کل دوانی کے نام سے مشہور ہے۔ اس قبیلے کا جد اعلیٰ ابدال بن نسرین تھا۔ وہ سلسلہ چشتیہ کے ایک ابدال یا ولی اللہ خواجہ ابو احمد کا ملازم تھا۔ ابدالی ایک مدت تک قندھار میں آباد رہے بعد ازاں ہجرت کر کے ہرات کے علاقے میں آ گئے۔ یہ شاہ عباس اول کا زمانہ تھا۔ اس قبیلے کا نام تاریخ میں احمد شاہ ابدالی کی وجہ سے معروف ہے جو اسی قبیلے کا ایک فرد تھا۔ دیکھئے ابدالی، احمد شاہ۔

ABDALI AHMAD SHAH (1724ء-1773ء)

ابدالی احمد شاہ

شاہ ایران نادر شاہ افشار کا ایک فوجی جنرل۔ افغانوں کے قبیلے ابدالی کا سردار۔ افغانستان میں ابدالی سلطنت کا بانی۔ وہ ملتان میں پیدا ہوا تھا۔ نادر شاہ کے قتل کے بعد 1747ء میں اس نے افغانستان میں اپنی بادشاہت کا اعلان کیا۔ اس نے ہرات اور مشہد پر قبضہ کر لیا۔ 1748ء تا 1767ء اس نے ہندوستان پر متعدد حملے کیے۔ جن میں سب سے مشہور 1761ء کا حملہ ہے۔ اس حملے کے دوران ہی اس نے پانی پت کی تیسری جنگ میں مرہٹوں کو شکست دے کر ان کی کمر توڑ دی۔ کابل قندھار اور پشاور پر قبضے کے بعد احمد شاہ نے پنجاب کا رخ کیا اور 1756ء میں دہلی کو تاخت و تاراج کیا اور بہت سا مال غنیمت لے کر واپس لوٹا۔

تاج و تخت سے دستبرداری:

ABDICATION

سرکاری مناصب اعلیٰ خاص طور پر بادشاہت کسی دوسرے شخص کے حق میں چھوڑ دینا۔ یہ اقدام رضا کارانہ طور پر انجام دیا جاتا ہے۔ جیسے برطانیہ کے شاہ چارلس پنجم کی دستبرداری۔ تاج وتخت سے دستبرداری جبری طور پر بھی ہوسکتی ہے۔ جیسے 1912ء میں چین کے بادشاہ ہسوان تنگ کی دستبرداری۔ برطانیہ میں 1688ء کے بعد دستبرداری کی ممانعت کردی گئی تھی تاوقتیکہ پارلیمنٹ اس کی منظوری نہ دے۔ مثال کے طور پر 1936ء میں ایڈورڈ ہشتم کی دستبرداری کی پارلیمنٹ نے باقاعدہ طور پر منظوری دی تھی۔ ذیل کی سطور میں تاریخ عالم کے مختلف ادوار میں رونما ہونے والی دستبرداریوں کی ایک فہرست پیش کررہے ہیں یہ دستبرداریاں پہلی صدی قبل از مسیح سے شروع ہوکر زمانہ حال تک پھیلی ہوئی ہیں۔

BC-79 روم کے آمر سلا Sulla کی دستبرداری عمل میں آئی۔

AD-305	شہنشاہ ڈایوکلیشن	Diocletion R.E
1311ء	سٹیفن دوم ہنگری	Stephen II of Hunghry
1142ء	البرٹ بیر آف براڈیوبورگ	Albert. B.O.B
1200ء	لیسکو پنجم	Lescov V of Poland
1206ء	الاڈیسلاس III پولینڈ	Uladislaus III of Poland
1306ء	جان بیلیل اسکاٹ لینڈ	J.Baliol of Scotland
1309ء	اوتھو آف ہنگری	Otho Of Bavaria
1439ء	ایرک نہم	Eric IX of Denmark
1444ء	پوپ فیلکس پنجم	Pope Felix V
1555ء	چارلس پنجم	Chares V of Spain
1654ء	کرسٹینا ملکہ۔	Christina of Sweden
1669ء	جان کیسمیر	J. Casimir of Poland
1688ء	جیمز دوم	James II of England
1704ء	فریڈرک آگسٹس دوم پولینڈ	F.Augustus of. Po
1724ء	فلپ پنجم، اسپین	Philip V of Spain
1730ء	وکٹر عماڈیس۔ اسپین	Victor Amadeus of Sardina
1759ء	چارلس آف نیپلز	Charles of Naples
1795ء	سٹینیلاس آف پولینڈ	Stanislaus of Poland
1802ء	چارلس عمانویل دوم ساڈینیا	C. Emmanuel II
1804ء	فرانسس دوم جرمنی	Francis II. 6

تاریخ عالم کی ڈکشنری	
1808ء	چارلس چہارم آف سپین
1809ء	گستاف چہارم سویڈن
1808ء	جوزف بوناپارٹ نپولین
1810ء	لوئیس آف ہالینڈ
1818ء	جیروم آف ویسٹ فالیہ
1814ء	5 اپریل نپولین فرانس
18211ء	وکٹر ہمانوئیل سارڈینیا
1826ء	ڈونی پیڈرو چہارم پرتگال
1830ء	چارلس دہم فرانس
1831ء	پیڈرو برازیل
1834ء	ڈوم میگوئیل پرتگال
1840ء	ولیم ایل ہالینڈ
1848ء	لوئی فلپ فرانس
1848ء	فرڈیننڈ آف آسٹریا
1848ء	لوئی چارلس بوربیا
1849ء	چارلس آلبرٹ سارڈینیا
1859ء	الیوپولڈ دوم ڈیوک آف تسکنی
1868ء	شیخ محمد بن خلیفہ بحرین
1848ء	محمد علی پاشا آف مصر
1879ء	اسماعیل خدیو آف مصر
1870ء	نپولین سوم
1893ء	مہتر شیر افضل مہتر آف چترال
1895ء	مہتر محمد امیر الملک مہتر آف چترال
1880ء	موسیٰ جان خان آف غزنی
1862ء	کنگ آتو یونان
1897ء	ملکہ رانا ولینا آف ماسکر

Charles IV Spain
Gustavns IV
Juseph Bona part
Louis of Holland
Jerom of W.P
Napoleon France
V. Emmnuel
Pedro IV
Charles X
Pedro Of Brazil
Dommiguel P
William L Holland
Louis Philpp F
Ferdinad A
L. Charles B
C.A Sardinia
L.P tuscany
Shaikh M. Bin Khalifa
M.Ali Pasha of Egypt
Ismael Khadio of Egypt
Napoleon III France
Mehtar Shair Afzal of Chitral
Mehtar M.Ameer Almalk of Ch
Mosa jan Khan of Gazna
OTTo Of Greec
Queen Rana Valeena of Mudghaskar

1888ء	سلطان
1893ء	سلطان
1893ء	سلطان
1908-10ء	پرتگال میں ایک
-	بیسویں اور
1905ء	سویڈن اور
1909ء	سلطان ترکی
1909ء	شاہ محمد علی شا
1910ء	کوریا کے
1911ء	زنجبار کے
1918ء	کنگ پیٹر
1920ء	شاہ فیصل
	کر دیے گئے
1922ء	سلطنت
1925ء	ریاست
1925ء	شاہ احمد
1922ء	شاہ یونا
1912ء	شہنشاہ
1918ء	روی ش
	تخت سے
	دونوں
1922ء	شاہ
	ملک کو
	قبول کر

1888ء	سلطان معین الدین دوم مالدیپ	Sultan Mueen Aldeen II of Maldev
1893ء	سلطان محمد عماد الدین پنجم مالدیپ	sultan M.Emad Aldin of Maldeep
1893ء	سلطان محمد شمس الدین اسکندر مالدیپ	Sultan M. Shamas Aldeen of Maldeep

1908-10ء پرتگال میں ایک انقلاب کی آمد کے بعد شاہ پرتگال مینوئل دوم ملک سے فرار ہوا تھا۔

بیسویں اور اکیسویں صدی میں معزول اور دستبردار ہونے والے حکمران

1905ء سویڈن اور ناروے میں الحاق ختم ہونے کے بعد کنگ آسکر دوم کو معزول کر دیا گیا۔

1909ء سلطان ترکی عبدالحمید دوم کو نوجوانان ترک نے معزول کیا۔

1909ء شاہ محمد علی شاہ قاچار، ایران کو آئین کے ذریعے معزول کیا گیا۔

1910ء کوریا کے شہنشاہ میں جونگ کوریا کے جانے سے دستبردار ہوئے۔

1911ء زنجبار کے سلطان سید علی بن حمود تخت سے دستبردار ہو گئے۔

1918ء کنگ پیٹر اول شاہ سرب، کروٹ بن جب مونٹی نیگرو نے سریا سے الحاق کیا۔

1920ء شاہ فیصلی اول شام کے بادشاہ 11 مارچ 1920ء کو بنے او 25 جولائی 1920ء کو معزول کر دیئے گئے ان کا عہد صرف پانچ ماہ تک قائم رہا۔

1922ء سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد سلطان محمد ششم معزول کر دیئے گئے۔

1925ء ریاست مجزہ کے شیخ خضال الکابی ایران نے معزول کر دیئے۔

1925ء شاہ احمد شاہ قاچار کو ایران کے تخت سے رضا شاہ پہلوی نے معزول کر دیا۔

1922ء شاہ یونان قسطنطین اول اپنے بیٹے جارج کے حق میں تخت سے دستبردار ہو گئے۔

1912ء شہنشاہ چین گزوآن ٹانگ Xuantong کو جبری طور پر معزول کر دیا گیا۔

1918ء روسی شاہی خاندان کی بادشاہت کو ختم کر دیا گیا۔ اور زار روس نکولس دوم جو فروری 1917ء میں تخت سے دستبردار ہو گیا تھا، اس نے اپنے بھائی مائیکل دوم کو اپنا جانشین مقرر کیا مگر نکولس اور مائیکل دونوں ہی قتل کر دیئے گئے۔

1922ء شاہ چارلس چہارم کو ہنگری کے تخت سے 1918ء میں اس وقت دستبردار ہونا پڑا تھا جب اس ملک کو جمہوریہ قرار دے دیا گیا تھا۔ 1920ء میں بادشاہت کی بحالی کے بعد اس نے ریذیڈنسی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کے بعد اسے جلاوطن کر دیا گیا۔

1918ء جنگ عظیم میں ناکامی کے بعد جرمنی کے شہنشاہ ولہلم ثانی تاج وتخت سے دستبردار ہوکر ہیلینڈ فرار ہوگئے۔

1925ء البانیہ ریاست کے پرنس ولیم فرار ہوگئے اور 1921ء میں انہیں معزول کردیا گیا۔

1916ء ایتھوپیا کے شہنشاہ ایاسو پنجم Iyasu V کو محض مسلمان ہونے کے شک میں تخت سے معزول کردیا گیا۔

1917ء زار روس نکولس دوم روس کی بادشاہت اور فن لینڈ کی گرینڈ ڈیوکی سے دستبردار ہوگیا۔

1936ء شاہ ایڈورڈ ہشتم کی امریکن خاتون مسز سمپسن سے شادی کے لیے تاج وتخت سے دستبرداری، وہ اپنے بھائی جارج ششم کے حق میں دستبردار ہوئے تھے۔ ساتھ ہی وہ شاہ ہندوستان کی حیثیت سے بھی دستبردار ہوگئے تھے۔ وہ آئرلینڈ اور جنوبی افریقہ کی حکومت سے بھی دستبردار ہوگئے تھے۔

1936ء ایتھوپیا کے شہنشاہ ہیل سلاسی ایتھوپیا پر اٹلی کے حملے کے بعد معزول کردیئے گئے۔ ان کو برطانیہ نے 1941ء میں تخت پر بحال کردیا۔ وہ دوبارہ 1975ء میں کمیونسٹ انقلاب کے دوران معزول کیے گئے تھے۔

1935ء شاہ پرجادھی پوک آف تھائی لینڈ تاج وتخت سے دستبردار ہوگیا۔

1929ء شاہ امان اللہ افغانستان کا بادشاہ تاج وتخت سے دستبردار ہوگیا۔

1929ء شاہ حبیب اللہ آف افغانستان کو جبراً معزول کردیا گیا۔

1943ء کروشیا کے شاہ تومی سلاف دوم اٹلی کے ہتھیار ڈالنے کے بعد اپنے تاج وتخت سے دستبردار ہوگئے۔

1943ء شاہ مقدونیہ وایوود جولیس Vivode Juliuse کو جرمنی کے مقدونیہ بند پر قبضے کے بعد معزول کردیا گیا۔

1944ء نیشنل لبریشن موومنٹ کے البانیہ پر قبضے کے بعد ریجنٹ مہدی فریشری Mehdi Frasheri کو معزول کردیا گیا۔

1939ء البانیہ کے شاہ زوگ اول Zog کو اٹلی کے دامسولینی نے معزول کردیا۔

1943ء اٹلی کے شاہ وکٹر عمانویل سوم جو شاہ البانیہ بھی تھا تاج وتخت سے دست بردار ہوگیا۔

194243ء تونس کے شاہ محمد ہشتم المعصف بے کو فرانس نے معزول کردیا۔

1943ء شاہ پیٹر دوم کو محوری طاقتوں نے 1941ء میں یوگوسلاویہ کے تخت سے محروم کردیا تھا۔ بعدازاں 1943ء میں جنرل ٹیٹو نے معزول کردیا۔

1945ء ویت نام کے شہنشاہ باؤ ڈائی Bao Dai کو ویت نام پر ویت منہ کے قبضے کے بعد معزول کردیا گیا۔ مگر بعدازاں اسے صدر کا عہدہ دے دیا گیا۔

1944ء ڈنمارک کا بادشاہ کرسچین دہم Christian X آئس لینڈ کے جمہوریہ قرار پانے کے بعد وہاں کی بادشاہت سے الگ ہوگیا۔

1944ء شاہی نائب السلطنت، مکلوس ہورتھی Miklos Horthy کو ایڈولف ہٹلر نے برطرف کردیا۔

1946ء اٹلی کا بادشاہ وکٹر عمانویل سوم اپنے بیٹے شاہ امبرٹو دوم Umberto II کے حق میں اٹلی کے تاج وتخت سے دستبردار ہوگیا۔

1946ء شاہ امبرٹو دوم کو ایک ریفرنڈم کے ذریعے معزول کردیا گیا اور ساتھ ہی اٹلی میں بادشاہت کالعدم قرار پائی۔

1949ء قطر کے امیر شیخ عبداللہ بن جیثم الثانی قطر کی حکومت سے سبکدوش ہوگئے۔

1947ء رومانیہ کے شاہ میکائیل اول اپنے والد شاہ کیرول دوم کے حق میں 1930ء میں بادشاہت سے دستبردار ہوگئے تھے۔ وہ 1940ء میں تخت پر بحال کردیئے گئے مگر 1947ء میں انہیں رومانیہ کی کمیونسٹ حکومت نے جبری طور پر معزول کردیا۔

1952ء اردن کے شاہ طلال کو 20 جولائی 1951ء ان کے والد شاہ عبداللہ کے قتل کے بعد تخت نشین کیا گیا تھا مگر خلل دماغی کی وجہ سے 11 اگست 1952ء کو اپنے بیٹے حسین اول کے حق میں جبری طور پر معزول کردیئے گئے۔

1950ء برطانیہ کے شاہ جارج ششم بھارت کے جمہوریہ قرار پانے کے اس ملک کی بادشاہت سے دستبردار ہوگئے۔

1952ء مصر کے شاہ فاروق کو اس کے دودھ پیتے ہوئے بیٹے شاہ فواد دوم کے حق میں جبری طور پر دستبردار ہونے پر مجبور کردیا گیا۔

1953ء مصر کے شاہ فواد روم کو جبری طور پر سبکدوش کردیا گیا۔

1951ء بیلجیئم کے شاہ لیوپولڈ سوم کو اس کے بیٹے شاہ باوڈرین King Baudouin کے حق میں جبری طور پر دستبردار ہونے پر مجبور کردیا گیا۔

1955ء کمبوڈیا کے شاہ نورڈوم سہانوک بادشاہت سے دستبردار ہوگئے مگر حکومت کے اہم ترین عہدوں پر فائز رہے جن میں صدر اور وزیراعظم کے عہدے شامل تھے۔ 1993ء میں ان کی بادشاہت ایک مرتبہ پھر بحال کردی گئی۔ 2004ء میں وہ دوسری بار کمبوڈیا کی بادشاہی سے اپنے بیٹے نورڈوم سہامونی Nordom Sihamoni کے حق میں 14 اکتوبر کو دستبردار ہوگئے۔

1951ء نیپال کے شاہ تری بھون کو 1950ء میں جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ اور اس کی جگہ اس کا پوتا گیانیندرا بادشاہ بنا دیا گیا تھا۔ مگر 1951ء میں ملک میں واپس آ گئے اور ان کی بادشاہت بحال کر دی گئی۔ گیانیندرا جو اپنے دادا کے حق میں معزول کر دیا گیا تھا ایک بار پھر 2001ء میں اپنے بھائی شاہ بریندرا کے قتل کے بعد بادشاہ بن گیا۔ مگر 28 مارچ 2008ء کو جب ملک کی آئینی اسمبلی نے بادشاہت کو ختم کر کے ملک کو جمہوریہ قرار دیا اسے ایک بار پھر تخت شاہی سے محروم ہونا پڑا۔

1956ء ملکہ ایلزبتھ دوم 1956ء تک پاکستان کی ملکہ تھیں۔ 1956ء میں ملک کے جمہوریہ قرار پانے کے بعد وہ پاکستان کی ملکہ نہ رہیں۔

1958ء ایک فوجی انقلاب کے بعد عراق کے شاہ فیصل دوم کو معطل اور قتل کر دیا گیا۔

1964ء گرینڈ ڈچس شارلٹ اپنے بیٹے جین کے حق میں لکسمبرگ کے تخت سے دستبردار ہو گئی۔

1960ء ملکہ ایلزبتھ ثانی گھانا کے جمہوریہ قرار پانے کے بعد وہاں کی ملکہ نہ رہیں۔

1963ء ملکہ ایلزبتھ ثانی 1963ء میں نائجیریا کے جمہوریہ قرار پانے کے بعد وہاں کی ملکہ نہ رہیں۔

1961ء روانڈ کے شاہ کیگری King Kigeri کو سبکدوش کر دیا گیا۔

1967ء شاہ قسطنطین دوم کو جلاوطن کر دیا گیا ایک ریفرنڈم کے ذریعے 1973ء میں یونان سے بادشاہت منسوخ کر دی گئی۔

1970ء ملکہ ایلزبتھ ثانی گیانا کے جمہوریہ بننے کے بعد وہاں کی ملکہ نہ رہیں۔

1968ء مالدیپ کے سلطان محمد فرید ڈیڈی کو سبکدوش کر دیا گیا اور ملک جمہوریہ قرار پایا گیا

1964ء زنجبار کے سلطان جمشید علی بن حمود تخت سے سبکدوش کر دیے گئے۔

1970ء سلطان آف مسقط سعید بن تیمور کو ان کے بیٹے قابوس نے سبکدوش کر دیا۔

1964ء سعودی عرب کے شاہ سعد ایک انقلاب کے ذریعے سبکدوش کر دیے گئے۔

1969ء لیبیا کے شاہ ادریس یکم ستمبر کو کرنل معمر قذافی کے انقلاب کے بعد سبکدوش کر دیے گئے۔

1971ء ملکہ معظمہ ایلزبتھ ثانی سیرالیون کے جمہوریہ بن جانے کے بعد وہاں کی ملکہ نہ رہی۔

1975ء لاؤس کے شاہ ساوانگ وتھانا King Sisa Vang Vatthana کو سبکدوش کر دیا گیا۔

1979ء ایران کے شاہ محمد رضا پہلوی کو اسلامی انقلاب کے بعد سبکدوش کر دیا گیا۔

1975ء ایتھوپیا کے شہنشاہ ہیل سیلاسی کو سبکدوش اور بادشاہت کو ختم کر دیا گیا۔

1980ء ہیندرلینڈ کی ملکہ جولیانا اپنی بیٹی بیٹرکس کے حق میں تخت شاہی سے دستبردار ہو گئیں۔

1991ء کویت کے سلطان الاحمد الجابر الصباح کو 2 اگست 1990ء کو عراق نے کویت پر حملہ کر کے سبکدوش کر دیا۔

1995ء خلیفہ بن حماد الثانی، امیر قطر کو اس کے بیٹے شیخ حماد بن خلیفہ نے سبکدوش کر دیا۔ 27 جون 1995ء۔

2013ء شیخ حماد بن خلیفہ، امیر قطر تاج وتخت سے دستبردار ہو گیا۔

سلطان عبدالحمید (1842ء۔1918ء) ABDUL HAMID, SULTAN

ترکی کی عثمانیہ سلطنت کا آخری سلطان، اس نے 1876ء میں اپنی تخت نشینی پر ترکی میں پہلا آئین سلطنت نافذ کیا تھا۔ سلطان عبدالحمید مشتبہ طور پر آزاد خیال کہا جاتا تھا۔ تاہم تخت نشینی کے بعد جب اس کے اوصاف کھل کر سامنے آئے تو وہ ایک مطلق العنانیت پسند ظالم و جابر حکمران ثابت ہوا۔ اسے مورخین نے Great Assassin کا خطاب اس کی دشمن کش پالیسی کی وجہ سے دیا ہے وہ 1896ء۔1894ء میں آرمینیا کے عیسائیوں کے قتل عام کی وجہ سے بھی بدنام تھا۔ سلطان عبدالحمید کو ''نوجوانان ترک'' نامی بغاوت کے بعد 1909ء میں معزول کر دیا گیا تھا۔

شاہ عبداللہ بن حسین (1882ء۔1951ء): Abdullah Ibn Hussein

اردن کا پہلا بادشاہ۔ وہ اپنے والد شریف حسین آف مکہ کے عہد سے برطانیہ کے زیر حفاظت علاقے ٹرانس جارڈن Trans Jordon کا امیر تھا۔ جب 1946ء میں برطانیہ نے اردن کو آزادی دینے کا اعلان کیا تو عبداللہ بن حسین کو شاہ اردن بنا دیا گیا تھا۔ اپنی تخت نشینی کے پانچ سال بعد 20 جولائی 1951ء کو مسجد اقصیٰ میں ایک جنونی فلسطینی کے ہاتھوں گولی لگنے کے بعد وفات پا گئے۔ وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے دوران قتل کیے گئے تھے اس وقت ان کے ساتھ ان کا پوتا حسین بن طلال تھا تاہم اس کی جان بچ گئی اور گولی اسے چھوتے ہوئے گزر گئی۔

شاہ عبداللہ بن حسین دوم: Abdullah Bin Hussein II

شاہ عبداللہ اول کے پوتے شاہ حسین کے بیٹے ہیں۔ وہ 7 فروری 1999ء کو اپنے والد شاہ حسین کی وفات کے بعد تخت نشین ہوئے تھے۔ وہ خاندان ہاشمیہ آف اردن سے تعلق رکھتے ہیں جو 1921ء سے اردن میں برسر اقتدار ہے۔ وہ شاہ حسین کی برطانوی نژاد ملکہ مونا الحسین کے ہاں 30 جنوری 1962ء کو پیدا ہوئے تھے۔ ان کی تخت نشینی کے بعد سے اردن کی اقتصادی حالت ابتر ہوئی ہے۔

ایبلارڈ پیٹر: Abelard, Peter

ایک فرانسیسی عالم جو ازمنی وسطیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اپنی عقلیت پسندی اور ایک محبت کے قصے کی وجہ سے مشہور تھا۔ 1115ء میں ایبلارڈ کو مشہور گرجا گھر نوٹرے ڈیم آف پیرس میں معلم بنا دیا گیا تھا۔ وہ پورے یورپ میں اپنی معلمی کی وجہ سے مشہور تھا۔ پیرس میں اسے ایک ہیلاؤس Helois نامی عورت سے عشق ہو گیا تھا۔ جس کے

بعد اس نے خود کو آختہ کرالیا اور ایک خانقاہ میں رہبانیت اختیار کرلی۔ اسی خانقاہ میں وہ اپنی متنازعہ تعلیمات کو جاری رکھے رہا۔ بعد از وفات بیانوس اور رسبلارڈ کو اکھٹے دفن کیا گیا تھا۔ اس کے عشقیہ خطوط بعد ازاں شائع کیے گئے تھے۔

Abolitionists

غلامی کی تنسیخ کے حامی:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور یورپ میں اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں تنسیخ غلامی کے حق میں وکالت کی اور جو لوگ اس کی تنسیخ کے حق میں اٹھ کھڑے ہوئے انہیں Abolitionists کہا جاتا تھا۔ انگلستان میں انفرادی طور پر جن لوگوں نے تنسیخ غلامی کی حمایت کی ان میں جان ویلز لے John Wesley، جان نیوٹن John Newton، اولاؤدہ ایکیو Olaudah Equino اور ولیم ولبر فورس William Wilber Force اہم ترین لوگ ہیں۔ انہیں لوگوں نے یورپ میں غلاموں کی تجارت کو منسوخ کرانے کے لیے کام کیا اور بالآخر 1807ء میں غلاموں کی تجارت کی منسوخی کو قانونی حیثیت دلانے میں کامیاب ہوگئے۔ اسی راستے پر چلتے ہوئے انہوں نے 1833ء میں برطانیہ عظمیٰ میں غلامی کی تنسیخ کرادی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تنسیخ غلامی کی تحریک 1830ء سے 1861ء تک بڑی قوت سے چلائی گئی۔ اور اسی تحریک کے نتیجے میں 1861ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کا آغاز ہوا۔ تنسیخ غلامی کے حامیوں نے اس زمانے کے تمام ذرائع ابلاغ سے کام لیا اور اپنے موقف کی تائید کی، وہ نہ صرف کالجوں میں غلامی کے خلاف لیکچر دیتے تھے بلکہ گرجا گھروں کے منبروں سے بھی غلامی کے خلاف وعظ کئے اور اخبارات اور عدالتوں میں تنسیخ غلامی کے خلاف بیانات دیئے۔ انہوں نے اپنے اس موقف کی تائید میں نہ صرف جلسے وجلوس نکالے بلکہ ہنگامہ آرائی اور مخالفوں پر حملوں تک سے نہ اجتناب کیا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تنسیخ غلامی کی تحریک کے راہنماؤں میں ولیم لائیڈ گیرژن William Lloyo Garrision، ہیرٹ بیچر سٹو Harriet Beecherstowe، وینڈل فلپس Wendell Philips اور ابراہام لنکن Abraham Lincon جیسے لوگ شامل تھے جنہوں نے بالآخر اس ادارہ کو منسوخ کرا کے دم لیا۔

قدیمی باشندہ:

Aborigine

انگریزی زبان کی اس اصطلاح کے معنی Original Inhabitants کے ہیں۔ یعنی اصلی متوطن ہیں یہ اصطلاح ابتدا میں اٹلی کے اسطوری باشندوں کے لئے مستعمل تھی۔ بعد ازاں یہ کسی سرزمین یا علاقے کے اصلی باشندوں کے لیے استعمال کی جانے لگی۔ خصوصی طور پر آسٹریلیا کے آبائی باشندوں کے لیے جو جسمانی طور پر گہری رنگت کی جلد والے اور معاشی طور پر شکاری ہوتے تھے۔

لاحاصل انقلاب: **Abortive Coup**

ایسا انقلاب جو نتیجہ خیز نہ رہے۔ اور ابتدائی طور پر ناکام ہو جائے۔

بے سود یا ناکام شورش: **Abortive Revolt**

ایسی بغاوت جو کامیاب نہ ہو سکی ہو۔

ابراہام: **(Abraham)**

حضرت ابراہیمؑ جو یہودیت اور عیسائیت جیسے الہامی مذاہب کے بانی اور توحید Monotheism جیسے اہم نظریہ کے اولین پیش کردہ ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ تینوں الہامی مذاہب میں قابل تعظیم ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق آپؑ سامی النسل تھے اور 1750 ق م کے قریب میسوپوٹیمیا Mesopotamia میں پیدا ہوئے تھے بعد ازاں آپؑ ہجرت کر کے فلسطین میں کنعان میں آباد ہوئے۔ یہودی روایات کے مطابق آپؑ کی اولاد میں عبرانی پیغمبران کرام کا پورا سلسلہ موجود ہے۔ جب کہ اسلامی روایات کے مطابق آپؑ ابوالانبیاؑ ہیں اور یہودیت، مسیحیت اور اسلام کے تینوں پیغمبران کرام یعنی حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کے جد اعلیٰ ہیں۔ قرآن مجید میں آپؑ کا ذکر کم و بیش 65 مقامات پر آیا ہے اور ایک سورۃ کا نام بھی آپؑ کے نام پر ہے۔ آپؑ قدیم کلدانی سلطنت کے شہر Ur میں پیدا ہوئے اور الخلیل Hebron میں مدفون ہیں۔ اسلامی روایات کے مطابق آپؑ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو راہ خدا میں قربان کر دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ ایک دنبہ جنت سے بھیج کر ان کی جان بچالی تھی۔ حضرت اسماعیلؑ کی پیغمبر اسلامؐ کے جد اعلیٰ ہیں۔ آپؑ کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاقؑ ہیں جو یہودی روایات کے مطابق قربان کیے گئے تھے۔ تاہم حضرت ابراہیمؑ نے اپنے ان دونوں بیٹوں کے لیے دعوت توحید کے دو الگ الگ مرکز، مکہ المکرمہ اور حرم اقصیٰ (یروشلم) قائم کر دیئے تھے اور حضرت اسماعیلؑ کو سرزمین حجاز اور حضرت اسحاقؑ کو سرزمین فلسطین میں آباد کیا تھا۔

دودمانی مطلق العنانیت: **Absolutism, Dynastr**

غیر محدود اقتدار کا نظریہ جو قدیم تاریخ میں ایسے حکمرانوں کا نظریہ تھا جو جابر اور خود مختار تھے۔ ایسے حکمران قدیم یونانی ریاستوں میں عوام اور امرا کے درمیان چپقلش کے دوران برسر اقتدار آئے تھے۔ بعد ازاں مطلق العنانیت یا غیر محدود اقتدار کا نظریہ سولہویں اور سترہویں صدی میں یورپ کے حکمرانوں نے اختیار کیا تھا۔ یہ یورپی حکمران سماوی حقوق رکھنے کے دعویدار تھے۔ اپنے اقتدار میں کسی قانون ساز ادارے Legislative Body کو شریک نہیں کرتے تھے۔ مغربی یورپ کے مطلق العنان شاہان میں فرانس کا شاہ لوئی XIV سب سے کامیاب مطلق العنان بادشاہ تھا۔ جب کہ آسٹریا کی ملکہ ماریا تھریسا Maria Thresa مطلق العنانیت کی مشرقی یورپ میں اولین مثال تھی۔

Abu-Al-Abbas

ابوالعباس السفاح:

محمد علی بن عبداللہ بن عباس کا فرزند اور پہلا عباسی خلیفہ (750ء۔754ء) ابوالعباس نے کوفہ میں بیعت خلافت لینے کے بعد سیاسی مصلحتوں کی بنا پر عراق میں انبار کو دارالخلافہ قرار دیا۔ وہ اپنے مخالفین کو بے دریغ قتل کروا دیتا تھا اور سابقہ حکمران خاندان بنی امیہ کے بہت سے افراد کو چن کر موت کے گھاٹ اتارنے کی وجہ سے السفاح (بہت خون کرنے والا) کے لقب سے مشہور ہوا۔ اس کے چوتھے پانچ سالہ عہد حکومت میں کئی بغاوتیں اور شورشیں رونما ہوئیں اس نے سب کو سختی سے کچل دیا تھا۔ آل برامکہ میں سے خالد بن برمک کو اسی نے وزیر مقرر کیا تھا۔ صرف 33 سال عمر پائی اور انبار میں مدفون ہوا۔

Abu Bakr : (573ء۔634ء)

حضرت ابوبکرؓ صدیق بن ابی قحافہ (573ء۔634ء):

سردار قریش، تاجر، مدبر اور خلیفۃ الراشد الاول۔ بعثت رسول ﷺ سے پہلے بھی رسول اللہؐ کے رفیق تھے اور آپ کو بارہا آنحضرتؐ کے ہمراہ سفر تجارت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ سابقون الاولون میں سے تھے اور انہیں مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف بھی حاصل تھا۔ ہجرت مدینہ میں ہم سفر رسولؐ تھے اور رسول اللہؐ کے ساتھ غار ثور میں قیام کے بعد آپ "ثانی اثنین" کا لقب ملا۔ تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے شانہ بشانہ شرکت کی اور مالی ایثار میں بھی سب صحابہ کرامؓ پر فضیلت رکھتے تھے۔ رسول اللہؐ نے اپنے مرض الموت میں حضرت ابوبکرؓ صدیق کو اپنی جگہ امام مقرر کیا جو آپؐ کے خلیفۃ الاول ہونے کی واضح دلیل ہے۔ حضورؐ کے وصال پر ملال کے بعد 11ھ/632ء میں خلیفہ اول منتخب ہوئے۔ ان کے عہد خلافت کے واقعات میں بنو اسامہ بن زیدؓ کے لشکر کی روانگی، منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد، قرآن کریم کی تدوین کے لیے مجلس کا تقرر، شام و عراق کی فتح کے لیے شام و عراق کی طرف لشکر اسلام کی روانگی اور جنگ یمامہ، جنگ اجنادین اور المرج الصفر کی جنگیں اہم ہیں۔ سوا دو سال خلافت کے منصب پر فائز رہے اور 634ء میں پندرہ دن کی علالت کے بعد بعمر 63 سال انتقال فرمایا۔ آنحضرتؐ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ معراج کے واقعہ کی تصدیق کی بنا پر صدیق لقب پایا تھا۔

امام ابوحنیفہؒ:

(Abu Hanifah)

امام ابوحنیفہؒ، علم فقہ کے امام اور فقہ حنفی کے بانی، فارسی الاصل، لقب امام اعظم۔ کوفہ میں پیدا ہوئے (699ء)۔ پہلے علم الکلام پڑھا، پھر فقہ کی تعلیم حاصل کی بڑے معاملہ فہم اور ذہین تھے۔ ان کا مسلک اول قرآن و سنت تھا۔ پھر اقوال صحابہ اور اجتہاد پر ایمان رکھتے تھے۔ خلیفہ ابوجعفر المنصور نے عہدہ قضاۃ پیش کیا اور آپؒ کے انکار کے بعد آپ کو قید کر دیا۔ قید خانہ بغداد میں وفات پائی اور بغداد ہی میں مدفون ہیں۔

ابوزید بلخی: Abu-Zaid-Balkhi

مشہور مسلم جغرافیہ دان، بلخ کے قریب پیدا ہوئے جوانی میں وسطی ایشاء سے عراق تک سیاحت کی۔ اس کی شہرت اس کی کتاب ''صور الاقالیم'' پر مبنی ہے۔ اصل کتاب تو اب ناپید ہے البتہ اس کتاب کا بڑا حصہ اصطخری کی کتاب ''المسالک والممالک'' میں شامل ہے۔

حضرت ابوسفیانؓ صخر بن حرب بن امیہ (م 31ھ/652ء): Abu-Sufyan

قریش کے نامور سردار اور احد اور خندق کے غزوات میں قریش کے قائد تھے۔ اور ابتدا میں انتہائی مخالف رسولؐ تھے مگر فتح مکہ کے دن، 6 جنوری 630ء (8ھ) کو اسلام لائے رسول اکرمؐ نے ان کی اور ان کے خاندان کی بڑی دلجوئی فرمائی۔ اسلام لانے کے بعد حنین وطائف کے غزوات میں شرکت فرمائی اور معرکہ یرموک میں لشکر اسلام کے ساتھ شریک تھے۔ ہرقل روم کے دربار میں ان کی گواہی ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ عمر 88 یا 90 سال مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ خلیفہ بنوامیہ الاول حضرت معاویہؓ کے والد گرامی قدر تھے۔

ابوسمبل: Abu-Symble

تیرھویں صدی قبل از مسیح کا ایک نہایت عالیشان معبد جو ایک چٹان کو تراش کر بنایا گیا ہے اور اس کے بالمقابل مشہور فرعون مصر رعمسیس Ra-Masis کے چار بڑے بت بھی بڑی شان وتمکنت سے بیٹھے ہیں۔ یہ معبد اسوان کے مقام کے جنوبی جانب، زیریں نوبہ میں دریائے نیل کے مغربی کنارے پر تھا۔ اس معبد اور اس کے بتوں کو زمانہ قدیم کی مصری سنگتراشی کا بہترین نمونہ قرار دیا جاتا ہے۔ ہائی اسوان ڈیم مصر کی تعمیر کے بعد اس ڈیم کے پانی میں نوبہ کی یادگاروں کو غرقاب ہونے سے بچانے کے لیے یونیسکو کی بین الاقوامی بیس سالہ مہم چلائی گئی جو 1980ء میں اس وقت اختتام پذیر ہوئی جب ابوسمبل سمیت نوبہ کے تمام آثار قدیمہ بخیر وخوبی جزیرہ اجلیکیا میں منتقل کر دیے گئے۔

ابومسلم خراسانی (728ء-755ء) Abu-Muslim Khurasani

ایک ایرانی انقلاب پسند جس نے اموی حکومت کے خلاف علویوں کی دعوت انقلاب دینا شروع کی تھی۔ اسی کی کوششوں سے خراساں میں عباسی دعوت کامیاب ہوئی اور جس کے نتیجے میں کوفہ میں ابوالعباس السفاح کی بیعت خلافت لی گئی (749ء) ابومسلم نے عباسی خلافت کی تاسیس میں اہم کردار ادا کیا اور ابوالعباس کا بھرپور ساتھ دیا۔ السفاح کے بعد جب المنصور تخت خلافت پر مسند نشین ہوا تو ایسی اطلاعات ملیں جن کے نتیجے میں ابومسلم کی اطاعت اور وفاداری مشتبہ ہوگئی۔ جس کے بعد منصور نے اسے قتل کروایا۔ ایک روایت کے مطابق ایران میں بابک خرمی کے فرقے کی ابتداء ابومسلم کے قتل سے ہوئی تھی۔ اس فتنہ نے خلیفہ معتصم عباسی کے عہد میں خاصا سر اٹھایا تھا۔ اس فرقے کا عقیدہ تھا کہ ابومسلم مرا نہیں بلکہ زندہ ہے وہ ایک دن واپس آ کر دنیا کو انصاف کا گہوارہ بنا دے گا۔

Abhi Mino

ابھی مینو:

ہندو اسطوریات کے مطابق ارجن کا بیٹا تھا اور سبھدرا دیوی کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ مہابھارت کی جنگ میں وہ تیرہویں دن دادشجاعت دیتا ہوا مارا گیا تھا۔ اس کی بیوی کا نام اترا تھا وہ راجہ وراٹ کی بیٹی تھی۔ اترا کے بطن سے ابھی مینو کا ایک بیٹا پریکشت پیدا ہوا تھا۔ پریکشت بعد ازاں پانڈوؤں کے بعد ہستناپور کا راجہ بنا تھا۔

Academy

اکیڈمی:

یہ درسگاہ ایتھنز کے نزدیک ایک باغ میں افلاطون نے قائم کی تھی اور جہاں افلاطون درس دیتا تھا۔ اکیڈیمی میں اس کا درس سننے کے لیے اس کے متبعین جمع ہوتے تھے۔ اکیڈیمی نامی یہ درسگاہ تقریباً 800 سال تک قائم رہی۔ رومی شہنشاہ جسٹینین Justinan نے اس اکیڈیمی کو مسیحیت کے خلاف قرار دے کر اس پر قدغن (529ء) لگا دی تھی۔

Achaemenids

ہخامنشی یا عکامانی:

سائرس اعظم Cyrus The Great نے اس ایرانی حکمران خاندان یا سلطنت کی بنیاد 549 ق م میں رکھی تھی۔ یہ ایران کی بلکہ دنیا کی اولین شہنشاہی تھی۔ ہخامنشی سلطنت 331 ق م میں سکندر اعظم کے ہاتھوں اختتام کو پہنچی۔ داریوش اول اور زیرکسیس Xerxes اول اس سلطنت کے بڑے حکمرانوں میں سے تھے۔ اس سلطنت کی سرحدیں دریائے سندھ تک پھیلی ہوئی تھیں۔ داریوش اول اور زرکسز نے یونان پر ناکام حملے کیے۔ داریوش نے پرسی پولس Perse Polis نامی دارالحکومت تعمیر کیا تھا جس کے کھنڈرات آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ہخامنشی سلطنت نے بیرونی اثرات کو فراخ دلی سے قبول کیا تھا اور ایک ویدک کلچر کی بنیاد رکھی تھی۔ اس خاندان کے دس بادشاہوں نے 549 ق م سے 331 ق م تک حکومت کی تھی۔ جن کے نام درج ذیل میں دیئے جا رہے ہیں۔

۱۔ ہخامنش (Cyrus The Great) (549 ق م)۔
۲۔ کمبوجیہ (Combojia) (530 ق م)۔
۳۔ داریوش بزرگ 522 ق م۔
۴۔ خشایارشا (Xerxes) (488 ق م)۔
۵۔ اردشیر اول (465 ق م)۔
۶۔ خشایارشا دوم (424 ق م)۔
۷۔ داریوش دوم (424 ق م)۔
۸۔ اردشیر دوم (404 ق م)۔
۹۔ اردشیر سوم (358 ق م)۔

۱۰۔ داریوش سوم (336ق م۔331ق م)

Achebe, Chinua:

نائیجیریا کا ایک ادیب جو انگریزی میں لکھتا ہیں اور بیسویں صدی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے اوائل میں براعظم افریقہ کا بہترین ادیب تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس نے اہل مغرب کے افریقیوں میں ہر طرح کا بگاڑ پیدا کرنے پر 1958ء میں اپنی کتاب Things Fall Apart لکھی تھی۔ اس کتاب میں اس نے بتایا ہے کہ ہر قسم کی بدعنوانی اور معاشرے میں برائیاں کس طرح پیدا ہوئی ہیں اس کے تحریری کارناموں میں ایک اور کارنامہ Anthills ہے وہ 1930ء میں پیدا ہوئے تھے۔

اچیسن ڈین (1891ء۔1971ء) Acheson Dean

ریاست ہائے متحدہ کا سیکرٹری برائے ریاستی امور (1949ء۔1953ء) اور امریکہ کے چار صدروں کے مشیر اچیسن ڈین نے امریکہ کی روس کے ساتھ سرد جنگ کے زمانے میں ملک کی خارجہ پالیسی ترتیب دی تھی۔ اس نے سرد جنگ کے زمانے میں زیادہ تر توجہ سرد جنگ سے پیدا ہونے والے یورپی مسائل پر دی تھی۔ خصوصی طور پر جب کوریائی جنگ Korean War لڑی جاری تھی۔ اس کا خیال تھا کہ براعظم ایشیا میں امریکہ کے اثرات یورپ میں امریکی مفادات کے لیے خطرہ ثابت ہوں گے۔

اچیسن، سر چارلز ایمفرسٹن (1832ء۔1896ء):

Aitchison, Sir Charles Umpherston

مارچ، 1882ء سے جولائی 1887ء تک لیفٹننٹ گورنر پنجاب کے عہدے پر فائز رہنے والا انگریز، وہ 1857ء کے ہنگامے کے دوران حصار میں موجود تھا۔ اس کی جان اس ہنگامے میں بڑی مشکل سے بچی تھی۔ بعد ازاں وہ 1859ء سے 1865ء تک حکومت ہند کے محکمہ خارجہ میں انڈر سیکرٹری رہا۔ اچیسن وسط ایشیا اور افغانستان کے متعلق لارڈ لارنس کی حکمت عملی یعنی عدم مداخلت کو مناسب سمجھتا تھا۔ وہ ان تمام تدابیر کے خلاف تھا جو بعد ازاں دوسری جنگ افغانستان کا باعث بنیں۔

لاہور میں اپنے عہد کے دوران اس نے پرانے چیفس کالج کو اپنا نام یعنی اچیسن کالج کا نام دے کر اس کی ترتیب نو کی۔ اسی طرح اس نے لاہور میں اکبری دروازہ کو نئے سرے سے تعمیر کروا کر اس کا نام بھی اپنے نام پر اچیسن گنج رکھ دیا مگر عوام اسے اکبری دروازے کے نام سے ہی یاد کرتے رہے۔ ملتان میں گھنٹہ گھر بھی اسی کے عہد میں تعمیر ہوا تھا۔ میو ہسپتال لاہور کے پاس ہسپتال اوڈ کے دوسری طرف اس نے لیڈی اچیسن ہسپتال قائم کیا تھا جو صرف خواتین کے لیے تھا۔

Acropolis

ایکروپولس

قدیم یونان کے شہروں کا مرتفع قلعہ بند حصہ۔ ایتھنز کا ایکروپولس تقریباً 260 فٹ بلند ہے جسے دنیا کے عظیم ترین عمارتی نمونوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ اس عمارت کو 480 ق م میں ایرانیوں کے حملہ ایتھنز کے وقت شدید نقصان پہنچا تھا۔ بعد ازاں اسے ایتھنز کے مشہور جمہوری حکمران پیریکلیز نے دوبارہ تعمیر کرایا تھا۔ اس میں ایتھنز دیوی کی کانسی کی ایک مورت بھی نصب کی گئی تھی۔ اس عمارت کا نقشہ اس وقت کے سب سے بڑے معمار اکتی نوس نے تیار کیا تھا۔ جب کہ ایتھنز دیوی کا بت ایتھنز کے مشہور سنگ تراش فیدیاس پاس نے تراشا تھا۔ دیوی کا یہ دیو قامت مجسمہ زرین لباس زیب تن کیے شاہانہ شان کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک مخصوص مسکراہٹ تھی۔ اس معبد کی تزئین کا کام بھی اسی فیدیاس کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس سنگ تراش نے اپنی خداداد ہنرمندی اور کمال کے جو بے مثال نمونے چھوڑے وہ اہل دنیا کے لیے قابل دید تھے۔ ان میں سے کچھ آج کل برٹش میوزیم میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

Actum, Battl of

جنگ ایکیٹم (31 ق م)

ایکیٹم، شمالی مغربی یونان کی ایک راس جہاں اوکٹیوین (بعد ازاں آگسٹس) اور انطونی اور کلیوپیٹرا کے درمیان ایک بحری جنگ لڑی گئی۔ اس جنگ میں روکٹیوین کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے بحری جہازوں کی کمان مشہور رومی جنرل مارکس اگرپا کر رہا تھا۔ اس جنگ کے بعد جب اسکندریہ پر قبضہ کیا گیا تو انطونی اور قلوپطرہ دونوں نے خودکشی کرلی۔ انطونی کی مشرق میں مزاحمت ختم ہوجانے کے بعد اوکٹیوین نے 27 ق م آگسٹس کا لقب اختیار کیا اور شہنشائیت کو بحال کردیا۔

دیکھئے Union, Act of۔

Act of Union

Adams, John

ایڈیمز جان (1735ء-1826ء)

ریاست ہائے متحدہ جمہوریہ امریکہ کا دوسرا صدر جو 1797ء سے 1801ء تک امریکہ کا صدر رہا۔ وہ امریکہ کے انقلاب آزادی کی ایک اہم شخصیت بھی تھا اور اس نے جنگ آزادی میں ایک اہم کردار ادا کیا تھا اس نے کانٹینٹل کانگریس میں بھی کام کیا اور ریاست میساچوسٹس کا آئین ضابطہ تحریر میں لایا۔ 1783ء میں وہ پیرس میں ہونے والے معاہدے Treaty of Paris پر دستخط کرنے والی اہم شخصیات میں شامل تھا۔ اس معاہدے کے تحت برطانیہ کے ساتھ لڑی جانے والی جنگ اختتام پذیر ہوئی تھی۔ وہ امریکہ کے پہلے صدر جان واشنگٹن کے عہدہ صدارت کے دوران نائب صدر کے عہدے پر فائز بھی رہا۔ اس کے عہدہ صدارت میں اس کی صدارت کانگریس کے دیگر ارکان کے ساتھ جھگڑوں سے متاثر ہوئی تھی۔

ایڈمز جان کوئنسی (1767ء۔1848ء) Adams, John Quincy

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا چھٹا صدر، وہ امریکہ کے دوسرے صدر جان ایڈمز کا بڑا بیٹا تھا اور ری پبلکن پارٹی کا رکن تھا۔ صدر بننے سے پہلے وہ ایک عظیم امریکی سفارت کار تھا۔ منرو ڈاکٹرائن Monroe Doctrine اسی کا پیش کردہ ہے۔ جان ایڈمز بطور صدر سفارت کارت سے کم ہی کامیاب رہے۔ صدر بننے کے بعد اس نے امریکہ سے غلامی کے خاتمے کی تحریک میں بھی نمایاں کردار ادا کیا تھا۔

عدن Aden

یمن کا مشہور شہر اور بندرگاہ جو خلیج عدن پر واقع ہے۔ نہر سویز کے راستے سفر کرنے والے بحری جہاز اس بندرگاہ سے تیل لیتے ہیں۔ یہ شہر یمن کا ایک اہم تجارتی اور صنعتی شہر ہے۔ یہ جنوبی یمن کے شمال یمن سے اتحاد سے پہلے تک جنوبی یمن کا دارالحکومت بھی رہا۔ یہاں آئل ریفائنری اور بین الاقوامی ایئرپورٹ بھی ہے۔ قدیم زمانے میں اس شہر پر بہت سی اقوام عالم کا تسلط قائم رہا۔ مصر (تیسری صدی ق م) حبشہ اور ایران (چھٹی صدی عیسوی) طلوع اسلام کے بعد اس شہر کا قریبی تعلق یمن سے قائم ہوگیا۔ 1839ء میں اس شہر پر برطانیہ نے قبضہ کرلیا جو دوسری جنگ عظیم کے بعد تک قائم رہا۔

ادی گرنتھ Adi Granth

سکھوں کی پہلی مقدس کتاب جسے 1604ء میں سکھوں کے پانچویں گرو ارجن مل (1581ء۔1606ء) نے مرتب کیا تھا۔ اس میں گرو نانک اس کے تین جانشینوں کے علاوہ ہندو اور جین مت کے بزرگوں کے اقوال بھی شامل ہیں۔

عدنان میندریز Adnan Menderes

ترک سیاست دان 1899ء۔ 1961ء) قانون دان اور ماہر زراعت کی حیثیت سے بھی معروف تھے۔ 1950ء میں ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما کی حیثیت سے وزیراعظم بنے۔ پھر 1954ء میں دوبارہ منتخب ہوئے۔ 7 مئی 1960ء کو غیر حقیقت پسندانہ معاشی حکمت عملی اپنانے اور حزب اختلاف کے دباؤ ڈالنے اور صحافتی پابندیاں لگانے کے الزام میں جنرل جمال گرمل نے ان کا تختہ الٹ کر ان پر آئین کی خلاف ورزی کرنے کا مقدمہ چلایا اور 17 ستمبر 1961ء کو انہیں اس مقدمے میں پھانسی کی سزا دی گئی۔ وہ ترکی کے پہلے وزیراعظم تھے جنہیں پھانسی دی گئی تھی۔

جنگ ادوا (1896ء): Adowa, Battle of

اٹلی کی افواج کے ہاتھوں ایتھوپیا کی ذلت آمیز شکست انیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں یورپی سامراج

برا عظم افریقہ کے بہت سے حصوں پر چھا گیا تھا۔ اٹلی نے 1882ء میں ایتھوپیا میں ایک پروٹیکٹو ریٹ (Protector ate) قائم کیا۔ اڈوا کے مقام پر ایتھوپیا کی 10 ہزار سے 1500 ہزار سپاہیوں پر مشتمل فوج کو اٹلی کی 40 ہزار افراد پر مشتمل فوج نے شکست دی۔ یہ اطالوی فوج ایتھوپیا کی فوج کے مقابلے میں بہت جدید اسلحے سے مسلح تھی۔ اس جنگ میں اٹلی کے 4500 سپاہی مارے گئے جو کسی یورپی ملک کے افریقہ میں مارے جانے والے سب سے زیادہ سپاہیوں کی تعداد تھی۔ یہ جنگ فتح کے باوجود اٹلی کے لیے ذلت کا سبب بنی اور اس نے ایتھوپیا کے لیے آزادی کی راہ ہموار کر دی۔

Adrianople, Battle of

جنگ ادرنہ (378ء):

رومی سلطنت کی افواج کو اس جنگ میں گوتھوں کے ہاتھوں شکست اٹھانا پڑی۔ یہ گوتھ افواج ہن قبائل سے بھاگ کر واپس جا رہی تھیں کہ ان کا سامنا بازنطینی فوج سے ہو گیا جس کی کمان خود شہنشاہ ویلنز Valens کر رہا تھا۔ قسطنطنیہ کے مغرب میں واقع ادرنہ یا ایڈیانوپل کے مقام پر دونوں افواج میں جنگ ہوئی جس میں رومیوں کو بری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا جس سے رومی سلطنت پر جرمانیک وحشی قبائل کے حملوں کو روکنے میں وہ ناکام ہو گئے جو بالآخر مغربی سلطنت روم کے زوال کا باعث بنے۔

Adventism

ظہوریت:

ابتدائی انیسویں صدی کے آغاز میں کئی ایک مذہبی مجالس کا کارفرما اصول جس نے اپنا محور بائبل کے پیغمبرانہ تناسب پر دلچسپی کو رکھا اور اسے مذہب عیسائیت کا اہم رکن قرار دیا۔ ان کے نزدیک یسوع مسیح" کا دوسرا ظہور بہت اہم ہے۔

Aegean City - States

بحرہ ایجین کی شہری ریاستیں:

یہ 1000 ق م سے 800 ق م تک قدیم یونان کے سیاسی یونٹ تھے۔ جزیرہ نما جنوبی یونان اور بحیرہ ایجین میں واقع جزائر جن میں جزیرہ کریٹ سب سے بڑا ہے پر 1000 ق م شہری ریاستیں وجود میں آنا شروع ہوئیں تھیں جو خود مختار ریاستیں تھیں۔ ان ریاستوں پر بادشاہوں اور امراء کے گروہوں نے حکومت کی۔ چھٹی صدی کے آخر میں کہیں جا کر ایتھنز میں جمہوریت قائم ہوئی تھی۔ چونکہ یہ ایجیائی شہری ریاستیں اپنا کوئی کامیاب وفاق قائم نہ کر سکیں اس لیے آہستہ آہستہ انہیں اس علاقے کی بڑی طاقتوں کا حلقہ بگوش ہونا پڑا جیسے مقدونیہ کے عروج کے زمانے میں یہ مقدونیہ کے ساتھ ملحق قرار پائیں اور بعد ازاں رومی سلطنت کا حصہ بنیں۔

Aeneid , The

اینیڈ، قومی رزمیہ نظم:

مشہور لاطینی شاعر ورجل جو شہنشاہ آگسٹس کے عہد میں روما آ گیا تھا۔ اس نے اپنی زندگی کے آخری سال اینیڈ کی تصنیف پر صرف کیے تھے۔ یہ ایک قومی رزمیہ نظم ہے جو بڑی حد تک یونانی شاعر ہومر کے طرز پر ہے۔ ورجل

اپنی علالت کے باعث اس پر نظر ثانی نہیں کر سکا تھا۔ اس لیے اس نے اس نظم کے مسودے کو جلا دینے کا فیصلہ کیا تھا، مگر شہنشاہ آگسٹس نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا اور یہ نظم بعد کے زمانے میں ورجل کا سب سے بڑا شاہکار قرار پائی۔

ایولیان یونانی: Aeolian Greek

ایولیان قدیم یونانیوں کے ایک گروہ کا رکن تھا۔ ان یونانیوں نے ایشیائے کوچک کے شمال مغربی ساحل کی طرف ہجرت کر کے بیوشیا اور تھسلی کے شہر آباد کیے تھے۔ ان کو اس یونانی گروہ کے نام پر Aeolis یا Aeolia کے مشترکہ نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ایسکیلس (525ق م۔456ق م): Aeschylus

تین عظیم یونانی المیہ نگاروں میں سے اولین۔ اس کے المیہ ڈراموں سے پہلے المیہ ڈراموں میں صرف ایک اداکار ہوتا تھا جو مجمع کی باتوں کا جواب دیتا تھا مگر ایسکیلس نے ایک اور اداکار کا اضافہ کر دیا جس سے المیہ میں ڈرامائی امکانات بڑھ گئے۔ اس نے اپنے ڈراموں پر تیرہ اولین انعامات حاصل کیے تھے اور غالباً تقریباً 90 ڈرامے تحریر کیے تھے۔ جن سے یہ سات آج کل موجود ہیں۔

1. The Suppliants.
2. The Seven Against Thebes.
3. The Persians.
4. Agamemnon.
5. Prometheus Bound.
6. The Eumenides.
7. The Cheophoroe.

افغانستان: Afghanistan

وسطی ایشیا کا ایک ملک، سرکاری نام ''جمہوریہ افغانستان'' ہے۔ 516ق م میں اس ملک پر شہنشاہ ایران داریوش اول نے قبضہ کیا تھا۔ 336ق م میں باختر کے نام سے یہ اسکندر اعظم کے زیر تسلط آیا۔ ساتویں صدی میں اسے مسلمانوں نے فتح کیا تھا۔ گیارہویں صدی میں محمود غزنوی نے یہاں ایک طاقتور سلطنت قائم کی تھی۔ سولہویں صدی میں افغانستان کو اپنا مستقر بنا کر بابر نے ہندوستان پر حملہ کیا تھا۔ اٹھارہویں صدی میں احمد شاہ ابدالی نے

افغان سلطنت کی بنیاد رکھی۔ افغانستان نے اپنی آزادی کی حفاظت کے لیے برٹش انڈیا سے تین اینگلو افغان جنگیں لڑیں۔ تیسری اور آخری جنگ 1919ء میں لڑی گئی تھی۔ 1973ء میں شاہ ظاہر کا تختہ الٹ کر جنرل داؤد نے یہاں سے بادشاہت کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد یہ مسلسل انقلابات کی آماجگاہ بنا رہا۔ 1980ء میں روسی فوجیں افغانستان میں داخل ہو گئیں جنہیں 1989ء میں نکالا گیا۔ 1994ء میں طالبان کے نام سے یہاں ایک نیا گروہ ابھرا اور ستمبر 1996ء میں اس ملا عمر کی سرکردگی میں حکومت پر قبضہ کر لیا۔ 11 ستمبر کے واقعات کے بعد امریکہ نے طالبان پر حملہ کر دیا اور 7 اکتوبر 2001ء سے اب تک امریکی یہاں مقیم ہیں۔

African Charter on Human's Rights: انسانی حقوق کا افریقی چارٹر

یورپی ممالک کی سامراجیت اور طاقت کا ناجائز استعمال، خصوصاً انیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں بہت بڑھ گیا تھا۔ یورپی ممالک نے افریقی ساحلوں پر اپنے تجارتی مستقر قائم کر کے سولہویں، سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں یہاں غلاموں کی تجارت کو فروغ دیا تھا۔ پھر یورپی طاقتوں کے انیسویں صدی میں تقریباً پورے افریقہ کو بزور طاقت فتح کر لیا اور نو آبادیاتی نظام قائم کرنے کا عمل تیز تر کر دیا۔ صرف مصر کو اس نو آبادیاتی نظام سے 1922ء میں آزادی مل سکی تھی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد جب یورپی طاقتوں میں ضعف نمایاں ہونے لگا۔ تو افریقی ممالک میں آزادی کی تحریکوں کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور 1960ء کی دہائی میں افریقی قوم پرستی کے نام پر آزادی کے حصول کے لیے کوششیں کی گئی۔ 1963ء میں تقریباً 32 نو آزاد افریقی ممالک نے افریقی تنظیم OAU قائم کی۔ 1965ء تک تقریباً تمام افریقی ممالک یورپی نو آبادیاتی نظام سے آزادی حاصل کر چکے تھے۔ دیکھئے نو آبادیاتی نظام (African Imperialism)۔

(ANC) African National Congress :افریقی نیشنل کانگریس

براعظم افریقہ میں اہل یورپ کی نسلی امتیاز کی حکمت عملی کے خلاف سب سے موثر قوت افریقی نیشنل کانگریس رہی ہے، اسے اے این سی کے مختصر نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ ساؤتھ افریقی نیشنل کانگریس کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ اس کا موجودہ نام 1923ء میں اختیار کیا گیا تھا۔ اس مختصر سی تنظیم کی جدوجہد آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ افریقہ کی سیاہ فام آبادی کو اس کے حقوق دلانے کے لیے تھی۔ تاہم 1940ء میں اس تنظیم نے جنگجویانہ کردار کو اپنا لیا۔ کانگریس خود اس کی ایک ذیلی تنظیم ''کانگریس یوتھ لیگ'' نے قبضہ کر لیا جو انقلابی کردار کی حامل تھی جن کے بعد کانگریس نے انقلابی طریقہ کار کو اپنا لیا اور 1949ء میں ایک عملی منصوبہ کا اعلان کیا پھر 1952ء میں سول نافرمانی کی تحریک چلائی۔ 1955ء میں اسے منشور آزادی کے نام سے ایک منشور منظور کیا اور 1962ء کی دہائی میں مختلف افریقی ممالک میں چلائی جانے والی آزادی کی تحریکوں سے روابط استوار کر لیے۔ اسی تنظیم کے راہنما نیلسن منڈیلا نے 28 سال جیل میں گزارنے کے بعد جنوبی افریقہ کو آزادی کی دولت سے ہمکنار کیا تھا۔

افریقی یونین: **African Union**

آرگنائزیشن آف افریقن یونٹی نامی تنظیم نے جولائی 2000ء میں افریقی یونین کا نام اختیار کیا۔ OAU یاد رہے کہ 1963ء میں قائم ہوئی تھی اور اس کے بانی ارکان کی تعداد 32 افریقی ممالک تھی۔

افریکا فوجی دستے: **Africa Corps**

جنگ عظیم دوم کے دوران جنرل ارون رومیل کی سربراہی میں شمالی افریقہ میں دو ڈویژن فوج کو یہ نام دیا گیا تھا۔ آغاز میں ہر جرمن فوجی دستے اطالوی فوج کی مدد کے لیے افریقہ بھیج گئے تھے۔ ان فوجی دستوں نے مصر اور لیبیا میں برطانوی فوج کے خلاف بڑا موثر کردار ادا کیا تھا۔

افریکینرز: **Afrikaners**

1952ء میں جنوبی افریقہ میں کیپ کالونی میں آنے والے ولندیزی نو آبادکاروں اور حملہ آوروں کے اخلاف۔ اس نو آبادی کی بنیاد ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے رکھی تھی اور یہاں جرمنی اور فرانس سے ہجرت کر کے آنے والے یورپین آباد ہوئے تھے۔ بعد ازاں ان یورپیوں کے ہاں افریقہ میں پیدا ہونے والے افریکنز کہلائے۔ ان کا دوسرا نام بوئر Boer بھی تھا۔ ان کی زبان بھی افریکاس Afrikans کہلاتی تھی جو ولندیزی زبان ہی کی مقامی افریقی شکل تھی۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران انگریزوں اور افریکنز میں سخت عداوت تھی۔ اسی وجہ سے کئی بوئر جنگیں بھی لڑیں گئیں۔

آگامیمنون: **Agamemnon**

مائسینائی Mycenae اور آرگوس کا بادشاہ۔ روایت کے مطابق آگامیمنون نے کلیٹمینسٹرا Clytemnestra سے شادی کی تھی جب کہ اس کے بھائی مینیلاس Menelaus نے کلیٹمینسٹرا کی بہن ہیلن Helen سے شادی کی تھی جو شاہ سپارٹا کی بیٹی تھی۔ ہیلن کو پیرس Paris بھگا کر لے گیا جس کے بعد آگامیمنن کو ہیلن کی ٹرائے سے بازیافت کی مہم کی سربراہی کے لیے منتخب کیا گیا اور اس نے ایک بحری بیڑہ اور فوج تیار کی۔ یونانیوں Achaeans نے اس کی کمان میں ایک بڑی فوج اکٹھی کر کے ٹرائے کا محاصرہ 1250 ق م میں کر لیا۔ آگامیمنن نے یہ جنگ بڑی بہادری سے لڑی مگر اسی دوران اس کا جھگڑا ایک عظیم یونانی جنگجو ایکیلز سے ہو گیا۔ آگامیمنن کے ٹرائے کا محاصرہ کرنے کے بعد ٹرائے کے شاہ پریام کی بیٹی کیسینڈرا Cassandra نے پیشین گوئی کی تھی کہ آگامیمنن اپنی بیوی کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا مگر وہ اس پیشین گوئی کو خاطر میں نہیں لایا تھا۔ وہ کلیٹمینسٹرا کے ساتھ گھر واپس لوٹ گیا جہاں آخر کار اپنی بیوی کے ایک عاشق کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ آگامیمنن کے بیٹے اورسٹیز نے اس سے اپنے باپ کا انتقام لیا۔ دیکھئے مائسینائی، یونان

(روشن فکری کا عہد)، دیکھئے Enlightenment۔ Age of Enlightenment۔

Age of Exploration

عہد اکتشاف:

وہ دور جسے نشاط ثانیہ کی آمد کے بعد اہل یورپ کا اثر بحریات میں بڑھا جس کی وجہ عثمانیہ ترکوں کا باسفورس اور شاہراہ ریشم کے ذریعے اہل یورپ کے مشرق بالخصوص ہندوستان کے راستے مسدود کرنا تھا۔ اسی دور سے اہل یورپ نے پہلے پہل مغربی افریقہ کے ساحلوں کی چھان بین شروع کی۔ شمالی افریقہ کے مقام سیوتہ پر 1415ء میں کامیاب حملہ کرنے کے بعد پرتگیزوں کے قدم افریقہ میں جم گئے پرتگیزی ملاحوں نے 1419ء کے بعد بڑی آہستہ روی سے پرنس ہنری جہازراں کی سرکردگی میں افریقی ساحل کے ساتھ ساتھ جنوبی سمت میں دریافتوں اور اکتشافات کا سلسلہ شروع کیا۔ جیسے جیسے وہ اس اکتشافی سفر میں آگے بڑھتے گئے انہوں نے اپنے مشاہدات سے عملی تجربات اکٹھے کرنا شروع کر دیئے۔ انہوں نے اپنی ضروریات کے مطابق اپنے ان تجربات کی روشنی میں اپنے بحری جہازوں کے انداز واطوار بدل لیے اور جہاز رانی کے لیے ایک نئی ٹیکنالوجی اختیار کی 1487ء میں پرتگیز جہازراں بارتھولو میوڈیاز Bartolo Meu Dias نے براعظم افریقہ کے جنوبی سرے کے گرد گھوم کر نئے اکشافات کے لیے راستے کھول دیئے۔ 1498ء میں واسکوڈی گاما ہندوستان کے لیے نیا بحری راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ 1492ء میں جینوا کے نقشہ ساز کرسٹوفر کولمبس نے مغرب کی سمت میں سفر کرتے ہوئے ''نئی دنیا'' دریافت کی جو اس نے شاہ وملکہ اسپین کے حکم پر ان کے لیے دریافت کی تھی۔ 1519ء تا 1522ء فرڈیننڈ میگالین نے دنیا کے گرد چکر لگا کر دنیا کے گول ہونے کا عملی ثبوت فراہم کیا اور وہ مغرب کی سمت میں سفر کرتے ہوئے مشرق پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔ وہ اس سفر کے دوران جزائر مشرق الہند میں مارا گیا مگر اس کے ساتھی بحر ہند کے راستے واپس یورپ تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ عہد اکتشاف کے ابتدائی سو سالوں میں اہل یورپ دنیا کے تقریباً ہر گوشہ تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ عہد اکتشافات پندرہویں صدی سے سترہویں اور اٹھارہویں صدی تک جاری رہا اس عہد میں نہ صرف نئے خطے بلکہ نئے براعظم، نئے لوگ اور نئی بیماریاں تک دریافت کی گئیں اسی عہد میں اہل یورپ پوری دنیا پر چھا گئے تھے۔

Agincourt, Battle of

جنگ ایجن کورٹ:

ایجن کورٹ شمالی فرانس کا ایک گاؤں ہے یہاں 25 اکتوبر 1415ء کو جنگ صد سالہ کے دوسرے دور میں ایک فیصلہ کن جنگ لڑی گئی۔ جو اس گاؤں کے نام پر جنگ ایجن کورٹ کہلاتی ہے۔ اس جنگ میں انگریزی فوج کی تعداد صرف نو ہزار تھی اور اس کی قیادت شاہ انگلستان ہنری پنجم کر رہا تھا۔ اس کے مقابلے میں فرانسیسی فوج تیس ہزار سے کم نہیں تھی مگر اپنی زیادہ تعداد کے باوجود فرانسیسیوں نے شکست کھائی۔ انگریزوں کے صرف چند سو افراد ہلاک ہوئے جب کہ فرانسیسی مقتولین کی تعداد آٹھ ہزار سے کم نہیں تھی۔ اس جنگ کے بعد نارمنڈی پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا تھا۔

احتجاجی پروپیگنڈہ Agitational Propaganda

پولیٹیکل ''گوریلا تھیٹر'' نے یہ مختصر ڈرامے 1960ء اور 1970ء کی دہائی میں پہلی مرتبہ احتجاج کے طور پر پیش کیے یہ کھیل شہر کی گلیوں اور پارکوں میں اسٹیج کیے گئے یہ ان لوگوں کے خلاف بطور سیاسی احتجاج پیش کیے گئے جو تھیٹر میں کھیل دیکھنے کے لئے نہیں آئے تھے۔ اس کی مثال سان فرانسسکو مائمی ٹروپ اور ڈرامہ نگار ڈیوڈ ریب اور سام شیپرڈ ہیں جنہوں نے یہ احتجاجی کھیل لکھے تھے۔

آگورہ: Agora

قدیم یونانی معاشرے میں عوامی اجلاس گاہ جو عموماً قصبے کے عین وسط میں واقع ہوتی تھی۔ آگورہ ایک مارکیٹ کے طور پر بھی مستعمل تھی۔ آگورہ کی خصوصیت یہ تھی کہ بعض قدیم تمدنوں اور معاشروں میں یہ پابندی عام لوگوں پر عائد تھی کہ وہ ایک دوسرے سے نہ ملیں اور نہ ہی ایک جگہ اکٹھے ہوں مگر یونانی جمہوری نظریات اس کے برعکس تھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ عام لوگوں کو کوئی سیاسی اختیار حاصل تھا بلکہ اس ملنے جلنے نے دی بعد ازاں جمہوریت کی شکل اختیار کی تھی۔

زرعی معاشرہ: Agrarian Society

یہ ایک ایسی اصلاح ہے جو کہ جب ابتدائی انسانوں میں شکار اور دیگر ایسے معاشی ذرائع سے زراعت اور کاشتکاری کی طرف رجحان پیدا ہوا تو ایک زرعی معاشرہ وجود میں آیا۔ انسانی معاشرے میں نمودنما ہونے والی اسی تبدیلی کو ''نوحجراتی زرعی انقلاب Neolithic Agriculture Revolution'' کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اگرچہ ایک زرعی معاشرہ کی تخلیق میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر یہ شکاری معاشرے کی نسبت زیادہ انسانوں کی آبادی کو غذا فراہم کرسکتا تھا۔ زرعی معاشرے ہی نے انسانی تہذیب اور شہر کی تعمیر کے عمل کو جنم دیا۔

زرعی انقلاب جدید: Agriculture Revolution, Modern

سترہویں صدی سے انیسویں صدی تک براعظم یورپ میں آنے والا زرعی انقلاب جس میں نائٹروجن کھاد کے استعمال اور چارے کی فصلوں کی وجہ سے کاشت کا رقبہ بڑھا دیا گیا جس سے مویشیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ اسی دور میں زرعی مشینری کا استعمال بھی شروع ہوا اور نئی فصلیں مثلاً آلو کی فصل اور شلجم اور زراعت کا سائنٹفک مطالعہ بھی شروع کیا گیا۔ ان تبدیلیوں سے ازمنی وسطیٰ کی زراعت کی محدودیت ختم ہوگئی اور کھانے کی اجناس کی پیداوار میں اضافہ ہوگیا۔ جس کی وجہ سے یورپ میں صنعتی انقلاب کی آمد کا راستہ کھل گیا۔

دہقانی رسم ورواج کی تاریخ: Agrarian History

طریقہ ہائے کاشت کاری اور دہقانی رسم ورواج کی تاریخ۔ یہ اصلاح 1950ء سے عام استعمال میں آئی

تھی۔ اس کے تحت متعدد نقطہ ہائے نظر بیان کئے جاتے ہیں ان میں اہم مندرجہ ذیل دیئے گئے ہیں۔

۱۔ اقتصادی تاریخ نگاروں کا نقطہ نظر جو زراعت کو صنعت تصور کرتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر انگلستان اور بالیژ میں زرعی تاریخ پر غالب ہے۔

۲۔ دوسرے نقطہ نظر کے حامل معاشرتی تاریخ نگار ہیں جو شعبہ زراعت میں ایک مخصوص گروہ۔۔۔ کسان جو اکثر بے زمین ہوتے ہیں اور دوسروں کی زمینوں پر کاشت کرتے ہیں۔۔۔ ہی میں دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ فرانسیسی نقطہ نظر ہے، جو خاص طور پر مارک بلوخ وغیرہ نے پیش کیا تھا۔ اس نے اسے دیہی تاریخ کا نام دیا تھا جو غالباً بہتر ہے۔

نوحجری دور کا زرعی انقلاب: Agricultural Revolution, Neolithic

اس قدیم دور کے لیے یہ اصطلاح رائج ہے جس دور میں قدیم انسان نے شکار اور چیزیں اکٹھا کرنا چھوڑ کر زراعت اور غلہ بانی کے پیشے اختیار کیے۔ زرعی انقلاب کی اصطلاح البتہ غلط فہمی پیدا کرتی ہے کیونکہ انسان کو زراعت پر انحصار کرنے تک کئی صدیاں لگیں یا شاید ایک ہزار سال لگے۔ انسان کی زرعی سرگرمیوں کا آغاز 10000 ق م سے 8000 ق م تک ہوا اور کہیں جا کر 5000 ق م میں زراعت جنوب مغربی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا اور امریکہ و یورپ میں مستحکم ہوئی۔ اسی انقلاب کے بعد انسان کا انحصار شکار کی بجائے زرعی پیداوار پر ہو گیا اور زراعت نے انسان کی ضرورت کی شکل اختیار کر لی۔

ایگینالڈو، ایمیلیو، (1869ء۔1964ء): Aguinaldo, Emilio

فلپین کی فوج آزادی کے جنرل جس نے اسپین اور امریکہ کے خلاف جنگ آزادی لڑی، ایگینالڈو نے اسپین کے خلاف 1897ء میں ہونے والی بغاوت کی راہنمائی کی۔ اس نے اسپین و امریکہ کے درمیان لڑی جانے والی جنگ میں اس یقین پر امریکا کی مدد کی کہ امریکا آزادی کی جنگ پر فلپینی باشندوں کی مدد کرنے کے لیے آیا ہے۔ 28 مئی 1898ء کو جنرل ایگینالڈو نے اپنی فوج کی مدد سے ہسپانوی بحری فوج کو کوایت Cavite سے باہر نکال دیا اور انہیں دوسرے فلپینی صوبوں سے بھی مار بھگایا 13 جون 1898ء کو کوایت میں اسپین نے آزادی کا اعلان کر دیا 10 دسمبر 1898ء کو امریکہ اور اسپین میں معاہدہ پیرس طے پایا جس کی رو سے امریکہ نے فلپائن کو اسپین سے دو کروڑ ڈالر کے عوض خرید لیا اور اسکی آزادی کو تسلیم نہیں کیا۔ امریکہ اس رویئے سے مایوس ہو کر جنرل ایگیسالڈو نے امریکہ کے خلاف گوریلا جنگ شروع کر دی جو 1907ء تک جاری رہی اسے 1901ء میں امریکیوں نے گرفتار کر لیا تھا۔

ایڈز: Aids, Aquired Immune Deficiency Syndrome

ایک مہلک متعدی مرض جس میں انسانی جسم کی قوت مدافعت زائل ہو جاتی ہے۔ اقوام متحدہ نے 2004ء میں ایڈز کے بارے میں جو رپورٹ جاری کی اس میں بتایا گیا تھا کہ صرف 2003ء میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد دنیا

میں 50 لاکھ تھی۔ ان میں سے 30 لاکھ افراد نیم صحرائی افریقہ میں ہلاک ہوئے۔ اگرچہ یورپ ایشیا امریکہ میں بھی ایڈز کے مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے تاہم اس مرض میں مبتلا افراد کی اکثریت کا تعلق نیم صحرائی افریقہ سے ہے جو اس مرض کی جنم بھومی ہے۔

آئین اکبری: Ain - Akbari

شہنشاہ اکبر کے مصائب اور وزیر ابوالفضل کی فارسی تصنیف جو مغلیہ نظام ریاست کا اعداد و شمار کی مدد سے جائزہ لیتی ہے۔ یہ اس وقت رائج معاشی نظام اور انتظامی نظم و نسق پر سیر حاصل بحث کرتی ہے۔

عائنو: Ainu

جاپان کے قدیم لمبے بالوں والے باشندے، یہ خانہ بدوش ہیں اور شکار پر گزارہ کرتے ہیں۔ 1880ء میں جاپان کی حکومت نے ان باشندوں کی نوع کی حفاظت کے لیے ایک قانون ترتیب دیا۔ بیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں ان کی تعداد محض 15000 ہزار رہ گئی تھی۔

ایکس لاشپل، معاہدہ: Aix - La - Chapelle, Treaty of

یہ معاہدہ 2 مئی 1668ء کو طے پایا اس کی رو سے ڈیوولیوشن Devolution کی جنگ اختتام کو پہنچی، فرانس نے اس جنگ میں حاصل کیے جانے والے فلینڈرز کے بیشتر علاقے اپنے قبضے میں رکھے مگر فرانس کا نئے Comte - Franche کا علاقہ اسپین کو واپس کر دیا۔ زیریں ممالک میں ہسپانوی مقبوضات کی ضمانت اتحاد ثلاثہ سے دی گئی۔ (۲) اسی نام سے ایک معاہدہ 1748ء میں بھی طے پایا تھا۔ اس معاہدہ کی رو سے آسٹروی جنگ جانشینی ختم ہوئی تھی اور مجموعی طور پر قبل جنگ کا نقشہ یورپ بحال کر دیا گیا تھا۔ یہ معاہدے جرمنی کے شہر ایکس لاشپل یا آخن میں طے پائے تھے۔

اجنتا کے غار: Ajanta Caves

بھارت کے صوبہ مہاراشٹر کے شمال میں واقع ایک گاؤں اجنتا کے نواح میں واقع پتھر کی چٹانوں سے تراشے گئے بدھ مندر ساری دنیا میں مشہور ہیں۔ یہ ایک غار میں سترفٹ گہرے شگاف کی اندرونی جانب گرینائٹ چٹانوں میں واقع ہیں جہاں کبھی بدھ راہب رہائش پذیر تھے۔ اس وادی میں لگ بھگ کوئی انتیس غار ہیں جن میں سے چار کو مندر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ ان سب کی دیواروں پر قدیم ہندوستان فن سنگراشی کے حیرت انگیز نمونے ملتے ہیں۔ مندروں کی دیواروں کے یہ نقش مہاتما بدھ کی زندگی کے مختلف واقعات کو اتنے عمدہ انداز میں پیش کرتے ہیں کہ دیکھنے والا خود کو اسی دور میں موجود پاتا ہے۔ ان مندروں کی تعمیر کا زمانہ 200 ق م سے 600 عیسوی تک کا مانا جاتا ہے۔ یہ 1817ء میں دریافت ہوئے تھے۔

اکبر الہ آبادی:

نام سید اکبر حسین (1846ء۔1921ء) تھا۔ تخلص اکبر، لقب لسان العصر۔ الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ پیشہ وکالت تھا۔ ترقی کر کے جج مقرر ہوئے۔ طباع، ذہین، ظریف انسان تھے۔ اردو شاعری میں وہ ایک نئے انداز کے موجد تھے اور خاتم بھی۔ شعر کے ذریعے انہوں نے ادب، معاشرے، نیز حکومت اور سیاسیات پر مزاح کی رنگ میں نکتہ چینی کی۔ وہ قدامت پسند مسلمان تھے اور تہذیب مغرب کے سخت خلاف تھے تصانیف میں چار کلیات یادگار ہیں۔

Akbar The Great

اکبر اعظم (1542ء۔1605ء):

ہمایوں (والد) کی وفات کے وقت اکبر کلانور میں اپنے اتالیق بیرم خان کے ساتھ تھا۔ وہیں اس کی تخت نشینی کی رسم ادا کی گئی۔ اس وقت اکبر کی عمر صرف چودہ برس تھی۔ اس کے تخت نشین ہوتے ہی چاروں طرف سے اس کے دشمن اٹھ کھڑے ہوئے جن میں سرفہرست ہیم بقال تھا اسے پانی پت کی دوسری جنگ میں 1556ء میں شکست دی گئی۔ 1556ء میں دہلی، آگرہ، پنجاب گوالیار اجمیر اور جون پور بیرم خان نے فتح کیے اور یوں سلطنت مغلیہ کی تیسری بار بنیاد رکھی گئی۔ بعد کی فتوحات نے اکبر کی سلطنت کو بنگال سے افغانستان اور کشمیر سے دکن تک وسیع کر دیا۔ اکبر اعظم اگرچہ تعلیم حاصل نہ کر سکا تھا مگر اس نے نہایت ہی اعلیٰ دماغ پایا تھا۔ ابوالفضل اور فیضی جیسے عالموں کی صحبت نے اس کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشی اس نے پچاس برس تک حکومت کی اور مغلیہ سلطنت کو مستحکم کر دیا۔

Akbar Namah

اکبر نامہ:

شہنشاہ اکبر کے مصاحب اور وزیر ابوالفضل کی ایک تصنیف جس میں اس نے عہد اکبری کے حالات مفصل طور پر بیان کئے۔ یہ اس دور تک کی ایک مستند دستاویز ہے۔ تاہم اس میں جانبداری کا پہلو نمایاں ہے۔

Akhnaton

اخناتون:

قدیم مصری بادشاہوں کے اٹھارہویں خاندان سے تعلق رکھنے والا ایک فرعون مصر۔ اس نے 1372 ق م سے لے کر 1354 ق م تک حکومت کی تھی۔ اور ایک نئے موحد مذہب آتون کی بنیاد رکھی تھی۔ اخناتون سے پہلے مصری بادشاہ لاتعداد خداؤں کی پرستش کرتے تھے جو زندگی میں ان کے مختلف امور کے نگران ہوتے تھے۔ تخت نشینی کے وقت اخناتون کا نام آمن ہوتپ تھا اور وہ بھی مختلف دیوتاؤں کی پرستش کرتا تھا۔ تخت نشینی کے کچھ عرصہ بعد اس نے ایک نئے واحد خدا آتن کی پرستش شروع کر دی جس کا نشان سورج تھا۔ اس کے بعد اس نے تمام قدیم مذاہب پر پابندی لگا دی اور ان کے مندر بند کر دیئے اور اپنا دارالحکومت تھیبز سے امرنا منتقل کر دیا جس کا نام اس نے آخٹن رکھا۔ قدیم مصر کی تاریخ میں وہ پہلا موحد بادشاہ تھا۔ جس نے الوہی بادشاہت کا تصور پیش کیا تھا۔ مگر اس کا یہ موحدانہ مذہب اس کی وفات کے ساتھ ہی اختتام کو پہنچا اور اس کے داماد توتنخ آمن نے پھر سے پرانا مذہب اختیار کر کے

سابقہ مندروں کی رونق بحال کر دی۔

عکاد اور عکادی: Akkad and Akkadians

عکاد بابل کا شمالی حصہ تھا جہاں چار ہزار قبل از مسیح میں ایک سامی قوم آباد ہوئی اور 2800 ق م اس نے سارگون کی قیادت میں ایک شہنشاہی قائم کی تھی۔ حمورابی کے عہد میں عکاد اور سمیر نے جو میسوپوٹیمیا کا جنوبی حصہ تھا، متحد ہو کر سلطنت بابل کی شکل اختیار کر لی تھی۔ دیکھئے بابل (Babylonia)

اکی ہیٹو (1933): Akihito

جاپان کا آئینی بادشاہ اور سابق شہنشاہ جاپان ہیرو ہیٹو کا بڑا بیٹا۔ وہ ٹوکیو میں پیدا ہوا، اس نے ایلیٹ گیکو شائن اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ 1952ء میں ولی عہد جاپان بنا دیا گیا۔ 1959ء میں میچو کو شوڈا سے شادی کی۔ 1989ء میں شہنشاہ ہیرو ہیٹو کی وفات کے بعد جاپان کا بادشاہ بنا۔ اس کے تین بچے جس کے نام یہ ہیں۔ شہزادہ ہیرو Hir، شہزادہ آیا Aya، اور شہزادہ نوری Nori ہیں۔ تینوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے گریجویشن کی ہے۔

جنگ العالمین: Al Amein, Battle of El

جنگ عظیم دوم کے دوران شمالی افریقہ میں لڑی جانے والی ایک لڑائی 23 اکتوبر 1942ء کو برطانوی جنرل منٹگمری نے جنرل رومیل کی قیادت میں لڑنے والی جرمن فوج پر العالمین کے مقام پر ایک بڑا حملہ کیا۔ برطانوی افواج اور ٹینکوں کی تعداد اگرچہ جرمنوں سے زیادہ تھی مگر جنرل رومیل نے شدید مزاحمت کی مگر جرمنوں کو مصر اور لیبیا سے مغرب کی سمت میں تونس کی طرف دھکیل دیا گیا تھا۔ جنوری 1943ء تک جنگ عظیم میں یہ اتحادی افواج کے لیے حاصل کی گئی سب سے فیصلہ کن فتح تھی۔

جنگ آلیمو: Alamo

امریکی ریاست ٹیکساس میں واقع ایک مشن چرچ جہاں اہل ٹیکساس نے میکسیکو کی افواج سے جنگ لڑی۔ 1836ء میں ٹیکساس نے جو اس وقت تک میکسیکو کا ایک حصہ تھا میکسیکو سے آزادی کا اعلان کر دیا اور ری پبلک آف ٹیکساس کا نام رکھا۔ ان دنوں میکسیکو پر ایک آمر جنرل انطونیو لو پز ڈی سانٹا آنا General Antonio Lopezde Santiana کی حکومت تھی۔ جنرل لو پز خود ایک فوج لے کر ٹیکساس کی بغاوت کو کچلنے کے لیے نکلا۔ سان انٹونیو کے مقام آلیمو پر اہل ٹیکساس نے ایک دفاعی مورچہ قائم کیا ہوا تھا۔ اس کا دفاع کرنے والے تمام 187 رضا کار میکسیکو کی فوج سے جنگ کرتے ہوئے مارے گئے اور میکسیکو کے بھی 1500 فوجی اس جھڑپ میں کام آئے۔ اس سانحہ کے بعد امریکیوں اور اہل ٹیکساس نے امریکی جنرل سام ہاوسٹن کی قیادت میں انتقامی کاروائی کی اور میکسیکی افواج کو شکست دی۔ اس فوج کا انتقامی نعرہ ''آلیمو کے دن'' کو یاد کرو تھا جس نے اس فوج میں ولولہ پیدا کر دیا تھا۔

Alaska Purchase

الاسکا کا سودا:

الاسکا ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی انچاسویں ریاست ہے۔ یہ رقبے کے لحاظ سے باقی سب ریاستوں سے بڑی ہے۔ اس کا دارالحکومت جونی Junea کہلاتا ہے۔ الاسکا کی دریافت کا سہرا روسیوں کے سر ہے۔ 1741ء میں ڈنمارک ایک باشندے وائٹس بیرنگ نے روس کے لئے اسے دریافت کیا تھا۔ پھر 1799ء میں الکسانڈیرا نوف نے جزیرہ سٹیکا پر ایک روسی نوآبادی قائم کی اور اسی سال زاروس نے سمور کی تجارت کے فروغ کے لیے رشین امریکی کمپنی قائم کی۔ اگلے پچاس سالوں میں سمور کی تجارت میں بہت کمی ہو گئی جس کی وجہ سے روس نے الاسکا کا خطہ امریکیوں کو بیچنے کی پیشکش کی امریکہ کے سیکرٹری آف اسٹیٹ ولیم ایچ سیوارڈ کی کوششوں سے 1867ء میں دونوں ممالک میں یہ سودا طے پا گیا۔ اس سودے پر تنقید کرتے ہوئے اخبارات نے لکھا کہ میسوارڈ نے محض برف سے بھرا ایک صندوق خریدا ہے لیکن صرف انتیس سال بعد اس سودے کے جو نتائج سامنے آئے وہ امریکہ کے مفاد میں کہیں بہتر تھے۔ یہاں پہلے سونا اور بعدازاں پیٹرولیم دریافت ہوا جس سے امریکہ کو بہت سامالی فائدہ پہنچا۔

Albert, Prince

پرنس البرٹ (1819ء۔1861ء)

برطانوی ملکہ وکٹوریہ کا خاوند، وہ ملکہ کا قریبی عزیز First Cousin اور سیکس کوبرگ گوتھا کا نواب تھا۔ اس نے ملکہ وکٹوریہ کی حکومت میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ مگر برطانوی حکومت نے کبھی اس کو کوئی سرکاری عہدہ نہیں دیا تھا۔ ملکہ وکٹوریہ اور پرنس البرٹ کی ازدواجی زندگی انتہائی کامیاب تھی۔ پرنس البرٹ نے برطانیہ عظمیٰ کی صنعتی ترقی کے فروغ کے لیے 1351ء میں لندن میں ایک صنعتی نمائش کا اہتمام کیا۔ اس نمائش کا مقصد جہاں برطانیہ کی صنعتی طور پر دنیا پر برتری ظاہر کرنا تھا وہیں یہ اہل انگلستان کو دنیا کی اس وقت تک ہونے والی ترقی سے آگاہ کرنے کے لئے بھی لگائی گئی تھی۔ اسی نمائش کی وجہ سے بعدازاں وکٹوریہ اور البرٹ میوزیم قائم کیا گیا۔ پرنس البرٹ نے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہو کر 1861ء میں وفات پائی۔ ملکہ اپنے شوہر کی وفات کے صدمے سے اگلے چالیس سال میں کبھی نہ نکل سکی۔

Alberti, Leone Battista

البرٹی لیون بیٹسٹا (1404ء۔1472ء)۔

نشاط ثانیہ کے دوران اٹلی کا ایک معمار اور ماہر فن تعمیر اس نے سب سے پہلے لاطینی زبان میں فن تعمیر پر مقالے لکھے اور روم کی قدیم عمارات کا سائنٹفک مطالعہ کیا۔ ایک اور اطالوی ماہر فن تعمیر Fillipo Brunellesohi کی وفات کے بعد وہ اٹلی کا سب سے بڑا معمار تسلیم کر لیا گیا۔ اس نے فلورنس، میٹوا Mantua اور دیگر کئی اطالوی شہروں میں گرجے اور کئی دیگر عمارات تعمیر کیں۔

Albigensians

البیجنسی:

جنوبی فرانس کے شہر البا کا کے وہ لوگ جنہوں نے بارہویں اور تیرہویں صدی میں کیتھولک رومی کلیسا کے

خلاف علم بغاوت بلند کیا اور پادریوں کی اخلاقی برائیوں کو ظاہر کرتے ہوئے ایک نئے فرقے البیجنسی کی بنیاد رکھی۔ اس فرقے کو پوپ نے ملحد قرار دیا۔ یہ نیکی اور بدی دونوں کے جداگانہ وجود کے قائل تھے اور حضرت عیسیٰؑ کو محض ایک مظہر تسلیم کرتے تھے۔

ایلبنی جنسی صلیبی مہم: Albigensian Crusade

ایک راہب عیسائی کے ایلبی جنسی فرقے کے لوگوں کے ہاتھوں قتل کے بعد پوپ ایوسینٹ سوم نے اس فرقے کے خلاف ایک باقاعدہ صلیبی جنگ کا اعلان کیا (1208ء) حقوق فرانس کے تحفظ میں سائمن ڈی مُنیفرٹ Simon De Montfert کی فوج کشی سے یہ مہم ایک سیاسی معاملے کی شکل اختیار کر گئی۔

بعد ازاں عدالت کی کارروائیوں اور پادریوں کی پرزور تبلیغ سے ایلبی جنسی فرقے نے دوبارہ رومن کیتھولک مسلک اختیار کر لیا۔

البوقرق، الفانسوڈی (1453ء۔1515ء): Albuquerque

پرتگیز امیر البحر اور پرتگیزوں کے ہندوستانی مقبوضات کا دوسرا گورنر۔ وہ ہندوستان میں وسیع تر پرتگیزی سلطنت قائم کرنا چاہتا تھا۔ 1510ء میں اس نے گوآ کو فتح کر کے اپنا صدر مقام بنایا۔ خلیج فارس میں ہرمز اور جزائر شرق الہند میں مالاکا فتح کیا۔ مسلمانوں سے خصوصی عناد رکھتا تھا اور سخت دشمن تھا۔ گوا میں وفات پائی وہیں دفن کیا گیا۔ وہ اپنی بے رحمی، سنگدلی اور خونخواری کے لیے بڑا مشہور تھا۔ البوقرق کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ یورپ اور مشرق کے مابین ہونے والی تجارت مسلمانوں سے چھین لی جائے۔ یمن کی بندرگاہ عدن پر قبضہ کر کے بحیرہ احمر Red Sea کی اسلامی تجارت کو برباد کرنا چاہتا تھا مگر ناکام رہا۔ 1515ء میں اسے پرتگالی حکومت نے ہندوستان سے واپس بلا لیا۔ واپسی کا بحری سفر شروع کرنے کے کچھ دیر بعد فوت ہو گیا۔ اس کی لاش کو واپس گوا لا کر دفن کیا گیا۔

الکوئین (735ء۔804ء): Alcuin

شارلیمین کا درباری ایک انگریز عالم۔ وہ دارالحکومت آخن شاہی محل کی درسگاہ کا معلم تھا۔ اس درسگاہ میں یورپ بھر سے عالم جمع کر لئے گئے تھے۔ جنہوں نے ثقافتی احیا کی کوششیں کیں اور بہت سے رومی ادب اور رومی کلاسیکل آرٹ کا کام محفوظ کر دیا تھا۔

الیگزینڈر اول (1777ء۔1825ء) عہد حکومت (1801ء۔1825ء): Alexander I

زار روس، اپنے عہد حکومت کے اولین دور میں ایک مصلح تھا اس نے روس میں تعلیمی اصلاحات اور رومی غلامی کی تنسیخ کی کوششیں کی مگر طبقہ امراء نے اس کی اصلاحات کے خلاف شدید مزاحمت کی۔ الیگزینڈر اول ہی کے عہد میں فرانس کے عظیم فاتح نپولین بوناپارٹ نے روس پر حملہ کیا تھا۔ روس نے شکست کھانے کے بعد برطانیہ کے

خلاف فرانس کی حمایت کا اعلان کیا۔ بعد ازاں روس نپولین کو شکست دینے کے لئے برطانیہ اور پروشیا کا اتحادی بن گیا۔ الیگزینڈر اول نے اپنے عہد حکومت کے آخر میں روس میں لبرل تحریک کو کچلنے کے لئے اور عیسائیت کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہائی الائنس یا متبرک اتحاد تشکیل دیا تھا۔ روس میں الیگزینڈر دوم اور الیگزینڈر سوم کے نام سے دو اور زار برسر اقتدار رہے تھے۔

الیگزینڈر دوم (1818ء۔1881ء): Alexander II

زار روس نکولس اول کا بیٹا تھا۔ اس نے 1855ء سے 1881ء تک حکومت کی۔ آزاد خیال مصلح تھا اس نے روس میں زرعی غلامی منسوخ کر دی تھی۔ (1864ء)۔ انتہا پسندان اس کی اصلاحات سے مطمئن نہ ہوئے۔ روس میں دہشت پسندی اور طوائف الملوکی بڑھی۔ الیگزینڈر کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے عہد حکومت نے دیگر اہم واقعات میں جنگ کریمیا کا خاتمہ، ایشیا میں روسیوں کے اثر کی توسیع اور جنگ ترکید اور روس 1877ء تا 1878ء شامل ہے اس کے بعد اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوا۔

الیگزینڈر سوم (1845ء۔1894ء)۔ Alexander III

الیگزینڈر سوم نے 1881ء سے 1894ء تک روس پر حکومت کی۔ اس کے عہد حکومت میں رجعت پسند یہودیوں کی تعذیب اور اقلیتوں کو بالجبر روسی بنانے کا کام شروع ہوا۔ الیگزینڈر سوم نے آزاد خیالی کو دبایا مگر امن کی حکمت عملی اور صنعتی ترقی کو فروغ دیا۔ اس کا جانشین زار نکولس دوم ہوا جو روس کا آخری بادشاہ تھا اور اس کا تختہ کمیونسٹوں نے 1917ء میں الٹ دیا تھا۔

اسکندر اعظم (336ق م۔323ق م): Alexander The Great

اسکندر اعظم یا اسکندر سوم، مقدونیہ کا بادشاہ، فلپ دوم کا بیٹا۔ 336ق م میں تخت نشین ہونے کے بعد اس نے سب سے پہلے یونان میں بغاوت فرو کی اور 334ق م میں اس کی عظیم فتوحات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جنگ کرینی کس (334ق م) جنگ اسوس (333ق م) جنگ گاگ میلا (331ق م) ان جنگوں کے بعد ایشیائے کوچک سکندر اعظم کے زیر انتداب آ گیا اور مصر پر بھی پر امن طریقے سے قبضہ کر لیا گیا۔ پھر باختر (افغانستان) سے ہوتا ہوا وہ ہندوستان میں دریائے جہلم کے کنارے تک پہنچا جہاں اس نے راجا پورس کو شکست دی۔ دریائے جہلم یا بیاس کے کنارے ہی اس کی سپاہ نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ نیا کس کو امیر البحر بنا کر اس نے اپنی بیشتر سپاہ کو ایک بحری بیڑے کے ذریعے واپس بھیج دیا۔ ایک حصہ فوج کو اپنے ساتھ رکھا اور مکران سے گزرتا ہوا ایران سے اور پھر اسوس پہنچا جہاں باختر شہزادی روشنک سے جسے رخسانہ بھی کہتے ہیں شادی کی اور ایرانی شاہانہ انداز اپنائے۔ وہیں اچانک معیادی بخار "ٹائیفائیڈ" میں مبتلا ہوا اور صرف 33 برس کی عمر میں وفات پا گیا۔ اس نے وفات بخت نصر کے محل واقع بابل میں پائی۔ اسکندر اعظم دنیا کے عظیم ترین جرنیلوں میں شمار ہوتا ہے اور اس کی عسکری مہمات

ہمیشہ فتح پر منتج ہوئیں۔ اس کے بعد اس کی عظیم الشان سلطنت اس کے ورثا اور جرنیلوں کی باہمی رقابتوں اور لڑائیوں کی نذر ہوگئی۔

الیگزینڈر چہارم (1492ء۔1503ء): Alexander VI

الیگزینڈر پوپ چہارم ہسپانوی خاندان بورجیا Borgia سے تعلق رکھتا تھا جو نئی دنیا کی دریافت کے بعد ہسپانیہ اور پرتگال میں درمیان اٹھنے والے تنازعہ میں منصف تھا اور جس نے ان دونوں ملکوں کی نوآبادیوں کی حدود متعین کیں تھیں۔ معاہدہ نورڈی سیلاس Treaty of Tordesillas کے ذریعہ دنیا کو مغربی اور شرقی کروں میں تقسیم کردیا۔ پوپ الیگزینڈر چہارم کی وفات زہر خوانی کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اسکندریہ: Alexanderia

شمالی مصر کا مشہور ساحلی شہر اور بندرگاہ جو بحیرۂ روم کے مشرقی ساحل پر واقع ہے اس کی بنیاد 332 ق م میں مشہور یونانی فاتح اسکندر اعظم نے رکھی تھی۔ یہ بعد ازاں شاہان بطلیموس مصر کا دارالحکومت رہا (304 ق م۔30 ق م) اور انہوں نے یہاں ایک عظیم الشان لائبریری قائم کی تھی۔ جلد ہی یہ شمالی افریقہ کے قدیم شہر قرطاجنہ سے وسیع شہر کی حیثیت اختیار کرگیا۔ جولیس سیزر کی فتح کے بعد سلطنت روما میں شامل ہوا (30 ق م) اس نے سلطنت روم کے سب سے بڑے صوبائی دارالحکومت کی حیثیت اختیار کی۔ بازنطینوس کے بعد اسے 642ء میں عربوں نے حضرت عمر بن العاصؓ کی قیادت میں فتح کیا۔ زمانہ قدیم میں اس شہر کو ایک لائٹ ہاؤس کی تعمیر سے بھی شہرت حاصل ہوئی تھی۔

الفانسو اول (1134ء): Alfanso I

آراگون یا ارغوں اور نوار Navarre کا بادشاہ (1104ء تا 1134ء) اس نے سرقسطہ اور کیلاطیوڈ Calatyud ہسپانوی عربوں سے چھینے۔

الفانسو دوم: Alfonso II

الفانسو دوم (1164ء سے 1196ء) تک آراگون کا بادشاہ رہا۔

الفانسو پنجم: Alfonso V

الفانسو پنجم (1396ء سے 1458ء) آراگون اور سسلی کا 1416ء سے 1458ء تک بادشاہ رہا۔ 1443ء سے 1458ء تک اس نے نیپلز پر بھی حکومت کی۔ اسی نام کے کئی بادشاہوں نے اسپین اور پرتگال پر بھی حکومت کی ہے۔

الفریڈ اعظم (849ء۔899ء): Alfred, The Great

اینگلو سیکسن شاہ انگلستان، اس بادشاہ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے ڈنمارک کے وائکنگ حملہ آوروں کو پیچھے دھکیل کر انگلستان پر اپنی سلطنت کو وسیع کرلیا۔ وہ اپنی تین اختراعوں یا جدتوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس نے اپنی فوج کو دو حصوں میں منقسم کر دیا تھا۔ جن میں سے ہر حصہ چھ ماہ تک خدمات انجام دیتا تھا۔ اس نے انگلستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تیز رفتار اور بڑے بحری جہازوں پر مشتمل ایک بحریہ قائم کی۔ تاکہ سمندری وائکنگز حملہ آوروں سے ملک کا دفاع کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ اس نے شہروں کے گرد فصیلیں تعمیر کرائیں تاکہ شہریوں کو تحفظ فراہم کیا جاسکے۔ الفریڈ دی گریٹ ایک عظیم جنگجو بادشاہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عالم اور ایک اچھا منتظم بھی تھا۔

Alhambra

قصر الحمراء:

ہسپانیہ میں شہر غرناطہ کے سامنے ایک پہاڑی جبل سبیقہ پر ہسپانوی اسلامی تعمیرات کا ایک مجموعہ جو قلعہ کے آثار باقیہ، شاہی محل اور شرفا اور اہل کاروں کی قیام گاہوں پر مشتمل ہے۔ ان میں کھلے صحن ہیں جن میں فوارے اور باغیچے ہیں۔ ان صحنوں کے نام صحن ابن سراجاں، صحن الاسد وغیرہ ہیں۔ صحنوں کے گرد بڑے اور چھوٹے کمرے ہیں جو پیچیدہ ہندی آرائش سے مزین ہیں اور جن کے گنبدوں پر شش پہلو آرائش کی گئی ہے۔ الحمراء کی تعمیر 1238ء سے 1354ء کے درمیانی عرصہ میں تکمیل پذیر ہوئی۔ 1492ء میں غرناطہ سے مسلمانوں کے اخراج کے بعد الحمرا کی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔ 1828ء میں اور اس کے بعد وسیع پیمانے پر اس کی تعمیر و مرمت کر کے اسے بحال کرنے کی کوشش کی گئیں تھیں۔ آج بھی لاکھوں سیاح دنیا کے گوشے گوشے سے اس اسلامی تعمیراتی شاہکار کو دیکھنے کے لئے غرناطہ آتے ہیں۔

Hazrat Ali RA. حضرت علیؓ بن ابی طالب (599ء-661ء):

حضور نبی اکرم ﷺ کے عم زاد بھائی، بعثت نبویؐ کے وقت دس سال کے تھے۔ لڑکوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ آنحضرتؐ کی زیر نگرانی تربیت پائی۔ ہجرت مدینہ کے وقت آنحضرتؐ مکہ میں اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے تاکہ لوگوں کی امانتیں واپس کردیں۔ آپؓ نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر یہ فرض انجام دیا۔ بڑے بہادر، پارسا، عابد و زاہد، خطیب، شاعر اور عالم بے بدل تھے۔ ہجرت کے دوسرے سال آنحضرتؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراؓ سے نکاح کر دیا۔ آنحضرت علیؓ کو کاتب وحی ہونے کا شرف بھی بخشا، اکثر غزوات میں شریک ہوئے۔ بدر، احد، خندق اور خیبر کے غزوات میں ان کے کارنامے ناقابل فراموش ہیں۔ اسد اللہ الغالب، شیر خدا، حیدر کرار، شاہ مردان، خیبر شکن آپؓ کے القاب ہیں۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد خلیفہ رسول مقرر ہوئے۔ یعنی انتظامی تقاضوں کے تحت دارالخلافہ کوفہ منتقل فرمایا۔ آپؓ کے عہد میں جنگ جمل، جنگ صفین اور معرکہ نہروان جیسی جنگیں لڑی گئیں۔ ایک خارجی ابن ملجم کے ہاتھوں 21 رمضان 40ھ کو زہریلی تلوار سے شدید زخمی کر دیئے گئے۔ آپؓ نے تین روز بعد شہادت پائی۔ آپ کی خلافت کی مدت پونے پانچ سال اور چند دن ہے۔

Alighieri Dante آلیگری دانتے (1263ء۔1321ء):

طربیہ ربانی Dinine Comedy کا مصنف اور چودھویں صدی عیسوی کا مشہور اطالوی شاعر، فلورنس میں پیدا ہوا۔ اس کی کتاب ''حیات نو'' La Vita Nuova میں ایک خوبصورت لڑکی سے اس کے عشق کا تذکرہ ہے۔ جو کئی ناقدین کے نزدیک بیٹرس پورتیناری ہے۔ 1302ء میں دانتے نے فلورنس کو چھوڑا اور تارک وطن کی حیثیت سے بھی راوینا Ravenna میں وفات پائی۔ دانتے نے اطالوی زبان میں کئی خوبصورت غنائی نظمیں لکھیں جن میں سب سے مشہور طربیہ ربانی ہے۔ ایک نامکمل انسائیکلوپیڈیا Convivo بھی مرتب کیا اور ایک نامکمل تصنیف فن شعر اور لاطینی زبان پر چھوڑی۔ اس نے ایک استادانہ تصنیف Monarchia میں ایک عالمی حکومت کے حق میں پرزور دلائل بھی دیئے ہیں جو ایک طرح سے اس کی ایک سیاسی تصنیف ہے۔

ALLAH اللہ:

پروردگار عالم کا اسم ذات جو انگریزی میں The God کا مترادف ہے خصوصاً مسلمانوں کے عقیدے میں اس واحد ہستی کا نام جو تمام کائنات کی خالق و مالک ہے اور رتب یعنی پرورش کرنے والی ہے۔ ہمیشہ سے تھی اور ہمیشہ رہے گی۔ اس کی صفات یعنی تخلیق، ربوبیت، قدرت کاملہ وغیرہ کا ادراک تو ہوسکتا ہے لیکن ذات کی حقیقت انسان کے علم وفہم سے بالاتر ہے۔ مسلمان اس پاک ذات کے اس اسم کے ساتھ تبارک تعالیٰ، عزاسمہ اور جل جلالہ کے الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں۔ دیکھئے ''خدا''۔

Allende Gossens, Salvador: الینڈے گوسنز سلواڈور (1908ء۔1973ء)

جنوبی امریکی ملک چلی کا سیاست دان اور صدر (1970ء۔1973ء) الینڈے ایک کٹر مارکسٹ تھا اور چلی میں سوشلسٹ اصلاحات نافذ کرنا چاہتا تھا۔ امریکی حکومت نے اپنے ادارے سی آئی اے (CIA) کو اس کے خلاف انقلاب برپا کرانے کا حکم دیا۔ امریکہ کو خوف تھا کہ چلی کا یہ کمیونسٹ صدر امریکی مفادات کو نقصان پہنچائے گا۔ مگر اس کے خلاف یہ انقلاب ناکام ہوگیا اور الینڈے نے چلی کی فوج اور طبقہ امراء سے اپنے کمیونسٹ نظریات کی وجہ سے دشمنی مول لے لی۔ امریکہ نے اب جنرل آگسٹو پنوشے Gen. Augusto Pinochet جو چلی کی فوج کا سربراہ تھا کے ہاتھوں الینڈے کی حکومت کا تختہ الٹا دیا۔ صدر الینڈے اس فوجی کاروائی کے دوران ایک لڑائی میں مارا گیا۔

Alliance For Progress اتحاد برائے ترقی:

امریکہ کے صدر جان ایف کینیڈی کا امریکہ کے لئے ایڈمنسٹریشن پروگرام اور جنوبی امریکہ کے لیے بین الاقوامی امدادی اور اقتصادی تعاون جو 1961ء میں شروع کیا گیا۔ یہ ایک دس سالہ پروگرام برائے ترقی تھا۔ جو دراصل انقلاب کیوبا سے متاثر جنوبی امریکہ کے ملکوں سے اس کے اثرات ختم کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا تھا مگر

مورخین نے اسے ایک ناکام پروگرام قرار دیا ہے۔

Allies

اتحادی ممالک (1939ء۔1945ء):

نازی جرمنی کی مخالف اقوام کا جنگ عظیم دوم کے آغاز کے بعد ایک باہمی اتحاد یہ اتحاد جرمنی کے اتحادی ممالک اٹلی اور جاپان کا بھی مخالف تھا، اتحادی ممالک میں انگلستان، فرانس، چین، روس اور امریکہ شامل تھے۔ اس کے علاوہ 21 دیگر اقوام عالم بھی اتحادی ممالک میں شامل تھیں۔

All Quiet on the Western Front

مغربی محاذ پر خاموشی (ناول):

ایرچ ماریا ریمارق Erich Maria Remarque کا پہلی جنگ کے پس منظر میں لکھا گیا مشہور ناول۔ یہ ناول پہلی جنگ عظیم کے دوران یورپی زندگی کی بہترین عکاسی کرتا ہے اور اسے اس زمانے کی زندگی کا نمائندہ ناول تسلیم کیا گیا ہے۔ اس ناول کے مصنف نے خود فرانس کے محاذ پر خندقوں میں رہتے ہوئے جنگ لڑی تھی۔

All Saint Day

کل اولیا کا دن:

یکم نومبر کو ہر سال مسیحی دنیا میں اس نام سے منایا جانے والا تہوار۔ اسے پوپ گریگوری سوم نے تمام مسیحی اولیاء کے احترام میں منانا شروع کیا تھا۔

Almeida, Francisco De:(1450ء۔1510ء)

آلمیڈ افرانسسکوڈی (1450ء۔1510ء):

پرتگیز امیر البحر اور پرتگیزی ہندوستان کا پہلا وائسرائے (1505ء۔1509ء) اس نے 1503ء میں پرتگال سے ہندوستان کا بحری سفر کیا اور کالی کٹ کے حکمران کو شکست دے کر وہ اس مشہور بندرگاہ پر قابض ہو گیا۔ اس نے یہاں قلعہ تعمیر کیا اور مشرقی افریقہ میں قدم جما کر اس سمندر سے راستے سے کی جانے والی تجارت پر قابض ہو گیا۔ اس نے مصریوں کے خلاف ایک بڑی بحری جنگ بھی جیتی۔ المیڈا ڈی فرانسسکو کے بعد اس کی جگہ الفانسو البو قرق نے لی تھی جب کہ المیڈا پرتگال واپسی کے سفر میں کیپ آف دی گڈ ہوپ، جنوبی افریقہ کے قریب قتل کر دیا گیا تھا۔

Almohads

الموحدین (1130ء۔1269ء):

برابر حکمرانوں کا ایک خاندان، اسی خاندان کا بانی محمد بن تومرت تھا۔ اس نے بربری زبان میں عقیدہ توحید کی تائید میں متعدد کتابیں لکھیں تھیں۔ اور اسلام کے بنیادی اصولوں کی اپنے انداز میں تشریح کی تھی۔ اس نے اپنے مریدوں کو بربری زبان میں اذان دینے کی اجازت دی تھی۔ اس فرقے کے لوگوں نے المرابطین کو شکست دے کر مراکش، اسپین، الجزائر اور تیونس پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں 1212ء میں اسے مسیحی بادشاہوں نے تولوسہ Tolosa

میں شکست دی جس کے نتیجے میں اسپین اور افریقہ میں بربر مسلمانوں کی طاقت پارہ پارہ ہوگئی اور ٹکڑیوں میں بٹ گئی۔

المرابطین: Almoravids

بربر مسلمانوں کا ایک حکمران خاندان (دور حکومت (1056ء۔1147ء) اس کا بانی یحییٰ بن ابراہیم الجدالی (م1056ء) تھا۔ اس خاندان کے جس حکمران نے سب سے زیادہ شہرت پائی وہ یوسف بن تاشفین تھا۔ المرابطین نے سب سے پہلے مراکش کو فتح کیا تھا۔ پھر الجزائر کے کچھ حصہ پر قبضہ جمالیا بعدازاں بنوعباد کے ہسپانوی حکمرانوں کی دعوت پر یوسف بن تاشفین اسپین کے مسیحی حکمرانوں کے لئے مقابلے کے لیے ہسپانیہ پہنچ گیا اور اس نے زلاقہ کے مقام 1076ء میں الفانسو والی قشتالیہ Castile کو عبرتناک شکست دی اور اس کے بعد طلیطلہ، سرقسطہ کے علاوہ دیگر ہسپانوی شہروں کو اسلامی مملکت میں شامل کرلیا۔

الابلۃ: Al-Oblla

قرون وسطیٰ میں مسیو پوٹیمیا کا ایک بڑا شہر جو دریائے دجلہ کے ڈیلٹا میں بصرے کے مشرق میں واقع تھا یہ ایک قدیم تہذیب کا مرکز تھا۔ اس تہذیب کا نام بھی ابلہ ہے۔

آلپ ارسلان (1030ء۔1072ء): Alp - Arslan

سلجوقیہ سلطنت کے بانی طغرل بیگ کا بھتیجا اور جانشین نہایت پاکباز اور دلیر نیک دل حکمران تھا۔ بازنطینی سلطنت کے صوبہ آرمینیا پر قبضہ کیا (1064ء) ملازگرد (جھیل وان، مشرقی اناطولیہ کے شمال میں) کے مقام پر تھوڑی سی فوج کے ساتھ شہنشاہ قسطنطنیہ، رومانوس دیوجانس (Deo Janese کو شکست فاش دی اور قید کرلیا مگر بعدازاں بڑی عزت اور احترام کے ساتھ رہا کردیا۔ خود 1071ء میں ایک باغی کے ہاتھوں اتفاقاً قتل ہوگیا۔

فونیقی حروف ابجد: Alphabet, Phoenician

فونیقیوں کا سب سے بڑا تہذیبی کارنامہ حروف تہجی یا حروف ابجد کی ایجاد ہے۔ جنہیں بعدازاں یونانیوں نے اور دیگر اقوام یورپ نے اپنالیا تھا۔ کل بائیس حروف تہجی فونیقیوں کی ایجاد ہیں۔ فنیقیا ساحل شام کے ایک حصے کا قدیم نام ہے جہاں فونیقی آباد تھے۔ یہ لوگ مغرب کی جانب بڑھے اور بحرہ روم کے مشرقی ساحل پر قابض ہوگئے۔ یہ لوگ اپنی جہاز رانی کی وجہ سے بھی مشہور تھے۔ سیاسی اعتبار سے انہوں نے شہری ریاستیں قائم کی تھیں۔ یونانیوں نے حروف تہجی کی ایجاد علامات اور لہجے کے طور پر فونیقی سے ادھار لی تھی۔ پھر یونانیوں سے ایٹرسکن قبائل نے جو اٹلی میں رہتے تھے۔ اس ایجاد کو حاصل کرلیا جہاں سے یہ رومیوں کے ہاتھ لگے اور اس کے بعد مغربی یورپ میں آباد اقوام نے انہیں اپنالیا۔

Amaterasu

ایماترا سو:

جاپانی دیومالائی داستانوں میں سورج دیوی۔ اٹھارہویں صدی کے ایک افسانے کے مطابق ایماترا سو کا پوتا جمی ٹینو Jimmu Tenno 660ق م میں جاپان کا پہلا شہنشاہ بنا تھا۔ بعد کے شہنشاہوں نے اسی افسانے کو اپنے تخت پر دعویٰ کی دلیل کے طور پر استعمال کیا۔ 1945ء سے پہلے جاپان کے شہنشاہ اسے آسمانی دیوتاؤں کی اولاد ہونے کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے تھے۔

Ambekar, Bhimrao Ramji: امبید کر بھیم راؤ رام جی (1893ء۔1956ء)

یہ وہ چھوتی ذات کے افراد ہیں جن کے چھونے سے اعلیٰ ذات کے ہندو ناپاک ہو جاتے ہیں۔ امبید کر گاندھی جی کا اتحادی تھا اور 1934ء میں گاندھی جی اور امبید کر میں پونا پیکٹ نامی معاہدہ طے پایا تھا۔ 1947ء میں آزادی کے حصول کے بعد امبید کر نے شودروں کے راہنما کے طور پر بڑے آئینی کارنامے انجام دیئے تھے۔

ہندوؤں کی ذات اچھوتوں Untouchables کا راہنما اچھوت ہندو سماج میں شودر بھی کہلاتے ہیں اور

Amenhotep IV: آمن ہوتپ چہارم (اخناتون 1364ق م۔1347ق م)

مصر قدیم کے اٹھارہویں فرعون خاندان کا حکمران (1375 ق م۔ 1332 ق م) آمن ہوتپ چہارم یا اخناتون، آمن ہوتپ سوم کا بیٹا تھا۔ وہ آمن ہوتپ چہارم کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ بعدازاں اس نے اپنے ملتیہ وحدانیت کے تحت جس کا مرکز سورج دیوتا آئن تھا ایک نئے دین کی بنیاد رکھی اور اخناتون کا لقب اختیار کر لیا۔ اور آمن دیوتا کے پرانے مذہب کو چھوڑ دیا، اور باقی دیوتاؤں کے بتوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ اس لحاظ سے وہ دنیا کا اولین موحد بادشاہ تھا۔ دیکھئے "اخناتون"۔

American Anti-Slavery Society: امریکہ کی غلامی کے خلاف معاشرتی تنظیم

امریکہ میں انجمن برائے تنسیخ غلامی کی بنیاد 1833ء میں ولیم لائیڈ گیرژن نے رکھی تھی۔ اس سے ملحقہ معاشرتی تنظیموں کے اراکین کی تعداد تقریباً دو لاکھ تھی۔ یہ لوگ اخباروں میں غلامی کے خلاف آرٹیکل لکھ کر معاشرے کو غلامی کے نقصانات سے آگاہ کرتے تھے۔ جس سے امریکہ میں کچھ لوگ غلامی کے خلاف ہو گئے اور کچھ اس کے حق میں رہے۔ اسی معاشرتی شکست و ریخت سے اور سیاسی دباؤ سے امریکہ کی ری پبلکین پارٹی وجود میں آئی تھی۔ امریکی خانہ جنگی کے بعد جب غلامی منسوخ کر دی گئی تو غلامی کے خلاف یہ تنظیمیں ختم ہو گئیں۔

امریکی خانہ جنگی:

American Civilwar

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے درمیان لڑی جانے والی خانہ جنگی شمالی ریاستوں (یونین) اور جنوبی ریاستوں (علیحدگی پسند) کے درمیان تصادم کا نام ہے۔ اس کے چند بڑے اسباب میں مختلف حصوں کی کشمکش، حامیان انسداد

غلامی کی اخلاقی مہم اور ریاستی حقوق میں کشمکش۔ مصالحت کی کوششوں کے ناکام ہو جانے کے بعد تصادم کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ ابراہام لنکن کے صدر بننے اور جنوبی ریاستوں کے اعلان علیحدگی (1861ء) سے جنگ تقریباً شروع ہو گئی۔ جب جنوبی ریاستوں کی فوج کو فورٹ سمٹر پر گولہ باری کا حکم ملا تو جنگ کا آغاز ہو گیا۔ ابتدائی لڑائیوں میں جنوبی ریاستوں کو کامیابی حاصل ہوئیں۔ مگر اس کے باوجود صدر لنکن نے غلاموں کی آزادی کا اعلان جاری کر دیا۔ آخری کئی جنگوں کے بعد 9 اپریل 1865ء کو جنوبی ریاستوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور یونین کو فتح نصیب ہوئی مگر فتح کی یہ خوشی صدر لنکن کے قتل سے ماند پڑ گئی۔ مگر علیحدگی پسند ریاستوں کو وفاق میں دوبارہ شامل کر لیا گیا اور غلامی کا بھی سدباب ہو گیا۔

امریکی انقلاب آزادی: American Revolution

وہ جدوجہد جس کی بدولت شمالی امریکہ کی تیرہ نوآبادیوں نے جو ساحل بحراوقیانوس پر واقع تھیں برطانیہ سے آزادی حاصل کی تھی۔ اٹھارہویں صدی کے وسط تک ان امریکی نوآبادیوں اور مادر وطن کے درمیان فکر اور مفاد کے کئی اختلاف رونما ہو چکے تھے۔ اشٹام کا قانون جو نوآبادی کے نمائندوں کی منظوری کے بغیر نافذ کر دیا گیا اس کی سخت مخالفت ہوئی۔ ٹاؤنزبنڈ کے قوانین، بوسٹن ٹی پارٹی اور گیسپی کی آتش زنی جیسے کئی حوادث اس کا فوری سبب بنے کانٹی نینٹل کانگریس نے تمام شکایتوں کی فہرست بادشاہ کی خدمت میں عرضداشت کے طور پر پیش کی۔ 19 اپریل 1775ء کو لیکسنگٹن اور کانکورڈ کے مقام پر لڑائی چھڑ گئی جس کے بعد ٹیکونڈروگا کو برطانویوں سے چھین لیا گیا اور بنکر ہل کی لڑائی ہوئی۔ کیوبک کی مہم تباہ کن ثابت ہوئی۔ 4 جولائی 1776ء کو نوآبادیوں کی طرف سے اعلان آزادی جاری کر دیا گیا۔ لیکن بہت سے آبادکار برطانیہ کے وفادار رہے۔ فرانسیسی امداد نے نوآبادکاروں کو تقویت فراہم کی۔ آخر اکتوبر 1781ء میں یہ جنگ کارنوالس کی شکست پر ختم ہو گئی اور فریقین میں صلح نامہ پیرس طے پایا جس کی رو سے یہ تیرہ امریکی ریاستیں آزاد ہو گئیں۔

امرانڈین: Amer Indians

براعظم امریکہ کے مقامی اور اصل باشندے جنہیں ریڈانڈین بھی کہا جاتا ہے۔ جو پندرہ تا بیس ہزار سال قبل آبنائے بیرنگ عبور کر کے شمال مشرقی ایشیا سے براعظم شمالی امریکہ میں داخل ہوئے تھے، ان میں زیادہ تر منگول نسل کے لوگ شامل تھے۔ یہ لوگ زراعت پیشہ تھے۔ مٹر، تربوز، آلو اور تمباکو کاشت کرتے تھے۔ جب کولمبس نے امریکا دریافت کیا تو اس وقت ساڑھے سات کروڑ ریڈانڈین امریکہ میں آباد تھے۔ جن میں سے تقریباً نصف جنوبی امریکہ اور نصف میکسیکو اور وسطی امریکہ میں رہتے تھے مگر یورپی نوآبادکاروں کے مظالم اور نسلی امتیاز کی حکمت عملی سے یہ کم ہو کر نہایت قلیل تعداد میں رہ گئے۔

امین داداعیدی (1927ء-2003ء): Amin, Dada idi

یوگنڈا کے فوجی افسر اور سابق صدر قصبہ کوبوکو میں پیدا ہوئے۔ جوانی میں برطانوی نوآبادیاتی فوج میں بھرتی ہو گئے۔ دوسری جنگ عظیم میں برما کی مہم میں افریکن رائفلز کے ساتھ فوجی خدمات انجام دیں پھر کینیا میں ماؤ ماؤ حریت پسندوں کے خلاف مہم میں حصہ لیا۔ 1962ء میں یوگنڈا کی آزادی سے ایک سال قبل فوج میں نان کمیشنڈ عہدہ ملا پھر چار سال بعد آرمی کمانڈر بنا دیے گئے۔ جنوری 1971ء میں یوگنڈا کی باغی فوج نے کمپالا، دارالحکومت پر قبضہ کر لیا عیدی امین نے زمام حکومت سنبھال لی۔ اپریل 1979ء میں یوگنڈا کی باغی فوج نے کمپالا، دارالحکومت پر قبضہ کر لیا اور عیدی امین فرار ہو گئے۔

Amir

امیر:

اسلامی افواج میں بڑے افسروں کا لقب جو اسلامی دنیا میں عباسی انقلاب کے بعد عام ہوا۔ بہت سے عسکری امیر بعد ازاں بڑے سیاسی اثر و رسوخ کے حامل سردار بن گئے۔

Amon - Re

امن رع:

قدیم مصری دیوتا۔ اس کا رتبہ تمام مصری دیوتاؤں میں سب سے بڑا تھا۔ آمن کے پیروکار اور اس کی شہرت ایک مختصر عرصے میں تھیبس پہنچ گئی۔ تھیبس میں آمن کو زرخیزی اور سورج کا دیوتا تسلیم کر لیا گیا۔ فراعنہ مصر کے اٹھارہویں خاندان نے جس کی حکومت کا آغاز 1580ء ق م میں ہوا تھا۔ اس کے حکمرانوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں آمن دیوتا کی مہربانیوں سے ایشیا میں فتوحات حاصل ہوئیں۔ اس طرح اس دیوتا کی پرستش کو سرکار مذہب کا درجہ مل گیا۔ پھر اسی خاندان کے ایک فرعون، اخناتون نے جو موحد اور ترقی پسند خیالات کا مالک تھا آمن دیوتا اس کے مذہب اور پجاریوں کو کالعدم قرار دیا۔ فرعون طوطنخ آمن نے جو اس کا داماد تھا آمن دیوتا کے وقار کو ایک بار پھر بحال کر دیا جس کے بعد اس کے مندروں میں سیم و زر کے ڈھیر لگ گئے۔ 1100 ق م میں آمن دیوتا کی شہرت ایک بار پھر ماند پڑ گئی اور 663 ق م میں آشوری افواج نے دارالحکومت تھیبس پر حملہ کیا تو آمن کی حیثیت صرف مقامی ہو کر رہ گئی۔ لیبیا کے صحراؤں میں سیوا کے قریب آمن دیوتا کا معبد بڑی مدت تک قائم رہا اور اسکندر اعظم بھی اپنی مہم مصر کے دوران وہاں حاضر ہوا تھا۔ آمن دیوتا کی حیثیت مصریوں کے ہاں ویسی تھی جیسی یونانیوں کے ہاں زیوس کو حاصل تھی۔

Amorites

عمالقی:

سامی النسل لوگوں کا ایک گروہ جس سے اٹھارہویں صدی قبل از مسیح میں میسوپوٹیمیا کو متحد کیا تھا۔ یہ لوگ ممکنہ طور پر سرزمین عرب سے تعلق رکھتے تھے۔ مورخین کے مطابق عمالیقوں نے اُر UR کے تیسرے حکمران خاندان کی حکومت گرانے میں ایک اہم کردار ادا کیا تھا۔ بہت مشہور عمالقی بادشاہ حمورابی تھا (1750 ق م۔1792 ق م) اسی بادشاہ کے ترتیب دیئے ہوئے ضابطہ قوانین کے تحت عمالقیوں نے سمیریوں اور سامی النسل کو میسوپوٹیمیا میں ایک متحدہ

قوم کی شکل دی تھی۔

آموص (آٹھویں صدی قبل از مسیح): AMOS

عہد نامہ قدیم کے مطابق ایک پیغمبر بنی اسرائیل اور ایک مذہبی کتاب، کتاب آموص، اس کتاب میں وہ باتیں درج ہیں جو اس پیغمبر نے کہی تھیں۔ آموص نے پیغمبر کی حیثیت سے شاہ عزریاہ کے عہد (عہد حکومت 783 ق م۔ 742 ق م) میں مختصر سے عرصہ کے لئے اپنے فرائض پیغمبری ادا کئے۔ اس کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ آموص کچھ عرصہ اسرائیل یعنی شمال کی مملکت میں بھی کام کرتا رہا جب کہ اس کا سابقہ مسکن تیکوا بھی تھا جو بیت الحم کے قریب واقع ہے۔ آموس کے کلام سے پتہ چلتا ہے کہ وہ چرواہا بھی تھا۔ اس کا کلام عہد نامہ عتیق میں بھی شامل ہے اور کتاب آموص ان بارہ کتابوں میں سے ایک ہے جو عہد نامہ عتیق کا حصہ ہیں۔ آموص کا تلفظ عاموص بھی کیا گیا ہے۔

دریائے آمو: Amu River

اس دریا کا قدیم نام Oxus بھی ہے۔ عربی میں اسے دریا جیحوں کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ دریا وسطی ایشیا کا سب سے بڑا دریا ہے۔ اس کی لمبائی 1550 میل ہے۔ آمو دریا وسطی ایشیا کے پہاڑی سلسلے یامیرے سے نکلتا ہے۔ اس کا بہاؤ عموماً شمال مغرب کی سمت میں رہتا ہے۔ آمو دریا روس اور افغانستان کے درمیان ایک قدرتی سرحد کا کام بھی دیتا رہا ہے۔ یہ بحیرہ وارال میں نوے میل لمبے ڈیلٹا کے ذریعہ گرتا ہے۔ آمو دریا میں مچھلیاں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اس دریا سے وسطی ایشیائی ریاستوں اور افغانستان میں آب پاشی بھی کی جاتی ہے۔ آمو دریا کو تاریخ عالم میں اس لحاظ سے شہرت حاصل ہے کہ ایران کی تاریخ اور سکندر اعظم کی فتوحات میں یہ خاص مقام تھا۔

آمور دریا: Amur River

دریا آمور شمال مشرقی ایشیا میں دریائے شلکا اور دریائے ارگون کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا شمار بھی براعظم ایشیا کے بڑے دریاؤں میں کیا جاتا ہے۔ یہ دریا چین کے اہم ترین دریاؤں میں بھی شامل ہے۔ اس کا چینی نام ''ہالونگ چیانگ'' ہے۔ یہ دریا روس اور منچوریائی چین کی درمیانی سرحد کے ساتھ ساتھ بہتا ہے۔ اس کے بعد شمالی مشرقی رخ اختیار کر کے آبنائے تاتار میں گر جاتا ہے۔ اس کا ڈیلٹا دس میل چوڑا ہے۔ یہ دریا جہاز رانی کے قابل ہے اور اس میں بکثرت مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔

بالغوں کو بپتسمہ دینے والے: Anabaptists

عیسائی شریعت کا اصول ہے کہ بپتسمہ صرف ایمان لانے والے بالغوں کو دیا جاتا ہے۔ تحریک اصلاح کلیسا میں پروٹسٹنٹوں کا ایک انتہا پسند گروہ جو خود کو رومن کیتھولک کلیسا کہلاتا تھا۔ انا بپٹسٹ کے نام کے معنی دوبارہ بپتسمہ لینے والے کے ہیں۔ یہ نام ان کو ان کے مخالفوں نے دیا تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ بپتسمہ صرف ایمان لانے والے بالغوں کو دیا جاسکتا ہے۔

Anakim

اینا کم:

بائبل کی ایک روایت کے مطابق دیوؤں کی ایک نسل جو کنعان کی فتح کے بعد حبرون (الخلیل) میں آباد تھی۔ یہوشع اور کالب کے ہاتھوں پوری طرح برباد ہوئی۔

Ancestor Worship

اسلاف کی پرستش:

مشرقی ایشیائی ممالک اور قبیلوں میں اسلاف کی پرستش عام ہے۔ چین میں سلسلہ نسب اور خاندان کی پرستش کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اور آباؤ اجداد کی پرستش پر بھی اور دیا جاتا ہے۔ یہ رواج چین کے شانگ شاہی خاندان کے عہد میں شروع ہوا تھا جب بادشاہوں نے اپنے اسلاف کی عبادت و پرستش شروع کی تھی۔ جس کے لوگ اپنے اسلاف کی پرستش کے لیے سالانہ تقاریب کا اہتمام کرتے ہیں جو اکثر اسلاف کے مقابر میں منعقد کی جاتی ہیں۔

Ancient History

تاریخ قدیم:

ماہرین تاریخ کی اصطلاح میں رومی سلطنت کے زوال تک کی تاریخ کو تاریخ قدیم کہا جاتا ہے۔

Ancient World

دنیائے قدیم:

476 عیسوی سے پہلے کی دنیا کو اس اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے۔

Andalusia

اندلس:

اسپین کا پرانا نام اور آج کل اسپین کے ایک صوبے کا نام، جو جنوبی اسپین میں واقع ہے۔ اندلس کو گیارہویں صدی ق م میں فونیقیوں نے فتح کیا تھا۔ اس کے بعد یہاں یونانی، قرطاجنوی اور رومی فاتحین آباد ہوئے۔ 711ء میں اسے مسلمانوں نے فتح کیا اور تقریباً سات سو سال یہاں حکومت کی۔ تیرہویں صدی میں اسے قشتالیہ نے فتح کیا اور مسلمانوں کے پاس صرف غرناطہ رہ گیا جسے عیسائیوں نے 1492ء میں فتح کیا تھا۔

Andhra

آندھرا پردیش، بھارتی صوبہ:

ہندوستان کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ دریائے کرشنا تک گوداوری کے دہانے تک پھیلی ہوئی سرزمین۔ برطانوی عہد میں اسے تلگو زبان بولنے والی مدراس پریذیڈنسی میں شامل کر دیا گیا تھا۔

Andrada-E-Silva, Jose Bonifaciode

اینڈریڈا سلوا:

برازیل کا ایک سیاست دان اور سائنسدان جسے برازیل کی "آزادی کا معمار" کا لقب دیا جاتا ہے۔ اسی کی سرکردگی میں برازیل نے 1822ء میں پرتگال سے آزادی حاصل کی تھی۔ ایک ماہر فلزیات اور دھات کار

Metallurgist کی حیثیت سے اس نے پرتگالی، فرانس اور جرمنی، ناروے، سوئٹزرلینڈ اور برطانیہ میں تعلیم حاصل کی تھی، اور ایک طویل عرصے تک یورپ میں مقیم رہا تھا۔

یوری آندروپوف (1914ء۔1984ء): Andropov, Yuri

سوویت روس کی کمیونسٹ پارٹی کا جنرل سیکرٹری اور سابق صدر مملکت شمالی کاکیشیا کے ایک قصبے میں پیدا ہوا۔ پیٹروزادوسک یونیورسٹی میں تعلیم پائی اور 1940ء میں کمیونسٹ پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ مختلف سرکاری عہدوں پر فائز رہنے کے بعد 1967ء میں سوویت سیکرٹ سروس KGB کے چیئرمین بنادئے گئے اور اس کے ساتھ ہی پولٹ بیورو کے رکن بھی بن گئے۔ نومبر 1983ء میں برژنیف کی وفات کے بعد کمیونسٹ پارٹی کی فرسٹ سیکرٹری اور جون 1983ء میں سوویت یونین کے صدر بنادئے گئے اور اپنی وفات تک صدر رہے۔

اینگکر عہد: Angkar Period

کھمیر سلطنت کا زریں عہد۔ کمبوڈیا کی یہ سلطنت نویں سے پندرہویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصے میں پروان چڑھی۔ اس سلطنت کی بنیاد نویں صدی میں جے ورمن دوم (802ء۔850ء) نے رکھی تھی۔ اس دور میں وہاں ہندو عقائد کے مطابق بادشاہ دنیوی اور مذہبی دونوں قسم کی طاقتوں کا مظہر ہوتا ہے اور اسے دیوراج کہا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے تمام تر کھمیر تہذیب اینگرواٹ محل میں بیٹھے ہوئے بادشاہ کے گرد گھومتی تھی۔ اس سے حکومتی استحکام اور وسائل جمع کرنے کا ایک دور شروع ہوگیا تھا۔ حکومتی استحکام کے حصول کے بعد بادشاہوں کے لیے یہ ممکن تھا کہ وہ عالی شان مندروں، تالابوں اور دیگر تعمیرات کے منصوبے بنا سکیں، اسی عہد میں ہر اینگکر بادشاہ پہلے ایک مندر اپنے والدین کے اعزاز میں تعمیر کراتا تھا پھر اس سے بھی بڑا مندر اپنے مقبرے کے طور پر تعمیر کراتا تھا۔ اینگکر تہذیب اپنے عروج کے بعد بارہویں صدی میں زوال پذیر ہونا شروع ہوگئی تھی۔ انیسویں صدی میں اینگکر واٹ اور دیگر آثار قدیمہ فرانسیسی ماہرین آثار قدیمہ نے دریافت کر کے بحال کئے تھے۔

اینگکر واٹ: Angkar Wat

بارہویں صدی عیسوی میں کمبوڈیا کے دارالحکومت میں ہندوستان اور کمبوڈیا کے درمیانی روابط کی یاد میں تعمیر کی گئی عظیم یادگار جسے 1049ء۔1086ء میں شاہ کمبوڈیا سرداور مان دوم نے تعمیر کرایا تھا۔ کمبوڈیا کی کھمیر سلطنت کا یہ عظیم الشان مندر عماریاتی نقطہ نظر سے تاج محل کا مدمقابل ہے۔ اسی مندر کی دیواروں پر کندہ کاری کے نہایت نفیس نمونے ملتے ہیں۔ اس کے گرداگرد ایک حفاظتی خندق موجود ہے مندر میں وشنو دیوتا کی قربان گاہ ہے۔ 1971ء میں اسے شدید نقصان پہنچا تھا۔

اینگلوافغان جنگیں (1839ء۔1919ء): Anglo-Afghan Wars

امیر افغانستان دوست محمد خان چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا تھا اس کے عہد میں پہلی اینگلوافغان

جنگ لڑی گئی۔ افغانستان پر حملہ شاہ شجاع کی حمایت میں کیا گیا اور 23 جولائی 1839ء کو غزنی اور 3، اگست کو کابل پر قبضہ کر لیا گیا مگر افغان اس غیر ملکی قبضے کو قومی غیرت کے منافی سمجھتے تھے انہوں نے امیر دوست محمد کے بیٹے اکبر خان کو امیر بنایا اور اس نے انگریز فوج کو نہتا کر کے افغانستان سے نکال دیا۔ راستے کی شدید برفباری کی وجہ سے وہ 16500 آدمیوں میں صرف ایک شخص ڈاکٹر برائیڈن زندہ جلال آباد پہنچنے میں کامیاب ہو سکا۔

دوسری اینگلو افغان جنگ: 1878ء میں دوسری اینگلو افغان جنگ لڑی گئی۔ امیر شیر علی انگریزوں سے اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا تھا مگر لارڈ نارتھ بروک نے کوئی توجہ نہ دی۔ وہ روسیوں سے امداد کا طالب ہوا اس پر انگریزی سفارت کابل بھیج دی گئی جسے افغان امراء نے علی مسجد سے آگے نہ جانے دیا۔ اس پر یہ لارڈ لٹن نے افغانستان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور انگریزی فوجیں کابل تک پہنچ گئیں۔ شیر علی روس بھاگا۔ اس کے بیٹے یعقوب نے انگریزوں سے صلح کر لی اور انگریزوں کی بالادستی قبول کر لی۔

اینگلو افغان تیسری جنگ: 1919ء میں امیر حبیب اللہ خان کو قتل کر دیا گیا اور امیر امان اللہ تخت نشین ہوئے۔ اس زمانے میں ہندوستان میں رولٹ ایکٹ کے خلاف احتجاجی کاروائیوں سے بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ امیر امان اللہ نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے انگریزی قلمرو پر حملہ کر دیا۔ جوابی کاروائی میں برطانوی ہوائی جہازوں نے کابل اور جلال آباد پر بمباری کی۔ جنرل نادر خان نے ٹل کے میدان میں انگریزی افواج کو شکست دی۔ اگست 1919ء میں راولپنڈی کے مقام پر ایک عہد نامہ کی رو سے افغانستان آزاد ہو گیا اور اس کا سربراہ اب امیر کی بجائے شاہ کہلانے لگا۔

Anglo-Boer Wars :اینگلو بوئر جنگیں (1899ء۔1902ء)

بوئر جنوبی افریقہ میں ولندیزیوں کی اس نسل کو کہتے ہیں جو جنوبی افریقہ میں پیدا ہوئی تھی۔ بوئر جو پہلے جنوبی افریقی یورپی آبادکار تھے۔ جنوبی افریقہ میں انگریزوں کی پیش قدمی سے ناخوش تھے۔ سونے کی دریافت 1886ء کے بعد برطانوی کان کنوں کی دوڑ دھوپ سے یہ دشمنی مزید بڑھ گئی۔ بوئر حکومت نے برطانوی احتجاج کے باوجود نو واردوں کو حقوق شہریت سے محروم رکھا اور ان پر بھاری ٹیکس لگا دیئے۔ 1895ء میں حالات مزید سنگین ہو گئے جب جیمسن نے حملہ کیا جسے کروگر، بوئر صدر نے ٹرانسوال پر قبضہ جمانے کی سازش قرار دیا جس کے نتیجے میں ٹرانسوال اور اورنج فری اسٹیٹ کے درمیان فوجی معاہدہ طے پا گیا (1896ء) برطانوی بھی بزعم خود اپنے تجارتی حقوق کی حفاظت کے لیے فوج لے آئے اور انہوں نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ اس پر بوئر ریاستوں کو ان کے خلاف اعلان جنگ کرنا پڑا (اکتوبر 1899ء) بوئروں کی بڑی بڑی مسلح فوجوں نے مثالی فتوحات حاصل کیں اور میوکنگ پر قبضہ کر لیا۔ کمبولی اور لیڈی اسمتھ کا محاصرہ کر لیا، لیکن 1900ء میں بھاری برطانوی فوجی کمک آ جانے سے جنگ کا رخ بدل گیا رابرٹس کو کچنر کی سرکردگی میں برطانویوں نے تمام بڑے شہروں کو فتح کر کے بوئر ریاستوں کا الحاق کر لیا۔ جنگ کو ختم سمجھا گیا اور کچنر صرف بچی کھچی مخالفت کو دبانے کے لئے وہیں ٹھہرا رہا۔ ادھر بوئروں نے چھاپہ مار جنگ

شروع کر دی اور بوتھا اور سمٹس جیسے لوگوں کی سرکردگی میں گوریلا حملے شروع کر دیئے۔ کچنر نے اس کے جواب میں بوئر عورتوں اور بچوں کو نظر بند کر دیا اور بہت سے حفاظتی قلعے تعمیر کر لئے اور رفتہ رفتہ ان گوریلا حملوں پر قابو پالیا اور اس کی فوج نے تمام چھاپہ ماروں کا صفایا کر دیا۔ بوئروں کی شکست کو معاہدہ وری نیگنگ Vereenging (مئی 1902ء) میں قانونی شکل دی گئی۔ اس جنگ سے پیدا ہونے والی تلخی عرصہ دراز تک جنوبی افریقہ کی سیاسی زندگی پر اثر انداز رہی۔

اینگلو برمی جنگیں: Anglo Burmees Wars

اہل یورپ اور اہل برما میں 1824ء کی اینگلو جنگ سے پہلے کبھی تصادم نہیں ہوا تھا۔ برطانیہ اور برما میں لڑی جانے والی ان جنگوں کا سلسلہ 1824ء، 1826ء، اور 1885ء تک جاری رہا اور برطانیہ کی فتح برما پر منتج ہوا۔ پہلی اینگلو برمی جنگ برما کے برطانوی ہندوستان کے صوبے بنگال پر حملے کے نتیجے میں لڑی گئی۔ اور جوابی کاروائی میں

• برطانوی افواج نے آراکان Arakan اور تنسیریم Tenasserim کے برمی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ دوسری برمی جنگ برطانوی تاجروں سے برما کی حکومت کی بدسلوکی کے خلاف لڑی گئی اور اس جنگ میں برما کے موجودہ دارالحکومت رنگون اور برما کے جنوبی علاقوں پر برطانیہ کا قبضہ ہو گیا۔ تیسری برمی جنگ میں اس وقت کے برمی دارالحکومت مانڈالے Mandalay پر قبضہ کر لیا گیا اور برمی بادشاہ تھیبا Thibaw کو جلاوطن کر کے برما کو مکمل طور پر تسخیر کر لیا اور برما 1948ء برطانیہ سے آزاد ہوا۔

اینگلو سیکسن کرانیکل: Anglo-Saxon Chronicle

1154ء عیسوی تک کی تاریخ انگلستان۔ اس کی موجود صورت کا آغاز غالباً 892ء میں شاہ انگلستان ایلفرڈ اعظم کے زیر نگرانی ونچسٹر کے راہبوں نے کیا تھا۔ یہ پہلی صدی عیسوی سے بارہویں صدی کے نصف تک کی برطانوی تاریخ ہے۔

اینگلو سیکسن انگلستان: Anglo-Saxon England

جرمانی زبان بولنے والے قبیلے جو برطانیہ میں رومی تسلط کے اختتام پر آباد ہوئے اینگلز Angles کہلاتے ہیں، یہ قبائل پانچویں صدی کے آخر میں شلس وگ Schleswig جرمنی سے آئے تھے اور انہوں نے مشرقی اینگلیا، مرسیا Mercia اور نارتھمبریا Northumbria کی سلطنتوں کی بنیاد رکھی تھی۔ سکسین بھی اسی زمانے میں برطانیہ میں آباد ہوئے۔ ان کی آبادیاں بڑھتے بڑھتے سیسکس Sussex، ویسکس Wessex اور ایسکس Essex کی سلطنتوں کی شکل اختیار کر گئیں جوٹ Jutes، جٹ لینڈ کے قدیم باشندے جو غالباً دریائے رائن کے کناروں سے ہجرت کر کے کینٹ kent اور جزیرہ وائیٹ میں آباد ہوئے۔ انگلستان کے ان تمام غیر برطانوی آباد کاروں کے لیے اینگلو سیکسن کی اصطلاح سولہویں صدی میں رائج ہوئی۔ بعد ازاں اسی وجہ سے اس زمانے کے

انگلستان کو اینگلو سیکسن انگلستان کہا جانے لگا۔

Anglo - Zulu War

اینگلو زولو جنگ (1879ء):

یہ جنگ افریقہ کے ایک جنگجو قبیلے زولو اور برطانیہ کی نوآبادیاتی فوج کے درمیان لڑی گئی تھی۔ زولو جنوبی افریقہ کے مقامی زبان بولنے والے لوگ ہیں۔ ان کا وطن زولولینڈ جمہوریہ جنوبی افریقہ کے شمال مشرقی صوبے نٹال میں واقع ہے۔ یہ لوگ اس علاقے میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے اور انہوں نے ایک بڑی فوج منظم کرلی تھی۔ برطانوی فوج سے ان کا پہلا تصادم اینگلو زولو جنگ (1879ء) کی صورت میں ہوا جس میں انگریزوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم 1887ء میں برطانوی فوج نے ان پر قابو پالیا۔ اور 1897ء میں زولولینڈ نٹال کا حصہ بن گیا۔

An Lushan

این لوشان (703ء۔ 757ء):

ایک ترک نژاد چینی جنرل جس نے چین کی تانگ شاہی Tang Dynasty کے خلاف 755ء میں علم بغاوت بلند کیا تھا۔ اور خود ایک نئے شاہی خاندان کی بنیاد رکھ کر اپنی شہنشاہیت کا اعلان کیا تھا۔ اگرچہ وہ جلد ہی خود اپنے بیٹے کے ہاتھوں قتل ہوگیا مگر تانگ شاہی کے خلاف اس کی بغاوت 763ء تک جاری رہی۔ اس سال اسے تانگ فوج نے فرو کردیا۔ تاہم اس بغاوت نے تانگ شاہی کے زوال کا آغاز کردیا اور چینی افواج وسطی ایشیا سے پسپا ہونے پر مجبور ہوگئیں وسطی ایشیا میں چینی چنگ خاندان کی حکومت قائم ہونے سے پہلے پھر قدم نہ جما سکے جس کے بعد یوئی غر Uighurs قوم ایک بڑی طاقت بن کر وسطی ایشیا میں ابھری۔

Ann, Queen of England

ملکہ این، انگلستان، برطانیہ عظمیٰ:

ملکہ این (1665ء۔ 1707ء) انگلستان، اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی ملکہ جو بعد ازاں پہلی ملکہ برطانیہ عظمیٰ کہلائی۔ وہ برطانیہ کے اسٹوارٹ شاہی خاندان کی آخری حکمران تھی۔ اس کا عہد حکومت پارلیمانی حکومت کا عبوری دور تھا جس میں ہسپانوی جانشینی کی جنگ کو نمایاں ترین حیثیت حاصل رہی (1702ء۔1713ء) ڈیوک آف مارلبرا کو (جس کی بیوی ایک عرصہ تک ملکہ کی منظور نظر رہی) متعدد فتوحات حاصل ہوئیں مگر جنگ کے بھاری مصارف توری پارٹی اور وھگ پارٹی کے درمیان تنازعہ بن گئے ملکہ این کا کوئی بچہ زندہ نہ رہا لہٰذا قانون فیصلہ جانشینی کی رو سے ملکہ کے بعد جارج اول تخت نشین ہوا۔ خود ملکہ کی متوسط درجہ کی قابلیت کے باوجود اس کا عہد ذہنی بیداری، نئی کلاسیکل طرز تعمیر کے رواج، سلطنت کی وسعت کے اعتبار سے برطانیہ کی تاریخ میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

Annam

انام:

ہند چینی کی ایک سابق ریاست (تقریباً 500 ق م) اس کا صدر مقام ہوئے Hue تھا۔ یہاں چین کی حکومت 1418ء تک جاری رہی۔ انیسویں صدی میں فرانسیسی پادریوں سے مقامی حکام کی بدسلوکی اس ریاست پر فرانسیسی حملوں کا باعث بنی۔ نتیجتاً فرانس نے 1884ء میں انام کو اپنا زیر حفاظت علاقہ قرار دے دیا۔ 1954ء میں

انام تقسیم ہوگئی اور شمالی ویت اور جنوبی ویتنام کہلائی۔

Annan, Kofi عنان کوفی (1939ء۔۔۔)

گھانا کے ممتاز سیاسی راہنما اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل (یکم جنوری 1997ء) وہ گھانا کے ایک معزز قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے بچپن ہی میں اسکول میں بہتر خوراک کی فراہمی کے لئے بھوک ہڑتال کر کے آئندہ زندگی میں اپنے عزائم کا اظہار کر دیا تھا۔ امریکہ سے اکنامکس کی ڈگری حاصل کی۔ 1971ء میں دوبارہ ایم سی مینجمنٹ کرنے امریکا گئے۔ اسی دوران 1962ء سے اقوام متحدہ میں اپنے کیریئر کا آغاز کر چکے تھے اور جینوا میں W.H.O کے بجٹ آفیسر مقرر ہوئے تھے۔ پہلی مرتبہ 1990ء میں ان کا نام منظر عام پر آیا جب انہوں نے سرب لیڈروں کی قوت کو کچلنے کے لئے نیٹو کے طیاروں سے ہوائی حملوں کی تجویز پیش کی لیکن اس وقت کے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ تاہم امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے ان کی اس تجویز کو پسند کرتے ہوئے انہیں اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل بنانے کا منصوبہ بنایا۔ فروری 1998ء میں عراق اور امریکہ میں کشیدگی اس قدر بڑھ گئی کہ ان کی کوششوں سے جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی اور دونوں ملکوں میں معاہدہ طے پا گیا۔ 2001ء میں عنان کوفی کو اس کا نوبل پرائز ان کی امن کے لیے کی گئی کوششوں پر دیا گیا تھا۔

Anno Domini مسیحی یا عیسوی سال:

یہ ایک لاطینی اصطلاح ہے جس کے معنی ''ہمارے خداوند کے سال میں'' ہیں۔ یعنی عیسوی سال یا تقویم کا آغاز۔ پہلے بادشاہوں کے سن جلوس سے تقوم کا آغاز کیا جاتا تھا۔ Anno Domini جس کا مخفف A.D ہے۔ پادری ڈیونی سیس Exiguus, Dionysius کی بنائی گئی تقویم پر مشتمل ہے۔ اگرچہ اس کے تقویمی حسابات قابل اصلاح تھے۔ اس نے اس سن کا آغاز حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے کیا تھا۔ مورخین کے مطابق حضرت عیسیٰؑ 4 قبل از مسیح کے لگ بھگ پیدا ہوئے تھے۔ A.D کے مخفف کے ساتھ اسی وجہ سے قبل از مسیح ق م B.C کا مخفف بھی زیر استعمال آ گیا۔

Anna Camena اینا کومنینا (1083ء۔1148ء):

ایک بازنطینی شہزادی اور خاتون مورخ، الیکسیس اول Alexius I، شہنشاہ قسطنطنیہ کی بیٹی تھی۔ اپنے بھائی شہنشاہ جان دوم کے خلاف سازش کر کے اپنے شوہر کو بادشاہ بنانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی مگر اسے معاف کر دیا گیا۔ اس کے بعد اینا نے ایک خانقاہ میں گوشہ نشینی اختیار کر لی اور الیکسیاڈ Alexiad کے نام سے اپنے باپ کے عہد حکومت اور پہلی صلیبی جنگ کی تاریخ مرتب کی۔

Ann Boleyn این بولین (1507ء۔1536ء):

شاہ انگلستان ہنری ہشتم کی دوسری بیوی اور ملکہ ہنری نے اپنی پہلی بیوی کیتھرین آف آراگان کو طلاق دے

کراین بولین سے شادی کی تھی۔ ملکہ الزبتھ اول اسی کی بیٹی تھی۔ لیکن یہ شادی نہ ہنری کے درباریوں کو پسند تھی اور نہ کیتھولکوں کو اسی وجہ سے ملکہ کیتھرین آف آراگان کے حامی ملکہ این بولین کے خلاف الزام تراشیوں سے باز نہ آئے۔ آخر ہنری کا دل بھی ملکہ زین بولین کی طرف سے سرد ہو گیا اور اسے الزام زنا میں جس کا کوئی ثبوت نہیں تھا موت کی سزا دے دی گئی۔

Ann of Austria

این آف آسٹریا (1601ء۔1666ء):

ملکہ فرانس۔ وہ اسپین کے فلپ سوم کی بیٹی تھی۔ اس نے فرانس کے شاہ لوئی سیزدہم سے شادی کی (1615ء) شوہر نے اس سے بے توجہی اختیار کی تو اس نے وہ انداز و اطوار اپنائے جو اس کی بدنامی کا باعث بنے۔ کارڈینل ریشلیو نے اس پر غداری کا مقدمہ چلایا مگر بعد ازاں معاف کر دی گئی۔ اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف اپنے بیٹے لوئی چہاردہم کی ولیہ بن گئی۔ این آف آسٹریا ڈوما کے ناول تین بندوقچی میں ایک اہم کردار بھی ہے۔

Anschluss

الحاق (Annexation):

یہ اصطلاح خصوصی طور پر مارچ 1938ء میں ایڈولف ہٹلر کی طرف سے کئے گئے آسٹریا کے الحاق پر مشتمل ہے۔ جو اس نے عظیم تر جرمنی کے نام پر کیا تھا۔ اگرچہ آسٹریا کے لوگ جرمن زبان بولتے تھے مگر یہ الحاق معاہدہ وارسائی کے خلاف ان پر ہٹلر کی طرف سے زبردستی مسلط کیا گیا تھا۔ ہٹلر کے اس اقدام کے خلاف برطانیہ اور فرانس نے احتجاج کیا مگر ہٹلر کے حوصلے اتنے بڑھ گئے کہ اس مارچ 1939ء میں چیکو سلواکیہ کے علاقے Sudetenland پر بھی قبضہ کرنے کے پیشقدمی کی اور یورپ پر دوسری جنگ عظیم مسلط کر دی۔

Anthemius of Tralles

انتھیمیس آف ٹریلز (چھٹی صدی عیسوی):

چھٹی صدی عیسوی کا ایک یونانی معمار اور ریاضی دان۔ اس نے ایسیڈورس آف مائیلٹس Isidorus of Miletus کی شراکت میں قسطنطنیہ میں آیا صوفیہ کا گرجا شہنشاہ جسٹینین کے حکم پر تعمیر کیا تھا۔ (532ء۔537ء)۔

Anthony, Susan. B

انتھونی سوزان، بی (1820ء۔1906ء):

امریکہ میں آزادی نسواں کی اولین علمبردار خواتین میں سے ایک۔ انتھونی سوزان امریکہ کی قومی آزادی نسواں ایسوسی ایشن کی بانی اور صدر بھی تھی۔ تاہم وہ اپنی اس تحریک کے مقاصد کے حصول اور کامیابی کو دیکھنے کے لئے زندہ نہ رہی اور 1906ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔

Anti Blastic Missile Treaty

اینٹی بیلاسٹک میزائل معاہدہ:

دیکھئے Strategic Arms Limitation Treaty Salt I۔

Anti-Comentern Pact اشتراکیت کے خلاف سمجھوتہ (1936ء):

اشتراکیت، معاشی نظریہ جو نجی ملکیت کے خلاف اور دولت کے عوامی استعمال کا حامی ہے اس نے روس میں سٹالن کے تحت بہت اہمیت حاصل کی اور دیگر ممالک میں اشتمالیت اور اشتراکیت کا خطرہ بڑھ گیا۔ اشتمالیت اور اشتراکیت کے بڑھتے ہوئے خطرے کے خلاف اور اس کے نفوذ کو روکنے کے لئے 1936ء میں نازی جرمنی اور جاپان میں ایک باہمی معاہدہ طے پایا اگرچہ یہ دونوں ممالک میں اتحاد کے لئے نہیں کیا گیا تھا مگر اس معاہدے یا سمجھوتے کی خفیہ شقوں کے تحت یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے ساتھ اطلاعات اور رسل و رسائل کی فراہمی اور سوویت یونین کی طرف سے کئے گئے حملے کی صورت میں ایک دوسرے کا دفاع کرنے کے پابند ٹھہرے، تقریباً ایک سال بعد اٹلی نے بھی اس سمجھوتے میں شمولیت اختیار کر لی اور یوں محوری طاقتوں کا اتحاد وجود میں آ گیا۔

Antigone .

اینٹی گون دیکھئے سوفوکلیز:

Antigonid Dynasty اینٹیگونس حکمران خاندان:

مقدونیہ کا حکمران اینٹی گونس اسکندر اعظم کا ایک جرنیل تھا۔ اس نے سکندر اعظم کی موت کے بعد 306 ق م میں اپنی بادشاہت کا اعلان کیا اور اسکندر اعظم کی سلطنت کو دوبارہ مستحکم کرنے کی کوشش کی مگر سلطنت کے دیگر دعویداروں سے باہمی جنگ میں شکست کھائی مگر اس کے بیٹے ڈیمسٹریس اول Demetrius I نے مقدونیہ کو فتح کر لیا اور ریاست کو دوبارہ مستحکم کیا۔ پانچویں پشت میں بادشاہ بننے والے اس حکمران خاندان کے بادشاہ فلپ پنجم کا 215 ق م میں سلطنت روم سے جھگڑا ہو گیا اور روم نے انہیں شکست دے کر مقدونیہ پر قبضہ کر لیا۔ پیریسوئس کی قیادت میں مقدونیوں نے روم سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

Antisemitism خلاف صہیونیت نظریات:

ایسے نظریات، خیالات یا اعمال جو یہودیوں کے انسانی حقوق، قانونی حقوق، مذہبی عبادات یا زندگیوں کے خلاف ہوں۔ اس اصطلاح کو ارنسٹ رینان نے 1890ء کی دہائی میں پہلی بار استعمال کیا تھا۔ لیکن اصطلاح کا جواز ہر دور کے انداز فکر کا نمایاں پہلو رہا ہے۔ بیسویں صدی کی ابتدائی دہائیوں کے نام پر صہیونیوں کو یورپ سے مکمل طور پر ختم کرنے کی تحریک شروع کی۔ مشرقی یورپ کے ممالک میں بھی ''صہیونیت'' کی مخالفت ایک طاقتور عنصر کے طور پر پائی جاتی ہے۔

Antony, Mark انطونی مارک (80 ق م۔30 ق م):

روم کا سیاسی راہنما اور جرنیل۔ روما کے شرفا کے اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ جولیس سیزر کا زبردست حامی تھا۔ ٹریبیون (جج) کی حیثیت سے کیسیس کے ساتھ مل کر جولیس سیزر کو فوج سے الگ کرنے کا مسودہ قانون نامنظور کرایا۔ پومپی اعظم کے خلاف خانہ جنگی میں سیزر کے نائب کی حیثیت سے شمولیت اختیار کی۔ خانہ جنگی میں فتح کے

بعد صاحب اقتدار بن گیا۔ 44 ق م میں جولیس سیزر کے قتل کے بعد انطونی نے عوام کو اس کے قاتلوں کے خلاف ابھارا۔ آکٹیوین (آگسٹس) سے غیر مستحکم اتحاد کر کے ارباب ثلاثہ کی حکومت قائم کی۔ اس نے اور آکٹیوین نے جمہوریت پسندوں کو فلپائی کی جنگ میں شکست دی۔ اس کے بعد ایشیا پر حکمرانی کی ذمہ داری قبول کی اور آکٹیوین کی بہن سے شادی کر لی۔ اسکندریہ مصر میں حکومت کے دوران وہ ملکہ قلوپطرہ کے زیر اثر آ گیا اور اس کی زلفوں کا اسیر ہوا۔ آکٹیوین کو اس کی یہ شان و شوکت پسند نہ آئی اور اس نے انطونی کو اختیارات سے محروم کر کے 30 ق م میں جنگ ایکٹیم میں انطونی اور قلوپطرہ کو شکست دی۔ جس کے بعد انطونی اور قلوپطرہ نے خودکشی کر لی۔

Apartheid

نسل پرستی:

یہ جنوبی افریقہ کی ایک مقامی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی ''الگ ہونا'' ہیں۔ تاہم اس اصطلاح کا اطلاق جنوبی افریقہ کی سابق سفید فام حکومت کی نسل پرستانہ حکمت عملی پر ہوتا ہے۔ اس کی بنیاد نسلی منافرت پر رکھی گئی تھی۔ جنوبی افریقہ میں مٹھی بھر سفید فام، سیاہ فام اکثریت پر جبراً حکومت کرتے رہے۔ یہ نظام جو سفید اور سیاہ نسل کے شہریوں کو الگ الگ گروہوں میں منظم کرنے کے لئے وجود میں لایا گیا تھا۔ یہ 1848ء کے نیشنل پارٹ کے انتخابات کے بعد قائم کیا گیا تھا۔ اس کے تحت جنوبی افریقہ کے سیاہ فاموں کے ساتھ انتہائی بہیمانہ سلوک اور انسانی حقوق کے منافی رویہ اختیار کیا گیا۔ نسل پرستی یہ سب سے بڑا مظہر آبائی علاقہ تھے۔ جس میں سیاہ فام لوگوں کو محدود کر کے سفید فام آبادی سے دور رکھا گیا تھا۔ یہ نسلی منافرت جنوبی افریقہ کے علاوہ امریکہ میں بھی پائی جاتی ہے۔

Apennines

اپی نائنیز سلسلہ کوہ:

سلسلہ کوہ جو پورے جزیرہ نما اطالیہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلا ہوا ہے۔ جزیرہ سسلی کے پہاڑ بھی اسی سلسلہ کوہ کی ایک کڑی ہیں۔ اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی 9560 فٹ بلند ہے۔ اس علاقے میں بڑی وسیع چراگاہیں اور شاہ بلوط، برچ اور صنوبر کے بڑے بڑے جنگل ہیں آج کل زمین کے کٹ پھٹ جانے سے جنگلوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

Aphrodite

افروڈائٹ:

یونان قدیم کی دیوی محبت اور حسن بعد ازاں یہ رومی دیوی زہرہ Venus کی حیثیت سے جانی گئی۔ اس کی پرستش شاید مشرق سے یونان منتقل ہوئی تھی اور یہ ایسٹارٹی یا بابل کی عشتار دیوی سے مشابہ سمجھی جاتی تھی۔

Appolo

اپولو:

یونان قدیم کا روشنی، موسیقی، شاعری اور پیشن گوئی کا دیوتا۔ موسیقی کے دیوتا کی حیثیت سے بربط اس کے نزدیک مقدس تھا۔ وہ یونانی دیومالا کے مطابق زیوس دیوتا اور لیٹو Leto کا بیٹا تھا۔ یہ علاج معالج کے دیوتا ایسکیپس اور فیمس Orephus کا باپ تھا۔ اپالو سورج دیوتا کی حیثیت سے ہیلوس سے مشابہ تھا۔ وہ اپنی جڑواں بہن آرٹمس

کے ساتھ ڈیلوس میں پیدا ہوا تھا۔ اور ڈیلفی کے مندر میں پیشین گوئیاں بھی اسی کے زیر اثر کی جاتی تھیں۔

اپالو کا پیشین گوئیوں کا مندر: Appolo Oracle At Delphy

اپالو دیوتا کے پیشین گوئی کرنے کے کئی مندر تھے جن میں سے سب سے مشہور ڈیلفی کے مقام پر تھا جہاں پورے یونان سے لوگ نذرانے چڑھانے اور اپنی آئندہ زندگی کے متعلق پیشین گوئیاں کرانے کے لئے حاضری دیتے تھے۔ جہاں خاتون پروہیت غیبی کشف اور فال کے ذریعے لوگوں کے سوالات کا جواب دیتی تھی۔ ڈیلفی کے مقام پر قدیم زمانے کا سب سے مشہور و معروف اپالو دیوتا کا مندر تعمیر کیا گیا تھا۔

اپالو خلائی پروگرام، ناسا: Appolo Program, NASA

امریکا کے ادارے ناسا کا خلائی پروگرام۔ اس کے تحت پہلے انسان بردار خلائی جہاز، اپالو سات کی پرواز 11 اکتوبر 1968ء کو عمل میں آئی، اس میں تین خلاباز، والٹر شرا، ڈان ایزل اور والٹر کننگھم سوار تھے۔ اپالو اول کو 29 جنوری 1967ء کو پرواز کرنا تھا لیکن اس میں آگ لگ جانے کی وجہ سے اس کے تینوں خلاباز جل کر ہلاک ہو گئے تھے۔ اسی بنا پر اگلی چھ پروازیں غیر انسان بردار خلا میں بھیجی گئیں۔ اس سلسلے کی آخری پرواز اپالو 17 تھی۔

اپالو گیارہ: Appolo 11

اپالو گیارہ وہ تاریخ ساز پرواز تھی جس کے ذریعے انسان کے قدم چاند تک پہنچے۔ 20 جولائی 1969ء کو اپالو گیارہ کا لونر موڈیول انتہائی آہستگی سے دو خلابازوں، آرم سٹرانگ اور آلڈرن کو لئے چاند کی سطح پر اترا جب کہ تیسرا خلاباز کولنز چاند کے مدار سے کمانڈ ماڈیول میں چکر لگاتا رہا۔ آرمسٹرانگ وہ پہلا انسان تھا جو چاند کی سطح پر اترا پھر بارہ گھنٹے بعد وہ چاند کی سطح سے واپس اڑ کر کمانڈ ماڈیول سے جا ملے۔

شاہراہ اپین: Appian Way

مشہور رومی شاہراہ۔ یہ زیریں اٹلی کی طرف جاتی تھی اور 312 ق م میں تعمیر کی گئی تھی۔ یہ دارالحکومت روم اور جنوبی رومی جمہوریتوں کے درمیان رابطہ کی سڑک تھی اور اسی کے ذریعے تجارت کی جاتی تھی۔ فوج کی ترسیل کے لیے بھی یہی شاہراہ مستعمل تھی۔

اپولیا: Apulia

جنوبی اٹلی کا علاقہ۔ یہ اٹلی کے مشرقی ساحل کے انتہائی جنوبی ایک تہائی حصے پر مشتمل ہے۔ اس کا دارالحکومت باری کہلاتا ہے۔ رومی سلطنت کے زوال کے بعد یہ نیپلز کی سلطنت کا حصہ بنا تھا۔

رومی آبراہ: Aqueduct, Roman

روم کو پانی فراہم کرنے والی پہلی آبراہ 312 ق م میں آپیس کلاڈیس نے تعمیر کی تھی۔ یہ گیارہ میل طویل تھی۔

اس کے بعد بعد از مسیح کے دور تک کئی نئی آبراہیں بنائی گئیں۔ جن کے ذریعے روم کو پانی پہنچایا جاتا تھا۔ ان آبراہوں کی تعداد گیارہ تک پہنچتی ہے جن میں سے بعض کی لمبائی ساٹھ میل سے زائد تھی۔ پانی کا ہر نیا منبع زیادہ دور اور زیادہ اونچا ہوتا تھا اس لیئے زیادہ طویل زور زیادہ اونچی آبراہیں بنانے کی ضرورت پیش آئی۔ زیادہ لمبائی اور زیادہ اونچائی کے مسئلے کو رومی انجینئروں نے بڑی آسانی سے حل کرلیا۔ انہوں نے محرابوں کی پہلی قطار کے اوپر دوسری اور ضرورت پڑنے پر تیسری قطار تعمیر کی۔ محرابوں کی تعمیر کے لئے مسالے کے طور پر انہوں نے آتش فشانی راکھ استعمال کی جو مقام "پوزولی" سے وافر مقدار میں حاصل ہوتی تھی۔ اس راکھ کی خاصیت یہ تھی کہ پانی میں پڑتے ہی سخت پتھر کی طرح ہو جاتی تھی۔ روم کی گیارہ آبراہوں سے بیک وقت بائیس کروڑ گیلن پانی روزانہ فراہم کیا جاتا تھا۔

Aquinas, Saint Thomas

ایکویناس، سینٹ تھامس:

(1225ء۔1274ء) اطالوی مفکر اور مسیحی عالم۔ نیپلز کے نزدیک پیدا ہوا۔ وہ رومن کیتھولک چرچ کا بہت بڑا عالم تھا۔ پوپ لیویز دھم نے جس نظام کا اعلان کیا تھا وہ اس کا بانی تھا۔ اس نے نیپلز میں تعلیم حاصل کی پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے 1245ء میں پیرس گیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد پرس ہی میں پروفیسر آف بیالوجی مقرر ہوا۔ 1259ء کے بعد کئی سال اٹلی میں گزارے۔ 1269ء میں پھر واپس پیرس میں آ گیا۔ 1272ء میں ایک مرتبہ پھر پیرس کو خیر آباد کہا اور نیپلز آ گیا۔ ایک عالم کی حیثیت سے اس نے متعدد کتابیں لکھیں۔ The Sentence, The Comentry on ۔اس کی مشہور تصنیف ہے۔

Aquino, Corazon

ایکینو کورازون (1933ء):

فلپائن کی سیاسی راہنما اور صدر (1986ء۔1992ء) وہ فلپائن کے حزب اختلاف کے مشہور راہنما بینگنیو ایکینو کی بیوی تھیں۔ جنہیں جلاوطنی سے ملک واپس آنے پر ہوائی اڈے پر ہی قتل کر دیا گیا تھا۔ اپنے شوہر کے اس بہیمانہ قتل کے بعد مسز ایکینو اس وقت کے فلپائن کے ڈکٹیٹر صدر مارکوس کے مقابلے میں صدارتی امیدوار کی حیثیت سے کھڑی ہوئیں اور 1986ء میں منعقد ہونے والے انتخابات میں حصہ لیا۔ اگرچہ سرکاری نتائج کے مطابق صدر مارکوس ہی ان انتخابات میں جیتا تھا مگر مسز ایکینو کی حمائتی عوام نے ان سرکاری نتائج کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور صدر مارکوس کے خلاف گلیوں اور شاہراہوں پر نکل آئے۔ ان احتجاجی مظاہروں کے نتیجے میں صدر مارکوس کو ملک چھوڑنا پڑا اور مسز ایکینو فلپائن کی صدر بن گئیں۔ وہ فلپائن کی پہلی خاتون صدر بنی تھیں۔ اس نے ملک میں جمہوریت کو بحال کرنے کی کوشش کی مگر وہ ملک سے بدعنوانی ختم کرنے میں ناکام رہیں۔

1967ء کی عرب اسرائیل جنگ: Arab - Israel War 1967

1956ء میں ہونے والی عرب اسرائیل جنگ کے خاتمے کے بعد مصر اور اسرائیل کے درمیان 1949ء کی

عارضی صلح تو بحال ہوگئی مگر مشرق وسطی میں امن کا قیام مستحکم نہ ہوسکا۔ جنگ بندی کے فوراً بعد طرفین نے جنگی تیاریاں شروع ہوگئیں۔ 1967ء میں اسرائیلی سرحدوں پر فلسطینی حریت پسندوں کی گوریلا کاروائیاں تیز ہوگئیں اسرائیل کی پشت پناہی برطانیہ اور امریکا اور فرانس کر رہے تھے جب کہ مصر کو روس فوجی امداد فراہم کر رہا تھا۔ مئی 1967ء میں صدر ناصر کے کہنے پر اقوام متحدہ نے مصر اور اسرائیل کی سرحدوں سے امن فوج ہٹالی۔ اس کے بعد مصری فوجیں جزیرہ نما سینا میں اسرائیلی سرحد پر پہنچ گئیں۔ صدر ناصر نے خلیج عقبہ کے دہانے پر واقع آبنائے طیران بند کردی۔ جس سے اسرائیل کا مشرق بعید اور مشرقی افریقی ساحلوں سے رابطہ منقطع ہوگیا۔ جس کے جواب میں 5 جون 1967ء کو اسرائیلی فضائیہ نے مصری فضائیہ پر حملہ کر کے اس کے بیشتر طیاروں کو زمین پر تباہ کردیا۔ اس پر تمام عرب ملکوں نے مصر کی حمایت میں اسرائیل کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ صرف تین دن کے اندر اندر سینا کا تمام مصری علاقہ اسرائیلی قبضہ میں آ گیا۔ پانچویں روز اسرائیلی افواج نہر سویز کے کنارے کھڑی تھیں۔ اسی مختصر جنگ میں اسرائیل نے اردن کی یروشلم افواج کو پسپا ہونے پر مجبور کردیا اس طرح صرف چھ دن میں عربوں کو مکمل طور پر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ 12 جون کو اقوام متحدہ کی مداخلت پر جنگ بندی عمل میں آ گئی۔

1973ء کی عرب اسرائیل جنگ: Arab-Israel War, 1973

مئی 1971ء میں مصر کے صدر انوار السادات نے روس سے فوجی معاہدہ کیا جس کے تحت ہزاروں روسی فوجی مشیر مصر پہنچ گئے۔ شامی فوجوں کو بھی روس نے ازسرنو مسلح کردیا۔ جس کے نتیجے میں 6 اکتوبر 1973ء کو مصری افواج نے نہر سویز عبور کر کے اسرائیلی فوجوں پر حملہ کردیا۔ اس دن اسرائیلی اپنا مذہبی تہوار یوم کپر منا رہے تھے۔ مصری فوجوں نے پہلے ہی حملے میں اسرائیلی فوج کو کئی میل پیچھے دھکیل دیا اور شامی فوجوں نے بھی اسرائیلوں کو جولان کی پہاڑیوں پر شکست دی۔ اردن اس جنگ میں غیر جانبدار رہا۔ 8 اکتوبر کو مصری فوجوں نے اسرائیلی فوجوں کے گھمنڈ کو خاک میں ملاتے ہوئے صحرائے سینا کے سب سے بڑے شہر قنطارہ کو اسرائیلیوں سے واپس لے لیا۔ 27 اکتوبر کو سلامتی کونسل نے جنگ بندی کی قرارداد منظور کرلی اور اسرائیلی اور مصر جنگ بندی پر راضی ہوگئے۔ مگر شام راضی نہ ہوا جس پر 25 اکتوبر کو اقوام متحدہ نے مشرق وسطی میں امن فوج بھجوائی۔ 31 مئی 1974ء کو شام اور اسرائیل کے مابین جنگ بندی کا معاہدہ طے پا گیا۔ 1979ء میں کیمپ ڈیوڈ میں طے پانے والے سمجھوتے کے تحت اسرائیل نے صحرائے سینا کا مصری علاقہ خالی کردیا۔ تاہم شام جولان کی پہاڑیاں اسرائیل سے خالی نہ کرا سکا۔

عرب لیگ: Arab League

عرب ملکوں کی اتحادی تنظیم جس کا اولین مقصد اتحاد بین العرب کو فروغ دینا تھا اور عرب ممالک کے باہمی تنازعات کو افہام وتفہیم کے ذریعے طے کرنا تھا۔ یہ تنظیم 22 مارچ 1945ء کو وجود میں آئی۔ اس سے پہلے اتحاد عرب کانفرنس اسکندریہ میں 1944ء میں منعقد ہوئی تھی جس میں ایک ایسے سیاسی ادارے کی ضرورت پر زور دیا گیا تھا جو عرب ملکوں کے مفادات کی نگرانی کر سکے، اس تنظیم کے ابتدائی رکن ممالک یہ تھے۔ مصر، عراق، اردن، لبنان،

سعودی عرب، شام اور یمن۔ بعد ازاں مراکش، تیونس، الجزائر، اور دیگر عرب ممالک نے بھی اس میں شمولیت اختیار کر لی۔

Arab, Saraay

عرب سرائے:

ہمایوں بادشاہ کی بیگم اور اکبر بادشاہ کی والدہ نے بڑے اہتمام سے فریضہ حج ادا کیا تھا اور وہ حاجی بیگم کے عرفی نام سے مشہور ہو گئیں تھیں۔ حج سے واپسی پر وہ اپنے ساتھ حرمین شریفین سے عربوں کی ایک جماعت اپنے ساتھ ہندوستان لے آئیں تھیں جن میں 100 سے زائد سادات شامل تھے۔ ہمایوں بادشاہ کے مقبرے کے قریب ان عربوں کے لیے ایک سرائے بنوائی گئی تھی جو عرب سرائے کہلاتی تھی اور ان کے وظائف مقرر کر دیئے گئے تھے۔ ان کا کام یہ تھا کہ وہ مقبرے پر تلاوت قرآن کرتے رہتے تھے۔ مغلیہ سلطنت کو زوال آیا تو ان کے وظائف جاری نہ رہ سکے اور یہ عرب سرائے بکھر گئی لیکن ان کی قیام گاہ یعنی عرب سرائے کا نشان باقی رہ گیا تھا۔

Arab Art and Architecture

عرب آرٹ اور عمارات:

عربوں نے جب ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی میں شام، مصر، ایران، شمالی افریقہ اور اندلس فتح کئے، تو ان کے پاس عمارات کے کوئی خاص نمونے نہ تھے تاہم وہ تزئین وارائش کے ہنر سے خوب واقف تھے۔ ان کے ہاں سطحی آرائش جو زیادہ تر ہندسی شکل میں ہوتی تھی، اس کے لئے مقامی اسالیب زیادہ تر مسیح اسالیب، شامی، بازنطینی، یا قبطی اسالیب کو اساس بنایا جاتا تھا۔ ساتویں اور آٹھویں صدی میں عظیم الشان مساجد، جن میں یروشلم، قاہرہ، دمشق اور قرطبہ کی مساجد شامل ہیں، تعمیر ہوئیں۔ ایک خصوصی طرز تعمیر یعنی مزاری مسجد کو فروغ ملا اور پر تکلف مینار تعمیر کئے گئے۔ اسی دوران ہسپانیہ میں موری طرز تعمیر نے ترقی کی جس کے بڑے نمونے جیرالڈا کا مینار اور الحمراء ہیں اندلس سے مسلمانوں کے اخراج (1492ء) کے بعد بھی ہسپانوی فن تعمیر پر موری اثر باقی رہا۔ ایرانی آرٹ میں مساجد کی ایک مخصوص طرز، مثلاً مسجد ارزق، تبریز ایجاد ہوئی۔ جو براہ راست عرب فن تعمیر سے متاثر تھی۔

Aragon, House of

آراگون کا حکمران خاندان:

قرون وسطی میں آراگون، کیٹالونیا (CATALONIA)، میجورکا، مسلی، نیپلز، سارڈینیا اور ایتھنز وغیرہ میں برسر اقتدار حکمران خاندان اس حکمران خاندان کا بانی رامیرو اول تھا۔

Arakan

آراکان:

خلیج بنگال کے مشرقی ساحل پر ایک پٹی جو 1784ء تک ایک آزاد بادشاہت تھی۔ یہ علاقہ پہلی اینگلو برمی جنگ (1824ء۔1826ء) کا باعث بنا تھا۔ اس جنگ کے خاتمے پر اس علاقے کو برطانوی ہند میں شامل کر لیا گیا تھا۔

اثریات، علم آثار قدیمہ: Archaelogy

ان عماریاتی یا انسانی باقیات کا علمی مطالعہ جو مطروحات Deposits اور کھنڈروں میں ملتیں ہیں۔ اسے مواد کی تلاش، تعمیر اور تحفظ کے لئے، جس سے زمانہ ماقبل تاریخ کی زندگی پر روشنی پڑتی ہے اور تاریخی عہد کے تحریری مواد کی تائید ہوتی ہے۔

عرفات یاسر (1929ء۔2004ء): Arafat, yasser

فلسطین کے پہلے صدر اور تحریک آزادی فلسطین کے مشہور راہنما، اصل نام محمد عبدالرؤف تھا۔ بیت المقدس کے ایک نواحی قصبے میں پیدا ہوئے۔ قاہرہ یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں ڈگری لی۔ 1950ء میں فلسطینی طلبا کی لیگ کی مجلس انتظامیہ کے رکن منتخب ہوئے۔ 1956ء کے آغاز سے مصر میں فوجی تربیت حاصل کی۔ اسی سال فلسطینی حریت پسندوں کی تنظیم ''الفتح'' کو منظم کیا۔ اکتوبر 1956ء کی عرب اسرائیل جنگ میں ایک مصری فوجی دستے کی کمان کی۔ 1960ء سے فلسطینی سیاست میں سرگرم عمل ہو کر حصہ لیا۔ نیز فلسطین کی انقلابی فوج کے جنرل کمانڈر بنائے گئے۔ اکتوبر 1974ء میں رباط میں منعقدہ اسلامی سربراہی کانفرنس میں ان کی تنظیم کو فلسطین کی نمائندہ جماعت تسلیم کیا گیا۔ 1983ء میں لبنان چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ 1990ء میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کے بعد 1995ء کو صدر فلسطین کا عہدہ سنبھال لیا۔ 2004ء میں وفات پائی۔

آربنز گوزمان جیکوبو (1913ء۔1971ء): Arbenz guzman, Jacobo

گوائٹے مالا (جنوبی امریکہ) کا صدر (1951ء۔1954ء)۔ اس نے اپنے عہد صدارت میں اقتصادی ترقی اور زرعی اصلاحات پر زور دیا۔ اسی وجہ سے بالآخر اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ کیونکہ اس کی پالیسیاں گوائٹے مالا اور امریکی مالکان اراضی کے خلاف تھیں۔ آربنز کے ایک امریکی پھل برآمد کرنے والی کمپنی کو ٹیکس اور اس کمپنی کی کچھ زمینوں پر سرکاری قبضے کی وجہ سے امریکی حکومت اس کے خلاف ہو گئی اور آربنز کے کمیونسٹ ممالک سے سفارتی تعلقات کو اس کے خلاف اچھالا گیا۔ اور امریکی ادارے C.I.A نے ایک فوجی مہم ترتیب دی جس نے گوائٹے مالا پر حملہ کر کے صدر آربنز کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔

محراب یا کمان: Arch

مخروطی شکل کے بلاک کو مرکزی نقطے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رکھنے سے ایک مضبوط اور خود کو سہارا دینے والا جوفریم حاصل ہوتا ہے وہ فن تعمیر میں محراب کہلاتا ہے۔ محراب کی تعمیراتی افادیت سے قدیم مصری اور قدیم میسوپوٹیمیائی لوگ بھی واقف تھے اور کلاسیکل دور کے یونان میں بھی یہ مستعمل تھی۔ لیکن اس کا وسیع پیمانے پر استعمال رومی سلطنت کے عہد میں شروع ہوا۔ رومیوں نے کنکریٹ کو وسیع پیمانے پر استعمال کرتے ہیں بڑی بڑی عمارتوں اور آبراہوں کی تعمیر میں محراب کو ایک خاص مقام دیا۔ مسلمانوں کے فن تعمیر میں بھی محراب کو خصوصی مقام حاصل رہا

ہے۔ مسجد قرطبہ کے بام و در اسکی ایک عمدہ مثال اور محراب اسلامی فن تعمیر میں ایک مرکزی نقطے کی حیثیت رکھتی ہے۔

Archimedes

ارشمیدس (287ق م-212ق م):

یونانی ریاضی دان، دو سیراکیوز، سسلی میں پیدا ہوا۔ اس نے میکانیات اور علم مائعات کے اصول وضع کئے اور اجرام فلکی کی حرکات معلوم کرنے کے لئے ایک آلہ تیار کیا۔ ایک ایسا بڑا آتشی شیشہ تیار کیا جس کی حرارت سے دور کی چیزیں جل اٹھتی تھیں۔ علم حرکیات کا ماہر تھا اس کی ایجاد کردہ "توپوں" نے سیراکیوز کا محاصرہ کرنے والی رومی فوج کو پورے تین سال تک شہر سے دور رکھا۔ سائراکیوز کو فتح کرنے کے بعد رومی جنرل کلاڈیس نے ارشمیدس کو معاف کرنے کا خصوصی حکم جاری کیا لیکن ایک رومی سپاہی نے اسے نہ پہچانتے ہوئے قتل کر دیا۔

Aria Araryans

آریہ:

سنسکرت زبان کا لفظ جس کے معنی بزرگ اور معزز کے ہیں۔ یہ اس قوم کا نام ہے جو تقریباً اڑھائی ہزار سال پہلے وسط ایشیا سے چراگاہوں کی تلاش میں نکلی اور سرزمین ایران کو پامال کرتی ہوئی لہروں کی شکل میں پاکستان میں وارد ہوئی اور یہاں کی قدیم اور مہذب اقوام کو جنوب کی سمت میں دھکیل کر خود یہاں قابض ہو گئی۔ آریاؤں کے کچھ قبائل نے براعظم یورپ کا بھی رخ کیا اور وہاں آباد ہو گئے۔

آریہ سفید رنگ اور دراز قد تھے۔ کردار کی بلندی اور تنظیم کی صفات ان میں موجود تھیں۔ ابتدا میں انہوں نے گلہ بانی کا پیشہ اختیار کیا پھر رفتہ رفتہ کھیتی باڑی کی طرف متوجہ ہو گئے۔

Arya Bhut

آریہ بھٹ:

قدیم ہندوستان کا ایک ماہر علوم ہیئت، نجوم و ریاضی، پاٹلی پتر (پٹنہ) میں 476ء میں پیدا ہوا۔ زمین کی محوری گردش کا قائل تھا۔ اس نے اجرام فلکی کے متعلق وہی تصور پیش کیا تھا جو 1632ء میں اطالوی سائنسداں گلیلیو نے پیش کیا تھا۔ اس نے سورج اور چاند کو لگنے والے گرہنوں کی سائنسی توضیح بھی کی تھی۔ علم نجوم میں اس کی مشہور تصنیف "آریا سدھانت" ہے۔ جس کا بعد ازاں عربی میں ترجمہ کیا گیا تھا۔

Arianism, Medieval

آرین ازم:

ایک ملحدانہ تحریک جو ازمنہ وسطیٰ کے اسکندریہ میں لیبیا کے ماہر الہیات آریوس Arius (256ء-336ء) کی تعلیمات کا نتیجہ تھی۔ آریوس کا کہنا تھا کہ تخلیق کائنات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا بھی پیدا کیا تھا جو ہرگز اپنے باپ کا ہمسر نہ تھا۔ آریوس کے اس نظریہ کی مخالفت کی گئی اور شہنشاہ قسطنطین اعظم نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے نائسیا میں پہلی مسیحی کونسل طلب کی جس نے آریوس کے ان خیالات کو ملحدانہ قرار دیا اس کی مذمت کی گئی لیکن اس کے پیروکاروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور ساتویں صدی تک اس کے پیروکار افریقہ میں موجود تھے۔

طبقہ شرفا، حکومت اشراف: Aristocracy

یونانی طرز حکومت کی ایک شکل جس میں حکومت یا اقتدار چند شرفاء کے ہاتھوں میں ہوتا تھا جو انسانوں کے طبقہ اعلیٰ سے تعلق رکھتے تھے۔

ارسٹوفینیز (448ق م۔385ق م): Aristophanes

قدیم یونان کا طربیہ نگار، شاعر اور مورخ، ایتھنز سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے The Cloud، The Wasps اور Lysistrata سمیت تقریباً 54 طربیہ ڈرامے لکھے تھے۔ اس کے ان طربیہ ڈراموں میں اکثر ہم عصر ایتھنز کے معاشرے پر طنز کی گئی تھی اور اس زمانے کی سیاست کا مذاق اڑایا گیا تھا۔

ارسطو (384ق م۔322ق م): Aristotle

شہرہ آفاق یونانی فلسفی اور ماہر علوم۔ سٹاجیر (Stagira) میں پیدا ہوا۔ افلاطون کا فاضل ترین شاگرد تھا۔ پھر اسکندر اعظم کا معلم رہا۔ اس نے لائی سیم، ایتھنز میں اپنا ایک دبستان تعلیم قائم کیا۔ جو مشائی Peripatetic دبستان کے نام سے مشہور ہے۔

ارسطو نے مختلف علوم پر کتابیں لکھ کر بہت سے علوم کو ایک واضح شکل دی۔ اس کی دستیاب تصنیفات میں منطق پر چھ رسالے۔ ماورا الطبعیات، طبعیات، فلکیات، حیوانات، حیوانات کے اعضا، روح، سیاسیات وغیرہ شامل ہیں۔

آرمیڈ، دیکھئے ہسپانوی آرمیڈ (Armada, See, Spainish)۔

اسلحہ کی دوڑ: Arms Race

دو یا دو سے زیادہ ملکوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ بعد جدید ترین ہلاکت خیز جنگی ہتھیار حاصل کرنے یا خود تیار کرنے میں مسلسل مقابلہ جاری رکھنا، اسلحہ کی دوڑ کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر ماضی میں روس اور امریکہ کے درمیان ایٹمی اور غیر ایٹمی ہلاکت خیز اسلحہ کی دوڑ جاری رہی ہے۔ اسی طرح عرب ممالک اور اسرائیل میں اور پاکستان و بھارت میں بھی اسلحہ کی دوڑ جاری رہی ہے۔ اسلحہ کی دوڑ کے دوران روس اور امریکہ کے درمیان تخفیف اسلحہ کے لیے بھی مذاکرات ہوتے رہے ہیں۔ آج کل روس کے بعد امریکہ کو عالمی سطح پر چیلنج کرنے والا ملک صرف چین ہے، تاہم چینی اسلحہ ہلاکت خیزی میں امریکی اسلحہ کا ہم پلہ نہیں ہے۔

آرم سٹرانگ، لوئیس (1901ء۔1971ء): Armstrong, Louis

انقلابی جاز موسیقار، طلبلہ نواز اور گلوکار، وہ اپنے نغمات میں بھی مزاحیہ عنصر نمایاں رکھتا تھا۔ اس نے امریکی ریاست نیو اورلینز اور لوزیانہ میں انتہائی غربت میں پرورش پائی اور وہ بچپن ہی سے جاز موسیقی سے متاثر تھا۔ جاز

موسیقی کو شہرت دینے والے موسیقاروں میں اس کا نام بڑا اہم ہے۔

Armstrong, Neil

آرمسٹرانگ، نیل (1930ء---):

امریکی خلاباز جس نے تاریخ عالم میں پہلی مرتبہ چاند کی سطح پر قدم رکھا۔ چین ساکو میں ہوابازی کی تربیت حاصل کر کے جنگ کوریا کی 78 فضائی مہمات میں حصہ لیا اور 1955ء میں ایروناٹیکل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں انہیں ہوابازی کی حیثیت سے خلائی سرگرمیوں کے لیے منتخب کر لیا گیا۔ مارچ 1966ء میں خلائی جہاز جمنی ہشتم پیشتر میں گیارہ گھنٹے خلا میں پرواز کی۔ پھر 16 جولائی 1969ء کو انہیں چاند کی سطح پر اترنے والے خلائی جہاز اپالو گیارہ کے کمانڈر کی حیثیت سے روانہ کیا گیا۔ 21 جولائی 1961ء کو اس نے انسان کے قدیم ترین خواب کو حقیقت کا رنگ دیتے ہوئے چاند پر پہلا قدم رکھا۔ زمین پر واپسی کے بعد انہیں بہت سے تمغوں سے نوازا گیا۔

Artaxerxes

آرٹازرکیسز (متوفی 425ق م) خشایارشا اردشیر:

خشایارشا یا آرٹازرکیسز، شہنشاہ ایران کی حیثیت سے 465 ق م سے 425 ق م تک برسر اقتدار رہا۔ وہ ایران کے قدیم شاہی خاندان ہخامنشی کا پانچواں حکمران تھا۔

Art of War

فن حرب (بنگفا):

چین کا ایک کلاسیکل جنگی اور عسکری علوم کا ایک شاہکار جو چینی مصنف سن ژ sun TZU نے چوتھی صدی قبل از مسیح کے آغاز میں لکھا تھا۔ یہ چینی سیاستدانوں، جرنیلوں کے لیے ایک جنگی گائیڈ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے جنگ کی تباہ کاری سے بچنے کے لئے دھوکہ کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے۔ یہاں تک خود حملہ کرنے کی صلاحیت نہ پیدا ہو جائے۔ اس کے ان خیالات نے ماضی میں چین کی عسکری حکمت عملی پر واضح اثر چھوڑا ہے اور جدید زمانے میں مغربی جنگی حکمت عملی پر بھی اس کا اثر نمایاں ہے۔

Arusha Declaration

اروشا اعلامیہ (1967ء):

اس اعلامیہ میں تنزانیہ کے اس وقت کے صدر جولیئس نائرے نے سوشلسٹ پالیسی اپنانے کا اعلان کیا تھا۔ جولیئس نائرے تنزانیہ کا صدر بننے سے پہلے ٹانگانیکا کا صدر تھا پھر زنجبار سے ٹانگا، نیکا کے اتحاد کے نتیجے میں جب تنزانیہ وجود میں آیا تو جولیئس نائرے کو تنزانیہ کا صدر بنا دیا گیا۔ اروشا اعلامیئے میں جولیئس نائرے نے ملک میں ایک سوشلسٹ اور ہمہ گیر مساوات پر مبنی معاشرہ تشکیل دینے کی تجویز پیش کی تھی جس میں زمینوں کی کاشت اجتماعی طور پر کی جانی اور تعلیم کا ایک ہمہ گیر نظام قائم کیا جانا تھا جس کے نتیجے میں تنزانیہ میں خواندگی کی شرح میں اضافہ ہو جانا تھا۔ اس نظام کے تحت ملک کی اقتصادی حالت اتنی بہتر ہو جاتی تھی کہ وہ غیر ملکی امداد پر انحصار کرنا چھوڑ دے۔ اگرچہ صدر نائرے کہ اس پروگرام کے نتائج اقتصادی طور پر تو کچھ اچھے ثابت ہوئے مگر اروشا اعلامیئے کے تحت جس

تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا گیا تھا اس سے تنزانیہ افریقہ بھر میں خواندہ ترین ملک بن گیا۔

دیکھیے آریہ Aryans

اشانٹی: Asante Cashanti

مغربی افریقہ کا علاقہ جو 1957ء میں گھانا کا حصہ بنا تھا۔ اس علاقے میں اشانٹی سلطنت 1697ء میں قائم ہوئی تھی۔ 1896ء میں یہ علاقہ برطانیہ کے زیر حفاظت آیا۔ اس کے جنوب میں گھنا جنگل، شمال میں چٹیل میدان ہے، گھانا کے اس جنوبی علاقے میں رہنے والے لوگ بھی اشانٹی کہلاتے ہیں۔ اشانٹی لوگوں کا دوسرے قبیلوں سے اتحاد، اشانٹی یونین کہلایا اور تقریباً 1700 کے لگ بھگ قائم ہوا تھا۔

ترک دنیا، رہبانیت، زہد، گوشہ نشینی: Asceticism

رہبانیت تزکیہ نفس کے لیے، جسمانیت کی نفی کے لیے دنیا کے کئی مذاہب میں مروج ہے۔ یہ روحانیت کے اعلیٰ مدارج تک پہنچنے کے لیے اختیار کی جاتی ہے۔ قدیم یونان میں اہل یونان کے کئی گروہ تزکیہ نفس یا راہبانیت کا راستہ اختیار کرتے تھے۔ تاہم راہبانیت یا ترک دنیا کو سب سے زیادہ مستحسن انداز میں عیسائیت، ہندومت اور بدھ مت نے اختیار کیا اس کے علاوہ اسلام میں بھی کسی حد تک اسے اختیار کیا گیا ہے اگرچہ اسلامی تعلیمات اس کے منافی ہیں۔ عیسائیت میں راہبانیت یا عزلت نشینی کا آغاز مشرق وسطیٰ میں تیسری صدی عیسوی میں صحرا نشین راہبوں نے کیا تھا اور پھر یہ مغرب میں خانقاہوں اور گرجوں میں منتقل ہوتا چلا گیا۔

آشی کاگا: Ashikaga

جاپان کی Shogunate حکومت یا فوجی آمریت۔ جاپانی زبان میں لفظ شوگن Shogun کے معنی شاہی افواج کے کمانڈر کے ہیں۔ یہ عہدہ موروثی ہوتا تھا اور اس عہدے کا حامل شخص حقیقت میں شہنشاہ کے اختیار رکھتا اور بادشاہ برائے نام ہوتا تھا۔ آشی کاگا نامی فوجی آمریت جاپان میں 1339ء سے 1573ء تک قائم رہی۔ اسے شوگن آشی کاگا تاکاوجی Ashikaga Takauji نے قائم کیا تھا۔ آشی کاگا نے کامی کارا kamakura کا نامی فوجی آمریت کا تختہ الٹ کر ہی یہ آمریت قائم کی تھی۔ 1392ء سے آشی کاگا نے کیوٹو Kyoto ضلع کے ایک مقام موروماچی Murokmachi میں قیام کیا تھا۔ اسی وجہ سے اس کے عہد حکومت کا یہ دور موروماچی عہد کہلاتا ہے۔ آشی کاگا خاندان کے شوگن 1446ء تک جاگیرادرانہ طریق پر مطلق حکومت کرتے رہے۔ اس کے بعد اقتدار پر ان کی گرفت نرم پڑ گئی اور وہ صرف نام کے حکمران رہ گئے۔

اشکنازی یہودی: Ashkenazic Jews

بائبل میں بیان کیا گیا ہے کہ اشکناز یافت کی اولاد میں سے تھا (پیدائش 3:10) اشکنازیم کی اصطلاح جرمنی اور پولینڈ اور وسطی یورپ کے دوسرے خطوں میں آباد یہودیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ ان کے برعکس اسپین

اور پرتگال میں آباد یہودی "سفاردی" کہلاتے ہیں۔

Ashok, The Great

اشوک اعظم:

چندر گپت موریہ کا پوتا اور بندوسار کا بیٹا۔ اپنے باپ کی زندگی میں یکے بعد دیگرے ٹیکسلا اور اجین کا گورنر رہا۔ یہ دونوں شہر ان دنوں برصغیر پاک و ہند میں علم و فضل کے مرکز، اور اہم صوبائی دارالحکومت تھے۔ اشوک کے حسن انتظام کی وجہ سے بندوسار نے اسے اپنے باقی بیٹیوں پر ترجیح دیتے ہوئے اپنا جانشین مقرر کیا۔ تخت نشین ہونے کے بعد اشوک نے تقریباً 273 ق م۔ 232 ق م تک حکومت کی۔ اشوک نے کالنگا (اڑیسہ) پر چڑھائی کی۔ یہ علاقہ تو فتح ہو گیا مگر کشت و خون اور بے شمار ہلاکتوں کی وجہ سے اشوک نے آئندہ جنگ و جدل سے ہاتھ کھینچ لیا اور بدھ مت کو بطور مذہب اختیار کر لیا۔ اس نے بدھ مت کی تبلیغ اندرون ملک اور بیرون ملک وسیع پیمانے پر کی اور ہمسایہ ممالک میں مبلغ بھیجنے کے علاوہ لاٹھوں اور پتھروں پر بدھ مت کے احکام کندہ کرائے۔

Ashia Minor

ایشیائے کوچک:

جزیرہ نما جو ایشیا کے انتہائی شمال و مغرب میں واقع ہے۔ یہ اناطولیا بھی کہلاتا ہے۔ اس کے شمال میں بحیرہ اسود، باسفورس اور دادانیال و بحیرہ مارمورا واقع ہیں۔ جنوب میں بحیرہ روم اور مغرب میں بحیرہ ایجہ۔ اس کی حیثیت بلند سطح مرتفع کی ہے۔ زمانہ قدیم سے ایشیا اور براعظم یورپ کا سنگم چلا آ رہا ہے۔ یونانیوں، رومیوں اور بازنطینیوں کے بعد یہ تیرہویں سے پندرہویں صدی میں عثمانی ترکوں کے قبضے میں آیا۔

Assassins

حشیشین:

تاریخ میں یہ طنزیہ نام حسن بن صباح کے ان قاتلوں یا ان کی نیم مذہبی اور نیم عسکری تنظیم کو دیا گیا تھا۔ اس تنظیم کی بنیاد 1090ء میں فارس میں رکھی گئی تھی بعد ازاں یہ لوگ شام منتقل ہو گئے ان کا صدر مقام قلعہ الاالموت تھا جس پر حسن بن صباح کا قبضہ تھا۔ اس نے اس قلعہ میں اس جنت ارض بنا رکھی تھی جہاں اس کے خاص مریدوں جو "فدائی" کہلاتے تھے رکھے جاتے اور انہیں بھنگ کے نشے میں غافل رکھا جاتا پھر انہیں اس جنت میں دوبارہ بلوانے کی شرط پر مختلف سیاسی شخصیات کو قتل کرنے کا حکم دیتا تھا جو وہ ہر قیمت پر پورا کرتے تھے۔

Assembly (Rome) Senate

اسمبلی روما، سینیٹ:

جمہوریہ روما میں حکومت کے بنیادی ڈھانچے کا ایک حصہ۔ جب رومیوں نے بادشاہت ختم کر کے روما میں جمہوریت قائم کی تو انہوں نے ایک حکمران مجلس (Senate) تشکیل دی جو شاہی پریوی کونسل کی ایک ترقی یافتہ شکل تھی۔ اس نے دوسری اور تیسری صدی قبل از مسیح میں بے پناہ اختیارات حاصل کر لیئے۔ یہ اعلان جنگ کرتی، معاہدات کرتی اور نئی قلمرو منظور کرتی۔ اس کے علاوہ قانون سازی اس کا بنیادی کام تھا۔ بعد ازاں جب آگسٹس نے شہنشاہیت قائم کی تو یہ نئے تخت نشین ہونے والے شہنشاؤں کی توثیق کرتی تھی۔ اس کی رکنیت سابقہ مجسٹریٹوں اور

قدیم خاندانوں تک محدود تھی۔ 40 ق م میں جولیس سیزر کے قتل کے بعد اس کے اختیارات میں کمی واقع ہونا شروع ہوئی تھی۔

آشوریا آشوریہ: Assyria

مغربی ایشیا کی قدیم سلطنت، بالائی دجلہ کے کنارے آباد ایک شہر آشور کے گرد قائم ہوئی۔ بعد ازاں، دارالحکومت کلخ (نمرود بھی کہلاتا ہے) تعمیر ہوا۔ اس مختصر سامی ریاست نے بارہویں صدی قبل از مسیح بہ عہد تگلت پلاسر اول تھوڑے عرصے کے لئے شہرت حاصل کی۔ حقیقی شہرت نویں صدی قبل از مسیح میں آشور نذر پال سوم کی فتوحات کے بعد شروع ہوئی جس نے باقاعدہ شاہانہ نظام قائم کیا۔ شاہان آشور شلیمنسر سوم تگلت پلاسر سوم اور سرگون نے بعد ازاں پورے مشرق وسطی پر بالادستی قائم کی جو آشوری شہنشائیت کہلائی۔ شاہ سخریب نے مفتوحہ علاقوں کو مستحکم کیا۔ اور شاہ اسر بدون (عہد حکومت) 681 ق م۔668 ق م نے کلدانیوں کو شکست دے کر مصر کو اپنی قلمرو میں داخل کیا۔ اس کے جانشین آشور بنی پال (عہد حکومت 669 ق م۔633 ق م) کے زمانے میں آشور نے علم وفنون اور شان شکوہ میں درجہ کمال حاصل کیا اس کے بعد یہ سلطنت زوال پذیر ہوگئی اور نینوا تاراج ہوگیا۔

آغاز آشوریہ آئینہ تقویم میں:

2245 ق م۔2235 ق م نمرود اول بیلس Nimrod or Belus

اندازاً 2218 ق م۔(پیدائش 10۔11)۔

نمرود دوم۔آشور نے نینوا تعمیر کیا۔(2182 ق م۔2069 ق م)

بیلس کے بیٹے نائنس کا عہد: Ninus

اس کے نام پر دارالحکومت کا نام نینوا رکھا گیا۔ نائنس نے بابل کو تسخیر کیا اور آرمینیائی، ایرانی اور باختری لوگوں کو مطیع کیا اور آشوریہ کو مستحکم کیا۔

نینیاس (2069 ق م۔2017 ق م): Pire-Blair- Ninyas

نائنس کے بعد اس کا کم سن بیٹا نیناس (Ninyas) جو گہوارے میں تھا تخت نشین ہوا اور اس کی ماں ملکہ سیمی رامس نے اس کے نام پر حکومت پر قبضہ کرلیا اس ملکہ نے لیبیا، حبشہ اور ہندوستان پر حملہ کیا اور اپنے بیٹے نیناس کو قتل کردیا۔

آرائیس کا عہد حکومت (1965 ق م۔1927 ق م): Arius

آشوریہ کے قیام سے لے کر اس کے زوال تک کل تیس بادشاہوں نے حکومت کی جن کے نام آشوری بادشاہوں کے ناموں کی فہرست میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ آشوریہ کی پہلی آثار یاتی کھدائی 1903ء سے 1913ء

تک ایک جرمن ماہر آثار قدیمہ نے کی تھی۔

Aswan Dam

اسوان بند:

بالائی مصر میں دریائے نیل کی پہلی آبشار کے قریب اسوان نام کا ایک قدیم شہر تھا۔ اور صوبہ اسوان کا صدر مقام تھا۔ یہاں قدیم زمانے کے معبدوں اور مقبروں کے کھنڈرات واقع تھے۔ 1902ء میں اس مقام پر دریائے نیل پر ایک بند اس غرض سے بنایا گیا کہ دریائے نیل کی سالانہ طغیانیوں پر قابو پایا جا سکے۔ 10ویں صدی عیسوی میں مسلم سائنسدان ابن الہیثم نے بھی اسی بند کا منصوبہ پیش کیا تھا مگر اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا تھا۔ صدر جمال عبدالناصر کے عہد میں پانی اسوان ڈیم کا منصوبہ بنایا گیا اور روس کی امداد کے ذریعے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ اس بند کا افتتاح 15 جولائی 1971ء کو ہوا۔ یہ بند 375 فٹ اونچا ہے اور 11311 فٹ لمبا ہے۔

Ataturk, Kamal

کمال اتاترک (1881ء۔1938ء):

ترک راہنما اور جدید جمہوریہ ترکیہ کا بانی اور پہلا صدر۔ سالونیکا کے متوسط گھرانے میں پیدا ہوا۔ 1905ء میں فوج میں کیپٹن کے عہدے پر فائز ہوا۔ طالب علمی کے زمانے سے ہی خلیفہ عبدالحمید کی حکومت کے خلاف سرگرمی سے حصہ لینے پر کچھ عرصہ قید رہا۔ قید سے رہائی کے بعد فوج میں خدمات انجام دیں۔ پھر نوجوان ترک راہنماؤں کے ساتھ مل کر ترکیہ کی نشاط ثانیہ کے لیے کام کیا۔ پہلی جنگ عظیم میں ترکی کی طرف سے 1915ء میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کے خلاف آبنائے ہاسفورس کی کامیاب مدافعت کی جس پر انہیں جنرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ 1921ء میں ترکی نے یونانیوں کو ایک سال کے اندر اندر اپنی سرحدوں سے نکال باہر کیا جس کے بعد ترکوں اور انگریزوں میں براہ راست جنگ چھڑ جانے کا خطرہ پیدا ہوا لیکن اتاترک نے اپنی فراست سے کام لے کر یہ خطرہ ختم کر دیا۔ 1922ء میں خلافت عثمانیہ کے خاتمہ کا اعلان کر کے ترکیہ کو جمہوریہ قرار دیا۔ اور جدید ترکی کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ اقتدار سنبھالتے ہی بہت سی اصلاحات کا نفاذ کیا۔ جس سے ترکی دنیا کے جدید ممالک میں شامل ہو گیا۔ مگر برسر اقتدار آنے کے اس نے نہ صرف اسلامی خلافت کا ادارہ ختم کیا بلکہ بہت سی غیر اسلامی پالیسیوں کا اجراء کیا تھا۔

Athena

ایتھینا، یونانی جنگ کی دیوی:

قدیم یونانیوں کی جنگ کی دیوی اور ایتھنز کی محافظ اور سرپرست۔ ایتھینا کو یونانی دیومالا میں ریوس دیوتا کی بیٹی بتایا گیا ہے۔ ایتھینا کو اس کے مجسموں میں جنگ کی دیوی دکھایا جاتا ہے۔ اس نے تصویروں اور مجسموں میں جنگی خود پہنا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ نیزہ و ڈھال اٹھائے ہوتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ یونانیوں کے ہاں خواتین کی مربی دیوی بھی مانی جاتی ہے۔ اور گھریلوں کام چرخہ کاتنا اور کپڑا بنتے ہوئے بھی دکھائی جاتی ہے۔ رومی مصنف، شاعر اوویڈ کے مطابق وہ رومی دیوی منروا کے طور پر بھی جانی جاتی ہے۔

ایتھنز: Athens

جدید یونان کا دارالحکومت اور قدیم یونانی دنیا کا علم وفن کا مرکز جہاں بڑے بڑے صاحب کمال یونانی اہل علم، ہنر ہوگزرے ہیں۔ اس کا شمار دنیا کے اہم ترین تاریخی شہروں میں ہوتا ہے۔ یہ بحیرہ ایجین میں خلیج سرونگ کے قریب واقع ہے۔ یہاں یونان قدیم کی باقیات اور قدیم معبدوں کے کھنڈرات آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ایتھنز کے قدیم قلعے کی دو عمارتیں ہیں جن میں سے ایک کا نام تھی نون (parthy None) ہے۔ یہ دنیا قدیم کی نفیس ترین عمارتوں میں سے ایک تھی۔ ایک دوسری عمارت ایتھم بھی اس کے قریب ہی واقع ہے۔

جنگ بحراوقیانوس کا جنگ کا اطلانٹک: Atlantic, Battle of

یہ دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی کی آبدوزوں کو شکست دینے کے لئے لڑی گئی تھی جو بحراوقیانوس میں سفر کرنے والوں کے لئے ایک خطرہ بن گئیں تھیں۔ جرمنی نے اتحادیوں کی بحری طاقت کا بڑا حصہ ان آبدوزوں سے ختم کرکے تباہ کردیا تھا۔ جس کے بعد امریکہ کے لئے اتحادیوں کی مدد کرنا مشکل ہوگیا تھا۔ مئی 1943ء میں کہیں جاکر اتحادیوں نے آبدوزوں کا سراغ لگانے والی ٹیکنالوجی میں ترقی کرکے اس خطرے پر قابو پایا۔ مزید دیکھئے Ultra۔

بحیراوقیانوس میں غلاموں کی تجارت: Atlantic, Slave Trade

نئی دنیا، امریکہ کی ریاست نے بحیراوقیانوس میں غلاموں کی تجارت کو فروغ دیا۔ 1470ء سے لے کر 1870ء کی دہائی تک یہ تجارت وسیع پیمانے پر مغربی افریقہ اور براعظم امریکہ کے درمیان جاری رہی ہے 1619ء غلاموں کا سب سے پہلا قافلہ انگریزوں کی شمالی امریکہ میں قائم نوآبادیوں میں پہنچا تھا۔ انہیں برطانوی نوآبادیوں کو بعد ازاں ریاست ہائے متحدہ کا نام دیا گیا تھا۔ یہ غلام زیادہ تر افریقی ممالک کانگو، نائیجیریا، آئیوری کوسٹ سے جنہیں مورخین نے غلاموں کے ساحل کا نام دیا ہے۔ امریکی ساحلوں یعنی گولڈ کوسٹ تک پہنچائے جاتے تھے۔ یوں رفتہ رفتہ غلامی امریکہ کی جنوبی ریاستوں کے زرعی نظام کا ایک مخصوص ادارہ بن گئی تھی مغربی مورخین کے مطابق 1650ء تک تقریباً ڈیڑھ کروڑ غلام افریقہ سے امریکہ برآمد کئے گئے۔ اس کے علاوہ بحیرہ کیریبین کے جزائر میں بھی لاکھوں غلام کھیتی باڑی کرنے کے لئے پہنچائے گئے تھے۔ اس طرح پکڑ کر لائے گئے غلاموں میں سے تقریباً 10 سے 20 فی صد امریکہ لائے جانے کے صرف چار ہفتے بعد مرجاتے تھے۔ انیسویں صدی میں کہیں جاکر برطانیہ نے غلاموں کی اس تجارت پر پابندی عائد کی تھی۔

آتما: ATMA

ہندو فلسفے کی ایک اصلاح جس کے معنی، روح، ذات، روح کائنات، برہما کے صفاتی نام کے ہیں۔ ہندو اپنشد میں انسانی ذات کے متعلق بڑی بحث کی گئی ہے۔ اس کے مطابق جسم جو جنم لیتا ہے، پروان چڑھتا ہے اور پھر

زوال سے ہمکنار ہو کر ایک دن مر جاتا ہے، وہ فانی ہے اور "اصل ذات" نہیں ہے۔ اصل ذات ایک ایسی مطلق ہے جو انسانی جسم کے عناصر اور تجربات سے اثر نہیں لیتی۔ اصل ذات ہندو فلسفی شنکر اچاریہ کے مطابق غیر فانی، مطلق اور روح کائنات کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے اور یہی آتما ہے۔ آتما ہندو مت کی ایک ایسی اصطلاح ہے جسے انگریزی کے الفاظ کے مطابق۔ یہ نہیں وہ نہیں سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ آتما واحد اور حقیقت مطلق ہے اور یہی برہما ہے۔

Atom Bomb, World War II

جنگ عظیم دوم کے ایٹم بم:

دو نیوکلیئر بم جو جنگ عظیم دوم کے آخری ایام میں اگست 1945ء میں جاپان کے شہروں، ہیروشیما اور ناگا ساکی پر گرائے گئے۔ ان ایٹم بموں کے تجرباتی دھماکے جولائی 1945ء میں کیے گئے تھے۔ جرمنی کی شکست کے بعد جاپان کسی صورت میں جنگ بندی کے لئے تیار نہ تھا جس کی وجہ سے لاکھوں انسانوں کی ہلاکت کا خطرہ تھا۔ امریکہ نے جاپان پر کوئی بڑا فوجی حملہ کرنے اور جنگ و جدل سے بچنے کے لئے جاپان پر ایٹم بم گرانے کا فیصلہ کیا تاکہ جاپان اپنی شکست تسلیم کر لے۔ پہلا ایٹم بم 6 اگست 1945ء کو جاپانی شہر ہیروشیما پر گرایا گیا۔ جس کے بعد چشم زدن میں 80000 جاپانی ہلاک ہو گئے۔ ایک دوسرا بم اس کے تین دن بعد 19 اگست 1945ء کو ایک دوسرے جاپانی شہر ناگاساکی پر گرایا گیا۔ جس کے بعد جاپان نے 3 ستمبر 1945ء کو شکست تسلیم کر لی اور وہ ہتھیار ڈالنے پر رضامند ہو گیا۔ ان بموں کے گرائے جانے کے بعد کافی عرصہ تک یہ بحث جاری رہی کہ کیا جاپان پر ایٹم بم گرانے کا امریکی فیصلہ انصاف پسندی پر مبنی تھا؟

Attomic Theory

ایٹمی نظریہ:

ایٹم مادے کا وہ چھوٹے سے چھوٹا حصہ جسے طاقتور خردبین سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا ایک ارب ایٹم اگر ایک قطار میں رکھے جائیں تو اس قطار کی لمبائی صرف ایک انچ ہوگی۔ ایٹموں کی سائنٹیفک خصوصیات سے انسان کو آگاہی کہیں جا کر بیسویں صدی کے آغاز میں ہوئی تھی۔ اگرچہ کائنات کی ہر چیز ایٹموں سے بنی ہوئی ہے۔ اور ان کی ایک سو سے زائد اقسام ہیں۔ سادہ ترین اقسام میں سے ایک ہائیڈروجن کا ایٹم ہے۔ ہائیڈروجن گیس دکھائی نہیں دیتی مگر ہوا کا ایک جزو ہے۔ اس کا ایٹم دو حصوں سے مل کر بنا ہے۔ اس کے بیچ کا حصہ مرکزہ یا نیوکلیئس Nucleus کہلاتا ہے اور اس کے گرد جو حصہ گردش کرتا ہے اسے برقیہ یا الیکٹران Electron کہا جاتا ہے۔ الیکٹران انیسویں صدی کے آخری حصے میں دریافت ہوا تھا۔ مرکزہ یا نیکلیئس دو قسم کے ذرات پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں نیوٹرون اور پروٹون کہتے ہیں۔ یہ دونوں برقی ذرات ہیں مگر نیوٹرون میں برق نہیں ہوتی۔ ایٹمی نظریہ کو آئن سٹائن نے اپنے نظریہ اضافیت 1905ء میں اور میکس پلانک نے اپنے نظریہ کوانٹم میں موثر طریقے سے پیش کیا ہے۔

آتن، مصری دیوتا:

Aton

مصری دیومالا میں سورج دیوتا کا نام، خدائے واحد۔ اسے مصر میں زندگی بخشنے والے اور دنیا کو محبت اور مسرت عطا کرنے والے کے طور پر پوجا جاتا تھا۔ یہ قدیم مصر کے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک تھا۔ آتن دیوتا کی پرستش کو خصوصی طور پر فرعون آمن حوطپ نے 1393 ق م۔ 1358 ق م میں رائج دیا تھا۔ اس فرعون کو اخناتون کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ وہ دنیا کا اولین توحید پرست بادشاہ تھا۔ اس نے آمن دیوتا اور اس کے پجاریوں کے مذہب کو ٹھکراتے ہوئے آتن دیوتا کا مذہب اختیار کیا تھا۔ اور آمن دیوتا کا نام مندروں اور معبدوں کی دیواروں سے اپنے بزرگوں کے نام کے ساتھ سے مٹوا کر آتن دیوتا کا نام لکھوا دیا تھا اور آمن دیوتا کے تمام بت بھی توڑ ڈالے تھے۔

Attica ایٹیکا:

یونان قدیم کی ایک ریاست جسے اکثر ایتھنز بھی کہا جاتا ہے، ایتھنز کا قدیم شہر اسی ریاست کا مرکزی شہر تھا۔ ایٹکا پر ایتھنز سے ہی حکومت کی جاتی تھی۔ ایتھنز اس قدیم دور میں یونانی دنیا کا سب سے اہم مرکز علم فن بن گیا تھا۔ ایٹکا کے زیادہ تر صاحب علم وفن اور دانشمند ایتھنز میں ہی رہتے تھے۔

Attila, The Hun ایٹیلا، ہنوں کا بادشاہ (453م):

اسے مورخین نے ''عذاب الٰہی'' کا نام دیا ہے۔ یہ سلطنت روما سے خراج وصول کرتا تھا۔ 450ء میں رومی شہنشاہ مارسین اور شہناہ ویلینٹن نے اسے خراج دینا بند کر دیا تھا۔ اسی سال رومی شہنشاہ کی بہن گریٹا نے ایٹلا کو خفیہ طور پر شادی کی پیشکش کی تھی۔ ایٹیلا نے اس کے جہیز میں نصف سلطنت کا مطالبہ کیا جو شہنشاہ کو نامنظور ہوا۔ اس کے جواب میں ایٹیلا نے رومی صوبے گال پر حملہ کر دیا مگر شکست کھائی۔ 452ء میں اس نے شمالی اٹلی پر حملہ کر دیا مگر غالباً رسد کی کمی کی وجہ سے روم پر قبضہ نہ کر سکا اس کے ظلم وستم کی داستانیں مورخین نے مبالغہ آرائی کی حد تک بیان کی ہیں۔ روم سے واپس پر وہ زیادہ شراب نوشی کی وجہ سے ہلاک ہو گیا تھا۔

Attlee, Clement ایٹلی کلیمنٹ (1883ء۔1967ء):

برطانوی سابق وزیر اعظم اور سیاستدان اور لیبر پارٹی کا راہنما اور معاشرتی کارکن۔ 1924ء اور 1929ء میں بننے والی لیبر پارٹی کی حکومتوں میں شامل رہا۔ 1935ء میں لیبر پارٹی کا چیئرمین بنا۔ جنگ عظیم دوم کی مخلوط قومی حکومت میں نائب وزیر اعظم بنا۔ 1945ء میں پاٹسڈیم کانفرنس میں شرکت کے وقت وزیر اعظم بن گیا۔ اس کی حکومت نے برطانیہ میں بیشتر صنعتوں کو میا لیا تھا۔ اسی کے عہد وزارت میں ہندوستان کو آزادی ملی۔ 1951ء کے انتخابات میں اسلحہ بندی کے اصرار کی وجہ سے اس نے قدامت پسندوں کے ہاتھوں شکست کھائی اور وہ حزب اختلاف کا راہنما بن گیا۔ 1955ء میں اسے فرسٹ ارل کا خطاب دیا گیا۔

Augsburg, Peace of آگسبرگ کا معاہدہ امن:

یہ معاہدہ امن تحریک اصلاح کے دوران لوتھرین اور رومن کیتھولکوں کے درمیان طے پایا تھا جس کی رو سے والیان ریاست اور امراء کو یہ آزادی رائے دی گئی تھی کہ وہ کیتھولک ازم یا پروٹسٹنٹ ازم دونوں میں سے چاہے کسی ایک کا انتخاب کرلیں اور اپنی رعایا کے لیے بھی وہی مسلک منتخب کریں۔ اگرچہ اس معاہدہ کو دونوں فریقین نے پوری طرح قبول نہیں کیا تھا مگر اس کے باوجود اگلی کئی دہائیوں تک دونوں فریقوں تشدد اور جنگ کے واقعات رونما نہیں ہوئے۔

Augustan Age

آگسٹن عہد: انگریزی ادب میں اٹھارہویں صدی کی ایک تحریک۔ اس تحریک کو نیوکلاسیکل عہد New Classical Age بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ عہد تعقل Age of Reason بھی کہلاتی ہے۔ یہ تحریک آگسٹین عہد اس لئے کہلاتی ہے کہ اس عہد کے انگریز ادیبوں نے عہد آگسٹن کے شاعروں اور ادیبوں ورجل Virgil، ہوریس Horace اور اوڈ Ovid کا اتباع کرتے ہوئے اس عہد کے لاطینی ادب کی طرح کا اعلیٰ اور شائستہ ادب تصنیف کیا تھا۔ آگسٹین عہد کے انگریز شعراء اور ادباء میں الیگزینڈر پوپ، جان ڈرائیڈن، جوناتھن سوئفٹ اور جوزف ایڈیسن وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب نے لاطینی ادیبوں کا طرز تحریر اختیار کیا تھا۔

St. Augustine of Canter Bury: سینٹ آگسٹین آف کنٹربری

جب برطانیہ پر سے رومیوں کا تسلط اٹھ گیا تو پوپ گریگوری اول نے سینٹ آگسٹین کو ایک تبلیغی جماعت کا سربراہ بنا کر 597ء میں انگلستان بھیجا تھا۔ شاہ کینٹ، ایتھلبرٹ نے اسے جنوبی انگلستان کے قصبے کنٹربری میں جگہ دی اور خود اس کے ہاتھ سے بپتسمہ لے کر اسے عیسائیت کی تبلیغ کی عام اجازت دی۔ سینٹ آگسٹین نے انگلستان میں رومن کیتھولک رسوم اور رومن کیلنڈر متعارف کرایا اور بہت سے افراد کو بپتسمہ دیا۔ 603ء میں سینٹ آگسٹین کو کنٹربری کا آرچ بشپ مقرر کیا گیا۔ سینٹ آگسٹن کی تاریخ وفات 607ء کا ایسٹر ڈے ہے۔

Augustine, St. of Hippo: سینٹ آگسٹین آف ہپو

مسیحی دنیا کا ایک مشہور بزرگ جو شمالی افریقہ کا آرچ بشپ تھا۔ ایک رومی فوجی افسر کا بیٹا تھا اور 13 نومبر 354ء کو تیونس میں پیدا ہوا۔ شروع میں ایک بت پرست تھا۔ چونکہ اس کی ماں مسیحی تھی اس لئے رفتہ رفتہ وہ عیسائیت کی طرف مائل ہوتا چلا گیا۔ قرطاجنہ کی یونیورسٹی سے تعلیم پاکر خطابیات کا استاد مقرر ہوا پھر روما اور میلان چلا گیا۔ جہاں اس نے میلان کے سینٹ امبروس کا خطبہ سنا اور اسی کے ہاتھ پر عیسائیت قبول کی۔ پھر بہت جلد عیسائیت کا ایک بہت بڑا مبلغ بن گیا۔ وہ 396ء سے 430ء تک ہپو کا بشپ رہا۔ اس کی تحریروں نے کلیسا پر بہت اثر ڈالا، اس کے پیروکار آگسٹینی کہلاتے ہیں۔ اس نے 430ء میں ہپو میں وفات پائی۔

شہنشاہ آگسٹس، دیکھئے Augustus -Octiavian, Caeser

آنگ سان (1915ء۔1947ء): Aung San

برما کی تحریک آزادی کا راہنما، اس نے زمانہ طالب علمی سے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا تھا اور 1936ء میں برطانوی حکومت کے خلاف چلائی جانے والی تحریک میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ جنگ عظیم دوم کے دوران اس نے جاپان کی حمایت سے ایک فوج آزادی تشکیل دی مگر جلد ہی وہ جاپانیوں کے خلاف ہوگیا۔ جنگ کے اختتام پر اس نے 1948ء میں برطانوی حکومت کے ساتھ برما کی آزادی کے لئے ایک سمجھوتے پر گفتگو کی۔ لیکن اسی دوران اسے قتل کردیا گیا اور وہ برما میں صبح آزادی طلوع ہونے سے صرف ایک سال پہلے آنجہانی ہوگیا۔ اسے برما کا ایک قابل تکریم ہیرو اور انسانی حقوق کا راہنما تسلیم کیا جاتا ہے۔

آنگ سان سوچی (1945ء)۔ Aung San Suukyi

برما میں عرب اختلاف کی مشہور راہنما جو برما کی تحریک آزادی کے راہنما آنگ سان کی بیٹی ہیں انہوں نے تعلیم غیر ممالک میں پائی اور 1988ء میں برما یا میانمار واپسی آکر ایک سیاسی پارٹی نیشنل لیگ برائے جمہوریت کی بنیاد رکھی اور برما میں طویل عرصہ سے قائم فوجی آمریت کو ختم کرنے اور ایک جمہوری معاشرہ تشکیل دینے کا عزم کیا۔ نتیجتاً برما کی فوجی حکومت نے انہیں 1989ء میں ان کے گھر پر نظر بند کردیا مگر اس کے باوجود ان کی پارٹی نے شاندار کامیابی حاصل کی اور پارلیمانی انتخابات میں بے مثال اکثریت حاصل کی۔ فوجی حکومت نے آنگ سان سوچی اور ان کی پارٹی کو اقتدار منتقل کرنے سے انکار کردیا۔ 1991ء میں آنگ سان سوچی کو ان کی جمہوریت کے قیام کے لیے کی گئیں کوششوں پر نوبل انعام برائے انسانی حقوق دیا گیا تھا۔

اورنگ زیب عالمگیر (1618ء۔1707ء): Aurangzeb, Emporer

ہندوستان میں مغلیہ حکمران خاندان کے چھٹے شہنشاہ نام محی الدین لقب اورنگ زیب اس کے والد شاہجہان نے اسے عالمگیر کا خطاب دیا تھا۔ اورنگ زیب ابھی دو سال کا تھا کہ اس کے والد شاہجہان نے اس کے دادا شہنشاہ جہانگیر کے خلاف بغاوت کردی اور بیوی بچوں کو لے کر بنگال اور تلنگانہ میں پھرتا رہا۔ آخر جہانگیر کے کہنے پر بیٹوں، دارشکوہ اور اورنگ زیب کو واپس دربار شاہی میں بھیج کر صلح کرلی، ان دونوں شہزادوں نے کچھ عرصہ ملکہ نور جہان کی نگرانی میں تربیت پائی اور نگ زیب نے میر ہاشم اور ملا صالح جیسے عالموں سے تعلیم حاصل کی۔ مغل شہنشاؤں میں اورنگ زیب پہلا بادشاہ تھا جس نے قرآن مجید حفظ کیا۔ سترہ برس کی عمر میں (1636ء) میں دکن کا صوبیدار مقرر ہوا۔ اس دوران اس نے کئی بغاوتوں کو فرو کیا شاہجہاں کے ایام بیماری کے دوران دارا شکوہ نے تمام انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیا اور شاہجہاں کی موت کی افواہ پھیل گئی جس کے بعد اورنگ زیب اور دوسرے شہزادوں نے اپنی اپنی حکومت قائم کرنے کا اعلان کیا۔ اورنگ زیب نے ساموگڑھ کے قریب شاہی فوج پر فتح پائی اور وہ ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب کے نام سے تخت نشین ہوا اس نے تقریباً (1659ء۔1707ء) پچاس سال سے زائد عرصہ

تک حکومت کی اور ہندوستان سے بہت سے غیر اسلامی رسموں اور رواجوں کو ختم کیا۔

aurelius, Antoninus

اورلیلیس انٹونینس عرف کیراکلا:

رومی شہنشاہ (198ء سے 217ء تک حکومت کی اس کا اصل نام سپٹمیس ویسینا اس Septimius Bassianas تھا بعد ازاں اس نے اپنا نام تبدیل کر کے مارکس اورلیلیس Marcus Aurelius رکھ لیا تھا۔ اورلیلیس نے برطانیہ کے کیلڈونین قبائل کے خلاف فوج کشی اور شہنشاہ ہیڈرین کی تعمیر کردہ دیوار کی مرمت کرائی تاکہ وحشی قبائل کے حملوں سے بچا جا سکے۔ اس نے جرمنی کے آلمانی قبائل کے خلاف بھی جنگ کی اس نے ایک پارتھی شہزادی سے شہزادی کی کوشش کی جو کامیاب نہ ہو سکی۔ مشرق پر حملے کی تیاریوں کے دوران اسے قتل کر دیا گیا۔

Aurelius, Marcus

اورلیلیس، مارکس (121ء۔180ء):

رومی شہنشاہ اور فوجی جنرل اسے شہنشاہ ہیڈرین کے بیٹے نے اپنا متبنیٰ بنالیا تھا۔ بطور شہنشاہ تخت نشین ہونے کے بعد اسے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا جن میں ان دنوں سلطنت روم گھری ہوئی تھی۔ برطانیہ سے لے کر دریائے ڈینیوب کے کناروں تک رومی سلطنت پر وحشی قبائل یلغار کیئے ہوئے تھے۔ شہنشاہ نے ان کے خلاف موثر کاروائی کی۔ مارکس کو ایک دانشمند شہنشاہ تسلیم کیا جاتا ہے اور وہ اپنی تصنیف Meditation کی وجہ سے بھی مشہور ہے دیکھئے Auschwitz. Birkenau۔Death Camps German۔

Australopithe Cine

آسٹریلوپیتھی کن (لاطینی زبان میں بندر):

قدیم انسان، جس کا ڈھانچہ (Fossils) براعظم افریقہ سے دریافت ہوا اس نوع کو مجموعی طور پر آسٹریلو پتھیکن کہا جاتا ہے جب کہ پہلے اسے ایسا بوزنا یا Ape قرار دیا گیا تھا جس کے دانت اور ہڈیاں آدمی سے ملتیں تھیں۔ بعد کی تحقیقات نے اس نوع کو آدمی ہی کی گمشدہ نسلوں میں سے ایک قرار دیا گیا۔ اس نوع کا ڈھانچہ جنوبی افریقہ کے علاقے بچوانا لینڈ میں 1924ء میں ایک چونے کی چٹان میں پتھرایا ہوا ملا تھا۔

Austria- Hungary

آسٹریا ہنگری، سلطنت:

یورپ کی ایک قدیم متحدہ سلطنت جس میں براعظم یورپ کے وسطی جنوبی اور مشرقی حصے شامل تھے۔ آج کل یہ آسٹریا، ہنگری، پولینڈ، چیلوسلواکیہ اور یوگوسلاویہ اور مزید ملکوں میں منقسم ہو چکی ہے۔ 1273ء میں ہیپس برگ خاندان کا رئیس رودولف جرمنی اور آسٹریا کا شہنشاہ منتخب ہوا اور تقریباً 600 سال تک یہ حکومت قائم رہی اس خاندان کا آخری بادشاہ 1918ء میں تخت سے دستبردار ہوا تھا۔ یوں پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد آسٹریا ہنگری کی یہ سلطنت ہیپس برگ خاندان کے نام کے ساتھ ہی ختم ہو گئی۔

Automobile

آٹوموبائل:

بھاپ یا پیٹرول کی طاقت سے خود بخود چلنے والی گاڑی جو انیسویں صدی کے آخری عشروں میں ایجاد ہوئی۔ آٹو موبائل یا خود بخود چلنے والی گاڑی کی ایجاد کا سہرا کسی ایک شخص کے سر نہیں بندھتا۔ کیونکہ ایسی گاڑیوں کا تصور ہومر کے زمانے سے موجود تھا مشہور اطالوی مصور لیوناڈو ڈونچی نے بھی ایسی گاڑیوں کے تصور کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا تھا۔ 1740ء میں پیرس میں ایک شخص جیکوئس نے اپنی بنائی ہوئی خود بخود چلنے والی گاڑی چلا کر دکھائی تھی۔ آٹو موبائیل کی تاریخ میں پہلا صحیح انجن آٹو وان گریکے نامی جرمن نے ایجاد کیا تھا جس سے خود بخود چلنے والی گاڑی کی ایجاد کو تقویت پہنچی تھی۔ بعد ازاں برطانیہ اور فرانس کے آٹو موبائیل کلبوں نے اتفاق رائے سے یہ فیصلہ دیا تھا کہ نیکولس جوزف کوگنٹ پہلی موٹر کار کا صحیح معنوں میں موجد تھا۔ اس کا ایجاد کردہ 1769ء کا ماڈل سوا دو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے مسلسل بیس منٹ تک چل سکتا تھا۔ اس کے بعد کارل بینز اور ڈیملر نے گیسولین کی طاقت سے چلنے والی کامیاب گاڑیاں تیار کی تھیں۔ ان دونوں کا تعلق جرمنی سے تھا۔

آوار: Avars

مشرقی یورپ کے دلدلی کے علاقوں میں رہنے والے لوگ جنہوں نے بحیرۂ اسود سے مشرقی یورپ تک ایک سلطنت قائم کی تھی۔ یہ سلطنت 600 عیسوی میں قائم ہوئی تھی۔ آوار لوگ اپنی فتوحات کی وجہ سے کافی باثروت تھے اور 790ء تک ناقابل شکست تصور کیے جاتے تھے۔ جس کے بعد چارلس دی گریٹ یا شارلیمان اعظم نے انہیں تباہ کر دیا۔ اور بغیر جنگ لڑے ان کی دولت پر قبضہ کر لیا۔ دیکھئے شارلیمان اعظم۔

ایوی گنان: Avignon

جنوبی فرانس کا ایک شہر جہاں 1309ء سے 1377ء تک پاپائے روم نے ایام جلاوطنی گزارے۔ 1309ء میں ایک فرانسیسی پاپائے روم کلیمنٹ پنجم کا ایوی گنان میں انتخاب ہوا اور اس نے فرانس ہی میں قیام کرنا پسند کیا۔ اس کے بعد کئی اور پاپائے روم بھی اسی شہر میں رہائش پذیر رہے۔ تاریخ کلیسا میں یہ عرصہ اسیری ایوی گنان Captivity of Avignon کہلاتا ہے۔ جو بائبل کی ایک اور اصطلاح اسیری بابل Babylonian Cap سے متاثر ہو کر وجود میں آئی تھی۔ 1378ء میں ایک پوپ روم میں منتخب ہونے لگا اور دوسرا ایوی گنان میں۔ یہ تقسیم 1409ء تک جاری رہی اور اس سال اس تقسیم کو ختم کرنے کے لئے ایک تیسرا پوپ منتخب کیا گیا۔ 1417ء سے یہ سلسلہ ختم ہو گیا اور پھر سے ایک ہی پوپ روم میں منتخب ہونے لگا۔

عوامی لیگ: Awami League

بنگلہ دیش کی بانی سیاسی جماعت جو 1949ء میں وجود میں آئی تھی ان دنوں بنگلہ دیش مشرقی پاکستان کہلاتا تھا۔ شیخ مجیب الرحمان کی قیادت میں عوامی لیگ نے پاکستان میں ہونے والی پہلے پارلیمانی انتخابات 1970ء میں اکثریت حاصل کی اور یوں وہ پاکستان کی قومی اسمبلی کی سب سے بڑی جماعت قرار پائی مگر شیخ مجیب الرحمان کے

علیحدگی پسندانہ 6 نکات کی وجہ سے صدر یحییٰ خان نے انہیں اقتدار منتقل نہیں کیا۔ جس کے بعد عوامی لیگ اور اس کے رہنماؤں نے پاکستان سے علیحدگی کی تحریک شروع کر دی جس کی بنا پر پاکستان کی فوج کو مشرقی پاکستان میں آپریشن کرنا پڑا جس کی وجہ سے عوامی لیگ کے اکثر راہنما فرار ہو کر بھارت چلے گئے اور انہوں نے وہاں بھارت کی آشیر باد سے مکتی باہنی نامی ایک عسکری تنظیم قائم کر کے مشرقی پاکستان میں بغاوت کر دی۔ 1971ء میں ہونے والی پاک بھارت جنگ کے بعد بنگلہ دیش وجود میں آ گیا اور عوامی لیگ وہاں کی حکمرانی جماعت بن گئی۔ 1975ء میں شیخ مجیب الرحمان کے قتل کے بعد بھی عوامی لیگ بنگلہ دیش دو بڑی سیاسی جماعتوں میں سے ایک ہے۔

Axial Age

محوری عہد:

Axial Age کی اصلاح انیسویں صدی میں ایک جرمن عالم کارل جسپر Carl Jaspers نے 800 سے 200 قبل از مسیح کے زمانے کے لئے استعمال کی تھی۔ یہ وہ زمانہ ہے جب دنیا کے کئی عظیم مذاہب اور نظام ہائے فلسفہ وجود میں آئے تھے۔ اسی دور میں ان افریقی اور ایشیائی خطوں میں جو دنیائے قدیم کہلاتے تھے اور انسانی معاشرت کی آماجگاہ تھے اور جہاں اخلاقیات سے متعلق خصوصاً انسانوں کے باہمی روابط اور سماجی تعلقات اور سوچ بچار کرنے والی ذہنی خصوصیت یا صلاحیت آزادانہ طور پر پنپی۔ اس عہد کے اہم مذہبی مفکرین اور فلسفیوں میں کنفیوشیکس Confucius، مینسیس Mencius، لاؤزے Laozi، سقراط Socrates، افلاطون Plato، زرتشت، مہاتما بدھ اور مہاویر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اسی عہد میں عظیم پیغمبران بنی اسرائیل بھی نمایاں ہیں۔ ان مفکرین، فلاسفر اور پیغمبران کرام نے مختلف فکری مکتب اور مختلف یوروایشیائی تہذیبیں تشکیل دیں۔ یہودیت، یونانی فلسفہ، زرتشتیت یا مجوسیت جین مت اور بدھ مت اس عہد میں وجود میں آنے والے مذاہب اور فلسفے ہیں۔ آج کے تین بڑے مذاہب، یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں جو فکری نظام پایا جاتا ہے وہ انہیں قدیم مذاہب کی طرح ہے۔ تاہم بہت سے مورخ اس عہد کو محوری عہد تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ مذاہب اور نظام فلسفہ محض اتفاقی طور پر اس زمانے میں وجود میں آئے تھے۔

Axis Powers

محوری طاقتیں:

دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی، اٹلی اور جاپان کا اتحاد اور جرمنی اور اٹلی میں طے پانے والے جنگی معاہدات محور Axis کہلاتے ہیں جنہوں نے جرمنی اور اٹلی کو ایک محور میں شامل کر دیا تھا۔ بعد ازاں ان معاہدوں میں جاپان نے بھی شرکت کر لی تھی اور یوں یہ تینوں طاقتیں ''محوری طاقتیں'' کہلاتی ہیں۔

Axum

آکسوم:

ساتویں صدی ایتھوپیا میں ایتھوپیا کے قدیم دارالحکومت آکسوم کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ یہ سلطنت سبا Kingdom of Sheba کا صدر مقام تھا۔ ایبے سینیا کی تہذیب اور مذہب کا مرکز یہ ایتھوپیائی شہر سطح سمندر

سے تقریباً سات ہزار فٹ کی بلندی پر شمالی ایتھوپیا کے صوبے ٹائیگر میں واقع ہے آکسوم کا نام قدیم مورخین کے ہاں ملتا ہے۔ پہلی صدی عیسوی کا ایک گمنام مصنف اپنی کتاب، پیری پلس مارس ایریتھرائی میں لکھتا ہے کہ یہ شہر اور اس کے لوگ آکسومائٹ کہلاتے تھے۔ 525ء میں ایک اور عیسائی مصنف کوسس بھی اس کا تذکرہ کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ اس شہر کے لوگ ہاتھی دانت کی مصنوعات، پیتل اور غلام برآمد کرتے تھے۔ چوتھی صدی عیسوی میں آکسوم کے لوگوں نے عیسائیت قبول کرلی تھی یہ شہر ایک مینار کی وجہ سے بھی مشہور تھا جو کسی شاہی مقبرے کے نشان کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا۔

بعض محققین نے لکھا ہے کہ یہاں تابوت سکینہ یا وہ صندوق جس میں تورات کی الواح محفوظ تھیں، لایا گیا تھا، یہ تابوت سینٹ میری آف زائین کے گرجا میں رکھا گیا تھا۔ اسی لئے اس گرجا کو مقدس مقام کی حیثیت حاصل تھی۔ زائین ملکہ سبا کا بیٹا تھا۔

آیت اللہ خمینی دیکھئے خمینی آیت اللہ روح اللہ Ayatollah Khomeini۔

ایودھیا یا اجودھیا: Ayudhya

ہندوستان کا ایک قدیم شہر، جسے رام چندر جی کی جائے پیدائش ہونے کا شرف حاصل ہے۔ 1948ء سے اس شہر کا سرکاری نام ایودھیا ہے۔ یہ بھارت کے سات مقدس مقامات میں سے ایک ہے یہ فیض آباد کے قریب واقع ہے، یہاں سالانہ تین میلے لگتے ہیں۔ یہاں کے مشہور مندروں میں ہنومان جی کا مندر مشہور ہے۔ مشہور زمانہ بابری مسجد بھی اسی شہر میں واقع تھی۔ جس کو شہید کردیا گیا تھا۔

ازی کیوی بنجامن نامدی: Azikiwe, Benjaminnnamdi

جائیجریا کا پہلا صدر اور مصنف (1963ء۔1966ء)۔ امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ پہلے پہل ایک اخبار کا ایڈیٹر بنا اور پھر نیشنل کنونشنل نائجریا پارٹی کا راہنما بن گیا اور اس نے ملکی سیاسیات میں شمولیت اختیار کرلی۔ کئی اہم عہدوں پر متعین رہنے کے بعد وہ فیڈرل ری پبلک آف نائجریا کا پہلا صدر منتخب ہوا۔ اس نے تقریباً چار سال حکومت کی اسے فوج نے اس عہدے سے ہٹایا گیا تھا۔ وہ نائجریا میں فوجی حکومت کے اختتام کے بعد بھی سیاست میں حصہ لیتا رہا اور 1986ء میں اس نے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا تھا۔

ازطیک، ہندی امریکی تہذیب (1521ء۔C1200): Aztecs

ایک میسوامریکی Mesoamerican تہذیب جو وادی میکسیکو میں پروان چڑھی، یہ لوگ خود کو میکسکا Mexica کہلاتے تھے انہوں نے جنوبی وسطی امریکہ میں ایک عظیم الشان سلطنت قائم کی تھی جس کا دارالحکومت ٹینوچ ٹیٹسلان Tenochtitlan تھا جو جھیل ٹیکسیکو Texcoco کے وسط میں تعمیر کیا گیا تھا اور چاروں سمت سے پانی میں گھرا ہوا تھا۔ اس شہر کی آبادی دو سے تین لاکھ تھی۔ اس شہر میں کئی محل، مندر اور دیگر شاندار عمارات تعمیر کی

گئی تھیں کئی اقدار میں ازطیک تہذیب شمالی امریکہ کی قدیم تہذیب ٹولٹیک Toltec اور اولمیک Olmec
تہذیبوں کی وراث تھی ازطیک لوگ جنگجو لوگ تھے اور اپنے مفتوحین سے خراج وصول کرتے تھے۔ یہ خراج انسانی
قربانی کی رسم کی ادائیگی کے لیے خود بے شمار انسانوں کی شکل میں وصول کیا جاتا تھا۔ قربانی کے لئے لائے گئے ان
انسانوں کے سینوں سے انہیں ذبح کرنے سے پہلے پروہت دل نکال لیتے تھے۔ یہ انسانی قربانیاں ازطیک اپنے
دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرتے تھے۔ 1521ء میں ہسپانوی فاتح ہرنانڈو کورٹیز نے صرف
400 ساتھیوں کے ساتھ ٹینوخ ٹیٹلاں فتح کر کے ازطیک تہذیب کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی۔

"B"

باتھ ازم، بعث ازم: Ba,Athism

عرب بعث سوشلسٹ پارٹی Arab Ba'ath S. Party، شام کی ایک مشہور سیاسی جماعت جس کی بنیاد 1940ء حزب بعث کے نام سے رکھی گئی تھی۔ 1954ء میں حزب بعث اور عرب سوشلسٹ پارٹی کے ادغام کے بعد عرب بعث سوسلسٹ پارٹی کہلائی۔

اس سیاسی جماعت کے دو بڑے مقاصد تھے۔ اول عرب ممالک کو بیرونی استعمار سے آزاد کرانا۔ دوم ان کی معاشرتی و معاشی اصلاح کی منصوبہ بندی، نیز انہیں متحد رکھنا۔ جیسا کہ نام ہے ظاہر ہے یہ پارٹی سوشلزم کی طرف مائل تھی۔ اس پارٹی کے اصولوں کے علاوہ اس کے پروگرام بھی مرتب کئے گئے تھے۔ 1948ء میں اسرائیل کے خلاف جنگ شروع ہوئی، تو بعث پارٹی نے نوجوانوں کے فوجی دستے اس جنگ کے لئے منظم کئے۔ بعث پارٹی شام کے علاوہ کئی عرب ممالک بھی قائم تھی مگر سب سے نمایاں شام اور عراق میں ہوئی۔ عراق میں یہ پارٹی 2003ء میں امریکہ کے عراق پر کئے گئے حملے تک برسر اقتدار تھی۔

مینارہ بابل: دیکھئے Babylonia، Babel, Tower of۔

ظہیر الدین بابر، شہنشاہ: Babar

ظہیر الدین بابر (937ھ/1483ء۔1530ء) والد کی طرف سے تیموری اور ماں کی طرف سے چغتائی چنگیزی۔ 8 جون 1498ء میں صرف گیارہ سال کی عمر میں یہ مقام فرغانہ تخت نشین ہوا۔ باپ کے زمانے ہی میں بابر کے خاندان میں چچاؤں اور ماموؤں میں لڑائیاں چھڑ چکی تھی، تخت نشینی کے بعد دس برس تک اس خاندان جنگ میں ملوث رہنے کے بعد بابر کو وطن چھوڑنا پڑا۔ 1504ء میں بابر کابل کا بادشاہ بن گیا۔ سمرقند اور قندھار پر حملوں کے بعد بابر نے ہندوستان کا رخ کیا اور 1526ء میں ابراہیم لودھی کو شکست دیے کر دہلی و آگرہ پر قبضہ کرلیا اور شہنشاہ ہندوستان کہلایا۔ 1527ء میں اس نے کنواہہ کے مقام پر راجپوتوں کو شکست دی مگر اسے زیادہ مدت حکومت کرنا نصیب نہ ہوئی اور اس نے 26 دسمبر 1530ء کو آگرہ میں وفات پائی۔

بابل: Babylon

میسوپوٹیمیا، عراق کا قدیم شہر جہاں انجیل کی روایت کے مطابق حضرت نوحؑ کی اولاد نے جو ایک ہی زبان بولتی تھی، آسمان تک ایک مینارہ تعمیر کرنے کی کوشش کی، اس پر وہ ایک دوسرے کی بات سمجھنے سے قاصر ہوگئے (پیدائش 11:1-9) یہ قدیم شہر دریائے فرات کے کنارے واقع تھا۔ اس زمانے میں پورے مشرق وسطی کی تجارت کا مرکز تھا۔ یہ شہر 2000 ق م سے مختلف شاہی خاندانوں کی سلطنتوں کا دارالحکومت رہا۔ یہ اپنے معلق باغات

کی وجہ سے مشہور تھا۔ دیکھئے "بابل کے معلق باغات" جو دنیائے قدیم کے سات عجائبات میں سے ایک تھے۔

Babylonia

بابل، سلطنت: دوآبہ دجلہ و فرات میں واقع ایک قدیم سلطنت جس کا مرکزی شہر بابل تھا۔ یہ نام دوآبہ دجلہ و فرات کے جنوبی حصے کی ان تمام شہری ریاستوں (لیگاش، اکاد، ایرک اور ار) کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو قبل از مسیح کی تیسری ہزاری میں برسر عروج تھیں۔ تاہم اس سے صرف دوسامی تہذیب مراد لی جاتی ہے جس کی بنیاد سارگون دوم نے رکھی تھی اور جسے شاہ حمورابی کے عہد میں عروج حاصل ہوا تھا۔ جو قریباً 1800 ق م میں۔ بر سر اقتدار آیا تھا حتیوں اور خانہ بدوش کشیوں Kassiles کے حملوں کی وجہ سے اس سلطنت کو سترہویں صدی قبل از مسیح میں زوال آ گیا تھا بعد ازاں آشوری سلطنت کے زیر اقتدار بابل کو ایک بار پھر عروج نصیب ہوا۔ بعد ازاں نیبوپولاسر (625 ق م) نے بابل کو مستقل طور پر آزاد کرالیا اور بخت نصر Nexokaidnazar کے عہد میں یہ سلطنت انتہائی عروج کو پہنچی مگر 538 ق م میں ایرانی فاتح سیروش اعظم کی فتح کے بعد بابل زوال پذیر ہو گئی۔ علوم و فنون اور تہذیب کے دوسرے پہلوؤں کی ترقی میں بابل نے بیش بہا خدمات انجام دیں تھیں اور آج کے سائنسی علوم کی بنیاد بابل ہی میں رکھی گئی تھی۔

Babel, Hanging Gardens

بابل کے معلق باغات: بوکد نصر یا بخت نصر نے بابل میں کلدانی سلطنت کا احیا کیا تھا۔ (چھٹی صدی قبل از مسیح) اس بادشاہ نے بابل میں ایسی تعمیرات کا اہتمام کیا جن سے یہ شہر بابل قدیم اور نینوی دونوں پر سبقت لے گیا۔ بخت نصر کے عہد میں شہر بابل پندرہ مربع میل میں محیط تھا۔ اس شہر کے گرد فصیل تعمیر کی گئی تھی۔ شہر کے عین وسط سے دریائے فرات گزرتا تھا۔ بابل کے شہرہ آفاق معلق باغات بھی بخت نصر نے اپنی ایک ملکہ کے لئے لگوائے تھے۔ حقیقتاً یہ معلق نہیں تھے بلکہ ایک ایسی جگہ لگائے گئے تھے جو درجہ بدرجہ بلند ہوتی ہوئی ساڑھے تین سو فٹ تک پہنچ گئی تھی۔ اس کی عین چوٹی پر ایک بڑا حوض تھا جو پانی سے بھرا رہتا تھا اسی حوض سے مختلف درجے کے باغات تک پانی پہنچتا تھا۔ ان باغات کے ہر درجے میں زمین کو ایسا تیار کیا گیا تھا کہ درختوں کے نمو میں کوئی کمی نہ آئے۔ نہ ضرورت سے زیادہ پانی نچلے طبقات تک سرایت کر سکے۔ بابل کے زوال کے ساتھ ساتھ یہ معلق باغات بھی مٹ گئے مگر آج بھی یہ دنیائے قدیم کے سات عجائبات میں شمار کئے جاتے ہیں۔

Babylonian captivity (B.C.E)

اسیری بابل، قدیم: 587 ق م میں بخت نصر کے ہاتھوں یروشلم کی تباہی کے بعد بخت نصر یروشلم سے ہیکل سلیمانی کے خزانے اور بے شمار یہودیوں کو پابہ زنجیر کر کے اپنے ساتھ بابل لے گیا۔ اسی اسیری یہود اسیری بابل کے دوران یہ یہودی تل ابیب نامی کیمپ میں رکھے گئے۔ اسی اسیری کے دوران عیساہ نبی کی تحریروں سے یہودیت کا احیا ہوا۔ یہ اسیری

شہنشاہ ایران کے 515 ق م میں بیگل سلیمانی کی دوبارہ تعمیر تک جاری رہی اور اسی شہنشاہ نے یہودیوں کو اسیری بابل سے نکال کر یروشلم یا فلسطین جانے کی اجازت دی تھی۔

Babylonian Captivity (C.E) اسیری بابل، جدید:

اسیری بابل جدید کی اصطلاح پاپائے روم (Pope) کے فرانس کے شہر ایوی گنان میں 1309ء تک قیام کے لئے مستعمل ہے۔ اس پاپائی قیام ایوی گنان کو بنی اسرائیل کی چھٹی صدی قبل از مسیح میں رونما ہونے والی اسیری بابل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس زمانہ اسیری میں پاپائے روم، روم سے ایوی گنان منتقل ہو گئے تھے اور کلیسائی نظام فرانس سے تعلق رکھنے والے کارڈنیل Cardinals کے ہاتھوں میں چلا گیا تھا۔ یا مسیحی مورخین کے مطابق کلیسائی نظام فرانسیسی کارڈنیلوں کے ہاتھوں میں اسیر ہو گیا تھا۔

Bacon, Francis فرانس بیکن:

فرانس بیکن (1561ء۔1626ء) انگریز فلسفی اور سیاسی مدبر۔ اس نے ملکہ ایلزبتھ اول کے ماتحت آہستہ آہستہ ترقی کی، لیکن جیمز اول کے تخت نشین ہونے کے بعد اس کی ترقی تیز تر ہو گئی، نائٹ لارڈ (1603ء) میں چانسلر کی حیثیت سے اس نے 1521ء میں رشوتیں لینے کے جرم کا اعتراف کیا۔ اس کے بعد اسے ہمیشہ کے لئے سرکاری عہدوں سے نااہل قرار دے دیا گیا۔ اس نے اپنی بقیہ زندگی گوشہ تنہائی میں بسر کی۔ اس کے فرسیانہ اور معنی خیز انشائیے (1597ء) اس کی مقبول ترین تصانیف میں سے ایک ہیں۔ جدید تجرباتی سائنس میں استقرائی طریق استدلال (Inductive Method) فلسفے کی ثروت میں اس نے بہت عظیم الشان اضافہ کیا۔ اس نے کل علم انسانی کی تنظیم نو کا جو منصوبہ۔ Instauration Magna کے نام سے بنایا تھا۔ اس کے دو حصے بھی مکمل کئے تھے جو علی الترتیب (۱) ترقی علم The Advancment of Learning اور (۲) نئی دستاویز Novum-Organum ہیں۔ اس کے علاوہ نیو ایٹلانٹس بھی اس کی اہم تصانیف میں شامل ہیں۔

Bactria باختریا یا بیکتریا:

وسط ایشیا کی قدیم یونانی سلطنت (موجودہ شمالی افغانستان، مشرقی ایران)۔ اس کا دارالحکومت باختر (موجودہ بلخ) کہلاتا تھا۔ یہ ایران کی باج گزار ریاست تھی جسے 328 ق م میں سکندر اعظم نے فتح کیا تھا بعد ازاں یہ سلیوکسی، یونانی بادشاہوں کے ماتحت رہی۔ 240 ق م میں خود مختار ہو کر یونانیوی اور باختریوں کی ایک طاقتور ریاست بن گئی۔ تقریباً 130 ق م میں اسے سکایا ساگا Sakas خانہ بدوش قبائل نے فتح کر لیا۔

Baalbeck بعلبک:

لبنان کا ایک قصبہ، دمشق کے شمال میں واقع ہے یہاں ایک قدیم زمانے کے ایک بہت بڑے شہر کے کھنڈرات موجود ہیں۔ جہاں بعل دیوتا کی پرستش ہوتی تھی جو سورج دیوتا تھا۔ اسی وجہ سے یونانی زبان میں اسے

ہیلیو پولس (Heliopolis) یعنی سورج دیوتا کا شہر کہتے تھے۔ اس شہر کو عہد رومہ میں بہت عروج حاصل ہوا تھا۔

Baghdad

بغداد:

عراق کا دارالحکومت جسے دریائے دجلہ کے کنارے خلیفہ المنصور عباسی نے 762ء میں تعمیر کرایا تھا۔ طلیطلہ ہارون الرشید کے عہد میں اس شہر کو اوج کمال حاصل ہوا۔ الف لیلہٰ کی کہانیوں میں اس شہر کی عظمت کا عکس نظر آتا ہے۔ تاتاریوں نے 1258 میں، امیر تیمور نے 1400ء، اسمٰعیل صفوی نے 1524ء اور امریکیوں نے 2003ء میں اسے تباہ کیا۔ سولہویں صدی میں عثمانی اور صفوی چپقلش کی وجہ سے بار بار ایران اور ترکی کی فوجوں کے ہاتھوں خراب ہوتا رہا۔ 1638ء میں سلطنت عثمانیہ کا جز بنا تو اس کی آبادی 140000 کے لگ بھگ رہ گئی تھی۔ 1917ء میں اسے برطانوی فوجوں نے فتح کیا اور 1921ء میں یہ موجودہ عراق کا دارالحکومت بنا۔ جسے 2003ء میں امریکی فوجوں نے فتح کر کے برباد کر دیا۔

Baghdad Railway

بغداد ریلوے:

یہ ریلوے استنبول کو بصرہ عراق سے ملاتی تھی۔ اس کی شاخیں شمالی ایران، روس اور فلسطین کو جاتی تھیں۔ جرمن سرمائے سے تعمیر کی گئی (1896ء) برطانیہ کو اس کی تعمیر میں اپنی سلطنت ہندوستان کے لیے خطرہ نظر آیا جس کی وجہ سے کئی اور ملکوں نے بھی اس کی تعمیر کے خلاف احتجاج کیا جس کی وجہ سے تعمیر معطل ہوگئی۔ 1911ء میں دوبارہ تعمیر شروع ہوئی تو یہ واقعہ ان اسباب میں شامل ہوگیا جن کا نتیجہ پہلی جنگ عظیم کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔ بغداد ریلوے کا موصل اور سامرا کے درمیان کا حصہ برطانوی سرمائے سے 1940ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔

Battle of Baqeea

بقیع، جنگ:

عہد جاہلیہ کی ایک جنگ جو مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان بقیع کے مقام پر لڑی گئی تھی۔ اس زمانے تک یہ قبرستان وجود میں نہیں آیا تھا۔ اس جنگ میں قبیلہ روس نے قبیلہ خزاج پر فتح پائی تھی۔

Baha'i Faith

بہائیت مذہب:

ایران میں اس مذہب کی بنیاد بہاءاللہ (اصلی نام مرزا حسین علی) نے باب کی جانشینی میں اپنی نبوت کا اعلان کرنے کے بعد 1862ء میں رکھی۔ بہائیوں کے عقائد یہ ہیں، سادہ زندگی، عالمگیر تعلیم، کل مذاہب کا اتحاد، امن عالم، عورت و مرد کے حقوق کی مساوات۔ بیسویں صدی میں اس مذہب کی اشاعت ہوتی، تاہم ایران میں اس کے خلاف وسیع پیمانے پر ردعمل بھی ظاہر ہوا۔ اس کے بانی بہاءاللہ کو باب کے بعد اس کے پیروؤں نے اس کا جانشین تعلیم کیا تھا۔ بہاءاللہ شاہ ایران پر قاتلانہ حملے کے سلسلے میں ماخوذ ہوا 1868ء میں عکا بیت 1501 وفات ہوئی تھی۔

بہار، صوبہ، ریاست:

Bahar

شمالی مشرقی بھارت کی ایک ریاست جس کا دارالحکومت پٹنہ ہے۔ چھٹی صدی قبل از مسیح میں یہ مگدھ سلطنت کا مرکز اور بدھ مت اور جین مت کی ابتدائی ترقی کا گہوارہ تھی 1530ء میں اسے مغل شہنشاہ بابر نے فتح کیا تھا۔ سترہویں صدی کے بعد سے اس کی تاریخ بنگال کی تاریخ سے منسلک ہوگئی مغل شہنشاہ شاہ عالم نے 1765ء میں اسے معاہدہ الہ آباد کے تحت ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالے کر دیا تھا۔

Bakufu باکوفو:

باکوفو کے لغوی معنی ''خیمہ گورنمنٹ'' کے ہیں۔ یہ اصطلاح بارہویں صدی سے انیسویں صدی تک کی جاپان کی فوجی سیمورائی حکومتوں کے لیے مستعمل ہے۔ جاپانی تاریخ میں تین باکوفو حکومتوں کا ذکر ملتا ہے۔ (1) Kamakura (1192ء۔1333ء) اس حکومت کو جاپانی سیمورائی، مینا موتو یوری ٹومو نے قائم کیا تھا۔ (2) Muromachi یا Ashikaga (1339ء۔1573ء) اور (3) The Tokufawa (1603ء۔1868ء) باکوفو حکومتوں کے تحت جاپان پر دہری حکومت قائم ہوتی تھی۔ ایک حکومت شہنشاہ جاپان کے تحت دارالحکومت کیوٹو میں جب کہ دوسری فوجی حکومت جو ''شوگن Shogun یا جاپانی سپہ سالار کے ماتحت ہوئی تھی جو اپنے جرنیلوں کے ذریعے حکومت کرتا تھا۔

Balance of Power طاقت کا توازن:

بین الاقوامی تعلقات عامہ کے بنیادی اصول جن کی بنیاد ویانا کانگریس میں 1815ء میں رکھی گئی تھی۔ ان اصولوں کے تحت یورپ کے کسی ملک کو اتنا طاقتور ہونے کی اجازت نہیں دی گئی تھی کہ وہ اپنے ہمسایہ ممالک پر غلبہ پالے۔ ویانا کانگریس نپولین اولین کی پہلی دستبرداری کے بعد معاہدہ پیرس کے مطابق معاملات یورپ کے عمومی تصفیئے کے لیے بلائی گئی تھی۔ فرانس کے نمائندے ٹیلی راں کی دانشمندی سے یورپی طاقتوں میں توازن اقتدار کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ طاقت کے توازن کے یہ اصول کسی حد تک 1914ء تک کارفرما رہے۔ اگرچہ یہ اصول 1870ء میں جرمنی کے اتحاد سے بھی کسی حد تک ٹوٹ گئے تھے۔

Balboa, Vasco NanezDE بلبواء واسکونیز ڈی:

ہسپانوی مفتش اور تلاش کار اور پہلا یورپی جہاز راں جس نے خاکنائے پانامہ کے مغربی سرے سے بحرالکاہل کو دیکھا۔ بلبوا نے خاکنائے پانامہ میں قائم ہسپانوی نوآبادی ڈارین Darien سے مغربی سرے تک ایک مہم کی قیادت کی تھی اور پہلی مرتبہ بحرالکاہل تک پہنچا تھا۔

Balfour Declaration اعلان بالفور 1917:

حکومت برطانیہ نے پہلی عالمی جنگ کے دوران یہودی سرمایہ کاروں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے یہودیوں سے وعدہ کیا تھا کہ جنگ کے اختتام پر یہودیوں کو فلسطین میں، قومی وطن، کے قیام کی اجازت دی جائے

گی۔ لارڈ بالفور وزیر خارجہ برطانیہ کی طرف سے ایک خط 2 نومبر 1917ء کو لارڈ راتھس چائلڈ کے نام بھیجا گیا، جس کا متن یہ تھا۔ "ملک معظم کی حکومت فلسطین میں یہودیوں کے لئے ایک قومی وطن کے قیام کو پسندیدگی کی نظروں سے دیکھتی ہے اور اپنی بہترین کوشوں سے اس میں آسانیاں پیدا کرے گی۔ لیکن یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے کہ کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جائے گا جس سے فلسطین میں آباد مسلم اور مسیحی عربوں کے شہری یا مذہبی حقوق خطرے میں پڑیں۔ جب کہ عین اسی دوران برطانیہ نے عربوں میں قوم پرستی کے رجحانات کو بھی فروغ دیا تا کہ عرب علاقوں میں سلطنت عثمانیہ کا اقتدار ختم ہو جائے اسی اعلان کے تحت 1948ء میں اسرائیل وجود میں آیا تھا۔

جنگ بلقان یا بحران بلقان: Balkans Crisis of World War I

یورپی ترکیہ پر قبضہ کے لئے جزیرہ نما بلقان میں دو جنگیں لڑیں گئیں۔ پہلی جنگ 1912ء میں سرویا بلغاریہ، یونان اور مانٹی نیگرو نے ترکوں کو قسطنطنیہ کے سوا تمام یورپی مقبوضات سے نکال دیا۔ بڑی طاقتوں کے 1913ء کے علاقائی تصفیئے سے سرویا کو مایوسی ہوئی کیونکہ وہ آزاد البانیہ کے قیام کے باعث بحیرہ ایڈیاٹک سے کٹ گیا تھا۔ اس کا مطالبہ تھا کہ بلغاریہ مقدونیہ کے بڑے حصے کو اس کے حوالے کر دے۔ یوں دوسری جنگ بلقان جلد چھڑ گئی۔ رومانیہ، یونان اور ترکیہ نے بلغاریہ کے خلاف سرویا کا ساتھ دیا۔ بلغاریہ کو شکست ہوئی اور معاہدہ بخارسٹ کی رو سے تملہ آوروں کو اس کے علاقے مل گئے۔ عراق بحران بلقان جنگو نے جذبہ قومیت کو ابھارا اور پہلی عالمی جنگ کے اسباب پیدا کئے۔

بندرانائیکے: Bandara Naike, Sirimavo

سری لنکا کی خاتون سیاستدان اور وزیر اعظم (1960ء۔ 1963ء، 1970ء۔ 1977ء، 1994ء۔ 2000ء) وہ اپنے شوہر S.W.R نائیکے کے سیاسی قتل کے بعد 1960ء اس کی جانشین اور دنیا کی پہلی خاتون وزیر اعظم بنی تھی۔ اس کی بیٹی چندریکا بندرانائیکے کمارا تنگا بھی 1994ء وزیر اعظم اور پھر صدر کے عہدہ پر فائز ہوتی تھی۔

بان گو یا پان کو: Bangu

بان کو Ban Gu (32۔92ء) ایک چینی مورخ تھا جس نے ہیں شاہی خاندان کی تاریخ لکھی تھی۔ اس کی اس تاریخ کا نام Han Shu تھا۔ اس تاریخ کو لکھنے کا آغاز اس کے والد نے کیا تھا جب کہ اسے مکمل بان کو نے کیا۔ اس کا ایک بھائی پان چاؤ Ban Chao چینی فوج کا سالار تھا جس نے وسطی ایشیا میں بہت سی فتوحات کی تھیں۔

جنگ بنگلہ دیش: Bangladesh War

پاکستان اور بھارت کے درمیان جو روائتی دشمنی پائی جاتی ہے۔ یہی دشمنی پاکستان کے دولخت ہو جانے اور

بنگلہ دیش کے ایک آزاد قوم وملک کی حیثیت اختیار کرنے کی بنیادی وجہ ہے۔ 1947ء میں ہونے والی برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت سے 1971ء تک بنگلہ دیش مشرقی پاکستان کہلاتا تھا۔ بنگال کا یہ حصہ مسلمان آبادی کی اکثریت کا حامل تھا اور اسی وجہ سے اسے پاکستان میں شامل کیا گیا تھا مگر ابتدا ہی سے جب اردو زبان کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا گیا تو اس خطے کے لوگوں میں بنگالی زبان کے مسئلے پر اختلاف رونما ہونے لگا تھا۔ بنگالیوں کو مغربی پاکستان کے سیاسی غلبے پر بھی اختلاف تھا۔ 1966ء میں عوامی لیگ کے راہنما شیخ مجیب الرحمان نے زیادہ خود اختیارات کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کی بنیاد پر 1970ء میں ہونے والے عام انتخابات میں عوامی لیگ کو فتح حاصل ہوئی تھی۔ خود اختیاری کا یہ مطالبہ پاکستان کی فوج کو نامنظور تھا جس کی بنا پر ملک کے دونوں حصوں میں چپقلش اور بالآخر خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ اس خانہ جنگی میں بھارت نے بنگالی علیحدگی پسندوں کی بھرپور مدد کی اور انہیں اسلحہ اور فوجی تربیت فراہم کر کے ان کے ہاتھ مضبوط اور فوجی طاقت فراہم کی۔ ہندوستان کا یہ معاندانہ رویہ بالآخر دسمبر 1971ء میں پاک و بھارت جنگ پر منتج ہوا۔ اس جنگ کا خاتمہ بھارت کی فتح اور بنگلہ دیش یا مشرقی پاکستان کے اعلان آزادی پر ہوا۔

بینک آف دی یونائیٹڈ اسٹیٹ آف امریکہ: Bank of The United State

بنک آف دی یونائیٹڈ اسٹیٹ 1791ء میں وجود میں آیا۔ اسے 25 سال کے لئے فیڈرل فنڈز جمع کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ الیگزینڈر ہملٹن نے اسے قومی اقتصادیات کو مضبوط بنانے والے پروگرام کا حصہ قرار دیا۔ جس کی تھامس جیفرس اور اس کے حامیوں نے مخالفت کی کیونکہ خطرہ تھا کہ امریکی قومی اداروں میں بدعنوانی پھیلانے کا سبب نہ بن جائے۔ 1811ء میں وہ اس بنک کے تحریری ضابطہ یا دستور العمل کی تجدید کو روکنے میں کامیاب ہوگئے۔

جنگ بنک 1832ء: Bank War (1832)

یہ جھگڑا یا جنگ امریکہ میں نیشنل بنک کے حامیوں اور نیشنل بنک کے مخالفوں میں لڑی گئی تھی۔ نیشنل بنک کی مخالفوں کی راہنمائی اس وقت کے امریکی صدر اینڈریو جیکسن کر رہے تھے۔ صدر جیکسن نے بنک آف یونائیٹڈ اسٹیٹ کے دستور العمل کی تجدید کو ویٹو کر دیا تھا۔ اور دعویٰ کیا تھا کہ یہ بنک ملکی رقوم کے فیڈرل گورنمنٹ کے ہاتھوں میں چلے جانے کا سبب بنے گا جس سے ریاستوں کو نقصان پہنچے گا۔

جھنڈا بردار: Banner Man

وہ فوجی نظام جو سترہویں صدی کے آغاز میں مینکس Manchus کے ہاتھوں نشوونما پایا۔ اس نظام نے انہیں چین فتح کرنے کے قابل بنا دیا اور بعدازاں اس کا کنٹرول چنگ شاہی Ging Dynasty کے ہاتھوں میں رہنے دیا گیا۔ بینرز مین آٹھ اور بعدازاں 24 کمپنیوں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ ہر کمپنی کا اپنا ایک بینر یا جھنڈا تھا جو اس کی نمایاں حیثیت دیتا تھا۔ یہ جھنڈا بردار زمانہ امن میں اپنے خاندانوں کے ساتھ رہتے تھے جب کہ زمانہ جنگ

میں ضرورت پڑنے پر ڈیوٹی پر بلا لئے جاتے تھے۔ چینی فوج میں یہ مانچو، منگول اور چینی جھنڈوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ کوریا میں بھی ایک ایسا فوجی نظام Oathbanner System وجود میں آیا تھا۔

Banpo

بانپو:

یہ آج کے ژیان Xian میں دریائے زرد کے شمالی چین میں واقع باسن Basin میں ایک نوحجری زمانے کے گاؤں کے قریب واقع گاؤں ہے جو 1952ء میں دریافت کیا گیا تھا۔ اس مقام پر مزید تلاش کاری نے یانگشو Yanshao نامی کلچر کو دریافت کیا جو ایک مادر سری معاشرہ تھا جس میں سربراہ عورت ہوتی تھی۔ یہ معاشرہ چین میں 4500 ق م سے 3000 ق م تک وجود میں آیا تھا اور خوش نما مٹی کے برتنوں کی وجہ سے پہچانا جاتا تھا۔ یہ لوگ اپنے مٹی کے برتنوں پر خوش نما رنگ کرتے تھے۔ بانپو یانگ شاؤ معاشرہ کا دریافت ہونے والا پہلا آثاریاتی مقام ہے۔

Bantu

بنٹو:

یہ اصطلاح افریقی لوگوں اور افریقی زبانوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ بنٹو لوگ پانچ کروڑ سے زیادہ تعداد میں وسطی اور جنوبی افریقی علاقوں میں رہتے ہیں۔ افریقہ کے اسی نسلی اور لسانی گروہ کے لوگ شمال میں کانگو اور جنوب میں انتہائی جنوب مغربی حصے کو چھوڑ کر پورے براعظم افریقہ میں آباد ہیں۔ بنٹو زبانوں اور بولیوں کی تعداد کئی سو ہے جن میں کاخر، لیوگنڈہ، زولو اور سواحلی زبانیں شامل ہیں۔ نہایت ترقی یافتہ بنٹو ریاستوں میں یوگنڈا بھی شامل تھا۔ انیسویں صدی میں بھی کئی وفاق وجود میں آئے تھے مثلاً زولو اور لیسوتو کا وفاق۔ ماٹا بیلی بھی ایک مشہور بنٹو قبیلہ ہے۔

Bantustan

بنٹوستان:

جنوبی افریقہ کے دس ایسے علاقے جو سفید فاموں کے قبضے میں تھے سیاہ فام علاقے یا وطن قرار دیا گیا تھا۔ یہ علاقے بنٹوستان کہلاتے ہیں۔ خاص طور پر بنٹوستان کی تخلیق جنوبی افریقہ کے سیاہ فام لوگوں کے لیے عمل میں آئی ہے۔ جنوبی افریقہ کے سفید فام نوآبادکاروں نے سیاہ فام آبادی کو اپنی نسل پرستانہ حکمت عملیوں کی وجہ سے سیاست و حکومت سے الگ رکھا تھا۔ سیاہ فاموں کی یہ ریاستیں بھی اس حکمت عملی کی وجہ سے وجود میں آئی تھیں۔ 1970ء میں بنٹوستان کے باشندوں کو جنوبی افریقہ کی شہریت دینے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ 1970ء اور 1980ء کی دہائی میں جنوبی افریقہ نے بنٹوستان کی چار ریاستوں کو آزاد قرار دے دیا تھا۔ تاہم یہ سب ریاستیں جنوبی افریقہ کی امداد پر انحصار کرتی تھیں۔ پھر جب 1994ء میں نسلی امتیاز کا نظام ختم ہوا تو بنٹوستان کی ان ریاستوں کو جنوبی افریقہ میں شامل کر لیا گیا۔

بین ژاؤ:

Ban Zhao (115-45)

ایک قدیم ممتاز چینی شاعرہ، انشاپرداز اور مورخ، وہ ایک نوجوان بیوہ تھی جس نے دوبارہ شادی نہیں کی اور خود کو تصنیف و تالیف کے کام سے وابستہ کرلیا۔ اس نے ایک موثر چینی تاریخ ہین شاؤ Han Shu کو مکمل کیا۔ یہ ہین سلطنت کی تاریخ ہے۔ اسے اس کے بھائی بین گو Ban Gu نے لکھنا شروع کیا تھا۔ جب کہ اس کو مکمل بین ژاؤ نے کیا۔ بین ژاؤ نے اس کے علاوہ ''خواتین کے لئے سبق'' Nujue نامی کتاب بھی لکھی تھی جس میں خواتین کو تعلیم حاصل کرنے اور مردوں کی تابعدار بننے کا سبق دیا گیا ہے اور ساتھ ہی بچوں سے لگاؤ کی تلقین کی گئی ہے۔

Bannock Burn — بینا ک برن:

اسکاٹ لینڈ کا وہ تاریخی میدان جہاں رابرٹ بریوس آف اسکاٹ لینڈ اور شاہ انگلستان ایڈورڈ دوم کے درمیان 24 جون 1314ء کو جنگ لڑی گئی تھی۔ رابرٹ بریوس کی فوج 30000 سپاہیوں پر مشتمل تھی جب کہ ایڈورڈ دوم کی فوج ایک لاکھ سپاہ پر مشتمل تھی۔ ان ایک لاکھ سپاہیوں میں 52000 تیرانداز بھی شامل تھے۔ انگریز فوج نے ندی کو حملہ کرنے کے لئے عبور کیا جس کے کنارے بریوس نے گڑھے کھود کر چھپائے ہوئے تھے تاکہ دشمن کے سپاہی گڑھوں میں گر پڑیں اور پریشانی کا شکار ہوجائیں۔ رابرٹ بریوس کی اس جنگی چال کا شکار ہونے کے بعد انگریز بادشاہ بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا اور اس کے 50000 سپاہی یا تو مارے گئے یا قید ہوگئے۔ اسی میدان کے قریب سانچی Sanchie Burn کے مقام پر 1488ء میں جیمز دوم کو شکست ہوئی تھی اور وہ مارا گیا تھا۔

Baptism, Christian — بپتسمہ یا اصطباغ، عیسائیت:

اس لفظ کے لغوی معنی ہیں ڈبکی لینا یا پانی اوپر ڈالنا۔ مسیحیت میں اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نے توبہ کرلی اور اس کے پچھلے گناہ دھل گئے۔ انجیل کے مطابق خود حضرت مسیحؑ نے حضرت یحییٰ (یوحنا) سے بپتسمہ لیا گیا (متی 15:3) بپتسمہ کا حکم انجیل سے لیا جاتا ہے (متی 2019:28) اور کتاب اعمال میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ مسیحیت قبول کرنے والے نئے افراد کو بھی بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ بعض مسیحی بچوں کو بھی بپتسمہ دیتے ہیں اور اسی وقت ان کا نام رکھا جاتا ہے حضرت عیسیٰؑ کو حضرت یحییٰؑ نے دریائے اردن کے پانی سے بپتسمہ دیا تھا۔

Barbary States — بربری ریاستیں:

براعظم افریقہ کے شمالی ساحل پر آج کی جدید ریاستیں، مراکش تیونس اور لیبیا واقع ہیں۔ یہاں بربر لوگ آباد ہیں۔ یہ ریاستیں سولہویں صدی سے انیسویں صدی تک بحری قزاقوں کی وجہ سے بھی مشہور تھیں۔ یہ بحری قزاقی میں عموماً بحیرہ روم میں سفر کرنے والے بحری جہازوں کو لوٹتے تھے۔ 1795ء سے 1801ء تک یونائیٹڈ اسٹیٹ آف امریکہ نے ان بربری ریاستوں پر خطیر رقم ادا کی تھی کہ اس کے تجارتی بحری جہازوں کو اس بحری قذاقی سے مامون و محفوظ رکھا جائے۔ 1801ء کے بعد امریکہ نے پہلے ترپولی اور بعد ازاں الجزائر میں بحری قزاقوں کے خلاف جنگ لڑی۔ 1815ء میں الجزائر نے امریکہ سے وعدہ کیا تھا کہ امریکی جہازوں کو بحری قزاقی سے مامون رکھا جائے

گیا۔ ان ریاستوں نے یورپی عیسائی قزاقی کے جواب میں قزاقی شروع کی تھی۔

Barbars

بربر:

شمالی افریقہ کے اصل باشندے، مسلمان ہیں۔ عربی اور حامی زبانیں بولتے ہیں۔ بیشتر کوہستانی کسان ہیں، بعض نخلستانوں میں کھیتی باڑی کرتے ہیں یا تاجر ہیں۔ باقی اونٹ پالنے والے خانہ بدوش ہیں مقامی صنعتوں میں خاص ترقی کی ہے، بیرونی حملوں کی طویل تاریخ کے باوجود انہوں نے اپنی اصلی ثقافت کو برقرار رکھا ہے۔ مصری مقبروں کی نقاشی سے معلوم ہوتا ہے کہ بربری ثقافت 2400 ق م سے بھی پیشتر قائم ہے۔

Bardi and Peruzzi

بارڈی اور پیزوری:

اٹلی کے شہر فلورنس کی بینکنگ کمپنیاں جن کا تعلق چودھویں صدی میلادی سے تھا۔ یہ بینکنگ کمپنیاں بعد میں وجود میں آنے والے میڈیچی بنک Medici Bank سے البتہ چھوٹی تھیں۔ مگر ان کی برانچیں اور ایجنٹ یورپ کے دیگر بڑے شہروں میں موجود تھے۔ مگر ان میں ڈی کمپنی بڑی مضبوط اور بالاتر کمپنی تھی۔ اس کمپنی نے انگلستان کے بادشاہ ایڈورڈ سوم کو سو سالہ جنگ لڑنے کے لئے بہت سے قرضے فراہم کئے تھے مگر یہ قرضے واپس نہ کئے جا سکے جس کی وجہ سے ان دونوں بینکنگ کمپنیوں کا دیوالیہ نکل گیا تھا۔ (1345ء)

Barnabas, Saint

برنباس، سینٹ:

ابتدائی دور میں مسیحیت کا ایک مبلغ۔ اصل نام یوسف تھا۔ اس کا لقب برنباس قرار پایا۔ جزیرہ قبرص Cyprus میں پیدا ہوا۔ اس کا ایک کھیت تھا جسے اس نے بیچا اور رقم لا کر رسولوں کے قدموں میں رکھ دی۔ رسولوں نے اسے تبلیغ کے لئے انطاکیہ بھیجا۔ اس کا یوم 11 جون کو منایا جاتا ہے۔ حواریوں کی فہرست میں اس کا نام نہیں آتا۔ انجیل برنباس اس کے نام سے منسوب ہے۔ انجیل برنباس وہ انجیل ہے جس میں بنی آخر الزماں ؐ کا نام فارقلیط دیا گیا ہے جس کا عربی مترادف "محمد ﷺ" ہے۔

Baroque-Rococo

بیروک روکوکو:

بیروک Baroque دور جو فن موسیقی، فن تعمیر اور ادب میں تقریباً 1600ء سے شروع ہو کر 1700ء کے درمیانی سالوں تک پر محیط ہے۔ اس کے عہد آخر Rococo کا ایک فنی ذوق اور اسلوب اظہار جو اٹھارہویں صدی کے یورپ میں رائج رہا۔ متوازن، لہریے دار خطوط یعنی وغیرہ کی اشکال سے شناخت ہوتا ہے۔ ادب، موسیقی اور آرائش کے لیے یہ بہت سجا ہوا اور پر تکلف دور تھا۔ اسے روکوکو وضع یا اسلوب کہا جاتا ہے۔

Barrangay

بیرن گے:

فلپائن کا ایک قبیلہ کا نام جو ہسپانوی فتح سے پہلے کے دور سے تعلق رکھتا تھا۔ بیسویں صدی میں یہ اصطلاحی نام

مقامی نظم ونسق کے یونٹوں کے لیے فلپائن میں استعمال کیا گیا ہے۔

اعزاز نوابی، رتبہ: Barontage

برطانیہ کے نوابوں کا ایک رینک Rank جو جیمز اول نے 1611ء میں قائم کیا تھا۔ بنیادی طور پر یہ رقوم اکٹھی کرنے کے لئے تھا۔ ہر نائٹ کو 1095 پونڈ ادا کرنے پڑتے تھے جو تین سال کے لیے 30 پیادہ سپاہیوں کے لیے کافی ہوتے تھے۔

بیرووسٹس: Barrowists

برطانیہ کی ملکہ الزبتھ اول کے دور کا پیورٹن طبقہ جس کا نام ان کے قائد ہنری بیرو کے نام پر پڑا تھا۔ ہنری بیرو کو باغیانہ کتب لکھنے کی پاداش میں پھانسی دی گئی تھی۔ 1593ء کے قانون کے تحت اس طبقے کے اراکین کو جلاوطنی کی سزا کا اعلان کیے جانے کے بعد بیشتر لوگ ہالینڈ اور بعد ازاں نیو انگلینڈ امریکہ چلے گئے تھے۔

بارٹک بیلا (1881ء۔1945ء): Bartok, Bela

ہنگری کا ایک موسیقار اور پیانو بجانے کا ماہر، بارٹک ہنگری کے بیسویں صدی کے عظیم موسیقاروں میں سے ایک تھا۔ اس کے کاموں مین کنسرٹ، اوپیرا اور پیانو پر بجائے گئے نغمات شامل ہیں۔ بارٹک بیلا دوسری جنگ عظیم کے دوران ہنگری سے نیویارک منتقل ہو گیا تھا اور کولمبیا یونیورسٹی میں موسیقی کی تعلیم دینے کے لیے اس کا تقرر بطور استاد ہو گیا تھا۔

بارٹن، کلارا (1821ء۔1912ء): Barton, Clara

امریکہ کی تنظیم ریڈ کراس کی بانی، بارٹن نے امریکہ کی خانہ جنگی کے دوران زخمیوں، سپاہیوں کے لیے بطور نرس خدمات انجام دیں تھیں۔ وہ 1869ء میں سوئٹزرلینڈ گئی اور اس نے فرانس اور پرشیا (جرمنی) کی جنگ میں بھی نرس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اسی دوران اس نے یورپ میں ریڈ کراس کی تنظیم کا مشاہدہ کیا اور امریکہ واپس جا کر 1881ء میں اس نے امریکی ریڈ کراس کی بنیاد رکھی اور اس تنظیم کے کارکنوں کو قدرتی آفات اور جنگوں میں انسانوں کی خدمات کرنے کا سبق دیا۔

بیس بال: Baseball

امریکا کا قومی کھیل۔ گھاس کے میدان میں جس کا طول 500 فٹ اور عرض 350 فٹ ہوتا ہے۔ کھیلا جاتا ہے۔ میدان کے اندر ایک نشیبی جگہ ہوتی ہے جس کا محیط 90 فٹ ہوتا ہے اور اس کی شکل اینٹ کے پتے جیسی ہوتی ہے۔ اس کے چاروں کونوں کو بنیادیں کہتے ہیں۔ پہلی، دوسری، تیسری اور گھریلو۔ دونوں طرف کی ٹیموں کے نو نو کھلاڑی کھیلتے ہیں۔ نشیب کے وسط میں ایک مٹکا رکھا ہوتا ہے۔ پکڑنے والا ''گھریلو'' بنیاد کے پیچھے تین کھلاڑیوں کو

اپنی اپنی بنیادوں کے قریب اور باقی کھلاڑی قواعد کے مطابق مناسب مقامات پر کھڑے کئے جاتے ہیں۔ کھیل کا انتظام امپائر کے سپرد ہوتا ہے۔ اس کھیل کی ابتداء 1839ء میں نیویارک میں ہوئی تھی 1845ء میں الیگزینڈر کارٹرائٹ نے اس کے قوانین وضع کئے تھے۔ اس کھیل میں کرکٹ کی طرح بولر بال کو بلے باز کی طرف پھینکتا ہے جو اسے ضرب لگاتا ہے۔ اس کھیل میں بلا ڈنڈے کی طرح کا ہوتا ہے اس کھیل میں ایک بیس سے دوسرے بیس تک بلے باز دوڑتا ہے۔ کیچ ہونے پر آؤٹ ہو جاتا ہے۔ فیلڈر بال کو واپس اس بیس کی طرف پھینکتا ہے جدھر بلے باز دوڑ لگا رہا ہوتا ہے۔

Basho, Matsu

باشویو (1644ء-1694ء):

جاپانی شاعری ہائیکو Haiku کا سب سے بڑا شاعر اور ماہر اس نے جاپان کے قریے قریے میں گھوم پھر کر اپنی اس سیاحت کا احوال رقم کیا جس کا نام Narrow Road To oko ہے۔ اس کی ہائیکو نظمیں آج بھی جاپان میں مشہور ہیں۔

Basilica

ابتدائی گرجا گھروں کی عمارات:

روما کے ایک قدیم ایوان ہائے عدلیہ اور اجتماعات سے مشابہ ابتدائی گرجا گھروں کی عمارات۔ جن کا مرکزی حصہ مستطیل ہوتا تھا جس میں ستونوں کی دو قطاریں رکھیں جاتی تھیں۔

Basques

باسک:

شمالی اسپین کے قدیم باشندے۔ باسک قوم نے جرمانی حملوں میں جوگوتھ اور فرانکس نے کئے تھے۔ پہل کی تھی۔ فرانکس اور گوتھ باسک قوم کو اپنا مفتوح بنانے میں ناکام رہے تھے۔ باسکوں نے شارلیمان اعظم کی فوج پر عقبی حصہ سے 778ء میں حملہ کیا تھا۔ باسکس قوم کے لوگ خود کو اسپین میں بسنے والے دوسرے لوگوں سے ہمیشہ علیحدہ قوم سمجھتے تھے۔ بیسویں صدی میں ہونے والی ہسپانوی خانہ جنگی میں باسک لوگوں کو شدید طور پر نشانہ بنایا گیا تھا۔ بیسویں صدی کی آخری دہائیوں اور اکیسویں صدی کی ابتداء میں باسک علیحدگی پسندوں کی تحریک اسپین میں زوروں پر تھی۔

Bastille

باستیل کا قید خانہ:

پیرس کا مشہور قدیم قید خانہ جس میں خاص سیاسی مجرم رکھے جاتے تھے۔ تقریباً 1339ء میں بطور قلعہ تعمیر کیا گیا تھا فوکے Fouquet طرف آہنی نقاب پوش اور مشہور زمانہ فرانسیسی مفکر والٹیئر بھی اسی قید خانے میں قید رہے تھے۔ اس قید خانے سے وابستہ ہولناک داستانوں کے باوجود بیشتر سیاسی قیدیوں کے ساتھ نرم برتاؤ کیا جاتا تھا۔ 4 جولائی 1789ء کو باشندگان پیرس کے ایک ہجوم نے جو وزیر نیکر Necker کی برطرفی پر احتجاج کر رہا تھا۔ باستیل پر ہلہ بول دیا تھا اور اسے منہدم کر دیا تھا۔ اسی دن سے انقلاب فرانس کا آغاز ہوا تھا۔ آج بھی جمہوریہ فرانس میں یہ

دن فوجی تعطیل کا دن ہے۔

Bats, Parliament of
چمگاڈروں کی پارلیمنٹ:

1426ء کی برطانوی نارتھمپٹن پارلیمنٹ کو یہ نام دیا گیا تھا۔ اس پارلیمنٹ کی رو سے ہمفری اور ہنری باؤفورٹ کے محافظوں کو ہتھیار بند ہوکر آنے کی ممانعت کردی گئی تھی۔ ہمفری گلوسیسٹر کا ڈیوک اور ہنری باؤفورٹ ونچسٹر کا بشپ تھا۔ اب ان کے محافظ ہتھیاروں کی بجائے اپنے ساتھ لٹھ اور چمگاڈریں لانے لگے جس کی وجہ سے اس پارلیمنٹ کا نام چمگاڈر پارلیمنٹ پڑ گیا۔

Batta
بھتہ:

بنگال میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے افسروں کو اٹھارہویں صدی میں تنخواہ کے علاوہ بھتہ الاؤنس بھی دیا جاتا تھا۔ جب میر جعفر بنگال کا نواب بنا تو اس نے بھتہ کی رقم کو دوگنا کردیا۔ 1766ء میں کمپنی کے ڈائریکٹروں نے اس الاؤنس کو بند کردیا بعد ازاں 1795ء میں یورپی افسروں کے مطالبے پر اسے بحال کردیا گیا تھا، لیکن لارڈ ولیم جینفٹنک کے برسر اقتدار آنے (1828ء۔1835ء) پر یہ الاؤنس پھر سے ختم کردیا گیا تھا۔

جنگ اوقیانوس دیکھئے اطلانٹک جنگ Battle of the Htlantic

Battles
جنگیں:

پالامنڈیز آف ارگس Palamendes of Argos کو کہا جاتا ہے کہ تاریخ انسانیت میں وہ پہلا شخص تھا جس نے پہلی ایسی فوج اکٹھی کی تھی جسے باقاعدہ طور پر جنگ لڑنے کی تربیت دی گئی تھی۔ تاریخ عالم میں جو مشہور تاریخی جنگیں لڑیں گئیں ان کا ایک تقویمی خاکہ درج ذیل سن وار دیا جارہا ہے۔

دنیا میں لڑی جانے والی اہم تاریخی جنگیں:

1913ق م حضرت ابراہیمؑ نے شاہان کنعان کو شکست دی (تورات XIV۔Gen)۔
1451ق م حضرت جوشوا Joshua نے کنعان کے پانچ بادشاہوں کو مغلوب کیا (تورات Josh-x)
1245ق م اسرائیلی جدعون یا گیڈیون Gideon نے مدیانیوں Hidianites کو شکست دی (judges vii)
1193ق م جنگ ٹرائے لڑی گئی، جنگ ٹرائے کا آغاز۔
1184ق م ٹرائے پر قبضہ کیا گیا اور اسے تباہ کردیا گیا۔
1143ق م یفتاح Jephthah نے امونیو کو شکست دی۔
941ق م آسا Asa یہوداہ کے تیسرے بادشاہ نے اہل ایتھوپیا کو شکست دی۔
669ق م الوراتائی Iloratii نے کیوریاتائی Curiatii کو جنگ میں مغلوب کیا۔

585ق م اہل میڈیا اور لیڈیائی جنگ کے دوران سورج گرہن کی وجہ سے متاثر ہوئے۔

490ق م 28 ستمبر جنگ میراتھن میں یونانیوں نے ایرانیوں کو شکست دی۔

480ق م 7 سے 9 اگست۔ جنگ تھرماپلی لڑی گئی۔

480ق م 20 اکتوبر۔ جنگ سلامس میں یونانیوں نے ایرانیوں کو شکست دی۔

479ق م 22 ستمبر جنگ مائیکلی Mycale لڑی گئی۔

479ق م 22 ستمبر، جنگ پلاٹیا Paltaea میں یونانیوں نے پاسیمنیس کی قیادت میں ایرانیوں کو شکست دی۔

447ق م بیوشیا کی فوج نے اہل ایتھنز کو جنگ کورونیا Coronea میں شکست دی۔

437ق م رومیوں نے ویٹینز Veientes کو تباہ کن شکست دی۔

422ق م نورون کے مقام پر جنگ پیلوپونیز میں اہل ایتھنز نے اہل اسپارٹا کو شکست دی۔

418ق م جنگ مینٹینیا Mantinea میں اہل اسپارٹا نے بھی ایتھنز کو شکست دی۔

413ق م جزیرہ سیراکیوز میں اہل ایتھنز نے شکست کھائی۔

410ق م جنگ سینزیکس میں ایلسیبایاڈیز نے اہل سپارٹا کو شکست دی۔

406ق م ارجنوسائی Arginusae کے مقام پر کونون نے اہل اسپارٹا کو شکست دی۔

405ق م جنگ ایکوسپوٹوموس میں اہل ایتھنز کا بحری بیڑہ تباہ ہوگیا۔

401ق م دوسری جنگ میگیڈو Second Battle of Megiddo لڑی گئی۔

398-97ق م پہلی ڈیونی سیئس جنگ

395-85ق م جنگ کارنیتھین لڑی گئی۔

390ق م گالز قبائل نے روم کا محاصرہ کیا اور رومیوں کو شکست دی۔

381ق م والسکی Volsci نے رومیوں کو شکست دی۔

371ق م تھیبین نے اہل سپارٹا کو شکست دی۔ جنگ لیوکٹرا۔

367ق م کیمیلس Camiluus نے گال قبائل کو شکست سے دوچار کیا۔

335ق م سکندر اعظم نے تھیبز کو تباہ کردیا۔

334ق م 22 مئی، جنگ گرنیکس Granicus میں سکندر اعظم نے دارا سوم کو شکست دی۔

333ق م اکتوبر جنگ اسوس، سکندر اعظم نے دارا کو شکست دے کر اس کے خاندان کو گرفتار کرلیا۔

332ق م جنگ پینڈوشیا Pandosia میں الیگزینڈر آف اپی رس Epirus کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا۔

331ق م یکم اکتوبر، جنگ اربیلا میں سکندر اعظم نے دارا کو شکست دی۔

331ق م سکندر اعظم نے مصر پر قبضہ کیا۔
329ق م اسکندر اعظم کی وسطی ایشیا میں پیش قدمی کی۔
328-26ق م اسکندر اعظم کا ہندوستان پر حملہ اور فتوحات۔
326ق م جولائی، اسکندر اعظم کی فوج کی اس کے خلاف بغاوت۔
323ق م جنگ لامیائی Lamian War۔
322ق م جنگ کرینین Cranon War میں انٹی پیٹر نے یونانیوں کو شکست دی۔
321ق م جنگ کاڈین فورک میں رومی فوج گھیرے میں آ گئی۔
312ق م غزہ میں بطلیموس نے دیمنز نیس کو شکست دی۔
310ق م جنگ ہیمارلیہ رومی جنرل فیبیس نے سسکنوں کو شکست دی۔
295ق م جنگ سینیٹیم Sentium میں رومیوں نے سامنی Samnite قوم کو شکست دی۔
279ق م جنگ اسکولیم Asculum میں پائرہس Pirrhus نے رومیوں کو شکست دی۔
275ق م جنگ بنی وینٹم Beneventum میں رومیوں نے پائرہس کو شکست دی۔
264ق م روم اور قرطاجنہ میں پہلی پیونک جنگ کا آغاز۔
260ق م جنگ مائیلائی Mylae میں رومیوں نے اہل قرطاجنہ کو شکست دی۔
260-50ق م دوسری جنگ مصر و شام میں لڑی گئی۔
250ق م جنگ پینورمس Panormus میں قرطاجنوی جنرل ہیسڈروبال نے رومیوں کو شکست دی
249ق م جنگ ڈریپانم Drepanm میں قرطاجنہ کی افواج نے رومیوں کو شکست دی۔
241ق م جنگ ایگیٹیز Aegates میں رومیوں نے قرطاجنہ کی افواج کو شکست دی۔
225ق م جنگ کلوسیئم Clusium میں گال (اہل فرانس) کو شکست ہوئی۔
222ق م جنگ سیلاسیا Sellasia میں اہل مقدونیہ نے اہل اسپارٹا کو شکست دی۔
220ق م جنگ کیفیا Caphyae ایکینز Achaeans نے اینولیکین کو شکست دی۔
219ق م سیگونٹم Saguntum کے شدید محاصرے کے بعد مشہور جنرل ہینی بال نے اس پر قبضہ کیا
218ق م دوسری پیونک جنگ کے آغاز میں ہینی بال نے رومیوں کو شکست سے دوچار کیا۔
217ق م جنگ تھریسی مینسز Thrasymenes میں ہینی بال نے رومیوں کو زبردست شکست دی۔
216ق م 2 اگست جنگ کنائی Cannae ہینی بال کی رومیوں پر ایک اور شاندار فتح۔
215ق م ہسپانیہ میں رومی جنرل سیکیپو نے قرطاجنوی جنرل ہسیڈروبال کو شکست دی۔

207ق م جنگ میتورس Metauris میں نیرو نے ہیسڈروبال کو شکست دے کر قتل کر دیا۔
202ق م جنگ زاما Zama میں رومی جنرل سکیپو نے ہینی بال کو شکست دی۔
200ق م محاصرہ اپی ڈوس Abydos میں رومیوں نے مقدونیوں کو شکست دی۔
197ق م جنگ سائنو سے لائی cynocephale میں رومیوں نے مقدونیوں کو شکست دی۔
190ق م جنگ میگنیشیا Magnesia میں رومی جنرل اسکیپو نے انیوکس کو شکست دی۔
168ق م 22 جون جنگ پدنا Pydna میں رومیوں نے شاہ مقدونیہ پرسیوس کو شکست دی۔
149ق م تیسری پیونک جنگ کا آغاز۔
146ق م قرطاجنہ پر جنرل پبلیس اسکیپو نے قبضہ کر لیا۔
109ق م رومی جنرل میٹیلس نے جگورتھا کو شکست دی۔
102ق م جنگ ایکوئی سیکسٹیا Aquae Sextia میں رومی جنرل سیریس نے ٹیوٹونز کو شکست دی
101ق م رومی جنرل میریس نے سمبری Cimbry اور رومانس قبائل کو شکست دی۔
86ق م جنگ کائی رونیا Chaeronea میں سلا نے متھراڈیٹیز Mitheridates کی فوج کو شکست دی۔
82ق م میریس نے سلا سے شکست کھائی، روم کی خانہ جنگی میں۔
62ق م کیٹلائن سازش کے کھل جانے کے بعد جنگ پستوریا Pistoria لڑی گئی۔
54ق م جولیس سیزر نے کیسولانس Cassivelaunus کو شکست دی۔
53ق م جنگ کارہائے میں 9 جون کو کریسولیس Crassus کو اہل پارتھیا نے شکست دی
48ق م 9 اگست کو جنگ فارسالیہ Pharsalia میں سیزر پومپی Pompy کو شکست دی۔
46ق م سیزر نے جنگ تھپسنس Thapsus میں پومپی کے دوستوں کو شکست دی
45ق م جنگ منڈا Mundal اسپین میں لڑی گئی جس میں پومپی کے بیٹوں کو شکست ہوئی۔
42ق م جنگ فلپائی Phillippi میں بروٹس اور کیسیس اور جمہوریت پسندوں کو شکست ہوئی۔
36ق م خانہ جنگی میں اگرپا نے پومپی صغیر کو شکست دی۔
31ق م 2 ستمبر کو جنگ ایکشیئم Actium میں انطونی اور قلوپطرہ کو اوکٹوین نے شکست دی۔
9 عیسوی دروسوس Drusus نے جرمانیوں کو شکست دی۔
43ء رومیوں کی فتح جزائر برطانیہ کا آغاز۔
50ء جنگ شروپشائر Shropshire برطانوی سردار کریکٹیکس کو گرفتار کر لیا گیا۔
61ء جنگ سن بری Sun Bury میں رومیوں نے برطانوی ملکہ بوڈیکا کو شکست دی۔
70ء طیطس رومی نے یروشلم پر قبضہ کر کے ہیکل سلیمانی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

78ء رومی گورنر ایگریکولا نے موناMona کو فتح کیا۔
84ء ایگریکولا نے کیلیکیس اور کیلی ڈونین کو شکست دی۔
106ء سیزر ٹراجن کی جنگ داکیا میں رومانیہ کے بادشاہ ڈیسی بولس کے خلاف فتح۔
117ء رومیوں کی مشرق میں پارتھیوں سے جنگ۔
194ء جنگ اسوس Issus میں رومی شہنشاہ سویرس نے اپنے رقیب نائجر کو قتل کیا۔
197ء جنگ لیونس Lyonus میں شہنشاہ سویرس نے اپنے دوسرے رقیب البی نی کو شکست دی۔
249ء رومی شہنشاہ فلپ کو جنگ ویرونا Verona میں شکست۔
269ء جنگ نائسوس Naissus میں شہنشاہ کلاڈیس نے گوتھوں کو شکست دی۔
251ء رومی شہنشاہ دقیانوس Deciaus نے گوتھوں کے ہاتھوں شکست کھائی اور مارا گیا۔
260ء رومی شہنشاہ ویلیرین نے ایرانی شہنشاہ شاپور سے شکست کھائی اور گرفتار ہوا۔
274ء جنگ چالونسز Chalons میں شہنشاہ اورلیلین نے اپنے مخالفوں پر فتح پائی۔
296ء جزائر برطانیہ میں رومی جنرل الیکٹس Alectus کو شکست ہوئی۔
297ء رومیوں کے ساتھ جنگ میں شہنشاہ ایران نرسی کی شکست اور رومیوں کی شرائط پر صلح۔
312ء شہنشاہ قسطنطین اعظم نے اپنے مخالف میکسینٹیس Maxentius کو خانہ جنگی میں شکست دی۔
323ء شہنشاہ قسطنطین اعظم نے لائسینیس Licinius کو شکست دی۔
340ء جنگ ایکوائیلیا Aquileia میں قسطنطین دوم مارا گیا۔
378ء جنگ ارجینٹاریا Argentaria سیزر گریشن Gratian نے گال کو شکست دی۔
388ء جنگ ایکوایلیا میں میکسمس مارا گیا اور تھیوڈوسیس فاتح رہا۔
394ء جنگ ایکوایلیا میں شکست کھانے کے بعد یوجینس مارا گیا۔
403ء 29 مارچ، جنگ پولینیشا Polentia میں سٹیلکو نے ایلارک کو شکست دی
410ء 24 اگست ایلارک نے روم پر قبضہ کرلیا۔
428ء فرانکوں نے ایٹیئس کو شکست دی۔
439ء گینسرک نے قرطاجنہ پر قبضہ کرلیا۔
451ء جنگ چالون سور مارن Chalons Sur-Marne میں اٹلا ہن کو ایٹیئس نے شکست دی۔
455ء جنگ ایلزفورڈ Aylesford میں برٹنز نے سیکسنوں کو شکست دی۔
457ء جنگ کرے فورڈ Cary Ford میں ہینگسٹ نے برٹنز کو شکست دی۔

496ء دریائے رائن کے نزدیک ٹولبیاک Tolbiac کے مقام پر کلووس نے الیمانی کو شکست دی

533-34ء جسٹینین اول کے بازنطینی جنرل بیلی سار یس نے افریقہ کے وینڈال حملہ آوروں کو شکست دی۔ اٹلی کو آسٹروگاتھوں سے آزاد کرانے کی مہم میں نیپلز، روم اور میلان فتح کی۔

552ء بیلیسار یس کی جگہ نئے بازنطینی سپہ سالار نارسز نے ٹوٹیلا Totila کو شکست دی۔

622ء بازنطینی شہنشاہ ہرقل نے ایرانیوں کو شکست دی۔

624ء عرب میں ابھرنے والی نئی طاقت مسلمانوں نے معرکہ بدر میں قریش مکہ کو شکست فاش دی

625ء معرکہ احد میں مسلمانوں نے حضرت محمد ﷺ کی قیادت میں جنگ میں ہار کا میابی پائی۔

630ء فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار مسلمانوں کے لشکر نے بغیر کوئی بڑی جنگ لڑے قریش پر کامیابی حاصل کی۔

631ء جنگ موتہ میں پہلی مرتبہ سلطنت روم کی فوج کا مقابلہ مسلمانوں سے ہوا اور مسلمانوں نے فتح پائی۔

634ء خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے مسند نشین ہونے کے بعد مسلمانوں پر بین الاقوامی فتوحات کے دروازے کھل گئے۔

636ء معرکہ اجنادین اور یرموک میں مسلمانوں نے حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں رومیوں پر فتح پا کر شام کو فتح کیا۔

638ء جنگ قادسیہ میں عربوں نے اس وقت کی دوسری بڑی طاقت ایران کو شکست فاش دی۔

640ء مشہور مسلمان سپہ سالار حضرت عمرو بن العاصؓ نے مصر کو فتح کیا۔

640ء مسلمانوں نے مصر کے مشہور شہر اور بندرگاہ اسکندریہ کو فتح کیا۔

711ء طارق بن زیاد کی قیادت میں مسلمانوں نے ہسپانیہ میں وہاں کے بادشاہ راڈرک پر فتح پائی

711ء محمد بن قاسم نے برصغیر پاک و ہندوستان میں سندھ کو فتح کیا۔

712ء مسلمانوں نے قتیبہ بن مسلم باہلی کی قیادت میں وسط ایشیا کو فتح کیا۔

733ء قبائلی تعصب کا شکار ہو کر مسلمانوں نے عبدالرحمٰن غافقی کی شہادت کے بعد جنگ ٹورز میں شکست کھائی اور مسلمانوں کے قدم مغربی یورپ کے ملک فرانس میں رک گئے۔ اگر یہ واقعہ پیش نہ آتا تو پورا یورپ اسلام کے قدموں میں ہوتا۔

775-800ء شارلیمان اعظم کی براعظم یورپ میں فتوحات۔

777ء شارلیمان اعظم کا شمالی اسپین پر حملہ۔

778ء بازنطینی۔ مسلم جنگ مسلمانوں نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا۔

779ء وائکنگز نے فرانس پر ابتدائی حملے، وہ انگلستان پر پہلے ہی حملہ کر چکے تھے۔

800-999ء شمالی سمندر میں وائکنگز کے حملوں کا آغاز۔
803ء بازنطینی مسلم جنگ۔
809ء مسلم خانہ جنگی مامون الرشید اور اس کے بھائی محمد الامین میں فوجی تصادم۔
814ء مدینہ میں شیعی خروج امامون کی صلح جو امن پالیسی کے خلاف تھی
816ء بغاوت قرامطہ اور آذربائیجان پر قبضہ۔
829ء چین میں تانگ نانچو جنگیں۔
851ء بازنطینی مسلم جنگ۔
869ء بغاوت زنج۔
889ء بلغاریوں اور بازنطینیوں میں جنگ۔
894ء مقدس رومی سلطنت پر میگاروں کے حملے۔
899ء خلیفہ المعتضد کے خلاف قرامطی بغاوت۔
902ء فاطمی شیعہ بغاوت۔
907ء چینیوں اور ویت نامیوں کی جنگ۔
912ء ہسپانیہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنگ۔
922ء فاطمیوں کی فتح مراکش۔
936ء جاپان میں خانہ جنگی۔
938ء جرمن خانہ جنگی۔
942ء آنوا عظم کی فتوحات۔
969ء فاطمیوں کی فتح مصر۔
977ء ہسپانیہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنگ۔
994ء جنگ اورنٹیز میں فاطمیوں نے بازنطیوں کو شکست دی۔
998ء جنگ اپامی Apamea میں فاطمیوں نے بازنطینی فوج کو شکست دی۔
1001ء محمود غزنوی نے پشاور، نگرکوٹ، ترائن اور تھانیسو اور قنوج کے خلاف عسکری مہمات شروع کیں۔
1014ء جنگ کلون ٹارف لڑی گئی جس میں ڈینز کو شکست ہوئی۔
1024ء جنگ لیمنز میں بازنطینی فوجوں نے روس کے حملے کو پسپا کر دیا
1000-30ء محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملے کئے۔
1040ء سلجوق ترکوں نے غزنوی خاندان کو شکست دی۔

1072ء جنگ ملاز گرد بازنطیوں اور سلجوق سلطان الپ ارسلان میں لڑی گئی۔
1087ء جنگ زلاقہ میں یوسف بن تاشفین نے الفانسو ششم کو شکست دی۔
1090ء صلیبی جنگجوؤں نے جزیرہ مالٹا پر قبضہ کر دیا۔
1096ء پہلی صلیبی جنگ کا آغاز۔
1098ء صلیبی جنگجوؤں نے انطاکیہ پر قبضہ کر لیا۔
1099ء صلیبی جنگجو بیت المقدس کو فتح کرنے میں کامیاب ہو گئے۔
1113ء ایک سلجوق سپہ سالار مودود نے یروشلم کے مسیحی بادشاہ بالڈون کو شکست دی۔
1144ء سلجوق ترکوں نے زنگی کی قیادت میں الرہا پر قبضہ کر لیا۔
1147ء صلیبی جنگجوؤں نے الفانسو اول آف پرتگال کی قیادت میں لزبن المرابطین سے چھین لیا
1147ء 25 اکتوبر کو سلجوق ترکوں نے جرمنی کے شاہ کونارڈ سوم کو شکست دی۔
1148ء فرانسیسی اور جرمن صلیبی جنگجوؤں نے یروشلم کی مسیحی ریاست کے ساتھ مل کر دمشق کا محاصرہ کر لیا مگر فتح کرنے میں ناکام رہے۔
1149ء جنگ اینا ب میں نورالدین زنگی نے ایمنڈ آف انسٹیاک کو شکست دی۔
1153ء جنگ عسقلان میں مسیحی یروشلم نے فاطمیوں سے لڑ کر اعسقلان پر قبضہ کر لیا۔
1157ء جنگ گریٹ ہیتھ Grath Heath میں ڈنمارک کے ولادیمیر نے سوین سوم کو شکست دی۔
1164ء جنگ حریم میں نورالدین زنگی نے صلیبی اتحادیوں کو شکست دی۔
1167ء جنگ سیرامیئم Sirmium میں ہنگری کو بازنطیوں نے شکست دی۔
1174ء جنگ ایلن وک Alan Wick میں ولیم اول آف سکاٹ لینڈ نے چھوٹی سی انگریز فوج سے شکست کھائی اور گرفتار ہوا۔
1176ء سلجوق ترکوں نے تنگ ماریکوفیلن Myriokefaln میں بازنطیوں کو شکست دی۔
1179ء سلطان صلاح الدین ایوب نے مسیحی یروشلم کو شکست دی۔
1175ء سلطان شہاب الدین غوری کی فتح۔
1187ء محاصرہ یروشلم میں سلطان صلاح الدین نے یروشلم فتح کر لیا۔
1187ء جنگ حطین میں صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں کو شکست دی۔
1189ء تیسری صلیبی جنگ عکہ میں صلیبیوں نے عارضی طور پر صلاح الدین کی فوج کو شکست دی۔
1190ء جنگ ایکونیم Konium میں فریڈرک بادبروسہ نے سلجوق ترکوں کو شکست دی۔
1191ء جنگ آرسوف Arsuf میں رچرڈ شیر دل نے سلطان صلاح الدین کے حملے کو رد کر دیا۔

1198ء جنگ جسورس Gisors میں رچرڈ اول نے فلپ دوم کو شکست دی۔
1202ء اینگلو فرنچ جنگ۔
1204ء چوتھی صلیبی جنگ۔
1206ء چنگیز خان کی سلطنت ہسیا کے خلاف پہلی جنگ۔
1208ء دہلی سلطنت کی غزنی اور غور سے جنگ۔
1211ء چنگیز خان کی سلطنت چین سے جنگ۔
1212ء بچوں کی صلیبی جنگ۔
1217ء پانچویں صلیبی جنگ 1218ء پہلی منگول ایرانی جنگ۔
1220ء چنگیزی فوج کے ہاتھوں بخارا کا سقوط۔
1221ء ہندوستان پر منگولوں کا پہلا حملہ۔
1226ء چنگیز خان کی سلطنت ہسیا سے دوسری جنگ۔
1228ء چھٹی صلیبی جنگ۔
1230ء دوسری منگول ایرانی جنگ۔
1231ء منگولوں کا کوریا پر حملہ۔
1221-36ء منگولوں کے روس پر حملے۔
1248ء ساتویں صلیبی جنگ۔
1255-60ء منگولوں کا سلطنت عباسیہ اور بغداد کو فتح کرنا۔
1255ء وینس اور جینوا میں جنگ۔
1257ء ویتنام میں منگول جنگ۔
1270ء آٹھویں صلیبی جنگ۔
1271ء نویں صلیبی جنگ۔
1274ء منگولوں کا جاپان پر پہلا حملہ۔
1274ء ہیپسبرگ اور بوہیمیا میں جنگ۔
1299ء دہلی سلطنت کی گجرات اور مالوہ سے جنگیں۔
1299-1300ء شام پر منگول حملہ۔
1302ء بازنطینی اور عثمانی سلطنت میں جنگ۔
1307ء دہلی سلطنت کا جنوبی ہندوستان پر حملہ۔
1337ء یورپ میں سو سالہ جنگ کا آغاز۔

1346ء بہمنی سلطنت کی جنگ۔
1350ء بہمنی سلطنت کی وجیانگر سے جنگیں۔
1352ء کھمر تھائی جنگ مشرقی ایشیا میں۔
1369ء بلغاریہ کی عثمانی فتح۔
1375ء آنھ ہینٹ جنگ۔
1381ء انگلستان میں دہقان بغاوت۔
1385ء امیر تیمور کی توکتامش کے خلاف پہلی جنگ۔
1391ء امیر تیمور کی توکتامش کے خلاف دوسری جنگ۔
1398ء امیر تیمور کا ہندوستان پر حملہ۔
1402ء امیر تیمور اور سلطان بایزید میں جنگ انگورہ لڑی گئی۔
1414ء دہلی سلطنت اور جون پور کی جنگیں۔
1415ء پرتگیزوں کی فتح سیوتہ۔
1437ء ہنگری اور عثمانی ترکوں میں جنگ۔
1448ء اسکینڈے نیوین جنگ، جنگ تھائی۔
1456ء سلطان محمد فاتح کا قسطنطنیہ کو فتح کرنا۔
1459ء ترکوں کی بوسینا سے جنگیں۔
1455ء یورپ میں جنگ گلاب لڑی گئی۔
1471ء ماسکو کی فتح نواگراڈ۔
1485ء سلطنت عثمانیہ اور مصر کے مملوکوں میں جنگ۔
1490ء بہمنی خانہ جنگی۔
1491ء محاصرہ غرناطہ۔
1492ء غرناطہ کا سقوط۔
1492ء ہنگری اور عثمانی ترکوں میں جنگ۔
1499ء وینس اور عثمانیہ ترکوں میں جنگ۔
1500ء پرتگیزوں کی ہندوستان اور مشرقی بعید میں فتح کا آغاز۔
1503ء ایران میں خانہ جنگی۔
1503-29ء جنگ تھائی۔
1500-45ء پرتگیزوں کی فتح ہندوستان۔

1505-11ء شمالی افریقہ کی پرتگیز اور ہسپانوی فتح۔
1509ء وجیانگر کی جنگیں۔
1511ء ہسپانوی فتح کیوبا۔
1512ء روش اور پولینڈ میں جنگ۔
1514ء عثمانیہ ترکوں اور ایران میں جنگ۔
1514ء مصری مملوکوں اور عثمانی ترکوں میں جنگ۔
1519ء ہسپانوی فتح میکسکو۔
1521ء چارلس پنجم اور فرانسس اول میں پہلی جنگ اطالیہ۔
1524ء بابر کا لاہور پر حملہ۔
1526ء بابر اور سلطان ابراہیم لودھی میں پہلی پانی پت کی جنگ۔
1528ء بابر کی فتح بہار و بنگال۔
1529ء ترکیہ اور آسٹریا میں جنگ محاصرہ ویانا۔
1531ء ہسپانیہ کی فتح پیرو۔
1535ء گجرات میں مغلوں کی پہلی جنگ۔
1539ء شیر شاہ سوری کی شہنشاہ ہمایوں کے خلاف بغاوت۔
1545ء چارلس پنجم اور فرانسس اول کے درمیان چوتھی اطالوی جنگ۔
1548ء سیام تھائی لینڈ اور برما میں جنگ۔
1551ء برما میں خانہ جنگی 1554 واٹ کی بغاوت۔
1556ء پانی پت کے میدان میں ہیمو بقال اور اکبر اعظم کے درمیان دوسری جنگ۔
1560ء انگریزوں اور اسکاٹوں میں جنگ۔
1561ء مغل فتح راجھستان کا آغاز۔
1566ء آسٹریا اور عثمانی ترکوں میں جنگ۔
1568ء ولندیزیوں کی آزادی کی 70 سالہ جنگ کا آغاز۔
1570ء پرتگال اور اسپین کی فلپائن میں جنگ۔
1572ء مغلوں کی سوری خاندان کے خلاف جنگ۔
مغلوں کی گجرات سے دوسری جنگ۔
1578ء مراکش اور اسپین میں جنگ۔
1580ء اسپین اور پرتگال میں جنگ

1586ء انگلستان اور اسپین میں جنگ۔
1590ء روس اور سویڈن میں جنگ۔
1591ء ترکوں اور آسٹریا میں 15 سالہ جنگ کا آغاز۔
1592ء جاپانیوں کی فتح کوریا۔
1595ء ہسپانوی نیو میکسیکو کی فتح کا آغاز۔
1601ء پرتگیزوں اور ولندیزیوں میں جزائر شرق الہند میں جنگ۔
1604ء روسی فتح وسطی ایشیا کا آغاز۔
1609ء روس اور پولینڈ میں جنگ۔
1611ء برما اور پرتگیزوں میں جنگ۔
1616ء ہسپانیہ اور پرتگال میں جنگ۔
1618-48ء یورپ میں تیس سالہ جنگ کا آغاز۔
1621ء چین میں خانہ جنگی۔
1622ء مغلوں اور ایرانیوں میں جنگ۔
1624ء برازیل میں جنگ شوگر لڑی گئی۔
1626ء ہندوستان میں مہابت خان کی بغاوت۔
1633ء مانچو خاندان کی فتح چین۔
1638ء مانچو فتح کوریا۔
1647ء جنگ ڈنجن ہل Batile of Dungan Hill۔
1651ء 3 ستمبر کو جنگ وارسسٹو میں کراموویل نے چارلس اول کو شکست دی۔
1603ء ترکوں اور آسٹریا میں جنگ دیاناء ترکوں کو شکست۔
1690ء جنگ بوئین Boyne میں ولیم سوم نے جیمز دوم کو شکست۔
1697ء 11 ستمبر کو جنگ زنٹا Zintal میں پرنس یوجین نے ترکوں کو شکست دی۔
1704ء جنگ جبرالٹر میں انگریزوں کی فتح۔
1735ء جنگ اروان میں نادر شاہ نے ترکوں کو شکست دی۔
1739ء 22 جولائی کو جنگ کروٹز کا Krotzka میں ترکوں نے آسٹریا کو شکست دی۔ نادر شاہ کا ہندوستان پر حملہ۔
1740ء نادر شاہ نے بخارا اور خوارزم کو فتح کیا۔
1740ء پہلی سیلسین جنگ لڑی گئی (Silesian)

1757ء نواب سراج الدولہ اور انگریز جرنیل رابرٹ کلائیو کے درمیان جنگ پلاسی لڑی گئی، کلائیو نے یہ جنگ میر جعفر کی غداری کی وجہ سے جیت لی۔

1756ء یورپ میں جنگ ہفت سالہ کا آغاز۔

1761ء احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں میں تیسری جنگ پانی پت لڑی گئی۔

1768ء کیتھرائن اعظم اور ترکوں میں پہلی جنگ لڑی گئی۔

1775ء لیکسنگٹن کے مقام پر امریکہ میں برطانوی فوج سے پہلی جھڑپ۔ پہلی مرہٹہ جنگ لڑی گئی۔

1776ء 16 نومبر کو قلعہ واشنگٹن کی جنگ۔

1777ء 3 جنوری کو امریکی انقلاب آزادی میں جنگ پرنسٹن لڑی گئی۔

1780ء برطانیہ کا جنوبی اہم بندرگاہ چارلسٹن پر قبضہ۔

1782ء جنگ ہوائی لڑی گئی اور ہوائی جزائر متحدہ ہو گئے۔

1787ء کیتھرائن اعظم اور ترکوں میں دوسری جنگ لڑی گئی۔

1790ء میسور کی تیسری جنگ لڑی گئی۔

1799ء میسور کی چوتھی جنگ میں ٹیپو سلطان کی شہادت۔

1800ء نپولین کی جنگوں کا آغاز یہ 1815ء تک لڑی گئیں۔

1803ء دوسری مرہٹہ جنگ لڑی گئی۔

1806ء روس و ترکی میں جنگ۔

1809ء نپولین کی جنگ آسٹریا۔

1810ء پیراگوئے میں جنگ آزادی۔

1811-18ء جنگ وہابی، عرب میں لڑی گئی۔

1812ء نپولین کا روس پر حملہ، اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی۔

1814ء ہندوستان میں گورکھا جنگ۔

1815ء الجزائر میں جنگ سودں لڑی گئی۔

1815ء جاوا کی بڑی جنگ سودں میں لڑی گئی۔

1819ء شاکا Shaka قبائل اور زولو قبائل میں جنگیں۔

1822ء جنگ تھرموپلی میں یونانیوں نے ترکوں کو شکست دی۔

1828ء عرب میں جنرل ابراہیم پاشا نے وہابیوں کو شکست دی۔

1838ء بوئر زولو جنگ۔

1839ء ترکی اور مصر میں دوسری جنگ۔

1839ء پہلی افغان جنگ۔
1839ء پہلی جنگ افیون لڑی گئی۔
1845ء پہلی سکھ جنگ۔
1852ء دوسری اینگلو برمی جنگ۔1858ء دوسری افیون جنگ۔
1854ء جنگ کریمیا، روس ترکی اور فرانس، برطانیہ میں لڑی گئی۔
1857ء جنگ آزادی ہند۔
1861ء میکسیکو اور فرانس کی جنگ۔
1862ء ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جنگ سیوکس Siox لڑی گئی۔
1863ء ایکواڈور اور کولمبیا میں جنگ۔
1863ء چین میں مسلمانوں کی بغاوت۔
1864ء ڈنمارک اور پروشیائی جنگ۔
1865ء جنگ بھوٹان۔
1868ء جنگ دس سالہ کا آغاز۔
1876ء سربوں اور ترکوں کی جنگ
1877ء روس اور ترکوں کی جنگ۔
1878ء دوسری افغان جنگ۔
1889ء پہلی فرانس اور واہومی جنگ۔
1897ء ترکوں اور یونانیوں میں جنگ۔
1898ء امریکی ہسپانوی جنگ۔
1899ء جنگ ہزار دن 1903ء تک لڑی گئی۔
1904ء روس اور جاپان میں جنگ۔
1912ء پہلی جنگ بلقان۔
1914ء پہلی جنگ عظیم کا آغاز، یہ جنگ عظیم 1818ء تک لڑی گئی۔
1937ء چین و جاپان کی جنگ۔
1939ء روس اور فن لینڈ میں موسم سرما جنگ۔
1939-45ء دوسری جنگ عظیم کا آغاز۔
1946ء فرانس اور ہند چینی جنگ جو 1954ء تک لڑی گئی۔
1948ء عرب اسرائیل جنگ۔

1946ء امریکہ اور روس میں سرد جنگ کا آغاز ہوا جو 1990ء تک جاری رہی۔
1950-53ء جنگ کوریا لڑی گئی جو امریکہ اور کمیونسٹ بلاک کی جنگ تھی۔
1954ء الجزائر میں جنگ آزادی کا آغاز جو 1962ء تک جاری رہا۔
1956ء جنگ ویتنام کا آغاز جو 1975ء تک لڑی گئی۔
1963ء الجزائر اور مراکش میں جنگ۔
1965ء بھارت اور پاکستان میں جنگ ستمبر لڑی گئی۔
1967ء عرب و اسرائیل جنگ جو جنگ چھ روز کہلاتی ہے۔
1967-70ء ناگر یا اور بیافرا میں 4 سالہ جنگ۔
1968ء روس کا چیکوسلواکیہ پر حملہ۔
1969ء فلپائن میں گوریلا جنگ کا آغاز۔
1971ء بھارت اور پاکستان میں جنگ جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر ختم ہوئی۔
1973ء عرب و اسرائیل میں یوم کپر جنگ۔
1980ء ایران عراق جنگ۔
1982ء فاک لینڈ کی جنگ۔
1983ء امریکہ کا گرینیڈا پر حملہ۔
1989ء امریکہ کا پانامہ پر حملہ۔
1990ء جنگ خلیج فارس۔
1992ء جنگ بوسنیا۔
1994ء طالبان کی فتح افغانستان۔
2003ء امریکہ عراق جنگ، امریکہ نے ایٹمی ہتھیاروں کا بہانہ بنا کر عراق پر دھاوا بول دیا۔
2001ء امریکہ میں نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں دہشت گردی کے واقعات کے امریکہ کا دہشت گردی کے خلاف اعلان جنگ۔
2001ء امریکہ کا افغانستان پر حملہ۔
2001ء 9 نومبر، جنگ مزار شریف، افغانستان۔
2001ء 11 نومبر، قندوز کا محاصرہ۔
2001ء 12 نومبر، جنگ ہرات۔
2001ء 13-14 نومبر، جنگ کابل
2001ء 14 نومبر، جنگ تارن کوٹ۔

2001ء 22 نومبر، جنگ قندھار۔
2001ء 25 نومبر، جنگ قلعہ جنگی۔
2001ء 12-17 دسمبر، جنگ تورا بورا۔
2001ء 3 دسمبر، جنگ شاہ ولی کوٹ۔
2001ء 4 دسمبر، جنگ مزار قلعہ۔
2001ء 22 دسمبر، جنگ امامی اوشیما جاپان
2001ء 19-1 مارچ، آپریشن اینا کونڈر، خشکی پر لڑی گئی سب سے بڑی جنگ۔
2002ء 11-3 اپریل، جنگ جینین، فلسطین میں لڑی گئی۔
2002ء 2 اپریل، سے 10 مئی۔ جنگ بیت الحم
2002ء 29 جون، شمالی کوریا اور جنوبی کوریا میں دوسری جنگ Yeon Pyeong لڑی گئی۔
2002ء جنگ نصیریہ، عراقی فوجیوں کی شدید مزاحمتی جنگ۔
2003ء 26 مارچ تا 13 اپریل، جنگ نجف اشرف میں امریکی پیدل دستوں نے عراقیوں کو شکست دے کر نجف اشرف پر قبضہ کرلیا۔
2003ء 28-27 مارچ، جنگ کربلا معلی امریکی انفنٹری ڈویژن نے 200 عراقیوں کو شہید کر کے معرکہ جیت لیا۔
2003ء 12-3 اپریل، جنگ بغداد، امریکی فوجیوں نے عراقی فوجوں کو شکست دے کر دارالحکومت پر قبضہ کرلیا۔
2003ء 6 اپریل، جنگ بصرہ شدید جنگ کے بعد برطانوی فوج نے شہر پر قبضہ کرلیا۔
2004ء 23-16 مارچ، جنگ واں، پاکستانی فوج نے طالبان کے ٹھکانوں پر قبضہ کرلیا۔
2004ء 4 اپریل، جنگ فلوجہ، امریکی فوجوں نے باغی عراقیوں کے خلاف کارروائی کی۔
2005ء 19-8 مئی۔ جنگ القائم، امریکی فوجیں اور عراقی باغیوں میں لڑی گئی۔
2005ء جنگ ناچک لڑی گئی 13 اکتوبر کو یارمک جماعت اور روسی فوج کے درمیان۔
2005ء 18 نومبر، دوسری جنگ ادارے ADRE، چاڈ میں لڑی گئی۔
2006ء 13 اپریل، جنگ N'Djamen چاڈ کے باغی گروپ چاڈ کی فوج میں لڑی گئی۔
2006ء 7 مئی تا 11 جولائی، جنگ موگادیشو دوم صومالیہ کے دارالحکومت میں لڑی گئی۔
2006ء 13 مئی تا 31 جولائی، آپریشن ماؤنٹین تھرسٹ طالبان کے خلاف امریکی کارروائی۔
2006ء 24 جولائی تا 11 اگست، جنگ الجمل اسرائیلوں کو حزب اللہ نے پسپا کردیا۔ لبنان۔
2006ء 31 جولائی تا 29 اکتوبر، جنگ جافنا لڑی گئی۔

2006ء 26-20 دسمبر، جنگ بیدوا صومالیہ میں لڑی گئی۔
2007ء 5 تا 12 جنوری، جنگ کیسونی صومالین کی عبوری حکومت اور اسلامی فرنٹ میں لڑی گئی۔
2007ء 21 مارچ تا 26 اپریل، جنگ موگادیشو، ایتھوپیا صومالیہ کی فوج اور باغیوں میں لڑی گئی۔
2007ء 25 اپریل تا 11 جولائی، جنگ تھوپی گالا میں سری لنکا کی فوج کی فتح۔
2007ء 7 تا 15 جون، جنگ غزہ حماس اور الفتح میں لڑی گئی۔
2007ء 7 تا 12 دسمبر، جنگ موسیٰ قلعہ افغانستان کے صوبہ ہلمند میں لڑی گئی۔
2008ء 25 مارچ، جنگ کھلواڑہ سی ٹائیگر اور سری لنکا کی بحیریہ میں لڑی گئی۔
2008ء 13 جولائی، امریکی فوجیوں اور طالبان میں جنگ ونات لڑی گئی۔
2008ء 30 دسمبر، جنگ پرناتھن تامل باغیوں اور سری لنکا کی فوج میں لڑی گئی۔
2009ء 10 نومبر، جنگ ڈائی چیونگ Daecheong شمالی کوریا اور جنوبی کوریا میں۔
2010ء 10 مارچ، آٹھویں جنگ موگادیشو لڑی گئی۔ 1993ء سے اب تک۔
2011ء 17 تا 2 فروری، پہلی جنگ بن غازی لیبیائی کی باغی اور سرکاری فوجوں میں لڑی گئی۔
2012ء 7 تا 18 جنوری، شام کی حکومت اور حزب اللہ میں جنگ زاہدانی لڑی گئی۔
2012ء 19 جولائی تا 22 دسمبر، جنگ حلب شامی حکومت اور باغیوں میں لڑی گئی۔
2013ء 15 نومبر، جنگ قلعہ مون۔
2014ء 16 تا 9 اگست، جنگ موسیل ڈیم لڑی گئی۔
2013ء 19 دسمبر، جنگ پورٹ میڈی Port Midi۔

بے آف پیجز کی رائیگاں کوشش: Bay of Pigs, A Failed Effort

ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے کیوبا کے صدر فیدل کاسترو کو ان کے کمیونسٹ انقلاب کے ذریعے امریکہ کے حمایت یافتہ صدر۔ فل جینسیو بتستا کی حکومت کا تختہ الٹ کر کیوبا میں کمیونسٹ حکومت قائم کرنے کی پاداش میں جوابی انقلاب کے ذریعے انہیں معزول کرنے کی کوشش کی جو رائیگاں گئی۔ امریکہ اپنی سرحد سے صرف 92 میل پر ایک کمیونسٹ حکومت قائم ہو جانے سے خوفزدہ تھا۔ امریکی ایجنسی سی آئی اے نے امریکی صدر جان ایف کینیڈی کے حکم پر بے آف پیجز کا آپریشن صدر فیدل کاسترو کو اقتدار سے الگ کرنے کے لئے ترتیب دیا تھا۔ اس آپریشن کا منصوبہ یہ تھا کہ امریکہ میں مقیم کیوبا کے پناہ گزینوں کو منظم کر کے کیوبا پر حملہ کرایا جائے مگر یہ آپریشن اپریل 1961ء میں بری طرح ناکام رہا اور امریکہ کے منظم کردہ بہت سے کیوبا کے پناہ گزین مارے گئے اور ان میں سے کچھ حملہ آوروں کو کیوبا کی حکومت نے گرفتار کر لیا۔ اس کے علاوہ کیوبا کے لوگ بھی سی آئی اے کے منصوبے کے مطابق کاسترو حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے نہ ہوئے۔ بے آف پیجز کی یہ ناکامی بعد ازاں کیوبا کے میزائل بحران کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

Beauvoir, Simone De

بوائر سیمون ڈی (1908ء۔1986ء):

معروف فرانسیسی فلسفی ژاں پال سارتر کی رفیق حیات سیمون ڈی بوائر حقوق نسواں کے حوالے سے ایک معروف فلسفی ناول نگار اور نظریہ وجودیت کی فاعل سماجی کارکن تھی۔ سیمون ڈی بوائر اپنی تصنیف "دی سیکنڈ سیکس The Second Sex" کے حوالے سے بہت مشہور تھیں۔ سیمون ڈی بوائر نے اپنی اس تصنیف میں عورت کی صدیوں سے گئی گزری حالت پر قلم اٹھایا ہے اور بتایا ہے کہ مرد ہر معاملے میں عورت کو ثانوی حیثیت دیتے آئے ہیں جبکہ اپنا کر ہمیشہ صف اول کی حیثیت سے کرتے ہیں سیمون ڈی بوائر نے اپنی اس کتاب میں مزید لکھا ہے کہ مرد ہر معاملے میں عورت پر اپنی مرضی مسلط کرتا ہے اور عورت کے لئے ہمیشہ سے مغلوبیت اور محکومیت لکھ دی گئی ہے۔ اسی فلسفے اور خیالات کی وجہ سے سیمون ڈی بوائر کی یہ کتاب بیسویں صدی میں تحریک آزادی نسواں کی بنیادی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔

Becket, Thomas

بیکٹ، تھامس (1118ء۔1170ء):

انگلستان کی مشہور خانقاہ کنٹربری کے آرچ بشپ تھے اور نارمن خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ انہوں نے پیرس یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور بعد ازاں وکالت کا امتحان بھی پاس کیا۔ 1162ء میں انہیں حکومت کی طرف سے کنٹربری کا آرچ بشپ بنا دیا گیا۔ اکتوبر 1164ء میں ان پر اس بنا پر مقدمہ چلایا گیا کہ انہوں نے چانسلر کی حیثیت سے کافی رقم اپنے ذاتی اخراجات پر خرچ کی تھی۔ تھامس اگرچہ حکومت کا نمائندہ تھا مگر بعد ازاں وہ حکومت کے خلاف چرچ کے حق میں اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ چانسلر کی حیثیت میں اس نے شاہ انگلستان ہنری دوم کی حمایت کی تھی اور اس زمانے میں وہ بادشاہ کی حمایت میں چرچ کے خلاف تھا۔ اسی وجہ سے وہ شاہ ہنری کا مشیر خاص بن گیا تھا۔ بیکٹ کے کنٹربری کے آرچ بشپ بن جانے کے بعد بھی بادشاہ کو توقع تھی کہ بیکٹ اس کی حمایت کرے گا مگر بیکٹ نے اپنا فرض نبھاتے ہوئے بادشاہ کے خلاف چرچ کا دفاع کیا بادشاہ نے ریاست اور چرچ کے تعلقات کو کلیرنڈن کے آئین میں ایک حتمی شکل دینا چاہی مگر بیکٹ نے اس دستاویز پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ بیکٹ اگرچہ شاہی عتاب سے بچنے کے لئے فرانس چلا گیا مگر پھر پوپ کے ایما پر بادشاہ نے بیکٹ کو بحال کر دیا مگر بادشاہ کے حامیوں نے بیکٹ کو قتل کر دیا۔

Beckeit, Samuel Barclay:

بیکٹ سیموئیل بارکلے (1900ء۔1989ء):

آئرلینڈ میں پیدا ہونے والا ایک انگریز ادیب جو اپنے ڈرامے ویٹنگ فار گاڈوٹ Waiting for Godot کے لئے مشہور ہے۔ یہ ڈرامہ اس نے 1952ء میں لکھا تھا۔ بیکٹ اپنے ایک ہم عصر ادیب اور دوست جیمز جوائس سے بہت متاثر تھا۔ 1930ء کی دہائی میں وہ فرانس منتقل ہو گیا جہاں اس نے فرانسیسی زبان میں بھی کام کیا اور وہ بہت سے فرانسیسی ڈراموں کو انگریزی زبان میں منتقل کیا۔ بیکٹ کے ڈرامے اکثر مہمایت اور انسانیت کے حادثات

کی اثر انگیزی کا شکار ہیں۔

Bede, The Venerable بیڈ، واجب التعظیم (673ء۔735ء):

انگریز عالم جو تاریخ انگلستان کا بابائے تاریخ تسلیم کیا جاتا ہے وہ شمالی انگلستان کے ایک قصبے جارو Jarrow میں ایک پادری تھا۔ اس نے 731ء میں پہلی بار اولیائے کبار انگلستان، Saints & Clerics اور گرجا کے عہدیداروں کے متعلق کلیسائی تاریخ انگلستان People Elclesiastical Histor of English لکھی تھی جو ایگلو سیکسن تہذیب کی پہلی تاریخی کتاب تھی اور انگلستان میں لکھی جانے والی پہلی تاریخ تھی۔ اس وجہ سے بیڈ کو بابائے تاریخ کہا جاتا ہے۔ اور واجب التعظیم قرار دیا جاتا ہے۔

Bedouin بدوی:

یہ شمالی افریقہ اور مشرق وسطی کے عربی بولنے والے صحرائی خانہ بدوش لوگ ہیں۔ یہ لوگ صحرائی زندگی کے عادی ہیں۔ الغابدوی لوگوں نے مشرق وسطی کی گذشتہ ایک ہزار سالہ تاریخ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ لوگ عام طور پر گلہ بان ہیں اور اونٹ اور بکریاں پالتے ہیں اور روائتی طور پر قبیلہ کے سوا ان کے ہاں کوئی اور معاشرتی تنظیم نہیں ہے۔ ان کا مذہب اسلام ہے اور یہ اپنی مقامی روایات اور رسوم پر سختی سے عمل پیرا ہیں، انتہائی مہمان نواز اور انصاف پسند ہیں۔

Beethoven, Ludwig Van: بیتھوون، لڈروگ وان (1770ء۔1827ء):

جرمن موسیقار اور میوزک کمپوزر، اس نے 13 سال کی عمر میں اپنی پہلی کمپوزیشن ترتیب دی تھی۔ بیتھون نے فرانز جوزف ہیڈن سے تربیت پائی تھی۔ اس کا کام منفرد ہے اور تین زمانوں پر مشتمل ہے۔ اس نے بہت سی دھنیں ترتیب دی تھیں مگر وہ اپنی نو سمفنیوں Nine Symphonies کی وجہ سے زیادہ تر مشہور ہے۔ اس کا کام ڈرامائی، جذباتی اور مقتدر اور پر اثر ہے۔ بیتھوون نے اپنی ایک سمفونی نپولین بوناپارٹ جیسے فاتح حکمران کے اعزاز میں ترتیب دی تھی اور اس کا نام بھی بعد ازاں ایمپریر سمفونی Emperor or Sipiphni رکھا تھا۔

Begin, Menachem بیگن، مناہم (1913ء۔1992ء):

اسرائیل کا ایک وزیر اعظم اور نوبل انعام یافتہ یہودی راہنما۔ 1940ء کی دہائی میں اسرائیل کے قیام کی کوششوں کے دوران مناہم بیگن نے گوریلا لیڈر کی حیثیت سے زیر زمین چلنے والی تحریک میں حصہ لیا تھا۔ وارسا یونیورسٹی سے قانون کا امتحان پاس کیا 1931ء میں یہودی تنظیم Betar کا رکن بنا۔ 1967ء تا 1970ء اسرائیلی کابینہ میں وزیر بے محکمہ رہا۔ 26 مئی 1977ء کو اسرائیل کا وزیر اعظم بنا اور 1978ء میں اسے نوبل انعام ملا۔ یہ انعام اسے مصر کے صدر انوار السادات کی شراکت میں کیمپ ڈیوڈ میں ہونے والے معاہدہ امن پر ملا تھا۔

Begam Pura, Lahore

بیگم پورہ، لاہور:

مغل عہد کے ایام آخر میں لاہور کے امراء کا سکونتی مرکز تھا۔ یہ لاہور شہر اور شالامار باغ کے درمیان نہایت عمدہ باغات اور عالیشان عمارتوں پر مشتمل آبادی ہے جن کا سلسلہ میاں میر کے مزار تک چلا جاتا ہے۔ اس زمانے میں یہاں کے بازار بھی پر رونق تھے اور دولت مند تاجر بھی اس علاقے میں رہتے تھے۔ احمد شاہ ابدال کے حملے اور سکھ مثلوں کے چھاپوں نے پوری آبادی کو برباد کر کے رکھ دیا۔ اب بیگم پورہ کا فقط نام باقی ہے۔ اس کی باقیات میں ایک شرف النسا کا مقبرہ ہے اور ایک مسجد جو نواب زکریا خاں سے منسوب ہے۔

Begamat of Outh

بیگمات اودھ:

اودھ کے نواب آصف الدولہ کی والدہ اور دادی کا لقب۔ آصف الدولہ اودھ کے تخت پر 1775ء میں بیٹھا۔ اس وقت وارن ہیسٹنگز ہندوستان کا گورنر جنرل تھا۔ اس نے آصف الدولہ سے حکومت کے واجبات ادا کرنے پر زور دیا تو اس نے عذر پیش کیا کہ جب تک اسے بیگمات اودھ کی بڑی بڑی جاگیروں اور پوشیدہ دولت کا قبضہ نہیں مل جاتا۔ ایسا کرنا ممکن نہیں۔ 1775ء میں اودھ برطانوی ریذیڈنٹ مڈلٹن کی وکالت پر بیگمات اودھ نے تین لاکھ پونڈ دیئے جو ان اڑھائی لاکھ پونڈ کے علاوہ تھے جو آصف الدولہ کو پہلے ہی ادا کئے جا چکے تھے۔ کلکتہ کونسل کی یقین دہانی پر کہ دوبارہ ان پر دباؤ نہیں ڈالا جائے گا 1781ء میں ایک بار پھر ایسا کیا گیا۔ بیگمات کے وزراء کو گرفتار کر لیا گیا۔ بیگمات کو بھی حراست میں لے لیا گیا اور ان پر خوراک کی فراہمی بند کرنے کے ساتھ ساتھ کوڑے بھی برسائے گئے اور دسمبر 1782ء میں ان کے خزانے پر قبضہ کر لیا گیا۔

Bell, Alexander Graham (1847ء):

بیل الیگزینڈر گراہم (1847ء):

ایک اسکاٹ لینڈ کا پیدائشی امریکی موجد جس نے 1876ء میں ٹیلی فون ایجاد کیا تھا۔ بیل اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا اور وہیں اس نے تعلیم پائی۔ 1870ء میں وہ کینیڈا منتقل ہو گیا اور کینیڈا سے 1871ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ آ گیا۔ الیگزینڈر کم سننے والے افراد کی تربیت کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ٹیلی فون سے دلچسپی تھی۔ 1876ء میں ٹیلی فون ایجاد کرنے کے بعد اس نے اپنی اس ایجاد کو سینٹینل ایکسپوزیشن Centennial Exposition فیلڈیلفیا میں نمائش کے لئے پیش کیا تھا۔

Benares(Varanasi)

بنارس:

بھارت کا ایک قدیم شہر جو جنوب مشرقی اتر پردیش میں دریائے گنگا کے کنارے واقع ہے۔ یہ شہر چھٹی صدی قبل از مسیح سے ہندوؤں کا مرکز چلا آ رہا ہے۔ بدھ مت اور جین مت کے پیروکار بھی اسے مقدس تسلیم کرتے ہیں۔ اس شہر کے متعدد دریائی گھاٹوں میں جو دریائے گنگا کے کنارے چار میل تک پھیلے ہوئے ہیں یاترا کے لئے سالانہ تقریباً دس لاکھ سے زائد پجاری آتے ہیں۔ سنہری مندر (1777ء) اور مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی تعمیر کردہ

عظیم الشان مسجد اس شہر کی عظیم عمارتوں میں سے ہیں۔ یہاں انیسویں صدی میں ایک ہندو یونیورسٹی جس کا نام کاشی ہے کھولی گئی تھی۔

Benedict, Saint بینیڈکٹ، سینٹ (480ء-550ء):

مشہور زمانہ اطالوی راہب جس نے مسیحی خانقاہوں کا ایک وسیع سلسلہ منظم کیا اور خانقاہی قواعد وضوابط ترتیب دیے۔ سینٹ بینیڈکٹ نرسیا میں پیدا ہوا اور اس نے روما میں تعلیم پائی۔ پھر راہب Monk بن کر ایک خانقاہ کا انتظام سنبھالا لیکن اسے خانقاہ کے انتظامی قوانین پسند نہیں تھے۔ رفتہ رفتہ اس نے اپنے ہم خیال راہبوں کو جمع کر کے 525 عیسوی میں خود 12 منظم خانقاہوں کی بنیاد رکھی۔ ان میں سے ایک مونتے کاسینو Monte Cassiao میں تھی جسے دوسری عالمگیر جنگ میں جرمنوں نے فضائی بمباری کر کے تباہ کیا۔ سینٹ بینیڈکٹ نے اسی خانقاہ میں وفات پائی تھی۔ سینٹ بینیڈکٹ کی ترتیب دیئے ہوئے خانقاہی قوانین اس کے نام پر Benedictine کہلاتے ہیں۔ اور اس نام سے راہبوں کا ایک فرقہ بھی وجود میں آ گیا تھا۔ جو سینٹ بینیڈکٹ کے ترتیب دیئے ہوئے قواعد و ضوابط پر عمل کرتا ہے۔

Benelux بینی لکس:

لکسمبرگ، بیلجیئم اور نیدرلینڈ کی اقتصادی یونین کو جو 1948ء میں قائم ہوئی تھی بینی لکس کا نام دیا گیا تھا۔ اس اقتصادی یونین نے ان تینوں ممالک کی ایک مشترکہ تجارتی خارجہ پالیسی ترتیب دی تھی اور ان تینوں ملکوں نے باہمی طور پر تجارتی مال کی ترسیل کے لئے اپنی سرحدیں کھول دیں تھیں۔ اور ایک دوسرے کے تاجروں، سرمائے اور کام کرنے والوں کو راہداری کی سہولتیں فراہم کر دیں۔ تھیرم 1958ء میں ان تینوں ممالک میں ایک نیا تجارتی معاہدہ طے پایا جس پر عملدرآمد 1961ء میں ہوا اس معاہدے کے تحت تینوں ممالک کو تجارتی طور پر ایک سنگل یونٹ کی شکل دے دی گئی۔ بینی لکس کے قواعد وضوابط کو یورپی یونین نے بھی تسلیم کیا اور جاری رکھا ہے۔

Ben-gurion, David بن گوریان ڈیوڈ (1886ء-1973ء):

یہودی صیہونی تحریک کا ایک مشہور راہنما۔ روس میں پیدا ہوا فرد استنبول یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ پہلی عالمگیر جنگ میں ترکوں کی مخالفت اور برطانیہ کی حمایت میں سرگرم رہا اس لیے سلطنت عثمانیہ کی قلمرو سے نکالا گیا برطانیہ نے اس کے زیر قیادت یہودیوں کا ایک دستہ ترتیب دیا جو پہلی عالمگیر جنگ میں اتحادیوں کی حمایت میں ترکوں سے فلسطین میں لڑتا رہا۔ جنگ کے بعد فلسطین میں یہودیوں کی آبادکاری کے لیے بن گوریان مسلسل کوشاں رہا۔ اسی وجہ سے نام نہاد صیہونی ریاست اسرائیل کے قیام کے بعد بن گوریان کو اس کا پہلا وزیراعظم بنا دیا گیا۔ اور وہ 1948، 1952، اور 1955ء میں تین بار اسرائیل کا وزیراعظم منتخب ہوا۔ چوتھی مرتبہ اس نے 1959ء تا 1963ء وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا۔ بن گوریان کی قیادت میں اسرائیل نے غزہ کی پٹی اور جزیرہ نما سینا پر حملہ کیا تھا۔

Benin, Kingdom of

بینن کی بادشاہت:

یہ افریقہ کی قدیم بادشاہتوں میں سے ایک تھی۔ جو آج کے جنوبی نائجیریا کے علاقے میں قائم تھی۔ بینن شاہی کی بنیاد 1000 عیسوی کے قریب رکھی گئی تھی۔ یہ سلطنت پندرہویں صدی میں وسیع تر ہوتی چلی گئی اور 1650ء میں اس نے ایک مقتدر سلطنت کی حیثیت اختیار کرلی تھی۔ 1485ء میں بینن شاہی کا سامنا پرتگیز قوم سے ہوا جس سے اس نے اہل یورپ کے ساتھ تجارت کا آغاز کردیا۔ تاہم بینن سلطنت نے یورپیوں کی غلاموں کی تجارت میں حصہ لینے سے انکار کردیا تھا۔

Berbers

بربر، قوم:

شمالی افریقہ کے اصل باشندے جو مذہباً مسلمان ہیں۔ عربی اور حامی زبانیں بولتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر کوہستانی کسان ہیں۔ بعض نخلستانوں میں کھیتی باڑی کرتے ہیں یا تاجر ہیں۔ باقی اونٹ پالنے والے صحرائی خانہ بدوش ہیں۔ بربروں نے مغربی اقوام کے سامراجی حملوں کے باوجود اپنی اصلی ثقافت کو برقرار رکھا ہے۔ مصری اہراموں کی دیواروں پر نقش تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ بربر ثقافت بڑی قدیم ہے۔

Berber States

بربر ریاستیں:

یہ اصطلاح شمالی افریقہ کی حکومتوں، طرابلس، تیوس، الجزائر اور مراکش کے لئے مستعمل رہی ہے۔ یہ ریاستیں سلطنت عثمانیہ میں سولہویں صدی سے لے کر ایک مدت تک نیم آزاد رہی ہیں۔ ان ریاستوں کے حکمرانوں نے یورپی بحری قزاقی کے جواب میں بحیرہ روم کے اندر قزاقی شروع کردی تھی۔ اس لیے یورپی طاقتوں نے ان ریاستوں کے خلاف کئی عسکری مہمات بھیجیں مگر عموماً ادائے خراج پر ہی معاملہ رفع رفع ہوجاتا تھا۔ پھر رفتہ رفتہ یہ حکومتیں کمزور پڑتی گئیں یورپی سامراجی طاقتوں نے ان پر قبضہ جمانا شروع کردیا تھا۔

Bergen-Belsen

برجین۔ بیلسن:

نازی جرمنی کا ایک اجتماعی قید کیمپ جو دوسری عالمگیر جنگ میں نازی پروگرام کے تحت یہودی اور جپسی لوگوں جیسے ناپسندیدہ عناصر کو ایک مرکزی کیمپ میں محصور اور جمع کردینے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ اجتماعی کیمپ جو جرمن کے شہر ہیمبرگ Hamburg کے نزدیک واقع تھا۔ تیکنیکی طور پر موت کا کیمپ یا معدوم کردینے والا کیمپ نہیں تھا۔ تاہم اس کیمپ میں غیر پسندیدہ عناصر کو بند کرکے رکھا جاتا تھا۔ جب 1945ء میں برطانوی فوجیں جرمنی میں داخل ہوئیں تو انہوں نے اس کیمپ کو ختم کرکے اس کے محصور افراد کو رہا کردیا۔ تاہم برطانوی افواج کو اس کیمپ سے 10 ہزار غیر مدفون لاشیں اور 4 ہزار فاقہ زدہ قیدی سسکتے ہوئے ملے تھے جو نازی جرمنی کی بربریت کا شکار تھے۔

Berlin, Conference of

برلن کانفرنس (1884-85ء):

سیاسی بات چیت کی ایک کانفرنس جو جرمنی کے دارالحکومت میں 1884ء سے 1885ء تک منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں اس زمانے کی یوروپی طاقتوں نے سنٹرل افریقہ کے متعلق بات چیت کی۔ اس کانفرنس کو منعقد کرنے کا مقصد جرمنی اور فرانس کا پرتگال سے افریقی معاملات پر جھگڑے طے کرنا تھا۔ اس کانفرنس نے کانگو دریا کے بیسن کے علاقے کو غیر جاندار علاقہ قرار دیا تھا اور اس علاقے میں غلاموں کی تجارت کو ممنوع قرار دے کر تجارت کو آزاد کر دیا تھا۔ اور کانگو فری اسٹیٹ کے نام سے ایک آزاد ریاست قائم کر دی تھی۔

برلن کانگریس (1818ء): Berlin Congress

یہ کانفرنس اس صدی کی بڑی یورپی طاقتوں نے زوال پذیر عثمانیہ سلطنت کی تقدیر کا فیصلہ کرنے کے لئے منعقد کی تھی۔ اس کانگریس کی صدارت جرمنی کے چانسلر آٹووان بسمارک نے کی تھی۔ اس کے علاوہ اس کانگریس کے مقاصد میں روس کی بحری توسیعات کو محدود کر دینا بھی تھا۔ مزید براں یہ کہ اس کانگریس میں سربیا، مونٹی نیگرو اور رومانیہ کو آزادی دی گئی اور بوسینا ہرزی گوینا کو سلطنت آسٹریا ہنگری کو دے دیا گیا۔ اب تک یہ علاقہ عثمانیہ ترکوں کے زیر انتداب چلا آ رہا تھا۔ بلغاریہ اور قبرص کی سرحدوں کو محدود کر دیا گیا اور انہیں برطانوی کنٹرول میں دے دیا گیا۔ اس کانگریس کے اختتام پر اس کانگریس کے تمام شرکا ناراض ہی رہے جس سے یورپ میں سیاسی بے چینی بڑھی جس کے نتیجہ میں بالآخر 1914ء میں پہلی عالمگیر جنگ کا آغاز ہو گیا۔

برلن کی تقسیم: Berlin, Division of

برلن جو دوسری عالمگیر جنگ کی تباہی تک یورپ کا دوسرا بڑا شہر تھا۔ 1945ء میں اس پر اتحادیوں کا قبضہ ہو گیا۔ پاٹسڈیم کانفرنس میں برلن کو اتحادیوں کی مشترکہ نگرانی کے ماتحت چار مقبوضہ منطقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ روس اور مغربی اتحادیوں کی بڑھتی ہوئی آویزش کا نتیجہ مشترکہ نگرانی سے روسیوں کی علیحدگی اور برلن کی دو حصوں میں تقسیم کی صورت میں نکلا (1948ء)۔ مغربی برلن یعنی امریکی انگریزی اور فرانسیسی مشترکہ علاقہ، روسی علاقہ مشرقی برلن کہلایا اور بعد ازاں جرمن (مشرقی) جمہوری ری پبلک بن گیا۔ 1955ء میں مشرقی جرمنی کی حکومت باقاعدہ طور پر مشرقی برلن میں منتقل ہو گئی۔

برلن ایرلفٹ (1948ء): Berlin, Air-Lift

جنگ عظیم دوم کے بعد جب مغربی اتحادیوں اور روس میں آویزش بڑھی تو روس نے مغربی برلن کا محاصرہ کر لیا اور اس کے لئے آنے والی خوراک اور رسد کی سپلائی کو روک دیا۔ روس دراصل مشرقی برلن سے مغربی برلن لوگوں کی آمد و رفت کو روکنا چاہتا تھا۔ اس محاصرے میں برلن کو مختلف اشیا کی سپلائی پہنچانے کے لئے 24 جون 1948ء کو امریکہ نے فضائی راستے سے ہوائی جہازوں کے ذریعے مغربی برلن کو فضائی سپلائی کا آغاز کیا۔ یہی فضائی سپلائی ہی تاریخ عالم میں برلن ایئر لفٹ کہلاتی ہے۔

Berlin, Wall of

برلن، دیوار:

مغربی اور مشرقی جرمنی کے مابین قائم ہونے والی ایک مصنوعی سرحد 1949ء میں جب مشرقی اور مغربی جرمنی کا قیام عمل میں آیا تو 1955ء میں مشرقی جرمنی کی حکومت مشرقی برلن میں منتقل ہوگئی۔ مہاجرین کی آمد و رفت کو روکنے کے لئے مشرقی جرمنی کی پولیس نے 13 اگست 1961ء کو 254 میل لمبی ایک دیوار تعمیر کرنا شروع کردی۔ اس دیوار کی تعمیر مکمل ہونے پر مغربی برلن مشرقی برلن سے مکمل طور پر کٹ گیا۔ برلن شہر کے دامن پر اس بدنما داغ کو مشرقی جرمنی کی حکومت نے جدید سرحد کا نام دیا اور یہ دیوار، دیوار برلن کہلائی۔ اس دیوار کو بلا اجازت عبور کرنے والوں کے لئے سزائے موت دینے کا اعلان کیا گیا۔ مگر اس مصنوعی سرحد کو عبور کرنے کا سلسلہ اگلے 28 سال تک جاری رہا۔ نومبر 1989ء میں مشرقی جرمنی کے اندرونی حالات خراب ہوجانے کے بعد جلسے، جلوسوں اور ہڑتالوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔ جو بالآخر دیوار برلن کے انہدام پر ختم ہوا۔ 13 اکتوبر 1990ء کو دیوار برلن ہمیشہ کے لئے منہدم کردی گئی اور مشرقی اور مغربی جرمنی متحد ہوگئے۔

Bernard of Clairvaux, Saint

برنارڈ آف کلیرو، سینٹ:

برنارڈ آف کلیرو (1090ء۔1153ء) ایک سسٹرشین Cistercian راہب تھا۔ اس نے کلیرو میں اصلاحی چرچ کی بنیاد رکھی تھی۔ اس نے سسٹرشین راہبوں کی تنظیم کو بھی از سر نو منظم کیا تھا۔ سینٹ برنارڈ آف کلیرو کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے دوسری صلیبی جنگ کے لئے تبلیغ کر کے بہت سے لوگوں کو یورپ سے یروشلم میں ہونے والی اس جنگ میں شمولیت کے لیے ذہنی طور پر تیار کیا تھا۔

Bessemer, Sir Hinry

بیسمر، سر ہنری (1813ء۔1898ء):

فولاد کو تجارتی پیمانے پر تیار کرنے کے لئے بیسمر عمل ایجاد کرنے والا یہ برطانوی موجد۔ بیسمر عمل اسی کے نام پر بیسمر عمل کہلاتا۔ اس عمل سے وسیع پیمانے پر فولاد تیار کیا جانے لگا تھا۔ بیسمر ہی نے شیفیلڈ کے مقام پر انگلستان میں "بیسمر سٹیل ورکس" نامی فیکٹری قائم کی تھی، سر ہنری بیسمر کے فولاد کو ارزاں پیمانے پر تیار کرنے سے ہی انگلستان میں انیسویں صدی میں صنعتی انقلاب رونما ہوا تھا۔

Bhagavad Gita

بھگوت گیتا:

ہندوؤں کی ایک متبرک کتاب، بھگوت گیتا کے لغوی معنی بھگوان کا راگ ہیں۔ اس کتاب میں کرشن جی کا وہ اپدیشن درج ہے جو انہوں نے مہابھارت کی جنگ سے پہلے ارجن کو دیا تھا۔ دراصل یہ ایک نظم ہے جو تین حصوں میں ہے اس کے ہر حصے کے چھ باب ہیں۔ یہ بھگتی کا اصول سکھاتا ہے۔ اس کا دنیا کی بیشتر زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے۔ اس متبرک کتاب کا فارسی ترجمہ ابوالفضل نے اکبر اعظم کے حکم پر کیا تھا۔

Bhakti بھگتی:

والہانہ ہندو مت کی تحریک جو کسی دیوتا کی پوجا کے گرد گھومتی ہے۔ بھگتی جنوبی ہندوستان کی روایات سے متاثر ہو کر ہندو میں آئی۔ بھگتی زیادہ تر رام چندر جی اور کرشن جی کے گرد گھومتی ہے۔

Bhagt Sing بھگت سنگھ (1907-1931ء)

پنجاب کا مشہور انقلابی نوجوان جس کی وجہ سے انقلاب زندہ باد کے نعرے عام ہوئے۔ بھگت سنگھ نوجوان بھارت سبھا کے بانیوں میں سب سے زیادہ ممتاز تھا۔ 1927ء میں دسہرہ بم کیس میں گرفتار ہوا۔ جب 1928ء میں سائمن کمیشن لاہور آیا تو اس کا استقبال سیاہ جھنڈیوں سے کیا گیا پولیس نے لوگوں کو پیچھے ہٹانے کے لیے لاٹھی چارج کیا تو لالہ لاجپت رائے نامی ہندو راہنما کو سر میں چوٹ لگی اور وہ اس چوٹ کی تاب نہ لاتے ہوئے کچھ دن بعد سورگباشی ہوا۔ اسی چوٹ کا ذمہ دار انگریز کیپٹن اسکاٹ تھا۔ بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں نے جوش انتقام میں کیپٹن اسکاٹ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا مگر اتفاق سے ایک دوسرا انگریز افسر ساندرس مارا گیا۔ پھر دہلی کی مرکزی اسمبلی میں بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں نے بم پھینکا تاہم کسی قسم کا نقصان نہ ہوا بم پھینکنے والوں کو گرفتار کر لیا گیا اور عمر قید کی سزا دی گئی۔ اسی دوران ساندرس کے قتل کا سراغ بھی لگ گیا جس میں بھگت سنگھ، راج گرو اور سکھ دیو ملزم قرار پائے اور انہیں سزائے موت دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ گاندھی جی نے لارڈ ارون سے سمجھوتے کی گفتگو کی تو بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں کی سزائے موت روکنے کے لئے بھی کہا مگر لارڈ ارون نے کوئی قطعی وعدہ نہ کیا اور آخر 23 مارچ 1931ء کو ان کو پھانسی دے دی گئی کانگریس نے اپنے اجلاس کراچی 1931ء میں ان نوجوانوں کی قوم پرستی، بہادری اور حب الوطنی کا اعتراف کیا۔

Bhanbhor بھمبور:

سندھ کا ایک قدیم تاریخی شہر، یہ کراچی سے 40 میل جنوب میں دریائے سندھ کی ایک کھاڑی کے کنارے واقع تھا۔ بعد ازاں اس کے کھنڈرات ایک طویل عرصہ تک مدفون رہے۔ 1951ء میں اس کی اثریاتی کھدائی شروع ہوئی اور 1958ء میں ایک قلعے اور 1960ء میں ایک مسجد کے آثار ملے جسے برصغیر پاک و ہند کی پہلی مسجد خیال کیا جاتا ہے۔ اس مسجد کو جامع کوفہ اور جامع واسط کی طرز پر تعمیر کیا گیا تھا۔ ماہرین تاریخ کی نظر میں بھمبور ہی دراصل دیبل کی وہ بندرگاہ تھا جس پر 712ء میں محمد بن قاسم نے حملہ کیا تھا۔ بھمبور کے اثریاتی مطالعہ سے مسلمانوں کے دفاعی نظام، تعمیراتی منصوبہ بندی اور فن تعمیر کا پتہ چلتا ہے۔ یہاں سے خلیفہ واثق باللہ عباسی کے عہد کا ایک سونے کا سکہ بھی ملا تھا، جو 229ھ میں مصر کی ایک ٹکسال میں ڈھالا گیا تھا۔

Bhubaneswar بھوبنیشور:

بھارت کی ریاست اڑیسہ کا دارالحکومت۔ 1947ء میں جب اسے ریاست کا دارالحکومت بنانے کی تجویز

پیش کی گئی تو اس وقت تک یہ ایک گاؤں تھا۔ بعد ازاں اسے ایک جدید طرز کا شہر بنا دیا گیا۔ یہ شہر ان 700 مندروں کی وجہ سے مشہور تھا جو تیسری صدی قبل از مسیح سے سولہویں صدی عیسوی تک یہاں تعمیر کیے گئے تھے۔ ان مندروں سے تقریباً 500 ابھی تک باقی ہیں۔ ان مندروں میں سب سے زیادہ مشہور لنگا راجہ کا مندر ہے۔ یہ مندر ہندو فن تعمیر کی بہترین مثال ہیں۔ یہ مندر ایک متبرک جھیل کے گرد واقع ہیں اس شہر کا مہاراجہ اشوک کے عہد میں مرکز لگتا ہے اور پانچویں سے دسویں صدی عیسوی تک یہ کیسری سلطنت کا دارالحکومت رہا۔

Bhupal

بھوپال:

وسطی بھارت (مدھیا پردیش) کی ایک سابقہ اسلامی ریاست اٹھارہویں صدی کے آغاز میں اس ریاست کی بنیاد پڑی تھی۔ 1844ء سے 1926ء تک اس ریاست پر بھوپال کی بیگمات کی حکومت رہی۔ اس ریاست کے تمام حکمران افغان خاندان سے تھے۔ اس ریاست کے آخری فرمانروا نواب حمید اللہ خان مرحوم شہزادگان ہند کی جماعت کے صدر تھے اور مسلم لیگ اور کانگریس میں سمجھوتہ کرانے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا تھا، نواب حمید اللہ سے پہلے ان کی والدہ حکمران تھیں۔ ان کے خاوند نواب صدیق الحسن بڑے پائے کے عالم تھے اور انہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں تھیں۔

آزادی ہند کے بعد ریاست بھوپال کو مدھیا پردیش میں شامل کر دیا گیا اور شہر بھوپال اس صوبے کا دارالحکومت قرار پایا۔

دسمبر 1984ء میں بھوپال یونین کاربائیڈ فیکٹری میں گیس کے اخراج سے تقریباً 2500 انسان مارے گئے اور ایک لاکھ سے زائد بے گھر ہوئے تھے۔

Bhutan

بھوٹان:

مشرقی سلسلہ کوہ ہمالیہ کی ایک بادشاہت اس کی سرحدیں چین اور بھارت سے ملتی ہیں اس کے دارالحکومت کا نام تھم پھو ہے۔ اس ملک کے طول و عرض میں بلند و بالا پہاڑوں اور عمیق وادیوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ ان وادیوں سے جو تیز رفتار ندیاں نکلتی ہیں وہ جا کر دریائے برہم پترا میں گرتی ہیں قدیم زمانے میں یہ ملک ہندوستان میں شامل تھا۔ انیسویں صدی میں تبت نے حملہ کر کے اس ملک پر سے ہندوستانی قبضہ ختم کر دیا تھا۔ 1907ء سے پہلے بھوٹان پر دو حکمران حکومت کرتے تھے جو ایک روحانی حکمران، دھرم راج اور دوسرا مادی حکمران دیوراج کہلاتے تھے۔ 1907ء میں یہ دونوں عہدے دیوراج کو تفویض کر دیئے گئے۔ اس کے بعد سے بھوٹان کا راجہ وہاں کا مذہبی پیشوا بھی تصور کیا جاتا ہے۔ 1910ء میں برطانیہ نے اسے اپنے زیر حفاظت علاقہ قرار دے دیا تھا۔ 1950ء کے بعد سے بھوٹان میں تبت سے آنے والے اور نیپال سے آنے والے مہاجرین کا سلسلہ رہا ہے جس کی وجہ سے یہاں نسلی فسادات بھی رونما ہوئے۔

Bhutto, Benazir **بھٹو، بے نظیر (1953ء۔2007ء):**

پاکستان کی ایک سیاسی راہنما اور سابقہ وزیر اعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن۔ 21 جون 1953ء کو پیدا ہوئیں۔ پاکستان میں اولیول تک تعلیم حاصل کر کے امریکا چلی گئیں اور وہاں ہارورڈ یونیورسٹی سے گریجوایشن کی۔ 1976ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے سیاسیات، فلسفہ اور معاشیات میں اعلیٰ درجے کے امتحانات پاس کیے۔ پاکستان واپس آ کر دفتر خارجہ سے وابستہ ہو گئیں۔ 4 اپریل 1979ء کو جب ان کے والد بھٹو کو پھانسی دی گئی تو انہوں نے عملی سیاست میں قدم رکھا تاہم مارشل لاء کی وجہ سے بیرون ملک چلی گئیں۔ 1985ء میں جمہوری دور کا آغاز ہوا تو وطن واپس آئیں۔ 1988ء تا 1990ء اور 1993ء تا 1996ء وزیر اعظم پاکستان رہیں۔ 1997ء میں قائد حزب اختلاف بنیں۔ 1999ء میں انہیں احتساب کمیشن نے نااہل قرار دے دیا اور پانچ سال کی سزائے قید سنائی۔ اس دوران بے نظیر بھٹو نے جلاوطنی کی زندگی گزاری اور 2007ء میں پاکستان واپس آئیں پہلے کراچی میں ان کے جلوس پر حملہ کیا گیا پھر دسمبر 2007ء میں راولپنڈی میں ان کے جلسے پر فائرنگ کر کے محترمہ کو شہید کر دیا گیا۔

Bhutto, Zulfikar Ali **بھٹو، ذوالفقار علی (1928ء۔1979ء):**

پاکستانی سیاستدان اور سابقہ وزیر اعظم، گڑھی بھٹو، لاڑکانہ میں پیدا ہوئے اور سر شاہنواز بھٹو کے بیٹے تھے۔ 1950ء میں برکلے یونیورسٹی، کیلی فورنیا سے گریجوایشن کی۔ 1952ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے اصول قوانین میں ماسٹرز کیا۔ اسی سال مڈل ٹیمپل لندن سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ جناب بھٹو پہلے ایشیائی تھے جنہیں انگلستان کی یونیورسٹی آف ساؤتھمپٹن نے بین الاقوامی قانون کا استاد مقرر کیا۔ بعد ازاں کچھ عرصے مسلم لاء کالج کراچی میں بھی لیکچرار رہے۔ 1953ء میں سندھ ہائی کورٹ میں وکالت شروع کی۔ 1958ء تا 1960ء صدر ایوب کی کابینہ میں وزیر تجارت، 1960ء تا 1962ء وزیر اقلیتی امور اور آخر میں 1963ء تا 1966ء وزیر خارجہ رہے۔ 1967ء میں لاہور میں پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی اور 1970ء میں ہونے والے عام انتخابات میں ان کی پارٹی نے مغربی پاکستان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ دسمبر 1971ء میں پاکستان کے دولخت ہونے کے بعد جنرل یحییٰ خان نے عنان حکومت بھٹو صاحب کو سونپ دی اور آپ صدر پاکستان کے عہدے پر 1971ء تا 1973ء فائز رہے۔ 1973ء میں نئے آئین کی تشکیل کے بعد وزیر اعظم پاکستان کا عہدہ سنبھالا۔ 1977ء میں ہونے والے عام انتخابات میں ہونے والی دھاندلیوں کی وجہ سے ملک میں خانہ جنگی کی سی کیفیت پیدا ہو گئی جس کے بعد جنرل محمد ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو مارشل لاء نافذ کرے انہیں برطرف کر دیا۔ ستمبر 1977ء میں بھٹو صاحب نواب محمد احمد قصوری کے قتل کے الزام میں گرفتار کر دیئے گئے۔ اور 18 مارچ 1978ء میں ہائی کورٹ نے انہیں سزائے موت سنائی۔ فروری 1979ء میں سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کی توثیق کر دی جس کے نتیجے میں بھٹو صاحب کو 4، اپریل 1979ء کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ سزائے موت پر عملدرآمد کے بعد انہیں لاڑکانہ میں

گڑھی شاہو میں دفن کیا گیا۔

Biafra

بیافرا:

نائجیریا کا مشرقی صوبہ جہاں ابو قبائل کی اکثریت ہے 1967ء میں ان قبائل نے مرکز کے خلاف بغاوت کردی تھی اور ایک آزاد مملکت بیافرا قائم کرنے کا اعلان کردیا تھا۔ وفاقی نائجیریا کی فوج نے بڑے جنگ وجدل کے بعد صدر مقام انوگو پر قبضہ کرلیا لیکن دوسرے علاقوں میں جنگ جاری رہی جس کے دوران ہزاروں لوگ بھوکوں مرگئے۔ کہیں جاکر جون 1970ء میں باغیوں کے تمام علاقوں پر قبضے کے بعد بیافرا کی آزادی ختم ہوگئی۔

Bill of Right, U.S.A

حقوق کا مسودہ قانون امریکہ:

انقلاب آزادی ریاست ہائے متحدہ کے بعد امریکیوں کو یہ موقع ملا کہ وہ اپنے سیاسی نظریات کو ایک قانونی شکل دیں جس کے نتیجے میں امریکہ کا تحریری آئین تیار کیا گیا مگر اس تحریری آئین میں ذاتی آزادی کے کئی حقوق قوانین شامل کرنے سے رہ گئے۔ اس وجہ سے کئی ریاستوں نے آزادیوں کی فہرست میں آزادی تحریر وتقریر، آزادی اجتماع اور اپیل دائر کرنے کی آزادیوں کے حقوق شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس مطالبہ پر امریکہ کے آئین میں جو پہلی آٹھ ترامیم کی گئیں ان میں ذاتی آزادیوں کے حقوق کی گارنٹی فراہم کردی گئی جب کہ نویں اور دسویں ترمیم میں کانگریس کو دوسروں کے حقوق تلف کرنے سے روک دیا گیا۔ جو حقوق آزادی ان ترامیم سے آئین میں شامل کیے گئے ان میں آزادی مذہب، آزادی تقریر، آزادی پریس، آزادی اجتماع اور اپیل دائر کے حق کے علاوہ ایسے حق بھی شامل کرلیئے گئے جیسے اسلحہ رکھنے اور جس بے جا کے خلاف رٹ دائر کرنے کا حق، کسی جگہ کی شہرت اختیار کرنے سے روکنے کے خلاف چارہ جوئی کا حق اور قانون کے تحت مساوی تحفظ کا حق وغیرہ۔ یوں حقوق آزادی کا مسودہ قانون پاس کردیا گیا۔

Bishop

بشپ:

اسقف، اعلیٰ مرتبہ کا عیسائی پادری اور اسقفیہ کا منتظم اعلیٰ خصوصاً رومن کیتھولک چرچ کا۔ رومن کیتھولک چرچ کے نزدیک بشپ یا اسقف رسولوں کے جانشین ہیں۔ جیسے خود پوپ روم کا بشپ ہے۔ جس کلیسا میں اسقف اقامت پذیر ہو اسے کیتھڈرل تسلیم کیا جاتا ہے۔

Bismarck, Otto, Von

بسمارک، آٹوان (1815ء-1898ء):

ایک جرمن مدبر، جرمنی کو عظیم الشان سلطنت بنانے والا، پروشیا کا وزیر اعظم (90-1862ء)۔ بسمارک کو "آہنی چانسلر" کے خطاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اسلحہ کے لئے بجٹ کی مخالفت کرنے پر پارلیمان کو برخاست کرنے (1862ء) کے بعد اس نے شلیسوگ ہوسٹائین کے معاملہ کو بہانہ بنا کر ڈنمارک پر چڑھائی کردی۔ مفتوح ڈینش علاقے پر آسٹریا کے اختلاف نے اسے اس قابل بنادیا کہ آسٹریا کو جنگ آسٹریا و پروشیا (1866ء) کے

ذریعے جرمن معاملات سے بے دخل کردے اور شمالی جرمن وفاق میں پروشیا کی قیادت کے تحت جرمنی کو از سر نو منظم کرے۔ بسمارک نے ایمز ڈسپیچ چھاپ کر دانستہ فرینکو پروشین جنگ 1870ء کا بیج بویا۔ جنوری 1871ء میں پروشیا کے ولیم اول کے لیے شاہ جرمنی ہونے کا اعلان کردیا۔ جنگ کے ذریعے اتحاد حاصل کرنے کے بعد بسمارک نے امن کے ذریعے سے اسے مستحکم کیا۔ بسمارک صلح و امن کو سیاست کی شطرنج کے مہرے سمجھتا تھا اور ایک کی بجائے دوسرا مہرہ اس وقت استعمال کرتا جب اس پر یہ آشکارا ہو جاتا تھا کہ حصول مطلب کے لئے اس کا استعمال ناگزیر ہے۔ جرمنی کی تاریخ میں بسمارک وہ شخصیت ہے جس نے وہ کام انجام دیئے جو کوئی دوسرا نہیں کرسکا۔ کم و بیش 28 برس وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز رہا۔ 18 مارچ 1890ء کو اس عہدے سے برخاست ہو کر اپنے آبائی گاؤں چلا گیا۔ اس کی آبرخاستگی قیصر سے تنازع کی وجہ سے عمل میں آئی۔

بلیک ڈیتھ: Black Death

سراتی وبائی طاعون جو بیمار حیوانات بالخصوص چوہوں کو کاٹنے والے پسوؤں سے پھیلتا ہے۔ اس کی ایک گلٹی دار شکل بارہویں صدی سے سولہویں صدی تک کرہ ارض کے گرد گھومتی رہی۔ اس وبا نے براعظم ایشیا، افریقہ، مشرقی وسطی اور یورپ کے بڑے حصوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اسے مورخین نے سیاہ موت Black Death کا نام دیا ہے۔ یورپ میں یہ 1347ء میں نمودار ہوئی، اور اس نے صرف چند سال کے اندر اندر اس براعظم کی تقریباً آدھی آبادی کو تلف کر کے رکھ دیا۔ یہ سیاہ چوہوں کے پسوؤں سے پھیلی تھی اس سے مرنے والے کے جسم پر سیاہ داغ نمودار ہو جاتے تھے۔ اسی وجہ سے اسے بلیک ڈیتھ یا سیاہ موت کا نام دیا گیا تھا۔ اس سے متاثر ہونے والے مریض 80 فی صد سے 50 صد تک موت کا شکار ہو جاتے تھے۔ اس کے پھیلنے کے بعد یورپ میں مزدوروں کی شدید قلت ہوگئی تھی۔ اور جاگیردارانہ نظام کو سخت دھچکا پہنچا تھا۔

بلیک ہول آف کلکتہ: Black Hole of Calcutta

مغربی بنگال کے شہر کلکتہ کی ایک تاریک کوٹھڑی کا نام جس میں انگریزوں کی روایت کے مطابق 1756ء میں نواب سراج الدولہ نے 46 انگریز قیدیوں کو بند کردیا تھا۔ یہ کوٹھڑی یا قید خانہ صرف 20 مربع پیمائش کی تھی اور جو قیدی اس میں بند کئے گئے تھے ان میں سے صرف 23 نفوس اگلی صبح زندہ و سلامت باہر نکلے تھے۔ اتنی چھوٹی سی کوٹھڑی میں اتنے آدمیوں کا سمانا محال ہے اس لیے اکثر یورپی مورخین بھی اس واقعہ کو ایک افسانہ سمجھتے ہیں۔ فی الحقیقت یہ افسانہ اس لیے گھڑا گیا تھا کہ نواب سراج الدولہ والئی بنگال کے ملک پر حملہ کیا جاسکے۔ لارڈ کلائیو کا امین چند کے ساتھ دھوکا اور میر جعفر کی غداری بھی اسی سلسلے کی کڑیاں تھیں۔ علامہ اقبال نے بھی اس کی تردید کی ہے اسی وجہ سے ان کی تصنیف تاریخ ہند شائع نہیں ہوسکی تھی۔

بلیک پینتھرز (1966ء-1972ء): Black Panthers

امریکی سیاہ فام باشندوں کی ایک انقلابی تنظیم جس کی بنیاد اوکلینڈ، کیلی فورنیا میں ہابی سیل Bobby Seale اور ہوئے۔ پی۔ نیوٹن Huey P. Newton نے پولیس کی وحشیانہ کاروائیوں کے خلاف رکھی تھی۔ بلیک پینتھر (1960ء) کی دہائی کی سب سے بڑی سیاہ جنگجو تنظیم بن گئی تھی۔ اس تنظیم نے مقامی اور فیڈرل حکام کے ساتھ کئی جھگڑے لڑے اور دہشت پھیلائی تھی۔ اس کے علاوہ یہ سیاہ تنظیم اپنی سوپ آپ۔ کے اصولوں پر کچھ پروگرام بھی چلاتی تھی جس میں مفت علاج کے کلینک، مفت تعلیم کے اسکول اور مفت خوراک مہیا کرنے کے بینک قائم کئے گئے تھے۔ تاہم پولیس کاروائیوں اور گروہی جھگڑوں کی وجہ سے یہ تنظیم 1972ء میں ختم ہوگئی۔

Black Ships

سیاہ جہاز: Commodor. یہ نام جاپانیوں نے کموڈور میتھیو پیری کے آٹھ بحری جہازوں کو دیا تھا۔ کموڈور میتھیو پیری M-Parry کا بحری بیڑہ 1853ء میں جاپان پہنچا تھا۔ چونکہ جاپانی حکومت نے صدیوں سے یورپیوں اور دیگر باہر سے آنے والی قوموں پر اپنے ملک کے دروازے بند کر رکھے تھے۔ اس لیے کموڈور پیری کی یہ بحری مہم امریکیوں پر بزور جاپان کے دروازے کھولنے کے لیے بھیجی گئی تھی۔ یہ جاپانی نام Kurofune in Japanese ان جہازوں پر کئے گئے سیاہ رنگ یا ان دخانی جہازوں کے سینکڑوں سے نکلنے والے دھوئیں کی وجہ سے دیا گیا تھا۔

Blitzkrieg

بلٹز کریگ: جرمن زبان میں اس کا مطلب Lightning War بنتا ہے یہ سریع اصول جنگی حکمت عملی تھی۔ جو نازی جرمنی نے دوسری جنگ عظیم میں اختیار کی تھی۔ وہ بجلی کی سی سرعت سے اپنے فوجی دستوں اور جنگی ساز و سامان کو دشمنوں کے سامنے پہنچا دیتے اور دشمن اس سرعت اور تیزی پر حیران رہ جاتا تھا۔ اس جنگی حکمت عملی کا تصور جرمنی کے لئے نیا نہیں تھا اور یہ جنگی حکمت عملی بابائے جرمنی آٹو وان بسمارک نے بھی انیسویں صدی میں اختیار کی تھی۔ اور فرانکو۔ پروشین جنگ کو اسی حکمت عملی کی بنا پر جیتا تھا۔ پھر یہی سرعت پذیری پہلی جنگ عظیم میں استعمال کی گئی تھی۔ مگر اس حکمت عملی کو یہ اصطلاحی نام پہلی مرتبہ 1939ء میں اس وقت دیا گیا تھا جب جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا تھا، اس حکمت عملی کے تحت میدان جنگ میں فضائی اور میکینکی طاقت کا استعمال بڑی کامیابی سے کرتے تھے۔ اس سریع العمل جنگی حکمت عملی کو ان اخباری نمائندوں نے بلٹز کریگ کا نام دیا تھا جنہوں نے دوسری جنگ عظیم میں جرمنوں کو مشرقی اور مغربی یورپ کو روندتے ہوئے دیکھا تھا۔

Boccaccio, Giovanni

بوکیشیو گیوانی (1313ء۔1375ء): اطالوی شاعر اور ناول نگار۔ اس نے اپنی جوانی فلورنس کے نزدیک سرٹالڈو Certaldo نامی قصبے میں گزاری۔ 1330ء میں وہ نیپلز چلا گیا جہاں اس نے پیٹرارک Petrarch سے دوستی پیدا کی۔ 1341ء میں فلورنس واپس آ گیا۔ جہاں فلورنس میں اپنی زندگی کے آخری ایام بسر کیے۔ اس کی سب سے اہم تصنیف

Decameron ہے جو دنیا کی عظیم کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس کی دیگر تصانیف یہ ہیں۔ دانتے کی سوانح حیات Filocolo (1340ء) اور La Flametia جس کو مشہور انگریز شاعر چاسر نے Toi Llus and Criseydk کا ماخذ بنایا تھا۔ بوکیشیو کی عظیم تصنیف ''ڈی کیمرون'' کو 100 کہانیوں کی کتاب بھی کہا جاتا ہے جو 10 فلورنس کے مردوں اور عورتوں کی زبانی بیان کی گئی ہیں جو بلیک ڈیتھ کی وباء سے ڈر کر یہ شہر چھوڑ کر جانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ بوکیشیو نے اطالوی اور لاطینی دونوں زبانوں میں تحریریں چھوڑی ہیں۔

Bodhisttava

بودھ ہسٹاوا:

بدھوں نے مہایانا مکتب فکر کا ایک تصور۔ ایسے بدھ اولیاء جو اس زندگی میں گیان حاصل کر لیتے ہیں وہ اپنے ساتھیوں کو وہ خوشیاں دلوانے کے لئے رضا کارانہ طور پر وہ حالت چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے افراد کو بودھی ستوا کا نام دیا جاتا ہے۔ ان کا احترام مہاتما بدھ کی طرح ہی کیا جاتا ہے۔

Boers. See Afrikaners

Boer Wars. See Anglo-Boer Wars

Boethius, Ancius

بوتھیس ایشیس:

رومی سلطنت کے عہد آخر کا ایک رومی فلسفی۔ وہ شہنشاہ تھیوڈورک دی آسٹروگاتھ The Odoric the Ostrogath کا مشیر تھا۔ اس نے فلسفہ پر The Consolation of philosophy لکھی ہے جو رومی عہد کی آخری کتاب فلسفہ تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ افلاطون، ارسطو جیسے فلسفیوں کے فلسفہ پر لکھی گئی کتاب ہے۔ بوتھیس چونکہ ایک عیسائی تھا اس لئے اس نے فیثا غورثی اور بے دینی کے فلسفہ کو باہم مدغم کرنا شروع کر دیا تھا جو بعد ازاں ازمنہ وسطیٰ کے یورپی معاشرے کی بنیاد بنا۔

Bolitho, Hector

بولیتھو، ہیکٹر:

قائداعظم محمد علی جناح کے انگریز سوانح نگار، وہ آک لینڈ میں پیدا ہوئے اور بیس سال کی عمر میں صحافت سے وابستہ ہو گئے تیس سال کی عمر میں سڈنی، آسٹریلیا سے شائع ہونے والے اخبار ''سنڈے نیوز'' کے ایڈیٹر بن گئے۔ ایک سال تک بحیثیت ایڈیٹر کام کرنے کے بعد دو ناول لکھے۔ 1932ء سے 1951ء کے درمیان انہوں نے ملکہ وکٹوریہ ان کے شوہر شہزادہ البرٹ اور جارج ششم کے متعلق کتابیں لکھیں۔ 1951ء میں انہوں نے برطانیہ کے حکمران شاہی خاندان کی ایک سو سالہ تاریخ لکھی۔ 1955ء میں انہوں نے دوسری جنگ عظیم کے متعلق اپنے مشاہدے قلمبند کیئے۔ سر ہیکٹر بولیتھو نے محمد علی جناح کے نام سے قائداعظم کے سوانح عمری لکھی۔ اس ضمن میں وہ بمبئی گئے اور قائداعظم کو جاننے والے مشہور پارسی راہنما سر کاؤس جی جہانگیر سے ملے۔ نیز قائداعظم کے پرانے دوستوں سے بھی ملے اور معلومات اکٹھی کی پھر پاکستان آئے اور کرنل الٰہی بخش سے مواد حاصل کیا اور محترمہ فاطمہ

جناح کا تعاون بھی انہیں حاصل رہا 1954ء میں انہوں نے قائداعظم کی سوانح عمری مکمل کر لی۔ مگر کچھ اہل قلم اس سوانح عمری کو مستند نہیں تسلیم کرتے۔

Bolivar, Simon

بولیور سائمن (1783ء۔1830ء):

جنوبی امریکہ کا ایک محب وطن اور انقلابی جسے جنوبی امریکہ کا عظیم نجات دہندہ سمجھا جاتا ہے۔ بولیور وینیز ویلا کے دارالحکومت کاراکس میں پیدا ہوا۔ میڈرڈ میں تعلیم پائی۔ یورپ اور امریکہ کی سیاحت کی۔ 1808ء میں وینیز ویلا واپس آیا اور ہسپانیہ کے خلاف تحریک آزادی کی قیادت کی۔ 1811ء میں وینیز ویلا کی خودمختاری کا اعلان کر دیا جس سے اسپین کے ساتھ جنگ چھڑ گئی جو اگلے آٹھ سال تک جاری رہی۔ اس دوران بولیور کو پانچ بار اپنے لیے اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا پھر جب واپس آیا تو بڑھ چڑھ کر جنگ آزادی میں حصہ لیا۔ 1819ء میں وینیز ویلا اور گرینیڈا نے مل کر ایک جمہوریہ بنائی جس کا نام کولمبیا رکھا گیا۔ سائمن بولیور اس جمہوریہ کا پہلا صدر منتخب ہوا۔ 1821ء میں آئین کا اعلان کیا گیا تو بولیور کو دوبارہ صدر چنا گیا۔ اسی سال اس نے ویلیز ویلا کو آزادی دلادی۔ 1822ء میں اس نے اسپین کو ایکواڈور سے بھی نکال باہر کیا۔ وہ جنوبی امریکہ کی تمام جمہوریتوں کو متحد کرنا چاہتا تھا مگر اس کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ 1824ء میں اس نے پیرو کو آزاد کرانے کی مہم کا آغاز کیا۔ 1830ء میں دل برداشتہ ہو کر مستعفی ہو گیا اور اسی سال فوت ہوا۔ بولیویا کے ملک کا نام اسی راہنما کے نام پر رکھا گیا تھا۔

Bolshevik Revolution

بالشویک انقلاب:

روسی انقلاب کی دوسری اسٹیج۔ مارچ 1917ء میں روس جنگ عظیم اول میں ملوث ہو گیا جس کے بعد ملک میں کھانے اور خوراک کی کمی کے مسئلے پر ہنگامے پھوٹ پڑے، جلد ہی ان ہنگاموں نے ایک مکمل انقلاب کی شکل اختیار کر لی اور شاہ زار نکولس دوم کو تخت سے دستبردار ہونا پڑا۔ مارچ اور اکتوبر کے درمیان چار مرتبہ عبوری حکومت کو تشکیل دینا پڑا۔ انقلابی سوشلسٹ آل رشین کانگریس آف سوویت پر چھا گئے۔ ان میں منشویک Mensaevk اور بالشویک Bolshevik دونوں شامل تھے۔ نومبر 1977ء میں بالشویک جوروٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگاتے تھے انہوں نے ایک اور انقلاب رونما کیا اور حکومت پر قبضہ کر لیا۔ کانگریس آف دی سوویت کو دوبارہ منظم کیا جس کے بعد بالشویک انقلاب مکمل طور پر کامیاب ہو گیا۔

Balsheviks

بالشویکس:

انقلاب روس کے دوران انقلابیوں کا بایاں بازو۔ انقلابیوں کو بالشویک کا نام لینن نے 1903ء میں دیا تھا۔ یہ اکثریت کے معنوں میں روسی لفظ ہے۔ اگرچہ بالشویکوں کو روس میں اکثریت حاصل نہیں تھی مگر ولادی میر لینن ان کو روسی نام سے پکارتے تھے۔ بالشویک یا کمیونسٹ دراصل کارل مارکس کے فلسفے پر عمل پیرا تھے۔ لینن اسی فلسفے پر یقین رکھتا تھا۔ نومبر 1917ء میں لینن اور اس کے بائیں بازو کے ان انقلابیوں نے روس میں بالشویک انقلاب بپا

کر دیا اور انقلاب مارچ کے بعد سے تشکیل پانے والی عبوری حکومت کو گرا کر کانگریس آف دی سوویت کا کنٹرول سنبھال لیا۔ یہی انقلاب بالشویک انقلاب کہلاتا ہے۔

Bombay, Mumbai
بمبئی (ممبئی):

مغربی بھارت میں بحیرہ عرب کے کنارے واقع ہے۔ بمبئی شہر کلکتہ کے بعد بھارت کا سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے اور عمدہ بندرگاہ ہے۔ آج کل یہ ایک بڑا فلمی مرکز بھی ہے اور اسے بھارت کا ہالی ووڈ کہتے ہیں پرتگیزوں نے اس بندگارہ پر 1534ء میں قبضہ کیا تھا اور اسے بمبئی کا نام دیا تھا۔ بمبئی پرتگیز زبان میں ''عمدہ بندرگاہ'' کو کہتے ہیں یا عمدہ کھاڑی کے معنوں میں مستعمل ہے 1661ء میں اس پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا اور یہ ہندوستان کی سب سے اہم بندرگاہ بن گیا۔ آزادی کے بعد سے یہ ایک اہم تجارتی مرکز بن گیا۔ 1990ء کی دہائی میں اس کا نام مقامی ہندو دیوی ممبا دیوی کے نام پر ممبئی رکھ دیا گیا ہے۔ یاد رہے ممبا پاربتی دیوی کا مقامی نام ہے اور اسے شیو کی بیوی تصور کیا جاتا ہے۔

Bonaparte, Napoleon see Napoleon Bonaparte

Book of Akbar
اکبر نامہ:

ابوالفضل کی ایک تصنیف۔ اس میں بابر، ہمایوں اور اکبر کے حالات 1601ء تک درج ہیں۔ اس کا اسلوب تحریر ابتدا تصنع کی طرف مائل ہے لیکن بتدریج عبارت میں سنجیدگی پیدا ہوتی چلی گئی ہے۔ اس میں اکبر اور اس کی فوج کے کارنامے بیان کئے گئے ہیں اور یہ مغل خاندان کی ایک تاریخ ہے۔

Book of common Prayers
دعا نامہ عام:

چرچ آف انگلینڈ اور دوسرے انگلینڈ کلیساؤں کی سروس کی ایک کتاب جسے 1549ء میں شائع کیا گیا تھا۔ 1552ء میں تھامس کریمر کی نظر ثانی کو بھی شامل کیا گیا۔ ملکہ میری نے اس کو منقطع کر دیا جب کہ ملکہ ایلزبتھ اول نے اس کو دوبارہ جاری کر دیا۔ 1662ء میں اسے قانوناً سرکاری اور لازمی قرار دیا گیا۔

Book of The Dead
کتاب مرحومین:

قدیم مصر سے تعلق رکھنے والا ایک مذہبی مشن جسے آخری شکل میں ساتویں اور چھٹی صدی قبل از مسیح میں ترتیب دیا گیا۔ اگرچہ اس کے منتر، اصول اور دیگر قصے سولہویں صدی ق م میں ہی کتبوں میں پائے جاتے تھے۔

Book of Exodus
کتاب اخراج:

عبرانی بائبل کی دوسری کتاب اور حضرت موسیٰؑ سے منسوب پانچ صحیفوں میں سے ایک۔ اس کے پہلے انیس ابواب میں مصر میں اسرائیلوں کی غلامی کا بیان ہے اور حضرت موسیٰؑ کا انہیں مصریوں کی غلامی سے آزاد کرانے کا

بیان ہے۔ فرعون پر نازل ہونے والی دس بلاؤں کے نتیجے میں اس نے اسرائیلوں کو مصر سے جانے کی اجازت دی۔ پھر بحیرہ قلزم کو عبور کرنے اور راستے میں آسمان سے من وسلویٰ کے اترنے کی داستان بیان کی گئی ہے۔ کوہ سینا کی طرف سفر کا بیان۔ کتاب اخراج کے باب نمبر 25 تا 40 میں قوم بنی اسرائیل کو بعض مذہبی رسومات اور معاشرتی زندگی کو گزارنے کے لئے ہدایات دی گئیں ہیں۔

Book of Odes

چینی نظموں کی کتاب:

یہ چین میں ژو Zhou عہد کی 305 نظموں پر مشتمل ایک کتاب ہے۔ اسے مشہور فلسفی کیفیوشس نے مرتب کیا تھا۔ ژو عہد کے ابتدا ہی سے اسے ایک کلاسیک کی حیثیت حاصل ہے اور یہ قدیم چین کے پانچ کلاسیک میں سے ایک ہے اور بعد کی چینی شاعری کے لئے نمونے کی کتاب تسلیم کی جاتی رہی ہے۔

Booth, John Wilkes

بوتھ، جان ولکس (1830ء۔1865ء):

مشہور اداکار اور امریکی صدر ابراہام لنکن کا قاتل۔ وہ منحرف ریاستوں سے ہمدردی رکھتا تھا۔ 14 اپریل 1865ء کی رات جب صدر ابراہام لنکن فورڈ تھیٹر میں تھیٹریکل پروگرام دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے تو بوتھ صدارتی بکس میں چپکے سے داخل ہوگیا اور اس نے صدر کو گولی مار کر قتل کر دیا جان ولکلس بوتھ واردات کے بعد چھلانگ لگا کر فرار ہوگیا اسے بعد ازاں ورجینا کے دیہاتی علاقے سے گرفتار کیا گیا۔

Borges Jorge Luise

بورجس جارج ٹوئیس (1899ء۔1996ء):

ارجنٹائن کا ایک افسانہ نگار جو اپنے افسانوں اور کہانیوں کی وجہ سے مشہور ہے اس کے افسانے حقیقت اور افسانہ کے امتزاج پر مشتمل ہیں اور ان میں ابہام پایا جاتا ہے۔ اس کا 1944ء میں شائع ہونے والا افسانہ The Garden of Forking Paths ایک جاسوسی کہانی پر مشتمل ہے مگر اس میں اتنا ابہام ہے کہ یہ بھول بھلیاں کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس میں حقیقت کا سراغ نہیں لگتا۔

Borgia, Ceasar

بورجیا سیزر (1475ء۔1507ء):

سیزر بورجیا، پوپ الیگزینڈر ششم کا چھوٹا بیٹا اور اٹلی کے دور احیائے علوم کی ایک سربرآوردہ شخصیت تھا۔ سترہ برس کی عمر میں کارڈنیل کے عہدے پر فائز ہوا۔ اپنے بڑے بھائی کو قتل کرنے کے بعد اس نے استعفا دے دیا، سیاسیات میں شریک ہوا۔ فرانس کے بادشاہ لوئی دوازدہم کے دربار سے وابستہ ہوگیا جس نے اسے ڈیوک بنا دیا۔ اپنے والد کی حوصلہ افزائی سے رومانیہ کے علاقے کے سیاہ وسفید کا مالک بن گیا۔ اپنے بڑے بڑے مخالفوں اور دشمنوں کو اس نے بڑی چالاکی سے قلعہ سنی گالیا میں گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ تاہم والد کی وفات سے اس کے عزائم پر اوس پڑ گئی۔ نئے پوپ نے تمام پاپائی علاقے اس سے واپس لے لئے اور شاہ فرانس لوئی دوزاز ہم بھی اس کا مخالف ہوگیا جس کے بعد اس نے اپنے بہنوئی شاہ نوار Navarre کے ہاں پناہ لی۔ اسی کی ملازمت میں لڑتا ہوا مارا گیا۔ سیزر

بوجیا ایک ظالم بدخو مگر اعلیٰ ذہانت و بصیرت رکھتا تھا۔

بورگیزے ولا: Borghese Villa

عالی نسب رومی خاندان۔ پوپ پال پنجم اور کئی سربرآوردہ اطالوی شہری اس خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اس خاندان کے ایک کارڈنیل، سیپو نے بورگیزے نے روما میں موسم گرما بسر کرنے کے لئے ایک محل تعمیر کرایا تھا جو بورگیزے ولا کہلاتا تھا۔ اسے اطالوی معمار واسانزیو Vasanzio نے 1613ء تا 1615ء میں تعمیر کیا تھا۔ آج کل یہ روما میں فنون لطیفہ کا ایک عجائب گھر ہے۔

بوروبادور: Borobodur

جاوا، انڈونیشیا میں ایک بدھ یادگار۔ یہ جوگ جکارتا سے 15 میل شمال مغرب میں واقع ہے۔ اس کا شمار عجائبات عالم میں ہوتا ہے۔ اس کی تعمیر میں مہاتما بدھ کی دس تعلیمات کو سامنے رکھا گیا ہے اور ان کے اظہار کے طور پر یہ عمارت دس منزلوں میں تعمیر کی گئی ہے۔ سب سے آخری منزل پر ایک استوپہ یا بدھ مندر واقع ہے، اس میں عبادت گاہ کی جو کرسی تعمیر کی گئی ہے اس کی بلندی 130 فٹ ہے۔ اس عمارت میں مہاتما بدھ کے متعدد مجسمے رکھے گئے ہیں۔ یہ عمارت شالندا خاندان کے عہد میں تعمیر کی گئی تھی۔ یہ دس منزلہ عمارت مکمل طور پر مٹی میں دب گئی تھی۔ 1907ء میں ولندیزی حکومت نے یہاں کھدائی کی تو اس عمارت کے آثار دریافت ہوئے، لیکن یہ تاریخی عمارت مناسب دیکھ بھال اور ضروری مرمت نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہوگئی۔ انڈونیشیا کی حکومت نے اس قدیم یادگار کو محفوظ کرنے کے لیے اقوام متحدہ کو درخواست کی۔ ماہرین آثار قدیمہ نے تخمینہ لگایا کہ اس کی ازسرنو مرمت کرنے پر گیارہ کروڑ نو لاکھ روپے انڈونیشیا کے سکے کے مطابق خرچ ہوں گے اس میں سے تقریباً 6 کروڑ انڈونیشیا کی حکومت کو ادا کرنے ہوں گے باقی یونیسکو کے ارکان خرچ کریں گے۔ اس منصوبے پر کام 1975ء میں شروع ہوا اور 1980ء میں مکمل ہوا تھا۔

بوس، سبھاش چندر (1897ء۔1945ء): Bose, Subhas Chandra

بھارتی بنگالی راہنما، 1921ء میں گاندھی جی کی تحریک عدم تعاون میں شامل ہوا مگر دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں کانگریس اور گاندھی جی سے اختلافات پیدا ہوگئے اور انہوں نے کانگریس کا ایک فارورڈ علیحدہ بلاک بنالیا۔ اسی زمانے میں برطانوی حکومت نے انہیں نظر بند کر دیا۔ یہ بھیس بدل کر ہندوستان سے فرار ہوگئے اور چھپتے چھپاتے افغانستان پہنچ گئے۔ جہاں سے کسی طرح پہلے جرمنی اور پھر جاپان پہنچ گئے۔ بوس نے جاپان میں ہندوستانی جنگی قیدیوں پر مشتمل ایک فوج بنائی جس نے برما کے راستے ہندوستان پر حملے میں جاپانی فوج کا ساتھ دیا۔ جنگ عظیم کے اختتام پر بوس جاپان میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہے تھے کہ طیارے کے حادثے میں مارے گئے۔ آخری زمانے میں بھارت کے لوگ انہیں ''نیتا جی'' کے نام سے پکارتے تھے۔ ان کا دیا ہوا نعرہ ''جے ہند'' تھا۔ ان کا

خیال تھا کہ بھارت گاندھی جی کی عدم تشدد کی پالیسی "آہنسا" سے آزاد نہیں ہو سکتا لہٰذا اس لیے تشدد اور جنگ ضروری ہیں۔

Bosnia, Herzegovina

بوسینا ہرزگوینا:

مجمع الجزائر بلقان کا ایک جمہوری ملک۔ اس کی آبادی 44 فی صد مسلمان ہے۔ دارالحکومت سراجیو Sara Gevo 1463ء میں اس علاقے پر عثمانی ترکوں نے قبضہ کیا تھا۔ اور اسے ایک عثمانی صوبہ قرار دے دیا تھا۔ 1878ء میں برلن کانگریس میں اسے آسٹریا ہنگری سلطنت میں شامل کر دیا گیا۔ جنگ عظیم اول کے بعد 1918ء میں اسے یوگوسلاویہ کے ایک صوبے کے طور پر شامل کر لیا گیا اور اگلے تقریباً 70 سال یہ یوگوسلاویہ میں شامل رہا۔ 15 اکتوبر 1991ء کو بوسینا کی پارلیمنٹ نے اس کی آزادی کی قرارداد منظور کی 29 فروری 1992ء کو یہاں ریفرنڈم ہوا جس کے تحت یکم مارچ 1992ء کو عوام نے اس کی آزادی کے حق میں ووٹ دیا۔ بوسینا کے اعلان آزادی کے بعد یہاں کے سربوں اور مسلم آبادی کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہو گیا جس کے نتیجے میں خونیں جنگ کا آغاز ہوا۔ سربوں نے مسلمانوں کا انتہائی طور پر قتل عام کیا۔ آخر 13 اگست 1992ء اقوام متحدہ نے چودہ ہزار فوجیوں کو بوسینا بھیجا اور بوسینیا کی آزادی کو بحال رکھا۔

Boston Tea Party

بوسٹن ٹی پارٹی:

برطانوی تاجر کمپنی ایسٹ انڈیا کمپنی اٹھارہویں صدی کے آخری عشروں میں مالیاتی بحران کا شکار تھی اس نے برطانوی حکومت کو امداد کی درخواست کی۔ حکومت نے کمپنی کو تمام برطانوی کالونیوں بشمول امریکہ چائے کی برآمد پر اجارہ داری دے دی 1770ء کے بعد سے امریکہ میں جتنی چائے برآمد کی جا رہی تھی وہ غیر قانونی طور پر اور ڈیوٹی ادا کیے بغیر تھی۔ کمپنی نے چائے کو اپنے ایجنٹوں کے ذریعے مروجہ قیمت سے کم نرخوں پر مہیا کر کے چائے کی اسمگلنگ کے کاروبار کو غیر منافع بخش بنا دیا۔ جبکہ چائے کے تاجروں کا صفایا کرنے کی دھمکی بھی دی۔ ادھر بحر اوقیانوس کے دونوں جانب کی بندرگاہوں پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازموں کو استعفیٰ دینے پر مجبور کیا گیا اور چائے کے جہازوں کو یا تو انگلینڈ واپس کر دیا جاتا یا پھر انہیں گوداموں میں بھیج دیا جاتا۔ بوسٹن، امریکہ کے ایجنٹوں نے مستعفی ہونے سے انکار کر دیا اور شاہی گورنر کی حمایت سے جہازوں سے چائے اتارنے کا انتظام کرنے لگے۔ 16 دسمبر 1773ء کی رات کو گورنر ہچنسن کو اس وقت بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جب اس نے چائے کے لدے ہوئے جہازوں کو انگلستان واپس نہ بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ چائے کو ہاتھ لگانے کی کوئی جرات نہیں کرے گا۔ اسی دوران ایک ایجنٹ نے اسے اطلاع دی کہ بوسٹن کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ لوگ اسے چائے واپس بھیجنے کا کہیں گے۔ گورنر نے کہا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ کیونکہ شاہ کے حکم پر ضرور عمل ہونا چاہیے۔ امریکہ کے آزادی پسند راہنما سیموئیل ایڈیمز نے اس شاہی حکم کے خلاف تشدد پسندانہ کاروائی کرنے کا فیصلہ کیا اور 150 تحریک آزادی کے کارکن سرخ ہندیوں کے لباس میں بطور قلی جہاز سے چائے اتارنے کے لئے

جہازوں پر چڑھ گئے اور انہوں نے چائے کو اتارنے کی بجائے سمندر میں پھینکنا شروع کر دیا۔ آزادی پسندوں نے یہ اقدام اس لئے کیا تھا کہ اگر چہ چائے جہازوں سے اتار لی جاتی تو یہ چائے آبادکاروں کو ٹیکس ادا کر کے خریدنا پڑتی جو وہ کسی قیمت پر ادا کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور اس کے خلاف تھے۔ یہ واقعہ امریکہ کی تاریخ میں بوسٹن ٹی پارٹی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس واقعہ نے شاہ انگلستان جارج سوم کو پریشان کر دیا اور اس نے بوسٹن کی بندرگاہ کو بند کرنے کا حکم دے دیا جس کے بعد امریکی کالونیوں نے متحد ہو کر انگلستان کی حکومت سے آزاد ہونے کا فیصلہ کیا۔ ادھر برطانوی حکام نے بوسٹن ٹی پارٹی کی کاروائی کو غنڈہ گردی اور بدمعاشی قرار دیا۔

بوتھا، پیٹر، ولیم (1916ء۔۔۔): Botha, Pieter Willem

جنوبی افریقہ کا ایک سیاستدان اور وزیر اعظم (1978ء۔ 1984ء) اور جنوبی افریقہ کا صدر (1984ء۔1989ء) اس نے محدود پیمانے پر اصطلاحات نافذ کیں اور جنوبی افریقہ کا نیا آئین تشکیل دیا۔ بوتھا کی اصطلاحات نے بہت سے سفید فام جنوبی افریقیوں کو ناراض کر دیا تھا۔ جس کے بعد نسل پرست سفید فاموں نے اس کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لیا تھا اور یوں وہ اکثریت کی حمایت سے محروم ہو گیا تھا۔

بوٹی چیلی، ساندرو (1445ء۔1510ء): Botticelli, Sandro

اطالوی نشاۃ ثانیہ کا ایک آرٹسٹ، مصور وہ شوخ رنگوں کے استعمال کی وجہ سے مشہور ہے۔ فلورنس سے تعلق رکھنے والے اس اطالوی مصور نے بہت سی مذہبی تصاویر بھی بنائیں تھیں ان میں Adoration of Magi بہت مشہور ہے اس کی دوسری تصاویر میں The Birth of Venus اور The Primavera وغیرہ مشہور ہیں۔

بوڈیکا (20ء۔61ء): Boudicca

مشرقی انگلیہ کی برٹن ملکہ جس نے پہلی صدی عیسوی میں رومیوں کے خلاف ایک بڑی بغاوت کی تھی۔ 60ء میں اس کا خاوند پراسٹا گورس Prasutagus وفات پا گیا اور اپنی سلطنت اپنی بیٹیوں کے نام کر گیا۔ تو رومیوں نے اس سلطنت پر اپنا دعویٰ کر دیا۔ بوڈیکا نے اس پر احتجاج کیا تھا اسے رومیوں نے کوڑے مارے اور اس کی بیٹیوں سے رومی فوجیوں نے زنا بالجبر کا ارتکاب کیا۔ جس پر بوڈیکا نے رومیوں کے علم بغاوت بلند کر دیا اور قریب تھا کہ رومیوں کو جزائر برطانیہ سے نکال دے۔ ملکہ بوڈیکا نے اپنی عسکری کاروائیوں سے رومیوں کے کئی مستقروں لندن، ویرولیمیئم Verulamium وغیرہ کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ لیکن آخری معرکے میں رومیوں نے برطانیوں کو شکست دی اور تقریباً 80 ہزار برطانوی مرد و زن قتل کر دیئے گئے۔

بوربون: Bourbon

یورپ کا ایک شاہی خاندان جس نے فرانس، اسپین، دونوں سسلیوں اور پارما پر حکومت کی۔ یہ کیسپٹنز

Capetions کی ایک چھوٹی شاخ تھی۔ اس خاندان کا نام بوربو نے نامی ایک قلعے سے ماخذ تھا جس کا پہلا لارڈ نویں صدی کا ایک رئیس ایڈیما Adhemal تھا۔ اسپین پر اس خاندان نے 1700 سے آج تک حکومت کی ہے البتہ 1931ء سے 1975ء تک اس ملک پر اس خاندان کی حکومت نہیں تھی۔

Bourgeois

بورژوا:

ابتدا میں صرف فرانس کے شہری طبقے کو بورژوا کہا جاتا تھا آج کل اس سے مراد تمام ممالک کے متوسط طبقے کے شہری ہیں یہ اصطلاح انقلاب فرانس کے دوران وجود میں آئی تھی اس سے مراد وہ طبقہ تھا جو نہ امراء میں شامل تھا اور نہ مزدوروں میں۔ موروثی جاگیرداری کے زوال اور سرمایہ داری کے عروج کے باعث اس اصطلاح کے معنی بدل گئے۔ اب ان تمام لوگوں کو بورژوا کہا جاتا ہے جو دوسروں کی محنت کا استعمال کرتے ہیں مثلاً سرمایہ دار، صنعت کار، بینک کار اور تاجر وغیرہ۔

Boxer's Rebellion

باکسروں کی بغاوت:

بیسویں صدی کے آغاز میں چین میں مغربی سامراجی طاقتوں اور جاپان کے بڑھتے ہوئے مفادات کے ردعمل کے طور پر رونما ہونے والی چینی بغاوت (1899ء-1900ء) ایک چینی فوجی گروہ نے جو باکسروں کا گروہ کہلاتا تھا غیر ملکی سامراج کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا تھا۔ اس بغاوت کو استعماری، طاقتوں، برطانوی، فرانسیسی، اطالوی، جرمن، روسی، جاپانی اور امریکیوں نے مشترکہ طور پر کچل دیا۔ چین سے بھاری تاوان حاصل کرنے کے علاوہ پیکنگ میں غیر ملکی دستے متعین کرنے کی اجازت بھی حاصل کی گئی۔ اس کے علاوہ سمندر کے راستے اس تک رسائی حاصل ہو گئی۔

Boyle, Robert

بوائل، رابرٹ (1627ء-1691ء):

ایک انگریز کیمیا دان، ماہر ریاضی، اور موجد، آئرلینڈ میں پیدا ہوا۔ بوائل نے کیمیا کے شعبے میں کارہائے نمایاں انجام دیئے اور کئی ایک تجربات کیئے۔ مگر بوائل کو شہرت اس کے "بوائل کے قانون" سے ملی جو گیسوں اور دباؤ کے متعلق ہے۔

Brahe, Tycho

براہے، ٹائیکو (1546ء-1601ء):

عام طور پر صرف ٹائیکو کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ڈنمارک سے تعلق رکھنے والا ایک فلکیات دان تھا اس نے فلکیاتی آلات کی اصلاح کی، ستاروں اور سیاروں کے صحیح مشاہدات سے کیپلر اور دوسرے ہیئت دانوں کے لیئے فلکیاتی انکشافات کے لیے راستہ ہموار کیا۔ نیز سویڈن کے ایک جزیرہ وین Ven میں ایک قصر اور ایک رصدگاہ تعمیر کی۔ جدید دور میں چاند کے ایک دہانے کا نام اس کے نام پر رکھا گیا ہے۔

Brahma
برہما:

ہندو دیو مالا میں خالق دنیا، بعض ہندوؤں کے مطابق دیوتاؤں کی ایک ترشول ہے جس میں برہما، خالق، وشنو محافظ اور شیو، تباہ کرنے والا ہے۔ برہما قدیم ہندوستان میں بہت زیادہ اہمت کا حامل تھا مگر ازمنی وسطی سے وشنو اور شیوا کو زیادہ پوجا جانے لگا۔

Brahman
برہمن:

ہندوؤں کی اونچی ذات، جو ہندو عقیدے کے مطابق برہما جی کے منہ سے پیدا ہوئی۔ اس کے فرائض میں دھرم رکھشا اول ہے۔ برہمن کی عمر کے چار حصے ہوتے ہیں برہمچاری، تحصیل علم اور تجرو کا زمانہ، گرہست، ازدواجی زندگی کا زمانہ، وانپر ستھ، جنگل میں جا کر تپسیا کا زمانہ، سنیاس، دنیا کو ترک کر دینا۔ اگر کوئی برہمن اپنے تفویض کردہ فرائض کو چھوڑ کر کوئی اور دوسرا کام شروع کر دے تو اس کی ذات متاثر نہیں ہوتی۔

Brahmu Samaj
برہموسماج:

ہندو معاشرے کی تطہیر کے لیئے کلکتہ میں 1828ء میں ایک انجمن ''برہموسبھا'' کے نام سے قائم کی گئی تھی جس کے بانی ہندو صحافی رام موہن رائے تھے۔ ان کی کوششوں سے اسی سال ''ستی'' جیسی رسم بد کو ممنوع قرار دیا گیا۔ اس انجمن کی بنیاد وحدۃ الوجود کے فلسفے پر قائم کی گئی تھی مگر برہموسماج کے عبادت خانے میں پیشوائی کے فرائض کوئی برہمن ہی انجام دے سکتا تھا۔ سبھا کے پہلے منتری تاراچند چکرورتی تھے۔ دو سال کے عرصے میں یہ تحریک اتنی مقبول ہوئی کہ برہمو فرقہ وجود میں آ گیا، برہموسماج کے پیروکاروں میں رابندر ناتھ ٹیگور جیسے لوگ بھی شامل تھے۔

Branden Burg
برانڈن برگ:

ماضی میں ایک ریاست اور مغربی جرمنی کا ایک شہر۔ پندرہویں صدی میں یہ ایک مضبوط ریاست کے طور پر ابھری تھی اور سترہویں صدی میں وسیع تر ہوگئی۔ تیس سالہ جنگ میں اس کی قیادت فریڈرک ولیم کے ہاتھ میں تھی۔ بعدازاں جب الیکٹر فریڈرک سوم نے شاہ پروشیا ہونے کا دعویٰ کیا تو برانڈن برگ پروشیا کا ایک صوبہ بن گیا جس میں برلن بھی شامل تھا۔ بعدازاں اس نے ایک صنعتی شہر کی حیثیت اختیار کر لی۔

Brandt, Willy
برانڈت ولی (1913ء۔1992ء):

ایک جرمن سیاستدان اور جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا سربراہ (1964ء تا 1987ء)۔ وہ 1969ء سے 1974ء تک فیڈرل ری پبلک آف جرمنی کا چانسلر بھی رہا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران برانڈت ولی کو اپنی سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے جرمنی چھوڑنا پڑا تھا اور وہ پہلے ناروے اور پھر سویڈن چلا گیا تھا۔ جنگ عظیم دوم کے بعد 1957ء تا 1966ء وہ مغربی برلن کا میئر رہا۔ اس نے سوویت یونین کی برلن پر قبضہ کرنے کی سخت مخالفت کی۔

مغربی جرمنی کے چانسلر کی حیثیت سے اس نے ملک کی خارجہ پالیسی پر بڑی توجہ دی اور مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ملک کے ملکوں سے خارجہ تعلقات بہتر بنائے۔ اس کی انہیں کوششوں اور مغربی جرمنی اور مشرقی جرمنی میں خاص طور پر صلح کرانے کی وجہ سے اسے نوبل پرائز برائے امن دیا گیا۔

برٹن وڈ کانفرنس: Brbtton Woods Conference

1944ء میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس جو برٹن وڈ کے مقام پر نیو ہمشائر میں منعقد ہوئی تھی۔ یہ جنگ عظیم دوم کے بعد اقتصادی منصوبہ بندی کے لیے منعقد کرگئی تھی۔ تاکہ جنگ سے متاثر ہونے والے برطانوی معاشرہ کی تعمیر نو کی جائے اس مقصد کے لیے انٹرنیشنل مونیٹری فنڈ IMF اور ورلڈ بینک جیسے ادارے تشکیل دیئے گئے تھے۔

برزنیف، لیونڈ (1906ء۔1986ء): Brezhnev, Leonid

سوویت یونین کا ایک سیاست دان اور کمیونسٹ پارٹی کا ایک راہنما، شالن کے دست راست کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ 1977ء میں اس نے روس کے صدر کا عہدہ سنبھالا۔ وہ روس کا پہلا حکمران تھا جس نے بیک وقت روسی صدر اور کمیونسٹ پارٹی کے صدر کا عہدہ سنبھالا تھا۔ روس کے سربراہ کی حیثیت سے اس نے 18 جون 1979ء کو سالٹ دوم کے معاہدہ پر دستخط کیے تھے۔ اس کی سربراہی میں روس نے افغانستان پر حملہ کیا تھا۔ اسی کی خارجہ پالیسی کی وجہ سے روس کی اکانومی تباہ ہوئی۔

برزنیف ڈاکٹرین: Brezhnev Doctrine

مغربی یورپ کی طرف سے روس کی خارجہ پالیسی کو دیا گیا نام اس پالیسی کے تحت روس کو بین الاقوامی معاملات میں مداخلت کا حق دیا گیا تھا۔ خصوصاً ان ممالک کے معاملات میں جہاں روس کا مفاد خطرے میں پڑ گیا ہو۔ 1968ء میں اسی پالیسی کے تحت روس نے چیکوسلواکیہ پر حملہ کیا تھا اور پھر 1979ء میں افغانستان بھی اس پالیسی کی زد میں آ گیا تھا۔ اس کے علاوہ روس ان تمام تنظیم آزادیوں کی امداد بھی اسی پالیسی کے تحت فراہم کرتا تھا جو تیسری دنیا کے ممالک میں کام کر رہی تھیں۔

برج واٹر فرانسس (1736ء۔1803ء): Bridge Water, Francis

برطانیہ کے نہری نظام کا موجد۔ اس نے جدید برطانیہ میں سب سے بڑی نہر 1761ء میں تعمیر کی تھی جو ورسلے Worsley سے مانچسٹر تک کوئلہ کی ترسیل کے لیے تعمیر کی گئی تھی۔ 1760ء سے 1800ء تک برطانیہ میں 3 ہزار میل لمبی نہروں کا ایک جال اور 1000 میل طویل دریاؤں کا سلسلہ جن میں کشتی رانی کی جا سکتی تھی۔ وجود میں آ گئے جس سے آبی رسل و رسائل میں بے حد اضافہ ہوا۔ یہ خشکی کے ذرائع آمد و رفت سے کہیں بہتر تھے اور 1840ء میں ریلوے کے نظام کے وجود میں آنے سے پہلے تک بڑے کامیاب رہے۔

خطرناک راستے پر نقصان سے پہلے تک چلنے کی پالیسی: Brinksman Ship

ایٹمی جنگ کی دھمکیاں دینے کی پالیسی جو امریکی سیکرٹری آف اسٹیٹ جان فوسٹر ڈلس نے امریکی صدر آئزن اور کے عہد وصدارت کے دوران شروع کی تھی۔ یہ پالیسی سوویت یونین کے ایٹمی اسلحے کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے اختیار کی گئی تھی تاہم ان ایٹمی جنگ کی دھمکیوں پر کبھی عملدرآمد نہیں ہوا۔

جنگ برطانیہ (1940ء): Britain, Battle of

جنگ عظیم دوم کے دوران نازی جرمنی کی کوشش تھی کہ وہ برطانیہ پر فضائی جنگ میں سبقت لے جائے۔ 1940ء میں فرانس نے جرمنی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور جرمنی کے خلاف مزاحمت میں برطانیہ اکیلا رہ گیا۔ ایڈولف ہٹلر نے جزائر برطانیہ پر براہ راست حملہ کرنے کا فیصلہ کیا مگر اس کے لئے بھی فضائی سبقت کی ضرورت تھی اور رود بار انگلستان English Channel پر بھی ہولڈ ضروری تھا۔ اس کے لئے جرمنی کے تقریباً 1800 جنگی ہوائی جہاز روزانہ برطانیہ پر بمباری کرنے کے لئے اڑتے اور لندن پر روزانہ کئی بار بمباری کی جاتی۔ برطانوی لڑاکا طیارے اس دوران جرمن طیاروں کو رود بار انگلستان اور دوسرے مقامات پر ہولڈ کرنے سے روکتے تھے اور انہوں نے بالآخر جرمن فضائیہ کے ان حملوں کو پسپا کر دیا اور جرمنی کے اس فضائی حملے کا زور توڑ دیا۔ یہ فضائی جنگ جنگ برطانیہ کہلاتی ہے۔

British East india Company See East india Company

برطانوی شمالی امریکہ ایکٹ: British North American Act 1867

برطانوی پارلیمنٹ کا پاس کردہ ایک ایکٹ جس کے تحت کیوبک Quebec اونٹاریو Ontario اور میری ٹائم پرڈاونسز Mary Times Pro کو ڈومینین آف کینیڈا کی شکل دے دی گئی جو خود اختیار ملک کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ ایکٹ کینیڈا کے آئین کی حیثیت سے 1982ء تک کام کرتا رہا۔

برٹش راج: British Raj

برطانیہ کی ہندوستان میں نوآبادیاتی حکومت کے لیے مستعمل ایک اصطلاح جو راج حکومت کے لیے ایک ہندی لفظ راج سے اخذ کی گئی ہے۔ برطانوی راج آہستہ آہستہ سترہویں صدی سے ایسٹ انڈیا کمپنی سے شروع ہوا تھا۔ تاہم برطانوی راج کی اصطلاح خصوصی طور پر 1858ء سے براہ راست برطانوی حکومت کے زیر سایہ آنے والے عرصے کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے جو بغاوت آزادی ہند 1857ء کے بعد سے 1947ء تک جاری رہا۔

برطانوی سلطنت: British Empire

انیسویں صدی کے آخری عشروں اور بیسویں صدی کے ابتدائی دور کی دنیا کی سب سے بڑی سلطنت جس کی سلطنت کی بنیاد پڑی تھی۔ بحری تجارت اور سمندر پار جانے کی خواہش کے زیر اثر انگریزوں کے مختلف گروہوں نے پہلی نوآبادی 1583ء میں نیوفاؤنڈ لینڈ بنی تھی۔ سترہویں صدی کے آغاز میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی تشکیل سے اس چار نوآبادیاں دنیا کے مختلف خطوں میں قائم کیں۔ جنہیں رضامندی یا تسخیر کے ذریعے سے اکٹھا کر کے دفتر مستعمرات واقع لندن کے زیر نگرانی کر دیا گیا اور پارلیمنٹ ان پر ٹیکس نافذ کرنے لگی۔ قوانین جہاز رانی Navigition Acts نے تجارتی نظریہ زر کو تقویت پہنچائی حکومت اور تجارت کے سلسلے میں آبادکاروں کے مطالبات ٹکرانے کے نتیجے میں شمالی امریکہ کی تیرہ نوآبادیاں اٹھارہویں صدی کے آخر میں برطانوی سلطنت سے نکل گئیں۔ ادھر سیلون، مالٹا اور راس امید کی تسخیر سے برطانیہ کی بحری قوت میں اضافہ ہوا۔ قانونی اصلاحات Refrom Bill 1832 بردہ فروشی کی تنسیخ، آزاد تجارت کی حکمت عملی 1842ء سے مستقل آبادکاروں میں حق خود اختیاری کے رجحان کے بڑھنے سے کینیڈا اولین ڈومینین بن دیا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی طرف ہجرت سے غرض انتفاع نہیں بلکہ ان ملکوں کی آبادکاری تھا۔ 1877ء میں ملکہ وکٹوریہ، قیصرہ ہند بن گئیں، اور برما سے الحاق کر لیا گیا۔ اسی طرح افریقہ کے بہت سے علاقے بھی سلطنت برطانیہ میں شامل کیئے گئے غرض بیسویں صدی کے وسط میں ہندوستان اور پاکستان کی آزادی تک سلطنت برطانیہ دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کہلاتی تھی اور مشہور تھا کہ سلطنت برطانیہ میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔

کانسی کا عہد یا زمانہ: Bronz Age

تاریخ عالم میں 4000 قبل از مسیح سے 1000 قبل از مسیح تک کا زمانہ کانسی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ چار ہزار سال قبل از مسیح سے مصر، جزائر ایجین، مشرق قریب اور ہندوستان میں تانبہ اور قلعی کے امتزاج سے پیدا شدہ دھات، کانسی سے برتن اور ہتھیار بنائے جانے لگے تھے۔ یورپ میں اس زمانے (4000 ق م) کے دوران تمام اوزار و ہتھیار پتھر کے تھے۔ موہن جوداڑو اور ہڑپہ کے آثار قدیمہ سے پتا چلتا ہے کہ پاکستان کی قدیم ترین تہذیب کانسی کے استعمال سے اچھی طرح واقف تھے۔ 65-1964ء میں تھائی لینڈ کے ایک گاؤں بن چیانگ میں کھدائی کے دوران کانسی کے جو برتن ملے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں آج سے چار پانچ ہزار سال پہلے کانسی کا زمانہ تھا اور یہاں کی تہذیب بھی مشرقی وسطی کی تہذیبوں جتنی ہی قدیم تھی۔ یورپ میں کانسی کا زمانہ 1000 ق م کے بعد شروع ہوا تھا۔ کانسی کا زمانہ پتھر کے زمانے کے بعد اور لوہے کے زمانے کے درمیان کا زمانہ تھا۔ یہ زمانہ دنیا کے مختلف مقامات پر مختلف وقتوں میں آیا۔ مصر اور جنوب مغربی ایشیا میں 4000 ق م سے 2500 ق م تک اور برطانیہ میں 2000 ق م کے بعد یہ زمانہ آیا تھا۔

شینگ عہد میں کانسی کی ڈھلائی: Bronze Casting in Shang

چینیوں کا ایک آرٹ، شینگ سلطنت (1766 ق م-1122 ق م) کے عہد میں کانسی کے کام کی ایک عمدہ

دراصل تخلیق کی گئی تھی۔ کانسی کی ڈھلائی کا فن چین میں مغربی ایشیا سے آیا تھا مگر چینیوں کی اس فن میں ترقی قابل قدر تھی۔ چینی ماہرین نے قدیم دنیا کے تمام ماہرین کو پیچھے چھوڑ دیا تھا اور عظیم فن پارے تخلیق کیے تھے۔ پیچیدہ سے پیچیدہ ڈیزائن اور چھوٹے بڑے ہر سائز کے ظروف اور دیگر اشیا کی تخلیق اس فن میں ان کا کمال تھا۔ مٹی کے سانچوں سے 68 کلوگرام وزن کے شاہکار تخلیق کیے گئے اور انہیں بڑی مہارت سے آپس میں جوڑا گیا تھا۔ کانسی کے ہتھیار، زرہ بکتر اور رتھ کا ساز وسامان خوبصورت انداز میں ڈھالا گیا تھا اور اس فن میں چینیوں کی ترقی کا ثبوت تھا۔

Brown, John براؤن جان (1800ء۔1859ء)

امریکہ میں غلامی کی تنسیخ کا حامی ایک راہنما جو غلامی کے خلاف احتجاج پر تشدد واقعات میں ملوث تھا۔ اور اس نے کنساس میں فیڈرل اسلحہ کے ایک ڈپو پر بھی حملہ کیا تھا۔ غلامی کی تنسیخ کو اپنا مقصد بنا کر اس نے 1830ء کی دہائی میں ایک گوریلا فورس برائے تنسیخ غلامی ترتیب دی تھی اور غلامی کے حامیوں کی فورسز کے خلاف کئی کاروائیوں میں ملوث بھی رہا تھا۔ بعد ازاں اس نے جنوبی ریاستوں میں ایک غلاموں کی بغاوت کی منصوبہ بندی کی تھی۔ اکتوبر 1858ء میں اسی مقصد کے لیے اسلحہ فراہم کرنے کے لئے اس نے پارپر زفیری، ورجینیا میں ایک فیڈرل اسلحہ کے ڈپو پر اپنے 21 ساتھیوں کے ساتھ چھاپہ مارا تھا۔ اسی چھاپے کے دوران وہ گرفتار کرلیا گیا اور اس پر مقدمہ چلا کر دسمبر 1859ء میں اسے پھانسی کی سزا دی گئی۔ اس کے فیڈرل اسلحہ خانے پر حملہ کرنے کے بعد جنوبی اور شمالی ریاستوں میں جنگ ناگریز ہوگئی تھی۔

Brunelleschi, Alippo برونلز چی، فلپو (1377ء۔1446ء):

اطالوی نشاۃ ثانیہ کا ایک معمار جو فلورنس کے ایک کیتھڈرل پر انڈہ نما گنبد بھی تعمیر کرنے کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔ اس کیتھڈرل کی تعمیر 1436ء میں مکمل ہوئی تھی۔ برونلز کو فلورنس کے بہترین معماروں میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے تعمیراتی ڈیزائن، محرابوں اور ستونوں کی وجہ سے مشہور تھا۔ برونلز ایک سنگتراش بھی تھا۔ اس کے تعمیراتی کارناموں میں فلورنس کا سان لورنیز و اور پازی Pazzi کے کلیسا کی تعمیر بھی شامل ہے۔

Brutus, Marcus بروٹس، مارکس (85ق م۔42ق م)

قدیم روما کا سربرآوردہ، امقرر، سیاستدان اور جرنیل، جولیس سیزر کے دوستوں میں شامل تھا مگر جمہوریت کی حمایت کرنے کی وجہ سے اس کے قاتلوں کا سربراہ بن گیا۔ جولیس سیزر اور پامپی کی جنگ میں بھی اس نے پامپی کا ساتھ دیا تھا۔ 48ق م میں پامپی کو شکست ہوئی تو سیزر نے بروٹس کو معاف کر دیا اور 44ق م میں شہر روما کا منصف اعلیٰ مقرر کیا۔ جمہوریت کو خطرے میں پڑتا دیکھ کر وہ سیزر کے قتل کی سازش کا سربراہ بن گیا اور سیزر کے قتل کے بعد وہ روم سے فرار ہوگیا۔ 43ق م میں فلپی کے مقام پر انطونی کی فوج کا اپنے ساتھیوں سمیت مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور خودکشی کرلی۔

Bruni, Leonardo

برونی لیونارڈو (1359ء-1444ء):

ایک اطالوی انسان دوست جس نے اطالیہ میں عقلی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد رکھی برونی نے گرامر، شاعری، مقرری، تاریخ، اخلاقیات اور فلسفہ کے مطالعہ کو جمہوریہ فلورنس کی سیاسی زندگی کی بنیاد قرار دیا۔ وہ قدیم رومی فلسفی سسرو کی سیاسی اور ادبی سرگرمیوں میں دلچسپی رکھتا تھا، اس نے رومی زندگی کا مطالعہ ''نیوسسرو'' کے نام سے اپنی آپ بیتی میں پیش کیا تھا۔

Bruce, Robert

بروس، رابرٹ (1274ء-1329ء):

اسکاٹ لینڈ کا بادشاہ اور علاقہ کارک کا سردار تھا۔ اسکاٹ لینڈ کے ہیرو ولیس کی وفات کے بعد آزادی کی جدوجہد کی قیادت اس نے سنبھالی اور انگلستان کے خلاف مدافعانہ جنگ لڑتا رہا۔ آخر 1314ء میں انگریزوں کو شکست سے دوچار کیا۔ 1328ء میں انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے درمیان معاہدہ امن طے پا گیا جس کی رو سے انگریزوں نے رابرٹ بروس کو اسکاٹ لینڈ کا بادشاہ تسلیم کرلیا۔ اس کے بعد اس نے رابرٹ اول کا لقب اختیار کیا تھا۔

Buddha

مہاتما بدھ (563ق م-483ق م):

بدھ مت کے بانی اور مشرق کی ایک عظیم شخصیت ان کا اصل نام سدھارتھ گوتم تھا۔ کھتری راجا شدھودن کے بیٹے تھے جس کی راجدھانی کپل وستو تھی۔ اٹھارہ برس کی عمر میں راجکماری یشودھرا سے شادی ہوئی۔ اس کے والد کی خواہش تھی کہ سدھارتھ فنون سپاہ گری میں مہارت تامہ حاصل کرے اور آئندہ اس کی سلطنت کو سنبھالے لیکن گوتم فطرتاً رحمدل اور رقیق القلب انسان تھا اور جانوروں کو بھی شکار کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ ایک دن گھر سے وہ نکلا تو اسے زندگی کی سچائیاں بیماری اور موت نظر آئی۔ اس واقعہ کے بعد گوتم سوچوں میں گم رہنے لگا اور ایک رات جب اس کی بیوی کے ہاں بچہ ہونے والا تھا محل چھوڑ کر جنگل کی طرف نکل گئے اور سات سال جنگل میں تپسیا کر کے عرفان حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ایک دن جب وہ موجودہ صوبہ بہار میں بدھ گیا کے ایک پیپل کے پیڑ کے نیچے بیٹھا تھا تو اسے نروان حاصل ہو گیا جو بدھ مت کی بنیاد بنا۔ ایک روائت کے مطابق مہاتما بدھ نے اسی سال کی عمر میں انتقال کیا تھا۔

Buddhism

بدھ مت:

وہ فلسفیانہ، اخلاقی، مذہبی اور معاشرتی عقائد و نظریات جو مہاتما بدھ کی تعلیمات پر مبنی ہیں بدھ مت کہلاتے ہیں۔ چھٹی صدی قبل از مسیح کے آخری نصف میں مہاتما بدھ نے اس دھرم کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ پیدائش نو اور کرما کے اصولوں سے شروع ہوا۔ دنیا دکھوں کا گھر ہے، دکھوں کی بنیاد خواہشات پر ہے۔ دکھوں کا خاتمہ خواہشات کے خاتمہ کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔ خواہشات کے اختتام کا راستہ ''آٹھ پہلوؤں والے راستہ'' پر چل کر کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب بدھ مت کے اصول اور بنیاد ہیں۔ بدھ مت کے پیروکار فی زمانہ سری لنکا، برما، جاپان، اور کوریا میں ملتے ہیں۔

Buddhist Scriptures
بدھ صحیفے:

گوتم بدھ نے اپنی تعلیمات کو تحریر کی شکل میں نہیں چھوڑا تھا ان کو گوتم بدھ کی وفات کے بعد منعقد ہونے والی کونسلوں میں دائرہ تحریر میں لایا گیا۔ ان کو تری تا کا کہا جاتا ہے۔

Burkhara
بخارا:

موجودہ ازبکستان کا ایک تاریخی شہر جو ایک زرخیز وادی زرفشاں میں آباد ہے۔ زمانہ قبل از مسیح سے بخارا شاہراہ ریشم کے کنارے آباد بڑے شہروں میں سے ایک تھا۔ اور اسے وسطی ایشیا کے ثقافتی مرکز کی حیثیت حاصل رہی تھی۔ آٹھویں صدی عیسوی میں اسلام کی آمد کے بعد سے بخارا کو ایک عظیم اسلامی شہر کی حیثیت حاصل ہوگئی تھی جو علم و تمدن کا گہوارہ تھا۔ 1210ء میں اسے خوارزم شاہ نے فتح کیا اور چنگیز خان اس پر 1220ء میں قابض ہوا۔ امیر تیمور نے اسے 1370ء میں فتح کیا تھا۔ سولہویں صدی میں یہ امیران بخارا کا دارالحکومت بنا۔ 1868ء میں اسے روس نے امیران بخارا سے چھین کر روس میں شامل کرلیا۔ 1920ء میں امیر بخارا نے بغاوت کی اور شکست کھا کر افغانستان چلا گیا۔ 1925ء میں اسے سوویت یونین کی جمہوریہ ازبکستان میں شامل کرلیا گیا۔ 1991ء میں جب ازبکستان آزاد ہوا تو اسے بھی ایک آزاد شہر کی حیثیت ملی۔ بخارا میں عہد اسلامی کی بہت سی قدیم یادگاریں موجود ہیں۔

Bulgars
بلغار:

ترک نژاد لوگ جو چھٹی صدی میں ترکستان سے آکر جزیرہ نما بلقان میں آباد ہوگئے تھے۔ بلغار نے مقامی سلاوز Slav پر غلبہ حاصل کرلیا۔ 681ء میں بازنطینی سلطنت نے ایک بلغار ریاست کو تسلیم کرلیا۔ بلغار لوگوں نے نویں صدی عیسوی میں مسیحیت کو قبول کرلیا تھا۔ اور وہ مشرقی آرتھوڈکس کلیسا کے پیرو ہیں۔ بلغاروں نے سلاوز زبان اختیار کرلی اور ازمنی وسطی میں ایک شاندار ثقافت کو تشکیل دیا۔ 1393ء میں عثمانیہ ترکوں نے اسے فتح کر کے سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنالیا جس کے بعد بلغاروں میں اسلام کی تبلیغ کی گئی۔

Bulge, Battle of
جنگ بلج (1944ء-1945ء):

جنگ عظیم دوم میں جرمنوں نے مغربی محاذ پر جو محاذ جنگ بنایا تھا۔ 1944ء میں جب یورپ پر اتحادیوں نے حملہ کیا۔ اتحادی بڑی سرعت سے فرانس اور بیلجیئم سے گزر کر آگے بڑھے۔ دسمبر 1944ء میں ہٹلر نے ایک نیا خفیہ منصوبہ تیار کیا اور اس کا نام "موسم خزاں کی کہر" رکھا۔ اس منصوبے کا مقصد تمام جنگی طاقت کو مغربی مغاز پر جھونک دینا تھا اور آردنس Ardennes کے مقام پر اتحادی افواج پر ایک ضرب کاری لگانا تھا۔ 16 دسمبر 1944ء کو اچانک جو حملہ ہوا اس میں جرمنی کی اڑھائی لاکھ افواج نے آردنس پر ضرب لگائی۔ پہلے توپوں نے امریکیوں کے خلاف ستر میل کے محاذ پر شدید گولہ باری کی۔ جرمنوں کو اس حملہ سے امید تھی کہ وہ بیلجیئم کا شہر اینٹورپ اتحادیوں سے واپس لے

لیں گے۔ مگر وہ ناکام رہے۔ اور جنگ عظیم دوم میں شکست جرمنی کا مقدر بن گئی۔ جنوری 1945ء کے آغاز تک امریکی جنرل آئزن ہاور نے اس محاذ پر جرمنوں کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس طرح جنگ بلج جرمنی کی افواج کی آخری بڑی جنگ ثابت ہوئی جو وہ ہار گئیں۔

Bumi Putra

بومی پترا (زمین کے بیٹے):

ملائی زبان میں "بومی پترا" زمین کے بیٹے کے معنی میں آتا ہے یہ نام ملائشیا کے بعض مشتعل ملائی نسلی گروہوں کو دیا گیا تھا۔ برطانیہ کی نوآبادیاتی حکومت کے دوران بہت سے چینی اور ہندوستانی مزدور ان علاقوں کی کانوں، ٹنگری کی کٹائی کے کیمپوں اور کاروباری مراکز میں کام کرنے کے لیے آ گئے تھے جن علاقوں کو بعد ازاں ملائیشیا کا نام دیا گیا۔ ملائی نسل کے لوگ 1957ء میں ملائیشیا کے آزاد ہونے کے بعد ان غیر ملکی مہاجرین کی تعداد کے غلبے سے خوفزدہ تھے اسی وجہ سے نسلی امتیاز کے لیے انہوں نے بومی پترا کا نام اختیار کیا تھا آزاد ملائیشیا کی حکومت نے بھی بومی پترا کو حکومتی عہدوں پر ترجیحی بنیادوں پر بھرتی کیا تا کہ ملک میں سیاسی مسائل پیدا نہ ہوں۔

Bunraku Theater

بونراکو تھیٹر:

سولہویں صدی میں وجود میں آنے والا پتلی تماشے کا تھیٹر جو جاپان میں ٹوکوگاوا Tokugawa عہد (1603ء۔1860ء) میں ایک مقبول عام تفریح کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ پورے مشرقی ایشیا میں پتلی تماشہ کو مقبولیت حاصل ہے تاہم جو حوصلہ افزائی اور اہمیت اسے جاپان میں حاصل ہوئی ایسی چین اور کوریا میں حاصل نہ ہو سکی۔ سترہویں صدی میں چیکو مانسو مونزیومن Chikamatsn Monzaeomon نامی ڈرامہ نگار پتلی تماشے کے لیے لکھے جانے والے کھیلوں کی وجہ سے جاپان میں بڑی شہرت اختیار کر گیا تھا۔

برک ہارڈ جیکب (1878ء۔1898ء): Burckhardt Jakob

ایک سوئس مورخ جس نے یورپی نشاۃ ثانیہ کے عہد کا خصوصی طور پر مطالعہ کیا۔ اس نے برلن یونیورسٹی سے 1839ء سے 1843ء تک تاریخ اور دیگر آرٹ علوم کی تعلیم حاصل کی۔ وہ تاریخ میں ثقافت اور دیگر آرٹس کے مطالعہ پر خصوصی زور دیتا تھا۔ اس کی تصنیف The Civilisation of Renaissance میں اس نے نشاۃ ثانیہ کو ایک ایسا ثقافتی دور کہا ہے جو اٹلی میں پیدا ہوا تھا۔ اور جو قدیم ثقافتی دور کا احیا تھا جس میں انفرادیت کو خصوصیت حاصل تھی۔ جیکب اپنے مطالعہ میں نشاۃ ثانیہ کو موجودہ جدید دور کی بنیاد قرار دیتا ہے۔

برگنڈی:

Burgundy

مشرقی فرانس کا ایک علاقہ اور سابق صوبہ۔ اس کا تاریخی دارالحکومت ڈیجون ہے۔ تاریخ میں برگنڈی کا لفظ بہت وسیع علاقوں کے لیے مستعمل رہا ہے۔ یہ رومی گال Gaul کا ایک حصہ تھا۔ یہاں جرمانک برگنڈائی قبائل پر اس طریق پر آباد ہوئے (پانچویں صدی قبل از مسیح) اسی زمانے میں یہاں پہلی برگنڈی سلطنت بھی قائم ہوئی تھی۔

بعد کے زمانے میں جنگ صد سالہ میں برگنڈی نے فرانس کے خلاف برطانیہ کا ساتھ دیا تھا۔(1415ء) پھر فرانس کے ساتھ اس کے اتحاد نے نقشہ پلٹ دیا اور یہ ایک فرانسیسی صوبہ بن گیا تھا۔

Burial Mound

مدفونی ٹیلہ:

ایسی چھوٹی سی مصنوعی پہاڑی یا ٹیلہ کو جو مٹی سے بنا ہو اور قبر کے نشان کا کام دے مدفونی ٹیلہ کہا جاتا ہے۔ مدفونی ٹیلے دنیا کے بیشتر علاقوں میں پائے جاتے ہیں جن کی اثریاتی کھدائیوں سے قدیم زمانے کی اشیا برآمد ہوئی ہیں۔ دنیا کے مشہور مدفونی ٹیلے جن میں سے کچھ یورپ میں بھی واقع ہیں 4000 ق م سے 600 عیسوی کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جاپان میں تیسری صدی سے چھٹی صدی تک کے زمانے کے بڑے بڑے مدفونی ٹیلے پائے جاتے ہیں۔ کوریا میں بھی چوتھی صدی عیسوی سے ساتویں صدی عیسوی تک کے زمانے کے مدفونی ٹیلے پائے گئے ہیں۔ شمالی امریکہ میں یہ ٹیلے اہرام کی شکل کے ہیں اور سب سے بڑا ٹیلا ریاست الی نوائے کے علاقے میں تھا۔ یہ ٹیلا شمالاً، جنوباً 700 فٹ اور شرقاً غرباً 100 فٹ طویل ہے۔

Burke, Edmund

برک، ایڈمنڈ (1729ء۔1797ء):

برطانوی سیاستدان اور مصنف سیاسیات۔ ڈبلن آئرلینڈ میں پیدا ہوا۔ ڈاکٹر جانسن کے حلقہ احباب سے متعلق رہا۔ وگ Whig پارٹی میں ولیم پٹ (وزیراعظم برطانیہ) کا زبردست حریف تھا۔ اپنی تقریروں میں امریکہ کے متعلق دانشمندانہ پالیسی کی وکالت کرتا تھا۔ وارن ہسٹنگز پر مقدمہ (1785ء۔1794ء) چلوا کر اس نے ہندوستان میں انگریزوں کے مظالم بے نقاب کیئے۔ انقلاب فرانس کی مخالفت کے مسئلے پر وگ پارٹی سے علیحدگی اختیار کر لی (1791ء) متعدد عملی اصلاحات کا حامی تھا۔ مگر سیاسی اصلاح سے خائف رہا۔ انگلستان کے بہترین خطیبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے خطبات انگریزی ادب کا حصہ بن چکے ہیں۔ سب سے زیادہ شہرت اسے ان تقاریر اور خطبات سے حاصل ہوئی تھی جو اس نے ہندوستان کے گورنر جنرل وارن ہسٹنگز کے خلاف پارلیمنٹ میں کی تھیں۔ 1795ء میں سیاست سے ریٹائرڈ کیا تھا۔

Bush, George H.W

بش جارج، ایچ ڈبلیو (1924ء۔۔۔)

امریکہ کا اکتالیسواں صدر۔ جنگ عظیم دوم میں بحری فوج کے پائلٹ کے فرائض انجام دیئے اور بعد ازاں تیل کے بزنس میں بڑی دولت کمائی۔ 1966ء میں جارج بش ٹیکساس سے ری پبلکن پارٹی کی طرف سے ہاؤس آف دی پریزینٹیو میں نمائندہ منتخب ہوا تھا۔ 1970ء میں سینٹ میں نمائندگی نہ ملنے کے بعد اس نے اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر کے فرائض انجام دیئے۔ صدر نکسن کے عہدے صدارت کے دوران اس کے ساتھ امریکہ کے نمائندے کی حیثیت میں چین گیا اور صدر فورڈ کے عہد میں سی آئی اے کا ڈائریکٹر رہا۔ صدر ریگن کا نائب صدر رہا۔ 1988ء میں امریکہ کا صدر منتخب ہوا۔ سوویت یونین کے ٹوٹنے کے دوران اس نے عالمی امن کے قیام کی کوشش

کیں۔ عراق کے کویت پر قبضے کے بعد عراق کی جنگ میں 1991ء میں اہم کردار ادا کیا۔ جارج بش کو بل کلنٹن نے دوسرے صدارتی انتخابات میں 1992ء میں شکست دی تھی۔ یاد رہے کہ وہ امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش کا باپ ہے جو 2001ء میں امریکہ کا صدر بنا تھا۔

Bush, George W

بش، جارج ڈبلیو (1946ء۔۔۔)

امریکہ کا تینتالیسواں صدر اور صدر جارج بش کا بیٹا جو امریکہ کے اکتالیسویں صدر تھے۔ جارج بش ڈبلیو امریکہ ری پبلکن پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے ییل یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ وہ ٹیکساس رینجرز میں بال کی ٹیم کا مشترکہ مالک ہے۔ دو مرتبہ ٹیکساس کا گورنر (1994ء اور 1998ء) منتخب ہوا۔ 2001ء میں اس نے امریکی صدر کا عہدہ سنبھالا۔ اس کے عہد صدارت کے دوران 11 ستمبر کا واقعہ پیش آیا جس میں نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی عمارتیں دہشت گردی کی زد ہو گئیں تھیں۔ یہ واقعہ صدر بش کے عہدہ صدارت کے پہلے دورانیے کے دوران پیش آیا تھا۔ اسی کے عہد میں امریکہ نے افغانستان اور عراق پر حملہ کیا اور جنگ مسلط کی اور اسے دہشت گردی کے خلاف جنگ قرار دیا۔ اس کے عہد میں اقتصادی ناکامیوں کے باوجود 2004ء میں اس نے دوسری مرتبہ امریکہ کے صدر کا عہدہ جیت لیا۔

Bushi

بشی، سیمورائی:

جاپانی جنگجو جو 1868 تک جاپان میں چھائے رہے۔ اور جاپان کا سب سے اہم طبقہ قرار پائے۔ 1868ء میں میجی بحالی کی تحریک کے بعد اس طبقے کی قانونی حیثیت ختم کر دی گئی۔

Byron, Lord

بائرن، لارڈ (1788ء۔1824ء):

جارج گورڈن نوئیل، بائیرن Byron, George Gordon Noel۔ انگریزی ادب کے رومانی دور کا شاعر، چھٹا بیرن جو اپنی بے راہ روی اور جذباتی شاعری میں رومانیت کا نمونہ تھا۔ پیدائشی طور پر لنگڑا تھا۔ 1791ء میں باپ کے انتقال کے بعد پرورش پائی۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو ایک سیاہ بالوں والا خوبرو نوجوان تھا جس پر عورتیں فدا تھیں۔ ابن ازابیلا بینک سے شادی کی جو ناکام رہی۔ پھر یورپ کی سیاحت پر چلا گیا۔ اٹلی میں کاؤنٹس تیریسا گوچیولی سے آشنائی پیدا کی۔ یونان کی آزادی کے لئے کام کرتے ہوئے مرا۔ اس نے نظم میں طویل رومان اور افسانے لکھے۔ اس کی چند مشہور نظمیں یہ ہیں۔ Don ،The Giadur ،Child Herald The Birde of Abydos ،Juan وغیرہ۔

بازنطینی سلطنت:

Byzantine Empire

قدیم رومی سلطنت کی جانشین سلطنت جس کا دوسرا نام مشرقی رومی سلطنت ہے۔ اسے بازنطینی سلطنت اس کے دارالحکومت قسطنطنیہ کے قدیم نام بازنطیم کی وجہ سے کہتے ہیں۔ رومی سلطنت کی تقسیم، مشرقی اور مغربی 395ء

میں مستقل ہوگئی تھی۔ تاہم مشرقی سلطنت کے فرمانروا، مغربی رومی سلطنت کے زوال 476ء کے بعد بھی پوری رومی سلطنت کی وراثت کے مدعی رہے۔ ایشیائے کوچک اور جزیرہ نمائے بلقان بازنطینی سلطنت کا قلب تھے۔ ہزار سالہ عہد میں یہ سلطنت غیر ملکی حملہ آوروں، گاتھوں، ہنواں، ایرانیوں، بلقاروں، عربوں، نارمنوں، سلجوقی ترکوں، فرانسیسیوں، اطالویوں اور عثمانی ترکوں کا نشانہ بنتی رہی۔ حدود سلطنت جنگوں کے نتائج اور مرکز کی قوت میں نشیب و فراز کے مطابق بدلتی ہے۔ بازنطینی تاریخ میں مذہبی مناقشت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ گروہی اختلافات سے اس کا گہرا تعلق رہا ہے۔ اہل مغرب کے تاریک ادوار میں اس سلطنت نے مشرقی اثرات کی حاصل یونانی اور رومی تہذیب کا چراغ روشن رکھا۔ قسطنطنیہ کو سلطان محمد فاتح نے فتح کر کے (1453ء) بازنطینی سلطنت کا خاتمہ کر دیا تھا۔

بازنطینی فن تعمیر: Byzantine Architecture

بازنطینی فن تعمیر کو فروغ 330ء کے بعد اس زمانے میں ملا جب بازنطیئم (قسطنطنیہ) سلطنت رومہ کا مشرقی دارالحکومت بنا تھا۔ بازنطینی فن تعمیر دراصل رومی فن تعمیر کی ایک شکل تھی جو قلموں لوازم اور آرائشی طریقوں میں ترمیم کر کے حاصل کی گئی تھی۔ بازنطینی طرز تعمیر کا اولین واضح اظہار جسٹینین (527ء۔ 565ء) کے عہد میں روینا Ravenna کے سان وٹالے San Vitale کے گرجا اور مشہور مسیحی معبد آیا صوفیہ، قسطنطنیہ میں ہوا۔ بازنطینی فن تعمیر کا ایک اور شاہکار وینس کا سینٹ مارک کا گرجا ہے۔ بعد کے مرحلوں میں بازنطینی عماریات ڈیزائن اور آرائش میں زیادہ مرصع ہوگئیں۔ مثلاً ماسکو کے بڑے گرجا گھر وغیرہ میں۔

بازنطینی موسیقی: Byzantine Music

موسیقی کی یہ طرز چوتھی سے پندرہویں صدی عیسوی تک رائج رہی ساتویں صدی میں یہ بام عروج کو پہنچی تھی۔ گو اس طرز موسیقی میں زیادہ تر ساز یونانی مستعمل تھے، لیکن آرگن اس کا سب سے اہم ساز تھا۔ موسیقی پر تمام بازنطینی تالیفات کلیسائی عبادت کے متعلق ہیں۔ ابتدا میں ترقیم Notation صرف علامتوں کا سلسلہ تھا بعد ازاں اس نے اس پنج خطی شکل اختیار کر لی۔

"C"

کیکاؤ: Cacao

اس درخت کے بیجوں کو بھون اور پیس کر کوکو Cocoa کا مشروب بنایا جاتا ہے۔ کیکاؤ کے درخت عموماً ایسے علاقوں میں پائے جاتے ہیں جو کم از کم 80 درجہ فارن ہیٹ درجہ حرارت رکھتے ہوں۔ اور جہاں بارش کم از کم 80 انچ سالانہ ہوتی ہو۔ اس درخت کے پھل سے ایک قسم کی چربی بھی حاصل ہوتی ہے۔ جو مکھن کی طرح کھائی جاتی ہے۔ دنیا میں یہ سب سے زیادہ برازیل، وینزیلا اور گھانا افریقہ میں تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نائجیریا، ایکواڈور اور جاوا میں بھی پایا جاتا ہے۔

Cabinet Mission

کیبنیٹ مشن:

برطانوی حکومت نے 24 مارچ 1946ء کو ہندوستان کے سیاسی قائدین سے مذاکرات کی خاطر ایک کمیشن دہلی بھیجا۔ یہ کمیشن لارڈ پیتھک لارنس، سر اسٹیفورڈ کرپس اور اے وی الیگزینڈر پر مشتمل تھا۔ اس نے یہاں کے مختلف راہنماؤں سے مذاکرات کرنے کی اپنی سفارشات پیش کیں جن میں یہاں کے بحران کا آئینی حل پیش کیا گیا تھا۔

Caesarea

قیصریہ:

ارمی سیزروں (قیصروں) کے اعزاز میں رکھے گئے مختلف قدیم شہروں کو دیا گیا نام۔ قیصریہ نام کے اہم شہروں میں ماریطانیہ میں واقع قیصریہ تھا جو کہ ایک بڑا کامیاب تجارتی شہر تھا۔ اسے پانچویں صدی میں وینڈال حملہ آوروں نے تاراج کر دیا تھا۔ اور ایک اہم شہر قیصریہ فلپی تھا جو فلسطین میں تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ قیصریہ کوہ ہرمن کے دامن میں واقع تھا اور اسے فلپ نے آباد کیا تھا۔

Caesar, Julius

سیزر، جولیس (100ق م-44ق م)

رومی مدبر، جنرل، سیاستدان اور مصنف، تاریخ عالم کے مشہور فاتحین میں شامل ہے۔ روما کے ایک اعلیٰ خاندان کا چشم و چراغ تھا۔ اس کی پہلی شادی سینا Cinna کی بیٹی کارنیلیا سے ہوئی۔ سنا سیزر کے چچا ماریس کا ساتھی تھا۔ مشہور رومی ڈکٹیٹر سلا Sulla کے عہد میں سیزر خاندان کو خارج القانون قرار دے دیا گیا تھا۔ سلا کی موت کے بعد سیزر سینٹ کے خلاف عوام کا نمائندہ بن کر ابھرا اور اس نے پوری تندہی سے سیاسی سرگرمیاں شروع کر دی مذہبی راہنما کی حیثیت سے جولیس سیزر نے جولین کیلنڈر کے نام سے رومی تقویم میں اصلاحات بھی کرائیں تھیں، جولیس سیزر نے جمہوریہ روم کی طرف سے ہسپانیہ میں بھی خدمات انجام دیں 60 ق م میں واپس روما آیا اور پومپی اور کریسس کے ساتھ مل کر ارباب ثلاثہ کی حکومت تشکیل دی پھر گال (فرانس) میں فوجی مہمات کی قیادت کی جہاں

لڑی جانے والی جنگوں میں اس کی کارکردگی کی شہرت نے اسے دنیا کے مشہور فوجی قائدین میں شامل کر دیا۔ 59ق م میں گال کا قونصل منتخب ہوا اور اس نے اردگرد کی ریاستوں کو بھی روما کی قلمرو میں شامل کر لیا۔ 54ق م میں جزائر برطانیہ پر حملہ کیا پھر روم واپس آ کر پومپی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور جلد ہی پوری سلطنت روما پر قابض ہو گیا اور روما کا ڈکٹیٹر بن گیا۔ اسی سال مصر جا کر وہاں کی ملکہ قلوپطرہ کی مدد کی اور اسے مصر کی ملکہ رہنے دیا۔ پھر اسے اپنے ساتھ روم لے آیا۔ 15 فروری 44ق م کو روما کی سینیٹ میں اسے تاج شاہی پیش کیا گیا لیکن اس نے انکار کر دیا مگر جمہوریت پسندوں کے ایک گروہ کو خطرہ تھا کہ کہیں وہ روم کی جمہوریت کو بادشاہی میں نہ بدل دے۔ اسی وجہ سے 15 مارچ 44ق م میں سازشیوں کے ایک ٹولے نے جس میں اس کا ایک دوست بروٹس بھی شامل تھا۔ اسے سینٹ کی عمارت میں خنجروں سے حملہ کر کے قتل کر دیا۔

Cairo

قاہرہ:

مصر کا دارالحکومت اور تجارتی مرکز، یہ شمالی مصر میں دریائے نیل کے ڈیلٹا کے سرے پر واقع ہے۔ براعظم افریقہ کا سب سے بڑا شہر ہے۔ کسی زمانے میں اس کے قریب ہی رومیوں کا ایک قلعہ واقع تھا۔ 969ء میں ایک فاطمی جرنیل جوہر الصقلی نے اس شہر کی بنیاد رکھی تھی۔ اور اس کا نام القاہرہ رکھا تھا۔ کہتے ہیں جب اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو سیارہ مریخ جسے ''قاہرہ الفلک'' کہتے ہیں آسمان پر چمک رہا تھا۔ اہل وینس نے اس کا نام بگاڑ کر قائرو Carlo رکھ دیا تھا جس کے بعد تمام اہل مغرب اسے قائرو کے نام سے پکارنے لگے۔

اس شہر نے زمانے کے کئی انقلابات دیکھے۔ اسلامی عہد میں اس نے بڑی ترقی کی۔ بارہویں صدی میں صلیبی جنگجوؤں نے اس پر ایک ناکام حملہ کیا۔ 1179ء میں صلاح الدین ایوبی نے یہاں ایک قلعہ تعمیر کرایا۔ اٹھارہویں صدی کے آخر میں تین سال تک اس شہر پر نپولین بوناپارٹ کا قبضہ رہا۔ پھر 1882ء سے 1936ء تک اس پر انگریز قابض رہے۔ 1943ء میں یہاں قاہرہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ دوسری جنگ عظیم میں اس شہر کو اتحادیوں کے ہیڈکوارٹر کی حیثیت حاصل رہی تھی۔

Calendar

تقویم، کیلنڈر:

سال کے دنوں، ہفتوں اور مہینوں کی فہرست جس میں عام طور پر سرکاری تعطیلات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ دنیا میں مختلف تقویمیں رائج رہی ہیں جن میں شمسی اور قمری دونوں قسم کی تقویمیں شامل ہیں شمسی تقویموں میں جولیس سیزر نے 45ق م میں جولین کیلنڈر متعارف کرایا تھا جس کی اصلاح پوپ گریگوری سیزدہم نے سولہویں صدی میں کی۔ گریگوری کیلنڈر کو مختلف اقوام نے مختلف سالوں میں قبول کیا تھا۔ مثلاً اسے 1752ء میں انگلستان میں رائج کیا گیا جب کہ روس میں اسے 1920ء کی دہائی میں قبول کیا گیا ہے۔ اسی طرح قمری تقویموں میں اسلامی تقویم اہم ہے۔

Caliph

خلیفہ:

عربی میں "جانشین" کا مترادف، اسلامی راہنماؤں کا خصوصی لقب، خلیفہ کے لغوی معنی پیچھے آنے والے کے دیے گئے۔ یعنی نائب یا قائم مقام۔ آنحضرتؐ کے وصال کے بعد ملت اسلامیہ کی سربراہی اور آنحضرتؐ کی جانشینی کے لیے حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ منتخب کیے گئے تھے اور وہ خلیفہ اول ہیں۔ ان کا لقب خلیفۃ الرسولؐ تھا۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے یہ منصب سنبھالا تو ان کے لیے "امیر المومنین" کا لقب تجویز ہوا پھر حضرت عثمان غنیؓ اور ان کے بعد خلیفہ چہارم حضرت علیؓ اس منصب کے لیے چنے گئے۔ ان چاروں بزرگوں کو خلفائے راشدین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور ان کی خلافت کا عہد، عہد راشدہ کہلاتا ہے۔ امام حسنؓ بھی چند ماہ کے لیے مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تھے۔ ان کے بعد خلافت بنوامیہ میں منتقل ہوگئی اور اس کا مرکز مدینہ منورہ اور کوفہ کی بجائے دمشق قرار دیا گیا۔ اس زمانے میں لفظ خلافت حکومت کے ہم معنی بن گیا۔ لیکن اس حکومت کے جو دنیائے اسلام میں مرکزی حیثیت کی حامل ہو۔ بنوامیہ کے بعد خلفائے بنوعباس، خلفائے بنوفاطمین اور آخر میں خلفائے عثمانیہ برسر اقتدار آئے۔ اندلس میں عبدالرحمٰن سوم، ناصر الدین اللہ نے خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور خلافت بنوامیہ اندلس کی بنیاد رکھی تھی۔

Calvin, John

کیلون، جان (1509ء۔1564ء)

فرانسیسی پروٹسٹنٹ، دینی مصلح، ایک ماہر دینیات اور ماہر قانون اس نے فوری تبدیلی اختیار (1533ء) کی اور کیتھولک عقائد ترک کر کے وہ ایک ایسا پروٹسٹنٹ راہنما بن گیا کہ جس کے حریف اس کے پیچھے پڑ گئے۔ 1536ء میں اس نے جنیوا میں کام شروع کر دیا جس کی پاداش میں اسے 1538ء میں خارج البلد کیا گیا جس کے بعد وہ بیسل اور سٹراس برگ میں تبلیغ کرتا رہا۔ حتیٰ کہ 1541ء میں اسے جنیوا میں دوبارہ قبول کر لیا گیا۔ اس نے کیتھولک عقائد سے اختلاف ایسے بنیادی اصولوں پر کیا تھا جو پاپائی حیثیت کو مسترد کر کے صرف ایمان کو شرط مذہب قرار دیتے ہیں کیلون کی تعلیمات سے ہی مسیحی مذہب کا اہم ترین نظام کیلونیت پیدا ہوا۔ اجمالی نظر سے "کیلونیت" پروٹسٹنٹوں کے اصلاح شدہ کلیساؤں کا نظام ہے جو لوتھری عقیدے سے ممیز ہے۔ ان میں اصل امتیاز قضا و قدر کے عقیدے کا ہے۔

Calvinists see puritans

کیمبری عہد:

Cambrian Period

زمین کی ارضیاتی تاریخ میں پلوزک عہد کا ابتدائی حصہ جس میں براعظم نشیبی سمندروں میں غرقاب تھے اس عہد میں بے ریڑھ بحری حیوانات پائے جاتے تھے۔

لشکری مصاحب:

Camp Followers

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی عسکری تاریخ میں لشکر کے ہمراہ جانے والے غیر فوجی جن میں داشتائیں،

وحشیوں اور قلی وغیرہ شامل ہوتے تھے۔ یہ سب کیمپ فالورز کہلاتے تھے۔

Camus, Albert (1913ء-1960ء): کیمس والبرٹ

الجزائر میں پیدا ہونے والا فرانسیسی وجودیت پسند فلسفی، ناول نگار اور ڈرامہ نگار، کیمس کے فلسفے میں منطقی انسان کو لاپرواہ کائنات کے خلاف دکھایا گیا ہے۔ کیمس کا جان پال سارتر سے اکثر مباحثہ ہوتا تھا جو کبھی کبھی جھگڑے کی شکل اختیار کر لیتا تھا۔ کیمس کی تصنیفات میں اس کے ناول The Stranger (1942ء)، The Plague (1947ء) اور The Fall (1956ء) اہم ترین ہیں۔

Candide کینڈڈ:

والٹیئر کے فلسفیانہ ناولوں میں سب سے اہم تصنیف جو اس نے 1759ء میں لکھا تھا۔ اردو میں اس کا ترجمہ "صاف گو" ہے اس میں والٹیئر کا فکر سطحیت کی حد تک عقلی طور پر پیش کیا گیا ہے۔

Cannibalism آدم خوری:

کسی انسان یا جانور کا اپنی ہی جنس کو کھانا، مافوق الفطرت مذہبی رسم کے طور پر آدم خوری کا رواج "نیوگنی" وسطی افریقہ اور وسطی برازیل کے لوگوں میں پایا جاتا تھا، غالباً فاقہ زدگی اس کا محرک نہیں ہے۔ ہندوستان کے صوبے آسام میں بھی آدم خور پائے جاتے ہیں جنہیں ناگے کہا جاتا ہے۔ توہم پرستی آدم خوری کا سب سے بڑا سبب رہی ہے اور مذہبی دیوانگی بھی آدم خوری کا سبب بنی ہے۔ میکسیکو فیجی آئی لینڈ اور ہندوستان کے بعض قبیلے انسان کو دیوی دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھاتے تھے۔ آسٹریلیا میں بھی بعض مقامی قبیلے لاش کو دفنانے کی بجائے مردہ عزیزوں کو کھا جاتے تھے۔ افریقہ میں نیام نیام نامی قبیلہ اپنے اعزاء کی لاشیں دفنانے کی بجائے منڈی میں فروخت کر دیتا تھا جہاں لوگ کھانے کے لیے ان کو خرید لیتے تھے۔

Cannon توپ:

توپ کا استعمال تاریخ عالم میں بہت قدیم زمانے سے رائج ہے۔ بعض مورخین کے مطابق توپ کی ایجاد قبل از مسیح میں ہوئی تھی۔ انجیل مقدس میں ایسے ہتھیاروں کا ذکر آیا ہے جن کی مدد سے تیر اور پتھر پھینکے جاتے تھے۔ توپ خانے کے سلسلے میں ترک سلطان محمد فاتح کو اس فن کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس سلطان نے قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے لئے ایسی توپیں ڈھلوائیں تھیں جن کے گولے وزن میں 19 کلوگرام کے قریب تھا۔ 25 انچ کا دہانہ اور لمبائی 17 فٹ تھی۔ اس وقت قسطنطنیہ کا قلعہ دنیا کا مضبوط ترین قلعہ تصور کیا جاتا تھا۔ ان توپوں کی ایجاد سے فن حرب میں انقلاب آ گیا۔ ظہیر الدین بابر نے بھی ہندوستان کی فتح میں توپوں کا استعمال کیا تھا۔ 1796ء کے بعد برطانیہ نے بھی یورپ کے دوسرے ممالک کی طرح اپنے اسلحہ میں بڑی توپیں شامل کیں تھیں۔ نپولین بوناپارٹ نے ایک خاص قسم کا کارتوس گولہ تیار کرایا۔ نپولین گھوڑوں سے کھینچوا کر توپیں محاذ جنگ میں دشمن کے مدمقابل لے جاتا تھا۔

اور فی الفور گولہ باری شروع کر دیتا تھا۔ جدید زمانہ میں 1950ء میں ایک ایسا گولہ ایجاد ہوا تھا جسے کسی آڑ کے پیچھے چھپے ہوئے دشمن کے خلاف بھی استعمال کیا جا سکتا تھا۔ جس توپ سے یہ چلایا جاتا تھا اسے ہوئٹزر گن کا نام دیا گیا تھا۔

Canterbury Tales

کنٹربری کی کہانیاں:

انگریز بابائے شاعری جیوفری چوسر Geoffrey Chaucer کا ایک مجموعہ نظم۔ اس مجموعہ نظم میں چاسر نے یاترا پر جانے والے ایک گروہ کی ایک دوسرے کو سنائی گئی کہانیاں بیان کیں ہیں۔ یہ گروہ کنٹربری کی مقدس خانقاہ کی یاترا کے لیے جا رہا تھا۔ ان کہانیوں میں کلاسیک المیے کے ساتھ ایسے طریقے بھی شامل ہیں جنہیں جنسی چاشنی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ان کہانیوں میں نہ صرف کلیسیاء کے عہدہ داروں پر تنقید کی گئی ہے۔ بلکہ پورے معاشرے کے طبقات کو بھی اس کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

Canton (Guangzhou)

کینٹن (گوانگ ژو):

چین کے صوبہ گوانگ ڈونگ کا دارالحکومت اور دریائے کینٹن کی ایک بندرگاہ۔ عرب تاجر اس قدیم چینی شہر میں دسویں صدی میں آئے تھے۔ انہوں نے یہاں ایک مینار والی مسجد تعمیر کی تھی جو اب تک موجود ہے۔ 1511ء میں پرتگال نے چین کی حکومت سے تجارتی تعلقات قائم کئے تجارت کا اجارہ حاصل کر لیا۔ جس معاہدے کی رو سے چین میں جنگ افیون ختم ہو گئی تھی اس کی رو سے ہی کینٹن کو ایک معاہداتی بندرگاہ قرار دیا گیا تھا۔ 1856ء میں برطانوی اور فرانسیسی فوجوں نے یہاں قبضہ کر لینے کے بعد جزیرہ شمین غیر ملکیوں کو دے دیا تھا۔ یہ 1946ء میں چین کو واپس ملا۔ 1978ء میں اس کا نام گوانگ ژو رکھ دیا گیا تھا۔

Caodaism

کاؤڈیزم:

ویت نام اور ہند چینی کے دیگر علاقوں کا مذہب جو بدھ مت، عیسائیت، تاؤازم، کنفیوشزم اور روحانیت کا ایک امتزاج ہے۔ اس کا آغاز 1926ء میں ہوا تھا۔

Cape of Good Hope

راس امید:

اس کا قدیم نام کیپ آف دی سٹارمز تھا۔ بعد ازاں پرتگیزوں نے اس کا نام راس امید رکھا۔ یہ ٹیبل بے اور فالس بے کے مابین مجمع الجزائر تشکیل دیتی ہے۔ پرتگیز ملاح بارتھولومیو ڈیاز 1488ء میں پہلے یورپی جہاز ران کی حیثیت سے یہاں پہنچا تھا۔ چونکہ اس مقام پر سمندر میں ہمیشہ تلاطم رہتا تھا اس لیے پرتگال کے شاہ جان دوم نے اسے یہ نام دیا تھا۔ بعد ازاں مشہور پرتگیز جہاز راں واسکوڈی گاما اسی راس سے گزر کے ہندوستان پہنچا تھا۔ کیپ آف دی گڈ ہوپ جنوبی افریقہ کے جنوبی اور مغربی صوبے کا نام بھی ہے۔

کیپٹ ہیو (997ء-996ء):

Capet, Hugh

فرانس کا بادشاہ اور حکمران خاندان کیپٹ کا بانی۔ اگرچہ اس کے بارے میں بہت کم معلومات ملتی ہیں مگر کیپٹ خاندان کے بانی کی حیثیت سے فرانس کی تاریخ میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔

کیپٹین: Capetain

فرانس کے حکمران خاندان کیپٹ کے بادشاہوں کے متعلق جو 987ء سے 1328ء تک فرانس پر حکمران رہے۔ ان میں رابرٹ دوم (996ء۔ 1031ء) فلپ اول (1060ء۔ 1108ء) فلپ دوم، آگسٹس (1180ء۔ 1223ء) سینٹ لوئی یا زدہم (1226ء۔ 1272ء) اور فلپ خوبرو (1285ء۔ 1314ء) شامل ہیں۔

سرمایہ داری نظام: Capitalism

مارکسیت کی ایک اصطلاح جو ایک تاریخی پس منظر کی حامل ہے اور ایک قدری فیصلہ پر دلالت کرتی ہے۔ اس نظام کی خصوصیت میں نجی ملکیت کا حق، پیدائش برائے منافع اور بنکوں میں قرضے کا حصول شامل ہے۔ یورپ کے صنعتی انقلاب نے اس کی پشت پناہی کی تھی اور موجودہ نظام سرمایہ داری صنعتی انقلاب میں آزادی کی حمایت کرتا ہے۔ اگرچہ ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ریاست کو بدرجہ آخر صنعت کے اہتمام کا حق ہے۔ بیسویں صدی میں سرمایہ داری، کمیونزم کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور لامحدود نجی انتفاع کے باعث نظروں سے گر گئی تھی اور بہت سی معاشرتی اصلاحات عمل میں آئیں نیز معاشی سرگرمیوں میں حکومت کا عمل دخل کمیونسٹ ممالک کی طرح بڑھ گیا تھا۔ مگر کمیونزم کے ناکام ہو جانے کے بعد سرمایہ داری دنیا کا واحد قابل عمل نظام رہ گئی ہے۔

کیپٹیل: Capitol

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ایک عمارت جہاں کانگریس کے اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ یہ عمارت واشنگٹن ڈی سی میں کیپٹل نامی ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ اس عمارت کی لمبائی 725 فٹ اور چوڑائی 185 فٹ ہے۔ یہ جگہ امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن نے میجر ایل انیفنٹ کے مشورے پر اس عمارت کے لیے منتخب کی تھی۔ اس کی تعمیر 1793ء میں شروع ہوئی تھی۔ اس کا پہلا معمار ولیم تھارنٹن تھا۔ 1814ء میں برطانوی افواج نے اسے نذر آتش کر دیا۔ 1830ء میں دوبارہ معمار بل فنچ نے اس کا نقشہ تیار کیا جب کہ ٹی یو والٹر نے 1851ء اور 1865ء کے درمیانی عرصہ میں اس کے وسیع پہاڑوں پر گنبد کا اضافہ کیا۔ 1960ء میں مشرقی روکار میں 32 فٹ کے اضافے کے بعد اسے سنگ مرمر سے مزین کیا گیا تھا۔

کیپٹولین ہل: Capitoline Hill

قدیم روما کی سات پہاڑیوں میں سے سب سے بلند پہاڑی۔ یہاں شہر کا تاریخی اور مذہبی مرکز واقع تھا۔ اس پر جوپیٹر کیپٹولینس (Jupitor Capitolinus) کا عظیم حصار اور ایوان حکومت تعمیر ہوا تھا۔ یہاں ایک عمارت

میں سرکاری دستاویز بھی محفوظ رکھی جاتی تھیں۔

Capua

کیپوآ:

جنوبی اٹلی میں صوبہ کیمپانیا کا ایک قدیم شہر۔ یہ شاہراہ آپیا Appian Way پر ایک اہم فوجی مقام ہے۔ اسے 216 ق م میں ہینی بال نے فتح کیا تھا بعد ازاں رومیوں نے اسے واپس لے لیا تھا اور یہ جنوبی اٹلی کا ایک اہم مرکز بن گیا تھا۔ 841ء میں اسے عربوں نے فتح کر لیا۔ اس وقت یہاں کے باشندوں نے بھاگ کر ایک قریبی شہر سیلیا میں پناہ لی تھی۔

1860ء تک یہ سلطنت نیپلز کا حصہ رہا۔ نارمنوں کا قلعہ، قائم شدہ 1050ء شاہی قلعہ کے مینار (ایستادہ 1239ء) اور عجائب گھر یہاں کے قابل دید مقامات ہیں۔

Caracalla See Aurelius, Antoninus

Carafa, Giovanni pietero (1476ء-1559ء):

کرافا جیوانی پیٹرو (1476ء-1559ء):

اٹلی نشاۃ ثانیہ کے عہد کا ایک طاقتور پوپ، اس کا تعلق نیپولیٹن Neapolitan خاندان سے تھا۔ 1536ء میں وہ کارڈینل کے عہدے پر فائز ہوا اور بعد ازاں 1555ء میں پوپ کے طور پر منتخب ہو گیا۔ انتہائی گرم مزاج ہونے کی وجہ سے یہ پوپ فلپ دوم شاہ ہسپانیہ سے جنگ میں مبتلا رہا۔ اس نے کلیسا میں کچھ اصلاحات بھی کیں تھیں اور کلیسا کے اخراجات کو کم کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے رومن مذہبی عدالت انکوزیشن Wquisition کو جاری رکھا تھا۔

Cardenas Lazaro (1895ء-1970ء):

کارڈینس لازارو (1895ء-1970ء):

میکسیکو کا صدر (1934ء-1940ء) جس نے انقلاب میکسیکو کے مقاصد کی تکمیل کی تھی، بشمول صنعتوں کو قومیا لیا تھا۔ زمینی اصلاحات کا نفاذ کیا تھا، تعلیم کو مذہبی اثرات سے پاک کر دیا تھا اور کسانوں کو قرضے فراہم کیے تھے۔

کارڈینس ایک مقبول اور کامیاب میکسیکی سیاستدان تھا۔ 1930ء کی دہائی میں وہ قومی انقلابی پارٹی کا صدر تھا۔ 1931ء میں وزیر داخلہ بنا، اور 1953ء میں وزیر دفاع اس طرح میکسیکو کا صدر بننے سے پہلے اسے حکومتی امور کا خاصا تجربہ حاصل ہو گیا۔ وہ اس وقت قوم پرستی کی علامت بن گیا جب اس نے میکسیکو میں امریکی املاک کو ضبط کر لیا اور برطانوی ملکیت کی حامل پیٹرولیم کمپنیوں کو بھی قومی تحویل میں لیا۔ 1938ء اس کے صدارتی عہدے کی تکمیل کے بعد سے دوسری جنگ عظیم دوم کے دوران میکسیکو کی بحرالکاہل کی ساحلی فوج کا کمانڈو بنا دیا گیا۔

کارڈینل:

Cardinal

رومن کیتھولک کلیسا میں پوپ کے بعد سب سے بڑا درجہ ابتدا میں ایک کارڈینل ایک بڑے کلیسا کا دینی پیشوا

اور انچارج ہوا کرتا تھا۔ لیکن 1567ء کے بعد یہ اصطلاح صرف ان ارکان کے لیے مخصوص کر دی گئی جو مقدس دبستان سے منسلک ہوتے تھے۔ کارڈنیل کو پوپ کے نائب اور مشیر کی حیثیت حاصل ہوگئی اور وہ پوپ کو عبادت اور دیگر دینی مسائل میں مشورے دیتا ہے۔ پوپ کا انتخاب بھی کارڈنیل کے ذمے ہوتا ہے۔ کارڈنیل نامزد اور منتخب کیے جاتے ہیں اور انہیں ہر سال سرخ ہیت جو کہ ان کا سرکاری نشان ہے، حاصل کرنے کے لئے روم جانا پڑتا ہے۔

کارنیگی، اینڈریو (1835ء۔1919ء): Carnegie, Andrew

امریکی صنعت کار اور انسان دوست، 1873ء کے بعد فولاد سازی کے کاروبار کی طرف راغب ہوا اور 1900ء میں اس کی اسٹیل کمپنی پورے ملک کا ایک چوتھائی فولاد تیار کرنے لگی تھی۔ رفاہ عامہ کے لیے اس نے 35 کروڑ ڈالر کا ترکہ چھوڑا، جس میں نیویارک کا کارنیگی ہال (1891ء) اور دو ہزار آٹھ سے زائد لائبریریاں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے برطانیہ میں بھی یونیورسٹیوں اور کئی دوسرے اداروں کو امداد فراہم کی۔

Carolingian See Charlemagne

کارنیزا، وینستیانو: Carranza, Venustiano

کارنیزا وینستیانو (1859ء۔1920ء) ایک میکسکو کا انقلابی اور 1917ء سے 1920ء تک میکسیکو کا صدر رہا۔ کارنیزا نے 1913ء کے بعد میکسیکو کے انقلاب اور 1917ء کے آئین کی تیاری میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ اس نے ایک معتدل صدر کی حیثیت سے کام کر کے کئی دیگر انقلابیوں، ایمی لیانو زپاٹا اور پینچو ولا کو ناراض کر دیا اور وہ اس کی برطرفی کے لیے کوشاں رہے۔ عہدے سے برطرفی کے بعد 1920ء میں کارنیزا کو قتل کر دیا گیا۔

کارٹر، جمی (1924ء): Carter, Jimmy

امریکہ کا انتالیسواں صدر، اس کا مکمل نام، جیمز ارل کارٹر جے آر ہے۔ 1976ء میں صدر منتخب ہوا اور 20 جنوری 1977 کو اس نے اپنے عہدے کا حلف لیا۔ اس نے صدر نکسن کے عہد میں ہونے والے واٹر گیٹ اسکینڈل کے بعد گورنمنٹ کا اعتماد بحال کرنے کی کوشش کی تاہم داخلی طور پر اس کے کارنامہ کچھ زیادہ نہیں۔ خارجہ پالیسی میں اس نے انسانی حقوق پر زور دیا اور مشرق وسطیٰ کے مسائل کے حل کے لیے کیمپ ڈیوڈ سمجھوتہ کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اور سوویت یونین سے ایٹمی ہتھیاروں کی کمی کے معاملے پر بات چیت کی۔ اس کے صدارتی عہد میں ایران میں یرغمال بنائے (1979ء) جانے والے امریکی سفارت کاروں کی وجہ سے اس کے انتظامی امور کو دھچکا پہنچا۔ اس کے علاوہ دسمبر 1980ء میں روس کے افغانستان پر حملے کے بعد اس کے روس سے تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ نومبر 1980ء ہی کے انتخابات میں اس نے اونالڈ ریگن سے شکست کھائی اور عام انتخابات میں ہار گیا۔

قرطاجنہ: Carthage

شمالی افریقہ کا ایک قدیم شہر جو خلیج تونس کے کنارے واقع تھا۔ اسے نویں صدی ق م میں فونیقیوں نے اپنی نو

آبادی کے طور پر آباد کیا تھا۔ ترقی کر کے یہ ایک شہری ریاست بن گیا۔ جہاں سے نئی زمینیں تلاش کرنے والے دور دراز کے علاقوں میں بغرض تجارت جاتے تھے۔ پانچویں صدی قبل از مسیح میں قرطاجنہ والوں نے سسلی فتح کرنے کی ناکام کوشش کی۔ بعد ازاں سسلی پر ہی قرطاجنوی یورشوں سے قرطاجنی جنگیں رومہ کے ساتھ پیش آئیں۔ اور رومہ سے مقابلہ زوروں سے جاری رہا۔ اس مقابلے میں قرطاجنہ کے ہنی بال جیسے جرنیلوں نے اہم کردار ادا کیا۔ قرطاجنہ نے آخر کار زیما کی جنگ میں شکست کھائی اور رومیوں نے اسے تباہ کر دیا۔ 146 ق م کے بعد یہاں ایک نیا شہر آباد ہوا جو روم والوں کا دارالحکومت تھا۔

کیسیس، گائیس (79ق م۔42ق م): Cassius, Gaius

رومی فوج کا کمانڈر اور مدبر، جو جولیس سیزر کے قتل کے لیے تیار کی جانے والی سازش کا راہنما تھا۔ گیسس سیزر کے مخالف پومپی کا حامی تھا۔ سیزر نے اسے معاف کر دیا تھا۔ سیزر کے قتل کے بعد جب انطونی نے عوام کو سازشیوں کے خلاف ابھارا تو اس نے بروٹس کے ہمراہ فلپی کے مقام پر جنگ میں حصہ لیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے فلپی کے مقام پر شکست کھانے کے بعد خودکشی کر لی تھی۔

ذات پات: Caste System

ذات، برادری، طبقات کی موروثی معاشرتی تقسیم، اس میں افراد پیشہ اختیار کرنے اور معاشرتی اختلاط میں آزاد نہیں ہوتے غیر ذات میں شادی ممنوع ہوتی ہے۔ معاشرتی رتبہ پیدائشی طور پر مقرر ہوتا ہے۔ ہندوؤں میں چار بڑی اور بے شمار چھوٹی ذاتیں ہیں۔ بڑی ذاتیں۔ برہمن، کشتری، ویش اور شودر ہیں۔ اچھوت یا ملیچھ ان ذاتوں سے باہر ہیں۔ ذات پات کا نظریہ غیر فطری اور غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے پاکستان میں بہت زیادہ موثر نہیں ہے۔

قلعہ: Castle

مورچہ بند عمارت، اس قسم کی دفاعی مقاصد کی حامل تعمیرات منظم جنگ کی ابتدا کے ساتھ ہی وجود میں آ گئیں تھیں ازمنہ وسطیٰ تک دفاع کے لیے قلعہ اور فصیل تعمیر کرنے کا عام رواج تھا لیکن اینٹوں کی دیواریں توپوں کے سامنے نہ ٹھہر سکیں جو پندرہویں صدی میں جنگوں میں استعمال ہونے لگی تھیں۔ بعد کے تعمیر کردہ قلعوں میں دفاعی جنگ کے لیے توپوں کے لیے دمدمے تعمیر کیے جانے لگے اور قلعہ کے گرد بہت آگے بڑھ کر حفاظتی دائرہ قائم کیا جاتا تھا۔

کاسترو، فیدل (1927ء۔2016ء): Castro, Fidel

کیوبا کے انقلابی راہنما اور صدر (سابقہ) ابتدائی تعلیم سان تیاگو میں حاصل کی۔ 1942ء میں ہوانا گئے اور 1950ء میں ہوانا یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری لی۔ اسی اثنا میں کیوبا کے دو سو انقلاب پسند طالب علموں کا ایک جتھہ منظم کیا۔ اور 26 جولائی 1953ء کو سانتیاگو کی فوجی بارکوں پر حملہ کر دیا اور بہت سے فوجی ہلاک کیے۔ شدید

جنگ کے بعد گرفتار ہوئے اور کیوبا کے ڈکٹیٹر باتستا کے حکم پر انہیں پانچ سال قید کی سزا دی گئی۔ 1956ء میں کیوبا کی پارلیمنٹ نے سیاسی قیدیوں کی سزا معاف کرنے کا قانون پاس کیا تو کاسترو اور اس کے ساتھی بھی رہا کر دیے گئے۔ رہائی کے بعد وہ میکسیکو پہنچے اور باتستا حکومت کے خلاف چھاپہ مار جنگ کے لیے کیوبا کے نوجوانوں کی مختصر فوج تیار کی۔ 2 دسمبر 1956ء کو یہ فوج کاسترو کے زیر کمان کیوبا کے صوبہ اورینٹ کے ساحل پر اتری۔ کیوبا کے ہزاروں نوجوان اس فوج میں شامل ہو گئے اور 1958ء کے آخر تک اس گوریلا جنگ نے باقاعدہ جنگ کی شکل اختیار کر لی 1959ء میں باتستا ملک سے فرار ہو گیا اور یکم جنوری 1959ء کو کیوبا پر کاسترو اور اس کے ساتھیوں کا قبضہ ہو گیا۔ کاسترو طویل عرصہ تک ملک کے صدر رہے۔ کاسترو نے کیوبا کو لاطینی امریکہ کا کئی اعتبار سے سب سے ترقی یافتہ ملک بنا دیا تھا۔ اور کیوبا مغربی نصف کرے میں دنیا کا اہم ترین کمیونسٹ ملک بن گیا تھا اور سوویت روس کا اتحادی تھا۔ 1960ء کی دہائی میں جب روسی ایٹمی میزائیلوں کے نصب سے امریکہ اور روس میں مخاصمت بڑھی تو امریکہ نے کیوبا کا محاصرہ کر لیا تھا۔ تاہم 1990ء میں سوویت یونین کے ٹوٹ جانے کے بعد سے کیوبا مسلسل بحرانوں کا شکار رہا اور کاسترو نے ان اقتصادی بحرانوں میں کیوبا کی راہنمائی کی کاسترو نے نومبر 2016ء میں وفات پائی۔

کیٹل ہیوک: Catal Huyuk

وسطی ترکی میں پتھر کے زمانے کا ایک مقام۔ 1961ء تا 1965ء اس مقام پر پہلی اثریاتی کھدائی برطانوی ماہرین اثریات نے کی تھی۔ اس مقام پر ملنے والے آثار کا تعلق 7250 ق م سے 6150 ق م کے زمانے سے ہے۔ پختہ اینٹوں کے اس قدیم قصبے میں تقریباً 8 ہزار باشندے رہتے تھے۔ اس قصبے کے گھروں میں لوگ چھت کی طرف سے سیڑھی کے ذریعے داخل ہوتے تھے۔ ان گھروں میں تندور گرم رکھنے کے لیے لگے ہوئے تھے اور ان میں کام کرنے اور سونے کے لیے چبوترے بھی بنے ہوئے تھے۔ اور اس سے ملحقہ ایک زرعی معاشرہ تھا۔ کیٹل ہیوک کے لوگ ٹوکریاں بناتے اور چمڑے کی اشیاء تیار کرتے تھے۔ وہ دھات کے برتن، اوزار اور زیورات بھی بناتے تھے۔ ان کے ہاں دیواروں پر تصویریں بنانے کا بھی رواج تھا۔

کیٹیلائن سازش: Cataline conspiracy

کیٹلائن جو رومی ڈکٹیٹر سلا Sulla کا ایک حامی جو افریقہ کا گورنر اور مصنف بنایا گیا تھا۔ 66 ق م میں قونصلی کی امیدواری سے روک دیا گیا کیونکہ اس پر بدچلنی کا الزام تھا جو بعد ازاں جھوٹا ثابت ہوا۔ اس نے برافروختہ ہو کر قونصل کو قتل کرنے کی سازش تیار کی جو ناکام رہی اس کے بعد اس نے 63 ق م میں قونصل کے عہدے کی امیدواری کی مگر سرو اور دیگر قدامت پسندوں نے اس کی مخالفت کی چنانچہ اس بار بھی وہ ناکام رہا۔ اس کے بعد اس نے اقتدار پر بذریعہ طاقت قبضہ کرنے کی سازش کی سرو Cicero نے اس کی داشتہ کی اطلاع پر اس کی سازش کا بھانڈہ پارلیمنٹ میں اپنی تقریروں میں پھوڑ دیا۔ سازش کا انکشاف تقریروں کے جس سلسلے میں کیا گیا وہ دنیا کی بہترین

تقریریں تسلیم کی جاتی ہیں۔ سازشی جو فرانس اور انگلستان کے سفیروں تک پہنچے گرفتار کر لیے گئے اور انہیں سزائے موت دی گئی گو اس موقع پر جولیس سیزر نے مجرمان کے ساتھ نرمی برتنے کا مشورہ دیا۔ ادھر کیٹیلائن نے ہتھیار نہیں ڈالے اور لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے کردار اور جرم کا فیصلہ نہ ہو سکا کیونکہ اس کے تنہا ماخذ سسرو اور سالسٹ تھے جو اس کے خلاف مواد انڈیلا کرتے تھے۔

Catapult

منجنیق:

عربی لفظ بمعنی گوپھن، ایک قدیم جنگی مشین جو دو قسم کی ہوتی تھی۔ چھوٹی منجنیق جو تیر اور آتش یونانی پھینکنے کا کام دیتی تھی اور بڑی سے بھاری پتھر اور کھولتے ہوئے تیل کے پیرل پھینکے جاتے تھے۔ برصغیر پاک و ہند میں غالباً سب سے پہلے منجنیق کا استعمال مشہور عرب فاتح محمد بن قاسم نے دیبل کی فتح کے دوران کیا تھا۔ تاہم چودھویں صدی میں توپ کی ایجاد کے بعد سے منجنیق کا استعمال متروک ہو گیا۔ روی خصوصی طور پر منجنیق بنانے کے ماہر تھے۔ منجنیق کو دنیا کی دیگر اقوام نے استعمال کیا ہے خصوصاً حاصروں کے دوران فصیل شکنی کے لیے۔

Cathedral

کیتھڈرل:

مسیحی مذہب کے کیتھولک فرقے میں ضلع کا مرکزی گرجا یا صدر گرجا جس میں بشپ (لاٹ پادری) کے لیے ایک تخت لگا کرسی بچھی ہوتی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا کیتھڈرل روما میں ہے جس کو سینٹ پیٹر کا گرجا کہتے ہیں۔ یورپ میں فرانس میں مشہور زمانہ نوٹرے ڈیم کیتھڈرل واقع ہے۔ اسی طرح کولون جرمنی اور میلان، اٹلی میں بھی بہت سے تاریخی کیتھڈرل واقع ہیں لندن میں سینٹ پال کیتھڈرل ایک شاندار عمارت ہے اس کے علاوہ برطانیہ میں کنٹربری اور یارک منسٹر، ڈرہم، برسٹل اور لیورپول میں بھی کیتھڈرل واقع ہیں جن میں سے کچھ قدیم اور کچھ جدید ہیں۔

Catherine of Aragon (1483ء-1563ء):

کیتھرائن آف آراگون (1483ء-1563ء):

ایک ہسپانوی شہزادی جو شاہ فرڈیننڈ پنجم آف آراگون اور ملکہ ازابیلا کی بیٹی تھی، یہ شاہ ہنری ہشتم آف انگلستان کی پہلی بیوی تھی۔ اس کی شادی پہلے شاہ ہنری کے بڑے بھائی آرتھر سے ہوئی تھی۔ آرتھر کی موت کے بعد پوپ نے کیتھرائن کو خصوصی اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ شاہ ہنری سے شادی کر لے۔ شاہ ہنری کے ہاں کیتھرائن کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ جو بعد ازاں میری اول کہلائی تاہم کوئی اولاد نرینہ پیدا نہ ہوئی جب کہ شاہ ہنری نے کیتھرائن کو طلاق دینا چاہی اور کہا کہ اسے اپنے بھائی کی بیوی سے شادی نہیں کرنا چاہیے تھی مگر حقیقتاً وہ اولاد نرینہ چاہتا تھا۔ طلاق کا یہ مسئلہ (1533ء) بعد ازاں رومن کیتھولک اور انگلش چرچ کی علیحدگی کا باعث بنا تھا۔

Catherine, Saint

سینٹ کیتھرائن (چوتھی صدی عیسوی):

اسکندریہ، مصر کی دو کنواری شہید جو چوتھی صدی میں گزری تھی۔ اس کے متعلق روایات ہیں کہ وہ پیدائشی

مرنے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی بعد ازاں اس کا سر قلم کر کے اسے شہید کیا گیا۔ عیسائی اس کے یوم شہادت کے دن کو (25 دسمبر) رکھتے ہیں۔

کیتھرائن دوم، دی گریٹ (1729ء-1796ء): Catherine II "The Great"

ایک جرمن نژاد شہزادی تھی۔ 1744ء میں اس کی شادی پیٹر سوم سے ہوئی جو بعد ازاں زار پیٹر سوم بنا۔ پیٹر سوم ایک نااہل حکمران ثابت ہوا جس سے کیتھرائن دوم دل برداشتہ ہو گئی اور اس نے پیٹر سوم کو محلاتی سازش کر کے قتل کروا دیا۔ بعد ازاں اس نے روسی قومیت حاصل کر لی اور پیٹر کی جگہ روس کے تخت پر بیٹھی۔ تحریک دانشوری سے متاثر ہو کر اس نے روس میں اصلاحات کے نفاذ کا منصوبہ بنایا مگر پوگا چیف Poga Chev کی بغاوت نیز انقلاب فرانس نے اسے رجعت پسندی پر مائل کر دیا۔ اور روشن خیالی پر مبنی اس کے منصوبے آگے نہ بڑھ سکے۔ جاگیرداروں کے لیے اس کے منشور (1785ء) نے کاشت کاروں کی غلامی کی تکمیل کر دی۔ اس کی خارجہ حکمت عملی سامراجی تھی۔ اس نے اپنے منظور نظر سٹینسلاس دوم Stanislaus II کے توسط سے پولینڈ کو روس کے زیر تسلط کر لیا اور پولینڈ کی تقسیموں کے دوران پولینڈ کا بڑا حصہ ہتھیا لیا۔ کریمیا کے ادغام 1783ء کے بعد ترکی سے دو جنگیں 1768ء اور 1774ء میں لڑ کر روس کو مشرق میں ایک غالب ملک بنا دیا۔ اس نے الاسکا میں نو آبادکاری شروع کی چونکہ اس کے مفادات مشرق سے وابستہ تھے اس لیے اس کے عہد میں آنے والے امریکی اور فرانسیسی انقلابات سے یہ غیر جانبدار رہی۔ اپنی گوناگوں صلاحیتوں سے کام لے کر اس نے فرانسیسی اور روسی زبان میں یادداشتیں، طریے اور افسانے بھی لکھے اور جدید روسی ادب کی تخلیق کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا پال اول شہنشاہ روس بنا تھا۔

Catholic Church, See Roman Catholic Church

کیتھولک اصلاحات: Catholic Reformation

سولہویں صدی میں چلنے والی رومن کیتھولک چرچ میں اصلاحات کی تحریک اس کا آغاز انفرادی طور پر ہوا اور جب کچھ بشپوں نے رومن کیتھولک چرچ سے علیحدگی کر کے پروٹسٹنٹ چرچ کی بنیاد رکھی تو اس کے جواب میں جوابی اصلاحات Counter Reforms کا آغاز ہوا اور 1540ء میں سوسائٹی آف یسوع Society of Jesus یا Jesuits کی بنیاد رکھی گئی۔ کیتھولک مصلحین نے کیتھولک چرچ میں رہتے ہوئے اصلاحات شروع کر دیں۔ 1545ء سے 1563ء تک دی کونسل آف ٹرینٹ نے کیتھولک چرچ کے بہت سے مسائل حل کر دیئے۔ سولہویں صدی کے نصف آخر میں رومن کیتھولک چرچ میں نئی تقویت اور نیا ولولہ پیدا ہو گیا اور ابلغمن مبلغین پروٹسٹنٹوں کو دوبارہ کیتھولک بنانے پر کمر بستہ ہو گئے اور یورپ ایشیاء، افریقہ اور نئی دنیا میں انہوں نے اپنے نئے معتقدین بنا دیئے۔

Cato The Elder

کیٹو دی ایلڈر (234ق م تا 149ق م):

مارکس پورکیس کیٹو، ایک رومی مدبر اور قدیم دور کی زاہدانہ پاکدامنی کا بڑا مداح، عیاشی اشراف اور بدعتوں کا شدید مخالف تھا۔ قرطاجنہ سے دوسری جنگ میں لڑا اور جب بڑھاپے میں قرطاجنہ بھیجا گیا تو واپسی پر اس نے بختی سے اصرار کیا کہ قرطاجنہ کو تباہ کر دینا چاہیے۔ بہت امیر تھا اور اپنی کنجوسی اور ملازموں پر ظلم کرنے کی وجہ سے مشہور تھا اس کی تصنیف کردہ ''تاریخ روم'' اب ناپید ہو چکی ہے مگر اس کی موجودہ تصنیفات میں ''کاشت کاری پر اس کا تحریر کردہ مقالہ بہت مشہور ہے۔ اس کا پوتا کیٹو خورد کہلاتا تھا جب کہ وہ خود کیٹو کلار (Major) بھی کہلاتا تھا۔ اس کے پوتے نے جولیس سیزر کا عہد پایا تھا اور وہ سیزر کا مخالف تھا۔

Caucasus

قفقار:

سلسلہ کوہ، یورپ اور ایشیا کے درمیان بحیرۂ اسود سے جنوبی اور مشرقی جانب، بحیرہ قزوین تک تقریباً ساڑھے سات سو میل میں پھیلا ہوا ہے۔ بڑا سلسلہ کوہ ''قفقاز اکبر'' ہے جو برف پوش چوٹیوں کا ایک عظیم سلسلہ ہے جو کوہ ایلبروس کے مقام پر 18481 فٹ تک بلند ہے، اس علاقے میں مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ قفقارین لوگ پورے یورپ میں پھیلے ہوئے ہیں اس کے علاوہ شمالی افریقہ، مشرق وسطیٰ اور ہندوستان میں بھی پائے جاتے ہیں۔ قفقار قدیم یونانیوں کو معلوم تھا اور یہاں پر پرومیتھیس کو قید رکھا گیا تھا۔

Cavalier Parliament

شجاع پارلیمنٹ:

برطانیہ کی تاریخ میں طویل پارلیمنٹ (1661ء۔1679ء) کو یہ نام دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس پارلیمنٹ میں شاہ پسندوں اور شاہ کے وفاداروں کی اکثریت تھی اسی وجہ سے یہ شجاع پارلیمنٹ کہلائی۔ یہ پارلیمنٹ سیاست کے لیے بھی مشہور ہے۔

Cave Architecture

غاروں کا فن تعمیر:

قدیم ہندوستان کے فن تعمیر کا ایک دلچسپ پہلو۔ غاروں کو رہائش گاہ کے مقاصد کے لیے اشوک اعظم کے عہد میں استعمال کیا جانے لگا تھا اور گیا کے مقام کے نزدیک برابر کے مقام پر پہلے پہل غار اسی مقصد کے لیے استعمال کیے گئے تھے۔ شروع میں غار سادہ ہوتے تھے، لیکن بعد ازاں غاروں میں ستون تعمیر کیے جانے لگے اور تزئین کے لیے نقش و نگار بھی بنائے جانے لگے، ان غاروں میں عبادت کی جگہ علیحدہ طور پر مخصوص کی جاتی تھی۔ 200ق م سے 320 عیسوی کے درمیانی عرصے میں بمبئی پریذیڈنسی کے علاقے میں واقع کارل کی غار فن تعمیر کے لحاظ سے نہایت ہی نفیس نمونہ کی حامل ہے۔

Cavoulr, Camillo, Conte De :(1810ء۔1861ء) کیور کیملو کون ٹے ڈی

اطالوی مدبر اور اطالیہ کو متحد کرنے والا ایک راہنما کیوور 1840ء سے اٹلی کے اتحاد کے لیے کوشاں تھا اور اس نے ایک اخبار Ilrisorgimento بھی اس مقصد کے لیے نکالا تھا۔ پیڈ ماؤنٹ کا وزیر اعظم اور اس نے فرانس سے اتحاد کر لیا تھا۔ وہ آسٹریا اور فرانس کی جنگ میں لڑا تھا۔ اسی دوران اس نے اٹلی کو متحد کرنے کی کوشش بھی جاری رکھی تھی۔ 1861ء میں کیور متحدہ اٹلی کا وزیر اعظم بن گیا اور وکٹر عمانویل بادشاہ بن گیا تھا۔

کلٹی: Celts

کلٹی زبان بولنے والا یا وہ جس کے اسلاف اس علاقے سے تعلق رکھتے ہوں جہاں کلٹی زبانیں بولی جاتی ہوں۔ کلٹی زبانیں بولنے والے پہلی ہزاروی قبل از مسیح میں مغربی اور وسطی یورپ میں رہتے تھے۔ یورپ میں اثریاتی مقامات خصوصاً Lateneجو سوئٹزرلینڈ میں واقع ہے اور اس کا تعلق 450 ق م سے ہے یہ کلٹی لوگوں کی دھاتی اشیاء بنانے میں مہارت، دیومالا اور دیگر امور کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

کلٹی لوگوں نے کوئی تحریری ریکارڈ نہیں چھوڑا۔ ان کے متعلق تحریریں یونانی اور رومی مصنفوں کی لکھی ہوئی ملی اس جیسے جولیس سیزر نے ان کے متعلق اپنی کتاب میں لکھا ہے یہ لوگ 390 ق م میں اتنے طاقتور ہو چکے تھے انہوں نے روما کو تاراج کر دیا تھا، ان کو رومی گال لوگوں کا نام دیتے تھے۔ رومیوں اور جرمانی قبائل نے ان پر کہیں جا کر پہلی صدی قبل از مسیح میں غلبہ حاصل کیا تھا۔

سنٹرل ایشیاء وسطی ایشیاء: Central Asia

یہ جغرافیائی اصطلاح ان وسطی یوریشیائی خطوں کے لیے بولی جاتی ہے جو اندرون ایشیاInner Asia بھی کہلاتے ہیں، وسطی ایشیا کی حدود متعین نہیں تاہم یہ یورال جھیل کے گھانسی میدانوں سے منچوریا تک اور صحرائے گوبی سے دریائی وادیوں اور ترکستان کے دیگر صحراؤں تک تسلیم کی جاتیں ہیں۔ اور بعض اوقات افغانستان اور تربت کے ممالک بھی ان حدود کے اندر تسلیم کیے جاتے ہیں۔ وسطی ایشیا ہمیشہ سے ایک اہمیت کا حامل علاقہ رہا ہے کیونکہ یہ یورپ کی ثقافتوں اور مشرق وسطی سے شاہراہوں کے ذریعے ملا ہوا تھا۔ شاہراہ ریشم اسی خطے میں سے گزرتی تھی۔

سی، آئی، اے: Central Intelligence Agency

دوسری جنگ عظیم کے بعد قائم (1947ء) کے ہونے والا ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا ادارہ جاسوسی جو قومی سلامتی کے ایکٹ مجریہ 1947ء کے تحت وجود میں آیا تھا۔ اس سے پہلے یہ فرائض آفس آف دی سٹریٹیجک سروسز انجام دیتا تھا۔ اس کے مندرجہ ذیل فرائض متعین ہوئے۔

(۱) امریکی حکومت کے مختلف محکموں اور اداروں کی فراہم کردہ اطلاعات کے بارے میں جو قومی تحفظ سے تعلق رکھتی ہوں، امریکا کی سلامتی کونسل کو صلاح مشورہ دینا۔

(۲) اس قسم کی اطلاعات کو باہم مربوط کرنا اور سفارشات پیش کرنا۔

(۳) قومی تحفظ سے متعلق اطلاعات کی تصدیق و تشخیص کرنا اور جو اطلاعات قومی مفاد میں ہوں ان کی متعلقہ سرکاری اداروں کے ذریعے تشہیر کرنا۔ بیرونی ممالک سے متعلق مفید طلب معلومات صدر امریکہ اور کانگریس کو پیش کرنا۔

اس کے ساتھ ہی بیرونی ممالک میں امریکی مفادات کا تحفظ بھی سی آئی اے کے فرائض میں شامل ہے۔ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ امریکہ کی حامی حکومتیں برسر اقتدار رہیں اسی مقصد کے لیے وہ دنیا میں مختلف حکومتوں کو گرا دینے کے فرائض بھی انجام دیتا رہا ہے۔ 1980ء میں ایک قانون کے ذریعے سی آئی اے کو پابند کر دیا گیا تھا کہ وہ کسی بھی خفیہ کارروائی سے پہلے کانگریس کی منظوری حاصل کرے اور صدر سے توثیق کرائے۔ دیگر ممالک میں واردتیں کرنے والا یہ ادارہ 1970ء کے عشرے میں واٹر گیٹ سکینڈل میں ملوث ہونے کی وجہ سے خود امریکہ میں بڑا بدنام ہوا تھا۔

Census

مردم شماری:

مختلف ضرورتوں کے لیے آبادی کی گنتی کرانا مردم شماری کہلاتا ہے۔ اس کا رواج بہت قدیم ہے۔ قدیم ہندوستان میں چندر گپت موریہ (321 ق م۔ 298 ق م) کے عہد میں پاٹلی پتر کے شہر میں شہریوں کی پیدائش اور اموات کا رجسٹر رکھنے کا رواج تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے زمانے میں فلسطین قیصر آگسٹس کے حکم پر بھی مردم شماری ہوئی تھی۔ برطانیہ میں پہلی سرکاری مردم شماری 1801ء میں کی گئی تھی۔ دنیا کے تمام مہذب ممالک میں یہ آج ہر دس سال کے بعد کرائی جاتی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں پہلی مرتبہ مردم شماری 1872ء میں ہوئی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی سرکاری مردم شماری 1951ء میں ہوئی تھی۔ بعد ازاں 1961ء، 1972ء، 1981ء، 1991ء میں مردم شماری ہونا تھی جو نہ ہو سکی حتیٰ کہ 1996ء بھی گزر گیا اور 1998ء میں یہ مردم شماری کرائی گئی۔

Cento

سینٹو:

24 فروری 1955ء کو ترکی، ایران، پاکستان اور برطانیہ نے اس معاہدے کے مطابق ایک تنظیم میں شمولیت اختیار کی جسے سینٹو کا نام دیا گیا تھا۔ بعد ازاں امریکہ اور عراق بھی اس میں شامل ہو گئے۔ جولائی 1958ء میں عراق میں انقلاب آ گیا اور نئی حکومت نے اس تنظیم سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس طرح اس تنظیم کے مرکزی دفاتر بغداد سے انقرہ منتقل ہو گئے۔ کئی سال فعال رہنے کے بعد یہ تنظیم معدوم ہو گئی۔ اس کا مقصد وسطی ایشیا میں اشتراکیت (سوشلزم) کے فروغ کو روکنا تھا۔ پہلے اس کا نام معاہدہ بغداد ہوا کرتا تھا۔

Central Powers

سنٹرل پاورز، مرکزی طاقتیں:

جنگ عظیم اول کے دوران، جرمنی، آسٹریا، ہنگری، بلغاریہ اور ترکی کو اس نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

سوکا گروہ: Centuriat Assembly

رومی افواج میں سو کے گروہ کو کہا جاتا تھا۔ ایک لیجن ساٹھ صد گروہوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ یہ صد گروہی تنظیم پانچویں صدی قبل از مسیح میں قائم کی گئی تھی۔ اور گھڑ سوار اور پیدل سپاہیوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ اس تنظیم میں تیسری صدی قبل از مسیح میں ترمیم کی گئی تھی۔

سروانتیس، میگوئیل ڈی (1547ء-1616ء): Cervantes, Miguel De

اسپین کا عظیم ناول نگار قرطبہ کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ 1569ء میں اٹلی گیا اور ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے فوج میں بھرتی ہوگیا۔ 1571ء میں ترکی کے خلاف لڑتا ہوا زخمی ہوا جس سے اس کا بایاں بازو شل ہوگیا۔ فوج سے رخصت لے کر واپس اسپین آیا لیکن راستے سے بحری قزاق اسے پکڑ کر الجزائر لے گئے۔ پانچ سال بعد رہا ہوا اور میڈرڈ میں سرکاری ملازم ہوگیا۔ 1584ء میں شادی کی اور تصنیف و تالیف میں مصروف ہوگیا۔ اس کی شاہکار تصنیف ''ڈون کے ہوتے Don Quixote'' ہے جس میں جاگیرداری کے دور کے ایک بزدل بانکے کا کردار مزاحیہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک لازوال طنزیہ شاہکار ہے۔ اس ترجمہ بشمول اردو دنیا کی کئی زبانوں میں ہو چکا ہے۔

انصاف کی زنجیر: Chain of Justice, The

شہنشاہ جہانگیر نے 1605ء میں اپنی تخت نشینی کے فوراً بعد قلعہ آگرہ میں شاہ برجی اور ایک پتھریلے ستون کے درمیان ایک زنجیر نصب کرائی تھی جس میں ساٹھ گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ یہ پتھریلا ستون دریائے جمنا کے کنارے تعمیر کیا گیا تھا۔ اس زنجیر کے ہلانے والا فریادی، شہنشاہ کے دربار میں کسی بھی قسم کی شکایت کا ازالہ چاہ سکتا تھا چاہے وہ خود شہنشاہ کے بارے میں ہو۔

جنگ چاکو (1932ء-1935ء): Chaco War

پیراگوئے اور بولیویا کے درمیان ایک جھگڑا جو چاکو نامی علاقے پر تھا جو 25000 مربع میل کا ایک وسیع خطہ تھا۔ اس خطہ کی آبادی بہت کم تھی مگر اس علاقے میں پیٹرول نکلتا تھا۔ اس علاقے پر ان دونوں ممالک کا دعویٰ ملکیت تھا۔ اس جنگ میں بولیویا کی فوج کے بہترین اور ٹریننگ یافتہ ہونے کے باوجود پیراگوئے کی افواج نے اپنی اس علاقے کی جغرافیائی معلومات اور جنگی چالوں کا فائدہ اٹھا کر فتح حاصل کی۔ ان دونوں ممالک میں 1938ء میں ایک معاہدہ طے پایا جس کی رو سے پیراگوئے کو چاکو کا تین چوتھائی اور بولیویا کو باقی ایک چوتھائی علاقہ مل گیا۔

چالوکیہ سلطنت: Chalukyas

دکن جنوبی ہندوستان میں چھٹی صدی عیسوی سے آٹھویں صدی تک اور 973ء سے لے کر بارہویں صدی

کے وسط تک حکمران ہندو خاندان اس خاندان کے حکمران پاک سین دوم نے 608ء۔ 662ء تک حکمرانی کی اور رعایہ بار شاکی پہلی قدمی کو روکے رکھا۔ چالوکیہ سلطنت کے مرکزی علاقے مغربی گھاٹ اور ان کا دارالحکومت تھے جن کی سیاحت مشہور چینی سیاح Xuan Zang نے کی تھی۔

Chaldaea

چالڈیا:

مسیح پوٹیمیا (قدیم عراق) کا جنوبی حصہ لیکن بعض دفعہ چالڈیا سے مراد پورا بابل ہی لیا جاتا ہے۔ بحال شدہ بابلی بادشاہت کو اکثر سلطنت چالڈیا کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ چونکہ بابل میں فلکیاتی علم اور اہل علم کی کثرت تھی اس لیے چالڈیا سے مراد نجومی یا جادوگر بھی لی جاتی ہے۔

Chamberlain, Neville

چیمبرلین، نوائیل (1869ء۔1940ء):

برطانوی وزیراعظم (1937ء۔1940ء) جس نے 1938ء میں میونخ پیکٹ کے معاہدے پر دستخط کیے تھے جو مغربی طاقت نازی جرمنی کی رضاجوئی حاصل کرنے کے لیے تھے۔ چیمبرلین دوسری جنگ عظیم کے آغاز میں (1939ء) برطانوی وزیراعظم تھا۔ اس نے ایڈولف ہٹلر کو مغربی چیکوسلواکیہ اور سوڈیٹ ٹین لینڈ پر کنٹرول حاصل کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ جب کے ہٹلر کو مزید آگے بڑھنے کا موقع مل گیا۔ چیمبرلین جب میونخ سے میثاق میونخ پر دستخط کر کے اس نعرے کے ساتھ لوٹا کہ امن برائے زمانہ تو اس کے صرف پانچ ماہ بعد نازی فوجوں نے چیکو سلواکیہ کے باقی حصے پر بھی قبضہ کر لیا۔ چیمبرلین اس وقت مستعفی ہو گیا جب 1940ء میں جرمنی نے بیلجیئم پر حملہ کیا اور ادھر ناروے میں برطانیہ کو ہزیمت ہو گئی وہ سر جوزف آسٹن چیمبرلین کا سوتیلا بھائی تھا جو برطانوی مدبر تھا۔

Champa, Kindom of

چمپا سلطنت:

دوسری صدی عیسوی میں قائم ہونے والی ایک ہندو بادشاہت، جو موجودہ ویت نام (ہند چینی) کے جنوبی حصے میں چام لوگوں نے قائم کی تھی جو ملائی زبان بولنے والے مہاجرین تھے۔ اس کا دارالحکومت چمپا تھا۔ یہ سلطنت 150 عیسوی سے 1471ء تک قائم رہی اس سلطنت کو منگول نژاد انامیوں نے بہتر و بالا کیا تھا۔

Chand Bibi

چاند بی بی (1544ء۔1599ء):

حسین نظام شاہ احمد نگر کی بیٹی تھی۔ اس نے مروجہ علوم کے ساتھ فنون سپاہ گری کی بھی تربیت حاصل کی۔ اس کی شادی علی عادل شاہ مروان والی بیجاپور سے ہوئی۔ چاند بی بی باوجود پردہ نشین ہونے کے جب کبھی میدان جنگ میں اترتی تو بڑے بڑوں کا پتا پانی کر دیتی تھی، چاند بی بی کو مغل افواج کے مقابلے میں جو کامیابیاں حاصل ہوئیں ان سے ان کے اہل وطن کے دل امیدوں سے بھر گئے۔ اکبر اعظم نے شہزادہ مراد کو احمد نگر کی تسخیر کے لیے بھیجا لیکن چاند بی بی نے شہزادے کو بمعہ اس کے لشکر کے بے نیل و مراد واپس لوٹنے پر مجبور کر دیا۔ دوسرے سال شہزادہ دانیال کی فوج سے دریائے گوداری کے کنارے مقابلے ہوا۔ بالآخر 1599ء میں اکبر مقابلے پر آیا۔ احمد نگر کے قلعدار حمید

خان کی سازش اور غداری کی وجہ سے چند سپاہیوں نے محل کے اندر گھس کر اس بہادر خاتون کو اچانک بے خبری میں قتل کر دیا جس کے بعد 1600ء میں احمد نگر پر اکبر کا قبضہ ہو گیا مگر یہ واقعہ ہے کہ جب تک چاند بی بی زندہ تھی اکبر کے سپاہیوں کو احمد نگر کے قلعہ میں قدم رکھنے کی جرات نہ ہو سکی تھی۔

چاند ریسا: Chand Raisa

دہلی اور اجمیر کے چوہان بادشاہ پرتھوی راج کے درباری شاعر چاند بردائی کی لکھی ہوئی رزمیہ نظم۔ بعد کے اضافوں کے ساتھ اب یہ کتابی صورت میں سوا لاکھ اشعار پر مشتمل ہے۔ اس نظم نے اس عہد کے حالات و واقعات پر روشنی پڑتی ہے۔

چندر گپتا (330ق م-320ق م): Chandra Gupta

گپتا سلطنت کا تیسرا حکمران جس نے گپتا سلطنت کو اگلی دو صدیوں کے لیے ایک عظیم سلطنت میں بدل دیا تھا۔

چندر گپت موریہ (325ق م-297ق م): Chandra Gupta Maurya

موریا خاندان کا بانی۔ اس کا باپ مگدھ کا شہزادہ تھا، لیکن ماں نیچ ذات کی تھی۔ مگدھ کے راجا مہاپدما نند نے کسی بات پر ناراض ہو کر چندر گپت کو جلاوطن کر دیا اور وہ پنجاب آ گیا۔ ان دنوں سکندر اعظم بھی پنجاب میں موجود تھا۔ چندر نے اسکندر کو مگدھ پر حملہ کرنے کی ترغیب دی لیکن اسکندر کی برصغیر سے واپسی کی وجہ سے اس کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ سکندر اعظم کی بابل میں موت کے بعد پنجاب میں اس کے خلاف بغاوت ہو گئی چندر گپت موریہ نے اپنے مشیر چانکیہ کی مدد سے فوج اکٹھی کر کے یونانیوں کو شکست اور اس کے بعد مگدھ پر حملہ کر کے نند خاندان کے راجا دھن نند کو معزول کر کے خود تخت نشین ہو گیا اور اپنی ماں مورا کے نام پر موریہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔

بعد ازاں اسکندر اعظم کے ایک جرنیل سلیوکس نے دریائے سندھ کو عبور کر کے موریہ سلطنت پر حملہ کیا مگر منہ کی کھائی اور اپنی بیٹی کو چندر گپت موریہ سے بیاہ دیا۔ اور اپنا ایک سفیر میگستھنیز چندر گپت کے دربار میں بھیجا۔ چندر گپت موریہ کی سلطنت بنگال سے کوہ ہندوکش تک پھیلی ہوئی تھی جب کہ ہمالیہ سے نربدا ندی تک وسیع تھی۔ چندر گپت موریہ نے اپنی سلطنت میں کئی اصلاحات نافذ کیں جن میں مالیہ کا دستور، محکمہ خبر رسانی پولیس وغیرہ شامل تھے۔

چندر گپت دوم: Chandra Gupta II

چندر گپت دوم راجہ سمدرا گپت کا بیٹا تھا اور چندر گپت کا پوتا تھا اس کا عہد گپتا سلطنت کا ثقافتی عہد قرار دیا جاتا ہے۔ اس نے گپتا سلطنت کی حدود مشرق میں گجرات تک وسیع کر دیں۔ اور مغرب میں یہ مالوہ تک پھیل گئیں۔ ایک قابل ترین حکمران ہونے کا ثبوت اس کا خطاب ''وکرمادیتیہ'' ہے جو تاریخ میں بہت کم حکمرانوں کو ملا ہے۔ جس کے معنی سنسکرت میں ''Sun of Valor'' کے بنتے ہیں۔ اجودھیا میں اس کے دربار میں ''کالیداس جیسے نابغہ روزگار

ڈرامہ نگار اور دیگر علما موجود تھے۔ چینی سیاح فاہیان بھی اسی عہد میں ہندوستان آیا تھا۔

Chanson de Geste see Song of Roland

شارلیمان اعظم (742ء۔814ء): Charlemagne (Charles the Great)

شارلیمان یا چارلس اعظم، شہنشاہ مغرب (800ء۔814ء) اپیپن دی شارلٹ pepin the Sharlet کا بیٹا تھا۔ اس کا چھوٹا بھائی کارلومن اس کے ساتھ اپنی موت 771ء تک بادشاہی میں شریک رہا۔ شارلیمان نے ڈیسڈیریس Desiderius کے خلاف جنگ میں پوپ کی امداد کے لیے اٹلی پر حملہ کیا۔ جس کے جواب میں پوپ نے اسے تاج شہنشاہی پہنا دیا۔ ایک بہادر جرنیل اور ملک کے نظم ونسق کی زبردست اہلیت رکھتا تھا۔ اپنے عہد کے دیگر یورپی بادشاہوں کے مقابلے میں پڑھا لکھا اور دانشمند تھا۔ 785ء سے 804ء تک جرمنی پر متعدد حملے کیے اور اسے سلطنت میں شامل کر کے جرمنوں کو عیسائی بنا دیا۔ اس نے اٹلی اور ہنگری پر قبضہ کیا۔ مسلم اسپین کے خلاف بھی عسکری مہم لے کر گیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔

Charles

چارلس:

چارلس یورپ کے مختلف بادشاہوں کا نام رہا ہے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱): رومی مقدس سلطنت:

چارلس اول (742ء، 814ء) اس رومی مقدس شہنشاہ کو شارلیمان اعظم بھی کہا جاتا ہے۔

چارلس دوم (823ء۔ 877ء) یہ چارلس گنجے کے نام سے مشہور تھا۔

چارلس سوم (839ء۔ 888ء) یہ چارلس موٹا Fat کے نام سے مشہور تھا۔

چارلس چہارم (1316ء۔ 1378ء) بوہیمیا کا بھی بادشاہ تھا۔

چارلس پنجم (1500ء۔ 1558ء) اسپین کا بھی بادشاہ تھا۔

چارلس ششم (1685ء۔ 1740ء) ہنگری کا بھی بادشاہ تھا۔

(۲) چارلس اول (1887ء۔ 1982ء) آسٹریا کا آخری بادشاہ۔

(۳) انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے بادشاہ۔

چارلس اول (1600ء۔ 1649ء)

چارلس دوم (1630ء۔ 1685ء)

(۴) چارلس شاہان فرانس کے نام:

چارلس اول (742ء۔ 814ء) شارلیمان اعظم جو مقدس رومی شہنشاہ بھی تھا۔

چارلس دوم (823ء۔877ء)۔

چارلس سوم (879ء۔929ء) یہ تاریخ میں سادہ لوح کے لقب سے مشہور تھا۔

چارلس چہارم (1294ء۔1328ء) یہ منصف اور عادل کے لقب سے مشہور تھا۔

چارلس پنجم (1337ء۔1380ء) یہ چارلس دانا کے لقب سے مشہور تھا۔

چارلس ششم (1368ء۔1422ء) یہ پاگل اور محبوب کے نام سے مشہور تھا۔

چارلس ہفتم (1403ء۔1461ء) اسے چارلس فاتح بھی کہا جاتا ہے۔

چارلس ہشتم (1470ء۔1498ء)۔

چارلس نہم (1550ء۔1574ء)۔

چارلس دہم (1757ء۔1836ء)۔

(۵) ہنگری کے شاہان جن کے نام چارلس تھے:

چارلس اول (1288ء۔1842ء)۔

چارلس دوم (1381ء۔1386ء) یہ نیپلز کے چارلس سوم کے نام سے مشہور تھا۔

چارلس سوم (1685ء۔1740ء) یہ مقدس رومی سلطنت کے چارلس ششم کے لقب سے بھی مشہور تھا۔

چارلس چہارم (1887ء۔1922ء) یہ آسٹریا کا چارلس اول تھا۔

(۶) ریاست نیپلز کے شاہان جن کا نام چارلس تھا:

چارلس اول (1226ء۔1285ء)۔

چارلس دوم (1248ء۔1309ء)۔

چارلس سوم (1345ء۔1386ء)۔

(۷) نیوار کا بادشاہ:

چارلس دوم (1332ء۔1387ء) یہ بد کے نام سے بدنام تھا۔

(۸) شاہان پرتگال میں صرف چارلس اول کے نام سے ایک بادشاہ 1863ء سے 1908ء تک حکمران رہا ہے۔

(۹) اسپین کے بادشاہان:

چارلس اول (1500ء۔1558ء) اسے رومی مقدس سلطنت کا چارلس پنجم بھی کہا جاتا ہے۔

چارلس دوم (1667ء۔1700ء)۔

چارلس سوم (1716ء۔1788ء)۔

چارلس چہارم (1748ء۔1919ء)۔
سویڈن کے بادشاہ چارلس نہم (1550ء۔1611ء) چارلس دہم (1622ء۔1660ء) چارلس یازدہم (1655ء۔1697ء) چارلس دوازدہم، چارلس سیزدہم، چارلس چہاردہم اور چارلس پانزدہم۔
لورین کے ڈیوک چارلس چہارم (1604ء۔1675ء) چارلس پنجم (1643ء۔1690ء)۔

Charter

فرمان شاہی سند شاہی:
بادشاہ کی طرف سے قوم یا کسی خاص طبقے کو دی گئی سند شاہی جیسے حکومت برطانیہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو کئی ایک چارٹر عطا کیے تھے۔ یا بادشاہ کی طرف سے جاری ہونے والے فرمان۔

Charter Acts, The

چارٹر قوانین:
ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملکہ الزبتھ اول نے 1600ء کے آخری دن یعنی 31 دسمبر کو ہندوستان میں کلی طور پر تجارت کرنے کی سند عطا کی تھی۔ اس اجارہ دری کو مضبوط بنانے کے لئے 1793ء۔1813ء۔1833ء اور 1853ء میں چارٹر قوانین منظور کیے گئے جن کی رو سے اسے ہندوستان کے علاقوں کی سپرداری بھی کر دی گئی۔ 1858ء تک یہ سلسلہ جاری رہا اس کے بعد کمپنی توڑ دی گئی کیونکہ اب تاجرانہ بھیس میں مزید کاروائیاں کرنے کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ اور اس کے اختیارات اور حقوق براہ راست تاج برطانیہ نے لے لئے اور ہندوستان اس کے زیر اقتدار آ گیا۔

Chaucer, Geoffrey (1342ء۔1400ء):

انگریزی شاعری کا باوا آدم۔ بچپن میں شاہی محل میں ملازم ہو گیا تھا۔ ان دنوں برطانیہ میں ایڈورڈ سوم کی حکومت تھی۔ بادشاہ اس کی حسن کارکردگی سے بہت خوش ہوا۔ ایک عسکری مہم جو فرانس پر حملے کی غرض سے بھیجی گئی اس میں چاسر بھی شامل تھا۔ اس کے دوران میں چاسر کو فرانس میں قیدی بنا لیا گیا۔ آخر شاہ انگلستان نے تاوان ادا کر کے اس کو رہا کروایا۔ اس کو اٹلی اور کئی اور یورپی ممالک میں برطانیہ کا سفیر بنا کر بھیجا گیا۔ 1369ء میں اس نے اپنی شاعرانہ زندگی کا آغاز کیا۔ اس کی نظموں نے انگلستان کے لوگوں پر وہی اثر کیا جو اس کے ہم عصر دانتے کی شاعری کا اطالوی لوگوں پر ہوا تھا اس کا سب سے بڑا شاہکار کنٹربری ٹیلز ہے۔

Chauhans, Dynasty سلطنت چوہان، (خاندان):

اس خاندان نے ہندوستان کے علاقہ راجپوتانہ میں علاقہ سمبھار میں کئی صدیوں تک حکومت کی۔ اجمیر ان کا دارالحکومت تھا۔ 1192ء میں ترائن کی دوسری جنگ میں چوہان راجہ، پرتھوی راج کی شکست اور موت کے بعد چوہان خاندان کی حکومت کا خاتمہ سلطان محمد غوری کے ہاتھوں ہو گیا۔

Chauri, Chaura

چوری چورا:

ہندوستان کے صوبہ بہار کے ضلع گورکھ پور کا ایک قصبہ جہاں 5 فروری 1922ء کو تحریک خلافت کے دنوں میں ایک مشتعل ہجوم نے علاقہ کے تھانہ پر حملہ کر کے اسے نذر آتش کر دیا۔ تھانیدار اور 21 کانسٹیبل اس آتشزدگی سے جل کر ہلاک ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد کانگریس نے تحریک خلافت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس طرح ایک ایسے وقت میں جب مسلمان اس تحریک کے ذریعے کامیابی حاصل کرنے والے تھے ان سے غداری آہنسا کے نام پر خود گاندھی جی نے کی۔

چوتھ: Chauth

قدیم ہندوستان میں عائد کیا جانے والا ایک ٹیکس جو علاقے میں لگانے والے کل لگان کا ایک چوتھائی ہوتا تھا۔ یہ حکومت کی طرف سے نافذ کردہ ایک جبری ٹیکس تھا جس کی وصولی ایک فوجی افسر کرتا تھا۔ یہ عموماً ایسے علاقوں سے وصول کیا جاتا تھا۔ جنہیں عسکری طور پر روندا تو جا سکتا تھا لیکن براہ راست اپنے ماتحت نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ رام نگر کے راجہ نے سولہویں صدی میں یہ ٹیکس پہلے پہلے دمن کے نوآبادکار پرتگیزوں سے بھی وصول کیا تھا۔ مگر بعدازاں پرتگیز اتنے طاقتور ہو گئے کہ وہ خود ٹیکس وصول کرنے لگے۔ شیواجی نے جنوبی ہندوستان میں اس ٹیکس کو 1670ء میں ایک لازمی ٹیکس کی شکل دے دی تھی۔

چیخوف، انتون (1860ء۔1904ء): Chekhov, Anton

روس کا ایک مشہور افسانہ نویس اور ڈرامہ نگار 1884ء میں اس نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی لیکن طبابت میں دل نہ لگا اور چیخوف نے افسانہ نگاری پر توجہ دی۔ پہلے مجموعے کی کامیابی پر ڈاکٹری ترک کر کے ڈرامے اور افسانے لکھنے شروع کر دیئے۔ اس کی سائنسی تربیت نے روسی افسانہ نگاری کو بہت فائدہ پہنچایا اور حقیقت نگاری کا ایک نیا اسلوب روسی ادب کو ملا۔ چیخوف نے اپنے افسانوں میں روس کی روزمرہ زندگی کی عکاسی کی ہے۔ اسی وجہ سے چیخوف جدید روسی افسانہ نگاری کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کا پہلا ڈرامہ آئیوانوف تھا۔ اس نے تپ دق کے مرض سے وفات پائی۔

چیچنیا: Chechenya

سابق سوویت یونین کا ایک حصہ، یہ شمالی قفقاز کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ مغرب میں اس کی سرحد اوسٹیر اور انگوشیا اور شمال میں روسی فیڈریشن سے ملتی ہے۔ سوویت یونین ٹوٹنے سے پہلے یہاں سے وسیع پیمانے پر تیل نکالا جاتا تھا۔ گروزنی چیچنیا کا دارالحکومت ہے۔

چیچنیا کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی دو سو سال پر محیط ہے۔ 1817ء سے لے کر 1864ء تک اس مسلم علاقے کو روس میں شامل کیا گیا تھا۔ 1991ء میں سوویت یونین ٹوٹنے کے بعد چیچنیا نے بھی یک طرفہ آزادی کا اعلان کر دیا تاہم روسی حکومت نے اسے تسلیم نہ کیا اور دسمبر 1994ء میں اس پر حملہ کر دیا۔ روسی فوجوں کا انخلا ایک

معاہدے کے تحت 1996ء میں عمل میں آیا۔

چیانگ چنگ کو (1910ء۔1988ء): Chian Ching-Kuo (Jiang Jinggs)

جمہوریہ چین (تائیوان) کا ایک سابقہ صدر جو 1978ء۔1988ء تک برسراقتدار رہا تھا۔ وہ تائیوان کی نیشلسٹ پارٹی کے راہنما اور بانی چیانگ کائی شیک کا بیٹا تھا۔ صدر بننے سے پہلے وہ سرکاری عہدوں پر فائز رہا۔ 1975ء میں اپنے والد کی وفات پر وہ نیشلسٹ پارٹی کا مرکزی راہنما بن گیا۔ اگرچہ وہ اپنے والد کے نظریات پر کاربند تھا مگر اس نے اپنے عہد وصدارات کے دوران کئی ایک جمہوری اصلاحات نافذ کیں اور کئی تائیوانی راہنماؤں کو گمنامی سے باہر لے آیا۔ ان میں اس کا جانشین کی تنگ ہوئی بھی شامل تھا جس نے اس کے بعد تائیوان کے صدر کا عہدہ سنبھالا تھا۔

چیانگ کائی شیک (1887ء۔1975ء): Chiang Kai-Shek

ایک چینی قوم پرست راہنما۔ چین کے مقام ژی جیانگ میں پیدا ہوا جاپان کی فوجی اکیڈیمی سے ڈگری حاصل کی اور کچھ مدت جاپان کی فوج میں ملازمت بھی کی۔ 1911ء کے انقلاب چین میں معمولی خدمات انجام دیں۔ 16-1913ء یون شہ کائی کی حکومت کا تختہ الٹنے میں سرگرم حصہ لیا۔ 1917ء میں ڈاکٹر سن یات سن نے گوانگ ژو میں حکومت قائم کی تو چیانگ کائی شیک نے اسے فوجی امداد بہم پہنچائی۔ 1923ء میں ڈاکٹر سن یات سن نے اپنے دست راست کے طور پر اسے امداد حاصل کرنے کے لیے روس بھیجا۔ چین واپس آ کر فوجی اکیڈیمی کا سربراہ مقرر ہوا۔ سن یات سن کی وفات پر اس کو قوم پرست راہنما کے طور پر اہمیت حاصل ہوئی۔

1926ء میں اس کی قوم پرست فوج نے ہنکو، شنگھائی اور نانکنگ پر قبضہ کر لیا اور ڈاکٹر سن کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہو گیا کمیونسٹوں سے تعاون کر کے روس سے امداد حاصل کی۔ 1927ء میں اس کی حکمت عملی میں ڈرامائی تبدیلی آ گئی اور وہ کمیونسٹوں کے خلاف ہو گیا جس کے بعد اس کی پارٹی کومنتانگ اور کمیونسٹوں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ 1928ء میں وہ کومنتانگ کی قوم پرست حکومت کا سربراہ بنا۔ پھر 1943ء سے 1949ء تک بھی سربراہ رہا۔ 1936ء میں اسے اغوا کر کے جاپان کے خلاف اعلان جنگ کرنے پر مجبور کیا گیا۔ دوران جنگ جب جاپان نے نانکنگ اور ہنکو پر قبضہ کر لیا تو اس نے اپنا صدر مقام تبدیل کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران چیانگ کائی شیک ایک اہم شخصیت بن گیا تھا۔ 1948ء میں قوم پرست چین کا پہلا آئینی صدر منتخب ہوا 1949ء میں ماؤزے تنگ کی قیادت میں کمیونسٹ فوجوں نے اسے شکست فاش دے کر فارموسا چلے جانے پر مجبور کر دیا۔ فارموسا (تائیوان) میں اس نے امریکی امداد سے قوم پرست حکومت قائم کر لی اور وہ 1975ء میں اپنی وفات تک تائیوان کا صدر رہا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا اس کا جانشین بنا۔

چیچن اٹزا: Chichen Itza

امریکہ کی مایا تہذیب کا ایک اہم شہر۔ یہ شمالی یوکاٹان جزیرہ نما میں واقع ہے۔ اس کی بنیاد مایا لوگوں نے چھٹی صدی عیسوی میں رکھی تھی، تاہم یہ 670 عیسوی میں تباہ ہو گیا تھا۔ 10 ویں صدی میں اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا اور یہ مایا تہذیب کا ایک مرکز قرار پایا۔ طولیٹیک Toltec حملہ آور فاتحین نے اس شہر پر 1200 عیسوی تک حکومت کی اور اس کی تعمیرات کو مزید جلا بخشی تاہم سولہویں صدی کے آغاز میں جب ہسپانوی یہاں پہنچے تو اس شہر کو انہوں نے غیر آباد پایا۔ اور تقریباً پندرہویں صدی میں اسے ویران کر دیا گیا تھا۔

Chimu

چیمو:

شمالی پیرو (جنوبی امریکہ) میں بارہویں صدی سے پندرہویں صدی تک قائم رہنے والی ایک طاقتور ریاست جو جنوبی امریکہ میں چیمو تہذیب کا ایک مرکز تھی۔ چیمو لوگ زراعت پیشہ تھے اور انہوں نے آبپاشی کا نظام وضع کیا تھا اور ایک خوبصورت دارالحکومت تعمیر کیا تھا جس کا نام چین Chan تھا۔ اس شہر کے گرد دیواریں بھی تعمیر کی گئیں تھیں اور اس شہر میں مستطیل رہائشی بلاک تعمیر کئے گئے تھے، چیمو کے دارالحکومت کو 1470ء کی دہائی کے آخر میں ایک اور سرخ ہندی تہذیب کے لوگوں، انکا Incas نے فتح کر لیا تھا۔ اب اس شہر کے صرف کھنڈرات باقی ہیں۔

China, Republic of, See Republic of China

China, Great Wall of

عظیم دیوار چین:

عظیم دیوار چین تقریباً 1500 میل لمبی ہے اور ہوپہ صوبے اور کانسو صوبے کے درمیان منگولیا کی پوٹھوار کے ساتھ ساتھ چلی گئی ہے اسے چن خاندان کے شہنشاہ شی ہیوانگ ٹی نے 221 ق م میں اپنے ملک کو ہن اور منگول حملہ آوروں کے حملوں سے محفوظ بنانے کے لئے تعمیر کرایا تھا۔ اس دیوار کی ابتدا چین اور منچوکو کی سرحد کے پاس سے کی گئی تھی۔ یہ دیوار خلیج لیاؤ تنگ سے منگولیا اور تبت کے سرحدی علاقے تک پھیلی ہوئی ہے اور بیس سے تیس فٹ تک بلند ہے۔ اس دیوار کی چوڑائی نیچے سے 25 فٹ اور اوپر سے بارہ فٹ ہے ہر سو گز کے بعد اس میں پہرہ داروں کے لیے مضبوط پناہ گاہیں بھی بنائی گئیں ہیں۔

Chin

چن حکمران خاندان (221 ق م تا 207 ق م):

چین کا ایک حکمران خاندان جس نے 221 ق م سے 207 ق م تک چین پر حکومت کی تھی۔ اس کا بانی شی ہیوانگ ٹی تھا۔ جو اس خاندان کا پہلا شہنشاہ۔ اسی شہنشاہ نے دیوار چین تعمیر کرائی تھی۔

Chinese Pilgrims

چینی زائرین:

ہندوستان کی یاترا یا سیاحت پر آنے والے چینی سیاح جو بدھ مت کے قدیم صحیفوں اور بدھ تبرکات کی تلاش میں یہاں آئے۔ ان چینی سیاحوں میں سب سے قدیم فاہیان جو ہندوستان میں پانچویں صدی مسیحی میں چندر گپت موریہ دوم کے عہد میں 401ء تا 410ء تک یہاں مقیم رہا تھا۔ اس تاریخ کے بعد مورخین کے مطابق 700 عیسوی

کی درمیانی مدت میں تقریباً 60 کے لگ بھگ مزید چینی سیاح ہندوستان آئے تھے اور انہوں نے بشمول یہاں ساکر (جو ان چینی سیاحوں میں سب سے زیادہ مشہور تھا) نیکسلا، نالندہ وکرم سیلا اور ولابھی کی قدیم ہندی یونیورسٹیوں میں قیام کیا تھا۔

چینی کمیونسٹ پارٹی: Chinese Communist Party

چینی سیاسی جماعت جس کا قیام شنگھائی میں 1921ء میں عمل میں آیا اس کی بنیاد Lidazhao اور چین ڈلھر پاد Chen Duxiu نے ماسکو کمیونزم کے زیر اثر رکھی تھی۔ اس پارٹی کو 1920ء کی دہائی میں دیگر چینی شہروں میں بھی منظم کیا گیا مگر کومنتانگ پارٹی اور اس کے کارکنوں نے اس کو زبردست طور پر دبایا۔ اس کے بعد چین کے دیہی علاقوں میں اس کو منظم کیا گیا، اور جیانگ سی Jiangxi پہلا مقام تھا جہاں اس کی تنظیم کی گئی تھی۔ پھر لانگ مارچ (35-1934ء) کے بعد کمیونسٹ پارٹی کے بہت سے راہنما بھاگ کر دور دراز، شمالی مغربی چین میں واقع یانان ہیڈ کوارٹرز منتقل ہو گئے۔ 1935ء میں ماؤزے تنگ اس پارٹی کا راہنما منتخب ہو گیا۔ ماؤزے تنگ کے ماتحت کمیونسٹ پارٹی نے چینی دیہی علاقوں میں بہت ترقی کی۔ اور 1949ء میں یہ پارٹی برسر اقتدار آ گئی اور قوم پرستوں سے طویل خانہ جنگی لڑنے کے بعد پیپلز ری پبلک آف چائنا وجود میں آ گیا۔ 1976ء میں ماؤزے تنگ کی وفات کے بعد سے چینی کمیونسٹ پارٹی اپنے سوشلسٹ نظریات سے ہٹتی چلی گئی تاہم یہ اب بھی جمہوریہ کی واحد برسر اقتدار جماعت ہے۔

چینی ادب: Chinese Literature

یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ چینی رسم الخط کب ایجاد ہوا تھا مگر قدیم ترین چینی تحریریں شانگ حکمران خاندان (1523ق م تا 1027ق م) کی ہیں۔ جب کہ قدیم ترین چینی ادب کے نمونے جو غالباً چاؤ خاندان کے زمانے سے ہیں۔ یہ ہیں، شی شو (۴ جلدیں) ان میں کنفیوشیت کے متعلق ابتدائی اقوال درج ہیں۔ دو چنگ (دو جلدیں) یہ روایات کے مطابق براہ راست کنفیوشس سے منسوب ہیں ان میں کنفیوشس کے وطن لو کے متعلق روایات بیان کی گئیں ہیں۔ اس کے علاوہ پیشن گوئی کے طریقے، نظام رسوم، مثالی ریاست کا بیان اور دیہاتی زندگی نیز جاگیردارانہ جنگوں کے متعلق 305 نظمیں بھی درج ہیں۔ دوسری اہم اور قدیم چینی ادبی تصنیف "تاؤتہ کنگ" ہے جو لاوزے کی تصنیف ہے اور تیسری صدی کے وسط میں لکھی گئی تھی۔ قدیم چینی تحریریں بانس کی چپٹوں اور ریشم کے ٹکڑوں پر پائی گئی ہیں۔ خاندان تانگ کا عہد چینی ادب میں عظیم ترین شاعری کا دور تسلیم کیا جاتا ہے۔ ڈراما کی بنیاد یوآن خاندان کے عہد میں 1260ء۔ 1368ء میں رکھی گئی۔

چینی عمارات (فن تعمیر): Chinese Architecture

چینی فن تعمیر کا کلاسیکی دور تانگ شاہی کے عہد کو مانا جاتا ہے۔ (618ء۔ 906ء)۔ مگر اب خاندان منگ

(1368ء۔1644ء) سے پہلے کی بہت کم عمارتیں موجود ہیں۔ منگ عہد کا سب سے بڑا کارنامہ شہر پیکنگ میں "شہر ممنوع" ہے جس کا نقشہ بڑا پیچ در پیچ ہے اور جس کی آرائش بہت بڑھ چڑھ کر کی گئی تھی۔ اس میں "معبد بہشت" سے سب سے قابل ذکر عمارت ہے یہاں مذہبی اور غیر مذہبی عمارات کا بنیادی طرز یکساں ہے۔ ان میں پتھر کے چبوترے پر ایک ایک منزلہ مستطیل کمرہ ہوتا ہے جو شوخ رنگوں والی روغنی ٹائیلوں کی ایک چھت یا ایک دوسرے پر بنی کئی چھتوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔ چھت جو دیواروں کی بجائے اندرونی ستونوں پر قائم ہوتی ہے معبد تین متوازی عمارتوں پر مشتمل ہوتا ہے جن تک پہنچنے کے لئے ایک عظیم الشان زینہ، بڑے بڑے دروازے اور دیگر عمارتیں ہوتیں ہیں خصوصی چینی تعمیرات پیگوڈا اور پائیلو ہیں۔ پائیلو ایک یادگار محراب ہوتی ہے جس کی ٹائیلیں یا چھت کے کنارے اوپر کو مڑے ہوتے ہیں۔

فتوت، جوانمردی: Chivalry

ازمنی وسطی میں جنگجوؤں اور شرفاء کا آئین جوانمردی، یہ عسکری اور مسیحی اخلاقیات کا امتزاج جو دسویں اور گیارہویں صدی عیسوی کی لاقانونیت اور وحشی پن کو دور کرنے کے لئے اپنایا گیا تھا۔ فتوت نے عیسائی بہادروں کے دوسروں کے ساتھ رویئے کو بہتر بنادیا۔ خصوصاً خواتین کے ساتھ تیرہویں صدی تک اس آئین جوانمردی کو طبقہ اشرافیہ نے بھی اپنالیا تھا۔ صلیبی جنگجوؤں کے گروہ ٹیمپلر ٹائٹس اور ہاسپٹلرز نائٹس اس رویئے کو صلیبی جنگوں میں لے گئے اور اس پر کاربند رہے۔

چولاس: Cholas, The

قدیم زمانے میں ہندوستان کے انتہائی جنوب میں آباد ایک قوم۔ یہ نیلور کے علاقہ سے کورومنڈل تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ لوگ تامل زبان بولتے تھے۔ اس قوم کا قدیم ترین بادشاہ کاری کل تھا جو 100 عیسوی میں تخت نشین ہوا تھا۔ اس نے سری لنکا کے ساتھ ایک طویل جنگ لڑی تھی۔ 1310ء ملک کافور نے ان لوگوں کو شکست دی تھی۔

چونگ کنگ: Chongqing (Chung King

چین کے صوبہ سچوان Sichuan کا ایک شہر جو جنوبی، وسطی چین میں واقع ہے۔ یہ دریائے جیالنگ اور دریائے یانگسی کے سنگھم پر آباد ہے۔ یہ صدیوں سے ایک اہم شہر چلا آرہا ہے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران چیانگ کائی شیک کی کومنتانگ حکومت نے اس شہر کو اپنا ہیڈ کوارٹر اس وجہ سے منتخب کیا تھا کہ یہ جاپان کے قبضہ کئے ہوئے چینی علاقوں سے دوری پر واقع تھا۔ جاپانیوں نے اس شہر پر متعدد بار بمباری کی مگر وہ اس شہر پر قبضہ کرنے میں ناکام رہے۔

چوسون: Choson

ایک قدیم کوریائی ریاست کا نام تھا مگر یی Yi خاندان کی حکومت کے دوران یہی نام پورے کوریا کے لیے بھی

مستعمل تھا۔ لی Yi Dynasty (1392ء سے 1910ء) تک قائم رہی۔ چوسوں کا لفظ ایک چینی لفظ Chao Xian بمعنی "صبح کی تازگی" سے اخذ کردہ تھا۔ قدیم چوسوں ریاست تقریباً تیسری صدی قبل از مسیح میں شمالی کوریا میں واقع تھی۔ یہ ریاست 108 ق م میں چینی فتح تک قائم رہی۔ بعد ازاں چوسوں دور حکومت یعنی لی خاندان کی حکومت کے دوران چینی ثقافت اور نوکنفیوشسزم نے اس علاقے میں ترقی کی تھی، غیر ملکیوں کے لیے اس ریاست کے دروازے بند رہے اور کہیں جا کر 1876ء میں جاپان نے بزور طاقت کھلوائے۔ 1910ء میں کوریا کے جاپان کے ساتھ الحاق کے ساتھ ہی لی خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

چواین لائی (1898ء۔1976ء): Chouen. Lai

چین کے کمیونسٹ راہنما۔ ایک بورژوا خاندان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ین سن کے ایک مشنری اسکول میں پائی۔ 1917ء میں گریجوایشن کی اور مزید تعلیم کے لیے جاپان چلے گئے۔ جاپان ہی میں ایک پروفیسر کے زیر اثر انہیں مارکسیت کی طرف رغبت حاصل ہوئی۔ 1919ء میں چین واپس آئے۔ اس وقت چین سیاسی افراتفری کا شکار تھا۔ چواین لائی نے انقلابی تحریکوں میں حصہ لیا جس کی وجہ سے چند ماہ انہیں قید و بند کی صعوبت بھی برداشت کرنا پڑی۔ رہائی کے بعد چار سال پیرس میں گزارے پیرس ہی میں ان کی ملاقات ماؤزے تنگ سے ہوئی اور وہ عظیم انقلابی ہوچی منہ سے ملے چین واپسی پر کمیونسٹ پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ 1949ء میں جب چین میں کمیونسٹ برسر اقتدار آئے تو چواین لائی کو وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر کیا گیا۔ انہوں نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے کوریا میں جنگ بندی کے مذاکرات میں حصہ لیا۔ انہیں کی کوششوں سے 1955ء میں بنڈونگ کانفرنس منعقد ہوئی۔ تادم وفات وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہے۔ پاکستان کے بھی خواہ عالمی راہنماؤں میں سے ایک تھے انہوں نے پاکستان کی ہر شعبہ میں مدد کی تھی۔

کرسچین، ڈنمارک کے بادشاہ: Christian

کرسچین اول: (1426ء۔1481ء) یہ 1450ء سے 1481ء تک ڈنمارک کا بادشاہ بھی رہا اور اس نے سویڈن پر بھی کچھ عرصہ حکومت کی۔

کرسچین دوم: (1481ء۔1559ء) یہ 1513ء تک ڈنمارک اور ناروے کا بھی بادشاہ تھا اور 1520ء سے 1523ء تک سویڈن پر بھی اس کی حکومت تھی۔

کرسچین سوم: (1503ء۔1559ء) یہ 1534ء سے 1559ء تک ناروے کا بھی بادشاہ تھا۔

کرسچین چہارم: (1577ء۔1648ء) اس نے ناروے پر بھی 1588ء سے 1648ء تک حکومت کی تھی۔

کرسچین پنجم: (1646ء۔1649ء) ناروے کا بادشاہ 1670ء سے 1699ء تک۔

کرسچین ہفتم: (1749ء۔1808ء) ناروے پر بھی 1766ء سے 1808ء تک حکمران رہا۔

کرسچین ہشتم: (1786ء۔1846ء) اس نے ڈنمارک پر 1839ء سے 1848ء تک حکومت کی۔
کرسچین نہم: (1818ء۔1906ء) ڈنمارک پر 1863ء سے 1906ء تک حکومت کی۔
کرسچین دہم: (1870ء۔1947ء) ڈنمارک پر اس نے 1912ء سے 1947ء تک حکومت کی۔

عیسائیت: Christianity

یسوع مسیحی کی تعلیمات پر مشتمل دین و عقائد جنہیں حضرت عیسیٰ ؑ کے حواریوں (رسولوں) نے ترویج و اشاعت کے ذریعے پھیلایا۔ یہ دین اور اس کے پیروکار رومی شہنشاؤں کی طرف سے وقتاً فوقتاً تعذیب و تشدد کا شکار رہے۔ تاوقتیکہ قیصر قسطنطین اول نے اس دین سے رواداری کا اعلان کیا اور اس دین کو اختیار کیا۔

کرسمس: Christmas

25 دسمبر کو یسوع مسیح کی ولادت کا دن جو پوری مسیحی دنیا میں ایک تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ مورخین کے مطابق یہ دن یا تہوار 200ء میں منایا جانے لگا تھا۔

چولالانگ کوان (1853ء۔1910ء): Chulalongkorn

شاہ سیام (تھائی لینڈ) جس نے 1868ء سے 1910ء تک تھائی لینڈ پر راما پنجم کے لقب سے حکومت کی۔ اس نے اپنے عہد کے آغاز میں بیرونی دنیا کے سفر کیے جس کے بعد اس نے بہت سے مغربی مشیر رکھے اور ان کی مدد سے تھائی لینڈ میں بہت سی جدید اصلاحات متعارف کرائیں۔ اس نے بڑی دانائی سے مغربی استعماریت کے خلاف ایسی حکمت عملی اختیار کی جس کے ذریعے برطانیہ اور فرانس کو ایک دوسرے کے خلاف کر کے اپنے ملک تھائی لینڈ کو آزاد رکھا۔ اس نے جزیرہ نما ملائے میں کچھ علاقہ برطانیہ کے حوالے کیا اور لاؤس میں کچھ فرانس کے حوالے کیا تھا۔ اپنی سلطنت کو مضبوط بنانے کے لئے اس نے نوآبادیاتی طاقتوں کو کچھ مراعات بھی دیں۔ یہ رامہ پنجم چولالونگ کورن ہی تھا جس نے آج کے تھائی لینڈ کی سرحدیں متعین کی تھیں۔

چرچل، سر ونسٹن: (Churchill, Sir Winston Leonard)

لیونارڈ سر ونسٹن چرچل سپنسر (1874ء۔1965ء) برطانوی سیاستدان، مدبر اور سابقہ وزیر اعظم جس نے جنگ عظیم دوم کے دوران برطانیہ کی قیادت کی اور اسے جرمنی کے مقابلے میں فتح سے ہمکنار کیا۔ 1900ء میں پہلی مرتبہ رکن پارلیمنٹ منتخب ہوا۔ پہلی عالمی جنگ میں پھر برطانوی بحریہ کا ناظم اعلیٰ (1911ء۔1915ء) رہا۔ درہ دانیال کی مہم کے ناکام ہو جانے کے بعد اعتماد کھو کر اسے الگ ہونا پڑا۔ 1917ء۔1921ء سر لائیڈ جارج کی لبرل حکومت میں دوبارہ شامل کر لیا گیا۔ بعد ازاں کنزرویٹو حکومت میں وزیر مالیات سے بنا۔ پھر دوسری جنگ عظیم چھڑ جانے کے سات ماہ بعد مخلوط حکومت کا وزیر اعظم بنا۔ اپنی جدوجہد کے ذریعے برطانوی مدافعت کا نشان بن گیا۔ دوسری جنگ عظیم میں امریکہ کی شمولیت سے پہلے امریکی صدر روزویلٹ سے سمندر میں ملاقات کی۔ دوبار ریاست

ہائے متحدہ امریکہ کی کانگریس سے خطاب کیا۔ کاسابلانکا، کیوبک، قاہرہ، مالٹا، تہران اور یالٹا کانفرنسوں میں شرکت کی۔ 1945ء میں لیبر پارٹی کی کامیابی کے بعد قائد حزب اختلاف بنا۔ 1951ء میں کنزرویٹو پارٹی نے کامیابی حاصل کی تو دوبارہ وزیر اعظم بنا اور 1955ء میں سبکدوش ہوگیا۔ تاریخ، سیاست، سوانح حیات اور سرگذشت کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھیں۔ 1953ء سے اسے ادبی نوبل پرائز دیا گیا۔ اور ساتھ ہی ناٹ کے خطاب سے نوازا گیا۔ 1965ء میں وفات پائی۔

سسرو مارکس تولیس (106ق م-46ق م): Cicero, Marcus tullius

رومی فلسفی، خطیب اور سیاسی مدبر۔ 63ق م میں قنصل مقرر ہوا۔ کیٹالین کے خلاف مقدمہ چلایا اور اس کے دوران اپنی خطابت کے جوہر دکھائے۔ کلاڈیس Clodius نے اسے جلاوطن کردیا مگر پامپی نے اسے دوبارہ واپس بلالیا۔ جمہوریت پسند ہونے کی وجہ سے جولیس سیزر سے اس کا اختلاف رہا۔ فلپکس Phillppics میں اس نے انطونی پر بھی حملے کیے۔ دوسری حکومت ارباب ثلاثہ نے اسے سزائے موت دی۔ اس کے خطوط میں اس عہد کی رومی زندگی کی تصویریں ملتی ہیں اس کی فلسفیانہ تصانیف On Ends، On the Nature of Gods سے اس کی اعتدال پسندانہ رواقیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے خطبے لاطینی نثر نگاری پر اس کی غیر معمولی قدرت کا ثبوت ہیں۔ اس کی تحریر کردہ نثر بعد ازاں مغربی دنیا کی تحریروں کا معیار قرار پائی۔ اس کے تقریباً 1000 خطوط آج بھی محفوظ ہیں۔

سنسناٹس لوسیئس: Cincinnatus, Lucius Quinctius

ایک رومی مدبر اور جرنیل کا زمانہ حیات 519ق م سے 439ق م ہے۔ وہ رومی فوج کی قیادت سنبھالنے کا خواہاں تھا۔ اس کی قیادت میں رومی فوج نے بہت سی فتوحات حاصل کیں۔ بعد ازاں جرنیل کے عہدے سے مستعفی ہوکر وہ واپس اپنے کھیتوں پر لوٹ گیا۔ 458ق م میں وہ دوبارہ 16 دن کے لئے رومی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا تھا۔

سنا، لوسیئس کارنیلس (م84ق م): Cinna, Lucius, Corneluus

رومی مدبر، مقبول عام جماعت کا قائد، تو نصل (87-84ق م) جب سلا Sulla اٹلی سے چلا گیا، سنا نے مخالف سلا انتخابی مہم چلائی اور اصلاحات نافذ کیں۔ اس پر قدامت پسندوں نے اسے اقتدار سے علیحدہ کردیا۔ مگر اس نے فوج جمع کی، ماریئس کو افریقہ سے واپس بلایا اور روما پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد سلا کے حامیوں کا قتل عام کیا گیا مگر جب خانہ جنگی شروع ہوئی تو سلا بھی ایک باغی کے ہاتھوں قتل ہوگیا۔ سنا کی بیٹی کارنیلیا سے جولیس سیزر نے شادی کی تھی۔

مراعاتی بندرگاہیں: Cinque Ports

انگلستان کے جنوب مشرقی ساحل پر واقع وہ پانچ بندرگاہیں ہیسٹنگز Hastings، ڈوور Dover، سینڈوچ Sandwich، رومنی Romney اور ہیتھ Hythe جنہیں ازمنہ وسطیٰ میں روایتہً کچھ مراعات حاصل تھیں۔ یہ بندرگاہیں انگلستان کے دفاع کے لیے بہت اہم تھیں۔

سیومپی بغاوت (1378ء): Ciompi, Revolt

فلورنس اٹلی میں کپڑا بنانے والے ادنیٰ طبقے کے لوگوں کی بغاوت یہ بغاوت اس بات کی علامت تھی کہ ازمنہ وسطیٰ کے آخری حصے میں سماجی نظام تبدیل ہو رہا تھا۔ یہی بات 1381ء میں انگلستان میں رونما ہونے والی دہقانی بغاوت Peasantsrevolt میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ سیومپی بغاوت کے نتیجے میں فوری طور پر ایک سیومپی گلڈ کا وجود میں آنا تھا اور عارضی طور پر کچھ بلدیاتی اختیارات بھی انہیں تفویض کر دیے گئے تھے۔ سیومپی لاطینی میں کپڑا بننے والوں کو کہتے ہیں۔

سرکس میکسیمس: Circus Maximus

قدیم روم میں ایک فراخ اکھاڑا یا دنگل گاہ جو گھوڑوں یا رتھوں کی دوڑ کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔ اس اکھاڑے میں 250000 افراد کے بیٹھ کر یہ دوڑیں دیکھنے کی جگہ تھی۔ اس قسم کی دنگل گاؤں یا اکھاڑے اس زمانے میں ہر اہم رومی شہر میں موجود تھیں۔

شہری ریاست: City, State

ایک ایسا شہر جو سیاسی اور معاشرتی طور پر خود مختار ہو، تاریخ کے آغاز میں شہری ریاست میسوپوٹیمیا (عراق) کے علاقے میں منظم زندگی کا ایک حصہ تھی۔ اسی طرح اسیریا کی سلطنتیں بھی شہری ریاست کی ہی پیداوار تھیں۔ قدیم یونان میں شہری ریاستیں عام تھیں۔ ان میں مقدونیہ، اسپارٹا اور ایتھنز کی شہری ریاستیں ممتاز تھیں۔ اگرچہ جمہوریت کا تصور بھی انہیں ریاستوں سے ابھرا ہے۔ تاہم یہ شہری ریاستیں مکمل طور پر جمہوری نہیں تھیں، وہ ملوکیت یا عدیدیہ کی نوعیت کی تھیں۔ شہری ریاستوں کی دیگر ممتاز مثالوں میں مقدس رومی سلطنت اور تحریک احیائے علوم کے زمانے کے اٹلی کے آزاد غیر جانبدار شہروں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ ان میں وینس، فلورنس اور جینوا کی شہری ریاستیں اہم تھیں جو سیاسی اور معاشی معاملات میں خود اختیار تھیں۔

تہذیب: Civilization

لاطینی زبان میں یہ لفظ شہر City یا شہریت کے معنوں میں مستعمل ہے۔ ایسے انسانی معاشروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جہاں شہر وجود میں آ چکے ہوں۔ یاد رہے کہ تاریخ عالم میں کئی ثقافتیں تہذیب نہیں تھیں۔ انسانی

تاریخ میں 5000 یا 6000 سال پہلے زندگی گزارنے کے اجتماعی طریقے نمودار ہوئے تھے جو آبپاشی کے نظام کے وجود میں آنے کی وجہ سے تھے، آبپاشی کے نظام کے بہتر ہو جانے سے وسیع تر انسانی آبادیاں وجود میں آئیں جن کا انحصار زراعت پر تھا۔ یہی انسانی تہذیب کا آغاز ہے۔ ابتدائی انسانی تہذیب میسوپوٹیمیا میں وجود میں آئی۔ اس کے علاوہ برصغیر میں ہڑپائی، مصر میں اور چین میں بھی ابتدائی انسانی تہذیبیں ابھریں۔

شہری حقوق کی تحریک: Civil Rights Movements

تحریک شہری حقوق۔۔۔ سیاہ فام امریکی باشندوں کی ان حقوق کے لیے جدوجہد جو انہیں امریکی آئین کے مطابق بطور شہری حاصل تھے۔ 1950ء کی دہائی میں اس تحریک کو زیادہ فروغ حاصل ہوا۔ کیونکہ پہلی کوششیں مثلاً National Association for the Advancement of سیاہ فاموں کے فروغ کی قومی تنظیم۔ Coloured People (1910ء) اور قومی شہری لیگ National Urban League (1911ء) بہت زیادہ دست خرام سمجھی جانے لگی تھیں اور وہ جنوب کے سفید فاموں کے تبدیلی کے مخالف ہر رجحان کے خلاف غیر موثر ثابت ہو چکی تھیں۔ شہری حقوق کی تحریک مختلف تنظیموں کا اتحاد تھی جس میں جس میں جنوبی عیسائی راہنماؤں کی کانفرنس جس کے راہنما مارٹن لوتھر کنگ جونیئر تھے۔ نیز طالب علموں کی عدم تشدد پر مبنی تنظیمیں کمیٹی لوران کی مساوات کی کانگریس میں شامل تھی۔ اس کا طریق کار مختلف اقسام کے راست اقدام مثلاً بائی کاٹ، احتجاجی دھرنے اور جلوسوں پر مشتمل تھا۔ شدید اشتعال انگیزی کے باوجود بھی یہ لوگ عدم تشدد اور عدم تعاون کے اصولوں پر کاربند رہتے تھے اور سفید فام آزاد خیالوں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اس تحریک نے بعض کامیابیاں حاصل کیں مثلاً شہری حقوق کا ایکٹ 1964ء اور ووٹ دینے کے حق کا ایکٹ 1965ء وغیرہ مگر جلد ہی شہری حقوق سے بڑھ کر یہ زیادہ انقلابی تقاضوں کی طرف مائل ہونے کے بعد یہ تحریک اور اس کا اتحاد بکھرنے لگا تھا۔

سول سروس کا امتحان: Civil Service Examination

حکومت میں عہدے حاصل کرنے کے لیے امتحان۔ سول سروس کی اصطلاح عام طور پر کسی حکومت کے غیر فوجی عہدوں کے لیے استعمال ہوتی ہے اور حکومتی عہدوں کے لیے افراد کے انتخاب کے لیے امتحان طریقے کا سراغ 220 ق م میں تین شاہی چین میں ملتا ہے۔ 958ء میں یہ طریقہ کار کوریا میں اپنایا گیا۔ جب کہ یورپی مفکروں کو اس کا خیال اٹھارہویں صدی میں آیا تھا۔ انیسویں صدی میں اس طریق کو دیگر مغربی ممالک میں رائج کیا گیا۔

سول نافرمانی: Civil Disobedience

سول نافرمانی یا ترک موالات۔۔۔ سیاسی مقاصد کے حصول کا لائحہ عمل جس میں عدم تشدد کے طریق کار کے ذریعے حکومتی عاملوں سے مکمل غیر تعاون کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس کو زیادہ شہرت مہاتما گاندھی کے 1930ء کے موقف سے ملی جس کے ذریعے انہوں نے انڈین نیشنل کانگریس کو یہ طریق کار اپنانے پر اکسایا تھا اور عوام کے غیر

قانونی طرز عمل کے مظاہروں سے برطانوی حکومت کو غیر مستحکم بنانے کی کوشش کی تھی۔ ایسے عوامی مظاہروں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پولیس اور عدالتوں پر زیادہ بوجھ ڈالا جائے۔ حکومت سے عدم تعاون کرتے ہوئے اس زمانے میں بہت سے ہندوستانی سرکاری ملازمین نے استعفیٰ دے دیے تھے۔ 1971ء میں سابق مشرقی پاکستان میں بھی سول نافرمانی کی تحریک چلائی گئی تھی۔

دساتیر کلیرنڈن: Clarendon, Constitutions of

برطانیہ کے شاہ ہنری دوم کی عظیم کونسل کے منظور کردہ (1164ء) 16 آرٹیکل۔ انہوں نے برطانوی قانون کے فروغ میں حصہ لیا اور کلیسائی عدالتوں پر شہری عدالتوں کا دائرہ کار بڑھایا۔ تھامس اے بیکٹ نے اس کو مسترد کر دیا اور شاہ ہنری کے ساتھ اس کا جھگڑا 1170ء میں اس کے قتل پر ختم ہوا۔

ضابطہ قوانین کلیرنڈن: Clarendon Code

قائم شدہ کلیسا کو مضبوط کرنے کے لیے برطانیہ میں کیولر پارلیمنٹ (1661ء۔1665ء) کے اختیار کردہ قوانین۔ یہ تعداد میں چار تھے۔ ان کو 1673ء کے ایک ٹیسٹ ایکٹ نے موقوف کر دیا تھا۔

کلاسیکی اقتصادیات: Classical Economics

اٹھارہویں صدی کے آخر اور انیسویں صدی کے شروع میں معاشی نظریات کا فروغ جو آدم سمتھ، مالتھس اور ریکارڈو جیسے اقتصادی ماہرین نے کیا۔ ان کا خیال تھا کہ دولت میں اضافہ آزاد مقابلہ اور تقسیم کار کے رہین منت ہو۔

کلاسیکوم: Classiusm

وہ جذبہ جو یونانی و رومی تہذیب کے کارناموں سے آگاہ کرتا ہے جن میں نفاست، وضاحت اور خوبصورتی پائی جاتی ہے۔

طبقاتی کشمکش: Class Warfare

کارل مارکس کے خیال میں محنت کشوں اور آجروں (سرمایہ داروں) کے درمیان ناگزیر مخالفت۔ محنت کش ذرائع پیدائش کو فعال بناتے ہیں۔ جب کہ سرمایہ داروں کی تحویل میں یہ ذرائع ہوتے ہیں۔ یہ مخالفت اس لیے ناگزیر ہے کیونکہ سرمایہ داروں کا رویہ ہمیشہ سے محنت کشوں کا استحصال رہا ہے۔ کارل مارکس کے خیال میں تاریخ اسی طبقاتی کشمکش سے عبارت ہے۔

کلاڈیس اول (10ق م۔54ء): Claudius I

رومی شہنشاہ جس نے 4 عیسوی سے 54 عیسوی تک رومی سلطنت پر حکومت کی تھی۔ ٹائبریس کا بھتیجا تھا۔ جب کیلی گولا قتل ہوا تو فوجیوں نے کلاڈیس کو ایک پردے کے پیچھے سے چھپا ہوا نکالا تھا اور تخت نشین کر دیا تھا۔ اس

شہنشاہ کا عہد سلطنت استحکام اور تجدید کا دور تھا۔ یہ برطانیہ بھی آیا تھا۔ اور اس نے برطانیہ کو ایک صوبہ بنا دیا تھا۔ اس کی چوتھی بیوی اور بھتیجی اگرپینا نے اپنے بیٹے نیرو کو اس کا ولی عہد نامزد کرنے کی ترغیب دی تھی۔ اس کا ایک اور کارنامہ بہترین حکمرانی تھا۔

Clearchus

کلیرکس (401ق م):

اسپارٹا کا ایک فوجی افسر جو 401 ق م میں فوت ہوا۔ وہ بازنطیئم کا گورنر تھا۔ اس کی موت سفاکانہ قتل کے ذریعے واقع ہوئی تھی۔

Cleisthenes

کلیس تھینیز (570ق م۔507ق م):

قدیم یونان میں جمہوریت کا بانی پیسترانوس Peisistratus اور ہپیاس Hippias کی خودسری حکومت کے بعد یونان میں خانہ جنگی پھوٹ پڑی طبقہ اشرافیہ نے کوشش کی کہ امراء کی حکومت دوبارہ قائم ہو جائے مگر کلیس تھینز نے اشرافیہ کے اس منصوبے کی مخالفت کی۔ اس کے لیے حمایت حاصل کرنے کے لیے وہ ایتھنز کے عوام کے پاس گیا جو ڈیمو Demos کہلاتے تھے۔ 508ق م میں کلیس تھینز نے ایتھنز کے تمام بالغ مردوں کی ایک اسمبلی قائم کی جو ایتھنز کے معاملات حکومت چلاتی تھی اور قانونی سازی بھی کرتی تھی۔ اس طرح ایتھنز دنیا کی پہلی جمہوریہ بن گیا۔

Clementvii

کلیمنٹ ہفتم (1478ء۔1534ء):

رومن کیتھولک پوپ (1523ء۔1534ء) جو اصلاح کلیسا کی تحریک کے دوران پاپائے روم کے منصب پر فائز تھا۔ اس نے فرانس کے بادشاہ فرانسس اول سے اتحاد قائم کر کے رومن مقدس سلطنت کے شہنشاہ چارلس پنجم کو ناراض کر دیا جس کے بعد چارلس کی شاہی افواج نے رومہ پر حملہ کر کے اسے تاراج کیا (1527ء) اور عارضی طور پر پوپ کلیمنٹ ہفتم کو نظر بند کر دیا۔ کلیمنٹ ہفتم نے ہی برطانیہ کے بادشاہ ہنری ہشتم کو کیتھرائن آف آراکان، اس کی ملکہ کو طلاق دینے کی اجازت نہیں دی تھی جس کی وجہ سے چرچ انگلستان وجود میں آ گیا تھا اور انگلستان نے پوپ کی سیادت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور انگلستان میں تحریک اصلاح کلیسا، کا آغاز ہو گیا تھا۔

Cleopatra Vii

قلوپطرہ ہفتم (69ق م۔30ق م):

مصر کی آخری بطلیموس خاندان کی ملکہ۔ وہ شاہ بطلیموس یازدہم کی بیٹی اور خاندانی رواج کے مطابق اپنے بھائی بطلیموس دوازدہم کی بیوی تھی۔ بھائی نے اسے حکومت سے خارج کر دیا۔ رومی جنرل جولیئس سیزر کی حمایت و مدد سے دوبارہ ملکہ بنی۔ اس کا شوہر + بھائی اچانک دریائے نیل میں ڈوب کر مر گیا جس کے بعد اس کی شادی بطلیموس سیزدہم یعنی اس سے چھوٹے بھائی سے ہو گئی۔ جولیئس سیزر کی داشتہ تھی اس کے بطن سے جولیئس سیزر کا ایک بیٹا سیرین (بطلیموس چہاردہم) پیدا ہوا تھا۔ سیزر کی موت کے بعد جب انطونی ارباب ثلاثہ میں شامل ہوا تو قلوپطرہ سے

اس کی راہ ورسم پیدا ہوگئی۔ جب اوکٹیوین اور انطونی میں جنگ چھڑی تو قلوپطرہ نے انطونی کا ساتھ دیا۔ ایکشیم کے مقام پر اس جنگ میں انطونی کو شکست ہوئی۔ جس کے بعد قلوپطرہ نے خودکشی، ایک زہریلے سانپ سے ڈسوا کر کرلی۔ شیکسپیئر کے تاریخی ڈرامے انطونی اور قلوپطرہ میں اس کے عہد آخر کے واقعات پیش کئے گئے ہیں۔ جب کہ جی بی شاہ کے ڈرامے ''سیزر اور قلوپطرہ'' میں اس کے ابتدائی حالات بیان کئے گئے ہیں۔

موسمیاتی تبدیلیاں: Climatic Changes

سائنسی طور پر کرۂ ارض کے موسم اور درجہ حرارت میں نوٹ کی گئی تبدیلیاں۔ کرۂ ارض کے موسم زمین کی گردش سے پیدا ہونے والے ماہ وسال کے تابع ہیں۔ کچھ موسمیاتی تبدیلیاں کئی ہزار سال کے بعد وجود میں آتی ہیں دیگر کچھ تبدیلیاں صرف کئی سو سال میں۔ ان تبدیلیوں کا انسانی تاریخ پر بڑا برا اثر مرتب ہوا ہے۔ ان موسمیاتی تبدیلیوں کی ایک مثال 6000 سال پہلے بارشوں میں ہونے والی کمی تھی جس کے نتیجے میں صحارا جیسے ریگستان وسیع تر ہوتے چلے گئے۔ موسمیاتی تبدیلیوں سے کرۂ ارض پر کئی تہذیبیں اور ریاستیں عروج وزوال کا شکار ہوئیں۔

رابرٹ کلائیو (1725ء-1774ء): Clive, Robert

برطانوی سپاہی اور مدبر 1743ء میں محرر کی حیثیت سے ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازم ہوا۔ 1744ء میں کمپنی کی فوجی ملازمت کرلی۔ 1748ء میں ہندوستان میں بمقام پانڈی چری فرانسیسیوں پر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ترچناپلی کو دشمنوں سے خالی کرانے کے بعد مٹھی بھر فوج کے ساتھ کرناٹک کے دارالحکومت ارکاٹ پر قبضہ کرلیا اور سخت مشکلات کے باوجود اسے برقرار رکھا۔ اس عسکری مہم نے اسے بڑی شہرت دی۔ 1756ء میں مدراس کے قریب فورٹ سینٹ ڈیوڈ کا گورنر مقرر ہوا تو سراج الدولہ نے جو حاکم بنگال واڑیسہ تھا۔ فرانسیسیوں کی پشت پناہی پر انگریزوں سے کلکتہ واپس لے لیا۔ رابرٹ کلائیو نے 1757ء میں میر جعفر اور دوسرے غداروں سے ساز باز کر کے جنگ پلاسی جیتی اور نواب سراج الدولہ کی جگہ میر جعفر کو نواب بنایا۔ [illegible] رقمیں وصول کیں۔ 1760ء میں انگلستان واپس چلا گیا۔ 1762ء میں اسے بیرن کلائیو آف پلاسی کا خطاب ملا۔ ہندوستان میں بدامنی اور بدعنوانیوں نے سر اٹھایا تو 1765ء میں کلائیو کو بنگال کا گورنر بنا کر بھیجا گیا۔ اس نے بہار اور اڑیسہ کو برطانوی اقتدار میں لے لیا اور فرانسیسی طاقت کو ہندوستان سے ختم کردیا۔ 1767ء میں ایک بار پھر انگلستان واپس چلا گیا۔ اس پر انگلستان میں گراں بہا تحائف بطور رشوت قبول کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا لیکن عدالت نے اسے بری کردیا۔ خرابی صحت سے تنگ آکر 1774ء میں خودکشی کرلی۔

میگھادوتہ: Cloud Messenger

چوتھی صدی عیسوی کے ایک ہندوستانی ادیب کالی داس کا ایک شاہکار یہ نظم آج بھی سنسکرت ادب کے شاہکاروں میں سے ایک تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ نظم ایک ہزار سے زاید اشعار پر مبنی ہے۔ یہ ایک جلاوطن شخص کا رومانی

قصہ ہے جو اپنی بیوی کو اپنے وطن میں ایک بادل کے ذریعے اپنا پیغام بھجواتا ہے جسے وہ یاد کرتا ہے۔ یہ سنسکرت ادب

Clovis I

کی مقبول عام نظموں میں سے ایک ہے۔

کلووس اول (466ء۔511ء):

میرو نجن Merovingian سلطنت کا پہلا مسیحی فرمانروا جس نے فرانکوں پر حکومت کی۔ کلووس نے فرانس کو ایک شاندار جرمانی سلطنت میں تبدیل کر دیا جس نے زوال پذیر مغربی رومن سلطنت کی جگہ لے لی۔ اس نے مسیحیت اختیار کر لی اور وہ یکتوک گیل کا مربی بن گیا۔ میروونجین سلطنت اگلے دو سو سال تک قائم رہی اور پھر اس کا وارث کیرولنگی سلطنت میں تبدیل ہو گئی تھی۔

Cluniac

کلیونیاک:

مشرقی فرانس میں کلی Cluny کے مقام پر 910ء میں قائم کی گئی ایک مذہبی تنظیم جس نے عبادت کے طور طریقوں پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ مغربی دنیائے مسیحیت میں اس تنظیم کا زور بارہویں صدی تک رہا۔ اس تنظیم کو انقلاب فرانس کے زمانے میں دبایا گیا۔ گیارہویں صدی میں تعمیر کی گئی ایک خانقاہ اٹھارہویں صدی میں انقلاب فرانس کے دوران تباہ کی گئی۔ اس طرح کلیونیاک کی آخری نشانی بھی مٹا دی گئی۔

Code of Justinian. See corpus Juris Civilis

Colbert, Jean- Baptiste (1619ء۔1683ء):

کولبرٹ جین بپٹسٹ (1619ء۔1683ء):

ایک فرانسیسی وزیر اور مالیات کا منتظم۔ وہ فرانسیسی بادشاہ لوئی چہاردہم کا وزیر اعلیٰ تھا۔ اس نے فرانس میں بہت سی اقتصادی اور انتظامی اصلاحات متعارف کرائیں اور فرانس کو اس وقت کی بڑی یورپی طاقتوں میں سے ایک بنا دیا۔ اسی وجہ سے شاہ لوئی چہاردہم فرانس کا مطلق العنان بادشاہ بن گیا۔ تاہم لوئی چہاردہم نے جو جنگیں لڑیں ان سے شاہی خزانہ خالی ہو گیا۔ اور کولبرٹ نے اپنی زندگی کے آخری سال مایوسی میں گزارے۔

Cold War

سرد جنگ:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور سوویت یونین اور ان دونوں کے اتحادیوں میں ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے کے لیے مسابقت جو عموماً سرد جنگ کہلاتی ہے۔ سرد جنگ میں باقاعدہ لڑائی سے ہٹ کر باقی تمام اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کیے جاتے رہے جس سے حریف ملک کو نیچا دکھایا جا سکے اور اس میں احساس کمتری اور احساس شکست پیدا کیا جا سکے۔ اس کو اعصابی جنگ بھی کہتے ہیں سوویت یونین اور اینگلو امریکی بلاک میں دوسری عالمگیر جنگ کے فوراً بعد شروع ہونے والی سرد جنگ 1991ء تک جاری رہی جب تک سوویت یونین کے حصے بخرے نہ ہو گئے۔ جنوری 1991ء میں 22 ممالک نے باہمی مذاکرات کر کے سرد جنگ کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ معاہدے کی شرائط کے ساتھ روس کی افواج کی اپنی سرحدوں میں واپسی کو بھی قانونی شکل دی گئی۔

ضابطہ قوانین نپولین: Code of Napolean

فرانسیسی نجی باقاعدہ قانون جس کی تدوین نپولین بوناپارٹ کی فرمائش پر کی گئی۔ یہ مجموعہ لاطینی اقوام میں بہت مقبول ہوا۔

ضابطہ قوانین حمورابی: Code of Hammurabi

قدیم بابل کی عظمت کا بانی شاہ حمورابی (1792 ق م۔1750 ق م) اس کا ضابطہ قوانین دنیا کی قدیم ترین دستاویزوں میں سے ایک اہم ترین دستاویز ہے۔ یہ ضابطہ قوانین جس لوح پر درج ہے اسے ایک فرانسیسی ماہر آثار قدیمہ نے 1901ء میں دریافت کیا تھا۔ آج کل یہ پیرس کے عجائب گھر میں محفوظ ہے اس ضابطہ قوانین میں عدالت، کھیتی باڑی، آبپاشی، جہاز رانی، غلاموں کی خرید وفروخت، آقا اور غلام کے تعلقات، شادی بیاہ، وراثت، ڈاکہ اور چوری کے متعلق قانون کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ حمورابی کا ضابطہ قوانین دنیا کا سب سے قدیم ضابطہ ہے۔ حمورابی اپنی فتوحات کی بجائے اپنے اس ضابطہ قوانین کی وجہ سے تاریخ عالم میں زیادہ مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ضوابط اسی سے ماخوذ ہیں۔

کولوسیئم: Colosseum

روما میں تعمیر کردہ ایک تماشا گاہ جو خاندان فلیولیئس سے منسوب تھی یہ 72 سے 80 عیسوی میں تعمیر کی گئی۔ اس میں 50 ہزار تماشائیوں کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ روما کے قدیم موجودہ آثار میں سب سے زیادہ پرشکوہ، چار منزلہ عمارت جو بیضوی شکل کی ہے۔ اس اکھاڑے میں تیغ زنوں کے مقابلے، اور مصنوعی بحری جنگیں اور انسان اور درندوں کے درمیان مقابلے منعقد کیے جاتے تھے۔

کولمبا آف آیونا، سینٹ (597ء): Columba of Iona

آئرش کلیسا کی جماعت کا ایک رکن۔ اس نے آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ میں خانقاہیں تعمیر کرائیں۔ جن میں سب سے زیادہ مشہور آیونا، جزیرہ میں 563ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ سینٹ کولمبا 563ء میں اپنے ساتھیوں سمیت آیونا گیا اور بعد ازاں شمالی اسکاٹ لینڈ کے باشندوں میں مسیحیت کی تبلیغ کی۔ وفات کے بعد سینٹ پیٹرک اور سینٹ بریجٹ کے ساتھ ڈارن پیٹرک میں دفن ہوا۔

کولمبو منصوبہ: Colombo Plan

دولت مشترکہ کے ممالک کے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس جو یکم جولائی 1951ء کو جنوبی وجنوب مشرقی ایشیا کے باشندوں کی معاشی پسماندگی کی اصلاح کے لیے کولمبو میں منعقد ہوئی۔ اس میں پاکستان، بھارت، سری لنکا، برما، ملائشیا، سنگاپور، بورنیو، نیوزی لینڈ، تھائی لینڈ، نیپال، انڈونیشیا، کمبوڈیا، لاؤس اور جاپان کے نمائندوں نے

شرکت کی۔ دیگر ارکان میں افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، برطانیہ، کینیڈا، ایران اور جنوبی کوریا وغیرہ شامل تھے۔ کئی 1960ء میں اس منصوبے کے تحت ترقیاتی منصوبوں کا آغاز ہوا۔ اس کے علاوہ ایک دوسالہ ترجیحی پروگرام بھی شروع ہوا۔ پاکستان کو اس منصوبے سے زراعت نقل وحمل کے علاوہ انٹرنیشنل ایئر لائنز کے سلسلے میں خصوصی امداد ملی۔

Columbus, Christopher :کولمبس، کرسٹوفر (1451ء-1506ء)

براعظم امریکہ کا دریافت کنندہ، جینوا، اٹلی میں پیدا ہوا۔ ابتدا میں ایک تجارتی جہاز پر ملازم ہوگیا۔ بحری جہاز پر ملازمت کے دوران اس کے علم میں آیا کہ زمین گول ہے۔ اور اگر کوئی شخص مغرب کی سمت میں سیدھا سفر کرے تب بھی وہ بالضرور مشرق میں پہنچ جائے گا۔ اقوام مغرب اس زمانے میں ہندوستان کے لیے ایک ایسا نیا راستہ دریافت کرنا چاہتی تھیں جو عربوں اور مسلمانوں کی دسترس سے باہر ہو۔ کولمبس کو بھی ہندوستان کے لیے نیا راستہ دریافت کرنے کی آرزو تھی۔ اس مقصد کے لیے اس نے شاہ پرتگال سے مدد چاہی لیکن اس نے انکار کردیا۔ جس کے بعد کولمبس اسپین کے بادشاہ فرڈیننڈ پنجم اور ملکہ ازابیلا کے دربار میں حاضر ہوا انہوں نے اس کی مدد کی اور یوں وہ 13 اگست 1492ء کو تین چھوٹے جہازوں کا بیڑا لے کر مغرب کی سمت میں ہندوستان کے لیے نیا راستہ دریافت کرنے نکلا لیکن بحر اوقیانوس کو عبور کر کے براعظم امریکہ جا پہنچا۔ وہ اپنی وفات تک اس نئی دنیا کو ہندوستان کا حصہ ہی سمجھتا رہا۔ اس نے براعظم امریکہ کے چار اکتشافی سفر کیے اسے امریکہ کے نو دریافت شدہ علاقوں کا گورنر جنرل بھی بنادیا گیا۔ مگر بعد ازاں محض اس شک پر کہ وہ ریڈ انڈینوں سے مل گیا ہے۔ گرفتار کر کے واپس امریکہ سے اسپین لایا گیا اگرچہ رہا کر دیا گیا مگر کسمپرسی کی حالت میں مرا۔

Communism کمیونزم:

شوشلسٹ نظام معاشرہ کی سب سے ترقی یافتہ شکل جس میں دولت کی مقدار اتنی بڑھ جائے گی کہ معاشرہ لوگوں کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے پر قادر ہوگا۔ اس نظام کے تحت ریاست کا کام لوگوں پر حکومت کرنا نہیں بلکہ پیداوار کی تنظیم تھی۔ اگرچہ کمیونزم کا سراغ افلاطون کی تصنیف ''ری پبلک'' میں اور یہاں تک کہ ''انجیل مقدس'' میں بھی ملتا ہے۔ لیکن اس فلسفہ کا اصل بانی کارل مارکس تھا۔ کمیونزم کی بہترین تشریح اس کی تصانیف ''سرمایہ'' اور کمیونسٹ منشور میں ملتی ہے۔ کمیونزم کے بنیادی اصول یہ ہیں۔

(۱): انسانیت کی فلاح وترقی کا دارومدار معاشی قوتوں پر ہے۔

(۲): تاریخ کے اس دستور کو ختم کر دینا چاہیے کہ حکمران ہمیشہ دولت مند طبقہ ہو اور محکوم ہمیشہ غربت اور محنت کش طبقہ۔

(۳): طبقاتی کشمکش کو ختم کر کے مزدوروں کو حاکمیت کا اختیار دلوانا چاہیے۔ وغیرہ۔

مگر گذشتہ دور میں روس اور دیگر ممالک میں کمیونزم کے نفاذ کے تمام تجربات ناکام رہے اور روس کے ٹوٹنے سے اس نظریہ کو سخت دھچکا پہنچا ہے۔

کمیونسٹ مینی فسٹو: Communist Manifesto

وہ کمیونسٹ منشور جسے 1847ء میں کارل مارکس اور اس کے دوست فریڈرک اینگلز نے بین الاقوامی اشتمالی جماعت، انٹرنیشنل کمیونسٹس کے لیے برسلز کے مقام پر تحریری شکل دی۔ جن اصولوں پر کمیونزم اور مارکسیت کی بنیاد اس منشور میں ان اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

کارل مارکس اور فریڈرک اینگلز کا یہ منشور تاریخ عالم کی اس طبقاتی کش مکش کا آئینہ دار ہے جس کے متحارب فریق بورژوا یعنی سرمایہ دار اور پرولتاری یعنی محنت کش ہیں۔ اس منشور میں بتایا گیا ہے کہ آخری فتح پرولتاری کی ہوگی اور یہ کہ پرولتاری کامیابی کے بعد اپنے آپ کو کسی حکومتی طبقے میں منتقل نہیں کریں گے۔ یہ منشور اس فقرے پر ختم ہوتا ہے کہ دنیا کے مزدور متحد ہو جاؤ!۔

کمیونسٹ پارٹی: Communist Party

روس کے علاوہ امریکہ اور دنیا کے تمام غیر کمیونسٹ ممالک میں بھی اس پارٹی کی شاخیں موجود ہیں۔ امریکہ میں اس کا قیام 1919ء میں ہوا کہ اس پارٹی کا بنیادی مقصد سرمایہ دارانہ نظام حکومت کا خاتمہ اور مزدور راج کا قیام تھا۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک پارٹی لیبی) اور شاندار منزلیں طے کرتی ہوئی ایک بلند مرتبہ پر جا پہنچی اس کی ابتدا 1880ء میں چھوٹے چھوٹے مارکسی حلقوں سے ہوتی تھی۔ اسی طرح کمیونسٹ پارٹی نے چین میں بھی ماؤزے تنگ کی سیادت میں بے مثال کامیابی حاصل کی تھی۔

کمیون آف پیرس: Commune of Paris

فرانس اور پروشیا کی لڑائی کے اختتام پر مارچ، مئی 1871ء میں پیرس میں قائم کی گئی حکومت جو ورسائی میں ایڈولف تھیئرز کی مخالفت میں قائم کی گئی تھی اور کمیونسٹ حکومت کی ایک ابتدائی شکل تھی۔

کامن ویلتھ، برطانوی: Common Wealth

ایسے تمام ممالک جو کبھی برطانیہ کے ماتحت تھے اور اب خود مختار حیثیت کے مالک ہیں۔ انہوں نے باہمی ایک انجمن قائم کر رکھی ہے۔ ان کے باہمی تعلقات میں 1931ء کے ویسٹ منسٹر کے قانون کا بڑا دخل ہے۔ اس کا ایک دیباچہ ہے اور بارہ دفعات ہیں۔ دیباچے کی رو سے تاج برطانیہ دولت مشترکہ کے تمام اراکین ممالک کی وحدت کا نشان ہے۔

کمینوس: Comneus

بازنطینی شہنشاؤں کا ایک خاندان۔ اس خاندان کے شہنشاؤں نے 1057ء سے 1059ء اور 1081ء

سے 1185ء تک قسطنطنیہ پر حکومت کی تھی۔

Company, The Dutch East India کمپنی، ڈچ ایسٹ انڈیا:

ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کا مکمل نام یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی آف نیدرلینڈ تھا۔ یہ کمپنی 1602ء میں قائم کی گئی تھی۔ اس کے مالی وسائل بہت وسیع تھے اور اسے ڈچ حکومت کی مکمل پشت پناہی حاصل تھی۔ یہ کمپنی 1602ء سے 1798ء تک قائم رہی۔ اس کے مقاصد اسپین کے خلاف جنگ آزادی کی مدد کرنا اور تجارت کو فروغ دینا تھا۔ اس کمپنی نے انڈونیشیا، ملایا اور سیلون سے انگریزوں کو مار بھگایا تھا۔ گرم مصالحہ کی پیداوار کے جزائر کی تجارت پر اجارہ داری حاصل کی بندرگاہ اور شہر قائم کیا تھا۔ اس کے مقبوضات ولندیزی سامراجی سلطنت کا حصہ بنے تھے۔ تاہم یہ کمپنی ہندوستان میں انگریزوں کے مقابلے میں نہ جم سکی اور 1759ء میں بدرا کی لڑائی میں اسے مکمل شکست ہوئی۔

Company, East India کمپنی ایسٹ انڈیا:

اس کا مکمل نام برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی تھا۔ یہ 1600ء سے 1858ء تک قائم رہی۔ اسے برطانیہ کی ملکہ الزبتھ اول کے حکم پر قائم کیا گیا تھا۔ اسے مشرقی کرۂ میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً اجارہ داری حاصل تھی۔ پھر جلد ہی اس کی تجارت ہندوستان تک محدود ہوگئی۔ یہ کمپنی زیادہ تر کپڑے کی برآمد کرتی تھی۔ 1698ء میں اسے توڑ دیا گیا اور 1708ء میں یہ دوبارہ قائم کی گئی۔ اس کے مقاصد صرف تاجرانہ نہیں تھے بلکہ یہ سامراجیت کی آلہ کار تھی اس نے لارڈ کلائیو کی قیادت میں ہندوستان میں فرانسیسیوں پر فتوحات حاصل کیں اور ممتاز حیثیت حاصل کرلی۔ اس نے ہندوستان کے حالات سے فائدہ اٹھا کر یہاں مختلف علاقوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ وارن ہسٹینگز، ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقبوضات کا پہلا گورنر جنرل تھا۔ 1833ء میں اس کی سرگرمیوں کی نوعیت انتظامی ہوگئی۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمان حکمرانوں کی ناکامی کے بعد ہندوستان کو براہ راست تاج برطانیہ کی تحویل میں دے دیا گیا۔ اور کمپنی کو توڑ دیا گیا۔

Company, The French East India: فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی

یہ کمپنی فرانسیسی وزیر کولبرٹ کے ایما پر 1664ء میں قائم کی گئی تھی اسے شاہ فرانس، لوئی چہاردہم نے ہندوستان میں اپنی ہم پلہ برطانوی کمپنی کی تجارت کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی نے بھی ہندوستان کے حالات سے فائدہ اٹھا کر یہاں کے کئی علاقوں پر قبضہ کرلیا تھا یہ مدراس اور کلکتہ میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کی رقیب تھی، لیکن انگریزوں کی شاطرانہ کاروائیوں سے اس کی تجارت آہستہ آہستہ خسارے کا شکار ہوتی چلی گئی۔ اور انگریزوں نے کئی ایک لڑائیوں میں اسے شکست دی۔ 1763ء میں معاہدہ پیرس کے بعد یہ کمپنی ہندوستان میں سیاسی طاقت کے طور پر ختم ہوگئی اور پانڈی چری، چندن آنگور اور کاری کل میں اس کے مراکز خالص تجارت کے لیے رہ گئے۔

قطب نما: Compass

جہاز رانی میں سمت دریافت کرنے کا آلہ۔ بحری قطب نما Mariner Compass ایک آزادانہ معلق مقناطیسی سوئی Magnetic Needal پر مشتمل ہوتا ہے جو کرۂ ارض کے مقناطیسی میدان میں شمالی اور جنوبی سمت ظاہر کرتی ہے۔ قطب نما کی سمت بلندی سے مراد ہے کہ شمال سے شروع کر کے 32 نقطوں کے نام ترتیب دیے جائیں۔ مثلاً ثم بہ ثم N,N,by E وغیرہ۔

گردش نمائی قطب نما میں گردش نمائی مقوم بھی ہوتا ہے۔ یہ ہوائی جہازوں میں بھی مستعمل ہے۔ سطح زمین کے کسی مقام پر مقناطیسی قطب شمالی اور جغرافیائی قطب شمالی کی سمت کا زاویاتی درجوں میں باہم فرق میل کے نام سے موسوم ہے۔ قطب نما کی ایجاد کا سہرا قدیم چینیوں کے سر بندھتا ہے۔ بعدازاں اسے عرب جہاز رانوں نے ترقی دی تھی۔

کمپراڈور: Comprador

یہ اصلاح ان چینی تاجروں کے لیے استعمال کی جاتی ہے جنہوں نے مغربی تاجروں کے ساتھ مل کر انیسویں اور بیسویں صدی کے ابتدائی حصے تک کام کیا۔ کمپراڈور پرتگیزی زبان کے لفظ To Buy سے اخذ کیا گیا ہے۔ کمپراڈورز نے چین کی اقتصادیات کو بین الاقوامی بنانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا مگر چینی کمیونسٹوں اور قوم پرستوں دونوں نے ان تاجروں کو یورپ کی سامراجیت کا آلہ کار قرار دیا تھا۔ دنیا آج بھی اس کو چینیوں کی غلط تفہیم قرار دیتی ہے۔ جدید زمانے اقتصادی مورخ اس انسانی اصطلاح کو "دوکان داری یا بازار" سے متعلقہ لوگوں کے مفہوم میں استعمال کرتے ہیں۔

جنگ کنکارڈ (19، اپریل 1775ء): Concard, Battle of

یہ امریکی جنگ آزادی کی پہلی جنگ تھی جو لیکسنگٹن Lexington میں لڑی گئی۔ برطانوی حکومت نے ایک انگریز جنرل گیج کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ امریکی ریاستوں میں جبری قوانین کو طاقت کے زور سے نافذ کرے۔ ادھر ایسی اطلاعات بھی برابر مل رہی تھیں کہ میساچوسٹس کے محبت وطن امریکی بوسٹن سے 32 کلومیٹر دور کنکارڈ شہر میں گولہ بارود اور فوجی نوعیت کا ساز و سامان اکٹھا کر رہے تھے۔ 18 اپریل کی رات کو برطانوی جنرل نے فوج کا ایک مضبوط دستہ امریکیوں کے گولہ بارود کے ذخیرے پر قبضہ کرنے کے لیے کنکارڈ بھیجا اور ساتھ ہی سیموئیل ایڈمز اور جان ہنس کاک کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا۔ ان دونوں امریکی راہنماؤں کے بارے میں انگلستان بھیجنے کا حکم آیا تھا تاکہ وہاں ان پر مقدمہ بغاوت چلایا جائے۔ مگر دو مخبروں نے انگریز جنرل کی اس عسکری مہم کا راز افشا کر کے امریکی محب وطنوں کو ہوشیار کر دیا۔ جب رات بھر پیدل سفر کر کے یہ برطانوی فوجی دستہ لیکسنگٹن کے قریب پہنچا تو اس کا ٹکراؤ مسلح آبادکاروں سے ہو گیا اور گولیوں کا تبادلہ ہونے لگا۔ امریکی گھاس پر اپنے آٹھ آدمیوں کی لاشیں چھوڑ کر منتشر ہو گئے

اور یوں امریکی انقلاب آزادی کے لیے پہلا خونی نذرانہ پیش کر گئے۔ برطانوی دستہ فائرنگ کرتا ہوا کنکارڈ کے پل تک پہنچ گیا جہاں اس پر امریکی جنگ آزما کسانوں نے فائرنگ شروع کر دی اور برطانوی فوجیوں کو اپنے نشانے کی زد میں لے لیا۔ جب یہ برطانوی دستہ واپس پہنچا تو اس کا جانی نقصان آبادکاروں سے تین گنا ہو چکا تھا۔ یوں جنگ کنکارڈ امریکیوں کی فتح میں تبدیل ہو گئی۔

کنفیڈریٹ امریکی ریاستیں: Confederate-State of America

وہ گیارہ ریاستیں جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے امریکی خانہ جنگی سے پہلے اور اس کے دوران علیحدہ ہو گئیں تھیں۔ علیحدہ ہونے والے ان ریاستوں کا اس بات پر یقین تھا کہ وہ یونین سے علیحدہ ہو کر ہی اپنی آزادی کا تحفظ کر سکتیں تھیں۔ علیحدگی کا یہ عمل چھ ریاستوں، جنوبی کیرولینا، مسسپی، فلوریڈا، الباما، جارجیا اور لوزیانا کے 20 دسمبر 1860ء کو یونین سے علیحدگی کے اعلان کے ساتھ شروع ہوا اور یکم فروری 1861ء کو ان ریاستوں نے اپنی خود اختیارانہ حکومت تشکیل دی۔ ان کے بعد ٹیکساس، ورجینیا، آرکساس، ٹینیسے اور شمالی کیرولینا نے بھی یونین سے علیحدگی کر لی اور ایک کنفیڈریٹ قائم کر لیا۔ اس کنفیڈریسی کا صدر جیفرسن ڈیوس آف مسسپی تھا۔ جس کا نائب صدر الیگزینڈر اچ اسٹیفنز آف جارجیا تھا۔ امریکی ریاستوں کا یہ کنفیڈریٹ 1865ء تک قائم رہا۔

کنفیوشیزم: Confucianism

یہ چین کے دو مذاہب تاؤازم اور کنفیوشس ازم میں سے ایک ہے اس مذہب کے پانچ صحائف ہیں۔

(۱) شوکنگ یا کتاب تاریخی دستاویزات۔

(۲) شی کنگ یا قدیم نظمیں۔

(۳) لی کی liki یا قدیم رسومات کی کتاب۔

(۴) ژی کنگ Yiking یا کتاب انقلابات۔

(۵) جون کنگ یا خزاں اور بہار کی تاریخ۔

یہ صوبہ لو Lu صوبوں کے 732 سے 481 ق م تک کے واقعات، حادثات اور حالات کی تاریخ ہے۔ ان صحائف سے چینیوں نے کائنات، سیاسی حکومت معاشرتی اداروں اور انفرادی تعلقات کے بارے میں اخذ کیا۔ اس مذہب کے بانی کنفیوشس نے باہمی مراعات اور ہمدردی کی پانچ بنیادی باتوں پر زور دیا ہے۔ یعنی بادشاہ اور رعایا، باپ اور بیٹا، بڑا بھائی اور چھوٹا بھائی، میاں بیوی اور دوست، دوستی۔ چنانچہ 1912ء تک بادشاہ، رعایا کے باپ کی حیثیت رکھتا تھا۔

کنفیوشس (551ق م-479ق م): Confucius

ایک چینی فلسفی اور کنفیوشس ازم کا بانی۔ ریاست شان تونگ کے ایک کسان گھرانے میں پیدا ہوا۔ تیں سال

تک وہ چینی رسم و رواج، رہن سہن اور معاشرت کا مطالعہ کرتا رہا۔ چوبیس سال کی عمر میں ریاست لوگ کا وزیر قانون مقرر ہوا اور پھر وزیر اعلیٰ بنا۔ اس نے اپنے اخلاقی درسوں سے رعایا کے کردار و عمل میں اخلاقیات پیدا کی۔ بعد ازاں ریاست کا رقبہ اور اس کے بیٹے کنفیوشس کی صاف گوئی اور انصاف پسندی سے خائف ہو گئے اور اسے ریاست سے نکال دیا۔ تیس سال تک اس نے جلاوطنی میں چین کی مختلف ریاستوں کی سیاحت کی اور لوگوں کو اخلاقیات کا درس دیا۔ ان درسوں میں کنفیوشس نے میانہ روی اختیار کرنے پر زور دیا۔ اس کی تعلیمات کا تعلق زیادہ تر عملی زندگی سے ہے۔ اس کا نقطہ نظر یہ تھا کہ انسان مرکز کائنات ہے اور اس کی ذات میں اعلیٰ کردار کے جوہر پوشیدہ ہیں وہ اپنی توجہ سے یہ جوہر دریافت کر سکتا ہے۔

کانگو: Congo

مغربی وسطی افریقہ کی ایک سوشلسٹ (عوامی) جمہوریہ۔ اس کے شمال میں کیمرون اور جمہوریہ وسطی افریقہ، مشرق اور جنوب میں زائرے جنوب مغرب میں انگولا اور بحر اوقیانوس واقع ہیں۔ اس ملک کا بیشتر علاقہ نشیبی ہے اور تقریباً آدھے رقبے پر گھنے جنگل واقع ہیں 1482ء میں یہاں پہلا پرتگیز مہم جو دیگو کاؤ اس وارد ہوا تھا۔ اس وقت یہاں بنتو قبائل کی دو سلطنتیں قائم تھیں۔ بعد ازاں اس علاقہ پر فرانسیسی قابض ہو گئے اور کہیں 1958ء میں اسے داخلی خود مختاری ملی تھی۔

کانگو بحران (1960ء۔1965ء): Cango Crisis

1960ء میں بیلجیئم سے آزادی حاصل کرنے کے بعد جمہوریہ کانگو میں رونما ہونے والا سیاسی اور اقتصادی بحران۔

1885ء میں کانگو کو بیلجیئم کے زیر انتداب علاقہ قرار دیا گیا تھا اور 1908ء میں اس کا نام بھی بیلجیئن کانگو رکھا گیا تھا۔ پھر جنگ عظیم دوم کے بعد جب افریقیائی ممالک میں آزادی کی تحریک پسندوں کا دباؤ بڑھنے کے بعد جنوری 1960ء میں اسے بیلجیئم کو چھوڑنا پڑا۔ جس کے بعد ملک میں مخالف قبائل میں لڑائی شروع ہو گئی جس کی وجہ سے کانگو کی معیشیت تباہ ہو گئی، کانگو کی حکومت کو اقوام متحدہ کی فوج امن قائم رکھنے کے لئے بلانا پڑی کرنل سیسو سیکو سہوتو نے ایک انقلاب کے ذریعے 1961ء میں جمہوری وزیر اعظم کا تختہ الٹ دیا۔ 1965ء میں فوج نے کرنل سہوتو کو ملک کا صدر بنا دیا۔

انڈین نیشنل کانگریس: Congress, Indian National

انیسویں صدی کے آخری حصے میں اہل ہند کے دل میں اپنے ملک کی حکومت میں حصہ لینے کا خیال پیدا ہوا تو ایک انگریز اے او ہیوم A.O Hume اور بعض معروف ہندوستانی شخصیات نے 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد رکھی۔ ابتدا میں اس پارٹی کی سرگرمیاں سرکار برطانیہ اور ہندوستانی رعایا کے درمیان رابطہ اور

مقامیت پیدا کرنے تک محدود تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ کانگریس کی رکنیت اور اثر و نفوذ بڑھتا چلا گیا اور کانگریس کے راہنماؤں نے انگریزی حکومت کے خلاف عدم تعاون کی تحریک چلائی۔ جس میں برصغیر کے مسلمانوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کانگریس ایک ہندو جماعت تھی اور پردہ آزادی کے بعد یا پہلے ہندو راج قائم کرنا چاہتی تھی۔ 1937ء میں ہندوستان کے بہت سے صوبوں میں کانگریس وزارتیں قائم ہوئیں تو کانگریس کا مسلم دشمن رویہ ظاہر ہو گیا۔ جنگ عظیم دوم کے آغاز کے بعد کانگریس نے ہندوستان چھوڑو کا نعرہ لگایا اور 1947ء میں ہندوستان آزاد ہوا تو کانگریس برسر اقتدار آئی۔ 1969ء میں کانگریس دو حصوں میں منقسم ہو گئی اس کا ایک حصہ کانگریس آئی تھا جو مسز اندرا گاندھی کی قیادت میں تھا۔ 1971ء میں یہ پارٹی پانچویں عام انتخابات بھی جیت گئی مگر جون 1977ء میں اس پارٹی کو شکست ہوئی اور اس کا تیس سالہ دور حکومت ختم ہو گیا۔ 1984ء میں مسز اندرا گاندھی اور 1989ء میں راجیو گاندھی کے قتل کے بعد یہ جماعت اقتدار حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

Conquistadors

کن کوئیسٹاڈورز:

ازمنہ وسطیٰ میں ہسپانوی فوجی طبقہ کے لوگ جو مسلمانوں سے بازیافت اسپین کا نعرہ لگاتے تھے۔ پندرہویں صدی میں جب اہل اسپین کو امریکہ دریافت کرنے کا موقع ملا تو یہ لوگ ان بحری مہمات میں شامل ہو گئے۔ نئی دنیا امریکہ میں کن کوئسٹاڈورز نے اپنی تنظیم آتشیں اسلحہ اور ان بیماریوں کے زور پر جو وہ یورپ سے اپنے ساتھ نئی دنیا میں لے گئے تھے۔ بہت سی سلطنتوں کو فتح کیا۔ ہرنانڈو کورٹیز Hernando Cortes نے میکسیکو، شمالی امریکہ میں ازٹیک سلطنت کو فتح کیا جب کہ فرانسسکو پزارو نامی کنکوئسٹاڈور نے جنوبی امریکہ کے ملک پیرو میں ان کا Inca سلطنت فتح کر لی۔

Conrad III

کونراڈ سوم (1137ء-1152ء):

ایک جرمن بادشاہ اور فرانکونیا Franconia کا ڈیوک اس نے دوسری صلیبی جنگ میں فرانس کے شاہ لوئیس ہفتم کے ساتھ شرکت کی اور سلجوق ترکوں کے ہاتھوں تقریباً اس کی تمام تر فوج تباہ ہو گئی کونراڈ سوم نے اپنا جانشین فریڈرک اول برسروسہ کو مقرر کیا تھا۔

Conservative Party, Great Britain

کنزرویٹو پارٹی، برطانوی:

قدامت پسند یا کنزرویٹو پارٹی، وہ برطانوی سیاسی پارٹی جو سترہویں صدی کے آخر میں ٹوری پارٹی کی جگہ برسر اقتدار آئی۔ یہ نام ابتدا میں 1830ء میں معروف ہوا تھا۔ مشہور ٹوری لیڈروں جارج کیننگ اور رابرٹ پیل کے 1832ء والے اصلاحی قانون نے ٹوری پارٹی کو ختم کر دیا۔ کنزرویٹو پارٹی میں 1846ء والے قانون غلہ سے پھوٹ پڑ گئی۔ 1874ء سے 1880ء تک دوبارہ برسر اقتدار آئی۔ اس میں ڈزرائیلی کی اصلاحات سے ایک نئی جان پڑ گئی۔ 1885ء سے 1905ء تک معمولی وقفے کے سوا اسی پارٹی کی حکومت رہی۔ جوزف چیمبرلین کی

اصلاحات حاصل کے بعد پارٹی انتشار کا شکار ہوئی اور 1914ء تک لبرل پارٹی کی حکومت قائم رہی۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد مخلوط حکومت قائم ہوئی۔ 1924ء اور 1929ء میں لیبر پارٹی کی کامیابی کے علاوہ 1922ء سے 1940ء تک تمام عرصہ کنزرویٹو راہنما چرچل نے مخلوط وزارت بنائی 51-1945ء تک کنزرویٹو پارٹی اقتدار میں نہیں تھی۔ مگر 1951ء میں کنزرویٹو چرچل پھر برسر اقتدار آ گئے۔ بعدازاں انطونی ایڈن 57-1955ء اور ہیرالڈ میکمین نے 1957ء میں کنزرویٹو وزراتیں بنائیں۔ 1979ء میں سر مارگریٹ تھیچر نے ایک بار پھر کنزرویٹو وزارت بنائی۔ جو 1997ء تک قائم رہی حالیہ دنوں میں جان میجر بھی اسی پارٹی کے وزیراعظم تھے۔

قسطنطنیہ: Constantinopale

سلطنت روم کا مشرقی دارالحکومت جو ابتدا میں بازنطیئم کہلاتا تھا۔ یہ 311ء کی خانہ جنگی میں تباہ ہو گیا تھا اور اسے شہنشاہ قسطنطین اول نے دوبارہ تعمیر کرایا تھا اسی کے نام پر یہ قسطنطنیہ کہلایا۔ یہ اگلے ایک ہزار سال تک بازنطینی سلطنت کا دارالحکومت رہا اور ازمنی وسطی میں مسیحی دنیا کا سب سے بڑا شہر اور مذہبی مرکز تھا۔ اس دور کی عمارات اس شہر میں ابھی تک موجود ہیں۔ عربوں (مسلمانوں) نے اس شہر کا محاصرہ حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں کیا تھا مگر اسے فتح سلطان محمد فاتح نے 1453ء میں فتح کیا اور 1922ء تک یہ سلطنت عثمانیہ کا دارالسلطنت رہا۔ آج کل یہ شہر استنبول کہلاتا ہے۔

قسطنطنیہ کی کونسلیں: Constatnitinople, Councils of

رومی کیتھولک چرچ کی دوسری، پانچویں، چھٹی اور آٹھویں کونسل۔ پہلی کونسل 381ء میں اور دوسری 553ء میں تیسری کونسل 600ء میں اور چوتھی کونسل 869ء میں طلب کی گئی۔ راسخ العقیدہ عیسائی کلیسا ان کونسلوں کی بجائے 880ء میں طلب کی گئی کونسل کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ دونوں قسم کی کونسلیں مشرقی اور مغربی کلیساؤں کی تلخ تقسیم کی نشاندہی کرتی ہیں۔

قسطنطنیہ کی لاطینی سلطنت: Constantnople, Latin Empire of

چوتھی صلیبی جنگ کے قائدین کی قائم کردہ جاگیردارانہ نوعیت کی سلطنت جو جنوبی بلقان اور جزیرہ نمائے یونان میں قائم کی گئی۔ یہ بیت المقدس کی لاطینی بادشاہت کے نمونے پر قائم کی گئی۔ اس کے حکمران بالڈون اول، ہنری آف فلینڈرز، رابرٹ آف کورٹنے، جان آف برین اور بالڈون دوم تھے۔ یہ سلطنت 1204ء۔ 1261ء تک قائم رہی۔

Constitution, United States, see United States Constitution

براعظمی فوج: Continental Army

امریکی فوج جسے سیکنڈ کونٹی نینٹل کانگریس نے انقلاب آزادی میں برطانوی فوج کے خلاف لڑنے کے لیے

منظم کیا تھا۔ یہ فوج شہری کنٹرول میں رکھی گئی تھی۔ ابتدائی طور پر اس کی فوج کی تعداد 17000 سے کچھ زائد تھی اور اسے جارج واشنگٹن کی کمانڈ میں رکھا گیا تھا۔ بعدازاں اس کی تعداد 35000 سے تجاوز کر گئی (نومبر 1778ء) مگر یہ فوج رسد و کمک کی کمی کا شکار رہی، تاہم فرانسیسیوں کی مدد سے اس نے آخر کار برطانوی فوج کو شکست سے دوچار کیا۔

براعظمی کانگریس: Continental Congress

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی تیرہ ریاستوں اور بعدازاں امریکی انقلاب آزادی میں اور نیم وفاق کی دفعات کے تحت قائم ہونے والی وفاقی مقننہ جو 1774ء سے 1789ء تک قائم رہی۔ اس کے مندوبین کا چناؤ صوبائی کانگریسوں یا عوامی کنونشنوں کے ذریعے کیا گیا۔ ماسوائے جارجیا کے ہر کالونی نے کم از کم ایک مندوب بھیجا ان کی کل تعداد 55 تھی۔

براعظمی نظام: Continental System

نپولین کی معاشی جدوجہد اور جنگ جو اس نے برطانیہ کے خلاف اختیار کی تھی۔ یہ اعلان برلن (1806ء) کے ساتھ شروع ہوئی اور 1813ء تک جاری رہی جب نپولین کا یورپ میں ایک طاقت کے طور پر خاتمہ ہوا۔ برطانیہ کے ساتھ ہر قسم کی تجارت ممنوع کر دی گئی حتیٰ کہ غیر جانبداروں کو بھی اس کی اجازت نہ دی گئی۔

کنونشن: Convention

انقلاب فرانس کے دوران قائم کی گئی فرانسیسی مقننہ یا قانون ساز ادارہ۔ 17 جون 1789ء کو نیشنل اسمبلی اسٹیٹس جنرل سے تشکیل دی گئی۔ 7 جولائی کو اس کا نام تبدیل کر کے کونسٹی ٹیوئینٹ نیشنل اسمبلی رکھ دیا گیا۔ یہ کونسٹی ٹیوئینٹ The Constituent Assembly 30 ستمبر 1791ء کو توڑ دی گئی۔ اور اس کی جگہ لیجسلیٹو اسمبلی Legilative Assembly نے لے لی۔ جو 21 ستمبر 1792ء کو کنونشن میں بدل گئی جو انقلابی تقویم کے پہلے سال سے شروع ہوئی۔ اسی کنونشن نے فیصلہ دیا تھا کہ شاہ لوئی ششم کو پھانسی کی سزا دی جائے۔ اسی کنونشن نے برطانیہ اور دوسرے ممالک کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا اور ریاست اور کلیسا کو الگ کرنے کا انقلابی فیصلہ بھی اسی کے مرہون منت تھا۔ 1795ء میں تیسرے انقلابی سال کا آئین بھی اسی نے پاس کیا تھا۔ 26 اکتوبر 1795ء کو کنونشن کو ڈائریکٹری میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

Convents, see monasteries

کک جیمز (1728ء-1779ء): Cook, James

انگریز جہاز ران اور مہم جو۔ ایک غریب کسان کا بیٹا تھا۔ ابتداء میں ایک جہاز ساز کارخانے میں ملازم ہوا۔ 1755ء میں شاہی بحریہ میں بھرتی ہو گیا اور چار سال میں ماسٹر کے عہدے تک پہنچ گیا۔ کینیڈا میں دریائے سینٹ

ٹاسمن اور نیوفاؤنڈ لینڈ کے ساحلوں پر نو برس صرف کئے۔ 1768ء سے 1772ء تک مختلف بحری کمانوں پر نیبات رہا اور جنوبی سمندروں کی مہمات سر کیں۔ بحرالکاہل میں مزید انکشافات کیئے۔ ہوائی کے جزیرے سے واپسی کے سفر کے دوران ہلاک ہوا۔ جیمز کک وہ پہلا جہاز ران تھا جس نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ دریافت کیا۔ ہوائی کی دریافت کا سہرا بھی اس کے سر بندھتا ہے۔ اگر چہ اس نے انٹارکٹک سرکل کو ایک مہم کے دوران عبور کیا تھا مگر دور اعظم انٹارکٹیکا تک نہ پہنچ سکا تھا۔ اپنے ایک سفر میں (1776ء۔1779ء) اس نے شمال مغربی راستہ دریافت کر لیا تھا۔ جو شمالی امریکہ کے مغربی ساحل سے آبنائے بیرنگ Bering Strait تک پہنچتا تھا۔

کاپرنیکس نکولاس (1473ء۔1543ء): Copernicus, Nicolaus

پولینڈ کا مشہور زمانہ ہیئت دان جو ترک وطن کر کے مشرقی پروشیا میں سکونت پذیر ہو گیا تھا۔ وہ کوپرنیکی نظام کا بانی تھا جس پر جدید ہیئت کی بنیاد قائم کی گئی۔ اپنے مشہور رسالے میں جو اس کی وفات سے کچھ ہی پہلے شائع ہوا تھا۔ اس نے سورج کو نظام شمسی کا مرکز قرار دیا تھا۔ جس کے گرد زمین گردش کرتی ہے۔ اس نے اپنے تصورات پر مبنی ایک کتاب بنام اجرام فلکی کی گردشیں لکھی تھیں۔ اٹھارہویں صدی عیسوی تک اس کے نظریات کی شدید مخالفت جاری رہی یہاں تک کہ مارٹن لوتھر جیسا مصلح بھی اس کا مخالف تھا۔ بالآخر ہیئت دانوں کو اس کے نظریات صحیح تسلیم کرنا پڑے۔ اس کی اہم تصانیف ۔(۱) The Revolution of Celestial Sphere (۲) Commentariobus, ہیں۔

قبطی عیسائی: Coptic Christians

مصر کی قدیم آبادی کے افراد۔ اب صرف وہی قبطی کہلاتے ہیں جو مسیحی رہے باقی مسلمان ہو کر ملت اسلامیہ کا حصہ بن گئے قبطی زبان بھی اب معدوم ہے، یہ وہ مصری زبان تھی جو مسیحیت کے ابتدائی زمانے میں بولی جاتی تھی یعنی تقریباً دو ہزار سال پہلے قبطی کلیسا رسمی اعتبار سے حضرت مسیح کی وحدت فطرت کا قائل تھا (جامع الوہیت و بشریت جسے آرتھوڈوکس کلیسا اور رومن کیتھولک کلیسا نے 451ء میں مسلمہ اصول مسیحیت کے خلاف قرار دے دیا تھا۔ کلیسائے حبشہ کا تعلق اسی کلیسا سے ہے اور اسکندریہ کا اسقف اعظم ہی کلیسائے حبشہ کا رئیس نامزد کرتا ہے۔ قبطی عیسائیوں کی دعا و عبادت کی زبانیں تھیں، قبطی یونانی اور عربی چند قبطی کیتھولک بھی ہیں جن کا تعلق پوپ سے ہے۔

عظیم مسجد قرطبہ: Cordoba, Great Mosque at

ایک عظیم الشان مسجد جو قرطبہ میں 784ء سے 786ء تک تعمیر کی گئی۔ اس مسجد کو اموی امیر عبدالرحمٰن الداخل نے تعمیر کرایا تھا۔ اس کی تعمیر توسیع نویں صدی میں ہو جانے کے بعد یہ مسجد اسلامی دنیا کی سب سے کشادہ مسجد بن گئی۔ قرطبہ کے عیسائیوں کے ہاتھوں میں چلے جانے کے بعد تیرہویں صدی میں اسے ایک کیتھولک کلیسا میں تبدیل کر دیا گیا جس کی وجہ سے مسجد کی اسلامی تعمیر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اور یہ آج بھی اسلامی عظمت کی امین ہے۔

Cordoba

قرطبہ:

آج کے اسپین کا ایک شہر جو اسپین کے جنوبی علاقے اندلوسیا میں واقع ہے۔ یہ قدیم شہر دریائے وادی الکبیر کے کنارے واقع ہے، رومیوں کے عہد حکومت میں بھی یہ ایک خوشحال شہر تھا۔ 712ء میں مسلمان ہسپانیہ پہنچے تو اس شہر کو مرکز کی حیثیت دی۔ اموی عہد (756ء۔ 1031ء) میں قرطبہ اوج کمال پر پہنچ گیا۔ 1078ء میں امیر اشبیلیہ اور 1236ء میں اس پر عیسائیہ کے عیسائی حکمران فرڈیننڈ سوم نے اس پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد اس کی عظمت گہنا گئی اور یہ صرف مقامی صنعتوں کا مرکز رہ گیا۔ قرطبہ سینیکا Seneca، لیوکن Lucan، ابن رشد اور موسیٰ بن میمون جیسے اہل علم وفلسفہ کا مولد ہے۔

کہتے ہیں عروج کے زمانے میں اس کی آبادی ۲۱ محلوں پر مشتمل تھی۔ 152 ق م میں رومی مقبوضات اندلسی کا صدر مقام تھا۔ اسلامی عہد میں اسے ایک بار پھر مرکز کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ نویں صدی میں جب باقی یورپ ایک تاریک دور سے گزر رہا تھا قرطبہ کو ایک روشن شہر بلکہ بقول ایک جرمن شاعرہ Jewel of the World کی حیثیت حاصل تھی اور یہ اسلامی دنیا کے ایک اور عظیم شہر بغداد کا ہم پلہ عروس البلاد تھا۔

Corinthian Order

کارنتھین فن تعمیر:

عماریات کا آخری اور سب سے زیادہ مرصع تناسبی طرز تعمیر جو چوتھی صدی قبل از مسیح کے وسط میں معراج کمال کو پہنچا۔ اسے یونانیوں نے کم استعمال کیا، گو ایتھنز میں تعمیر کیا جانے والا عظیم معبد زیوس جس کی تعمیر دوسری صدی ق م میں شروع ہوئی اور ہیڈرین نے دوسری صدی عیسوی میں ختم کی، سب سے پہلی عظیم کارنتھی عمارت تھی۔ یونانی کارنتھی ستون آیونی ستون سے زیادہ نازک اور پتلا ہوتا ہے۔ اس کا سرستون جو کلیمکس کی اختراع خیال کی جاتی ہے۔ شوکت الیہود کے پتوں سے مزین ہوتا ہے۔ رومیوں نے اپنے عہد میں اس طرز تعمیر کو کئی شاہی عمارات کی تعمیر میں استعمال کیا تھا۔

Cornith

کارنتھ:

یونان کا ایک مشہور شہر جو اسی نام کی ایک خلیج کے کنارے واقع ایک بندرگاہ ہے۔ 1858ء میں ایک شدید زلزلے سے قدیم شہر تباہ ہوجانے کے بعد نئے شہر کی بنیاد پڑی تھی۔ تاہم یہ نیا شہر بھی 1928ء میں آنے والے ایک زلزلے کا شکار ہوگیا اور پھر از سر نو تعمیر کیا گیا۔ آج کل قدیم کارنتھ کوئی تین میل پر کھنڈروں نیز ایک گاؤں کی صورت میں موجود ہے۔ قدیم یونان کا یہ شہر اپنے محل وقوع کی اہمیت اور بالا حصار کی حفاظت کے باعث بہت دولتمند، قوی اور متمدن بن گیا تھا اور اس کی بحری طاقت بہت بڑھ گئی تھی۔ ایتھنز سے رقابت کی وجہ سے جنگ پیلوپونیسی میں یہ اسپارٹا سے مل گیا تھا۔ مقدونوی تصرف سے آزادی کے بعد یہ اکائی لیگ کا سرخیل بن گیا تھا۔ 146 ق م سے اسے رومیوں نے فتح کیا پھر مختلف ادوار سے گزرتا ہوا 1458ء میں یہ ترکوں کے قبضے میں چلا گیا۔ پھر 1822ء میں اس

پرتگالی باغی قابض ہو گئے تھے۔

قانون غلہ:
Corn Laws

برطانوی قانون جو 1815ء میں غلہ کی درآمد پر پابندی لگانے کے لئے بنایا گیا تھا یہ 1846ء میں ختم ہو گیا تھا۔ قوانین غلہ ملکی پیداوار کو بڑھانے اور قیمتوں کا توازن پیدا کرنے کے لیے بنائے گئے تھے مگر انیسویں صدی میں آدم سمتھ کی تصنیف دولت اقوام کے تحت تجارتی پابندیوں کی تنسیخ کے لیے چلنے والی تحریک کے تحت قوانین غلہ بھی امراء کا کھانے کی اشیا کی قیمتیں بڑھانے کا طریقہ کار سمجھے گئے اور ان کی تنسیخ کے لیے تحریک چلائی گئی 1845ء تا 1848ء آئرلینڈ میں پڑنے والا آلوؤں کا قحط ان قوانین کی منسوخی کے لیے ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا اور تنسیخی قوانین غلہ آزادی تجارت کا نشان بن گیا۔

کارنوالس، چارلس:
Cornwallis, Charles, First Marquis

کارنوالس چارلس (1737ء۔1805ء) ہندوستان کا دوسرا گورنر جنرل۔ 1756ء میں برطانوی فوج میں بھرتی ہو کر جنگ ہفت سالہ میں شریک ہوا۔ 1776ء میں امریکہ چلا گیا اور امریکی فوجوں کے ساتھ لڑا مگر کامیاب نہ ہوا۔ 1786ء میں لارڈ ہسٹینگز کی جگہ دوسرا گورنر جنرل ہندوستان بنا کر بھیجا گیا اس نے بہت سی اصلاحات کیں اور عام اور چھوٹی ملازمتوں پر انگریزوں کی بجائے ہندوستانیوں کو رکھا۔ زمینیں مستقل طور پر زمینداروں کو دے دی گئیں جس سے زمینوں کا انتظام بہتر ہو گیا اور زمیندار برطانوی حکومت کے وفادار ہو گئے۔ سلطان ٹیپو کے خلاف اس نے کئی جنگیں لڑیں اور اپنی مکاری کی وجہ سے جیتیں۔ 1805ء میں دوبارہ ہندوستان کا گورنر جنرل بنا کر بھیجا گیا۔ غازی آباد جا رہا تھا کہ انتقال ہو گیا اور غازی آباد میں دفن کیا گیا۔

جسٹینین کا ضابطہ قوانین:
Corpus Juris Civilis

رومی قوانین کا ضابطہ جو شہنشاہ جسٹینین (527ء۔565ء) کے حکم کے تحت تشکیل دیا گیا۔ اس میں قوانین کو چار حصوں میں منقسم کیا گیا تھا۔ جن میں ایسے قوانین بھی موجود تھے جو دوسری صدی عیسوی میں شہنشاہ ہیڈرین (117ء۔138ء) کے عہد میں مدون کیے گئے تھے مگر ان کی توسیع ماہر قوانین نے شہنشاہ جسٹینین کے عہد میں کی تھی۔

کورٹیز:
Cortes

اسپین میں قانون ساز اسمبلی جو شرفا، اہل کلیسا اور منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ انگریز پارلیمنٹ کی ہم پلہ ہے۔ انگریز پارلیمنٹ ہی کی طرح اس کی نشوونما کئی سلطنتوں کے دوران بارہویں صدی سے ہوئی۔ شروع میں یہ صرف بادشاہوں کی طلبی پر منعقد ہوتی تھی اور بادشاہ کی تجاویز اور درخواستوں پر عملدرآمد کراتی تھی۔ یہ تجاویز کورٹیز کے ارکان پاس کر دیتے تھے کو شاہی دستخطوں کے ساتھ انہیں قوانین کی حیثیت حاصل ہو جاتی تھی۔

Cortes, Hernando کورٹیز، ہرناندو (1485ء-1547ء):

ہسپانوی فاتح جس نے میکسیکو کی ازطیک سرخ ہندی سلطنت کو فتح کیا۔ 1515ء میں وہ کیوبا میں ملازم تھا کہ اسے حاکم کیوبا نے میکسیکو کی تسخیر کا حکم دیا۔ وہاں ایک سابقہ مہم کے بچے ہوئے ایک ہسپانوی اور ایک ریڈ انڈین لڑکی نے اس کی مدد کی۔ بعد ازاں کورٹیز نے وہاں کے چند ریڈ انڈین قبائل کو جو ازطیک سلطنت کے ماتحت تھے اپنے ساتھ ملایا اور ازطیک دارالحکومت پر حملہ کیا ازطیک بادشاہ مونٹی زوما نے اسے ایک دیوتا سمجھتے ہوئے اس کا استقبال کیا مگر کورٹیز نے شاہ مونٹی زوما کو یرغمال بنالیا، اور بہت سا سونا اس سے وصول کرنے کے باوجود اسے موت کے گھاٹ اتار دیا اور 1526ء میں میکسیکو فتح کرلیا اس فتح پر اسے مارکوئیس کا خطاب دیا گیا۔ مگر بعد ازاں اس سے حکمرانی کے اختیارات چھین لیے گئے۔ ہسپانیہ میں عدالت نے اس سے تغافل برتا۔ وہیں اس کا انتقال ہوگیا۔

Cossack

قزاق یا کوزاک:

گھڑسوار فوجی جو اکثر ترکوں کے خلاف روسیوں کے اتحادی رہے (سترہویں صدی) یہ آرتھوڈکس کلیسا کے پیروکار مسیحی ہیں۔ ان کا رومن کیتھولکوں نے مذہبی طور پر بائیکاٹ کیا تھا یہ جنوبی روس میں منتقل ہوگئے اور انہوں نے یہاں ایک قبائلی معاشرہ تشکیل دیا اور یوکرائن کی تاریخ میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

Council of Pisa کونسل آف پیسا (1409ء):

رومن کیتھولک کلیساء کی ایک کونسل جو اس کلیساء کی بڑی دھڑا بندی Great Schism کو ختم کرنے کے لیے تیار کی گئی تھی۔ اس بڑی دھڑا بندی کی وجہ سے پاپائے روم کا دفتر دو حصوں میں بٹ گیا تھا (1378ء) اس اختلاف کو دور کرنے کی تمام سابقہ کوششیں ناکام رہی تھیں۔ 1408ء میں دونوں طرف کے کارڈنیل اور اسقفوں نے بغاوت کردی وہ سب اکٹھے ہوگئے اور انہوں نے ایک عام کونسل بلائی جو اٹلی کے شہر پیسا میں چار اسقفوں کی سرکردگی میں منعقد ہوئی۔ اس میں 22 کارڈنیلوں اور اسی کے قریب بشپوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ پیرس، آکسفورڈ اور کولون یونیورسٹی کے ماہر دینیات اور ماہر قانون بھی اس میں شریک ہوئے۔ دونوں پوپ جو خود کو مقررہ پوپ کہتے تھے یعنی گریگوری یازدہم اور بینی ڈک سیزدہم اس معاملے میں مشکوک پائے گئے اس لیے ان کی جگہ ایک تیسرے اور نئے پوپ کا انتخاب عمل میں آیا وہ پوپ الیگزینڈر پنجم تھا۔ کلیسا کے مورخین کے نزدیک یہ کونسل نادرست طریق پر بلائی گئی تھی اس لیے اس کے فیصلے کلیسا کی صحیح طور پر نمائندگی نہیں کرتے تھے۔

Council of Trent کونسل آف ٹرینٹ (1545ء-1563ء):

1545ء اور 1563ء کے درمیان اٹلی کے شہر ٹرینٹ میں منعقد ہونے والے رومن کیتھولک مسلک کے اجلاسوں کا سلسلہ۔ اس دوران کونسل کی جانب سے کیتھولک عقائد کی تبلیغ اور پروٹسٹنٹ تعلیمات پر جوابی حملے کرنے کی کوشش کی گئی۔ کونسل نے گرجا گھروں کے طریق کار میں نمایاں تبدیلیاں لانے کے لیے چند اصلاحات بھی کی

تھیں۔ اس ضمن میں کونسل کی جانب سے جو حکم نامہ جاری کیا گیا اسے دائمی حیثیت حاصل ہے۔ 1542ء میں پوپ پال سوم نے کونسل کا اجلاس بلایا۔ انہوں نے 13 دسمبر 1545ء کو پہلے اجلاس کا افتتاح کیا۔ کونسل کے اجلاس تین مختلف اوقات میں منعقد ہوئے اس زمانے میں لڑی جانے والی جنگوں اور مذہبی جھگڑوں نے اکثر کونسل کے کام میں مداخلت کی۔

Counte reformation, see Catholic Reformation

کرینمر، تھامس (1489ء۔1556ء): Cranmer, Thomas

انگریز آرچ بشپ آف کنٹربری جس نے انگلستان میں پروٹسٹنٹ اصلاحات کی تحریک کا آغاز کیا۔ کرینمر کو شاہ انگلستان ہنری ہشتم نے آرچ بشپ مقرر کیا تھا۔ کرینمر نے بادشاہ کے لیے ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا جس کے مطابق وہ اپنی ملکہ کیتھرائن آف آراگون کو روما سے رجوع کیے بغیر طلاق دے سکتا تھا۔ اب کلیسائے کنٹربری روما کے اسقف اعظم (پوپ) کی بجائے انگلستان کے بادشاہ کے ماتحت ہو گیا ایڈورڈ ششم کے ولی ہونے کے زمانے میں کرینمر نے انگریزی کلیسا کے بہت سے قواعد وضوابط مقرر کیے۔ انگلستان کے گرجاؤں میں لاطینی زبان کی بجائے انگریزی زبان کی بائبل رکھوائی۔ بک آف کامن، دعاؤں کی کتاب پر نظر ثانی کی (1552ء) لیڈی جین کے حق بادشاہت کی حمایت کی۔ جب کیتھولک ملکہ میری اول تخت نشین ہوئی تو کرینمر پر غداری کا مقدمہ چلایا گیا اور بدعتی ہونے کے جرم میں اسے آکسفورڈ میں زندہ جلا دیا گیا۔

کریسس (108ق م تا 53ق م): Crassus

رومن جنرل، سیاست دان اور متمول شخص، اس کی تدبیریں قابل تعریف نہ تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ سلا کے مددگار کی حیثیت سے اس نے معتوب لوگوں کی۔ املاک پر قبضہ کر لیا تھا۔ نیز اس کے پاس آگ بجھانے کا ایک ایسا کارگر نظام تھا جو صرف اس وقت حرکت میں آتا تھا جب آتش زدہ عمارت کا مالک اسے کریسس کے ہاتھ فروخت کر دیتا۔ اس نے سپارٹیکس Spartacus کی بغاوت کو فرو کرنے میں مدد دے کر وقار حاصل کیا تھا۔ سیاسی جاہ پسند ہونے کی وجہ سے جب 70ق م پامپی روما کا قونصل تو اس سے کریسس کا اختلاف رائے ہو گیا تھا۔ جولیس سیزر نے اسے پہلی ارباب ثلاثہ کی حکومت میں شامل ہونے کی ترغیب دی جس میں شمولیت کے بعد شام کا صوبہ کریسس کو تفویض کیا گیا۔ کریسس فوجی عزائم رکھتا تھا اور اس لیے اس نے ایرانی پارتھی سلطنت کے خلاف فوج کشی کی جس میں اسے شکست فاش ہوئی۔ (53ق م) اور دھوکے سے قتل کر دیا گیا۔

کریزی ہارس (1849ء۔1877ء): Crazy Horse

سیوکس Sioux قبیلے کا سردار جس نے کرنل جارج کسٹر کو جنگ للل بغورن Battle of Little Bighon (1878ء) میں شکست دی تھی۔ 2500 سیوکس اور چینی Cheynne جنگجوؤں کے ساتھ کریزی

پارس نے کرکل کیمپ کی فوج کو گھیرے میں لے لیا اور اس کے تمام 265 سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔ اسے تاریخ میں کرکل کا آخری مورچہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ 1877ء میں کریزی ہارس نے ہتھیار ڈال دیے اور وہ قید کے دوران ہلاک کر دیا گیا۔

جنگ کریسی (1346ء): Crecy, Battle of

کریسی شمالی فرانس کا ایک چھوٹا سا قصبہ جو اپی وائل Abbeville کے شمال میں واقع تھا۔ یہاں 1346ء میں انگلستان کے ایڈورڈ سوم نے فرانس کے شاہ فلپ ششم کو جنگ صد سالہ میں ایک بڑے معرکہ میں شکست دی تھی۔ انگریزوں کی لمبی کمانوں کے تیروں نے اس معرکہ میں فرانسیسی امراء کو پھلنی کر دیا تھا۔ متحارین میں ایڈورڈ ہی بلکہ پرنس اور بوہیمیا کا نابین بادشاہ جان آف لکسمبرگ بھی شامل تھے۔ یہ جنگ تاریخ یورپ میں جنگ کریسی کہلاتی ہے۔

Cressida, see Triles and Cressida

جنگ کریمیا (1853ء۔1856ء): Crimean War

روس اور اتحادی طاقتوں، ترکیہ، انگلستان، فرانس، سارڈینیا کے درمیان عام اسباب و مسئلہ مشرقیہ بہانہ فلسطینی مقامات مقدسہ کی سرپرستی پر روس اور فرانس کا جھگڑا۔ ترکیہ نے روسی مطالبات مسترد کر دیے جس پر روس نے حملہ کر کے مولڈ یویا اور والیکیا پر قبضہ کر لیا اور ترکیہ نے اعلان جنگ کر دیا (1853ء) فرانس اور انگلستان نے ترکیہ کا ساتھ دیا سباستاپول (sevastopol) کا محاصرہ بلیک لاوا Balak Lava کی لڑائی، فوجی ہسپتالوں کی اس زمانے میں بڑی بری حالت تھی۔ جس وجہ سے لیڈی آف لیمپ فلورنس نائٹنگل زخمی فوجیوں کی خدمت کرنے کے لیے کریمیا پہنچی اور اس نے راتوں کو لیمپ کی روشنی میں زخمی سپاہیوں کی مرہم پٹی کی اور یوں اس نے نرسنگ کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ اس جنگ میں دونوں فریقین نے بہت سی عسکری غلطیاں کی مگر آخری شکست روس کو ہوئی۔ جس کے بعد معاہدہ صلح برلین کی کانگریس طے پایا۔ جس نے مشرقی یورپ میں بڑھتے ہوئے روسی اثر و رسوخ کی روک تھام کر دی۔

کروکٹ ڈیوی (1786ء۔1837ء): Crockett, Davy

امریکی ریاست ٹینیسے سے منتخب ہونے والا کانگریس کا نمائندہ اور سرحدی محافظ۔ وہ کریک ریڈ انڈین کے خلاف اینڈریو جیکسن کی مہم میں لڑا اور بعد ازاں اس نے ریاست ٹیکساس کی آزادی کے لیے لڑتے ہوئے جنگ آلیمو میں 1836ء میں وفات پائی۔

کروئیسس (560ق م۔546ق م): Croesus

قدیم ریاست لیڈیا کا بادشاہ جو یونانیوں کے لیے دولت و ثروت کی علامت تھا۔ ایران کے سائرس دی گریٹ کے خلاف مصر اور بابل سے اتحاد کیا اور شکست کھائی اور گرفتار ہوا۔ روایات کے مطابق کروئیسس نے خود کو جلتی ہوئی

آگ کی چتا میں گرا دیا تھا مگر وہ جل کر مرنے سے معجزاتی طور پر بچ گیا تھا۔

کرومیگنان: Cro-Magnon

زمانہ قبل از تاریخ 33000 ق م سے 8000 ق م تک میں پائے جانے والی نوع بشر یا انسان کی باقیات جو 1866ء میں فرانس کے ایک مقام کرومیگنان سے دریافت ہوئیں۔ اسی وجہ سے اس نوع بشر کو کرومیگنان مین کہا جاتا ہے۔ کرومیگنان میں ہتھیاروں کا استعمال کرتے تھے۔ اپنے مردوں کو دفناتے تھے اور سنگ تراشی کے فن سے واقف تھے اور انسانوں اور جانوروں کے مجسمے بناتے تھے ان کے بنائے گئے مجسموں میں حاملہ خواتین کے مجسمے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ وہ غاروں کی دیواروں پر تصاویر بنانے کے بھی ماہر تھے۔ ان کی بنائی ہوئی تصویریں جنوبی فرانس اور اسپین کے غاروں میں پائی گئیں ہیں، علاوہ ازیں وہ اپنے ہتھیاروں کو بھی سجاتے تھے۔

کرام ویل، آلیور (1599ء۔1658ء): Cromwell, Oliver

انگلستان کا متولی اعلیٰ Lord Protector پارلیمنٹ میں کٹر پیورٹین عقائد کا حامل تھا۔ وہ پارلیمانٹ افواج کا جنرل بھی تھا۔ انگلستان کی خانہ جنگی میں اس نے نیو ماڈل آرمی کی تنظیم کی ہیرن فیرفیکس کے ساتھ مشترکہ کمان میں بمقام نیر بی Naseby انگلستان کے شاہ چارلس اول کو شکست دی۔ چارلس اول کے فرار کے بعد اس نے بادشاہ سے مفاہمت کی توقع ترک کردی اور اس کے لیے سزائے موت کا مطالبہ کرنے والوں کا لیڈر بن گیا۔ 1650ء میں اسکاٹ لینڈ پر حملہ کیا اور پسپائی اختیار کر کے ڈینار پہنچا جہاں اس نے اسکاٹ فوج کے حملے کو ناکام بنادیا۔ اس کے بعد ورسٹر کے مقام پر چارلس ثانی اور شاہ پسندوں کو شکست دی۔ 1653ء میں محفوظ حکومت قائم ہوئی اور کرام ویل کو اس کا متولی اعلیٰ بنادیا گیا۔ اسے تاج شاہی پیش کیا گیا مگر اس نے انکار کردیا۔ وہ مذہبی رواداری اور جمہوریت کا بڑا حامی تھا۔ لیکن حکومت کے تقاضوں نے اسے تشدد زور اور ناروا داری پر مجبور کردیا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اس کا جانشین (رچرڈ کرام ویل) بنا مگر اس کی طرح معاملات پر قابو نہ رکھ سکا اور دولت مشترکہ قائم ہوگئی۔ اس نے شاہ چارلس اول کو 1649ء میں پھانسی دی تھی۔

کرام ویل تھامس: Crom Well Thomas Earl of Essex

کرام ویل تھامس، وارل آف ایلیکس (1455ء۔1540ء) ایک انگریز مدبر، کاری نیل ولزے کا قانونی، معتمد جس کے زوال میں ماخوذ ہونے بمشکل بچا، اور ہنری ہشتم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔ خانقاہوں کا امتناع کیا جن میں سے چند دولت اس کے ہاتھ آئی۔ 1539ء میں لارڈ گریٹ چیمبرلین بنایا گیا۔ جرمن اتحاد کی خاطر این آف کلیوز سے ہنری کی شادی کی گفت وشنید کی جو کامیاب نہ ہوئی اور اس پر غداری اور بدعت کا الزام لگایا گیا جس کی پاداش میں اسے قتل کردیا گیا۔

تصلیب، سولی پر چڑھانا: Crucifixion

سفاکانہ اور غیر معمولی سزا مثلاً تعذیب، تڑپا تڑپا کر مارنا، ملزم کو چکر میں باندھ کر پھرانا جس کا قدیم زمانے میں رواج تھا لیکن اب یہ متروک کیا جا چکا ہے۔

Crusades

صلیبی جنگیں:

بیت المقدس کو بازیابی کے لیے یورپی عیسائیوں کی گیارہویں اور چودھویں صدی میں لڑی گئی مسلمانوں سے جنگیں، اس تحریک کا آغاز فرانس میں ہوا۔ جب پوپ اربن دوم نے 1095ء میں کلیر مونٹ کی کونسل میں دنیائے مسیحیت کو مسلمانوں کے خلاف اکسایا۔ اس اجلاس میں شرکا میں صلیبیں بطور جنگی نشان کے تقسیم کی گئیں اور اسی سے ان جنگوں کا نام صلیبی جنگیں پڑا۔ بنیادی طور پر ان جنگوں کے مقاصد، مذہبی تھے لیکن ان کے دوران صلیبی جنگجوؤں نے دنیاوی اغراض و مقاصد کو بھی ملحوظ خاطر رکھا۔

پہلی صلیبی جنگ 1095ء۔1099ء لڑی گئی اور یورپی فوجوں نے بیت المقدس کو فتح کر لیا۔

دوسری صلیبی جنگ 1147ء۔1199ء لڑی گئی۔

تیسری صلیبی جنگ 1189ء۔1192ء تک لڑی گئی۔

چوتھی صلیبی جنگ 1202ء۔1204ء تک لڑی گئی اس میں صلیبی جنگجوؤں نے بازنطینی مسیحی دارالسلطنت قسطنطنیہ کو بھی لوٹا اور تاراج کیا۔

پانچویں صلیبی جنگ 1217ء۔1221ء لڑی گئی۔

چھٹی صلیبی جنگ 1228ء۔1229ء تک لڑی گئی۔

ساتویں صلیبی جنگ 1248ء۔1254ء تک لڑی گئی۔

آٹھویں صلیبی جنگ 1270ء میں لڑی گئی۔

نویں صلیبی جنگ 1271ء۔1272ء تک لڑی گئی۔

نیز صلیبی جنگوں کی اصطلاح ان تمام مہمات کے لیے بھی مستعمل ہے جن کی منظوری پوپ نے دی ہوئی تھی اور یہ مہمات ملحدوں کے خلاف ہوئی تھیں۔ خصوصاً اسپین میں 1492ء کے بعد ان مسلمانوں کے خلاف جو عیسائی بن جاتے مگر ان پر مسلمان ہونے کا شک کیا جاتا تھا۔ پندرہویں اور سولہویں صدی میں ترکوں کے خلاف بھی کئی صلیبی جنگیں لڑی گئیں تھیں۔

شیشے کا محل:

Crystal Palace

1851ء میں منعقد ہونے والی عظیم صنعی نمائش لندن کا نمائشی محل۔ یہ نمائش دنیا کا اولین صنعی میلہ تھا جس کا مقصد برطانیہ میں ہونے والی صنعتی ترقی کو دکھانا تھا۔ شیشے کا محل ملکہ وکٹوریہ کے شوہر نامدار پرنس البرٹ نے خصوصی طور پر تعمیر کرایا تھا اور اس کی تعمیر شیشے اور لوہے سے کی گئی تھی۔ اس کی طوالت 1800 فٹ اور چوڑائی 400 فٹ تھی۔ یہ اتنا بلند تھا کہ بلند ترین درختوں کو اپنے احاطہ میں لے لے۔ یہ ہائیڈ پارک لندن میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس وقت کے

دنیا کی نمائش گاہوں میں یہ سب سے کشادہ تھا اور صرف ایک سال کی محدود مدت میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس میں دنیا بھر سے زیادہ تر مکینیکی ایجادات خصوصاً سلائی گراف اور سلائی کی مشین رکھی گئی تھیں۔

کیوبا کا میزائل بحران: Cuban Missile Crisis

یہ بحران ریاست ہائے امریکہ اور اس وقت کی دوسری بڑی عالمی طاقت سوویت یونین میں کیوبا میں نیوکلیئر میزائیلوں کی تنصیب پر ٹکراؤ تھا۔ کیوبا میں 1959ء میں فیدل کاسترو نے امریکی حمایت یافتہ صدر فلجینسیو باٹسٹا کا تختہ ایک انقلاب کے ذریعے الٹ کر عین امریکہ کی ناک کے نیچے ایک کمیونسٹ حکومت قائم کر لی تھی۔ جس کے بعد امریکہ نے کیوبا اور سوویت یونین کی امداد کیوبا تک پہنچنے پر پابندی لگا دی تھی۔ امریکہ کے ساحل سے صرف 90 میل کے فاصلے پر ایک کمیونسٹ ملک کے وجود میں آنے سے امریکہ سخت خوفزدہ تھا۔ سی آئی اے نے صدر فیدل کاسترو کو صدارتی عہدے سے ہٹانے کے لیے ایک منصوبہ آپریشن بے آف پگز Operation Bay of Pigs تیار کیا مگر یہ آپریشن اپریل 1961ء میں بری طرح ناکام ہو گیا جس کے بعد فیدل کاسترو نے روسی راہنما نکیتا خروشیف کو کیوبا کا حفاظتی دفاعی نظام مزید سخت کرنے کی اپیل کی جس پر خروشیف نے کیوبا کی سرزمین پر ایٹمی میزائل نصب کر دیئے جو تمام تر بڑے امریکی شہروں کو اپنی زد میں لئے ہوئے تھے۔ امریکی جاسوس طیاروں نے میزائیلوں کی اس تنصیب کی تصاویر جب امریکہ بھجوائیں تو امریکہ کے حکومتی ایوانوں میں زلزلہ آ گیا امریکی صدر کینیڈی کے کئی فوجی مشیروں نے جوابی کاروائی کے طور پر عسکری طاقت استعمال کرنے کا مشورہ دیا مگر صدر کینیڈی نے طاقت کا استعمال کرنے کی بجائے کیوبا کا بحری محاصرہ کرنے کا حکم دیا تا کہ سوویت یونین کے بحری جہاز مزید ایٹمی میزائل کیوبا کی سرزمین تک نہ پہنچا سکیں۔ اس پر سوویت یونین کے صدر نے امریکی بحریہ سے الجھنے یا طاقت کا استعمال کرنے کی بجائے کیوبا کا بحری محاصرہ ختم کرنے کی شرط پر روسی میزائلوں کو کیوبا سے ہٹا دیا۔

جنگ کلوڈن (1746ء): Culloden, Battle of

یہ جنگ شمالی اسکاٹ لینڈ میں لڑی گئی جس کے بعد وہاں رونما ہونے والی بونی پرنس چارلی کی بغاوت ختم ہو گئی جو اس نے برطانوی انتداب کے خلاف تاج برطانیہ سٹوارٹ حکمرانوں کے لیے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کی تھی۔ 1688ء میں برطانیہ میں آنے والے شاندار انقلاب Glorious Revolution کے بعد وہاں سے سٹوارٹ حکمران کو نکال دیا گیا تھا اور وہ فرانس میں پناہ گزیں ہوا تھا اس کی جگہ ولیم اورمیری انگلستان کے حکمران بن گئے تھے۔ چارلس ایڈورڈ اسٹوارٹ جو اسٹوارٹ خاندان کا وارث تھا، تاج برطانیہ کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ 1745ء میں رونما ہونے والی اس مقصد کے لیے ایک بغاوت تھوڑا بہت کامیاب بھی رہی۔ مگر اعصابی کمزوری کی وجہ سے اسٹوارٹ واپس اسکاٹ لینڈ کی طرف لوٹ گئے۔ ڈیوک آف کمبرلینڈ کی قیادت میں ایک برطانوی فوج نے اسٹوارٹ باغیوں کا تعاقب کیا اور اسکاٹ باغیوں کو کلوڈن کے مقام پر جا لیا۔ اس جنگ میں اسکاٹ فوج کا صفایا ہو گیا اور بغاوت کو بڑی بے رحمی سے دبا دیا گیا اور اس کے قلعے تباہ و برباد کر دیئے گئے اور اسٹوارٹ خاندان کے

حاکی جیکو بین گروہ کو خاموش کر دیا گیا۔ یہ برطانوی سرزمین پر لڑی جانے والی آخری خانگی کی جنگ تھی۔

Cultural Revolution, see Great Proletarian Revolution

Cuneiform

خط میخی:

یعنی میخ نما خط۔ یہ دو طرز تحریر ہے جس کی نشوونما زیریں وادی دجلہ و فرات میں ہوئی۔ اس کے حروف چار قسم کی میخ نما علامتوں پر مشتمل ہیں۔ جن کا نقش پتھر یا مٹی کی لوحوں پر ثبت کیا جاتا ہے۔ اس رسم الخط کی تاریخ مصری قدیم رسم الخط ہیرو غلیف Hero Ghlyph کے متوازی ہے۔ اہل بابل اور آشوری خط میخی وسیع پیمانے پر استعمال کرتے تھے اور یہ میسوپوٹیمیا سے باہر بھی استعمال ہوتا تھا۔ بالخصوص حتی قوم کے ہاں جو تاریخ عالم میں اپنے استعمال کے لیے مشہور ہے۔ اس کے بہت بعد اس خط کا استعمال ہخامنشی عہد ایران میں ہوا اور قدیم فارسی تحریریں اسی رسم الخط میں ملی ہیں۔ اس کی مثال بیستون کا کتبہ ہے جو دارا اول کے عہد سے تعلق رکھتا ہے۔ آشوری بادشاہ آشوربنی پال کا نینوا میں خط میخی کی لوحوں کا ایک بڑا کتب خانہ بھی تھا۔ خط میخی کے معانی کا انکشاف کرنے والوں میں سر ہنری رالنس اور جی ایف گروٹیفنڈ Grotefend جیسی ممتاز شخصیات شامل ہیں۔

Curzon Line

کرزن لائن:

پولینڈ اور روس کے درمیان سرحدی خط جس کی تجویز 1919ء میں پہلی جنگ عظیم کے بعد منعقد ہونے والی ورسائی کانفرنس میں سرحدی کمیشن نے پیش کی تھی۔ 1920ء میں اسے لارڈ کرزن وزیر خارجہ برطانیہ کے نام سے منسوب کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ لارڈ کرزن نے پولینڈ کی فوجوں کو اس وقت تک اس لائن پر رکنے کے لیے کہا تھا جب تک روس اور پولینڈ میں امن کی بات چیت طے پا جائے۔ چنانچہ کہیں جا کر 1945ء میں ان دونوں ملکوں کے درمیان یہ خط کھینچا گیا۔

Curzon, George Nathaniel

کرزن جارج نیتھینل:

لارڈ جارج نیتھینل کرزن (1859ء۔1925ء) برطانوی مدبر، ہندوستان کا وائسرائے (1899ء۔1905ء) وائسرائے کی حیثیت سے اس نے کئی اصلاحات نافذ کیں اور شمال مغربی سرحد پر امن قائم کیا۔ لارڈ کرزن کی تقسیم بنگال پر البتہ ہندوؤں نے بڑا شور و غل برپا کیا جس کا خمیازہ لارڈ کرزن کے جانشین کو بھگتنا پڑا۔ کمانڈر ان چیف لارڈ کچنر سے اختلاف کی وجہ سے لارڈ کرزن اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے تھے۔ اس کے عہد میں دہلی میں دربار جانشینی منعقد ہوا تھا۔

Cuzco

کوزکو:

وسطی جنوبی پیرو Peru میں قدیم انکا Inca سلطنت کا دارالحکومت اور تہذیبی مرکز۔ مغربی نصف کرہ کا مسلسل آباد رہنے والا قدیم ترین شہر تھا۔ یہ 1535ء میں ہسپانوی طالع آزما فرانسسکو پیزارو Francisco

Pizarro کی فتح کے زمانے تک جنوبی امریکہ کا سب سے زیادہ آبادی والا شہر تھا اور اس کی آبادی 2 لاکھ افراد سے تجاوز کرتی تھی۔ آج بھی کوزکو میں انکا فن تعمیر سے تعمیر کردہ شاندار عمارتیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

کیر کوروش، سائرس اعظم (559ق م-529ق م): Cyrus the Great

ہخامنش یا سائرس اعظم ہخامنشی حکمران خاندان ایران کا پہلا شہنشاہ تھا۔ اور اس نے ہخامنشی حکمران خاندان اور سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اس نے اپنے دادا کے خلاف لشکر کشی کر کے میڈیا اور پرشیا پر قبضہ کر لیا اور بعد ازاں بابل اور لیڈیا کو فتح کر کے اپنی سلطنت کو مستحکم کر لیا۔ سائرس اعظم نے بابل کی فتح کے بعد یہودیوں کو یروشلم واپس جانے کی اجازت دی تھی اور انہیں اسیری بابل سے نجات دلائی تھی۔ سائرس اعظم کی مدد سے یہودیوں نے ہیکل سلیمانی کو دوبارہ تعمیر کیا تھا۔

Czechoslovakia and Gremany. see Sudetenland

"D"

Dada

ڈاڈا:

بصری فنون خصوصاً مصوری اور ادب کی ایک عالمگیر تحریک جس کا آغاز 1916ء میں زیورچ، سوئٹزرلینڈ سے ہوا تھا۔ زیورچ میں کچھ نوجوان فنکار اپنے فن اور اس کے فلسفے کے لیے فرنچ جرمن ڈکشنری سے کوئی نام تلاش کر رہے تھے کہ دفعتاً ان کی نظر فرانسیسی زبان کے لفظ "ڈاڈا" پر پڑی جس کا انگریزی زبان میں مطلب Hobbyhorse بنتا تھا۔ جین آرپ (1887ء۔1966ء) اور ٹرسٹن زارا کو اس تحریک کے بانیوں میں اور راہبر میں شمار کیا جاتا ہے ڈاڈا ئی تحریک کے حامیوں کے نزدیک مشترک چیز، جنگ مخالف رویہ، بورژوا اخلاقیات پر تنقید اور آرٹ کا فلسفہ جوان کے نزدیک بے معنی تھا۔ فرانسیسی تخلیق کار مارسل ڈوچیمپ کے آرٹ کو نقاد اس تحریک کا پیش خیمہ بتاتے ہیں اس ڈاڈا اپنے فن پاروں میں فالتو اور کوڑے کی اشیا استعمال کر کے اور عوام کے سامنے عجیب و غریب حرکات کا مظاہرہ کر کے اور بورژوا احساسات کو جھنجھوڑنے کی خاطر دیوہیکل اور چیختے چلاتے مناظر تخلیق کر کے لوگوں کو چونکا دیتے تھے۔ یہ تحریک صرف 1922ء تک ہی چل سکی تھی۔

Dacca, see Dhaka

Da Gama, Vasco (1469ء۔1524ء): ڈی گاما، واسکو

پرتگال کا ایک مہم جو اور مکتشف جہاز ران جس نے 1497ء میں راس امید Cape of the Good Hope کے راستے ہندوستان کا بحری راستہ دریافت کیا جو ترکوں اور مسلمان جہاز رانوں کے اثر سے آزاد تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ خود واسکوڈی گاما کی راہنمائی ہندوستان تک مشرقی افریقہ سے ایک مسلمان ابن ماجد نے کی تھی۔ واسکوڈی گاما 8 جولائی 1497ء کو لزبن سے روانہ ہوا تھا اور چند ماہ بعد ہندوستان کے جنوب مغربی ساحل پر کالی کٹ کے مقام پر لنگر انداز ہوا تھا۔ اس کامیابی پر شاہ پرتگال نے اسے انعام واکرام سے نوازا اور امیر البحر کا عہدہ عطا کیا۔ بعد ازاں 1524ء میں اسے ہندوستان میں پرتگالی مقبوضات کا وائسرائے مقرر کیا تھا۔ مگر وائسرائے کی حیثیت سے گوا میں آمد کے صرف دو ماہ بعد اس کا انتقال ہو گیا۔

Dahomey

داہومی:

ایک افریقی سلطنت جو براعظم افریقہ کے مغربی ساحل پر واقع تھی۔ یہ افریقی ساحل غلاموں کی تجارت کی وجہ سے مشہور تھا۔ اور Slavecost کہلاتا تھا۔ یہ افریقی سلطنت سترہویں صدی عیسوی میں پھیلی تھی۔ اٹھارہویں صدی عیسوی میں اس سلطنت کو غلاموں کی تجارت کے ایک بڑے مرکز کی حیثیت حاصل ہو گئی تھی۔ داہومی سلطنت کا بادشاہ ایک مطلق العنان حکمران تھا اور اپنے اقتدار کی طاقت کے مظاہرے کے لیے انسانوں کی قربانی تک کرتا تھا۔

نے اپنے ملک کے باشندوں کو بھی کاموں پر لگا کر پہلے غلام بنانے کا آغاز کیا اور بعد ازاں وہ غلاموں کو سفید فام یورپی تاجروں کے ہاتھ فروخت کرنے لگا۔ سترہویں صدی میں اویو Oyo حملہ آوروں نے داہومی پر حملہ کیا۔ اور فتح کر لیا بعد ازاں وہ غلاموں کی تجارت کرنے لگے۔ داہومی سلطنت 1750ء سے 1760ء تک اپنے عروج پر تھی اور غلاموں کی تجارت سے اس کی اقتصادیات انتہائی مضبوط تھی مگر جیسے ہی اٹھارہویں صدی کے آغاز میں غلاموں کی تجارت زوال پذیر ہوئی داہومی سلطنت بھی اقتصادی زوال کا شکار ہوگئی 1818ء میں آنے والے ایک انقلاب میں داہومی کے بادشاہ کا تختہ الٹ دیا گیا اور پام آئل کی پیداوار شروع کر دی گئی تاکہ غلاموں کی تجارت کی جگہ لے سکے مگر یہ اقتصادی طور پر بدحال ہی رہی۔ 1900ء میں داہومی کو فرانس نے فتح کر کے اپنی نوآبادی قرار دے دیا۔

دلائی لامہ: Dalai Lama

اہل تبت کا روحانی پیشوا اور بدھ مت کا سردار کا ہن جو خدا کا مجسم اور اوتار سمجھا جاتا تھا۔ جب کوئی لامہ فوت ہونے لگتا تو وہ اپنے آئندہ جانشین کی پیشن گوئی کر دیتا کہ وہ آئندہ کس گھرانے میں جنم لے گا۔ ان ہدایات کی روشنی میں اہل تبت پیشین گوئی کے مطابق نوزائیدہ فرد کو دلائی لامہ کی مسند اقتدار پر بٹھا دیتے تھے۔ دلائی لامہ چہارم مسند اقتدار پر 1939ء میں فائز ہوا تھا۔ جب 1949ء میں عوامی جمہوریہ چین نے تبت پر قبضہ کیا تو شروع میں دلائی لامہ نے حکومت کی حمائت کرتے ہوئے اس بات پر اتفاق کیا کہ تبت کو ایک خودمختار ریاست کے طور پر چین کا حصہ رہے اور چین ہی اس کے دفاع اور خارجہ امور کا ذمہ دار ہوگا، لیکن 1957ء میں تبت میں شورش بپا ہوگئی جسے چینیوں نے بذریعہ طاقت دبا دیا جس کے بعد دلائی لامہ نے بیجنگ کی حکومت سے قطع تعلقی کا اعلان کر دیا اور تبت کو ایک خود مختار ریاست قرار دے دیا مگر خود بھارت فرار ہوگیا۔ دلائی لامہ ایک طویل عرصہ تک بھارت میں مقیم رہا اس کی ان مساعیوں اور کمیونسٹ چین کے خلاف کاروائیوں کی وجہ سے اہل مغرب نے اسے 1989ء میں نوبل پرائز سے نوازا تھا۔

دمشق: Damascus

جمہوریہ شام کا دارالحکومت اور دنیا کے قدیم ترین آباد شہروں میں سے ایک یہ شہر سطح سمندر سے 2660 فٹ بلند ہے۔ اس کے چاروں طرف باغات اور مرغزار ہیں زمانہ قدیم میں یہ علی الترتیب آرمینیائی، آشوری اور اہل فارس کے زیر تسلط رہا۔ 333 ق م سے اسے سکندر اعظم نے فتح کیا اور 62 ق م میں سلطنت روما کا صوبائی مرکز بن گیا۔ 635ء میں حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں اسے مسلمانوں نے فتح کیا۔ اموی حکمرانوں نے اسے اپنا دارالخلافہ قرار دیا مگر بعد ازاں عباسی خلفا نے بغداد کو حکومتی مرکز قرار دیا مگر دمشق کی اہمیت کم نہ ہوئی صلیبی جنگوں کے دوران پر میدان کارزار بنا رہا پھر 1260ء میں ہلاکو خان نے بھی اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اس کے ایک سو سال بعد تیمور نے اسے فتح کیا اور 1516ء میں عثمانی ترک اس پر قابض ہوگئے۔ 1917ء میں انگریزوں نے اسے فرانسیسی تسلط میں دے دیا۔ 1946ء میں شام کے آزاد ہونے کے بعد سے یہ جمہوریہ شام کا دارالحکومت ہے۔

2011ء میں آنے والے عرب انقلابات کے بعد سے دنیا کا یہ قدیم ترین آباد شہر خانہ جنگی کا شکار ہے اور اسے ہر طرح کے جانی و مالی نقصانات کا سامنا ہے۔

Dante , see Alighieri, Dhnte

Dandin ڈینڈن (چھٹی صدی کے آخر سے ساتویں صدی کے آغاز تک):

جنوبی ہندوستان کا ایک شاعر جس کا زمانہ حیات چھٹی صدی عیسوی کے آخر سے ساتویں صدی کے ابتدائی ہے۔ اسے سنسکرت زبان کے ادب کی بڑی شخصیات میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ ڈینڈن کو گپتا عہد کے ادب سے متعلق سمجھا جاتا ہے اس کے شاہکاروں میں سے ایک اہم شاہکار۔ ''دس شہزادوں کے کارنامے'' ہے۔ آئینہ شاعری بھی اس کی اہم تصنیف سمجھی جاتی ہے۔

Daode Jing تاؤتی چنگ:

یہ چین کے ایک مذہب تاؤمت کی ایک کلاسیکل تحریر ہے۔ تیسری صدی قبل از مسیح کو اس کا زمانہ تصنیف قرار دیا جاتا ہے۔ مگر اسے پانچویں صدی کے مشہور چینی فلسفی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

Daoism تاؤمت:

چین کا فلسفیانہ نظام جو زیادہ تر کتاب ''تاؤتی چنگ'' سے ماخوذ ہے۔ جسے لاؤزے Lao-tze سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جس کی تشریح چوانگ زے Chuang-tze نے کی ہے۔ تاؤ کی متابعت میں انسان تمام تر جدوجہد ترک کر دیتا ہے۔ اس کا اعلیٰ ترین مقصود مراقبے کے ذریعے حرص و ہوا کے فریب سے بچنا ہے۔ تاؤمت نے جو پانچویں صدی عیسوی تک پورے طور پر تکمیل یافتہ مذہب نظام بن چکا تھا۔ بہت سے دیوتاؤں کو اپنا کر انہوں نے خانقاہی سلسلے بنا لیے تھے۔ بعد ازاں تاؤمت کے پیروؤں کا رجحان کیمیا گری کی طرف ہو گیا اور وہ تلاش آب حیات میں سرگرداں ہو گئے۔ تاؤمت کا تعلق اور مقصد ابدی زندگی کے حصول سے ہے اور یہ بات فلسفیانہ تاؤ سے قدرے بے میل ہے۔ تاؤمت میں ابدی زندگی کے ہدف کے حصول کے لیے ضبط نفس کے بہت سے عملی طریقے، خصوصی غذائیں اور جادو نونے وجود میں آ گئے ہیں۔

ڈربی ابراہام (1750ء۔1791ء):

Darby, Abraham

انگریز صنعتکار جو ابراہام ڈربی اول کا پوتا تھا۔ اس نے انگلستان میں کولبروک ڈیل کے مقام پر دنیا کا پہلا لوہے کا پل تعمیر کیا اور ثابت کر دیا لوہا تعمیرات میں لکڑی اور پتھر کی جگہ لے سکتا ہے۔

دارالسلام:

Dar es Salaam

تنزانیہ کا دارالحکومت اور بندرگاہ اس کی بنیاد 1862ء میں سلطان زنجبار نے رکھی تھی۔ تاہم یہ محض ایک قصبہ

تک دارالحکومت اور ریلوے کا آغاز قرار دیا جو انہوں نے مشرقی افریقہ میں تعمیر کی۔ یوں یہ شہر نانگانیکا کا دارالحکومت بن گیا۔ اور بعد ازاں تنزانیہ کا دارالحکومت بنا۔

درفش کاویانی: Darfash Kaviani

شاہان ایران کا فتح کا نشان اور علم۔ شاہان ایران نے اسے زر و جواہر اور دیبائے رومی سے آراستہ کر رکھا تھا۔ ہر جنگ میں یہ جھنڈ شاہان ایران کے ساتھ رہتا تھا اور ہر نیا شاہ ایران اس جھنڈے کی زیبائش میں اضافہ کرتا تھا۔ آخر یہ جھنڈا جنگ قادسیہ میں سپہ سالار اسلام کے آگے سرنگوں ہوا اور مسلمانوں کو اس جنگ سے ملنے والے مال غنیمت میں شامل کر لیا گیا۔

دارا اعظم (550ق م۔486ق م): Darius I, The Great

شہنشاہ فارس جو 522ق م میں تخت نشین ہوا دارا اول نے ہی اس ایرانی سلطنت کو مستحکم بنایا۔ دارا نے ایران میں باقاعدہ پیمائشوں اور سکہ کا اجراء کیا۔ اور ملک میں نہروں اور شاہراہوں کا جال بچھا دیا۔ اس نے ہخامنشی سلطنت کو دریائے سندھ کے کنارے تک وسیع کیا جو ہندوستان کے صوبہ سندھ میں واقع تھا۔ دارا اعظم کی حکومت نے ہخامنشی سلطنت کو اگلے دو سو سال تک کے لیے استوار کر دیا۔ اس کے عہد میں 499ق م تا 494ق م یونانیوں نے آیونا میں بغاوت کی اور جب ایتھنز نے آیونا کے باغیوں کی مدد کی تو دارا اعظم ایتھنز کو سبق سکھانے کے لیے نکلا مگر اسے اہل ایتھنز نے جنگ میراتھن میں شکست دی۔ دارا اعظم کے جانشین کیخسرو اول Xerxes I نے یونان سے جنگ جاری رکھی۔ دارا اعظم کا تشکیل دیا ہوا نظام سلطنت حملہ اسکندر اعظم تک جاری رہا۔

دارا شکوہ (1615ء۔1659ء): Dara Shikoh

شاہجہان کا بڑا بیٹا۔ یہ اجمیر میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی طبیعت فلسفے اور تصوف کی طرف مائل تھی۔ عربی، فارسی، ترکی زبانوں کے علاوہ ہندی اور سنسکرت پر بھی دسترس رکھتا تھا۔ عمر کے آخری حصے میں ویدانت سے خاص تعلق پیدا ہوا۔ وہ اپنشد کو وحدانیت اور سر الٰہی کا چشمہ سمجھتا تھا۔ حضرت میاں میر قادری کے خلیفہ ملا شاہ بدخشی کا سلسلہ قادریہ میں مرید تھا۔ اس نے ان دونوں بزرگوں کے ملفوظات ''سکینۃ الاولیا'' میں مرتب کیئے تھے۔ سفینۃ الاولیا اور بہت سی دیگر کتب تصوف کا مصنف تھا۔ اورنگ زیب سے خانہ جنگی میں شکست کھائی اور ہلاک کر دیا گیا۔

تاریک عہد: Dark Ages

براعظم یورپ کے ممالک سنہ عیسوی کی ابتدائی صدیوں میں جب غیر ترقی یافتہ اور بہت کم تعلیم یافتہ تھے ان ادوار کو تاریک عہد یا تاریک دور کہا جاتا ہے۔ اس زمانے میں مسلم ہسپانیہ ایک ترقی یافتہ یورپی ملک تھا اور اس کا ہر فرد تعلیم یافتہ تھا۔

Darwinism

ڈارونیت:

مشہور انگریز مفکر چارلس ڈارون کا پیش کردہ نظریہ ارتقا جو اس نے اپنی تصنیف ''اصل انواع'' (On the Origins of the Species) میں پیش کیا تھا۔ اور وہ اصول جو اس نے انواع زندگی کے ارتقا کے متعلق پیش کئے تھے۔

Dasa Bodha

داسا بودھا:

شیواجی کے مشہور گرو رام داس کی تحریر کردہ کتاب۔ وہ سترہویں صدی میں مرہٹہ بادشاہت کا بانی تھا۔

David

حضرت داؤدؑ (1034ق م۔964ق م):

خدائے جلیل القدر یہوفیم اور سلطنت بنی اسرائیل کے مشہور بادشاہ۔ ابتدائی زندگی میں چرواہا تھے۔ اسرائیل اور فلستیوں کی ایک جنگ میں دیو پیکر پہلوان جالوت کو گوپھن میں پتھر رکھ کر مارا وہ گر گیا۔ پھر بنی اسرائیل کے بادشاہ طالوت کے بعد بادشاہ بنے ان کے عہد میں پورا فلسطین بنی اسرائیل کی سلطنت میں شامل کرلیا گیا۔ انہیں کے عہد میں فولاد سازی کی ابتدا ہوئی۔ حضرت داؤدؑ نے چالیس سال تک حکومت کی اپ ایک بادشاہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عبادت گزار انسان بھی تھے۔ یروشلم میں ہیکل کی بنیاد انہیں کے عہد میں رکھی گئی۔ یہ ہیکل حضرت سلیمانؑ کے عہد میں تعمیر ہوا۔

Davinci, Leonardo

لیونارڈو ڈاونچی (1452ء۔1519ء):

مشہور اطالوی مصور اور شہرۂ آفاق تصویر ''مونالیزا'' کا خالق۔ اس کا شمار یورپی نشاۃ ثانیہ کی عظیم ترین شخصیات میں ہوتا ہے۔ ایک آرٹسٹ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک انجینئر اور سائنسدان بھی تھا۔ اس نے ہیلی کاپٹر اور دیگر سائنسی ایجادات کے میکانکی خاکے ان کے ایجاد ہونے سے بہت پہلے تیار کر لئے تھے۔ لیونارڈو کو فن مصوری سے عشق تھا اس نے مشہور مصور آزوریا ڈیل ورچیو کی شاگردی کی تھی۔ مونالیزا کے علاوہ اس کی شاہکار تصویروں میں ''پہاڑی کی کنواری'' (85-1483ء) اور ''عشائے آخر'' (97-1495ء) بہت اہم ہیں اس نے علم بدنیات پر بھی تحقیق کی لیونارڈو نے اپنی زندگی کے آخری برس فرانس میں گزارے جہاں وہ ''مصور اول'' کے درجے پر فائز ہوئے فرانس میں انہوں نے ریاضیاتی تعلیم و تحقیق پر بھی کام کیا۔ فرانس ہی میں اس نے وفات پائی۔ آبپاشی کا نظام وضع کرنے کا سہرا بھی اس کے سر ہے۔

Danzig

ڈینزگ:

شمالی پولینڈ کا ایک شہر جو دریائے وسچولا Vistula کی ایک شاخ پر بحیرہ بالٹک کی ایک بڑی بندرگاہ بھی ہے۔

1919ء میں مغربی پروشیا کا دارالحکومت رہا۔ معاہدہ ورسائی کے تحت اسے ایک آزاد شہر بنا دیا گیا اور پولینڈ سے وابستہ کر کے جس اقوام کی نگرانی میں دے دیا گیا۔ دوسری عالمی جنگ کی تباہی سے اس کی تمام قدیم عمارات تباہ ہو گئیں اور صرف بندرگاہ سلامت رہی۔ 1945ء کے بعد جرمن شہریوں کی کثرت کو خارج کر دیا گیا اور ان کی جگہ پولینڈ کے شہریوں نے لے لی۔

موت کے کیمپ، جرمن: Death Camps, German

نازی جرمنی میں قائم کردہ معدوم کیمپ، یہ کیمپ ایڈولف ہٹلر نے جنگ دوم کے آغاز میں یہودیوں اور چیچوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے تعمیر کرائے تھے۔ ہٹلر ان دونوں گروہوں کو ریاست کا دشمن قرار دیتا تھا۔ انہیں انسانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے اس نے یہ موت کے کیمپ تعمیر کرائے تھے۔ ان کیمپوں میں تقریباً 60 لاکھ انسانوں کو بے گناہ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ یہ اجتماعی قتل عام 1942ء سے 1945ء تک جاری رہا۔ یہ موت کے کیمپ پہلے بیگار کیمپوں کے طور پر بنائے گئے تھے بعد ازاں انہیں معدوم کر دینے والے مراکز کی حیثیت دے دی گئی۔

سطح مرتفع دکن: Delcan, Plateau

یہ بڑی مثلث نما جغرافیائی سطح مرتفع جنوبی ہندوستان کے بہت سے اندرونی علاقوں پر مشتمل ہے۔ دکن سنسکرت زبان کے لفظ دکسنا Daksina سے ماخوذ ہے۔ یہ دریائے نربدا کے جنوب میں واقع ہے۔ اس علاقے میں ہونے والی بارش بہت کم ہے اس لیے یہ علاقہ پورے برصغیر کے مقابلے میں بہت کم گنجان آباد ہے۔ مگر جغرافیائی اعتبار سے یہ علاقہ فاتحین کے لیے بہت دشوار گزار رہا ہے۔ اسی علاقہ میں آخری ہندو ریاستیں وجیانگر وغیرہ قائم تھیں۔ یہ مرہٹہ جنگجوؤں کا بھی گھر رہا ہے۔ مرہٹوں نے یہاں بہت سے علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا یہاں تک کہ انہیں انگریزوں نے انیسویں صدی میں شکست دی۔ اس علاقہ میں نظام کی سلطنت بھی قائم تھی۔

اعلان آزادی (1776ء): Declaration of Independence

شمالی امریکہ کی تیرہ برطانوی نوآبادیوں کے مندروبین نے 4 جولائی 1776ء کو برطانیہ عظمیٰ سے علیحدگی اور آزادی کا اعلان کیا اور یہ ریاستیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ قرار پائیں۔ اس اعلان آزادی کا مسودہ تھامس جیفرسن نے لکھا تھا۔ اس کے ابتدائی حصے میں تصور حکومت کی بنیاد فطری حقوق پر رکھی گئی تھی۔

اعلان تاشقند: Declaration of Tashqant

پاکستان اور بھارت کی ستمبر 1965ء کی سترہ روزہ جنگ کے بعد وقتی سائل کے حل کے لیے دونوں ملکوں کی حکومت نے حکومت روس کی دعوت پر جمہوریہ ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند میں 4 جنوری 1966ء سے 10 جنوری 1966ء تک اعلیٰ سطح پر گفتگو کی اس گفتگو میں روسی زعما کوسیگن اور دیگر لیڈران بھی شامل تھے۔ پاکستان کی

طرف سے صدر محمد ایوب خان اور وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو اور بھارت کی طرف سے وزیر اعظم لال بہادر شاستری کے دستخط اس اعلان پر ثبت ہوئے جن امور پر بات چیت ہوئی ان میں اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق خوشگوار تعلقات پیدا کرنے اور جموں اور کشمیر کا مسئلہ بھی شامل تھا۔ اور یہ کہ دونوں ملکوں کی فوجیں 25 فروری 1966ء تک ان مقامات پر چلی جائیں جہاں وہ 5 اگست 1965ء تک موجود تھیں۔ تمام اسیران جنگ کی رہائی بھی ان امور میں شامل تھی۔

اعلان حقوق (انگلستان 1689ء): Declaration of Rights

انگریز مدبروں نے بادشاہت سے انگلستان کی زمین کے حقوق بچانے کے لیے یہ اعلان جاری کیا تھا۔ انگلستان کے بادشاہ جیمز دوم نے پروٹسٹنٹ قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک رومن کیتھولک عورت سے شادی کرلی تھی اور اس کے بطن سے جیمز کے ہاں ایک رومن کیتھولک وارث تخت بھی پیدا ہوگیا تھا۔ جس پر عوام اور خواص کی اسمبلی کا اجلاس طلب کیا گیا جسے بعد ازاں پارلیمنٹ کا نام دیا گیا۔ اس اسمبلی نے جیمز دوم کو تخت سے برخاست کر کے اس کی بیٹی میری کو تخت نشین کرنے کا فیصلہ کیا میری نے آرنج کے پروٹسٹنٹ شہزادے ولیم سے شادی کرلی تھی چونکہ عوام اور امراء کیتھولک جانشینی کے خلاف تھے اس لیے انہوں نے ولیم اور میری کو تخت نشین کر دیا۔ 13 فروری 1689ء ولیم سوم اور ملکہ میری نے اعلان حقوق کے مسودے پر دستخط کیئے۔ اس اعلان میں تیرہ قدیم عوامی آزادیوں کے حقوق بحال کر دیئے گئے تھے اور جیمز دوم کے ظالمانہ قوانین منسوخ کر دیئے۔ بعد ازاں اٹھارہویں صدی میں جب اعلان آزادی امریکا مرتب کیا گیا تو اس کے مسودے میں انگلستان کے اس اعلان آزادی حقوق کی شقیں رکھی گئیں تھیں۔

اعلان برائے شہری اور انسانی حقوق (1789ء):

Declaration of the Rights of Man and Citizen

فرانس کی قومی اسمبلی جو انقلاب فرانس کے ہراول دستے کے طور پر وجود میں آئی تھی اس نے اپنے افتتاحی اجلاس میں 27 اگست 1789ء ایک اعلان برائے شہری اور انسانی حقوق جاری کیا جو فرانس کے آئندہ وجود میں آنے والے آئین کا دیباچہ یا تمہید تھی، یہ اٹھارہویں صدی میں وجود میں آنے والے نظریات سے اور روشن خیالی کی عکاسی کرتا تھا اور اس میں آزای ضمیر، آزادی جائیداد اور آزادی صحافت اور بغیر مقدمہ چلائے زبردتی سزائے قید جیسے اہم حقوق انسانی کی وضاحت کی گئی تھی۔ جس کے ساتھ ہی قدیم بادشاہت کے مطلق العنان تصور کا خاتمہ ہوگیا۔

ڈیگال، چارلس (1890ء-1970ء): De Gaulle, Charles

ایک فرانسیسی جنرل اور دوسری جنگ عظیم کے دوران فرانس کا مزاحمتی راہنما جو بعد ازاں 1959ء سے 1969ء تک فرانس کا صدر رہا۔ جنرل ڈیگال جرمنی کے ہاتھوں ہونے والے سقوط فرانس کے دوران لندن فرار

ہو گیا اور اس نے آزاد مسلح افواج فرانس کے نام سے ایک نئی فرانسیسی فوج تشکیل دی جس نے جرمنی کے خلاف مزاحمتی جدوجہد جاری رکھی۔ جنگ عظیم دوم کے خاتمہ پر جنرل ڈیگال فرانس کی چوتھی جمہوریہ کا عبوری صدر منتخب ہوا مگر بعد ازاں اس نے استعفیٰ دے دیا۔ 1959ء میں وہ فرانس کی پانچویں جمہوریہ کا صدر منتخب ہوا اور 1965ء میں ہونے والے انتخابات میں دوبارہ صدر بنا۔ صدر ڈیگال کے عہد کے اہم واقعات میں فرانس کا الجزائر کو آزادی دینا اور نیٹو سے علیحدگی اور انگلستان کو یوروپی اقتصادی کمیونٹی E.E.C کا رکن بننے سے روکنا بہت اہم ہیں۔

وحدانیت: Deism

یہ عقیدہ کہ خدا جس نے کائنات کو تخلیق کیا یہ موجود ہے، لیکن اس نے اپنے آپ کو فطرت اور تاریخ کے معمول کے دھاروں میں بھی ظاہر نہیں ہونے دیا۔ یہ عقیدہ اہل یورپ اور ان لوگوں میں جو سائنسی انقلاب اور روشن خیالی پر ایمان رکھتے تھے۔ سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں پھیلا تھا۔ اس عقیدے سے علمبرداروں نے خدا کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے یا اس ضمن میں یقین دلاتے ہوئے کہ وہ لوگوں کو تباہی یا موت سے بچالے گا، ہمیشہ بڑی احتیاط کو ملحوظ رکھا۔ انگلستان، فرانس اور امریکہ میں نظریہ عقیدہ اٹھارہویں صدی میں رائج ہوا۔

دہلی: Delhi

شمالی وسطی ہندوستان میں واقع ایک قدیم شہر اور بھارت کا موجودہ دارالحکومت۔ انگریزوں نے اس پر 1803ء میں قبضہ کیا تھا اور 1912ء میں پرانی دہلی سے چھ میل دور نئی دہلی کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ سلطنت دہلی کے دوران بھی ہندوستان کا دارالحکومت تھا اور 1912ء سے اب تک بھی دارالحکومت ہے۔

دہلی صدیوں تک شمالی ہند کا نمایاں مرکز تجارت رہا ہے۔ بہت سے سلطانوں اور بادشاہوں نے اسے اپنا پایہ تخت قرار دیا اور اس علاقے میں اپنے محلات، معبد اور بازار تعمیر کروائے جسے اب ''دہلوی مثلث'' کہا جاتا ہے۔ سلاطین دہلی فن تعمیر میں اپنی مثال آپ تھے انہوں نے ہندی اور اسلامی فن تعمیر کو یکجا کر کے قطب مینار، مسجد قوت الاسلام، درگاہ حضرت نظام الدین اولیا اور اس سے ملحقہ مسجد، مقبرہ فیروز شاہ تغلق جیسی یکتائے روزگار عمارات بنوائیں۔ لال قلعہ اور جامع مسجد مغلیہ دور کی یادگاریں ہیں۔ دہلی کے چاندنی چوک کا مقابلہ تو دنیا کا کوئی اور شہر کر ہی نہیں سکتا تھا۔ لال قلعہ کے دیوان خاص میں ایک اور نادر روزگار چیز تخت طاؤس شاہجانی تھا جسے نادر شاہ افشار اٹھا کر ایران لے گیا تھا۔ نئی دہلی کی تعمیرات 1931ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی جن میں رومی کلاسیکل انداز تعمیر کو مدنظر رکھا گیا، دہلی میں متعدد حکمران خاندانوں کے مساکن کے آثار موجود ہیں۔ مثلاً چوہان خاندان کے ایک قلعہ کے آثار جو بارہویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں یہاں سوری خاندان کا پرانا قلعہ، خلجیوں کے علاوہ تغلق خاندان کی عمارات موجود ہیں۔

دہلی جو ایک شہر تھا عالم میں روزگار (میر تقی میر)

دہلی سلطنت (1208ء-1412ء): Delhi Saltant (Empire)

ہندوستان کی اس اسلامی سلطنت کا نام خود اس کے دارالحکومت دہلی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یہ سلطنت 1206ء سے 1412ء تک قائم رہی۔ اس کا بانی قطب الدین ایبک تھا۔ اس دور میں جو حکمران خاندان برسر اقتدار رہے ان میں خاندان غلامان۔ (۲) خاندان خلجی۔ جس کا بانی سلطان جلال الدین خلجی تھا۔ خلجی عہد میں اسلامی سلطنت اتنی وسیع ہوگئی تھی کہ اس کی مثال صرف مغلیہ دور میں ملتی ہے۔ (۳) خاندان تغلق۔ اس کا بانی غیاث الدین تغلق تھا۔ اس عہد میں بغاوتوں سے بدامنی پھیلی۔ اسی عہد میں امیر تیمور نے ہندوستان پر حملہ کیا تھا۔ اس خاندان کے سلطان محمود شاہ تغلق کی وفات پر دہلی سلطنت ختم ہوگئی۔ (1412ء)۔

Delhi School of Music

دہلی اسکول موسیقی:

خیال گائیکی میں دہلی اسکول کا بانی تان رس خان تھا جو آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کا درباری گویا تھا۔ تان رس کے بزرگ مدتوں سے دہلی میں رہتے تھے اور دھرپد گاتے تھے۔ خود تان رس نے ''قوال بچوں'' میں سے خیال گائیکی کے باکمال صوفی منشی گائیک، میاں اچپل کی شاگردی اختیار کر کے اپنے گھرانے میں خیال گائیکی کی بنیاد رکھی اور اس گائیکی میں ایسا اسلوب ایجاد و اختیار کیا کہ جس میں ہمہ گیر کشش تھی جو آج بھی مقبول ہے۔ یہ اسلوب ہی دہلی اسکول آف گائیکی کہلایا۔ یہ گوالیار اسکول آف گائیکی کے مقابلے میں زیادہ آزاد تھا اور زیادہ سبک بھی۔ اس میں سروں کے لگاؤ میں سروں کا حجم اور کیف کا شعور بھی اس گائیکی کا امتیازی پہلو ہے۔ تان رس خاں کے بعد اس کے بیٹے امراؤ خاں نے بھی خاص شہرت حاصل کی۔ تان رس خاں کے شاگردوں سے استاد فتح علی خان پٹیالے والے بہت مشہور ہوئے اور اس نے پنجاب میں اپنی گائیکی کا سکہ جما دیا۔

Delian Leage

ڈیلین لیگ:

ایتھنز کی قیادت میں یونانی ریاستوں کا نیم وفاق۔ اس کے مرکزی دفاتر ڈیلوس میں اپالو کے معبد میں واقع تھے۔ پہلی ڈیلین لیگ، ایرانی حملہ آور اور بادشاہوں کے خلاف 478 ق م۔ 404 ق م میں قائم کی گئی تھی۔ 378 ق م میں ایک نئی ڈیلین لیگ قائم کی گئی اور یہ 338 ق م تک قائم رہی۔ اس لیگ کے ہر رکن نے جہازوں کے بدلے میں ایتھنز کو روپیہ دینے کا اقرار کیا تھا۔ اس لیگ کی مجلس عامہ کے اجلاس جزیرہ ڈیلوس میں منعقد ہوتے تھے۔ نئی لیگ مقدونیہ کے فلپ ثانی کی فتح کے بعد ختم ہوگئی (338 ق م) تھی۔

Democracy

جمہوریت:

جمہوریت یا ڈیموکریسی، یونانی لفظ Demos سے ماخوذ ہے جس کے معنی عوام کی حکومت ہیں۔ اصطلاحاً وہ طرز حکومت جس میں کسی مخصوص جماعت، فرقے، طبقے یا فرد کے بجائے اقتدار بحیثیت مجموعی عوام کے ہاتھ میں ہو۔ جمہوریت میں خواہ وہ معاشرتی ہو یا اقتصادی انسانی اداروں کا انتظام عوام خود اپنی بہتری کے لئے کرتے ہیں۔ قدیم یونانی شہری ریاستوں میں بھی جمہوریت کا تصور موجود تھا۔ مگر وہاں جمہوری حقوق صرف آزاد شہریوں کو حاصل ہوتے

تھے۔ غلام اور اجنبی ان حقوق سے محروم تھے۔ رومہ نے عوامی نمائندہ جمہوریت کا تصور پیش کیا۔ قرون وسطیٰ میں حکومت نے حاکم اور محکوم کے درمیان ایک معاہدے کی حیثیت اختیار کرلی۔ جدید جمہوریت کا تصور پیورٹین امریکی اور فرانسیسی انقلابوں نے نمایاں کیا۔ جان لاک، روسو اور جیفرسن کے نظریات برائے فروغ جمہوریت بڑے مقبول ہوئے۔ جمہوریت کی ترویج سب کے لیے مساوی مواقع کی خواہش سے پیدا ہوئی۔ قدیم یونان کی شہری مملکتوں کا تصور جمہوریت جدید زمانے میں سوئٹزرلینڈ کے چند شہروں اور امریکہ میں نیو انگلینڈ کی چند بلدیات میں آج بھی رائج ہے۔

Democracy Wall دیوار جمہوریت:

چین کی وہ دیوار جس پر احتجاجی پوسٹر آویزاں کیے جاتے تھے۔ 1978ء کے آخری دنوں میں جب چین میں سیاسی تبدیلیوں کی وجہ سے بے چینی پھیلی تو طلبا اور سیاسی آزادی کے کچھ حامیوں نے عوامی جگہوں پر احتجاجی پوسٹرز آویزاں کرنے شروع کردیے جن میں عظیم ثقافتی انقلاب کے خلاف مختلف آراء کا اظہار کیا جاتا۔ سب سے زیادہ احتجاجی پوسٹرز فار بیذن سٹی کے قریب واقع ایک دیوار پر آویزاں کیے جاتے تھے۔ یہ دیوار بعدازاں دیوار جمہوریت کے نام سے مشہور ہوگئی۔ بعدازاں چینی حکام نے اس دیوار پر پوسٹر لگنے شروع ہونے کے بعد جلد ہی اس دیوار پر پوسٹر آویزاں کرنے ممنوع قرار دیے دیئے۔ see also Imperial City

Demosthenes ڈیموستھنیز (384ق م۔322ق م):

یونانی طبیب اور مدبر۔ دنیا کے صف اول کے مقرروں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اس کی شہرت کا انحصار زیادہ تر اس کی سحر انگیز تقریروں پر ہے جو اس نے مقدونیہ کے فاتح حکمران فلپ دوم کے خلاف کیں تھیں۔ اس کی دوسری تقریریں بھی ہیں۔ ''امن کے متعلق غلط نمائندگی کے موضوع پر اپنے حریف اسکائنز کے خلاف اور تاج کے بارے میں اسیکائنز کے خلاف اپنی صفائی کے متعلق) فلپ کی فتح کے بعد بھی ایتھنز میں ڈیموستھنیز کی عزت برقرار رہی تا آنکہ اسے بددیانتی کے مبہم الزامات لگا کر جلاوطن کردیا گیا۔ سکندر اعظم کی وفات کے بعد واپس ایتھنز آیا مگر یونانی طاقت کو نئے سرے سے استوار کرنے میں ناکام رہا اور اینٹی پیٹر سے شکست کھانے کے بعد اس نے زہر کھالیا۔ اس کی تقریر میں انیسویں صدی تک بطور نمونہ تقریری استعمال ہوتی رہی ہیں۔

Deng Xiapping ڈینگ ژیاؤ ینگ (1904ء۔1997ء):

ڈینگ ژیاؤ ینگ، چین کا ایک کمیونسٹ راہنما، وہ اور کمیونسٹ وزیراعظم چین چواین لائی ہم جماعت تھے اور 1920ء کی دہائی میں فرانس میں اکٹھے پڑھتے رہے تھے۔ ڈینگ ژیاؤ ینگ نے کمیونسٹ پارٹی میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد لانگ مارچ میں حصہ لیا اور بعدازاں 1949ء میں پیپلز پبلک آف چائنا کے قیا کے بعد وہ ایسے کمیونسٹ گروپ کے راہنما بن گئے جو ماؤزے تنگ کے پروگرام Great Leap Forward پر تنقید کرتا تھا۔

اسی وجہ سے ماؤ نے اسے ناپسندیدہ عناصر کے طور پر پارٹی سے خارج کر دیا تھا ماؤ کی وفات کے بعد وہ ایک ممتاز چینی راہنما کے طور پر ابھرا اور 1978ء سے 1990ء کی دہائی تک چین کا ایک بااثر راہنما بنا رہا۔ ڈینگ ژیاؤ پنگ کی اصلاحات کی وجہ سے چین میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے پروگرام شروع ہوئے اور نجی کاروبار اور ملکیت بحال ہوگئی۔ اس قسم کے اقتصادی پروگرام کے باوجود ڈینگ ژیاؤ پنگ کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے ملک پر مکمل کنٹرول کا خواہاں تھا، اسی کے حکم پر 1989ء میں بیجنگ کے تیانن من چوک میں جمہوریت پسند طلباء کا قتل عام کیا گیا اور ان کی آواز دبانے کی کوشش کی گئی۔ اس نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں اپنی اقتصادی پالیسی کو مقبول عام بنانے کی کوشش کی۔

Depressig Great بڑی کساد بازاری اور معاشی پستی (34-1929ء):

1930ء کی دہائی کی عالمی کساد بازاری۔ جنگ عظیم اول کے بعد امریکہ کے اقتصادیات ایک شدید مندی کا شکار ہوگئی جس سے یورپی ممالک بھی متاثر ہوئے۔ ریاست ہائے امریکہ ان دنوں ایک بے مثال خوشحالی اور داخلی طور پر صنعتی ترقی کے دور سے گزر رہا تھا۔ اس کی بین الاقوامی تجارت بھی بہت ترقی یافتہ تھی جس کی وجہ سے اسٹاک ایکسچینج کا کاروبار بھی زوروں پر تھا اور کمپنیوں کے حصص خریدنا اور بیچنا ایک منافع بخش کاروبار بن گیا۔ اکتوبر 1929ء میں امریکہ کی اسٹاک ایکسچینج مارکیٹ اچانک بیٹھ گئی جس سے نہ صرف امریکہ بلکہ یورپی ممالک کی معیشت پر برے اثرات مرتب ہوئے۔ بہت سے بینک دیوالیہ کا شکار ہوگئے اور کارپوریشنوں نے پیداوار بند کر دی جس سے مارکیٹ بدحالی کا شکار ہوگئی۔ بے روزگاری بڑھ گئی اور جرائم میں اضافہ ہوگیا۔ معاشی پستی کا یہ دور 1930ء کی دہائی تک قائم رہا یہاں تک کہ جنگ عظیم دوم کا آغاز ہوگیا جو صنعتی پیداوار کو بعض ممالک میں بڑے وسیع پیمانے تک لے گیا اور معاشی پستی ختم ہوگئی۔

Descartes, Rene ڈیکارت، رینے (1596ء۔1650ء):

فرانسیسی فلسفی جو اپنی حسابی کائناتی وضاحتوں اور سائنسی انقلاب کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس نے فلسفے اور سائنس کی ریاضیاتی اصولوں کے مطابق تشکیل نو کی۔

1628ء میں ایک اور فلسفی شاندو (جس کا خیال تھا کہ سائنس صرف امکانات پر استوار کی جاسکتی ہے) سے اپنے ایک معروف مباحثے میں ڈیکارت نے یہ دلیل پیش کی تھی کہ انسانی علم مطلق ایقانیت پر استوار ہونا چاہیے۔ اس کی زندگی کا دوسرا اہم واقعہ 1634ء میں اس نے اپنا وہ مقالہ مکمل کرنا تھا جس میں اس نے نظام شمسی کے بارے میں ایک نظریہ پیش کیا تھا جو کوپرنیکس کے پیش کردہ نظام کی تائید کرتا تھا۔ لیکن جب اس کے علم میں آیا کہ پوپ نے گلیلیو کو اس نظریہ کی تائید کرنے کی وجہ سے سخت سزا دی ہے تو اس نے اپنی تحریر کو دبا دیا یوں کلیسا کی طرف سے ملنے والی سزاؤں سے اپنی گلوخلاصی کی۔

رینے یونیورسٹی سے تحصیل علم کرنے کے بعد فوج میں ملازم ہوگیا تھا۔ 1619ء میں وہ یورپ کا سفر کر رہا تھا تو

اس کا ذہن غیر معمولی علم کی روشنی سے منور ہو گیا اور اس نے ریاضیات کے بعض طریقوں کو سائنسی مابعد الطبیعیات پر منطبق کرنے کا فیصلہ کرنے کے بعد فوج کی ملازمت سے سبکدوشی اختیار کی تھی۔

ڈی سوٹو ہرنانڈو (1498ء۔1542ء): De Soto, Hernando

ایک ہسپانوی مفتش اور فاتح۔ ڈی سوٹو نے پانامہ، نکاراگوا، ہنڈراس اور پیرو کی ہسپانوی فتوحات میں حصہ لیا تھا۔ یہی پہلا ہسپانوی تلاش کار تھا جس نے انکا تہذیب کو دریافت اور فتح کیا تھا۔ جن دنوں وہ کیوبا کا گورنر مقرر کیا گیا تھا اس نے فلوریڈا اور امریکہ کی جنوبی ریاستوں کو جغرافیائی طور پر کھنگالا تھا۔ یہی پہلا یورپی مہم جو تھا جو امریکہ کے مشہور دریا مسسپی کے ساحلوں تک پہنچا تھا۔ اس نے شمالی امریکہ میں تقریباً ۴ ہزار میل کا سفر سونے اور چاندی کی تلاش میں کیا تھا۔ ڈی سوٹو نے وفات بھی مسسپی دریا کے قریب واقع Natches میں پائی تھی۔

ڈی ویلیرا، ایمن (1882ء۔1975ء): De Valera, Eamon

آئرلینڈ کا مدبر، نیویارک میں پیدا ہوا۔ آئرلینڈ میں رونما ہونے والی ایسٹر بغاوت میں حصہ لینے پر قید ہوا۔ (1916ء) بعد ازاں آئرلینڈ میں چلنے والی تحریک آزادی سن فین کا صدر بنایا گیا۔ ڈول ایرون کے سربراہ کی حیثیت سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں چندہ اکٹھا کیا۔ 1921ء میں جب برطانوی حکومت کے خلاف جنگ کے بعد آئرستانی آزاد ریاست قائم کی گئی تو آزاد ریاست کی مخالفت میں 1922ء میں ڈول چھوڑ دی۔ ری پبلک راہنما کی حیثیت سے اس نے مابعد خانہ جنگی کی مذمت کی۔ 1927ء میں اپنی جماعت فیانا فال کے ساتھ ڈول میں داخل ہوا اور 1938ء میں آئرلینڈ کا وزیر اعظم بنا۔ دوسری عالمگیر جنگ میں اس نے آئرلینڈ کو غیر جانبدار رکھا۔ 1948ء میں اسے الیکشن میں شکست ہوئی مگر 51-1954ء اور 1957ء میں پھر وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا۔ 1959ء میں وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا اور صدر منتخب ہوا۔ صدارت سے علیحدگی کے بعد سیاسی سرگرمیاں ترک کر دیں۔

دیونگری: Devangari

سنسکرت زبان میں ''دیو'' ''دیوتا'' کو کہتے ہیں جب کہ نگری سے مراد ''بستی''، ''شہر'' ہے۔ دیونگری سے مراد Divine City سماوی شہر ہے۔ جب کہ اس سے اصطلاحاً مراد وہ رسم الخط ہے جو سنسکرت اور دوسری شمالی ہندوستانی زبانیں لکھنے میں مستعمل ہے۔ یہ ساتویں سے گیارہویں صدی میں رائج ہوا اور قدیم براہمی رسم الخط سے ماخوذ ہے۔

یہ 48 حروف پر مشتمل ہے جن میں سے 34 حروف صوتیہ Consonant ہیں جب کہ 14 حروف علت Vowels ہیں۔ اس رسم الخط کی قدیم شکلوں میں حرف علت ہمیشہ نہیں لکھے جاتے تھے۔

ڈی ویگا لوپ (1562ء۔1643ء): De Vega, Lope

ہسپانوی ڈرامہ نگار جو ہسپانیہ کے عہد زریں سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کے ڈرامے اچھوتے اور اس کے مکالمے بہادرانہ ہوتے تھے۔ ڈی ویگا لوپ کے ڈراموں میں ہسپانیہ کے ماضی کی جھلک نظر آتی ہے۔

Devshirme see Ottoman Empire

Dhaka (Dacca)

ڈھاکہ:

بنگلہ دیش کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر۔ یہ دریائے بوڑھی گنگا کے کنارے واقع ہے۔ ماضی میں یہ مغلیہ صوبہ بنگال کا صدر مقام تھا، 1947ء میں مشرقی پاکستان کا دارالحکومت بنا اور پھر 1971ء میں بنگلہ دیش کا دارالحکومت بن گیا۔ یہاں کم و بیش 700 مساجد واقع ہیں۔ اس لیے اس شہر کو مساجد کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ ڈھاکہ میں ایک مشہور مندر ڈھاکیشوری بھی جو ہندو اور مغل فن تعمیر کی ایک اہم یادگار ہے۔

Dhakaishwari, Temple

ڈھاکیشوری مندر:

سترہویں صدی میں بمقام ڈھاکہ تعمیر کیا جانے والا ایک عظیم ہندو مندر جس پر اسلامی مغل فن تعمیر کے اثرات بڑھے واضح ہیں۔ یہ مختلف عمارات کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً تعمیر ہوئیں۔ ان عمارتوں کے مرکز میں بڑے مندر کے تین گنبد واقع ہیں۔ ان گنبدوں کی ساخت سلطنت مغلیہ کے عہد آخر میں تعمیر کیے جانے والے مسجدوں کے گنبدوں سے بہت مشابہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس مندر کی تعمیر بلال سنین نے کی تھی۔ اس کے بڑے مندر کا صدر دروازہ انیسویں صدی میں تعمیر ہوا تھا۔

Dharma see Hinduism

دھرما:

Dharpad

دھرپد:

یہ کلاسیکی موسیقی کی ایک صنف ہے جس کو راجا مان تنوار والی گوالیار نے پندرہویں صدی عیسوی میں ایجاد کیا تھا۔ یہ قدیم پربندھ کی ایک قسم ہے۔ پربندھ عموماً سنسکرت زبان میں ہوگا یا جاتا ہے۔ راجا مان نے دھرپد مقامی گوالیاری زبان میں مرتب کیے تھے۔ لفظ دھرو کے معنی ہیں قائم یا ٹھہرایا ہوا اور پد سے مراد عام الفاظ ہیں وہ خواہ نثر میں ہوں یا نظم میں۔ چنانچہ اس صنف کا مزاج ٹھہرا ہوا یا قائم ہوتا ہے۔

Divine Comedy, The

طربیہ سماوی:

مشہور اطالوی شاعر دانتے کی طویل نظم۔ دانتے نے اسے خود صرف طربیہ، کا عنوان دیا تھا کیونکہ اس کا انجام خوشگوار ہے۔ ربانی یا سماوی کا اضافہ سولہویں صدی میں کیا گیا۔ دوزخ اور برزخ میں راوی کی راہنمائی قدیم رومی شاعر ورجل Virgil نے کی ہے جب کہ بہشت میں اس کی راہنمائی اس کی محبوبہ بیٹرس Beatrice کرتی ہے۔ اس سماوی سفر میں راہنمائی کے اس انداز سے عیاں ہے کہ دانتے نے اپنا یہ عظیم شاہکار معراج شریف کے سفر سے

متاثر ہو کر لکھی تھی جو اس سے سات سو سال پہلے رونما ہوا تھا۔ دانتے مشہور مسلمان مفکر ابن عربی اور اس کی تصنیف "فتوحات مکیہ" سے متاثر تسلیم کیا جاتا۔ اس نے اپنے طربیہ کو "فتوحات مکیہ" کے انداز میں لکھا ہے۔

ڈائمنڈ سوترا: Diamond Sutra

ایک مقبول عام بدھ مت کی کتاب جو مکالمات کی شکل میں لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ابتدا میں سنسکرت میں لکھی گئی اور ہندوستان سے تعلق رکھتی ہے۔ 400 عیسوی کے قریب یہ چینی زبان میں ترجمہ کی گئی۔ اس میں مہاتما بدھ کی تعلیمات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔ بعد ازاں یہ کتاب چین میں چن بدھ مت کی بنیاد بنی۔

ڈیاز، بارٹولومیو (1450-1500ء): Dias, Bartolomeu

پرتگیز جہاز ران، یہ پہلا یورپی تلاش کار مہم جو تھا جو 1488ء میں راس امید Cape of the Good Hope پہنچا۔ اس سے پہلے وہ کئی مرتبہ مغربی افریقہ کے ساحل تک پہنچ چکا تھا۔ 1481ء میں اسے شاہ پرتگال جان دوم نے حکم دیا کہ وہ افریقہ کے گرد چکر کاٹنے کی کوشش کرے۔ ڈیاز کئی جہازوں پر مشتمل ایک بحری بیڑا لے دریائے اورنج تک افریقی ساحل کے ساتھ ساتھ چلتا گیا مگر پھر تیز ہواؤں نے اسے جنوب کی طرف دھکیل دیا مگر اس نے اپنا سفر جاری رکھا حتیٰ کہ افریقی ساحل کے شمال کی طرف گھماؤ سے اس پر ظاہر ہوا کہ وہ بحر ہند میں پہنچ چکا ہے۔ وہ غالباً اسی طرح اگر سفر جاری رکھتا تو واسکوڈی گاما سے پہلے ہندوستان پہنچ سکتا تھا مگر اس کے ملاحوں نے جو درماندہ اور خستہ حال ہو چکے تھے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ واپس پرتگال لوٹنے پر مجبور ہو گیا واپسی میں اس نے راس امید کو دریافت کیا۔ 1497ء میں ڈیاز نے مغربی افریقہ تک واسکوڈی گاما کے ساتھ سفر کیا مگر واسکوڈی گاما راس امید کا چکر لگا کر آگے بڑھ گیا۔ اور ڈیاز واپس ہو گیا 1500ء میں اس نے آلوریز کو برال کے بحری بیڑے میں ایک جہاز کی قیادت کی اور اس نے برازیل دریافت کیا تھا۔ ڈیاز کی موت بھی جہاز کی غرقابی کی وجہ سے سمندر ہی میں واقع ہوئی تھی۔

جلاوطنی: Diaspora

722 ق م میں شاہ شلمانیزر، نے یہودی ریاست سامریہ پر حملہ کر کے اسے تاخت و تاراج کر دیا۔ نتیجتاً ایک بڑے پیمانے پر آبادی کی منتقلی عمل میں آئی۔ بنی اسرائیل شہر بدر اور جلاوطن کر دیئے گئے اور ان کی جگہ فلسطین میں وہ قیدی آباد کر دیئے گئے جنہیں دوسرے علاقے سے جلاوطن کیا گیا تھا۔ یہ جلاوطنی کہیں جا کر 538 ق م میں ختم ہوئی۔

ڈکنز چارلس (1812ء۔1870ء): Dickens, Chales

مشہور زمانہ انگریز ناول نگار اور سماجی نقاد۔ اس کا بچپن افلاس میں گزرا بارہ سال کی عمر میں سیاہ پالش کے گودام میں کام کرتا رہا۔ ڈکنز نے اپنے ادبی کیریئر کی ابتدا مختلف ماہناموں میں خاکہ نگاری سے کی۔ اس کا پہلا ادبی شاہکار پک وک پیپرز Pick Wick Papers تھا جو 1837ء میں شائع ہوا جس کے بعد 1838ء میں "آلیور

نوٹ: "شائع ہوا" اس کے بعد ناولوں کا سلسلہ چلتا رہا اس کے تقریباً تمام ناول ابتدائی شکل میں قسطوار شائع ہوئے۔
ڈکٹر جراح نگار اور علاج نگاری کے اختراع کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔

Diderot, Denis

دیدرو، ڈینس (1713ء۔1784ء):

فرانسیسی فلسفی اور تحریک روشن خیالی کی ایک سرکردہ شخصیت اور عہد جدید کا ایک ہمہ گیر نابغہ۔ فرانسیسی زبان میں انسائیکلوپیڈیا کی ادارت اور اشاعت (1747ء۔1772ء) اس کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ ہے۔ اس کا فلسفہ اس کی کثیر تصانیف میں بکھرا ہوا ملتا ہے جس میں شدید تشکیک اور بے باکانہ مادیت کا امتزاج ہے۔ اس نے ڈرامہ نگار کی حیثیت سے "پدر خاندان" De Familia La Pere لکھ کر بورژوا ڈرامے کی تخلیق کی۔ اس کے ناول La Religieuos اور دیگر اس کی تصانیف کی طرح اسلوب کے لحاظ سے انفرادیت کے حامل ہیں۔ زندگی کے آخری ایام میں اسے کیتھرائن دوم کی سرپرستی حاصل ہوگئی تھی اور اس سے اس نے سینٹ پیٹرز برگ میں اس سے ملاقات بھی کی تھی۔

Dien Bien Phu

ڈین بین پھو:

فرانسیسی افواج پر ویت منہ کی فتح جس کے ساتھ ہی فرانس کی جنگ ہند چینی کا خاتمہ ہوگیا اور دونوں فریقین معاہدہ امن پر رضامند ہوگئے مئی 1954ء میں ایک فرانسیسی گیرژن پر حملہ کر کے ویت منہ نے اسے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس حملے میں ویت منہ چینی اسلحہ اور دوسری امداد سے لیس تھے۔ اس کے دو ماہ بعد ویت نام سے فرانس کی حکومت ختم ہوگئی۔

Diesel, Rudolf

ڈیزل، روڈلف (1858ء۔1915ء):

جرمن انجینئر جو اپنے ایجاد کردہ دوروں احتراقی قسم کے انجن جو اس کے نام پر ہی ڈیزل انجن کہلاتا ہے۔ کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس نے اپنا یہ ایجاد کردہ انجن 1898ء میں میونخ میں منعقد ہونے والی ایک نمائش میں پیش کیا تھا۔ یہ انجن پیٹرول انجن کی طرح شرارے کو مشتعل کرنے کی بجائے ہوا کے پچکاؤ سے کام لیتا ہے۔ یہ پیٹرول انجن سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔

Diffusion

نفوذ، پھیلاؤ، انتشار:

آثار قدیمہ سے متعلق علم میں ایک ثقافت کے کسی ایک پہلو، اس کے آغاز کی جگہ سے لے کر ایک نئے حلقے تک کا پھیلاؤ، نفوذ کہلاتا ہے۔ علم انسانیات میں یہ خیال کو ثقافتی خدوخال اپنی اساس کسی واحد ماخذ پر رکھتے ہیں۔ بیسویں صدی کے آغاز پر "نفوذ" ثقافتی اختلاف کو سمجھنے کا اہم نظریہ تھا۔

Dingiswayo

ڈنگیزوایو (1770ء۔1896ء):

افریقی فوجی اور سیاسی راہنما اس نے زولو قبائل کو متحد کر کے ایک قوم کی شکل دی تھی۔ اس نے فوج کو بھی ایک نئی تنظیم سے آراستہ کیا تھا۔ ڈنگیز وایو کے ایک دشمن کو ہاتھوں قتل ہو جانے کے بعد زولو کنفیڈریشن کا اقتدار اس کے ایک ساتھی شاکا Shaka نے سنبھال لیا تھا اور اس کو زولو شاہی قرار دیا تھا۔

ڈایوکلیشن (245ء۔313ء): Diocletion

رومی شہنشاہ جس نے ایک غریب گھرانے میں آنکھ کھولی اور فوجی سالار بنا۔ نومیرین Numerian کے قتل کے بعد اس کا جانشین بنا۔ اس نے مشتبہ قاتل ایریس اپیر Arrias aper کو ہلاک کیا۔ پھر کاری نس سے مل کر جو نومیرین کے ساتھ شریک شہنشاہ تھا حکومت کی تا آنکہ کاری نس Carinus خود بھی قتل ہو گیا۔ بعد ازاں ڈائیو کلیشن نے میکسمین کو اپنا شریک شہنشاہ بنا لیا۔

اس کی یہ حکمت عملی بہت کامیاب رہی۔ اسے جزائر برطانیہ پر دوبارہ تصرف حاصل ہوا اور ایرانیوں کو اس نے مطیع کیا۔ سلطنت روما میں خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا۔ مگر اس کے عہد میں عیسائیوں کو سخت اذیتیں دی گئیں۔ اس کی معاشی اصلاحات بھی ناکام رہی اور ڈائیو کلیشن نے جو سلطنت استوار کی تھی وہ اس کی اور میکسمین کی دست برداری کے بعد تقسیم ہو گئی خود ڈائیو کلیشن ان حالات میں گوشہ نشین ہو گیا۔

دیوڈورس (90ق م۔21ق م): Diodorus

رومی مورخ جو سسلی میں پیدا ہوا اور جولیس سیزر کا ہم عصر تھا۔ اس نے تاریخ عالم 40 جلدوں میں لکھی تھی۔ اس عظیم تصنیف کے کچھ حصے ہی دست برد زمانہ سے محفوظ رہ سکے۔ اس مورخ نے سکندر اعظم کے جنازے کے جلوس کی تفصیل اپنی اس کتاب میں رقم کیں تھیں۔

دیوجانس (تقریباً 412ق م۔323ق م): Diogenes

یونانی کلبی فلسفی۔ وہ ایتھنز میں رہتا تھا جہاں اس نے ایک ٹب میں رہ کر سادہ زندگی بسر کرنے کے عقیدے پر زور دیا۔ جب سکندر اعظم نے از راہ اخلاق دیوجانس سے پوچھا کہ فرمایئے میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں۔ تو اس فلسفی نے جواب دیا "آپ میرے لیے فقط دھوپ چھوڑ دیجئے۔" کیونکہ اسکندر کا سایہ اس وقت دھوپ کو روک رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ دیوجانس روز روشن میں لالٹین لے کر انسان کو (یعنی صحیح انسانی نیکیوں کا مظہر) ڈھونڈتا تھا۔ کچھ یہی مضمون مولانائے روم نے یوں بیان کیا ہے۔

وی شیخ باچراغ ہمی گشت گرد شہر
کزدام و دو ملولم و انسانم آرزو ست

دیوستویدس، پیزانیوس (پہلی صدی عیسوی): Dioscorides, Pedanius

پہلی صدی عیسوی کا یونانی طبیب۔ طب میں مستعمل اشیا کے متعلق ایک معیاری کتاب کا مصنف تھا۔

Dionysus

ڈایونی سس:

یونانی دیومالا میں زرخیزی اور شراب کا دیوتا، ناچ اور ڈرامے کا سرپرست دیوتا۔ زیوس Zeus اور کیڈمی Semele کا بیٹا تھا۔ اس کی پرستش میں بھی ویسا ہی جذبہ و جوش پایا جاتا تھا جیسا ڈایونیشیا کے تہوار میں۔ پان Pan اور سائیلی نس Silenus اس کے ساتھی تھے اور یہ عقیدت گزار یکی خواتین میں گھرا رہتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا پوجنا دائمی تھا جو اس کا سرمائی مقام تھا۔ چنانچہ اس طرح اسے لافانی دیوتا سے ہمسری حاصل تھی۔ عالم خفت و دیوتا ہونے کے باعث کبھی اس پر نکس کا گمان بھی ہونے لگتا تھا۔

Disraeli, Benjamin

ڈزرائیلی بنیامن (1804ء۔1881ء):

یہودی النسل برطانوی مدبر اور مصنف اس کے ناولوں مثلاً کانگزبی Connigsby (1844ء) اور سبل Sybil نے اس کے لیے انگریزی ادب میں ایک مقام پیدا کر دیا۔ 1847ء میں پارلیمنٹ کا رکن بنا۔ قدامت پسندوں کے اس گروہ کی قیادت کی جو آزاد تجارت کے لیے "تحفظ" کا طلبگار تھا۔ ڈارپلی کے بعد وزیر اعظم منتخب ہوا (1867ء) اس کے اصلاحات کے بل (1867ء) سے تقریباً 20 لاکھ مردوں کو حق رائے دہی ملا اور قدامت پسند جماعت (ٹوری پارٹی) کو بہت فائدہ پہنچا۔ اس کے دوسری مرتبہ وزارت عظمیٰ پر فائز ہونے کے بعد اس کی خارجہ حکمت عملی جرات مندانہ نہیں تھی۔ مثلاً جزائر فجی (1874ء) اور ٹرانسوال (1877ء) کا الحاق، افغانوں اور زولو قبائل سے جنگ تاہم نہر سویز کے مشترک سرمائے کا بڑا حصہ خرید لینے سے برطانیہ کو بحیرہ روم میں تقویت حاصل ہوئی۔ روس اور ترکی کی جنگ کے بعد اس نے ترکی کو مجبور کیا کہ وہ جزیرہ قبرص کو برطانیہ کے حوالے کر دے۔ برلن کانگریس کے ذریعے جزیرہ نما بلقان میں روس کا اثر و نفوذ کم کرایا۔ ملکہ وکٹوریہ کا مقرب خاص تھا اسی نے ملکہ کی تاجپوشی قیصرہ ہند کی حیثیت سے کرائی۔ جمہوریت اور شہنشاہیت کی دہری حکمت عملی سے ٹوری جماعت میں تازہ روح پھونک دینا بھی اسی کا کارنامہ تھا۔

Disney, Walt

ڈزنی، والٹ (1901ء۔1972ء):

متحرک کارٹون فلموں میں نام پیدا کرنے والا امریکی فلمساز، اکیڈیمی آف آرٹس شکاگو میں تعلیم حاصل کی۔ 1923ء میں ہالی وڈ میں مزاحیہ فلمیں بنانا شروع کیں اور "مکی ماؤس" Mickey Mouse نامی کارٹون فلمی سلسلے سے شہرت حاصل کی۔ اس کی پہلی متحرک کارٹون فلم "سنو وائیٹ اور سات بونے" تھی۔ بعد ازاں اس نے کثیر سرمایہ سے کیلی فورنیا میں ڈزنی لینڈ نامی پلے لینڈ تعمیر کیا جو دنیا کی جدید ترین تفریح گاہ ہے۔

قبۃ الصخرہ:

Dome of The Rock

بیت المقدس کی ایک مقدس پہاڑی کے قریب واقع ایک مسجد جسے ساتویں صدی عیسوی کے آخر میں خلیفہ عبدالملک بن مروان نے تعمیر کرایا تھا۔ یہ مقام یہودیوں اور مسلمانوں دونوں کے لیے محترم ہے۔ یہ وہی جگہ ہے

یہاں یہودیوں کی روایات کے مطابق خدائے لم یزل نے اپنے نبی حضرت ابراہیمؑ کو اپنے فرزند اسحاق کی قربانی کرنے کا حکم دیا تھا۔ بعد ازاں ہیکل سلیمانی بھی اسی مقام کے قرب وجوار میں تعمیر کیا گیا تھا۔ مسلمانوں کی روایات کے مطابق شب معراج آنحضرتؐ اسی چٹان سے آسمانی سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ اسی مقام پر تمام انبیائے کرام جن میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، اور حضرت عیسیٰؑ بھی شامل تھے، آنحضرتؐ کی اقتدار میں نماز ادا کی تھی اور یوں آنحضرتؐ کو امام الانبیاء کا خطاب حاصل ہوا تھا۔

صلیبی جنگوں کے زمانے میں صلیبی جنگجوؤں نے القدس پر قبضے کے بعد اس مقدس عمارت کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنالیا تھا۔

Dominicans (Black Friars)

ڈومینیکن:

رومن کیتھولکوں کا ایک مذہبی سلسلہ جسے سینٹ ڈومینیک نے 1216ء میں قائم کیا۔ آج رومن کیتھولک لباس پر (دوران وعظ) سیاہ جبہ پہنتے ہیں۔ شروع میں سیاہ فرائر Black Friars کہلاتے تھے۔ مطالعات، خطابات پر تعلیم وتدریس میں منہمک رہنے والے مواعظ کے اس سلسلے نے بڑے بڑے ممتاز مذہبی عالم پیدا کیے مثلاً سینٹ ہنس ایکویناس وغیرہ۔

Donatelo

ڈوناٹیلو (1386ء۔1466ء):

ایک اطالوی سنگتراش جس کا مکمل نام۔ Donato Dinicolo Di Beito Di Bardi تھا۔ وہ ابتدائی نشاۃ ثانیہ کے زمانے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے سنگتراشی کے لیے مختلف اشیاء استعمال کیں جن میں کانسی، سنگ مرمر اور مٹی شامل تھی۔ اس کے علاوہ اس نے لکڑی کو تراش کر کئی مذہبی اور غیر مذہبی شاہکار تیار کیے تھے ڈوناٹیلو کی مصوری اور سنگتراشی کلاسیکل، آئیڈلزم اور حقیقی عناصر سے آراستہ ہے۔ اس کے تخلیقی فن پاروں میں سب سے اہم فن پارہ "David" ہے جو اس نے 1425ء میں تخلیق کیا تھا۔ اس کے علاوہ "میری میگیڈیلین" بھی اہم ہے۔

Donne, John

ڈن، جان (1572ء۔1631ء):

انگریز شاعر جو بالعموم مابعد الطبعیاتی شعراء میں عظیم تر سمجھا جاتا ہے۔ اس کی تربیت ایک رومن کیتھولک کے طور پر ہوئی تھی لیکن بعد ازاں یہ ایک اینگلیکن پادری بنا۔ برطانیہ کی شاہی مہر کے محافظ سر ٹامس ایجرٹن کے سیکرٹری کی حیثیت سے اس نے بے حد ترقی کی۔ شاعری میں اسے اپنی ذہانت آمیز مگر ہوس انگیز نظموں، انشائیوں اور منظوم خطوں کے باعث بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ اس کا درباری عزو وقار اس وقت ختم ہوگیا جب یہ راز کھلا کہ اس نے لیڈی ایجرٹن کی بھتیجی این مور سے خفیہ طور پر شادی کرلی ہے۔ بعد میں اس نے بلند نظرانہ مذہبی شاعری کی وجہ سے شہرت حاصل کی۔ مثلاً اس کی نظمیں An Anatomy- the World اور The Progress of the Soul یہ دونوں نظمیں اس نے اپنے ایک مربی کی بیٹی کے مرثیے کے طور پر لکھیں تھیں اور اس کی پہلی اور دوسری برسی

کے موقع پر کی گئی تھیں۔ 1615ء میں وہ پادری بن گیا اور بحیثیت مبلغ اپنی خطابت کے لیے بلکہ مہارت فن کے لحاظ سے بھی بہت بلند پایہ ہے۔ اس کی نثری تصانیف بھی ممتاز ہوئیں۔ ان میں The Pseud Martxr اور Biathanatos بہت اہم ہیں۔ علاوہ ازیں اس کے مذہبی خطبات بھی قابل تعریف ہیں۔ اس کی شاعری احساسات کے لیے بہت بلند پائے کی ہے۔

Don Juan

ڈون جوآن:

مغربی ادب میں متعدد افسانوں کا روایتی ہیرو جس کی زندگی اشبیلیہ Seville کے ڈون جوآن ٹینوریو Tenorio کے سوانح پر مبنی خیال کی جاتی ہے۔ ڈون جوآن ایک لڑکی کو اغوا کرتا ہے اور اس کے باپ کو قتل کر دیتا ہے۔ مقتول کی قبر پر اس کا ایک بت نصب کیا جاتا ہے جسے ڈون جوان ایک دن طنزاً ایک ضیافت پر مدعو کرتا ہے۔ وہ بت واقعی ضیافت میں آ جاتا ہے۔ اور قاتل کو گھسیٹ کر جہنم میں لے جاتا ہے۔ یہ موضوع کئی انگریز شعرا نے جن میں لارڈ بائرن اور جی بی شا بھی شامل ہیں استعمال کیا ہے ایک روایت یہ ہیں کہ چند راہبوں نے اسے قتل کر کے یہ مشہور کر دیا تھا کہ اسے بت گھسیٹ کر جہنم کی طرف لے گیا۔

Don Quixote

ڈون کوئیکزوٹ:

ایک ہسپانوی رومان جس میں بہادری Chivalry پر طنز کی گئی ہے۔ یہ ہسپانوی مصنف سروانٹیس کا شاہکار ہی نہیں بلکہ عالمی ادب کی عظیم ترین تصنیفات میں سے ایک ہے۔ اس کا پہلا حصہ 1605ء میں شائع ہوا تھا۔ جب کہ دوسرا حصہ 1615ء میں شائع ہوا۔ ڈون کوئیکزوٹ ایک دیہاتی برخود غلط نوجوان زمیندار ہے جو اپنے ٹٹو رونیات نام پر سوار ہو کر گھر سے نکلتا ہے اور وہ کارہائے نمایاں کرنا چاہتا ہے جن کا حال اس نے بہادری کی داستانوں میں پڑھ رکھا ہے۔ یہ سب کچھ وہ اپنی محبوبہ ڈیسنا (ایک دیہاتی لڑکی) کے لیے کرنا چاہتا ہے اس سفر میں اس کا دیہاتی ملازم سینکو پیلر اس کا رفیق و مددگار ہے۔ اس رومان کی کہانی بے سروپا مضحکہ خیز واقعات سے بھری پڑی ہے لیکن اس سے وہ دردناک تضاد نمایاں ہو جاتا ہے جو کسی بلند پرواز مگر فریب خوردہ تخیل پرست نوجوان کی تمناؤں اور تلخ حقیقتوں کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے عالمی ادب کا شاہکار تسلیم کیا جاتا ہے۔

ڈورین، یونانی:

Dorian, Greeks

یونانی نسل کی قدیم تر شاخوں میں سے ایک کے افراد۔ خیال ہے کہ وہ سب سے آخر میں یونان پہنچے (1000 ق م سے ذرا پہلے) سپارٹا اور کریٹ ان کے تہذیبی مراکز تھے۔ ان کی بولی کو ایتھنز والے کرخت سمجھتے تھے لیکن اسی سے عنائی شاعری ظہور میں آئی۔ یونان نسل کی دیگر شاخیں یہ ہیں Aeolians، Ionians اور Achaeans۔ ڈورین کو دوسری شاخوں کا فاتح سمجھا جاتا ہے۔

ڈورک طرز تعمیر:

Doric Order

یونانی فن تعمیر کی قدیم ترین طرز۔ ساتویں صدی میں یہ فن تعمیر ایک واضح صورت اختیار کر گیا تھا اور پانچویں صدی میں تکمیل کو پہنچا تھا۔ پارتھینان Parthenon اس فن تعمیر کا مکمل نمونہ ہے۔ یونان کے ڈورک ستون کی کوئی کری نہیں ہوتی۔ اس کی لاٹھ بھاری بھرکم اور کمر پتلی ہوتی ہے۔ ستون کا سرا اوپر سے بھی سادہ ہوتا۔ نسکن طرز جو اٹلی میں سولہویں صدی میں رائج ہوا وہ ڈورک طرز ہی کی ایک سادہ شکل ہے۔

douglass, Frederic (1818ء-1895ء): ڈگلس، فریڈرک

غلامی کی تنسیخ کا حامی ایک امریکہ مدبر جو تحریک آزادی نسواں کا ترجمان بھی تھا۔ اسے امریکی تاریخ میں 19ویں صدی کا سب سے بااثر افریقی امریکی راہنما قرار دیا جاتا ہے۔ اس نے اپنی تین تصنیفات میں لکھا تھا کہ کسی علاقے کے باشندے غلامی کو خود ہی علاقہ بدر کر سکتے ہیں۔

Downing Street

ڈاؤننگ اسٹریٹ:

لندن کا ایک مشہور علاقہ جہاں برطانیہ کے اہم سرکاری دفاتر اور وزیر اعظم برطانیہ کی رہائش گاہ واقع ہے یہ 10 اور 11 ڈاؤننگ اسٹریٹ ہیں۔ برطانوی وزیر اعظم اور برطانوی وزیر خارجہ کے دفاتر بھی اسی علاقے میں واقع ہیں۔

Doyle, Sir Arthur Conan (1859ء-1930ء): ڈائیل، سر آرتھر کونن

انگریز مصنف اور مشہور ترین افسانوی سراغ رساں، شرلک ہومز کا تخلیق کار، اس کی سراغ رسانی کہانیوں میں Sign of the Four, A Study in Scarlet, Memoir of Sherlock House اہم کہانیاں ہیں۔ سر آرتھر کونن ڈائیل اپنی عمر کے آخری حصہ میں روحانیت کا قائل ہو گیا تھا اور سر الیور لاج کے ساتھ مل کر ارواح سے تعلق پیدا کرنے کے لیے تجربات بھی کر رہا تھا مگر اس کی وجہ شہرت اس کا لافانی کردار شرلاک ہومز ہی ہے۔

Dravidians, The

دراوڈ:

ہندوستان کی قدیم ترین نسل جس نے بتدریج شمالی ہندوستان میسوپوٹیمیا کی طرف نقل مکانی کی۔ کہیں کہیں ان کی ٹولیاں راستے ہی میں آباد ہو گئیں۔ جیسے بلوچستان میں بروہی۔ دراوڑوں کو ہندوستان سے نووارد آریاؤں نے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا چونکہ دراوڑ آریاؤں سے تہذیب و تمدن میں کم تر تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ بہترین جنگجو بھی تھے۔ دراوڑوں نے جنوبی ہندوستان میں کئی صدیوں تک اپنا تسلط قائم رکھا۔

Dreadnaught HMS (His Majesty's ship): زیادہ مسلح جنگی بحری جہاز:

برطانیہ میں 1907ء میں تیار کیے جانے والے زیادہ مسلح جنگی جہاز۔ اس جہاز پر دس توپیں 12 انچ دہانے

کی نصب تھیں اور یہ اس زمانے کے بحری جنگی جہازوں سے دوگنا مسلح تھا۔ اس کے علاوہ اس کی رفتار بھی اس زمانے کے بحری جنگی جہازوں سے کافی زیادہ تھی۔ یہ دخانی بحری جہاز تھا اور اس کی ٹربائنیں کوئلے یا تیل سے چلتی تھیں۔ اس جنگی بحری جہاز کی تیاری سے متاثر ہو کر جرمنی نے ایسے ہی مسلح بحری جنگی جہازوں کی تیاری شروع کر دی تھی اور اس کے بعد فرانس اور امریکہ بھی سبقت کی اس دوڑ میں شامل ہو گئے تھے۔ جرمنی اور جاپان کے فولاد سازی میں ترقی پانے کی وجہ سے جرمنی اور انگلستان میں اسلحہ سازی کی دوڑ شروع ہو گئی جو بالآخر 1914ء میں جنگ عظیم اول پر منتج ہوئی۔

Dreyfus Affair

قضیہ ڈریفس:

اس قضیہ کی ابتدا ایک تحریر کے انکشاف سے ہوئی، جو پیرس میں جرمنی کے اتاشی میجر شوارزکوپن کے نام تھی اور جس میں لکھنے والے نے شوارزکوپن کو فرانس کی چند خفیہ دستاویزیں مہیا کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ (1894ء) کپتان ڈریفس (1859ء۔1935ء) کو فوجی عدالت نے انداز تحریر کی سرسری مشابہت کے خفیف سے ثبوت کی بنا پر غداری کا الزام لگا کر گرفتار کر لیا۔ حالانکہ ڈریفس مسلسل اپنی بے گناہی کا اعلان کرتا رہا۔ مگر یہودی ہونے کی وجہ سے نیز السامی کا باشندہ ہونے کی وجہ سے ججوں کی رائے اس کے خلاف ہی رہی۔ چنانچہ اسے عمر قید کی سزا سنا کر ''ڈیولز آئی لینڈ'' بھیج دیا گیا۔ (1894ء) دو سال بعد کرنل ژوژ پیکار کو ثبوت مل گیا کہ تحریر دراصل میجر فرومین والیسن استر ہازی کی ہے مگر ارباب اقتدار نے پیکار کا منہ بند کر دیا۔ 1897ء میں ڈریفس کے بھائی کو بھی یہی ثبوت مل گیا اور اس نے نئے سرے سے عدالتی تحقیقات کرانے پر زور دیا۔ غرض یہ معاملہ ایک اہم سیاسی معاملہ بن کر فرانس کے دو مخالف گروہوں میں دس سال تک وجہ کشمکش بنا رہا۔ شاہ پسندوں، عسکریت پسندوں اور بیشتر کیتھولکوں نے ڈریفس کے خلاف گروہ بندی کر لی۔ دوسری طرف جمہوریت پسند اشتراکی اور پادریوں کے مخالف ڈریفس کی اس معاملے میں بے گناہی کا دم بھرتے تھے۔ ابتداء میں مخالفین اپنی دروغ گوئیوں اور جعل سازیوں کی وجہ سے غالب رہے۔ استر ہازی کو عدالت نے بری کر دیا۔ اسی دوران مشہور فرانسیسی مصنف ایمیلی زولیا نے ایک مقالہ ''میں الزام دیتا ہوں'' کے عنوان سے شائع کروایا جس میں حکام کو ڈریفس پر غلط مقدمہ بنانے کا مجرم قرار دیا۔ اسے بھی سزائے قید دی گئی مگر 1898ء میں جس میجر نے ڈریفس کے خلاف جعلی شہادت تیار کی تھی اس نے خودکشی کر لی یوں ڈریفس کے مقدمے پر نظر ثانی کرنا ناگزیر ہو گئی چنانچہ عدالت عالیہ نے ایک نئی فوجی عدالت کو تفتیش کرنے کا حکم دیا جس نے ڈریفس کو دوبارہ مجرم گردانا مگر صدر فرانس نے اسے معاف کر دیا۔ مگر اس کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے تحریک جاری رہی اور آخر 1906ء میں عدالت عالیہ نے اسے بے گناہ قرار دے کر اسے اس کے فوجی عہدے پر بحال کر دیا۔ اس سے کلیسا کی ساکھ بگڑ گئی اور فرانس میں کلیسا اور حکومت کی علیحدگی لازم ہو گئی۔

دروز:

Druze

گیارہویں صدی عیسوی میں قائم ہونے والا ایک سیاسی اور بدعتی مسلمانوں کا فرقہ جو جنوب مغربی شام اور

لبنان میں آباد ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اس فرقہ کا بانی فوت نہیں ہوا بلکہ روپوش ہو گیا تھا اور ایک دن ضرور واپس آ کر دروز شہر سے عہد کا آغاز کرے گا۔ دروز انیسویں صدی سے لبنان کی سیاست میں ایک اہم رول ادا کر رہے ہیں۔

Dryden, John ڈرائیڈن، جان (1631ء۔1700ء):

انگریز شاعر، ڈرامہ نگار اور نقاد۔ پہلی بار اپنی رزمیہ نظم Herolck Stanza کی وجہ سے جو کرام ویل کی یاد میں لکھی گئی تھی، انگلستان میں متعارف ہوا۔ مگر بعد میں ''مراجعت اختر Astraea Redux لکھ کر انگلستان کے بادشاہ چارلس دوم کا خیر مقدم کیا اور بادشاہت کے دوبارہ قائم ہونے کے زمانے میں امتیاز حاصل کیا۔ 1668ء میں دربار شاہی سے ''ملک الشعرا'' کا خطاب ملا۔ رومن کیتھولک عقیدہ اختیار کر لیا، اس لیے ولیم سوم کی تخت نشینی پر اگرچہ ملک الشعرا کے عہدے اور مراعات شاہی سے محروم ہو گیا، لیکن پھر بھی ممتاز رہا۔ اس کی چند طویل نظموں کے عنوانات یہ ہیں۔ ''سال تحیرات Annus Mirabicis (1667ء)، ابسلم اور اکٹوفل Absalom & Achitophel اور ہرن اور چیتا The Hind and Panther۔ اس کے ڈراموں میں فتح غرناطہ، اورنگ زیب اور سب محبت کے لیے All for Love شامل ہیں۔ اس کے انشائیے (مضامین) اپنے اسلوب بیان کی وجہ سے بہت پسند کیے جاتے تھے۔ اس نے اعلیٰ درجے کے تنقیدی دیباچے، تمہیدیں اور مقالات بھی لکھے۔ اس نے تمثیلی شاعری پر انشائیہ۔ Essay of Pramatick Poetry بہت خوب لکھا تھا۔ اس نے کئی لاطینی تصانیف کا بھی ترجمہ کیا اور لاطینی ادب کو انگریزی میں منتقل کیا تھا۔

Durate, Juan Pablo ڈیوریٹ جوآن پیبلو (1813ء۔1876ء):

امریکی جمہوریہ ڈومنکن کا بابائے آزادی، 1843ء میں ڈیوریٹ نے جزیرے ہسپانیولا کے مشرقی حصے سے ہیٹی کی حکومت ختم کرنے کی کوشش کی۔ اگرچہ وہ اس میں ناکام رہا اور اسے فرار ہونا پڑا مگر 1844ء میں یہ بغاوت دوبارہ زور پکڑ گئی اور ڈومینکین جمہوریہ نے اعلان آزادی کر دیا۔ ڈیوریٹ اس اعلان آزادی کے بعد واپس آیا مگر آزادی کے بعد ایک فوجی آمر نے اسے وینزویلا جلاوطن کر دیا۔

Durand Line ڈیورنڈ لائن:

1893ء میں افغانستان اور برطانوی ہندوستان کے درمیان ایک سرحدی معاہدہ طے پایا جس کے نتیجے میں سر مالیمر ڈیورنڈ کی نگرانی میں برطانوی ہندوستان اور افغانستان کے درمیان ایک بین الاقوامی سرحد کا تعین کیا گیا۔ اس معاہدہ کی رو سے یہ دونوں ملکوں کے درمیان حد فاصلی قرار پائی۔ اس معاہدے کی منظوری کی افغان حکمران امیر حبیب الرحمن نے دی۔ 1905ء میں اس معاہدہ کی تجدید کی گئی اور 1919ء میں معاہدہ راولپنڈی کے ذریعہ ایک مرتبہ پھر ان معاہدے کی توثیق ہوئی۔

Dunkirk Battle of
جنگ ڈنکرک (1940ء):

ڈنکرک شمالی فرانس کا ایک قصبہ ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران 1940ء میں اس نے عالمی شہرت حاصل کی تھی۔ جب تقریباً 335000 اتحادی سپاہی جو رود بار کی بندرگاہوں پر جرمن پیش قدمی کی وجہ سے محصور ہو گئے تھے۔ یہاں سے چھوٹے بڑے جہازوں کے ذریعے سے انگلستان منتقل کر دیئے گئے بعد ازاں جرمن یہاں اتحادیوں کے خلاف مئی 1945ء تک ڈٹے رہے۔

Dupleix, Joseph-Francois
ڈوپلے جوزف فرانس:

پانڈی چری (ہندوستان) کا فرانسیسی گورنر جنرل (1741ء۔1784ء) 1740ء میں اس نے مدراس پر قبضہ کیا اور برطانوی حملوں کے باوجود پانڈی چری پر قابض رہا۔ اس نے ہندوستان میں فرانسیسی برتری کا منصوبہ تیار کیا تھا۔ مسلح قوت اور ساز باز کر کے ناٹک اور دکن کے بیشتر علاقوں کا مالک بن گیا۔ لیکن رابرٹ کلائیو کی سرکردگی میں انگریزوں نے فرانسیسی حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ ڈوپلے کو واپس فرانس بلا لے۔ اس طرح ہندوستان میں فرانسیسی حکومت کے قیام کے منصوبے پر پانی پھر گیا اور ڈوپلے جو ایک ذہین آدمی تھا مفلسی کی حالت میں مرا۔

Durer, Albrecht
ڈیویر برالبر بخت (1471ء۔1528ء):

ایک جرمن مصور جس کی بنائی ہوئی تصویروں سے اس کے گہرے مشاہدے اور جزئیات نگاری کا ثبوت ملتا ہے۔ نورمبرگ میں پیدا ہوا اور وہیں اس نے 1494ء میں اپنا اسٹوڈیو قائم کیا تھا۔ اس کی تصویروں میں مکاشفہ Apocalyps اور بلائے عظیم Great Passion کے لیے اس نے چوبی نقش Wood Cut تیار کیے۔ 1505ء سے 1507ء تک وینس میں قیام کیا اور اپنے انتہائی بارآور دور میں کئی گرجاؤں کی قربان گاہوں کے لیے منقش پردے بنائے اور اپنی مشہور ترین کندہ تصویریں بنائیں۔

Dutch East India Company
ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی:

1621ء میں یہ کمپنی تجارت کی غرض سے ہالینڈ میں قائم کی گئی۔ 1623ء میں اسے منظم کیا گیا۔ اس نے نیونیدرلینڈ قائم کیا (نیویارک) سے خط سرطان اور کیپ آف دی گڈ ہوپ کے درمیانی علاقہ اور امریکہ میں نیوفاؤنڈلینڈ اور میگلان کی آبنائے کے درمیانی علاقے میں تقریباً مکمل اختیارات حاصل تھے۔ دیکھئے Company۔

Dutch Republic
ڈچ ری پبلک:

بعد پہلے یہ ری پبلک آف یونائیٹڈ نیدرلینڈز کہلاتی تھی اور شمالی سمندر کے نشیبی ممالک پر مشتمل تھی۔ 1559ء سے 1609ء تک نیدرلینڈ کے 15 صوبوں نے اسپین کے خلاف ایک جنگ آزادی لڑ کر جو ڈچ بغاوت کہلاتی ہے

آزادی حاصل کی اور پھر یہ ڈچ ری پبلک میں شامل ہو گئے۔ ڈچ ری پبلک دو صدیوں تک یورپ میں ایک بڑی طاقت رہی اور سترہویں صدی جو اس کا زریں عہد ہے اس میں اس نے بہت سی دولت کمائی۔ پھر انگلستان اور فرانس سے طویل جنگیں لڑنے کی وجہ سے یہ کمزور پڑ گئی اور زوال پذیر ہو گئی 1795ء میں انقلاب فرانس کے دوران فرانسیسی حملے کی وجہ سے یہ ختم ہو گئی۔

"E"

Eastern Orthodox Church

مشرقی راسخ العقیدہ کلیسا:

مسیحی کلیسا کے مشرقی بازو، روس، یونان اور مغربی ایشیا کا وہ فرقہ جو پاپائے قسطنطنیہ کا مقلد ہے۔ اس کی ابتداء بازنطینی شہنشاہیت کے کلیسا سے ہوئی تھی اور یہ یونانی روسی بلغاریہ اور رومانیہ وغیرہ کے قومی کلیساؤں پر مشتمل ہے۔ یہ کلیسا رومن کیتھولک کلیسا سے 1054ء میں عیسائی عقائد کے رسمی اعلان جو 381ء میں نائیسائی قسطنطنیہ کونسل میں کیا گیا تھا کی ایک شق پر اختلاف کی وجہ سے علیحدہ ہو گیا تھا۔

Eastern Roman Empire

مشرقی رومی سلطنت:

رومی سلطنت کا مشرقی حصہ جس پر قسطنطنیہ سے حکومت کی جاتی تھی اور 476ء کے بعد مورخین نے اسے بازنطینی سلطنت کا نام دیا تھا، مشرقی رومی سلطنت بھی کہلاتا ہے۔ رومی سلطنت کا پہلی صدی عیسوی میں مشرقی بحرہ روم کے علاقوں میں پھیلاؤ جس میں یونان اور مصر بھی شامل تھے اور مشرق وسطی کے اور کئی علاقے بھی شامل تھے۔ یہ یونانی سلطنت بھی کہلاتا ہے۔ 330ء میں شہنشاہ قسطنطین اول نے بازنطیم کی قدیم یونانی نوآبادی کو قسطنطنیہ کا نام دے کر رومی سلطنت کا دوسرا دارالحکومت قرار دیا تھا۔ چوتھی صدی کے اواخر میں شہنشاہ ویلنٹینین Valentinian مغرب میں اور اس کا بھائی ویلنس Valens مشرق میں حکمران بن گئے اور سلطنت کو دو حصوں مغربی اور مشرقی میں منقسم کر دیا گیا۔ ان دونوں حصوں کے اب الگ الگ شاہی دربار تھے۔ مغربی رومی سلطنت کے زوال کے بعد قسطنطنیہ اور مشرقی سلطنت بھی رومی سلطنت قرار پائے۔ اور بازنطینی سلطنت کے نام سے پہچانے جانے لگے۔ چھٹی صدی میں مشرقی رومی شہنشاہ جسٹینین کے عہد میں یہ سلطنت شمالی افریقہ، اٹلی، اسپین، مصر و شام تک وسیع ہو گئی مگر اسلام کے ظہور میں آنے کے بعد مشرقی رومی سلطنت بھی آہستہ آہستہ زوال پذیر ہو گئی اور 1453ء میں بالآخر ترکوں کے ہاتھوں اس کا سقوط عمل میں آیا۔

East india Company see Company, East India.

East India Company, Dutch, see Dutch East India Company

Eastern Gangas, The Dynasty of

مشرقی گنگا کی بادشاہت:

یہ بادشاہت گیارہویں صدی کے وسط میں کالنگا (اڑیسہ) میں راجہ اول نے قائم کی یہ اگلے تقریباً تین سو سال 1402ء تک قائم رہی۔ اس میں پندرہ بادشاہ ہو گزرے۔ ان میں دوسرا راجہ انتاورمان زیادہ مشہور تھا۔

East Timor

مشرقی تیمور:

پہلے یہ پرتگیزی تیمور کہلاتا تھا۔ آج کل یہ ایک آزاد مملکت ہے جو جزیرہ تیمور کے مشرقی حصے میں قائم ہے

اب کر مغربی حصہ انڈونیشیا کے زیر انتداب ہے۔

یہ آسٹریلیا سے تقریباً 360 میل دور شمال مغرب میں ملائی مجمع الجزائر میں واقع ایک جزیرہ ہے۔ دسمبر 1976ء تک اس کے دو حصے تھے۔ مغربی حصہ انڈونیشیا میں شامل تھا اور مشرقی حصہ پر سولہویں صدی سے پرتگیز قابض چلے آرہے تھے۔ 1965ء میں مشرقی تیمور کے لوگوں نے مارکسی جماعت فریلین Fretilin کی قیادت میں پرتگالیوں کے خلاف مسلح جدوجہد شروع کی اور 1975ء تک کافی علاقے پر قبضہ کرلیا۔ ڈیلی Dili اس علاقے کا سب سے بڑا شہر اور بندرگاہ ہے۔ 17 جولائی 1976ء کو مشرقی تیمور کو انڈونیشیا نے اپنا 27 واں صوبہ قرار دیا اور نومبر 1976ء میں پرتگال نے اسے آزاد کردیا۔ دسمبر 1976ء میں انڈونیشیا نے حملہ کر کے اس علاقے کو بھی انڈونیشیا میں شامل کرلیا۔ مگر بعد ازاں 1992ء میں علیحدگی پسند گروپ وجود میں آگئے جنھوں نے انڈونیشیا سے آزادی کے لیے جدوجہد شروع کردی اور بالآخر 2002ء میں انڈونیشیا سے علیحدہ ملک قرار پایا۔

Edict of Milan, see Milan Edict.

Edict of Nantes, see Nantes Edict.

Edict of Worms, see Worms Edict.

Edifice (پرشکوہ عمارت)

Edison, Thomas Elva :(1847ء۔1931ء) ایڈیسن، تھامس ایلوا

امریکی موجد جس نے کبھی رسمی تعلیم نہیں پائی تھی۔ مگر اس کے باوجود اس نے بہت سی الیکٹریکل ایجادات کیں جن میں سب سے زیادہ معروف فونوگراف (1877ء) اور برقی بلب (1879ء) کی ایجادات ہیں۔ ایڈیسن نے اپنی ایک ورکشاپ اور لیبارٹری مینلو پارک، نیوجرسی میں تعمیر کی تھی اور اس ورکشاپ میں تقریباً 1000 ایجادات کر کے اپنے نام پر پیٹنٹ کرائی تھیں۔ ایڈیسن کی یہ ایجادات آج کے جدید معاشرے کی انتہائی اہم ضروریات میں شامل ہیں۔ مثلاً یہ ایڈیسن ہی تھا جس نے دنیا کا اولین برقی روشنی کا مرکزی بجلی گھر تعمیر کیا تھا۔ اور لوگوں کو بجلی فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اس کی ایجادات میں ایک کائی نیٹوسکوپ یعنی سینما کا ابتدائی نمونہ بھی شامل ہے۔

Edo ایڈو:

جاپانی دارالحکومت ٹوکیو کا قدیم نام۔ یہ شہر جاپان کے ایک زرخیز زرعی میدان Kanto کے مین وسط میں واقع ہے۔ یہ شہر سولہویں صدی میں ایک جاپانی جنگجو سردار ٹوکوگاوالیاسو Tokugawaleyasu کے اس مقام پر اپنا ہیڈ کوارٹر تعمیر کرنے سے پہلے ایک گاؤں کی حیثیت رکھتا تھا۔ 1603ء میں جب اس سردار نے شوگن بننے کا اعلان کیا۔ یہ شہر جاپانی حکومت کا مرکز بن گیا۔ اٹھارہویں صدی تک یہ شہر ایک تجارتی مرکز بن چکا تھا اور اس نے جاپانی ثقافتی مرکز کی بھی حیثیت اختیار کرلی۔ اس زمانے میں اس کی آبادی بیس لاکھ نفوس پر مشتمل تھی اور یہ دنیا کے

بڑے شہروں میں سے ایک تھا۔ 1868ء میں یہی حکومت کی بحالی کے دوران جاپانی شہنشاہ نے کیوٹو Kyoto کو
کر ایڈو کو اپنا دارالحکومت قرار دیا اور اس کا نام ٹوکیو رکھ دیا جس کا مفہوم جاپانی زبان میں مشرقی دارالحکومت ہے۔

مزید دیکھئے Tokyo, Shogun۔

Edward

ایڈورڈ:

انگلستان کے بادشاہ

ایڈورڈ اول: (1239ء۔ 1307ء) یہ بادشاہ 1272ء سے 1307ء تک برسر اقتدار رہا۔ یہ شاہ ہنری سوم کا بیٹا تھا۔ اس نے پورے جزائر برطانیہ میں انگریزی راج قائم کرنے کی اہم کوششیں کیں۔ قانونی اصلاحات بالخصوص سٹیٹیوٹس آف ویسٹ منسٹر کی بدولت تاریخ میں برطانوی جسٹینین کہلاتا ہے۔

ایڈورڈ دوم: (1284ء۔ 1327ء) یہ ایڈورڈ اول کا بیٹا تھا۔ اس کے عہد کے دو ناخوشگوار واقعات ہیں۔ اول اندرونی خلفشار، دوم اسکاٹ لینڈ کا چھن جانا۔ یہ بادشاہ بالآخر تخت سے دستبردار کر دیا گیا تھا اور بعدازاں قتل کر ڈالا گیا۔

ایڈورڈ سوم: (1312ء۔ 1377ء) اس کا عہد حکومت 1327ء سے 1371ء تک ہے۔ یہ ایڈورڈ دوم کا بیٹا تھا۔ 1330ء تک اس کے والد کے دستبردار اور قتل کیئے جانے کے بعد اقتدار ازابیلا اور راجر ڈی مورٹیمر کے پاس رہا 1330ء میں ایڈورڈ سوم بزور اختیارات کا مالک بنا۔ اسی کے عہد میں انگلستان میں "سیاہ موت" نامی طاعون کی وبا پھیلی جس سے آبادی کا بڑا حصہ تباہ ہو گیا۔ اسی کے عہد میں جان وکلف مذہبی اضطراب کا ترجمان بن گیا تھا۔ پارلیمنٹ نے اس کو جنگ کے لیے مطلوبہ روپیہ حاصل کرنے کی منظوری نہیں دی تھی بلکہ بادشاہ کو ایسی مراعات دینے پر مجبور کر دیا تھا کہ پارلیمنٹ کو برقرار رکھنا لازم قرار پایا۔

ایڈورڈ چہارم: (1442ء۔ 1483ء) یہ رچرڈ ڈیوک آف یارک کا بیٹا تھا۔ (دیکھئے War of Roses) اس کے عہد میں اس کے منحرف چچازاد بھائی ارل آف وارک نے جو فرانس بھاگ گیا تھا۔ معزول بادشاہ ہنری ششم کی ملکہ مارگریٹ آف انجو سے مل کر انگلستان پر فوج کشی کی اور ہنری کو تخت پر بحال کر دیا۔ مگر ایڈورڈ کے ہاتھوں آخری شکست کھانے کے بعد ہنری کو ٹاور میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اور ایڈورڈ نے بعدازاں چین سے حکومت کی۔

ایڈورڈ پنجم: (1470ء۔ 1483ء) یہ کمسن بادشاہ اپنے چچاؤں رچرڈ ڈیوک آف گلاسٹر اور ارل آف ریورز (Rivers) کی جنگ اقتدار میں مہرے کی حیثیت رکھتا تھا۔ گلاسٹر نے اس بادشاہ اور اس کے بھائی کو ٹاور میں نظر بند کر کے انہیں ناجائز اولاد قرار دیا تھا اور خود رچرڈ سوم کے نام سے تخت نشین ہو گیا تھا۔

ایڈورڈ ششم: (1537ء۔ 1557ء) یہ اپنے باپ ہنری ہشتم کا جانشین (1547ء۔ 1553ء) بنا۔ کمسنی کے باعث کونسل آف ریجنسی بنا دی گئی۔ جو بادشاہ کے ماموں اور محافظ ایڈورڈ سیمور، ڈیوک آف سمرسٹ

کے زیر اقتدار تھی کسانوں کے مسائل سے سمرسٹ کی ہمدردی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کا تختہ جان ڈوڈے، ڈیوک آف برگنڈی نے الٹ دیا اور بادشاہ کو تاج وتخت لیڈی جین گرے کے حوالے کرنے پر مجبور کر دیا۔

ایڈورڈ ہفتم: (1841ء۔1910ء) یہ ملکہ وکٹوریہ کا بیٹا تھا۔ ساٹھ برس تک ولی عہد، پرنس آف ویلز رہا۔ اپنی والدہ کے بعد 1901ء میں تخت نشین ہوا دارا امراء کے اختیار کو محدود کرنے کے معاملے میں اس نے بادل نخواستہ ہاؤس آف لارڈز کے ساتھ تعاون کیا۔ 1910ء میں بعارضہ نمونیہ وفات پائی۔

ایڈورڈ ہشتم: (1894ء۔1972ء) یہ شاہ جارج پنجم کا بیٹا تھا۔ 1936ء میں تخت نشین ہوا مگر ایک امریکی یہودی خاتون مسز سمپسن سے شادی کے مسئلے پر اس کا پارلیمنٹ سے اختلاف ہوا تو اس نے اس خاتون سے شادی کے لیے تاج وتخت سے 1936ء میں دستبرداری قبول کر لی اور اس سے شادی کر کے پیرس منتقل ہو گیا اور بہاما کا گورنر رہا۔

قدیم مصری تہذیب: Egyption Civilisation Ancient

مصر کی تاریخ تقریباً پانچ ہزار سال قدیم ہے۔ اس کی تہذیب دنیا کی اولین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ اس نے 3200 ق م کے لگ بھگ ایک متحدہ سلطنت کی شکل اختیار کی تھی۔ اس قدیم تہذیب نے بھی دنیا کی دوسری قدیم تہذیبوں ہی کی طرح دریا کے کنارے جنم لیا۔ دریائے نیل کے کنارے جنم لینے والی یہ تہذیب اس وقت کی ترقی یافتہ ترین تہذیبوں میں سے ایک تھی۔ مصر قدیم کے بادشاہ فرعون کہلاتے تھے۔ یہ فراعنہ تقریباً 3000 سال تک برسر اقتدار رہے۔ مصر کی قدیم سلطنت جو 2780 قبل از مسیح سے 2280 قبل از مسیح تک قائم رہی اس میں چار شاہی خاندان برسر اقتدار آئے۔ یہی زمانہ قدیم مصری تہذیب کے عروج کا کلیدی زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔ اسی کے دوران مصریوں نے اپنے حجری طرز تعمیر کو ترقی دے کر ایک یادگار فن بنا دیا۔ یہ اہراموں کی تعمیر کا زمانہ تھا۔ جس کی عظیم ترین مثال خوفو کے اہرام کی صورت میں آج بھی غزہ Giza مصر میں موجود ہے۔ مصر کے اہراموں کے اندرونی دیواروں پر ایسی منظر کشی کی گئی ہے جس سے اس تہذیب کے زیر اثر روزمرہ زندگی کی جھلکیں نظر آتیں ہیں۔ کہیں فلاحین (مزدوروں اور کسانوں) کے ہیولے، کہیں ہل کھینچنے والی ایک مریلی سی گائے کہیں شام کی خاک آلودہ زردی افق پر پھیلی نظر آتی ہے۔

مصر کے قدیم باشندوں میں بقائے دوام کی شدید خواہش پائی جاتی تھی۔ وہ زندگی بعد از موت کے قائل تھے اور یہی ان کی تہذیبی ترقی کا راز تھا۔ وہ موت کے بعد کی زندگی کو سنوارنے کے لیے اہراموں میں ہر قسم کی آسائش زندگی کے سامان فراہم کرتے تھے۔ ان کے اہراموں سے ملنے والے نوادرات اس بات کے گواہ ہیں۔ مصری اپنی لاشوں کو عمل حنوط سے گزارتے تھے۔ موت کی رمزیت کو قدیم مصری ثقافت میں مرکزی مقام حاصل تھا۔ ان کی ہر قسم کی ترقی اسی عقیدے کے گرد گھومتی تھی۔

مصر کی اوسط سلطنت کے عہد میں آمن دیوتا، اوسیرس دیوتا اور آئی سس دیوی کی پرستش غالب رہی۔ اسی عہد

مصر پر ہائیکوسوس چرواہے فاتحین نے حملہ کیا۔ نئی بادشاہت کے زمانے میں بھی نفرتیتی اور ہت شپ سوط جیسی کئی ایک ملکائیں ہوگزریں جنہوں نے اقتصادی اور تہذیبی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ 525 ق م مصر کو ایرانیوں نے فتح کیا تھا۔ ہیروغلیف، قدیم مصری رسم الخط ہے جسے اوزیتا پتھر کی دریافت کے بعد پڑھا جا سکتا ہے۔

آئین شائن البرٹ (1879ء۔1955ء): Einstein, Albert

نظریاتی طبیعیات کا بیسویں صدی کا عظیم ترین ماہر، جرمن نژاد، بعدازاں امریکن شہریت اختیار کر لی۔ جرمنی میں تعلیم مکمل کر کے سوئٹزرلینڈ میں ادویا سازی میں ملازمت کی۔ 1905ء میں اپنا مشہور نظریہ خصوصی اضافیت پیش کیا اور یہ ثابت کر کے کہ مادہ اور توانائی ایک دوسرے میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ طبیعیات میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اس نظریہ کی بنیاد پر اینجی توانائی دریافت ہوئی۔ 1916ء میں اس نے نظریہ اضافیت کی عمومی تشریح پیش کی۔ 1921ء میں نظریاتی طبیعیات بالخصوص ضیا کیمیائی اثر کی تحقیق پر نوبل پرائز ملا۔ 1933ء میں ہٹلر کے برسراقتدار آنے پر یہودی ہونے کی وجہ سے زیر عتاب ٹھہرا اور اسے امریکہ میں پناہ لینی پڑی۔ 1933ء سے 1945ء تک پرنسٹن یونیورسٹی میں طبیعیات کا پروفیسر رہا۔ 1939ء میں اس نے صدر امریکہ روزویلٹ کو ایٹم بنانے کی تجویز پیش کی جس پر 1945ء میں عمل ہوا۔ پرنسٹن میں وفات پائی۔

آئرکسن، لیف (حیات 1000ء): Eiriksson, Leif

ایک اسکینڈے نیویائی ٹی کنگ تلاش کار مہم جو جس نے 1000ء کے لگ بھگ براعظم شمالی امریکہ دریافت کیا تھا۔ اس کی دریافت شمالی امریکہ کے اثریاتی ثبوت نیوفاؤنڈ لینڈ اور کینیڈا میں مل چکے ہیں جو اس کی مہم جوئی کی داستان کی تصدیق کرتے ہیں۔ لیف ایرکس، ایرک دی ریڈ کا بیٹا تھا جس نے گرین لینڈ دریافت کیا تھا۔ ایرکس نے ون لینڈ دریافت کیا تھا جسے اب نواسکوٹیا Nova Scotia کہتے ہیں۔ آئرکس نے اپنی اس مہم کا آغاز گرین لینڈ سے کیا تھا گرین لینڈ میں اس زمانے میں بہت سی وائی کنگ نوآبادیاں قائم تھیں جہاں سے شمالی امریکہ کی طرف سفر کرنا نسبتاً آسان تھا۔

آئزن ہاورن ڈائیٹ ڈی (1890ء۔1969ء): Eisenhower, Dwight D

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا چونتیسواں صدر اور جرنیل۔ ٹیکساس میں پیدا ہوا۔ دوسری عالمی جنگ میں شمالی افریقہ کے محاذ پر اتحادی فوجوں کی کمان کی۔ 1943ء میں اتحادیوں کی مہماتی فوج کا سپریم کمانڈر مقرر ہوا اور 1944ء میں بری فوج کا جرنیل۔ 1945ء میں امریکی بری فوج کا کمانڈر انچیف مقرر ہوا۔ 1952ء میں اس عہدے سے مستعفی ہو گیا۔ اور صدارتی انتخابات میں ری پبلکن پارٹی کے امیدوار کی حیثیت سے کامیاب ہوا۔ 1956ء میں شدید علالت سے صحت یابی پر دوبارہ صدر منتخب ہوا اعتدال پسند داخلہ حکمت عملی کا خواہاں تھا۔ جنگ کوریا میں متارکہ کرانے میں مدد دی۔ 1957ء میں مشرق وسطی کی اقوام کو کمیونزم کے غلبہ سے بچانے کے لیے وہ

صدر چارلس ڈیگال کے دور میں فرانس نے ایٹم بم بنا لیا جو "گھریلو آئرن ہاؤز" کہلایا۔ 1961ء میں عہدہ صدارت سے علیحدہ ہو گیا۔ اسی صدر کے عہد میں برلن کے معاملے پر روس سے سرد جنگ کا آغاز ہوا اور 1960ء میں روس پر پرواز کرنے والا امریکی جاسوس طیارہ U-2 کو روس نے مار گرایا تھا۔

ایجی ڈوس:

Ejidos

ایک ہسپانوی اصطلاح جو میکسیکو کے ان دیہاتی زمینوں یا علاقوں کے لیے مستعمل تھی۔ جو 1856ء کی اصلاحات کے تحت حکومت نے گاؤں سے الگ کر دیے تھے۔ اور میکسیکی زمیندار اپنی آبائی زمینوں سے محروم ہو گئے تھے۔ انہیں اصلاحات کے تحت بہت کسانوں سے بھی ان کی وقف زمینیں چھین لی گئیں تھیں۔

ایملیانو زپاتا (Emiliano zapata) دوسرے راہنماؤں کے ساتھ انقلاب میکسیکو میں ان آبائی زمینوں کو بحال کرنے کے لیے لڑا۔ 1917ء کے میکسیکی آئین میں ایجی ڈوس (ضبط شدہ زمینیں) ان کے مالکوں کے لیے بحال کر دی گئیں۔ یاد رہے یہ زمینیں 1908ء میں میکسیکو کے قابل کاشت رقبے کا 55 فی صد تھیں مگر نجی ملکیت کی بحالی کے بعد یہ کم ہوتی چلی گئیں۔

ایلی نور آف ایکوٹین (1122ء۔1204ء):

Eleanor of Aquitaine

انگلستان کے بادشاہ ہنری دوم کی ملکہ۔ ولیم دہم ڈیوک آف ایکوٹین کی بیٹی تھی۔ پہلے اس کی شادی لوئی ہشتم آف فرانس سے طے پائی تھی جو منسوخ ہو گئی۔ کچھ دیر بعد اس نے ہنری سے شادی کر لی جو اس وقت ڈیوک آف نارمنڈی تھا اس ملکہ کے بطن سے ہنری کے دو بیٹے رچرڈ اول اور جان انگلستان کے تخت پر بیٹھے تھے۔ ہنری کی بے وفائیوں کی وجہ سے ملکہ نے اپنا الگ دربار پواتیے Poitiers میں قائم کیا تھا جو آرٹ فنون کے سرگرمیوں کا مرکز بن گیا تھا۔ اس نے 1177ء میں اپنے بیٹوں کو شاہ ہنری کے خلاف بغاوت پر اکسایا۔ یہ بغاوت ناکام ہو گئی جس کے بعد ہنری نے اپنے بیٹوں کو قید کر دیا بعد ازاں رچرڈ اول اپنی ماں کی مدد سے تخت نشین ہوا۔

ایلیک:

Eleatic

چھٹی صدی قبل از مسیح میں فلسفے کا ایک مکتب جس کی بعد ازاں زینو نے پانچویں صدی ق م میں نمائندگی کی تھی۔ اس مکتب فکر کے فلسفیوں کا خیال تھا کہ تمام اشیا ایک ہیں۔ یہ مکتب ثنویت اور تبدیلی کا انکاری تھا۔

ایل گریکو (1541ء۔1614ء):

El Greco

ہسپانیہ کا ایک یونانی مصور۔ یہ کریٹ میں پیدا ہوا۔ اصل نام ڈومینکو تھیوٹوکوپولیس Domenico Theotocopolus تھا۔ وینس میں مصوری سیکھنے کے بعد ہسپانوی شہر طلیطلہ میں سکونت اختیار کی (1557ء) جہاں اس نے اپنی مشہور تصویر "طلیطلہ کا منظر View of Toledo" بنائی۔ اسے اپنے زمانے میں مقبولیت حاصل نہ ہوئی۔ لیکن جدید تنقید نگاروں نے اسے دنیا بھر کے عظیم شاہکاروں میں سے ایک اور خود ایل گریکو کو عظیم

عالمی فنکاروں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ اس کے مخصوص طرز کی تصویروں میں دراز کردہ اور تحریف کردہ انسانی شکلیں اور مرقش رنگ شامل ہیں۔

Elizabeth I

ایلزبتھ اول (1533ء۔1603ء):

ملکہ انگلستان (1558ء۔1603ء) شاہ ہنری ہشتم اور ملکہ این بولین کی بیٹی تھی۔ ماں کو سزائے موت دیئے جانے کے بعد ناجائز اولاد قرار دی گئی مگر پارلیمنٹ نے 1554ء میں اس کا حق جانشینی بحال کر دیا۔ پروٹسٹنٹوں کی امید کی کرن بن جانے کی وجہ سے قید کر دی گئی۔ کیتھولک عقیدے سے بظاہر موافقت ظاہر کرنے کی وجہ سے آزادی ملی۔ الزبتھ کی تخت نشینی کے وقت انگلستان، مذہبی کشاکش، بھاری قرضے اور فرانس کے خلاف جنگوں میں ناکامی جیسے مصائب سے گھرا ہوا تھا۔ اس ملکہ کا عہد انگلستان کے لیے خوشحالی کا دور ثابت ہوا جس میں شیکسپیئر، سپنسر، فرانسس بیکن اور والٹر ریلے جیسی نابغہ روزگار شخصیات پیدا ہوئیں جنہوں نے انگلستان کو اول درجہ کی یورپی طاقت بنا دیا۔ انگلستان کی بحری قوت میں زبردست اضافہ ہوا۔ ملکہ نے اپنی پراسن حکمت عملی سے ہسپانیہ کو مات دی۔ ڈیوک آف ایلنیسوں اینڈ آنجو سے شادی کی گفتگو کر کے ہسپانیہ کے خلاف دفاعی معاہدہ کرالیا اور ہسپانوی آرمیڈا کو شکست سے دوچار کیا۔ غرض اس ملکہ نے سلطنت کی تمام ذمہ داریوں کو بطریق احسن پورا کیا۔ مزاجاً متکبر، متعصب، بخیل مگر دلیر تھی۔

Elizabeth II

ایلزبتھ دوم (1926ء۔۔۔؟):

برطانیہ کی وہ ملکہ جس کا عہد حکومت (1952ء) ملکہ وکٹوریہ کے 60 سالہ عہد سے تجاوز کر چکا ہے اس لحاظ سے وہ دنیا کے تمام حکمرانوں سے زیادہ عرصے تک حکومت کرنے والی ملکہ بن چکی ہے۔ ایلزبتھ دوم شاہ جارج ششم کی سب سے بڑی بیٹی ہے۔ 1947ء میں اس کی شادی فلپ مونٹ بیٹن، ڈیوک آف ایڈنبرا سے ہوئی۔ چار بچے، شہزادہ چارلس (ولی عہد) 1948۔ شہزادی این (1950ء، شہزادہ اینڈریو (1960ء)۔ ملکہ ایلزبتھ دوم کی والدہ ملکہ کا نام بھی ایلزبتھ ہے۔ وہ شاہ جارج ششم کی بیگم اور سٹریتھمور کے چودھویں ارل کی بیٹی ہے۔ اس ملکہ کے عہد میں برطانیہ نے بے حد ترقی کی ہے۔

Elora, Rock Temples of

ایلورا، کے تراشے گئے مندر:

34 ہندو مت اور بدھ مت اور جین مت کے غاروں میں بنائے گئے مندر جو پتھروں کو تراش کر تعمیر کیے گئے ہیں۔ یہ ہندوستان کی ریاست مہاراشٹرا میں واقع ہیں۔ یہ مندر چھٹی صدی عیسوی سے دسویں صدی عیسوی تک کے درمیانی عرصے میں تراشے گئے ہیں۔ ان مندروں میں سب سے معروف مندر کیلاسا مندر ہے۔ یہ ہندو دیوتا شیوا سے منسوب ہے اور بالکل الگ تعمیر کیا گیا لگتا ہے۔

Emile, see rousseau, Jean-Jacques

ملکہ بیوہ (1839ء۔1908ء): Empress Dowager

چینی شہنشاہ ٹونگ ژی Tongzhi (1862ء۔1874ء) کی ماں اور اس کے جانشین کی نائب السلطنت۔ ٹونگ ژی کا جانشین شہنشاہ گوانگ ژو Guangxu تھا جو کم سنی میں تخت نشین ہوا تھا۔ اسی وجہ سے اس کے عہد حکومت کی باگ ڈور ملکہ کے ہاتھ میں رہی۔ اگرچہ یہ ملکہ ایک ذہین اور قابل حکمران تھی مگر بیرونی دنیا کے بدلتے ہوئے حالات سے آگاہ نہیں تھی۔ اس کے درباری امراء بھی قدامت پسند تھے اور اصلاحات کے نفاذ کے خلاف تھے۔ 1900ء میں باکسروں کی بغاوت کے دوران ملکہ نے غیر ملکی افواج کو بھگا دینے کے بعد اصلاحات کے نفاذ کے لیے کچھ مراعات دیں مگر چین میں آئینی بادشاہت کے قیام میں تاخیر کر دی جس سے بالآخر 1911ء میں چین میں بادشاہت ختم ہو گئی۔

نوآبادیاتی استحصال: Encomienda

ہسپانوی حکومت کی طرف سے سولہویں صدی میں کیے جانے والا مقامی باشندوں کا نوآبادیاتی استحصال۔ یہ ہسپانوی بادشاہت کی طرف سے دیئے جانے والا ناجائز اختیار تھا۔ جس کے تحت کچھ ریڈ انڈین امریکیوں کو کسی ہسپانوی امیر کے سپرد کر دیا جاتا اور وہ ان سے غلاموں کے طور پر جبری بے گار لیتا تھا۔ یا پھر انہیں خراج کی ادائیگی کے لیے مجبور کر دیتا تھا۔ یہ استحصالی نظام اتنا تباہ کن ثابت ہوا کہ ہسپانیہ کی امریکی نوآبادیوں کی مقامی آبادی بتدریج کم ہوتی چلی گئی۔

کلیسائے انگلستان: England, Church of

انگلستان نے شاہ ہنری ہشتم کے عہد میں رومن کیتھولک کلیسا کے ساتھ تعلق منقطع کیا تھا اور بادشاہ انگلستان کو کلیسائے انگلستان کا سربراہ مقرر کیا تھا اس اقدام کی توثیق 1534ء میں پارلیمنٹ میں ایکٹ آف سپریمیسی کے ذریعے کر دی گئی۔ ملکہ میری کے عہد میں برطانیہ دوبارہ رومن کیتھولک چرچ سے منسلک ہو گیا۔ لیکن ملکہ ایلزبتھ اول نے پھر سے کلیسائے انگلستان کا احیا کیا۔ اب کنٹربری کا آرچ بشپ اس کلیسا کا سربراہ تھا۔ کلیسائے انگلستان نے سنڈے اسکول اور نیشنل سوسائٹی (1811ء اور دیگر نوع کی انسانی ہمدردی کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

English Calvinists, see puritans

انگلستان کی خانہ جنگی (1642ء۔1649ء): English Civil War

یہ خانہ جنگی شاہ پسند افواج جنہیں Cavaliers کہا جاتا ہے۔ اور پارلیمنٹ کے حامیوں Round Heads کے درمیان لڑی گئی تھی۔ آپس میں جھگڑنے کے معاملات بہت پیچیدہ تھے۔ ان میں شاہ چارلس اول کے خلاف وصول ہونے والی شکایات بادشاہت کا کردار اور پارلیمنٹ کا رول شامل تھا۔ ان کے علاوہ مذہبی، اقتصادی اور سماجی اختلافات بھی اس کے جھگڑے کی بنیاد تھے۔ شاہ پسند، زیادہ تر اشرافیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ پارلیمنٹ کے

حامی زیادہ تر چھوٹے جاگیرداروں، تاجروں اور مذہبی فرقے پیورٹن پر مشتمل تھے اور جنوب کے اشرافیہ زیادہ تعمیر یافتہ تھے۔ یہ خانہ جنگی بالآخر شاہ پسندوں کی شکست اور شاہ چارلس اول کی گردن زنی پر ختم ہوئی اور کرام ویل نئی وجود میں آنے والی جمہوریہ کا محافظ اور سربراہ بن گیا۔ آلیور کرام ویل اس خانہ جنگی میں پارلیمنٹ کی حامی افواج کا ایک جنرل تھا۔ یہ جمہوریہ 1660ء تک قائم رہی جب چارلس اول کے بیٹے چارلس دوم نے بادشاہت کو بحال کر دیا۔

انگلستان میں کسانوں کی بغاوت (1381ء):English Peasants Revolt

دہقانوں اور کچھ شہری مزدوروں کی بپا کی گئی ایک شورش۔ 1348ء میں انگلستان میں پھیلنے والی سیاہ موت کی وباء سے آبادی میں کمی واقع ہو جانے کی وجہ سے اجرتوں میں بے پناہ اضافہ ہو گیا جس کی وجہ سے 1351ء میں مزدوروں کے قوانین وضع کرنے پڑے جنہوں نے اجرتوں میں کمی کر دی۔ 1377ء میں حکومت کی طرف سے ہر بالغ آدمی پر ٹیکس عائد کیا گیا۔ اس کے علاوہ فرانس کے ساتھ لڑی جانے والی جنگ صد سالہ میں ہونے والے نقصانات کی بنا پر انگلستان میں ایسیکس Essex اور کینٹ کے ضلعوں میں ایک بغاوت بپا ہوئی۔ جو بعد ازاں لندن منتقل ہو گئی اور تقریباً ایک ماہ تک جاری رہی۔ اس بغاوت کے دوران جاگیروں کے مرکز جلا دیئے گئے۔ دستاویزیں تباہ کر دیں گئیں۔ امراء کی شکارگاہیں برباد کر دیں گئیں۔ بعض بڑے جاگیردار اور قانون دان مارے گئے۔ انگلستان کے مشرقی اور جنوبی حصے سے ایک بہت بڑا ہجوم لندن کی طرف روانہ ہوا۔ اس ہجوم کی سرداری دو آدمیوں نے سنبھال رکھی تھی جن میں سے ایک ویٹ ٹائیلر Wat Tyler قابل ذکر ہے۔ اس دوران لندن میں بھی قتل و غارت کا سلسلہ جاری رہا۔ باغیوں کے ہجوم کے مطالبات یہ تھے کہ زمینداروں نے کسانوں پر جو ناواجب محصول عائد کر رکھے ہیں وہ منسوخ کیئے جائیں۔ کلیساؤں کے اوقاف چھین لیئے جائیں اور شکار کے تمام قوانین منسوخ کیئے جائیں۔ باغیوں نے لندن کے مشہور قلعے ٹاور پر قبضہ کر لیا اور وزیر مال جس نے ٹیکس عائد کیا تھا اسے قتل کر دیا۔

بادشاہ نے اس باغی ہجوم سے ملاقات کی اور ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے انہیں خوش کن مراعات دینے کا وعدہ کر کے بہت سے لوگوں کو مطمئن کر کے گھروں کو لوٹا دیا۔ ویٹ ٹائیلر مارا گیا اور جب باغی گھروں کو لوٹے تو ان کے خلاف انتقامی کارروائی کی گئی مگر کسان اپنے غلامی کا جواء اپنی گردنوں سے اتار چکے تھے اسے دوبارہ قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوئے۔

انگما:
Enigma

دوسری جنگ عظیم کے دوران استعمال کی جانے والی ایک جرمن کوڈ مشین جو جرمن آبدوزوں سے ادھر ادھر بھیجے جانے والے پیغامات کی ترسیل کرتی تھی۔ الٹرا Ultra نامی ایک عسکری مہم کے دوران یہ کوڈ مشین انگریزوں کے ہاتھ لگ گئی تھی۔ انہوں نے بیلچلے پارک Bletchley Park میں بڑی محنت کے بعد اس کا کوڈ توڑ کر جرمن یوبوٹوں کی تعیناتی کے مقامات کو جان لینے کے بعد جنگ بحر اوقیانوس Battle of Atlantic جیت لی تھی۔

تنویر افکار، روشن خیالی: Enlightenment

روشن خیالی، بصیرت افروزی۔ اس لفظ کے استعمال میں جس قدر تضاد نے راہ پائی ہے۔ اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ ایک طرف تو یہ اٹھارہویں صدی کی یورپی اور شمالی امریکہ کے اس تحریک کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو نوع انسانی کے سماجی باہمی تعامل، رواداری، معقولیت، عقل عامہ، نیز سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی داعی ہے۔ دوسری طرف یہی لفظ بیسویں صدی میں ایشیائی مذہبی صوفیانہ تحریک کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جس کا مقصد ہندو اور بدھ مت کی روائتوں کا احیا ہے۔

یورپی روشن خیال کی تحریک نے دیدرو Diderot، والٹیئر، اور ڈیوڈ ہیوم اور روسو جیسے عظیم روشن خیال مفکر اور ادیب پیدا کیے۔ اسی روشن خیالی کی تحریک میں جو سیاسی نظریات وجود میں آئے وہ ہی ریاست متحدہ امریکہ کی جنگ انقلاب آزادی اور انقلاب فرانس اور امریکہ کے اعلان آزادی کے فکری امین ہیں۔

انوما ایلش: Enuma Elish

میسوپوٹیمیا سے ملنے والی بابل کی ایک آفرینشی حکایت جو 1876ء میں دریافت ہوئی تھی۔ یہ میسوپوٹیمیا کی قدیم ترین ادبی تحریروں میں سے ایک ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ یہ تحریر بخت نصر اول (اندازاً 1124 ق م ۔1108 ق م) کے عہد سے تعلق رکھتی ہے جو بابلی قوم پرستی کا دور تھا۔ اس حکایت میں کائنات کے آغاز کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ابتدا میں دنیا میں پانی کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ پانی سمندری کھاری پانی اور میٹھے پانی کا ایک ملغوبہ تھا پانی کے اسی مغلوبہ میں ارتقائی عمل شروع ہونے سے دیوتا انو پیدا ہوا پھر اس کے بعد اس کے بیٹے ای دیوتا نے جنم لیا۔ ان دیوتاؤں کی سرگرمیوں سے پریشان ہو کر دیوی اپسو نے ان دیوتاؤں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تاکہ اس سکون کی زندگی کی طرف لوٹا جا سکے جو ازلی پانیوں کے ملاپ سے قبل تھی۔ دیوتاؤں کی اس لڑائی میں ای دیوتا کے ہاتھوں اپسو ماری گئی۔ اور پھر دیوتا اعظم مردوخ پیدا ہوا جو اس رزمیہ کا ہیرو بنا۔ انوما ایلش آفرینشی حکایت کے طور پر ایک اہم دیومالائی داستان ہے۔ اس کے علاوہ یہ اس قدیم زمانے میں ایک سیاسی تنظیم کی تصویر کشی اور ریاست بابل کے وجود میں آنے کی دیومالائی بنیادیں بھی فراہم کرتی ہے۔ دیوتا مردوخ کی تیامات سے جنگ اور اس جنگ کے لیے اس کی بادشاہ بننے کی شرط سے بادشاہت کے ادارے کے وجود میں آنے کا سراغ بھی ملتا ہے اور اس کی تعمیر بابل اور جسمانی محنت کے لیے انسان کی تخلیق کے منصوبے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی قیادت جنگ کے علاوہ زمانہ امن میں بھی سودمند ثابت ہوئی تھی۔

ایپی کیورس (341 ق م۔270 ق م): Epicurus

• ایک یونانی فلسفی جس کا فلسفہ اس اخلاقیاتی نظریہ پر مشتمل ہے کہ لذت اندوزی ہی خیر اعلیٰ اور انسانی اعمال کی مقصود ہے یہ ہونا چاہیے اور درد و الم سے بچنا چاہیے یہی فلسفہ رواقی بھی کہلاتا ہے۔

Epictetus

اپکٹیٹس (50ء۔138ء):

روم کا رواقی فلسفی جس کا نظریہ یہ تھا کہ نیکی انسان کے اندر ہی ہوتی ہے۔ اس نے اس قدیم زمانے میں اخوت انسانی کی تبلیغ کی تھی۔

Equiano, Olaudah

اکیانو اولادہ (1745ء۔1797ء):

برطانوی افریقی نژاد غلامی کی منسوخی کا حامی اور The Life of Olaudah Aquiano کا مصنف (1789ء) یہ آج کے نائجیریا میں پیدا ہوا اور غلام کے طور پر پکڑ کر بارباڈوس Barbados بھیجا گیا جہاں اسے ایک برطانوی جہاز راں نے خرید لیا۔ برطانوی جہاز ران کے ساتھ اس نے دنیا کے گرد چکر لگایا اور انگریزی زبان سیکھ لی۔ برطانوی جہاز ران نے اسے ایک امریکی جہاز کے کپتان کو فروخت کر دیا جس نے اسے آزاد کر دیا اور بحر آرکٹک کی مہم میں اپنا شریک کار بنالیا۔ اس نے بحیرہ روم میں بھی سفر کئے اور برطانیہ میں قیام کر کے وہاں منسوخی کی تحریک میں شمولیت اختیار کی۔ اس کی سوانحعمری کو ایک کلاسیک کی حیثیت حاصل ہے جو بعد ازاں غلامی کی تنسیخ کا باعث بنی۔

Erasmus, Desiderius

ارامس، ڈیسیڈیریس (1465ء۔1536ء):

ولندیزی راہب اور مفکر۔ عنفوان شباب میں آگسٹینین خانقاہ کا راہب تھا، لیکن بعد ازاں پیرس جا کر مزید تعلیم حاصل کی۔ 1499ء میں انگلستان چلا گیا اور وہاں لیڈی مارگریٹ کا استاد رہا۔ 1521ء میں باسل چلا گیا اور کرسچن نادرنامی مجلے کی ادارت کے فرائض سنبھال لیے۔ اس کے 3000 خطوط بہت بڑا علمی سرمایہ ہیں۔

Erech , see Uruk

Eric

ایرک، سویڈن کے بادشاہوں کا لقب:

جیسے ایرک نہم متوفی 1160ء، ایرک چہاردہم 1533ء۔1577ء وغیرہ۔

Essay Concerning Human Undestanding, see Locke, John

Essenes

ایسنس:

فلسطین میں دوسری صدی قبل از مسیح سے پہلی صدی عیسوی تک موجودہ ایک یہودی مذہبی فرقہ۔ یہ فرقہ بہت زیادہ قلعہ بند آبادیوں کی شکل میں رہتا تھا۔ اور عوامی زندگی سے گریزاں تھا۔ خصوصاً خواتین سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتا تھا۔ اور قانون موسوی کا پابند تھا۔ مشہور زمانہ بحر مردار کے مخطوطے یا طومار Dead see Serolls اس فرقے کی تحریریں ہیں جو انہوں نے قمران کے غاروں میں محفوظ کر دیں تھیں۔

Essoins

عذر غیر حاضری:

بادشاہ کے دربار میں حاضر نہ ہو سکنے کے لئے بہانے تراشنا جیسے راستہ میں حادثہ پیش آنے کا بہانہ، علالت، بادشاہ کے کسی حکم کی تعمیل میں کسی بیرونی مقام پر ہونا۔ اس طرح برطانیہ میں تین ہفتوں کی رخصت لی جاتی تھی، لیکن بعد ازاں اس غیر حاضری کا ثبوت فراہم کرنا پڑتا تھا۔

اسٹیٹس جنرل: Estates General

یورپ میں ازمنہ وسطیٰ اور جدید زمانے تک کی مجلس قانون ساز، خصوصاً 1789ء سے پہلے نیدرلینڈ، نیز فرانس کی مجلس قانون جو جدید زمانے کی اسمبلی یا پارلیمنٹ کی جگہ لیتی تھی۔

اٹرسکن: Etruscans

روم کے عروج سے پہلے اطالیہ کی اعلیٰ ترین تہذیب کے حامل اٹرسکن 800 ق م میں ایشیائے کوچک سے اطالیہ آئے تھے۔ دھات کا استعمال ان کے ہاں عام رواج تھا۔ وہ عمدہ ظروف بنانے اور زراعت میں خاص پیش رفت کے حامل تھے۔ 396 ق م میں اہل روما نے انہیں شکست دی مگر خود رومن اٹرسکن تہذیب میں جذب ہوتے چلے گئے۔ اطالیہ پر شمال کی طرف سے حملہ آور ہونے والے گال قبائل نے بھی اس تہذیب کو ختم کرنے میں مدد دی۔

یوجین آف سیوائے (1663ء-1736ء): Eugene of Savoy

فرانسیسی جنرل، سوائے کے شہزادے کا بیٹا۔ لوئی چہاردہم کے انکار پر اس نے لیوپولد اول کی ملازمت اختیار کی۔ (1683ء) ترکوں کو زینٹا 1697 اور بلغراد 1717ء میں شکست دی اور معاہدہ پیسارووٹس 1719ء کو ممکن بنایا اور ہنگری کو ترکوں سے آزاد کرایا۔ ہسپانوی تخت نشینی کی جنگ اور بلینم کی فتح میں وہ ڈیوک آف مارلبرو کا شریک تھا۔ فرانسیسیوں کو اس نے اودنبار 1708ء اور مالیلا کے مقام پر 1709ء میں شکست دی۔ یوجین آف سیوائے کو سب سے بڑی شکست اس کے چچازاد بھائی دام ندوم کے ہاتھوں اٹھانا پڑی تھی۔ (1705ء) یوجین نے فریڈرک اعظم کی تعلیم و تربیت کی تھی۔

خواجہ سرا: Eunuch

آختہ کیا ہوا مرد، مخنث، خصوصاً حرم یا محل سرا، میں مامور خواجہ۔ بادشاہوں اور امراء کے محلات کے لیے زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ مسلمان بادشاہوں کے زمانے میں بھی جا بجا اس کا سراغ ملتا ہے۔ مغل بادشاہوں کے ہاں خواجہ سراؤں یا خوجوں کی دو قسمیں تھیں اول مکمل خوجے، جنہیں اصلاحاً ''صندلی'' کہا جاتا تھا۔ چونکہ وہ محلات کے زنانہ حصے میں آ جا سکتے تھے۔ اس لیے ''محلی'' مشہور ہو گئے تھے دوسرے خوجے وہ تھے جنہیں نامکمل خوجے کہنا چاہیے۔ ان کے لیے ''بادامی'' کی اصطلاح مقرر تھی۔ وہ محلات کے بیرونی دروازوں پر صرف دربانوں کی خدمت انجام دیتے تھے انہیں عموماً ''درباری'' کہا جاتا تھا۔ ان کا محل سراء میں گزر نہیں تھا۔

چین میں خواجہ سراؤں کو سرجیکل طور پر آختہ کر کے تیار کیا جاتا تھا۔

Euphrates River

دریائے فرات:

جنوبی اور مغربی ایشیا کا مشہور دریا۔ مشرقی ترکیہ سے نکل کر شام سے گزرتا ہوا عراق تک تقریباً 1675 میل طویل ہے۔ عراق میں دریائے دجلہ سے مل کر دریائے شط العرب (طول 130 میل) بن جاتا ہے۔ زیریں حصہ عراق میں کھجور کے باغات سیراب کرتا ہے۔ دجلہ اور فرات کے درمیانی علاقے کو میسوپوٹیمیا کہا جاتا ہے۔ یہ علاقہ دنیا کی قدیم ترین تہذیب کا گہوارہ ہے۔ تاریخ اسلام میں جنگ صفین اور معرکہ کربلا دریائے فرات کے قریب رونما ہوئے تھے۔

Euri

یوریپڈیز (484ق م-406ق م):

قدیم یونانی ڈرامہ نگار، اس کا شمار قدیم یونان کے تین معروف المیہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ اس نے 80 کے لگ بھگ ڈرامے لکھے۔ جس میں سے صرف 19 ڈرامے زمانے کی دست برد سے محفوظ رہ سکے ہیں۔ اس کے ڈراموں میں تمام کردار حقیقی ہیں۔ اس نے مردوں اور عورتوں کو اپنے ڈراموں میں ان کی عمومی حالت میں پیش کیا ہے۔ اس کے اہم ترین ڈرامے یہ ہیں۔ میڈیا Media، اینڈرومیکی Andromchi، الیکٹرا Electral، ایفی جی نیا ان ٹورس Aphegnia in tauris، یورپی ڈیز ایک حقیقت پسند تھا۔ ہم عصر انسانوں اور مسائل سے دلچسپی رکھتا تھا اور دیوتاؤں کے متعلق اس کا رویہ بت شکن تھا، کسی ڈرامے کی گتھی سلجھانے کے لیے مداخلت غیبی Deusex Machina کی تدبیر اختیار کی۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں مقدونیہ چلا گیا اور وہیں دو سال کے بعد انتقال کیا۔ ایتھنز میں اس کی ایک یادگار تعمیر کی گئی تھی۔ ایتھنز میں اس کا سب سے بڑا حریف سوفوکلیز تھا جس کی موت کے وقت اپنا آخری ڈرامہ پیش کر رہا تھا۔ اس نے اس ڈرامے کے دوران یوری پیڈیز کے غم میں ماتمی لباس پہننے کا حکم دیا تھا تاکہ یوری پیڈیز کا غم پورے احترام سے منایا جا سکے۔

Eurocentrism

یوروسنٹرازم:

ایک اصطلاح جس کے معنی براعظم یورپ کو مرکزی حیثیت دینے کے ہیں۔ یہ یورپی ثقافت اور مغربی تہذیب کو اہمیت دینے کے لیے تخلیق کی گئی تھی۔ یہ انیسویں صدی کے وسط اور بیسویں صدی کے آغاز میں اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی۔ انیسویں صدی میں چونکہ سامراجیت کی وجہ سے دنیا کے بہت سے خطے یورپی انقلاب میں آ چکے تھے اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں یورپی ممالک کے زیر کنٹرول تھیں۔ یوروسنٹرازم کے نظریہ پر تنقید کرنے والوں کے نزدیک یوروسنٹرازم مشرق میں مغرب میں دوری مزید پیدا کرنے کی موجب ہوئی ہے۔

European Community

یوروپین کمیونٹی:

یورپی ممالک کی ایک تنظیم جو 1967ء میں یوروپین اٹامک کمیونٹی سے وجود میں آئی تھی۔ جو یورپین اٹامک انرجی EAE اور یورپین کول اینڈ اسٹیل کمیونٹی جیسے اداروں کا اشتراک تھا۔ یورپی اقتصادی برادری EEC ایک

معاہدے کے مطابق 1957ء میں بیلجیم، فرانس، اٹلی، لکسمبرگ، نیدرلینڈ اور مغربی جرمنی نے قائم کی تھی بعد ازاں یورپی برادری میں مشترکہ منڈی کا قیام ایک قدم تھا۔ اس تنظیم کا مقصد رکن ممالک میں اقتصادی اتحاد پیدا کرنا تھا۔ بنیادی طور پر سیاسی اتحاد پر منتج ہوتا ہے اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اندرونی محصول درآمد کو ختم کر کے ایک متحدہ محصول درآمد قائم کیا جائے۔ سرمایہ اور مزدوروں کی آزادانہ آمدورفت، غیر ملکی تجارت، وسائل، ورسل ورسائل، زراعت اور سماجی بہبود کی باہمی پالیسیاں بنانا اور ان کو کامیاب کرنا اس منڈی کے مقاصد اعلیٰ ہیں۔ جنوری 1973ء میں برطانیہ، ڈنمارک اور آئرلینڈ، 1981ء میں یونان اور 1986ء میں پرتگال اور اسپین بھی اس میں شامل ہو گئے۔ 1987ء میں ترکی، 1990ء میں قبرص اور مالٹا 1992ء میں پولینڈ اور چیک ری پبلک، سلواک جمہوریہ، ہنگری رومانیہ بلغاریہ اور 1995ء میں آسٹریا، فن لینڈ اور سویڈن بھی اس کے رکن بن گئے۔ 1994ء میں اس کا نام یورپی یونین رکھ دیا گیا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر برسلز میں۔ یکم جنوری 1999ء سے اس تنظیم کی کوششوں سے یورو کرنسی رائج کی گئی۔

Exodus, see Book of Exodus

Expressionism اظہاریت:

اظہاریت کی اصلاح 1910ء سے مختلف فنون کے سلسلے میں تین مخصوص معنوں میں استعمال ہو رہی ہے۔

(۱): کسی خاص عہد یا ملک کے ادبی ناموں یا ذریعہ ابلاغ میں اظہاری کسی بات پر زور یا اس میں بگاڑ پیدا کرنا۔ مثال کے طور پر دوستووسکی کے ناول، سٹرنڈبرگ Strindberg کے ڈرامے اور اہل گریکو یا وان گوگ Vangogh کی تصاویر۔

۲: جرمنی اور آسٹرو ہنگری کے فنون میں 24-1910ء کے درمیان تقریباً تمام کی تمام جدید تحریک جو Futurism, Favism, Cubism کے مقامی مظاہر پر مشتمل تھی۔ جس نے DADA اور Neusachli Cakeit کے لیے بنیاد مہیا کی۔ بعد میں اسے مغربی جہت عطا کی گئی اور اس طرح ناروے کی Edvaro Munich اور Brucke کی ابتدائی تخلیقات بھی اس ذیل میں آ گئیں۔ اظہاریت کا اصول 1910ء میں جرمنی میں فرانس سے درآمد کیا گیا اور اس کے بعد سے مصوری وادب، تھیٹر، موسیقی، تعمیرات اور سینما میں جرمنی تحریکوں کا نام قرار پایا۔ ان کا امتیازی نشان ہیئت کا بگاڑ اور تقسیم اجزا اور شدید یا برے جذبات تھے۔

Expansion of the Universe کائناتی پھیلاؤ:

مشہور فلکیات دان ہبل نے کائناتی پھیلاؤ کا نظریہ 1923ء میں پیش کیا تھا۔ یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ دور دراز کے کہکشاؤں سے جو روشنی ہم تک پہنچتی ہے وہ سرخی مائل ہو جاتی ہے۔ اس سرخی کا سبب صوتی لہروں میں تغیر کو قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فرض کیا جاتا ہے کہ یہ کہکشائیں ہم سے اور باہم ایک دوسرے سے دور ہٹتی جا رہی ہیں جس طرح غبارے میں ہوا بھرنے پر اس کی سطح پر جو نشانات پائے جاتے ہیں وہ ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

کوئی کہکشاں جتنے فاصلے پر ہوگی۔ اس کے ہٹنے کی رفتار بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ اس رفتار کو ہبل کے غیر متغیر کے اصول سے ناپا جاتا ہے۔ یعنی کہکشاؤں کا فاصلہ ÷ کہکشاں کی رفتار گریز۔ اس کا اندازہ تقریباً 10 ہزار ملین سال ہے۔ کائنات کی توسیع ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی توجیہہ کو نیات کے ہر مکتبہ فکر کو کرنا پڑتی ہے۔ وہ کہکشائیں جو ہم سے ہزار ملین نوری سال کے فاصلے پر ہیں وہ روشنی کی رفتار سے دور ہوتی جا رہی ہیں۔ ان سے دور تر اجسام کی رفتار اور بھی زیادہ ہے۔ ان کی روشنی ہم تک نہیں پہنچ سکتی۔ چنانچہ تاریخی انسانی علم فلکیات کی رسائی جس مشہور کائنات تک ہے وہ محدود قرار پائی۔

"F"

فیبین اشتراکیت: Fabianism

فیبین سوسائٹی (تشکیل شدہ 1884ء لندن) کے تحت سوشلسٹ نظریات کی ترویج کا طریق کار۔ اس سوسائٹی کے اراکین کا خیال تھا کہ اس دور کے اداری نظام میں سوشلزم کا تدریجی نفوذ ناگزیر ہے۔ تاہم اس سوسائٹی کو ایک رومی جرنیل فیبیس کنکلیٹر Fabius cunclator کے نام سے منسوب کیا گیا تھا۔ اس رومی جرنیل نے مخالف نظریہ رکھنے والوں کو مغلوب کرنے کے لیے شدت پسندی کی جگہ اعتدال پسندی سے کام لیا تھا اور معتدل حکمت عملی اختیار کی تھی۔ اس لیے فیبین نظریات مثبت نتیجہ خیز ہونے کی نسبت مبہم زیادہ تھے۔ اس نظریے کے حامل لوگ مفصل عملی اصلاحات (بالخصوص گیس اور پانی) کی اشتمالیت پر زیادہ زور دیتے تھے۔ یعنی گیس اور پانی پر نجی اجارہ داری کو ختم کر کے انہیں قومی ملکیت میں دینا چاہتے تھے۔ اس سوسائٹی کے اراکین میں جی بی شاہ، ایچ جی ویلز گراہم ویلز جیسے معروف ادیب شامل تھے اس سوسائٹی کا دائرہ کار زیادہ وسیع نہیں ہو سکا۔ 1883ء میں اس کے اراکین کی تعداد 640 اور 1940ء میں صرف تین ہزار تھی۔ فیبین سوسائٹی سماجی مسائل سے گہری دلچسپی اور سوشلسٹ نظریات کی بدولت برطانوی سیاست سے آخری دم تک متصادم رہی۔

جنگ فالک لینڈ (1982ء): Falak Lands Wars

جنوبی بحر اوقیانوس میں واقع جزائر فالک لینڈ پر لڑی گئی 1982ء میں برطانیہ اور ارجنٹائن کے درمیان جنگ۔ ان جزائر پر برطانیہ نے 1690ء میں ملکیتی دعویٰ کیا تھا۔ 1833ء سے ان جزائر پر برطانوی لوگ آباد ہوتے چلے آرہے ہیں۔ ان جزائر پر ارجنٹائن کا بھی دعویٰ ملکیت تھا اس لیے اس نے 1982ء میں ان جزائر پر حملہ کر دیا جس کے بعد برطانوی افواج نے 8 ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے ان جزائر پر حملہ کر کے یہ جزائر ارجنٹائن سے واپس لے لیے۔ اس جنگ کے دوران 1100 ارجنٹائن کے فوجی جنگی قیدی بنائے گئے۔ اس جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر کی عوامی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور انہوں نے 1983ء کے برطانوی انتخابات میں فالک لینڈ کے مسئلے کو اچھال کر ایک بار پھر کامیابی حاصل کر لی۔

اس جنگ کی ابتداء میں 12 اپریل 1982ء کو ارجنٹائن کی فوجوں نے سٹیلے پر قبضہ کر لیا تھا، لیکن اوائل جون 1982ء میں برطانوی ٹاسک فورس نے زبردست جنگ کے بعد سٹینلے کو ارجنٹائن سے واپس لے لیا۔ ارجنٹائن کی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔

فان کوان (گیارہویں صدی عیسوی): Fan Kuan

گیارہویں عیسوی کا ایک چینی مصور جو اپنی وسیع المنظر تصویروں Landscapes کی وجہ سے مشہور ہے۔

لی چانگ Licheng کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے فان کون شالی سونگ وسیع المنظر تصویروں کا ماسٹر ہے۔ یہ کے زمانے کی مشرقی ایشیائی مصوری اس کے فن سے بہت زیادہ متاثر ہے۔ اس کا ایک عظیم شاہکار "پہاڑوں اور ندیوں میں سفر" اس کے فن کا مکمل آئینہ دار ہے اور قدیم چینی مصوری کی ایک بہترین مثال ہے۔

Fani Badayoni

فانی بدایونی (1879ء۔1941ء):

اردو زبان کے ایک مشہور شاعر اصل نام شوکت علی تھا۔ قصبہ اسلام نگر بدایوں میں پیدا ہوئے۔ 1901ء میں بریلی کالج سے بی اے کیا اور 1908ء میں علی گڑھ کالج سے ایل ایل بی کی ڈگری لی۔ کچھ دنوں لکھنو میں اور پھر آگرہ اور اٹاوہ میں وکالت کرتے رہے۔ 1931ء میں آگرہ سے رسالہ تعلیم جاری کیا۔ 1932ء میں حیدرآباد دکن چلے گئے۔ بچپن ہی سے شاعری کرتے تھے۔ غزل کے علاوہ انگریزی ڈراموں کا اردو ترجمہ بھی کیا۔ مدت تک نواب معظم خان کے دربار سے وابستہ رہے۔ دیوان "باقیات فانی" کے نام سے شائع ہوا۔ چونکہ ان کی ساری زندگی ناکامیوں اور مایوسیوں میں گزری اس لیے شاعری میں انہیں "یاسیات" کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔

Fanon, Frantz

فینن فرانز (1925ء۔1961ء):

ویسٹ انڈیز سے تعلق رکھنے والا ایک ماہر نفسیات اور فلسفی اس کی زیادہ تر تحریریں قومی آزادی کے حوالے سے ہیں۔ اس مارٹینیق اور فرانس میں تعلیم پائی۔ دوسری جنگ عظیم میں فرانسیسی افواج میں خدمات انجام دیں اور بعد ازاں الجزائر میں سکونت پذیر ہو کر ماہر نفسیات بن گیا۔ 1954ء میں اس نے الجزائر کی تحریک آزادی میں شمولیت اختیار کر لی۔ 1952ء میں اس نے ایک کتاب نسل پرستی کے متعلق رکھی تھی۔ 1961ء میں اس کا سب سے اہم کام The Wretched on Earth شائع ہوا۔ اس میں اس نے یورپی نو آبادیوں کے لوگوں کو یورپی سامراجیت سے آزادی حاصل کرنے کے لیے تشدد کا استعمال کر کے یورپی استعماریت کے خلاف اٹھ کھڑا ہونے اور یورپی حکمرانوں کا تختہ الٹ دینے کا مشورہ دیا تھا۔

Fascism

فاشزم:

فسطائیت، جانبدار قوم پرستی، فسطائی تحریک 1919ء میں اٹلی میں پیدا ہوئی۔ اس تحریک کا قائد اور محرک مسولینی (45-1922) تھا۔ اطالوی زبان میں فاشزم کو فاشسمو Fascismo کہا جاتا ہے۔ جو لفظ فاشس Fscis سے ماخوذ ہے۔ روم میں فاشسزم کی تحریک کا نشان Insignia لکڑیوں کا گٹھا اور کلہاڑا تھا جسے اس دور کی پریوی کونسل کے روبرو پیش کرتا دکھایا گیا تھا۔ فسطائیت کو قومی جنون پرستی کا نام بھی دیا گیا ہے۔ یہ اطالیہ کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی فاشسٹ تحریکات کے ذریعہ پیدا ہوا۔ ان تحاریک میں جرمنی کا نازی ازم، اسپین کے جنرل فراکو کی تحریک فلانج Falange، رومانیہ کی آئرن گارڈ، برطانیہ میں اسوالڈ موزلے Oswald-Mosele کی فاشسٹ تحریکیں ہیں۔ فاشسزم یورپ کے معاشی بحران کا نتیجہ تھا جس نے دنیا کو پہلی جنگ عظیم کے

ہو لیا ہے۔ بظاہر فاشسزم نے مارکس ازم کے مقابل کوئی نمایاں مقام یا کردار ادا نہیں کیا، تاہم کمیونزم کی مخالفت میں فاشی نظریات مختلف قوموں میں معروضی حالات کے تحت رونما ہوتے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ فاشسزم، سوشلزم اور مارکس ازم کا مخالف نظام اور یہ رواداری (لبرل ازم) جمہوریت، پارلیمانی جماعتی نظام کا مخالف ہے۔ فاشزم ملک میں صرف مطلق العنانی Dictatorship کا قائل ہے جس میں صرف ایک پارٹی یا فرد واحد کی حکومت ہو اور اقتدار پر اس کا مکمل قبضہ اور اجارہ داری قائم ہو۔ فاشزم میں ایک ایسے لیڈر کا ہونا ضروری ہے جو الوہی صلاحیت و کردار Charmism کا حامل ہو اور مطلق العنان حاکم بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ جیسے ہٹلر اور مسولینی تھے۔ فاشسزم میں دائیں بازو کی روایتی پارٹی یعنی رجعت پسندی کو ہرگز برداشت نہیں کیا جاتا۔ اس نظام میں پروپیگنڈہ اور دہشت گردی کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی ہے۔ فاشسٹ پارٹی جس ملک میں بھی اپنی اجارہ داری یا حکومت قائم کرتی ہے تو سب سے پہلے اپنے مخالفین یا بالفاظ دیگر حزب اختلاف کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیتی ہے فاشسٹ پارٹی کی ہر جگہ ایک ہی وضع قطع ہوتی ہے اور اس کا رویہ بھی جنگجویانہ ہوتا ہے۔ یہ پارٹی اپنی مخصوص وردی (یونیفارم) پارٹی عہدوں، چال ڈھال، سلام کا انداز، غرضیکہ سبھی چیزوں میں نیم فوجی انداز برقرار رکھتی ہے۔ جرمن فاشسٹ تحریک میں نسل پرستی Racism اور یہود دشمنی Anti Semitism منشور کے طور پر داخل رہی۔ تاہم یہ عناصر اطالوی فسطائیت میں موجود نہیں تھے۔

Fashoda

فاشودہ:

ایک تاریخی واقعہ جو براعظم افریقہ میں نوآبادیاتی طاقتوں کی مسابقت کی دوڑ کے دوران 1898ء میں فاشودہ، سوڈان میں پیش آیا ایک فرانسیسی فوج جان بپٹسٹ کی کمان میں گبون سے پیش قدمی کرتے ہوئے سوڈان میں داخل ہو گئی۔ دوسری طرف ایک برطانوی فوج ایم ایچ کچنر کی قیادت میں دریائے نیل کے ساتھ بڑھتے ہوئے خرطوم پر قبضہ کرنے کے لیے سوڈان میں بڑھتی چلی گئی۔ ان دونوں سامراجی افواج کا آمنا سامنا فاشودہ کے مقام پر ہو گیا۔ فاشودہ، سوڈان کے صدر مقام خرطوم سے 469 میل کے فاصلے پر نیل ابیض کے مغربی کنارے پر واقعہ جب ان دونوں افواج کا اس مقام پر آمنا سامنا ہوا تو دونوں یورپی طاقتوں میں جو ایک دوسرے کی رقیب تھیں۔ تناؤ پیدا ہو گیا جو برطانیہ اور فرانس میں ہونے والے ایک معاہدے کے تحت ختم ہوا۔ کہ دریائے نیل اور دریائے کانگو کو دونوں نوآبادیاتی طاقتوں کے حلقوں کے لیے حد فاصل کے طور پر تسلیم کر لیا گیا۔

Fatmid Caliphate

فاطمیہ خلافت:

فاطمیہ خلفاء کا دعویٰ تھا کہ وہ حضرت فاطمہ الزاہرہؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں اور اس لحاظ سے خلافت پر ان کا حق ہے۔ تقریباً 904ء میں ایک شیعی سردار عبید اللہ نے مغربی افریقہ میں مہدی منتظر ہونے کا دعویٰ کیا اور قیروان اور لیبیا کا علاقہ فتح کر لیا۔ اس کے جانشینوں نے اس کی سلطنت کو مستحکم کیا اور مغربی عرب، شام اور فلسطین کا علاقہ فتح کر لیا۔ 969ء میں ان لوگوں نے مصر فتح کیا اور قاہرہ کو دارالحکومت قرار دے دیا۔ چھٹے فاطمی خلیفہ نے دعویٰ

کیا کہ وہ خدا کا بروز ہے۔ دروزی فرقہ آج بھی اس دعویٰ کا معتقد ہے۔ فاطمیہ خلافت کے کل چودہ خلفا ہو گزرے ہیں۔ اس کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) ابو محمد عبید اللہ، المہدی باللہ۔ (909ء۔934ء)
(۲) ابوالقاسم محمد، القائم بامر اللہ۔ (934ء۔945ء)
(۳) ابوطاہر اسمٰعیل، المنصور باللہ۔ (945ء۔952ء)
(۴) ابوتمیم معد، المعز لدین اللہ۔ (952ء۔975ء)
(۵) ابومنصور نزار، العزیز باللہ۔ (975ء۔996ء)
(۶) ابوالعلی المنصور، الحاکم باللہ۔ (996ء۔1020ء)
(۷) ابوالحسن علی، الظاہر لاعزاز دین اللہ (1020ء۔1036ء)
(۸) ابوتمیم معد، المستنصر باللہ (1036ء۔1094ء)
(۹) ابوالقاسم احمد، المستعلی باللہ۔ (1094ء۔1101ء)
(۱۰) ابوعلی آلامر باحکام اللہ المنصور۔ (1101ء۔1130ء)
(۱۱) ابوالمیمو، الحافظ الدین اللہ عبدالمجید۔ (1130ء۔1149ء)
(۱۲) ابوالمنصور اسمٰعیل، الظافر بامر اللہ (1149ء۔1184ء)
(۱۳) ابوالقاسم عیسیٰ، الفائز بنصر اللہ (1154ء۔1160ء)
(۱۴) ابومحمد عبداللہ، العاضد لدین اللہ (1160ء۔1171ء)

شیعہ خلافت فاطمیہ سنی خلافت عباسیہ کی ایک حریف تھی۔ اس کے عہد میں قاہرہ میں جامعہ الازہر دنیا کی اولین یونیورسٹی تعمیر کی گئی۔

فالکنر، ولیم (1897ء۔1962ء): Faulkner, William

ایک امریکی ناول نگار، مسسپی میں پیدا ہوا، اس کے اہم ترین ناولوں اور افسانوں میں بدی کے عالمی مسائل زیر بحث آتے ہیں جن کی مثال عموماً ریاست مسس پی کے ایک خیالی علاقے میں خاندانی انتشار اور انحطاط سے پیش کی جاتی ہے۔

1949ء میں فالکنر کو ادبیات کا نوبل انعام ملا۔

اس کے بہترین ناولوں میں The Sound & Fury، As I Lay Dying، Light in Ausut وغیرہ شامل ہیں۔ فالکنر کے مختصر افسانے بھی اعلیٰ درجے کے تسلیم کیے جاتے ہیں۔ فالکنر کو امریکا کا ادبی امتیازی انعام پلٹزر پرائز بھی دیا گیا تھا۔

فے ولاس: Favelas

برازیل کے دو بڑے شہروں ریوڈی جنیرو اور ساؤ پاؤلو کے مضافات میں تعمیر شدہ غربا کی جھونپڑیوں پر مشتمل بستیاں۔ برازیل میں 1940ء کے بعد بڑھتی ہوئی آبادی اور صنعتی ترقی ان بستیوں کی تعمیر کا سبب ہیں۔ ان بستیوں میں مزید اضافہ 1960ء اور 1970ء کی دہائیوں میں اس وقت ہوا جب اس دور کی فوجی حکومت نے صنعتی ترقی کی رفتار افزائی کی۔ بڑے شہروں کے مقامات میں بے ترتیبی سے پھیلی یہ بستیاں آج کے برازیل کا سب سے بڑا مسئلہ ہیں۔

فاہین، فاہیان (399ء۔414ء): Faxian (Fahien)

ایک چینی بدھ سیاح جو مہاراجہ چندر گپت بکر ماجیت کے عہد میں چوتھی صدی عیسوی کے آخر میں خشکی کے راستے سے چین سے ہندوستان آیا۔ اس نے راستے میں صحرائے گوبی اور کوہستان پامیر کے دشوار گزار پہاڑوں کو عبور کر کے 405ء میں ٹیکسلا پہنچا تھا۔ اس کی سیاحت کا مقصد بدھ مت کے مقدس مقامات کی زیارت اور بدھ مت کے مقدس صحیفوں اور کتابوں کا حصول تھا جو اس زمانے میں چین میں نایاب تھیں۔

ہندوستان میں وہ 405ء سے 414ء تک مقیم رہا۔ تین سال اس نے چندر گپت کی راجدھانی، پاٹلی پتر امیں گزارے اور نالندہ یونیورسٹی میں سنسکرت کا مطالعہ کیا۔ پھر بنگال کی بندرگاہ تام الپتی سے جسے آج کل تملوک کہتے ہیں جہاز پر سوار ہو کر لنکا اور جاوا سے ہوتا ہوا چین واپس چلا گیا۔ اس نے کل پندرہ سال سیر و سیاحت میں صرف کیے۔ وہ ہندوستان آنے والے بدھ سیاحوں میں پہلا چینی سیاح تھا۔ اس نے اپنے سفرنامے میں اس دور کے ہندوستان کی ایک جیتی جاگتی تصویر پیش کی ہے۔

فارینڈا (Plantation): Fazenda

برازیل میں ایک بڑا قطعہ اراضی جہاں سولہویں سے اٹھارہویں صدی تک غلام مزدوروں کو لگا کر روئی اور تمباکو وغیرہ کاشت کیے جاتے تھے۔ یہ بالکل ویسی ہی اراضی تھی جیسی ریاست ہائے متحدہ میں امریکہ میں غلاموں کی مدد سے کاشت کی جاتی تھیں۔ برازیل میں ایسی اراضیوں کے مالک پرتگیز تھے اور ان پر کام کرنے والے حبشی غلام افریقی ہوتے تھے۔ ایسی اراضیوں پر سولہویں صدی میں زیادہ تر گنا کاشت کیا جاتا تھا۔

تحریک تحفظ حقوق نسواں (1960ء): Feminist Movement

1960ء کی دہائی میں چلنے والی تحریک تحفظ حقوق نسواں، اس تحریک کا سبب وہ اقتصادی سہولتوں کی کمی تھی جو جنگ عظیم دوم کے بعد خواتین کے لیے پیدا ہو گئی تھی۔ یہ تحریک روزگار کے مساوی مواقع فراہم کرنے کے مطالبات اور اصول حقوق میں یکسانیت پیدا کرنے کے لیے چلائی گئی۔ 1963ء میں بیٹی فریڈان Bety Friedain کی کتاب "صوفی عورت" Feminine Mystyoue کی اشاعت کے بعد اس تحریک کا آغاز ہوا تھا۔

تحفظ حقوق نسواں: Feminism

اس کے عام معنی تو یہ ہیں کہ خواتین کے حقوق کی حمایت، لیکن اس اصطلاح کی کوئی ایک مسلمہ تعریف موجود نہیں۔ عورتوں کے سیاسی اور قانونی حقوق کے لیے تحریکیں چلانا۔ روزگار کے مساوی مواقع کی فراہمی کے مطالبات، جنسی خود اختیاری Sexual Autonomy اور حق خود ارادیت کے لیے جدوجہد سب حقوق نسواں Feminism کی تعریف کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس تحریک کی ابتدا اس وقت ہوئی جب عورت کو احساس ہوا کہ اسے معاشرے میں فروتر مقام دیا جارہا ہے۔ اس سے امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اور مرد اسے اپنے برابر نہیں سمجھتے۔ یہ تحریک نسواں نہ تو کبھی واحد تحریک تھی اور نہ متحد بلکہ کئی ایک تحریکیں ایسی ہیں جن پر تحریک نسواں کا لیبل چسپاں کر دیا گیا۔ اس طرح تحریک نسواں کے مختلف ادوار مختلف ناموں سے پہچانے جاتے رہے ہیں۔ مثلاً عورتوں کے لیے حق رائے دہی Tovote کا معاملہ Suffragite، عورتوں کی رستگاری کا معاملہ Women's Em Ancipation، عورتوں کی مخلصی کا مسئلہ Woman's Liberation تحریک نسواں Women's Movement، تحریک حقوق نسواں Feminism، سماجی تحریک نسواں Social Feminism اور انتہا پسند تحریک نسواں Radical Feminism۔

1790ء سے 1860ء کے زمانے میں پہلی مرتبہ تحریک حقوق نسواں کی واضح نشاندہی ہوئی۔ ویسے بھی اس دور کو روشن خیالی کا دور کہا جاتا ہے۔ اور اسی دور میں انسانی حقوق کی بات اہل مغرب نے اٹھائی تھی۔ بعد ازاں انقلاب فرانس اور انقلاب امریکہ سے بھی لوگوں کو حقوق نسواں کا سوال اٹھانے کی تحریک ہوئی۔ یہ تحریک نسواں مورخین کے نزدیک بورژوائی یا شخصی حمایت نسواں کی تحریک کہلاتی ہے۔ اس کے مقابلے میں ایک اور تحریک ہے جسے سماجی تحریک نسواں کہتے ہیں۔ اس کے افکار کا منبع ابتدائی سوشلسٹ اور اشتمالی تحریک ہے حق رائے دہندگی تحریک نے 1860ء۔1930ء میں خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا جن کا سماجی اور تعلیمی پس منظر الگ الگ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس تحریک نے تیزی سے ترقی کی۔ حق رائے دہندگی کے لیے خواتین کی جدوجہد اس تحریک کا عہد ساز حصہ ہے۔ کیونکہ خواتین نے جان لیا کہ سیاسی جماعتیں اور مزدور انجمنیں ان کے حقوق کے سلسلے میں قابل اعتماد نہیں ہیں۔

فرڈی ننڈ آف اراگان (1452ء۔1516ء): Fedinand of Aragon

وہ متحدہ اسپین کا بادشاہ اور مذہبی عدالت Inquisitton کی ابتدا کرنے والا تھا۔ 1469ء میں فرڈیننڈ نے ازابیلا آف قشتالیہ سے شادی کی۔ وہ 1479ء میں اراگان کا بادشاہ بنا اور 1481ء میں اس نے ازبیلا سے مل کر قشتالیہ اور اراگان (ارغون) کی سلطنت میں 1492ء میں غرناطہ کو شامل کر دیا اور 1515ء میں نوار Navarre بھی اس میں ضم ہو گیا۔ 1478ء میں پوپ نے فرڈیننڈ کو اسپین میں علیحدہ مذہبی عدالت قائم کرنے کی اجازت دی تھی تاکہ وہ اسپین کے مسلمانوں کو شدھ عیسائی بنا سکے اور ان کے کفر و الحاد کو دور کر سکے۔ اس مذہبی عدالت کے نام پر لاکھوں مسلمانوں کو اذیت دے کر ہلاک کیا گیا۔ فرڈیننڈ اور ملکہ ازبیلا کا ایک اور کارنامہ کولمبس کی امریکہ کی

ریاست کے لیے مالی اعانت کرتا تھا۔ جو تاریخ اسپین میں ایک یادگار واقعہ ہے۔ کیتھرائن آف اراگان جس نے انگلستان کے بادشاہ ہنری ہشتم سے شادی کی تھی وہ فرڈیننڈ اور ازابیلا کی بیٹی تھی۔

Fedinand, Kings of Hunerey :فرڈیننڈ شاہان ہنگریو ہیمیا

۱۔ آسٹریا کا شہنشاہ فرڈیننڈ (1793ء تا 1875ء)

۲۔ بلغاریہ کا زار 1861ء تا 1948ء۔

۳۔ پرتگال کے بادشاہ۔

فرڈیننڈ اول 1345ء تا 1373ء، فرڈیننڈ دوم 1816ء تا 1885ء)۔

۵۔ شاہان اسپین۔

فرڈیننڈ اول (اعظم) متوفی 1065ء۔

فرڈیننڈ سوم 1199ء تا 1252ء، فرڈیننڈ چہارم 1285ء۔1312ء۔

فرڈیننڈ پنجم المعروف بہ آف اراگان کیتھولک 1452ء تا 1516ء۔

فرڈیننڈ ششم 1712ء تا 1759ء، فرڈیننڈ ہفتم 1784ء تا 1833ء۔

۶۔ شاہان سسلی۔

فرڈیننڈ اول 1751ء تا 1825ء، فرڈیننڈ دوم 1810ء تا 1859ء۔

ہلال زرخیز: Fertile Cresent

مشرق وسطی کا وہ خطہ جہاں ابتدائی انسانی تہذیبوں نے جنم لیا۔ ہلال زرخیز کے علاقے کا آغاز دریائے نیل کے ڈیلٹا سے ہوتا ہے۔ فلسطین اور مشرقی بحیرہ روم کے علاقے اور مغربی سمت میں ہوتا تا طولیہ اور جنوب مشرقی سمت میں میسوپوٹیمیا جو دریائے دجلہ کے مشرقی سمت میں واقع ہے۔ ہلال زرخیز کے خطے میں دریائے نیل کے کنارے مصری تہذیب کا آغاز تقریباً 3000 ق م میں ہوا اور 2800 ق م میں میسوپوٹیمیا میں تہذیب پروان چڑھی۔ عکادی تہذیب 2300 ق م میں اور ہتی تہذیب 1700 ق م میں پھلنا پھولنا شروع ہوئی۔ ازاں بعد بابل، آشوریہ اور یہودی تہذیبوں نے بھی اسی خطے میں نشوونما پائی۔ اگرچہ آج کل اس خطے کی آب وہوا خشک ہے مگر پہلے یہاں وسیع پیمانے پر بارش ہوتی تھی جو اسے زرخیز بناتی تھی۔ اسی خطے میں زراعت کا آغاز ہوا اور جنگلی جو اور گندم 7000 ق م میں یہاں اگائی جانے والی فصلوں کی شکل اختیار کر چکے تھے اسی خطے میں گلہ بانی کا آغاز ہوا اور جنگلی بھیڑوں اور بکریوں کو پالتو جانور بنایا گیا۔

نظام جاگیرداری: • Feudalism

اٹھارہویں صدی سے یہ اصطلاح اس سماجی اور سیاسی نظام کے لیے استعمال کی جارہی ہے۔ جو قرون وسطی کے یورپ میں رائج تھا۔ ایسا ہی سیاسی اور سماجی نظام چین اور جاپان میں بھی موجود تھا۔ انیسویں صدی تک قائم رہا۔

اس نظام جاگیرداری کی کئی صورتیں ہیں لیکن عموماً اس سے مراد وہ نظام ہے جس میں بادشاہ فوجی خدمت کے بدلے اپنے کسی سردار کو کچھ زمین (اور کوئی عہدہ بھی) عطا کر دیتا تھا جسے جاگیر کہا جاتا تھا۔ اکثر جاگیردار اس عطا کردہ زمین سے وصول شدہ لگان کا کچھ حصہ شاہی خزانے میں جمع کراتے تھے۔ جاگیردار کو یہ حق بھی حاصل ہوتا کہ وہ اپنی جاگیر کی زمین کو آسامیوں کو پٹہ پر دے دیتا۔ اس نظام کی ایک اور خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس میں مراتب کی درجہ وار ترتیب موجود ہوتی تھی یعنی بڑا جاگیردار اپنے سے چھوٹے جاگیردار کو اپنی رعیت بنالیتا اور اس نظام میں سب سے آخری درجہ مزارعوں کا ہوتا۔ جاگیرداری کا عام فہم مفہوم وہ سماجی نظام ہے جس میں زمین کا مالک یا موروثی فرمانروا زمین کا لگان وصول کرتا تھا اور اپنی علمداری کا نظم و نسق چلاتا تھا یا اس سے مراد وہ معاشرہ یا سماجی گروہ ہے جسے غلط زمانی قرار دے کر کوئی مصنف اس کی مذمت کرنے کا خواہش مند ہو۔ دوسرے بعض محققین کے نزدیک اس نظام کی بنیاد عدم مساوات پر ہے کیونکہ اس میں سیاسی، سماجی اور اقتصادی مراعات صرف ایک خاندان کو نسلاً بعد نسلاً حاصل ہوتی ہیں۔

Feudal, Suzerainty

جاگیری سیادت:

اس سیادت کی بنیاد اس اصول پر تھی کہ تمام اراضی کا مالک حقیقت میں فرمانروائے سلطنت ہے۔ وہ فوجی سرداروں سے ملک کا دفاع کرنے کا وعدہ لے کر یہ اراضی بمعہ اس کی آبادی ان میں تقسیم کر دیتا۔ یہ فوجی سردار سالانہ لگان کے عوض ایک مدت کے لیے زمین تعہداروں کے سپرد کر دیتے۔ تعہد دار زمین بغرض کاشت مزارعوں کے سپرد کر دیتے تھے۔

Ficino, Marsilio

فسینو و مارسیلیو (1433ء۔1499ء):

اطالوی نشاۃ ثانیہ کا فلسفی اور فاضل دینیات جو علم موسیقی پر بھی دسترس رکھتا تھا۔ اس نے یونانی علوم کی ترویج ثانی سے لاطینی زبان میں ترجمہ کیا۔ وہ ایک نو افلاطونی تھا اور مذہب اور فلسفے کو یکجا کرنے کا حامی تھا۔ فسینو کے سرپرست اٹلی کے میڈیچی حکمران تھے۔ اس کی تصنیف Theologica Platonia جو 1482ء میں مکمل ہوئی افلاطونی فلسفے اور عیسائی دینیات کا ایک حسین امتزاج ہے۔

Fief

فیف:

جاگیرداری نظام کے تحت مقبوضہ اراضی یا ٹھیکے پر لی ہوئی زمین۔ یا کسی جاگیردار کی طرف سے مزارع کی فوجی خدمات کے انعام میں عطا کردہ اراضی۔

Fire-arms, See Guns

بڑے فسادی:

Fir-Eaters

امریکہ کی تاریخ میں اس اصطلاح کا اطلاق شمالی ریاستوں نے جنوبی ریاستوں کے غلامی کے حامی انتہا

پیدا ہوا، خانہ جنگی سے قبل کیا تھا۔ غلامی کے حامی ان انتہا پسندوں کی قیادت آر فی رہٹ اور ولیم لوئیڈ گیریسن جیسے لوگ کر رہے تھے۔ یہ لوگ 1850ء سے پہلے ہی شمالی ریاستوں سے علیحدگی کے خواہاں تھے۔

پانچ متمدن قبائل: Five civilized Tribes

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے علاقے اوکلا میں آباد پانچ قبائل چیروکی، چکاسا، چوکتا، کریک اور سیمی نول کے لیے مستعمل اصطلاح ان کو خانہ جنگی سے پہلے امریکی حکومت نے سرکاری طور پر انحصار کرنے والی گھریلو اقوام تسلیم کیا تھا۔ تاہم خانہ جنگی کے بعد ان کی یہ مخصوص حیثیت ختم کر دی گئی کیونکہ ان قبائل نے علیحدگی کی حمایت کی تھی۔

پانچ سلطنتیں: Five Dynasties

چینی تاریخ کا ایک دور جو تانگ شاہی Tang Dynasty کے زوال 907ء سے شروع ہو کر 960 عیسوی میں سونگ شاہی Song Dynasty کے قیام تک جاری رہا۔ یہ ان پانچ مختصر شاہیوں کے نام پر معنون ہے جنہوں نے اس دور میں شمالی چین پر حکومت کی۔ اس دور کو چینی تاریخ میں دس سلطنتوں کا دور بھی کہا جاتا ہے جو ان چھوٹی ہم عصر ریاستوں کے نام پر معنون ہے جنہوں نے اس دوران جنوبی چین پر حکومت کی تھی۔ اپنے سیاسی انتشار کے باوجود پانچ شاہیوں کا یہ دور چینی آرٹ اور ادب کی ترقی کے لیے مشہور ہے۔ اس دور میں مصوری اور ادب میں خصوص پیش رفت ہوئی تھی۔

Five Nations, See Iroqouis, Iroqudis leage of

Five Pillars of Islam, see Islam.

فلینڈرز: Flanders

ازمنہ وسطیٰ میں شمالی یورپ کا ایک تجارتی مراکز کا حامل ایک علاقہ۔ یہ دوبارا انگلستان سے فرانس، بیلجیئم اور نیدر لینڈ تک پھیلا ہوا تھا۔ اس علاقے کی زرخیز زمین، پیداواری صلاحیت اور تجارت کی وجہ سے جو خصوصاً انگلستان کے ساتھ ہوتی تھی۔ اس علاقہ کو انتہائی گنجان آباد بنا دیا تھا۔ اس علاقے کی صنعت پارچہ بافی (جو آج بھی اہم ہے) تھی۔ مگر صنعت کے بے تحاشا فروغ نے بعض نئے مسائل پیدا کر دیئے۔ مثلاً اقتصادی بحران اور طبقاتی جنگ، فرانسیسی بادشاہوں اور فلینڈرز کے کاؤنٹوں کے دیرینہ کشمکش میں نچلے طبقے کا ساتھ دیا۔ 1797ء میں فرانس سے الحاق ہوا۔ 1815ء میں اسے ہالینڈ کے حوالے کر دیا گیا۔ 1830ء میں یہ بیلجیئم کا حصہ بنا۔ مدت سے یہ علاقہ میدان جنگ بھی چلا آ رہا ہے۔ دوسری عالمی جنگ میں فلینڈرز کی لڑائی، ہالینڈ و بیلجیئم پر جرمنوں کے حملے سے شروع ہوئی تھی اور 1940ء میں ڈنکرک سے اتحادیوں کے نکل جانے پر ختم ہوئی۔

تیرتی ہوئی دنیا (یوکیو): Floating World (Ukiyo)

یوکیو ایک اصطلاح جو جاپان میں ٹوکوگاوا tokugawa عہد (1867ء۔1603ء) میں جاپانی شہروں

کے ایسے علاقوں کے لیے مستعمل تھی جو تفریح وتفریح کا سامان فراہم کرتے تھے۔ ایسے علاقے ٹوکیو، اوساکا اور کیوٹو Kyoto جیسے بڑے شہروں کے ملحقات میں شامل تھے۔ ان علاقوں میں قحبہ خانے، ریستوران، ٹی ہاؤس، حمام اور تھیٹر ہوتے تھے جو تفریح وتفریح کے مراکز کی حیثیت رکھتے تھے۔ جاپانی مصوری میں ایسے علاقوں کی تصاویر بھی موجود ہیں۔

Florence

فلورنس:

وسطی اٹلی کا ایک شہر جو دریائے آرنو Arno کے دونوں کناروں پر ساحل سمندر سے پچاس میل کے فاصلے پر کوہ اپی نائنز کے دامن میں واقع ہے۔ یہ صوبہ فلورنس کا دارالحکومت ہے۔ دنیا کے تاریخی شہروں میں اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کا نواحی علاقہ بڑا خوبصورت ہے جسے چاروں طرف سے درختوں سے ڈھکی ہوئی پہاڑیوں نے گھیر رکھا ہے۔ ازمنہ وسطیٰ میں اٹلی کے اس تاریخی شہر میں بڑی بڑی تاریخی شخصیات ہوگزری ہیں۔ جن میں پیٹرارچ، مائیکل انجلو، لیونارڈ ڈاونچی، بلیکو اور سائیکاول خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ 1864ء سے 1870ء تک یہ شہر اٹلی کا دارالحکومت بھی رہا۔ 1966ء میں آنے والے ایک سیلاب نے اسے بری طرح تباہ کر کے رکھ دیا تھا اور اس شہر میں موجود مصوری کے فن پاروں کو بھی شدید نقصان پہنچا تھا۔

Florentine Council of Ten

فلورنس کی دس رکنی کونسل:

یہ کونسل نشاط ثانیہ کے فلورنس کی حکمران کونسل تھی۔ میڈیچی حکمرانوں کے زوال کے بعد پندرہویں صدی کے اواخر میں ایک جمہوری حکومت تشکیل پائی تھی جسے یہ کونسل چلاتی تھی۔ 1498ء میں مشہور اطالوی مفکر میکاولی اس کونسل کا سیکرٹری تھا اور اسے کونسل نے بہت سے سفارتی مشنوں پر اندرون اٹلی اور بیرون ممالک، فرانس اور جرمنی بھیجا تھا۔ جو کونسل کی طرف سے ان ممالک کے ساتھ مختلف قسم کے معاہدے اور بات چیت کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا یہ کونسل ان امراء پر مشتمل تھی جو اس شہر کے ارباب اقتدار تھے۔

Flying Tigers

فلائنگ ٹائیگرز:

امریکی سویلین لڑاکا پائیلٹوں کے دستے جنہیں کرنل کلیر ایل چینالٹ نے چینیوں کے مزاحمتی جنگ کی حمایت کے لیے جاپانی حملہ آوروں کے خلاف لڑنے کے لیے رضاکار کے طور پر بھیجا تھا۔ ان دستوں نے چونگ کنگ کی محصور چینی حکومت کی مدد کی تھی اور شدید اہمیت کے حامل برما روڈ کی دیکھ بھال کی تھی۔ اس روڈ سے کمک ورسد چینیوں کو فراہم کی جاتی تھی۔ امریکہ کی جنگ عظیم دوم میں شمولیت کے بعد ان فضائی لڑاکا دستوں کو امریکہ کی دسویں ایئر فورس میں شامل کر لیا گیا تھا۔

Fon, Kremer Alfred

فان کریمر الفرڈ (1828ء-1889ء):

آسٹریا سے تعلق رکھنے والا مشہور مستشرق جس نے اسلامی ثقافت پر چند نہایت مفید اور قابل قدر کتابیں لکھیں۔

اس نے اپنے جوانی کے ایام میں کچھ عرصہ شام میں گزارا تھا اور یہیں عربی زبان سیکھی تھی۔ اس کے علاوہ اس نے شرقی طرز تمدن سے بھی گہری واقفیت حاصل کی۔ بعدازاں کئی سال تک مصر اور بیروت میں اپنی حکومت کی طرف سے سفارتی عہدوں پر کام کرتا رہا۔ اس کی تالیفات میں سب سے مشہور ''خلافت اسلامیہ کی تمدنی تاریخ'' (1875ء۔ 1877ء) ہے جس کی ایک جلد کا جرمن سے انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

پاؤں کو باندھنا: Foot Binding

ایک چینی روائت جس میں کتان کی پٹیوں سے کم سن لڑکیوں کے پاؤں لپیٹ دیے جاتے تا کہ وہ بڑھنے سے رہ جائیں اس عمل کی وجہ سے خواتین کے پاؤں بہت چھوٹے ہوتے مگر جزوی طور پر ناقص اور ناکارہ بھی ہو جاتے تھے۔ پاؤں باندھنے کی اس روائت کا تعلق چین کی تاریخ میں سونگ شاہی Song Dynasty میں ملتا ہے مگر بعدازاں اس روایت پر صرف مانچو اقلیت کے لوگ عمل پیرا رہے ہیں۔

Forbidden City, see Imperial city

قلعہ بندی: Fortification

دفاعی تعمیرات، منظم جنگ کے ساتھ ہی پیدا ہو گئیں تھیں۔ ازمنہ وسطیٰ تک دفاع کے لیے قلعہ اور فصیل کی تعمیر کا عام رواج تھا لیکن توپ کی ایجاد کے بعد اینٹوں سے تعمیر شدہ مضبوط سے مضبوط دیواریں بھی گولہ باری کے آگے نہ ٹھہر سکیں۔ اس وجہ سے پندرہویں صدی کے بعد قلعہ بندی میں دفاعی فوج کی توپوں کے لیے دمدمے تعمیر کیے جانے لگے۔ اور قلعہ کے گرد بہت آگے بڑھ کر حفاظتی دائرہ قائم کیا جانے لگا۔ یورپ میں گذشتہ دو بڑی جنگوں میں دفاعی تعمیروں کے بڑے پیچیدہ سلسلے وسیع پیمانے پر استعمال کیے گئے۔ حرکی جنگ کی طرف دوبارہ رجحان سے اب زور عارضی بلکہ محض گھڑی ہوئی دفاعی چوکیوں پر ہے جو حملہ آور کو اتنی دیر تک روک سکیں جب تک کمک نہ پہنچ جائے۔

فورٹ ولیم کالج: Fort William College

یکم جنوری 1799ء کو گل کرائسٹ نے کلکتہ میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ بنگال سول سروس کا کام شروع کرنے والے انگریزوں کو ہندوستانی اور فارسی زبان سکھائی جائے۔ تا کہ اہل ملک کی زبان سے واقفیت کی وجہ سے آسانی سے حکومت کر سکیں۔ ٹیپو سلطان کی شہادت کے بعد انگریز ہندوستان میں اپنے مستقبل کی فکر سے آزاد ہو گئے۔ تو لارڈ ویلزلی نے 8 مئی 1800ء کو اس مدرسے کو کالج کا درجہ دے دیا۔ اور اس میں جان ہیلی ایم کرک پیٹرک، گل کرائسٹ وغیرہ کو عربی، فارسی اور ہندوستانی زبانوں کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔ کالج کے لیے وسیع پیمانے پر کتابوں کی اشاعت کا انتظام بھی کیا گیا۔ جس سے اردو زبان کی بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔

چار آزادیاں: Four Freedoms

ریاست ہائے متحدہ کے صدر ایف ڈی روز ویلٹ نے 4 جنوری 1941ء کو اپنے کانگریس سے خطاب میں

درج ذیل چار آزادیوں کا ذکر کیا تھا۔
(۱) آزادی تقریر۔ (۲) آزادی مذہب۔ (۳) بھوک سے آزادی۔ (۴) خوف سے آزادی۔
مذکورہ صدر نے ان آزادیوں کو انسان کے لیے لازم قرار دیا تھا۔

Four Modernizations

چار جدید سازیاں:
چین کا سرکاری پروگرام تاکہ وقت کی ضرورت کے مطابق زراعت، صنعت، قومی دفاع، اور سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبوں کو جدید بنایا جائے اس پروگرام کا اعلان ڈینگ ژیاؤ ینگ نے 1978ء میں اقتدار کو سنبھالنے کے بعد کیا تھا تاکہ ماؤزے تنگ کے ترقیاتی پروگراموں کو جدید شکل دی جائے۔ ڈینگ ژیاؤ ینگ کی اس جدید سازی کے پروگرام سے حوصلہ پا کر چین کی حکومت نے چین میں بیرونی سرمایہ کاری، نجی کاری اور نجی صنعت کی حوصلہ افزائی کرنا شروع کی تھی۔ جدید سازی کی ان حکمت عملیوں نے چین میں ایک نئے ترقیاتی عہد کا آغاز کیا تھا۔ اور آج کی چینی ترقیوں کا یہ آغاز تھا۔

Four Noble Truths

چار معزز سچائیاں:
بدھ مت کے بنیادی اصولوں میں چار معزز سچائیوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ چار اعلیٰ سچائیاں درج ذیل ہیں۔

(۱) زندگی دکھ سے عبارت اور مصیبتوں میں گھری ہوئی ہے۔
(۲) خواہشات پر قابو پا کر دکھ سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔
(۳) یہ دکھ اور مصیبتیں خواہشات اور بوجھ و لالچ کی وجہ سے ہیں۔
(۴) خواہشات کا خاتمہ آٹھ طبقاتی نیکیوں کے راستے پر چلنے سے ممکن ہے۔ نیکی کے ان آٹھ مرحلوں کا لب ولباب یہ ہے۔
صحیح سوچ، صحیح کلام، صحیح برتاؤ، صحیح اخلاق، صحیح کوشش، صحیح فکر اور صحیح علم کی جستجو۔ ان آٹھ مرحلوں سے گزر کر زندگی کو دکھ اور مصیبتوں سے آزاد کرایا جاسکتا ہے۔

Fourteen Points of Wilson

صدر ولسن کے چودہ نکات:
8 جنوری 1918ء کو کانگریس سے خطاب کرتے ہوئے امریکی صدر وڈرو ولسن نے اقوام عالم کے لیے امن کا ایک لائحہ عمل اپنے چودہ نکات میں پیش کیا تھا۔ ان چودہ نکات میں براہ راست لوگوں سے امن کی اپیل کی گئی تھی۔ ان چودہ نکات نے صدر ولسن کو اتحادی ممالک کا اخلاقی قائد بنا دیا تھا۔

Fourteen Points of Jinah

جناح کے چودہ نکات:

مارچ 1929ء میں قائداعظم محمد علی جناح نے نہرو رپورٹ کے جواب میں اپنے مشہور زمانہ چودہ نکات پیش کیے تھے۔ جن میں مسلمانوں کے جداگانہ تشخص اور صوبائی خودمختاری کا ذکر کیا گیا تھا۔ قائداعظم محمد علی جناح کے ان چودہ نکات نے مسلمانوں کو ذہنی خلشار سے نکال کر انہیں آئینی جدوجہد کی راہ پر گامزن کر دیا تھا۔

چودہ جولائی: Fourteen July

بیسٹائل کے قید خانے کا سقوط 14 جولائی 1789ء کو ہوا۔ یہ انقلاب فرانس کا ایک واقعہ ہے۔ آج بھی فرانس میں اس دن عام تعطیل ہوتی ہے۔

بین الاقوامی اشتمالیہ چہارم: fourth Inter National

ٹراٹسکی جس کو اسٹالن نے اختلافات کی بنا پر جلاوطن کر دیا تھا۔ اس نے 1937ء میں میکسیکو میں انٹرنیشنل چہارم قائم کرنے کی کوشش کی تھی تاہم اس کوشش کو عملی لحاظ سے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہو سکی تھی۔

چار جولائی: Fourth of July

4 جولائی 1776ء کو یو ایس اے نے اعلان آزادی کیا تھا۔ یہ دن یو ایس اے میں عام تعطیل کا دن ہے۔ اور یوم آزادی کے طور پر منایا جاتا ہے۔

چوتھی جمہوریہ: Fourth Republic, The

فرانس کا وہ دستور جو جنگ عظیم دوم کے بعد 13 اکتوبر 1946ء کو نافذ العمل ہوا۔ چوتھی جمہوریہ کہلاتا ہے۔

فرانسسکن (فرائر): Franciscans (Friarminor)

مسیحی راہبوں کا ایک درجہ جس کی بنیاد سینٹ فرانسس آف اسیسی نے رکھی تھی۔ فرانسسکن راہب فرائر مائنر اور گرے فرائر بھی کہلاتے ہیں۔ یہ یورپ بھر میں گھومتے اور محبت سے انجیل مقدس کے اقتباسات سناتے ہیں۔ بیماروں کی تیمارداری کرتے ہیں اور اپنی خوراک کے لیے مانگتے ہیں۔ وہ نہ تو عمارتیں اپنے لیے مخصوص کرتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کی تنظیم کے خواہاں ہیں مگر اس کے باوجود فرانسسکن راہب اتنے مقبول ہیں کہ لوگ انہیں عمارتیں، زمین اور رقوم دیتے ہیں اور دوسرے خانقاہی سلسلوں کی طرح پیش آتے ہیں۔ فرانسسکن راہب دینیات اور سائنس میں اپنی مہارت کی وجہ سے بھی مشہور ہیں فرانسسکن راہبوں کا حلقہ درویشاں پورے یورپ میں مشہور ہے۔

فرانس جوزف (1830ء-1916ء): Francis Joseph

شہنشاہ آسٹریا (1848ء-1916ء) اور شاہ ہنگری (1867ء-1916ء) وہ یورپ میں آنے والے 1848ء کے انقلاب کے دوران صرف 18 سال کی عمر میں آسٹریا کا شہنشاہ بن گیا تھا۔ اس نے اپنی سلطنت میں بڑھتی ہوئی قوم پرستی کو روکا۔ 1866ء میں اسے پروشیا نے شکست دی جس کے بعد جرمنی پر اس کا اثر و رسوخ ختم

ہوگیا۔ 1867ء میں ہنگری اور آسٹریا کا بادشاہ بننے کے بعد اسے ہنگری کے قوم پرستوں کے مطالبات کا سامنا کرنا پڑا قوم پرستی کے بڑھتے ہوئے جذبات کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے اٹلی کے کئی علاقے نکل گئے۔ جزیرہ نما بلقان میں اسے سلاف قوم کی نارانگی کی تحریک سے نپٹنا پڑا۔ شہنشاہ کی حیثیت سے فرانسس جوزف نے اپنے ملک میں سماجی اصلاحات کو نافذ نہ ہونے دیا۔ آسٹریا کے آرچ ڈیوک فرانسس فرڈیننڈ کے سراجیو میں سرعام قتل کے بعد آسٹریا نے سربیا پر حملہ کردیا جو جنگ عظیم اول کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ غرض اس نے اپنے 60 سالہ دور میں بہت سی تکلیفیں اٹھائیں۔

Francis of Assisi, Saint فرانسس آف اسیسی سینٹ:

مسیح راہبوں کے فرانسسکن گروہ کا بانی اور عیسائیوں کا عظیم ترین سینٹ۔ اٹلی میں اسیسی کے مقام پر پیدا ہوا۔ اس کا ابتدائی نام گیوانی ڈی برنارڈون Giovan de Bernardon تھا، لیکن اس کے والد کی متعدد وسیاحت ہائے فرانس کی وجہ سے اسے فرانسسکو (فرانسیسی) کہتے تھے۔ مختصر عرصے کے لیے اس نے فوج میں بھی خدمات انجام دیں پھر بائیس سال کی عمر میں دنیاوی علائق سے منہ موڑ کر زاویہ نشین ہوگیا۔ 1209ء میں وعظ و نصیحت کے لیے نکلا اور شروع ہی میں اس نے اپنے انکسار، توکل اور بنی نوع انسان کے ساتھ بے مثال خلوص کی وجہ سے لوگوں کے دلوں کو جیت لیا اور ایک مختصر گروہ اس کے گرد جمع ہوگیا۔ جس کے بعد اس نے روما کا سفر اختیار کیا جہاں سے ان لوگوں کو اجازت مل گئی کہ وہ ایک حلقہ درویشاں بنالیں۔ یہ درویش راہب اطالیہ کے طول وعرض میں پھیل گئے اور جلد ہی دوسرے ممالک میں بھی وعظ کرتے ہوئے نظر آنے لگے۔ خود فرانسس بھی اطالیہ سے باہر گیا اور ارض مقدس پہنچا مگر اس کے سلسلے میں پھوٹ پڑ جانے کی وجہ سے اسے واپس آنا پڑا اور ایک اجتماع میں انتہائی بے لوثی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے اپنے حلقہ درویشاں کی سربراہی سے دست کشی اختیار کرلی۔ مگر واعظ کا سلسلہ جاری رکھا اور صوفیانہ زندگی بسر کرتا رہا۔ اس نے اپنے سلسلے کے قواعد وضوابط قلمبند کیے۔ 1224ء میں ایک مراقبے کے دوران اسے ایک ایسا زخم لگا جس کی اذیت ناکی مسیح مصلوب کے زخموں جیسی تھی۔ اس زخم کی تاب نہ لاتے ہوئے اس کی وفات ہوئی اور اس کی وفات پر پورے اٹلی میں صف ماتم بچھ گئی۔

Francis Ferdinand فرانسس فرڈی نینڈ (1863ء۔1914ء):

آسٹریا کے شہنشاہ فرانسس جوزف اول کا بھتیجا اور ولی عہد آسٹریا تھا۔ اس نے غلامی کے خلاف آواز اٹھائی جس کے نتیجے میں سربیا کے لوگ اس کے خلاف ہوگئے۔ بوسینیا کے دارالحکومت سراجیو میں تعطیلات گزار رہا تھا کہ 28 جون 1914ء کو سربیا کے ایک باشندے نے اسے سربازار گزرتے ہوئے گولی مار کر قتل کردیا۔ آسٹریا نے اس جرم کا بہانہ بنا کر سربیا پر حملہ کردیا اور اس طرح پورا یورپ جنگ کی بھٹی میں جھونک دیا گیا۔ آسٹریا کا سربیا پر بھی حملہ جنگ عظیم اول کا آغاز ثابت ہوا۔

فرانسس، شاہان فرانس: Francis, Kings of France

فرانسس اول (1515ء۔1547ء) لوئی ہفتم کا داماد تھا۔ اطالوی جنگوں میں اس نے بمقام مارگ نیو Marignano فتح حاصل کی۔ 1519ء میں وہ اپنے حریف چارلس پنجم کے مقابلے میں انتخاب شہنشاہی ہار گیا بدلہ زبردست field of the Clothgold میں انگریزوں کا اتحاد حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ اس کے باوجود اس نے چارلس پنجم پر حملہ کیا اور شکست کھائی 1521ء گرفتار ہوا پھر صلح نامہ میڈرڈ پر دستخط کر کے آزادی حاصل کی۔ فضول خرچ اور نیک چلن نہ ہونے کے باوجود فنون ادب کا دلدادہ تھا۔ ڈاونچی، چیلینی اور رابیلے جیسے نابغہ روزگار اس کے نمک خواروں میں شامل تھے۔

فرانسس دوم شاہ فرانس (1544ء۔1560ء):

صرف ایک سال یعنی 1559ء سے 1560ء تک برسر اقتدار رہے۔

فرانسس: (مقدس رومی سلطنت کے شہنشاہ) Francis

فرانسس اول (1708ء۔1765ء) یہ 1745ء میں شہنشاہ منتخب ہوا تھا۔

فرانسس دوم (1768ء۔1835ء) یہ 1792ء میں برسر اقتدار آیا تھا۔

فرینکلن، بنجمن (1706ء۔1790ء): Franklin, Benjamin

امریکی مدبر، سائنسدان اور مصنف۔ بوسٹن کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ 1749ء تک چھاپے خانے کے ذریعے کافی دولت کمائی اور پھر سائنسی تجربات میں منہمک ہو گیا۔ فرینکلن نے ثابت کیا کہ برق آسمانی بجلی کا ہی حصہ ہے۔ اس نے بجلی کے منفی اور مثبت پہلوؤں کا فرق واضح کیا۔ ان اکتشافات سے اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اسمبلی کا رکن منتخب ہو کر فرینکلن نے 1754ء میں پہلی بار امریکی نوآبادیاں کی فیڈریشن کا منصوبہ پیش کیا 1765ء میں انگلستان میں رہ کر اس نے سٹیمپ ایکٹ ختم کرانے کی کوشش کی۔ امریکہ واپس جا کر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اعلان آزادی مسودہ تیار کرنے میں مدد دی۔ پھر 1776ء سے 1785ء تک فرانس میں امریکہ کا سفیر رہا۔ اس دوران اس نے برطانیہ اور فرانس کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کی زندگی کے آخری ایام میں اپنی سوانح عمری مرتب کی۔

فرینکس (فرنگی): Franks

جرمن قبائل کا ایک گروہ جو تیسری صدی عیسوی میں دریائے رائن کے وسطی اور نچلے حصے میں آباد ہوا۔ 481ء۔511ء کے درمیانی عرصے میں انہوں نے گال قبائل کو فتح کیا اور ان کے ساتھ متحد ہو گئے۔ آٹھویں صدی میں شارلیمان نے فرینگ بادشاہت کو وسیع کر کے اسے شہنشاہی میں تبدیل کر دیا۔ 843ء میں

معاہدہ ورڈن کی رو سے یہ شرقی اور مغربی حصوں میں تقسیم ہوگئی اول الذکر جرمنی بنا اور موخر الذکر کو فرانس کا نام دیا گیا۔ یوں مغربی فرانکوں کی سلطنت فرانس اور شرقی فرانکوں کو سلطنت جرمنی بن گئی۔

Francis

فرانس: (مقدس رومی سلطنت کے شہنشاہ)

فرانس اول (1708ء۔1765ء) یہ 1745ء میں شہنشاہ منتخب ہوا تھا۔

فرانس دوم (1768ء۔1835ء) یہ 1792ء میں برسر اقتدار آیا تھا۔

Franklin, Benjamin

فرینکلن، بنجمن (1706ء۔1790ء):

امریکی مدبر، سائنسدان اور مصنف۔ بوسٹن کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ 1749ء تک چھاپے خانے کے ذریعے کافی دولت کمائی اور پھر سائنسی تجربات میں منہمک ہوگیا۔ فرینکلن نے ثابت کیا کہ برق آسمانی بجلی کا ہی حصہ ہے۔ اس نے بجلی کے منفی اور مثبت پہلوؤں کا فرق واضح کیا۔ ان اکتشافات سے اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اسمبلی کا رکن منتخب ہو کر فرینکلن نے 1754ء میں پہلی بار امریکی نوآبادیاں کی فیڈریشن کا منصوبہ پیش کیا 1765ء میں انگلستان میں رہ کر اس نے سٹیمپ ایکٹ ختم کرانے کی کوشش کی۔ امریکہ واپس جا کر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اعلان آزادی مسودہ تیار کرنے میں مدد دی۔ پھر 1776ء سے 1785ء تک فرانس میں امریکہ کا سفیر رہا۔ اس دوران اس نے برطانیہ اور فرانس کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کی زندگی کے آخری ایام میں اپنی سوانحعمری مرتب کی۔

Franks

فرینکس (فرنگی):

جرمن قبائل کا ایک گروہ جو تیسری صدی عیسوی میں دریائے رائن کے وسطی اور نچلے حصے میں آباد ہوا۔ 481ء۔511ء کے درمیانی عرصے میں انہوں نے گال قبائل کو فتح کیا اور ان کے ساتھ متحد ہوگئے۔ آٹھویں صدی میں شارلیمان نے طرتک بادشاہت کو وسیع کر کے اسے شہنشاہی میں تبدیل کر دیا۔ 843ء میں معاہدہ ورڈن کی رو سے یہ شرقی اور مغربی حصوں میں تقسیم ہوگئی اول الذکر جرمنی بنا اور موخر الذکر کو فرانس کا نام دیا گیا۔ یوں مغربی فرانکوں کی سلطنت فرانس اور شرقی فرانکوں کو سلطنت جرمنی بن گئی۔

Frederick I barbarossa

فریڈرک اول باربروسہ:

فریڈرک اول باربروسہ (1123ء۔1190ء) جرمنی کا بادشاہ اور مقدس رومی سلطنت کا شہنشاہ (1155ء) تھا۔ اس نے تیسری صلیبی جنگ میں صلیبیوں کی سلطان صلاح الدین ایوبی کے خلاف قیادت کی تھی۔ اسے سرخ ریش ہونے کی وجہ سے باربروسہ کہتے تھے۔ اس کا تعلق خاندان ہوہن شٹاؤفن Hohenstauffn سے تھا۔ وہ اپنے چچا کونراڈ سوم کے بعد جرمنی کے تخت شاہی پر بیٹھا۔ 1152ء میں ملک میں عام امن کا اعلان کیا گیا اور اس طرح جرمن عوام کی تالیف قلب کی۔ 1152ء میں پوپ آدریان چہارم نے اسے اپنے ہاتھوں سے مقدس

رہی کا سلطنت کا نام پہنایا۔ 1155ء میں پاپائی نظام کے لیے انگریڈ رسوم اور لمبارڈی کے خلاف لڑا۔ 1189ء میں وہ تیسری صلیبی جنگ کے لیے ارض مقدس کی طرف روانہ ہوا۔ اثناراہ میں سلیشیا، ایشیائے کوچک میں کسی چشمہ میں نہاتے ہوئے ڈوب گیا۔

فریڈرک دوم (1194ء۔1250ء): Fredrick II

شہنشاہ ہنری ششم اور ملکہ کانسٹینس Constance کا بیٹا تھا۔ پوپ انوسینٹ سوم نے اسے سسلی کے اختیارات تفویض کیئے تھے اور شہنشاہ کا مدمقابل بنادیا۔ پھر آنو چہارم کی باضابطہ معزولی کے بعد اخن کے مقام پر اسے تاج شہنشائیت پہنایا گیا اور وہ 1215ء میں مقدس رومن شہنشاہ بن گیا۔ 1220ء کی صلیبی مہم جو دراصل ایک شاہی سیاحت تھی جو عیسائیوں کو یروشلم، ناصریہ اور بیت اللحم میں کچھ حقوق دلانے پر اپنی تاجپوشی پر منتج ہوئی تھی۔ پوپ انوسنٹ نے اس معاہدے کی مذمت کی اور مسلمانوں نے بھی اسے توڑ دیا۔ شہنشاہ اور پوپ کے درمیان کشمکش زندگی اور موت کی کشمکش بن گئی۔ پوپ انوسنٹ چہارم نے فریڈرک کو معزول اور دائرہ مذہب سے خارج کر دیا۔ بعدازاں فریڈرک کی موت عین اس وقت ہوئی جب پوپ سے جنگ میں لڑائی کا پانسہ اس کی طرف جھک رہا تھا۔

فریڈرک، فریڈرک اعظم: Fredrick, the Great

فریڈرک دوم اپنے والد فریڈرک ولیم اول کا جانشین تھا۔ اس کا باپ اسے حسن پرست زنانہ سمجھتا تھا۔ اس نے موسیقی، فلسفہ اور شاعری پر دسترس حاصل کی تھی۔ اس کی جوانی کا دور بڑا دردناک تھا۔ 1730ء میں اس نے ملک سے فرار ہونے کا منصوبہ بنایا اور بحیثیت مفرور قتل ہوتے ہوتے بچا۔ جونہی وہ بادشاہ بنا فریڈرک قیادت اور قوت فیصلہ کی غیر معمولی صفات ظاہر ہونے لگیں۔ سلیشیا کے علاقے پر جھوٹا دعویٰ کر کے اس نے ملکہ ماریہ تھریسا کی سلطنت پر حملہ کر دیا اور سلیشیا حاصل کرنے کے بعد اس نے اپنے حلیفوں کو چھوڑ دیا، اس جنگ اور جنگ ہفت سالہ نے پروشیا کو یورپ کی عظیم ترین عسکری طاقت بنا دیا اور فریڈرک اعظم کو بطور ایک عظیم فوجی سالار کے شہرت دوام حاصل ہوئی۔

فریڈرک ولیم اول (1688ء۔1740ء): Frederick William I

عہد حکومت (1713ء۔1740ء) یہ یورپ کی تاریخ میں سپاہی بادشاہ کہلاتا ہے۔ طاقتور فوج اور موثر نظام حکومت کی مدد سے اس نے پروشیا (جرمنی) کو یورپ کی عظیم طاقت بنا دیا۔ اور اس کی عظمت کی بنیاد رکھی۔ کنجوسی اور طمع و حرص کی وجہ سے بدنام تھا۔ خزانے کو ضرورت سے زیادہ بھر دیا۔ جنگ سے گریز کرتا تھا۔ خود نفاست طبع سے مرنج راتھا۔ اپنے بیٹے اور جانشین فریڈرک اعظم کو بنظر حقارت دیکھتا اور اسے ایک حسن پرست زنانہ سمجھتا تھا۔

فریڈرک ولیم سوم (1770ء۔1840ء): Frederic William III

اس کا عہد حکومت 1797ء سے 1840ء تک ہے۔ اس نے جینا کے مقام پر نپولین سے شکست کھانے کے بعد پروشیا کے بادشاہ کی حیثیت سے معاہدہ ٹلزٹ Tilsit کی سخت شرائط کو قبول کیا تھا۔ وہ خود کمزور اور پس و پیش

کرنے والا شخص تھا۔ مگر اسے کارل خان، شمائن اور ہارڈن برگ، جیسے لوگوں کی امداد حاصل تھی۔ جنہوں نے پروشیا کی ریاست کی اصلاح کی تھی اور نپولین کے خلاف پروشیائی جنگ آزادی کے لیے راستہ صاف کیا۔ 1815ء میں مقدس اتحاف میں شامل ہو کر وہ روز بروز زیر جمتی ہوتا چلا گیا۔

Free Masons

فری میسن:

ایک پراسرار بین الاقوامی انجمن۔ تین برس سے زیادہ عمر کے لوگ رکن بن سکتے ہیں۔ میسن کا لفظی ترجمہ معمار ہے۔ یہ تحریک بنیادی طور پر عہد وسطی کے میسن گلڈ سے مطابقت رکھتی ہے۔ یہ ایک خفیہ سلسلہ اخوت ہے۔ خیرات کرنا اس کے ممبران کا فریضہ ہے رسوم اور حکومت وقت کی فرمانبرداری اس کے قواعد میں سرفہرست ہے۔ اس نوعیت کی خفیہ انجمنوں کی مخالفت بھی کافی ہوتی ہے۔ اس کے ارکان دنیا کے بہت سے ممالک میں ہیں۔ یاد رہے جارج واشنگٹن اور گوئٹے بھی میسن تھے۔ پاکستان میں اس تحریک پر مکمل طور پر پابندی عائد ہے۔ اسی طرح رومن کیتھولک ممالک خصوصاً اٹلی میں پوپ نے بھی اسے ممنوع قرار دیا تھا۔

French and indian wars. see seven years.

French Revolution

انقلاب فرانس (1789ء):

1789ء میں بپا ہونے والی ایک شورش فرانس جس کے اثرات پوری دنیا پر مرتب ہوئے۔ اس کے فوراً رونما ہونے کی وجہ سرکاری خزانے کی دیوالیہ کیفیت تھی جو انقلاب آزادی امریکا میں امریکہ کی مالی اعانت کرنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ 5 مئی 1789ء کو فرانس کے شاہ لوئی شانزدہم نے اسٹیٹس جنرل (اسمبلی) کا اجلاس طلب کیا تاکہ نئے ٹیکس نافذ کر کے سرکاری خزانہ کو پر کیا جا سکے مگر پارلیمان کے ارکین نے اس مالی بحران کو دور کرنے کے لیے کوئی عملی اقدام کرنے کی بجائے نظریاتی مباحث شروع کر دیئے اور اگلے دو سال تک ان مباحث میں الجھے رہے۔ اسی اثنا میں 14 جولائی 1789ء کو اہل پیرس نے باستیل کے جیل خانے پر دھاوا بول کر اسے منہدم کر دیا اور یوں انقلاب کا آغاز ہو گیا۔ اس انقلاب نے یورپ کے پرانے انتظامی اور سیاسی ڈھانچے کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔ اور اٹھارہویں صدی کی روشن خیالی کو جنم دیا جس نے اہل یورپ کو قوم پرستی کا ایک نیا تصور پیش کیا۔ انقلاب کے دوران ملکہ اور بادشاہ نے فرانس سے بھاگنے کی کوشش کی مگر گرفتار کر لیئے گئے اور آخر جنوری 1793ء میں بادشاہ کو سزائے موت دی گئی۔ انقلاب اس حد تک آگے چلا گیا کہ نومبر 1793ء میں خدائی عبادت کے خلاف قانون پاس ہوا۔ دریں اثنا فرانس میں کسی کی گردن محفوظ نہ رہی۔ 1793ء اور 1794ء کے دور دہشت میں ہزاروں افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ سربراہان انقلاب بھی اپنی گردنیں نہ بچا سکے۔

French Wars of Religion:(1562ء-1598ء)

فرانسیسی مذہبی جنگیں

فرانسیسی پروٹسٹنٹ (Huguenots) اور رومن کیتھولکوں میں رونما ہونے والی خانہ جنگی جو عہد اصلاح

Reformation کے دوران پیش آئی۔ یہ جھگڑے مذہب کے ساتھ ساتھ فرانس کے ولی عہد کے متعلق تھے 1559ء میں فرانسیسی کیلونسٹوں (پروٹسٹنٹوں) نے اپنی پہلی کلیسائی نمائندہ مجلس کا انعقاد کیا اس کے بعد پروٹسٹنٹ مذہب دو ہزار کلیساؤں تک پھیل گیا۔ 1560ء میں نیا بادشاہ چارلس نہم ابھی مشکل سے دس سال کا ہوا تھا۔ وہ 1562ء تک اسی مذہبی خانہ جنگی کو نہ روک سکا۔ پروٹسٹنٹ اگرچہ تعداد میں زیادہ تھے مگر جنگوں میں ہار رہے تھے اس کے باوجود ان کا مذہبی جوش کم نہیں ہوتا تھا۔ 1572ء میں سینٹ بارتھولومیوں کے دن قتل عام کا واقعہ پیش آیا۔ کیتھولکوں نے پورے فرانس میں ہزاروں پروٹسٹنٹوں کو محض اس خطرے کی بنیاد پر قتل کر دیا کہ کہیں وہ حکومت پر قبضہ نہ کر لیں۔ 1594 میں فرانس کے بادشاہ ہنری چہارم نے کیتھولک عقیدے کو اپنا لیا 1598ء میں ہنری چہارم نے فرمان نینٹیز Edict of Nantes جاری کیا جس کی رو سے پیرس کے علاوہ دیگر شہروں میں پروٹسٹنٹوں کو ان کے مسلک کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن سرکاری طور پر فرانس کا مذہب کیتھولک ہی قرار پایا تھا۔

فرائیڈ، سگمنڈ (1856ء۔1939ء): Freud, Sigmund

آسٹریا کا مشہور زمانہ نفسیات دان جس نے تحلیل نفسی کا طریقہ علاج ایجاد کیا تھا۔ فرائیڈ نے ہسٹریا کا علاج تنویم کے طریقے پر کیا جسے جوزف برائر نے ترقی دی تھی۔ فرائیڈ کا یہی طریقہ علاج تحلیل نفسی کی ابتدا ثابت ہوا۔ فرائیڈ نے دریافت کیا تھا کہ ہسٹریا کی علامات جو ابتدائی نفسی صدمے تک پہنچتی ہیں۔ اس قوت کا اظہار کرتی ہیں جو جذباتی ہو اور اظہار کی راہ نہ پا سکی ہو (تحویل) فرائیڈ کا برائر سے اختلاف اس نظریے کے باعث ہوا جس کی رو سے فرائیڈ تحویل کی وجہ غیر واضح جنسی جذبے کو قرار دیتا ہے۔ بعد میں فرائیڈ نے تنویم کی بجائے تحلیل نفسی کا طریقہ اختیار کیا۔ اس کے نظریات کی شروع میں بڑی مخالفت ہوئی۔ 1906ء میں اس کے ساتھ یوجین بلومکر یگ اور آدلر آملے۔ آڈلر اور ینگ نے بعد ازاں الگ مکتب فکر کی بنیاد رکھی اور فرائیڈ کے نظریہ کودکی جنسیات اور خبط ایڈیپس کے خلاف احتجاج کیا، مگر تحلیل نفسی کا بنیادی ڈھانچہ پھر بھی فرائیڈ کا ایجاد کردہ ہی رہا۔ اختلاف صرف ان نکات پر تھا جن پر فرائیڈ بہت زیادہ زور دیتا تھا۔ 1923ء کے بعد فرائیڈ نے تحلیل نفسی کو تہذیبی مطالعے کے لیے استعمال کیا اور اس سے براہ راست انسانیت، تعلیم، فن اور ادب کو متاثر کیا۔ فرائیڈ نے متعدد کتب بھی لکھیں جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔ The Intpretation of Dreams, Totem & Tabo اور The Ego & Theid اس کا طریقہ علاج تحلیل نفسی ذہنی اور اعصابی امراض کے علاوہ خوابوں کے تجزیے میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔

اخی، بھائی: Friars

اس اصطلاح کے معنی "بھائی" کے ہیں، یہ ایسے عیسائی راہبوں کے لیے مستعمل ہے جو ان چار درویشانہ طبقوں میں سے کسی ایک سے تعلق رکھتا ہو۔ آگسٹی، کارمیلی، ڈومینک یا فرانسسکی، یہ چاروں عیسائی درویشوں کے طبقات ہیں۔

Froissart, Jean

فرائساوٹ، جین (1337ء۔1410ء):

فرانسیسی مورخ جس نے Chronicles of France, England, Scotland and Spain لکھی جس میں 1325ء سے 1400ء تک کے واقعات کو پیش کیا۔ اس کے علاوہ فرائسارٹ کی جنگ صد سالہ کی تاریخ بھی اہم ہے اور آج بھی مورخین اس سے حوالہ جات لیتے ہیں۔ فرائسارٹ شخصیات کی تفصیلات بیان کرنے میں بھی اہم ہے۔

Frond Revolt

فرانڈ بغاوت (1648ء۔1652ء):

1648ء میں یہ فرانسیسی امراء کی بادشاہت کے خلاف بغاوت تھی۔ جو پیرس میں ظالمانہ شاہی ٹیکسوں کی حکمت عملی کے خلاف بپا ہوئی تھی۔ اسے 1649ء میں شہزادہ کونڈے نے کچل دیا تھا مگر اگلے ہی سال اس نے خود بھی امراء کی ایک اور بغاوت کی قیادت کی تھی۔ 1652ء میں یہ بغاوت اقتدار شاہی کو مزید مضبوط و مستحکم بنانے کا باعث بنی تھی۔

Fujiwara Period

فیوجی وارا دور:

جاپانی تاریخ کا ایک دور جو نویں صدی کے اواخر سے شروع ہو کر بارہویں صدی کے آخر تک جاری رہا۔ (بارہویں صدی کے آخر میں شرفاء کا ایک قدیم خاندان برسر اقتدار آ گیا) فیوجی وارا دور 858ء میں فیوجی وارا یوشی فوسا کے عہد سے شروع ہوتا ہے۔ یوشی فوسا شہنشاہ کا نائب تھا جو ایک کٹھ پتلی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا۔

فیوجی وارا اقتدار کی بنیاد ان کے شہنشاؤں سے رشتہ دارانہ تعلقات تھے۔ انہوں نے اپنی بیٹیاں شہنشاؤں سے بیاہ دی تھیں اس لیے وہ شہنشاؤں کے خسر کی حیثیت رکھتے تھے۔ فیوجی وارا عہد میں جاپان میں فنون و ادب میں خصوصی پیش رفت ہوئی Tale of Genji اس عہد سے تعلق رکھتی ہے۔

Fukuzawa Yukichi

فوکوزاوا یوکیچی (1855ء۔1901ء):

انیسویں صدی کے جاپان میں مغربی ثقافت و تہذیب کو مقبول عام بنانے والا جدت پسند جس نے ڈچ زبان سیکھی تھی وہ انگریزی اور ڈچ زبان پڑھاتا تھا۔ بعد ازاں وہ امریکہ چلا گیا اور وہاں سے اس نے یورپ کی راہ لی (1860ء) فوکوزاوا کی تحریروں سے یہی دور کے جاپان میں مغربی علوم و تہذیب کو مقبولیت عامہ حاصل ہوئی۔ فوکوزاوا خواتین کے حقوق اور جدید تعلیم کے حصول کا سب سے بڑا دعویدار تھا۔ اس نے کیو Keio یونیورسٹی کی بنیاد رکھی تھی جو جاپان کی اعلیٰ تعلیم کی سب سے بہتر یونیورسٹی میں سے ایک ہے۔

Fulani

فولانی:

مغربی افریقہ کے لوگ جو 1000ء سے آگے بڑھتے ہوئے مغربی افریقہ کے وسیع گھاس کے میدان عبور کر

تھے اور انہوں نے اسلام کو پھیلانے میں عملی کردار ادا کیا۔ بنیادی طور پر یہ لوگ ناگر یا میں دریائے سینی گال کی وادی میں رہنے والے تھے۔ وہ تانی تھے۔ کچھ فولانی بارھویں صدی تک شہروں میں آباد ہو گئے۔ بعد ازاں انہوں نے سولہویں صدی سے انیسویں صدی تک اسلام قبول کر لیا۔ ان میں سے اکثر قصبوں میں علما کے فرائض ادا کرتے تھے پندرھویں صدی میں وہ اتنے سرگرم ہوئے کہ انہوں نے سوکوتو خلافت کی بنیاد رکھی اور ہاوسا ریاستوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ انیسویں صدی کے آغاز میں فولانی لوگوں نے عثمان ڈن فودیو کی قیادت میں جہاد کا آغاز کیا جو ہاوسا ریاستوں کی شکست پر منتج ہوا۔

فونان سلطنت: Funan

یہ زیریں میکانگ علاقے میں آج کے کمبوڈیا اور جنوبی ویت نام کے کچھ حصوں پر قائم تھی اور پہلی ہزاری عیسوی میں پھلی پھولی۔ اس کی بندرگاہ OCEO بحیرہ جنوبی چین اور بحیرہ ہند کے درمیان ہونے والی تجارت کا ایک بڑا مرکز تھا۔ فونان سلطنت ہندوستانی ثقافت سے متاثر ہوئی۔ اس کے حکمران ہندوستان کے حکمرانوں کی طرح ہی "راجہ" کہلاتے تھے اور ہندومت کے بہت سے رسم ورواج ان کے ہاں رائج تھے۔ فونان سلطنت چھٹی صدی عیسوی میں زوال پذیر ہوئی اور آہستہ آہستہ ہمسایہ سلطنتوں کھمیر Khmer اور Chams میں جذب ہوتی چلی گئی۔

بنیادی اصالت: Fundamentalism

پروٹسٹنٹ مذہب میں دیرینہ عقائد پر قائم رہنا کہ بائبل کا ہر لفظ صحیح ہے اور مذہب کے اصولوں کو لفظاً تسلیم کرنا ضروری ہے۔ یہ پروٹسٹنٹ بنیادی اصالت ہے۔ بنیاد پرستی دنیا کے دیگر مذاہب میں بھی عام ہے۔

فنج شاہی: Funj Dynasty

شمال مشرقی افریقہ کی ایک سلطنت جو سولہویں صدی سے انیسویں صدی تک قائم رہی، فنج دارالحکومت سینار Sennar کی بنیاد 1504ء میں رکھی گئی تھی یہ دریائے نیل نیلگوں کے کنارے واقع تھا۔ فنج سلطنت عرب مہاجرین اور فنج شاہی کے اتحاد سے وجود میں آئی تھی۔ سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں یہ سلطنت بام عروج پر پہنچی اور اس کے زیر انتداب سوڈان کے وسطی اور جنوبی حصے بھی تھے۔ اٹھارہویں صدی کے آخر میں فنج سلطنت اندرونی انتشار کی وجہ سے زوال پذیر ہو گئی اور 1821ء میں فنج سلطنت کو مصر کے عثمانیہ گورنر نے فتح کر لیا۔

ڈنڈے مارنا: Fustigation

رومی سلطنت میں مجرموں کو ڈنڈے مارنے کی سزا بھی رائج تھی۔ جو ایک طرح کی سخت جسمانی سزا تھی۔

فائیرڈ: Fyrd

قدیم انگلستان میں مقامی ملیشیا کا نام فائیرڈ تھا۔ انگلستان کے تمام آزاد افراد پر واجب تھا کہ وہ اس میں عملی حصہ لیں۔

"G"

Gable

مالیات نمک:
نمک پر عائد کردہ وہ ٹیکس جو فرانس میں انقلاب سے پہلے وصول کیا جاتا تھا۔

Gaberdine

چوغہ، جبّا:
قرون وسطیٰ میں یہودی اور خیرات مانگنے والے ایک لمبا ڈھیلا، ڈھالا چغہ یا جبہ پہنتے تھے اسے Gaberdine کہا جاتا تھا۔

Gage

دعوت مبارزت:
لڑنے کے لیے چیلنج دینا یا دعوت مبارزت دینا اس کے لیے عام طور پر دستانہ پھینکا جاتا تھا۔

Gagarin, Yuri

گیگارین، یوری میجر (1934ء-1968ء):
دنیا کا پہلا انسان جو خلا تک پہنچا اور اولین خلا باز کہلایا۔ اس نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سارتوف ایرو کلب میں ہوابازی کی تربیت حاصل کی اور بعد ازاں 1957ء میں روسی فضائیہ کی اورنبرگ اکیڈیمی سے امتیاز کے ساتھ کامیابی کی سند لی اور روسی فضائیہ میں سروس حاصل کی جہاں اس نے میجر کے عہدے تک ترقی کی۔ بہترین ہواباز ہونے کے ناطے اسے روس کے خلائی پروگرام کے لیے منتخب کرلیا گیا۔ 12 اپریل 1961ء کو گیگارین پہلا انسان تھا جس نے خلا میں پرواز کی اور ایک گھنٹہ 48 منٹ کی کامیاب خلائی پرواز کے بعد خیریت سے زمین پر اتر گیا۔ اس نے جس خلائی جہاز پر یہ سفر کیا اس کا نام دوستوک تھا۔ دوستوک کو خلا میں پہنچانے کے لیے جو راکٹ استعمال کیا گیا تھا اس کی رفتار 18000 میل فی گھنٹہ تھی۔ گیگارین نے اس راکٹ کی مدد سے زمین سے 188 میل بلندی تک پرواز کی اور اس کے بعد زمین کے گرد چکر لگانے کے لیے زمین کے مدار میں داخل ہو گیا اس خلائی پرواز کے دوران اس نے ریڈیائی آلات کی مدد سے زمین سے رابطہ قائم رکھا۔ میجر یوری گیگارین 1968ء میں ایک فضائی حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔

Galen

جالینوس (130ء-200ء):
اسکندریہ کا ایک یونانی طبیب اور فلسفی جو پرگامون Pergamon ایشیائے کوچک میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک ریاضی دان اور معمار تھا۔ سولہ برس کی عمر میں جالینوس نے طب کا مطالعہ شروع کیا اور وہ سمرنا، کورنتھ اور سکندریہ گیا جو اس زمانے میں علوم کے گہوارے تھے۔ 158 عیسوی میں واپس پرگامون آ کر وہ پرگامون کے

بادشاہ کا شاہی طبیب مقرر ہوا۔ 163ء میں وہ روما گیا اور شہنشاہ مارکس آریلیس کا درباری طبیب مقرر ہوا۔ اس نے اس رومی شہنشاہ کا علاج اپنی ایجاد کردہ دوا جوارش جالینوس سے کیا تھا۔ مشرقی طب میں یہ دوا آج بھی کامیابی سے رائج ہے۔ چار سال روما میں رہنے کے بعد وہ ایک بار پھر پرگامون واپس آ گیا اور تصنیف و تالیف میں مصروف ہو گیا تقریباً 150 تصانیف اس سے منسوب ہیں جو طب، منطق، صرف و نحو، اخلاقیات، فلسفہ اور ادب کے متنوع مضامین سے تعلق رکھتی ہیں۔

گلیلی، گلیلیو (1564ء-1646ء):

Galilei, Galileo

جدید سائنس کا بانی۔ ماہر علوم فلکیات و فلسفہ، اٹلی کے شہر پیسا میں پیدا ہوا۔ پیسا کی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر وہیں پروفیسر مقرر ہوا۔ سائنس کی شاخ میکانیات میں سب سے پہلے اسی نے باربط اور باقاعدہ تجربات کیے تھے اور شعبہ طبیعیات میں تحقیق و مطالعہ کیا۔ گیلیلیو وہ پہلا از منہ وسطیٰ کا سائنسدان تھا جس نے زمین کو مرکز کائنات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور کوپرنیکس کے نظریہ نظام شمسی کی حمایت کی تھی جس پر پوپ اس سے ناراض ہو گیا اور اسے اپنی عمر کا آخری حصہ پس زندان گزارنا پڑا تھا۔ صرف 20 سال کی عمر میں گیلیلیو نے پنڈولم کا اصول دریافت کیا تھا۔ پیسا کے خمیدہ مینار سے اس نے تجربات کر کے ثابت کیا تھا کہ زمین پر گرنے والے اجسام کا اسراع یکساں ہوگا۔ گلیلیو نے علم طب، علم ریاضی، علم فلکیات، فلسفہ اور طبیعیات کے شعبوں میں گرانقدر خدمات انجام دیں تھیں۔

گیلیون:

Galleon

پندرہویں اور سولہویں صدی میں استعمال ہونے والا بحری جہاز جس کے تین یا چار عرشے ہوتے تھے جو اس جہاز کے باورچی خانے سے قدرے بلند ہوتے تھے۔ اس پر ایک توپ بھی نصب ہوتی تھی۔ یہ جہاز بادبانوں اور چپوؤں سے چلایا جاتا تھا۔ اسی قسم کے جہاز اہل اسپین امریکہ سے تجارت کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

گیلی:

Galley

ایک لمبا، تنگ اور چھوٹا جہاز جس کا عرشہ ایک ہی ہوتا تھا۔ اسے بادبانوں اور چپوؤں کی مدد سے چلایا جاتا تھا اور اس جہاز پر سزائے موت پانے والے مجرمین اور جنگی قیدیوں اور غلاموں کو کام پر لگایا جاتا تھا۔ اس جہاز کو سولہویں صدی میں اہل جینوا اور اہل وینس بکثرت استعمال کرتے تھے۔ قدیم زمانے میں یہ رومی بحریہ کے استعمال میں رہا تھا۔

Gallicism

فرانسیسی انداز:

گفتگو یا رسم و رواج میں فرانسیسی اطوار و انداز اختیار کرنا فرانس کا قدیم نام گال تھا۔

Galli Polli

گیلی پولی:

یورپی ترکی کی ایک بندرگاہ اور شہر جو بحیرہ مارمورا کے مغربی ساحل پر ایڈریانوپل سے 90 میل جنوب میں واقع ہے۔ 1356ء میں ترکوں نے اسے فتح کر کے سلطنت عثمانیہ میں شامل کیا تھا پہلی جنگ عظیم کے دوران یہاں گیلی پولی کا مشہور معرکہ پیش آیا تھا جس میں بہادر ترکوں نے اتحادیوں کے دانت کھٹے کر دیئے تھے۔

Gamelan

گیملون:

جاوا، انڈونیشیا کی مقامی موسیقی جو جزیرہ بالی میں بھی مقبول ہے۔ یہ موسیقی بانس بنائی گئی بانسری سے اور دیگر سازوں کے ساتھ شدت رکھتی ہے۔ پہلے درباری تقریبات کے موقع پر اس کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔ اب تھیٹر کی دنیا میں مقبول ہے۔

Ganda

گنڈا:

یوگنڈہ کے لوگوں کا ایک نسلی گروہ، بنتو زبان بولنے والے لوگ۔ انیسویں صدی میں یہ لوگ ماہرین کا شکاری تھے اور ان کی ایک علیحدہ ریاست تھی۔ اسی صدی میں انگریز یوگنڈا میں داخل ہوئے اور اس ملک کو اپنی نوآبادیاتی بنالیا۔ آج کے یوگنڈا میں گنڈا لوگ بہت خوشحال، تعلیم یافتہ اور قیمتی زمینوں کے مالک ہیں۔

Gandhara

گندھارا:

ضلع راولپنڈی اور ضلع پشاور کے درمیان دریائے سندھ کے دونوں طرف کا علاقہ گندھارا کہلاتا ہے۔ اس میں دو بڑے شہر ٹیکسلا اور پشکاراوتی (پشاور) تھے۔ اس علاقے کے لوگوں کو گندھاروی کہا جاتا ہے اور ان کا ذکر اشوک اعظم کے کتبوں میں ملتا ہے۔ یہ علاقہ ایرانی شہنشاہ دارا کے مقبوضات میں بھی شامل رہا ہے۔ جیسا کہ اس کے بستان کے کتبے (520 ق م۔518 ق م) سے ظاہر ہوتا ہے کسی زمانے میں یہ کشمیر میں بھی شامل تھا۔ یہاں کے فنون کو گندھارا آرٹ کہتے ہیں۔ گندھارا تہذیب کا شمار دنیا کی اولین تہذیبوں میں ہوتا ہے۔

Gandhi, Indra

گاندھی، اندرا (1917ء۔1984ء):

بھارتی سیاستدان اور سابقہ وزیر اعظم۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی بیٹی الہ آباد میں پیدا ہوئی۔ سوئٹزرلینڈ، سمرویل کالج آکسفورڈ میں اور بعد ازاں وشوابھارتی شانتی نکیتن میں تعلیم حاصل کی۔ طلبا کی تحریکوں میں سرگرم حصہ لینے کی وجہ سے تیرہ ماہ جیل میں گزارے۔ 1942ء میں مذہبی قیود سے بالاتر ہو کر ایک پارسی نوجوان فیروز گاندھی سے شادی کی۔ اسی زمانے میں ہندوستان چھوڑ دو کی تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے اپنے خاوند کے ساتھ قید کاٹی۔ 1947ء میں آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کی ممبر منتخب ہوئی۔ فروری 1959ء میں ناگپور انڈین کانگریس کی صدر منتخب ہوئیں۔ 1966ء میں لال بہادر شاستری کے انتقال کے بعد وزیر اعظم بنی پھر مارچ 1971ء میں وزیر

وزیراعظم منتخب ہوئیں۔ 1971ء میں مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے الگ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مارچ 1977ء میں جنتا پارٹی سے شکست کھا گئیں۔ دسمبر 1978ء میں اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے پر قید کی سزا دی گئی مگر ایک ہفتے بعد رہا ہو کر جنوری 1979ء کے عبوری انتخابات میں منتخب ہوئیں اور تیسری بار وزارت عظمیٰ پر فائز ہوئیں۔ 1984ء میں ان کے سکھ محافظوں نے ان پر فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔

گاندھی، موہن داس کرم چند: Gandhi, Mohandas Karamchand

بھارت کے سیاسی و روحانی پیشوا (1869ء۔1948ء) موہن داس کرم چند گاندھی کاٹھیاواڑ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم راجکوٹ میں حاصل کی۔ بیرسٹری پاس کرنے کے لیے انگلستان چلے گئے۔ واپس بمبئی میں وکالت شروع کی۔ پھر ایک مسلمان تاجر کے وکیل کی حیثیت سے 1898ء میں جنوبی افریقہ گئے۔ جہاں پہلی بار ان کو معلوم ہوا کہ انگریز ہندوستانیوں سے کیسا حقارت آمیز سلوک روا رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ جنوبی افریقہ میں آپ سڑک پر جا رہے تھے کہ ایک سپاہی نے ٹھوکر مار کر سڑک سے پھینک دیا اسی طرح فرسٹ کلاس میں ریلوے میں سفر کرنے کی پاداش میں آپ کو ٹرین سے اتار دیا گیا تھا۔ ہندوستان کی حالت دیکھ کر آپ نے ستیہ گرہ کی تحریک شروع کی یعنی پرامن رہتے ہوئے قوت و ظلم کا مقابلہ کرنا۔

1914ء میں جنگ عظیم اول چھڑ جانے کے بعد گاندھی جی نے واپس ہندوستان آ کر انگریزوں کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ حسن و سلوک سے ان کو متاثر کیا جا سکے اور ان سے درجہ نوآبادیات حاصل کر لیا جائے۔ مگر اس جنگ کے خاتمے پر رولٹ ایکٹ کے نفاذ اور جلیانوالہ باغ کے سانحہ نے آپ کو مایوس کر دیا۔ 1924ء سے 1929ء تک آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ 1920ء میں تحریک خلافت میں حصہ لیا اور 1930ء میں نمک کے اجارہ داروں کے خلاف ستیہ گرہ کی۔ کئی بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ 1942ء میں ایک بار پھر عملی سیاست میں اترے اور اپنے زندگی کی آخری ستیہ گرہ تحریک چلائی اور گرفتار ہوئے۔ آزادی کے بعد 30 جنوری 1948ء کو مسلمانان دہلی کے قتل عام کے خلاف آواز اٹھانے اور پاکستان کے مالی حصص کو واپس دلانے کی کوشش کرنے کی وجہ سے ایک مذہبی جنونی ہندو نے آپ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

Ganges River

دریائے گنگا:

1550 میل (2500 کلومیٹر) طویل دریا جو کوہ ہمالیہ کی چوٹیوں سے نکل کر مشرق کی سمت میں بہتا ہوا بنگلہ دیش پہنچ کر خلیج بنگال میں جا گرتا ہے۔ یہ ہندوؤں کا مقدس ترین دریا ہے، خصوصاً بنارس اور الہ آباد میں واقع اس کے گھاٹ بہت مقدس خیال کیے جاتے ہیں۔ راج محل کے مقام سے آگے نکل کر یہ دریا دو شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ چھوٹی شاخ بھاگیرتھی کہلاتی ہے۔ مرشد آباد، پلاسی، ہگلی اور کلکتہ اس پر واقع ہیں بڑی شاخ آگے بڑھ کر دریائے برہم پتر سے مل گئی ہے اور وہاں سے اس کا نام پدما پڑ گیا ہے۔ الہ آباد کے مقام پر دریائے جمنا بھی اس سے آملتا ہے۔ اس دریا میں بے شمار مگرمچھ بھی پائے جاتے ہیں اور اس کی وادی بھارت کا زرخیز ترین خطہ ہے۔

Gangas, The Dynasty of

حکمران خاندان گنگا:

گیارہویں صدی کے وسط سے میسور کے بڑے حصے پر حکومت کرنے والا حکمران خاندان۔ اس کا پہلا حکمران کونگانی ورما تھا۔ 1110ء سے 1141ء تک حکومت کرنے والے راجہ وشنومہ دھیانے خاندان گنگا کے اقتدار کو چالکیہ کی جنگ میں ختم کر دیا تھا۔

Gang of Four

چار کا ٹولہ:

چین کے بائیں بازو کے انتہا پسند کمیونسٹ لیڈروں کا چار کا ٹولہ جو ماؤزے تنگ کی بیوی، جیانگ چنگ Jiang Ching (فرانگ یانگ وین Wang Hongwen، پاؤوین یوآن Yaq Wen Yuan اور ژونگ چنگ چیاؤ۔ Zhang Chun Gqiao نامی سیاسی راہنماؤں پر مشتمل تھا۔ یہ ٹولہ عظیم ثقافتی پرولتاری انقلاب کے دوران ابھرا۔ 1976ء میں ماؤزے تنگ کے وفات کے بعد انہیں اقتدار سے الگ کر دیا گیا اور ان پر مقدمہ چلایا گیا اور ان پر الزام لگایا گیا کہ وہ عظیم ثقافتی انقلاب کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث تھے اور اپنے اقتدار کے دنوں میں اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے تھے۔

Garica, Marquez, Gabriel:(1928ء۔۔۔): گارسیا مارکوئیز، جبرائیل

جنوبی امریکہ کے ملک کولمبیا کا ایک ناولسٹ اور "تنہائی کے سو سال" One Hundred years of Solitude کا مصنف (1967ء)۔ گارسیا لاطینی امریکہ کا سب سے مشہور مصنف اور 1960ء اور 1970ء کی دہائیوں میں اس نے بڑی شہرت حاصل کی۔ اس کے ناول حقیقت اور تخیل کے حسین امتزاج کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اس امتزاج کے لیے ناقدین نے متفاطیسی حقیقت پسندی کی اصطلاح ایجاد کی ہے۔ گارسیا اپنے ناولوں میں جنوبی امریکہ کے معاشرے کی بلندیوں اور پستیوں دونوں کو ظاہر کرتا ہے۔ 1982ء میں گارسیا کو ادب کا نوبل انعام دیا گیا تھا۔

Garibaldi, Giuseppe (1807ء۔1882ء): گیری بالڈی گیپے

اطالوی محب وطن راہنما اور سپاہی، نائیس Nice میں پیدا ہوا۔ ایک ناکام جمہوری سازش میں حصہ لینے کے بعد ملک سے فرار ہو گیا (1835ء) برازیل اور یوروگوئے کی خانہ جنگیوں میں لڑتا رہا۔ 1846ء میں واپس اٹلی آیا اور آسٹریا کے خلاف سارڈینیا کی افواج کے ساتھ شامل ہو کر 1848ء تا 1849ء اور فرانسیسی مداخلت پسندوں کے خلاف میزینی Mazzini کی رومی جمہوریہ کی حمایت میں لڑا (1849ء) اپنے جمہوری نظریات کو ترک کر کے کاوور اور وکٹر عمانویل دوم کی پالیسی کی حمایت کی تاکہ اٹلی متحد ہو جائے۔ 1860ء میں سسلی اور نیپلز کی شاندار فتح میں ایک ہزار "سرخ پوش" رضاکاروں کی قیادت کی، جس سے وکٹر عمانوئیل نے چشم پوشی کی تھی۔ وکٹر عمانویل کو مفتوحہ علاقے سپرد کر کے گیری بالڈی اپنے وطن واقع جزیرہ کیپریرا Caprera چلا گیا اور عمانویل متحدہ اٹلی کا

بادشاہ بن گیا۔ البتہ وہ پاپائی جاگیروں کو فتح کر سکا تھا۔

Gascony

گیسکونی:

قرون وسطی میں جنوب مغربی فرانس کا علاقہ انگلینڈ کے بادشاہوں کے ماتحت تھا۔ اس علاقے میں ڈیوک کے علاقے کا تیرہویں صدی میں سرکاری نام ایکیوئین تھا لیکن انگریز عموماً اسے گیسکونی کہتے تھے۔

Gaul

گال:

اس خطے کا قدیم نام جو دریائے رائن کے جنوب مغرب اور کوہستان الپس کے مغرب اور پیرینیز کے شمال میں واقع ہے۔ رومیوں نے اس نام کو وسعت دے کر شمالی اٹلی کو بھی اس میں شامل کر لیا تھا۔ اس علاقے کا یہ نام چوتھی اور تیسری صدی قبل از مسیح کے آبادکاروں (گلٹی حملہ آوروں) سے پڑا جنہیں رومی گال کہتے تھے۔ جولیس سیزر نے اپنی جنگہائے گال میں فتح کیا (58-51 ق م)۔ جولیس سیزر نے اپنی کتاب ''فتوحات گال'' میں اس کی تین نسلی تقسیموں، یعنی ریکوی ٹینا، گال خاص (وسطی فرانس) اور بلجیکا کو جاودانی بنا دیا۔ ماضی میں یہ علاقہ تیزی سے رومی رنگ میں رنگا گیا تھا۔ بعدازاں یہ فرانس کہلایا۔

Gaulic Wars

گاءلی جنگیں (58-51 ق م):

جولیس سیزر کی مہمات بحیثیت نائب قونصل۔ اس کا پہلا کارنامہ اہل ہیلیو ٹیشیا (جرمن) کو جنوب مغربی گال میں داخل ہونے سے روکنا تھا۔ اس کے بعد ایڈئی نے اس سے جرمن سردار آریووسٹس کے خلاف مدد مانگی۔ 57 ق م میں اس نے بیلجیکا کو خاموش کیا۔ 56 ق م میں اس وینیٹی پر حملہ کیا 55 ق م میں وہ ممالک زیریں میں داخل ہوا اور دریائے رائن کو عبور کیا۔ 54 ق م میں اس نے جزائر برطانیہ پر حملہ کیا۔ اس کے بعد کچھ بیلجی قبیلوں نے ایمبیوریکس کی قیادت میں رومیوں کے خلاف بغاوت کی جسے سیزر نے دبا دیا۔ 53 ق م میں تمام وسطی مشرقی اور شمالی گال نے سیزر کے خلاف بغاوت کی۔ سیزر نے کمال ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے ناقابل یقین رفتار اور ہوشمندانہ حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے کوہ ایلپس کو عبور کر کے اس بغاوت کو فرو کر دیا۔ گاءلی جنگوں کا اہم ترین ماخذ خود جولیس سیزر کی اپنی سرگذشت اسی نام کی کتاب ''گاءلی جنگیں'' ہے۔

Gautama Buddha. see Sidh arata Buddha

Gazetteer

فرہنگ جغرافیہ:

ایسی کتاب جس میں شہروں کا تذکرہ ہوتا ہے۔ یا شہروں کے حالات بیان کیئے جاتے ہیں۔

General Pardon

عام معافی:

معافی جو کسی ایک گروہ، فرقے یا طبقے کو دی جاتی ہے۔

-Geneva Accord's see Geneva Conference جینوا کنونشن دیکھئے

Geneva Conferences

جینوا کانفرنس (1922ء):

پہلی عالمی جنگ کے بعد یورپ کی اقتصادی تعمیر نو کے لیے جینوا، اٹلی میں بین الاقوامی کانفرنس۔ بحث کی اہم ترین مدروسی قرضہ تھی جسے ادا کرنے سے سوویت یونین نے انکار کر دیا تھا۔ ابتداء میں کچھ کامیابی ہوئی مگر آخر میں جرمنی اور روس میں قرض ادا نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

Geneva Conference

جینوا کانفرنس (1954ء):

ہند چینی کے علاقے میں جنگ ختم کرانے کے لیے منعقد کی گئی جینوا، سوئٹزرلینڈ میں ایک کانفرنس جس میں کمبوڈیا، چین، فرانس، لاؤس، سوویت یونین، ریاست متحدہ امریکا اور برطانیہ اور شمالی ویتنام نے حصہ لیا۔ یہ کانفرنس فرانس کے ڈین بین پھو کے محاذ پر سقوط کے بعد جنگ بندی کرانے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ اس کانفرنس میں آخری سمجھوتے پر دستخط نہ ہو سکے تھے۔

Geneva Convention

جینوا کنونشن:

بین الاقوامی معاہدات کا ایک سلسلہ جو 1864ء سے 1977ء تک جاری رہا۔ اس کنونشن کا مقصد جنگ کے دوران سپاہیوں (فوجیوں) اور شہریوں کے لیے علاج کی سہولتوں میں بہترین لانا تھا۔ 1864ء میں پہلا جینوا کنونشن ریڈ کراس کے بانی ہنری دوناں Henry Dlinant کی دعوت پر منعقد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 1907ء، 1929ء اور 1949ء میں اس معاہدے کی پوری دنیا کی طرف سے توثیق کے لیے اجلاس منعقد کیئے گئے۔ جب کہ 1977ء کے اجلاس کی توثیق دنیا کے بہت کم ممالک نے کی۔ امریکہ بھی اس کی توثیق نہ کرنے والے ممالک میں شامل تھا۔ جینوا کنونشن میں جنگی قیدیوں سے سلوک شہریوں کی حفاظت اور ان کو ملک بدر کیئے جانے، اذیت دینے، یرغمال بنائے جانے، اجتماعی عقوبت اور کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کی ممانعت جیسے معاملات طے کیئے گئے۔

Genghis Khan چنگیز خان (1162ء۔1227ء):

تاتاری فاتح، اصل نام تیموجن تھا۔ اس کا باپ یکوسائی، ریاست ہائے متحدہ منگولیا کا رئیس تھا۔ چنگیز تیرہ برس کی عمر میں اس کا جانشین ہوا۔ اس کی ابتدائی عمر پریشانیوں میں گزری پھر رفتہ رفتہ اسے طاقت حاصل ہوتی چلی گئی۔ 1206ء میں اس نے منگولیا کو مکمل طور پر فتح کر لیا۔ اور قراقرم کو دارالحکومت بنایا۔ 1213ء میں شمالی چین کی تسخیر کا آغاز کیا، 1215ء تک اس نے چین کی سلطنت کے بیشتر حصے پر قبضہ کر لیا۔ پھر سلطان خوارزم شاہ سے اختلاف ہوا اور اس نے ترکستان پر حملہ کر دیا۔ یہاں تک کہ صرف چند ہی سالوں میں خوارزم سے ایران و افغانستان تک کے ایشیائی ممالک کو فتح کر لیا اور اس کے لشکر کا ایک حصہ جنوبی مشرقی یورپ میں داخل ہو گیا (1218ء۔1224ء)

دنیا میں کوئی فاتح اس سے زیادہ ظالم اور غارت گر نہیں گزرا اس نے اپنے مفتوحہ شہروں کی پوری پوری آبادی کو تہہ تیغ کر دیا اور اعلیٰ درجے کے متمدن شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ اس کے حکم پر 8400000 انسانوں کو قتل کیا گیا اس کی موت کے بعد اس کی وسیع سلطنت اس کے بیٹوں اور پوتوں میں تقسیم ہوئی اس کے ایک پوتے قبلائی خان نے چین کی تسخیر کو مکمل کیا۔

گینجی کی کہانی: Genji, Tale of

جاپانی زبان کا ایک ناول جو تقریباً 1000ء میں لیڈی موراسکی شکیبو Lady Murasaki Shikibu نے لکھا تھا جو ایک درباری خاتون تھی۔ اس ناول میں اس عہد کے جاپان کے اعلیٰ طبقے کی زندگی کو منعکس کیا گیا ہے۔ اس ناول کو جاپانی نقادوں نے جاپانی زبان کا اولین ادبی شاہکار ناول تسلیم کیا ہے۔ یہ دنیا بھر کے ناولوں میں اولین ہے۔ اس میں جاپان کی شاہی خاندان کے رسم و رواج کی ثقافتوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور اس عہد کے جاپانی امراء کی زندگی پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ یہ ناول 54 جلدوں یا ابواب پر مشتمل ہے۔

گینرو (سینئر کونسلر کے لیے جاپانی لفظ): Genro

جاپانی شہنشاہ میجی Emporer Meiji کے سات سینئر مشیروں میں سے ایک جو اس کی حکومت کے اہم ستون تھے۔ گینرو 1890ء سے 1917ء تک وجود میں آنے والی جاپانی کابینہ میں وزیروں کی جگہ پر ان کے نعم البدل کے طور پر رکھے جاتے تھے۔ ان میں مشہور گینرو یہ تھے۔ Kurdda Kiyotaka, Ito Hirobumi, Inoue Kaoru وغیرہ۔

مقام نگاری / جغرافیائی: Geography / Topography

مقام نگاری جغرافیہ کا وہ اہم ترین جز ہے جو تاریخ کو اس کی شکل و صورت نمایاں کرنے میں مدد دیتا ہے، بعض مورخین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جغرافیہ ہی نے تاریخ عالم کو اس کی موجودہ شکل دی ہے۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ کرۂ ارض پر خشکی اور تری اور فضائی غلاف کے حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے طبعی مناظر میں تغیرات ضرور نمایاں ہوتے ہیں، کہیں نئی بستیاں وجود میں آتی ہیں اور کہیں قدیم تمدن و شہر نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ انہیں جغرافیائی تبدیلیوں کو جب احاطہ تحریر میں لایا جاتا ہے تو تاریخ وجود میں آ جاتی ہے۔

غینٹ یا گینٹ Ghent

یورپ کے علاقے فلینڈرز کا ممتاز ترین تجارتی مرکز اور شہر۔ یہ شہر کاؤنٹ آف فلینڈرز کی رہائش گاہ کی وجہ سے مشہور تھا۔ سترہویں صدی میں یہ شہر یورپ بھر میں کپڑے کی صنعت کی وجہ سے ممتاز ہو گیا اور شمالی یورپ کے بڑے شہروں میں شمار کیا جانے لگا اور اینٹی ورپ اور برجیس کا ہم پلہ قرار پایا۔ پندرہویں صدی میں اس کی تجارتی حیثیت ماند پڑتی چلی گئی۔

Gibralter

جبرالٹر (جبل الطارق):

آبنائے جبل الطارق کے مشرقی کنارے پر جنوبی ہسپانیہ کے جزیرہ نما پر واقع ہے۔ بندرگاہ خلیج جبل الطارق میں ہوآبنائے کا مدخل میں واقع ہے۔ اس کا نام مشہور اسلامی فاتح طارق بن زیاد کے نام پر رکھا گیا ہے کیونکہ ہسپانیہ پر حملے کی مہم میں (711ء) طارق کے بحری جہازوں نے پہلے اسی مقام پر لنگر انداز ہوئے تھے اور یہیں اس نے انہیں جلا دینے کا حکم دیا تھا تاکہ مسلمان واپسی کا سوچ بھی نہ سکیں۔

1704ء میں وائس ایڈمرل کی سر جارج روک نے سہ روزہ جنگ کے بعد ہسپانیہ سے اسے چھین لیا اور یہاں برطانیہ کا تسلط قائم ہوگیا۔ 1713ء میں ہسپانیہ اترخت کے معاہدہ کی رو سے جبل الطارق پر برطانیہ اور سکلی پر سیوائے کا اقتدار تسلیم کرلیا۔ 13 ستمبر 1779ء کو ہسپانوی فوجوں نے جبل الطارق پر حملہ کردیا اور تین سال تک اس کا محاصرہ کیئے رکھا لیکن برطانوی جنرل آگسٹس ایلیٹ نے اس کا کامیاب دفاع کیا اور ہسپانیہ سے دوبارہ حاصل نہ کرسکا۔ بیسویں صدی میں 1965ء میں ہسپانیہ نے اس کی جزوی ناکہ بندی کی۔ 1967ء میں یہاں ریفرنڈم کرایا گیا جس میں آبادی کی اکثریت نے برطانوی اقتدار کے حق میں ووٹ دیئے۔ مگر ہسپانیہ نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

George

جارج، برطانیہ اور آئرلینڈ کے بادشاہ:

جارج اول: (جارج لوئی 1660ء۔1727ء) یہ 1714ء سے 1727ء تک برسر اقتدار رہا۔

جارج دوم: (جارج آگسٹس 1683ء۔1760ء) یہ 1727ء سے 1760ء تک برسر اقتدار رہا۔

جارج سوم: (جارج ولیم فریڈرک 1738ء۔1820ء) یہ 1760ء سے 1820ء تک برسر اقتدار رہا۔

جارج چہارم: (جارج آگسٹس فریڈرک 1762ء۔1830ء) یہ 1820ء سے 1830ء تک برسر اقتدار رہا۔

جارج پنجم: (جارج فریڈرک رانسٹ البرٹ 1865ء۔1936ء) یہ 1910ء سے 1936ء تک برسر اقتدار رہا۔

جارج ششم: (1895ء۔1952ء) یہ 1936ء سے 1952ء تک برسر اقتدار رہا۔

جارج اول: اس کا تعلق خاندان ہینور سے تھا اور یہ آگسٹس اور صوفیا کا بیٹا تھا۔ اس کی جرمن اصلیت کو بدلنے کے لیے اس کے شاہی خاندان کا نام ونڈسر رکھا گیا۔ وہ 18 ستمبر 1714ء کو برطانیہ پہنچا تھا۔ اس وقت برطانیہ میں دو سیاسی پارٹیاں ٹوری اور وھگ تھیں جارج اول وھگ پارٹی کا حامی تھا۔

جارج دوم: جارج اول کی وفات پر اس کا بیٹا جارج دوم کے نام سے تخت نشین ہوا۔ معمولی سیاسی سوجھ بوجھ

رکھتا تھا۔ تاہم اس نے 1743ء میں ڈیٹنگن Dettingn کی لڑائی میں نمایاں کارنامے انجام دیے۔ اس کے عہد ہی میں جنگ ہفت سالہ کا آغاز ہوا تھا۔

جارج سوم: وہ جارج دوم کی وفات پر برسر اقتدار آیا۔ اس کے عہد میں انگلستان کو زبردست جنگیں پیش آئیں جن میں امریکا کی جنگ آزادی، فرانس کے ساتھ جنگیں اور آئرلینڈ سے جنگ شامل ہے۔

جارج چہارم: اس نے اپنے والد کے پاگل پن کے دوران کاروبار سلطنت سنبھالا اور نائب سلطنت کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 1820ء میں تخت نشین ہونے پر اس نے ملکہ کیرولین کو طلاق دینا چاہی مگر انقلاب کے خوف سے عملی جامہ نہ پہنا سکا۔ 1825ء میں اس نے مزدوروں کو انجمنیں بنانے کا حق دیا۔ اس کے زمانے میں جا بجا ہڑتالیں ہوئیں اور تشدد کے کچھ واقعات بھی پیش آئے۔

جارج پنجم: یہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کا دوسرا بیٹا تھا۔ 1911ء میں اسی شاہ برطانیہ کی رسم تاجپوشی دہلی میں ادا کی گئی تھی۔ اسی کے عہد میں پہلی جنگ عظیم لڑی گئی۔

جارج ششم: برطانیہ کا بادشاہ اور شاہ جارج پنجم کا دوسرا بیٹا۔ اس نے پہلی جنگ عظیم میں فضائیہ اور بحریہ میں فوجی خدمات انجام دیں۔ اس کی شادی 1923ء میں ملکہ ایلزبتھ سے ہوئی موجودہ ملکہ برطانیہ ایلزبتھ دوم اسی بادشاہ کی بیٹی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران وہ متعدد بار جنگی محاذوں پر گیا اور فوج کے حوصلے بڑھائے۔

Germanic Tribes

جرمانی قبیلے:

یہ یورپ کے وہ قبیلے تھے جن کی زبانیں باہم متعلق تھیں ان میں المانی Alemmani، اینگلز Angles، سیکسن Saxons، فرانگ وزگاتھ، اور وینڈال Vandal شامل ہیں جنہوں نے مغرب پر حملے کیے۔ جرمانی قبیلے رومی سلطنت میں دوسری اور تیسری صدی عیسوی میں داخل ہونا شروع ہوئے اور پانچویں صدی میں انہیں کی وجہ سے سلطنت مشرقی اور مغربی حصوں میں منقسم ہوئی جس کے بعد ان میں سے کچھ نے اپنی سلطنتیں قائم کرلیں۔

German Peasants war see peasants war.

German Reunification

جرمنوں کا دوبارہ متحد ہونا:

13 اکتوبر 1990ء کو مغربی جرمنی نے سرکاری طور پر مشرقی جرمنی سے متحد ہونے کا اعلان کیا۔ جب کہ دونوں کئی دہائیوں سے علیحدہ ملکوں کی حیثیت سے الگ الگ معرض وجود میں رہے تھے۔ 7 مئی 1945ء کو جرمنی کے جنگ عظیم دوم کے اختتام پر ہتھیار ڈالنے کے بعد اس کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا جن پر برطانیہ، فرانس،

امریکہ اور روس کا قبضہ تھا۔ روس نے اپنے حصے کو مشرقی جرمنی میں بدل دیا جب کہ برطانیہ، فرانس اور امریکہ نے اپنے علاقوں کو مغربی جرمنی کا نام دیا۔ 1961ء میں برلن کو بھی تقسیم کر دیا گیا اور اس کے دونوں حصوں کو الگ کرنے کے لیے دیوار برلن تعمیر کر دی گئی۔ یوں کئی دہائیوں تک جرمن قوم دو حصوں میں منقسم رہی۔ پھر 1989ء میں دیوار برلن گرا دی گئی اور مغربی اور مشرقی جرمنی کے لوگوں سے دوبارہ متحد ہونے کا فیصلہ کیا۔

Ghaznavids

غزنوی خاندان:

ایک حکمرانوں کا مشہور خاندان جس کی بنیاد الپتگین نے 962ء میں غزنہ میں رکھی گئی۔ اسی کے داماد سبکتگین نے 977ء۔ 997ء خوارزم، خراسان اور سندھ کو فتح کر کے ایک سلطنت کی شکل دی۔ اسی حکمران کا جلیل القدر بیٹا محمود غزنوی، تاریخ اسلام کے مشہور فاتحین میں سے ایک ہے۔ وہ 997ء میں تخت نشین ہوا اس کی مسلسل فتوحات نے غزنوی سلطنت کی حدود رے، اصفہان سے لے کر خوارزم، گجرات، سندھ، پنجاب اور عمان کے ساحل تک وسیع کر دیں۔ محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کامیابی سے کیے تھے اور 1030ء میں وفات پائی اس کے جانشینوں میں سلطان مسعود غزنوی (1030ء۔ 1047ء) سلطان مودود (1042ء۔ 1048ء) سلطان فرخ زاد (1053ء۔ 1059ء) سلطان ابراہیم غزنوی (1059ء۔ 1099ء) سلطان خسرو ملک اس خاندان کا آخری حکمران تھا جس نے 1160ء سے 1186ء حکومت کی۔ اس خاندان کے آخری تین حکمرانوں نے غزنہ سے دارالحکومت لاہور منتقل کر دیا تھا۔ سلطان مسعود کے عہد تک اس خاندان کا پہلا دور تھا۔ اس نے سلجوقیوں کے ہاتھوں شکست کھائی تھی۔ 1152ء میں غزنویوں نے غوریوں کے ہاتھوں شکست کھائی اور لاہور پر غوریوں کا قبضہ ہو گیا۔

Ghetto

گیٹو:

ابتداء میں اس اصطلاح کا اطلاق قرون وسطی کے اطالوی شہروں میں موجود یہودیوں کے محلوں پر کیا گیا۔ لیکن بعد ازاں تمام یورپین شہروں بالخصوص وسطی اور مشرقی یورپ کی یہودی آبادی کے لیے کیا جانے لگا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے عمرانیات میں اس اصطلاح کا استعمال زیادہ ہونے لگا۔ کسی بھی ایسے شہری علاقے کے لیے جو کسی ایسے گروہ کی آبادی پر مشتمل ہو جسے نسل، رنگ یا مذہب کی بنیاد پر علیحدہ کر دیا گیا ہو۔ اسی بنا پر امریکی شہروں کے کالے باڑے یا محلے Ulster ٹاؤن کے کیتھولک محلے اور لندن اور بریڈفورڈ کی ''ایشیائی آبادیوں'' کو Ghetto کہا جانے لگا۔ اگرچہ یہ محلے اکثر محروم علاقے ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ اصطلاح ''اندرونی استعماریت'' کے تصور کے برخلاف استحصال یا دوسرے گروہوں کے ساتھ کشمکش جیسی صورتحال نہیں بلکہ ہم موجودیت کی ترجمان ہے۔

Gilbert, William (1540ء۔1603ء):

ایک انگریز سائنسدان اور ماہر مقناطیس۔ اس نے تجرباتی سائنس کی بنیاد رکھی تھی۔ گلبرٹ کا خیال تھا کہ

مقناطیس قدرت کی بنیادی قوتوں میں سے ایک ہے۔ اس نے ایک تصنیف on the magnet میں اس نے مقناطیس پر کئے گئے اپنے سائنسی تجربات بیان کیئے ہیں (1600ء) ان تجربات کے ذریعے اس نے مقناطیس اور مقناطیسی قوت کے بارے میں جو غلط مفروضات قائم تھے انہیں مسترد کر دیا۔ گلبرٹ نے زمین کی مقناطیسی قوت کو بھی دریافت کیا تھا، تاہم اس قوت کو ثابت کرنے کے لیے عملی جیومیٹرک تجربات انیسویں صدی سے پہلے نہیں کیئے جا سکے۔ گلبرٹ کے سائنسی نظریات سے آئزک نیوٹن جیسے سائنسدان بھی متاثر ہوئے تھے۔ وہ شاہی طبیب تھا۔

رزمیہ داستان گلگامش (2000ق م): Gilgames H, Epic of

قدیم بابلیہ اور عکادیہ زبان میں لکھی گئی ایک رزمیہ داستان جو نظم کی شکل میں ہے۔ اس کے مطابق گلگامش ریاست ارک کا بادشاہ تھا۔ اس نے جنگی معرکوں میں اتنا نام پیدا کیا کہ اسے خدائی کے درجے پر فائز کر دیا گیا۔ وہ اپنی رعایا سے بڑی سختی سے پیش آتا تھا۔ آسمانی دیوتاؤں کو اس کی رعایا کی حالت پر رحم آتا تھا۔ ایک آسمانی دیوتا اس داستان کے مطابق ارورو دیوی کو حکم دیتا ہے کہ ایک ایسا انسان پیدا کرے جو بادشاہ گلگامش کا ہم سر ہو اور اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کر سکے۔ اس کا شخص کا نام اینکدو رکھا گیا۔ اس نے گلگامش کی طاقت کو للکارا لیکن اس سے شکست کھا کر اس کا گہرا دوست بن گیا پھر دونوں مل کر مہمات سر کرنے لگے۔ ایک مہم کے دوران ان میں غرور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ آسمانی بیل کو مار کر خدائے اشتر کو اپنا دشمن بنا لیتے ہیں۔ وہ اینکدو کو ہلاک کر دیتا ہے گلگامش اس کی موت سے افسردہ ہو جاتا ہے۔ اور بقائے دوام یا ہمیشہ کی زندگی کی تلاش میں نکلتا ہے مگر ناکام رہتا ہے۔ اس رزمیہ کی عبارات میں مسلسل تبدیلیاں ہوتی رہیں ہیں جن کی وجہ سے اس کی سمیری، عکادی اور بابلی شکل موجود ہے۔

جیوٹو (1267ء۔1337ء): Giotto

نسکن مصور اور معمار جو کیمابو Cimabue کا شاگرد تھا، اس نے اطالوی نشاۃ ثانیہ کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ وہ مصوری میں فطری انداز کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کی تصویروں میں انسانی جذبات کو نمایاں کیا گیا ہے۔

جسکاد ایستان: Giscard, D'Estaing

فرانسیسی سیاست دان جو 1926ء میں جرمنی میں پیدا ہوا تھا۔ اس نے پیرس یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ 1957ء میں محکمہ مالیات و معاشی امور کا وزیر رہا، مئی 1974ء میں فرانس کا صدر منتخب ہوا اور 1981ء کے انتخابات میں سوشلسٹ امیدوار متران سے ہار گیا۔ 1989ء میں قومی اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو گیا تاکہ وہ یورپی پارلیمنٹ میں اہم کردار ادا کر سکے۔

گلیڈیٹر (قدیم روما کے تیغ زن): Gladiators

رومن تیغ زن جو ابتدا میں جنازوں کے جلوسوں میں مرنے والے جنگجوؤں کے اعزاز میں اپنے فن کے مظاہرہ

کرتے تھے۔ جولیس سیزر کے عہد (49-44 ق م) میں اس تیغ زنی اور مقابلہ بازی کی ترویج ہوئی اور یہ مقبول عام تفریح کی صورت اختیار کی گئی اب تیغ زنوں کا مقابلہ جنگلی درندوں سے بھی کرایا جانے لگا۔ آگسٹس (آکٹوین) اور ٹراجن نے ان مقابلوں کے لیے سرکاری طور پر 5000 تیغ زن جوڑے فراہم کیے تھے۔ اب یہ رومن فورم کی سب سے مقبول تفریح کی شکل اختیار کر گئی۔ رومن مورخوں کے مطابق یہ تیغ زن چار قسم کے ہوتے تھے جن میں دو قسم کے تیغ زن بھاری اسلحہ سے مسلح ہوتے تھے۔ انہوں نے رومی ڈھال اور جنگی خود پہنا ہوتا تھا اور ان کے پاس چھوٹی تلوار ہوتی تھی۔ ایک تیغ زن جال اور ترشول سے مسلح ہوتا اور انہیں کی مدد سے لڑتا تھا۔ تھریس سے تعلق رکھنے والے تیغ زن اپنی خاص قسم کی تلوار اور گول ڈھال سے مسلح ہوتے اور لڑتے تھے۔ جنگی قیدیوں اور موت کی سزا پانے والوں کو اکثر تیغ زن کے طور پر لڑنے کے لیے مجبور کیا جاتا تھا مگر تیغ زن پیشہ ور بھی ہوتے تھے جن میں غلام اور رضا کار شامل ہوتے تھے جنہیں لڑنے کا معاوضہ بھی دیا جاتا تھا۔

Gladstone, William Ewart:(1809ء-1898ء) گلیڈ اسٹون ولیم

برطانوی وزیر اعظم جو 1868ء، 1874ء اور 1880ء میں وزیر اعظم منتخب ہوا اور پول میں پیدا ہوا اور ایٹن اور آکسفورڈ میں تعلیم پائی۔ اس کا کوئی مستقل سیاسی اصول نہیں تھا۔ وہ لبرل پارٹی کا راہنما تھا۔ اس نے کئی قابل قدر اصلاحات نافذ کیں جن میں آئرلینڈ کا قانون اراضی، سول سروس میں تبدیلیاں، خفیہ طریق رائے دہی۔ فوج میں عہدوں کی فروخت کا خاتمہ، پارلیمانی اصلاحات اور تعلیمی توسیع، اس کی آخری وزارت آئرلینڈ کے لیے ہوم رول، کی حمایت کے باعث ٹوٹی تھی۔ وہ ایک زبردست مقرر اور ماہر مالیات تھا۔

Glenn, John گلین جان (1927ء---):

پہلا امریکی خلا باز جس نے 1962ء میں زمین کے مدار میں چکر لگایا تھا۔ بعد ازاں وہ امریکی سینیٹر کے عہدے پر فائز ہوا۔ 1961ء میں روسی خلا باز یوری گیگارین کے زمین کے مدار میں چکر لگانے کے بعد امریکی خلا باز کو زمین کے مدار میں فوراً بھیجنے کا فیصلہ کیا اور اس پروگرام کے لیے گلین کو منتخب کیا، اپنے اس خلائی پروگرام سے جان گلین کو اتنی شہرت ملی کہ وہ 1974ء میں امریکی سینٹ کا رکن منتخب ہو گیا۔ 1998ء میں گلین کو دوبارہ خلا کے سفر پر جانے کا موقع ملا۔ 1999ء میں وہ سینٹر کے رکن کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہو گیا۔

Globalism / Globalization عالمگیریت:

اس اصطلاح کا استعمال مورخین بڑھتے ہوئے باہمی تعامل اور دنیا کے مختلف معاشروں، مختلف لوگوں کے باہم پیوست ہونے کے عمل کے حوالے سے کرتے ہیں۔ جو آج کے دور کی جدید تاریخ ہے۔ کچھ مورخین کی نظر میں عالمگیریت مقامی حدود یا تعصبات سے پاک بین الاقوامی معاشرے کی طرف پیش رفت ہے۔ جو آئندہ علاقائی، قومی اور مقامی ثقافتوں کی جگہ لے گی۔ بعض محققین عالمگیریت کے اسی نظریے کو نو آبادیت کی نئی شکل قرار دیتے ہیں

جس کا مقصد براہ راست حکومت کرنے کی بجائے خصوصاً ساحلی نوآبادیات کو معاشی، سیاسی اور دوسرے ہاتھ کنٹرول میں رکھنا ہے۔

شاندار انقلاب (1688ء۔1689ء): Glorious Revolution

برطانیہ میں 1688ء سے 1689ء تک رونما ہونے والے سیاسی واقعات جو شاہ جیمز دوم کی معزولی کا سبب بنے انہیں "شاندار انقلابات" کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے۔ جیمز دوم کے کیتھولک ہونے کی وجہ سے ٹوریوں اور وگوں نے اس کی مخالفت کی۔ اس مخالفت کو جیمز کے ہاں اولاد نرینہ کی پیدائش نے زیادہ تقویت بخشی۔ کیونکہ اس سے آئندہ ملک میں کیتھولک جانشین کے تخت نشین ہونے کے امکانات بڑھ گئے۔ سات افراد نے ولیم آف اورنج اور اس کی اہلیہ شہزادی میری کو جو جیمز کی پروٹسٹنٹ بیٹی تھی۔ دعوت دی کہ وہ انگلستان کی مدد کو پہنچیں اور کیتھولک جانشین کے تخت نشین ہونے سے بچائیں۔ اس طرح کسی قسم کی کشت وخون اور جنگ وجدل کے بغیر انقلاب بپا ہو گیا اور دونوں مدعوئین نے ولیم سوم اور میری دوم کی حیثیت سے مشترکہ طور پر انگلستان کی حکمرانی سنبھال لی۔

گوا: Goa

ساحل بمبئی پر بھارت میں پرتگیز مقبوضات کا سب سے بڑا حصہ اس میں دمن Deman اور دیو Diu بھی شامل تھے۔ اس شہر کی بنیاد مشہور پرتگیز وائسرائے ہند البوقرق Al Buquerque نے رکھی تھی۔ اس کے سابقہ دارالحکومت پرانے گوا میں سینٹ فرانس زیویئر St. Francis Xavier کی قبر ہے۔ موجودہ دارالحکومت پنگم یا نیا گوا کو بھارت نے مارچ 1962ء میں فتح کر کے اپنی مملکت کا حصہ بنالیا تھا۔ سولہویں صدی میں جب پرتگیز مشرق میں اپنی بہت سی نوآبادیاں قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے تو ان تمام نوآبادیوں کو گوا سے حکومت کی جاتی تھی۔

صحرائے گوبی: Gobi Desert

چین اور منگولیا کا ریتلا صحرا، رقبہ پانچ لاکھ مربع میل اوسط بلندی سطح سمندر سے تقریباً 3000 فٹ۔ اس کے گیا ہستانوں میں جو تعداد میں کم ہیں تھوڑے سے منگول چوپان آباد ہیں۔ ماضی قدیم کی بہت سی اشیا یہاں سے برآمد ہوتی ہیں۔ مارکو پولو نے اپنے سفرنامے میں اس صحرا کا ذکر کیا ہے۔

گوڈون میری والزسٹون کرافٹ (1759ء۔1797ء): Godwin, Mary Wollstonecraft

انگریز ادیبہ اور حقوق نسواں کی حامی۔ اس کی کتاب Vindication of the Wriehis of Women حقوق نسواں پر پہلی اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ گلبرٹ املے کے ساتھ اس کا معاشقہ بھی مشہور ہے۔ میری والزسٹون کرافٹ کے نظریات اس کے زمانے سے بہت آگے اور انقلابی تھے۔ جب

فرانس میں انقلاب بپا ہوا تو وہ اس انقلاب کے نعرے ''مساوات'' کی وجہ سے انگلستان چھوڑ کر فرانس چلی گئی اور اس نے ولیم گاڈون William Godwin سے شادی کر لی۔ میری والسٹون کرافٹ کی ایک بیٹی مشہور انگریز شاعر شیلے کی بیوی تھی۔

گوئیبلز، جوزف (1897ء-1945ء): Goebbels, Joseph

نازی جرمن مدبر اور نازی حکومت کے شعبہ پروپیگنڈہ کا سربراہ، گوئیبلز نے 1926ء میں نازی پارٹی میں شمولیت اختیار کی اور ایڈولف ہٹلر کا شدید حمایتی بن گیا، اس نے نازی فلسفے کو پھیلانے اور یہودیوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لیے خصوصی نازی حکمت عملی ترتیب دی تھی۔ جنگ عظیم دوم کے خاتمہ پر اس نے اور اس کی بیوی نے اپنے چھ بچوں کو گولی مار کر خودکشی کر لی تھی۔

گوئرنگ ہرمن ولہلم (1893ء-1946ء): Goering, Hermann Wilhelm

نازی جرمن مدبر جو ہٹلر کے بعد دوسرے نمبر پر تھا۔ گوئرنگ کو جرمن فضائیہ، لفت واف Luftwaffe اور اسلحہ سازی کے شعبے کا سربراہ بنایا گیا تھا۔ اس نے جرمن فضائیہ کو جنگ برطانیہ میں برطانوی فضائیہ کو مغلوب کرنے کا حکم دیا تھا مگر ناکام رہا۔ اس کو دوبارہ ناکامی کا سامنا اس وقت کرنا پڑا جب وہ اتحادیوں کی براعظمی یلغار کو روکنے میں ناکام رہا۔ جنگ عظیم دوم کے خاتمہ پر جن نازی راہنماؤں پر نورمبرگ میں مقدمے چلائے گئے ان میں گوئرنگ بھی شامل تھا۔ عدالت نے اسے جنگی مجرم قرار دیا مگر اس نے پھانسی کی سزا پانے سے پہلے خودکشی کر لی تھی۔

گوئٹے، جان وولف گینگ (1789ء-1832ء): Goethe, Johann Wolfgang

جرمنی کا عظیم شاعر، ڈراما نویس اور مصنف۔ فرینکفرٹ میں پیدا ہوا اور سولہ سال کی عمر میں قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے لائپزگ یونیورسٹی بھیجا گیا۔ مگر اس نے زیادہ وقت ادبیات اور فلسفے کے مطالعے میں صرف کیا۔ قانون کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کیمیا اور تشریح الابدان اور فن تعمیر میں بھی مہارت حاصل کی۔ اس کے علاوہ قدیم کلاسیکی ادب کا گہرا مطالعہ کیا۔ 1774ء میں اس کی کتاب ''نوجوان ورتھر کی داستان غم'' شائع ہوئی جس نے اسے شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ اسی زمانے میں اس نے اپنی ایک اور مشہور کتاب ''فاؤسٹ'' لکھنا شروع کی اور وائمر میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ وائمر کا نواب اس کا گہرا دوست تھا اس نے گوئٹے کو درباری تھیٹر کا ڈائرکٹر مقرر کیا۔ اسی زمانے میں اس نے سوئٹزرلینڈ اور اٹلی کا سفر کیا جس کے دوران اس نے کئی کتابیں لکھیں۔ 1806ء میں اس نے اپنی محبوبہ دلنواز کرسٹین سے شادی کر لی جس کے بطن سے اس کے چار بچے پیدا ہوئے۔ دو سال بعد گوئٹے کا شاہکار ''فاؤسٹ'' شائع ہوا تو گوئٹے کی شہرت اور عظمت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس نے متعدد نظمیں اور ڈرامے بھی لکھے جو کافی مقبول ہوئے۔

سنہری غول: Golden Horde

منگول لشکر کا نام۔ اس کی وجہ تسمیہ ان کے قائد باتو خان کے کیمپ کی شان و شوکت تھی۔ ان کی سلطنت تیرہویں صدی کے وسط میں قائم ہوئی اور اس میں زیادہ تر موجودہ روس کا علاقہ شامل تھا۔ باتو خان کا دارالحکومت موجودہ اسٹالن گراڈ کے نزدیک واقع تھا۔ سنہری غول نے قراقرم کے خان اعظم کی اعانت کی اور قبلائی خان کی جنوبی چین کی فتح میں اس کا ہاتھ بٹایا۔ 1314ء میں یا اس کے بعد اس نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ 1380ء میں ماسکو کے ڈیوک اعظم کے برسر اقتدار آنے کے بعد سنہری غول کی سلطنت کا زوال شروع ہوگیا۔ 1405ء کے بعد ان کی سلطنت استراخان، قازان، کریمیا اور سائبریا کی خودمختار ریاستوں میں منقسم ہوگئی۔

Gold Standard

طلائی معیار:

مالی نظام جس میں نظری طور پر ہر قسم کی کرنسی مطالبہ پر اس کے قانونی طور پر برابر سونے یا سونے کے سکے میں تبدیل کی جاتی ہے۔

Good Emperors

اچھے شہنشاہ (96ء-180ء):

رومی شہنشاہ جو فلیوسنز خاندان کے بعد برسر اقتدار آئے اپنی شاندار قابلیتوں اور لیاقتوں کی وجہ سے اچھے شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ شہنشاہ نروا Nerva، شہنشاہ ٹراجن Trajan، شہنشاہ ہیڈرین Hadrrian، شہنشاہ انٹونائیس Antoninus، شہنشاہ مارکس اورلیس Markusaurelus۔

Good Parliament

اچھی پارلیمنٹ:

اپریل سے جولائی 1376ء تک برطانوی پارلیمنٹ جس نے فرانس کے خلاف فوجی اقدامات کی مذمت کی، بھاری ٹیکسوں کے خلاف احتجاج کیا اور فضول کارروائی کو ناپسند کیا اور سر پیٹر ڈی لامار کو کو اپنے موقف کے اظہار کے لیے چنا تاریخ میں اچھی پارلیمنٹ کے نام سے جانی جاتی ہے۔

Goths

گوتھ:

ایک جرمانی قبیلہ جس نے بحیرہ اسود Black sea کے علاقے میں تقریباً 200ء میں ہجرت کی اور تیسری صدی عیسوی تک وہ رومی سلطنت کی حدود میں داخل ہوگیا چوتھی صدی عیسوی میں گوتھوں نے مسیحیت قبول کرلی اور وہ مشرقی گوتھ یعنی آسٹرو گوتھ Ostro Goths اور مغربی گوتھس Visi Goths میں منقسم ہوگئے۔ آسٹروگاتھ جو نشیبی روس میں آباد ہوئے تھے انہیں ہن قبائل نے چوتھی صدی کے آخر میں تاراج کیا جب کہ وزگوتھ مغربی سمت میں بڑھتے گئے اور انہوں نے جنگ ایڈریانوپل میں 378ء میں رومی افواج کو تہس نہس کردیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے سردار ایلارک Alaric کی قیادت میں شہر روما کو تاراج کیا اور مزید مغرب کی سمت میں بڑھتے ہوئے انہوں نے جنوبی فرانس اور اسپین میں اپنی سلطنت قائم کرلی، اس سلطنت کو مسلم فاتحین نے 711ء میں فتح کیا تھا۔

Government, Matrichal

مادری حکومت:
ابتدائی انسانی معاشرے میں عورت معاشرتی اور سیاسی سیادت حاصل تھی اور وہ خاندان کی سربراہ تسلیم کی جاتی تھی۔ اس زمانے میں کھیتی باڑی کی نئی نئی دریافتیں ہوئی تھیں جنہوں نے مرد کو بے حد مصروف بنا دیا۔ اس وجہ سے عورت کو مرکزی حیثیت حاصل ہوئی، بعد کے زمانوں میں اس قسم کا نظام آسٹریلیا اور ملائشیا کے کچھ حصوں میں پایا جاتا تھا۔

Government, Partichal

پدری حکومت:
ابتدائی معاشرہ میں معمر ترین مرد خاندان پر سربراہ ہوا کرتا تھا۔ اس کو لامحدود اختیارات حاصل ہوتے تھے۔ وہ خاندان کے ہر قسم کے معاملات نمٹاتا تھا۔ بعد ازاں اس کا اقتدار قبیلہ تک پھیل گیا۔ جو اس کی اولاد سے تھے یا خون کے لحاظ سے آپس میں رشتہ دار تھے۔ یہ نظام قدیم یہودیوں، یونانیوں، اہل روما، عیسائیوں اور ہندوستان کے آریاؤں میں پایا جاتا تھا۔

Governor General

گورنر جنرل:
برطانوی مقبوضات یا تو آبادیات میں تاج برطانیہ کا نمائندہ برطانوی ہندوستان میں یہ اعلیٰ ترین عہدہ دار ہوا کرتا تھا۔ یہ منصب 1773ء میں ریگولیٹنگ ایکٹ کی رو سے قائم کیا گیا۔ اور وارن ہسٹینگز پہلا گورنر جنرل ہند تھا جو 1774ء سے 1786ء تک اس منصب پر فائز رہا۔ 1834ء کے چارٹر ایکٹ کی رو سے اسے ہندوستان کا گورنر جنرل کہا جانے لگا۔ 1858ء میں جب تاج برطانیہ نے براہ راست ہندوستان کا نظم ونسق سنبھالا تو گورنر جنرل کو وائسرائے کہا جانے لگا۔ آزادی کے بعد پاکستان میں 14 اگست 1947ء سے 23 مارچ 1956ء تک سربراہ ریاست بھی گورنر جنرل کہلاتا تھا۔

Granada, Kingdom of

سلطنت غرناطہ:
جنوبی اسپین کی وہ ریاست جہاں پندرہویں صدی کے آخر تک مسلم سلطنت پر قائم رہی غرناطہ تھی۔ اس کا دارالحکومت بھی غرناطہ کہلاتا تھا۔ اسے 1238ء میں قائم کیا گیا تھا۔ غرناطہ اندلس میں مسلمانوں کا آخری حصار اور آخری نشان تھا۔ یہ براعظم یورپ میں مسلمانوں کی ثقافت اور تمدن کا آئینہ دار تھا۔ 1492ء میں آخری مسلمان بادشاہ ابوعبداللہ نے فرڈیننڈ اور ملکہ ازابیلا کی فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیئے اور قلعہ الحمراء کی چابیاں ان کے حوالے کردیں تھیں جس کے بعد 800 سال تک قائم رہنے والی مسلم حکومت اندلس (اسپین) میں ختم ہوگئی۔

Grand Allience, War of the:(1689ء-1697ء) عظیم اتحاد، جنگ

فرانس کے بادشاہ لوئی چہاردہم کی تیسری بڑی جنگ جس میں انگلستان اور اس کے اتحاد نے فرانس کے توسیعی

ہسپانوی اور عزائم کو روک دیا۔ اس جنگ میں انگلستان کے اتحاد میں نیدرلینڈ، آسٹریا کے ٹائرس برگ، سوئیڈن، ڈنمارک، پیوائے اور جرمن ریاستیں شامل تھیں۔ نیدرلینڈ فرانس کے توسیعی عزائم اور جارحیت کے سامنے ڈٹ گیا۔ انہیں دنوں نیدرلینڈ کا ولیم آف اورنج انگلستان کا بادشاہ ولیم سوم بن گیا۔ وہ انگلستان کو براعظم یورپ کے معاملات میں لے آیا جس کے بعد یہ عظیم جنگی اتحاد وجود میں آ گیا۔

بیداری عظیم: Great Awakening

اٹھارہویں صدی کے نصف آخر میں امریکی نوآبادیوں میں مذہبی احیا کی لہر۔ اس کا آغاز نیوجرسی میں گلبرٹ ٹینٹ کی تعلیمات سے ہوا۔ نیوانگلینڈ میں جوناتھن ایڈورڈز نے اس لہر کو بیدار کیا۔ ورجینیا میں جارج وائٹ فیلڈ کے 1731ء سے 1741ء تک کے دوروں سے یہ بیداری پیدا ہوئی۔ ریڈانڈین لوگوں میں یہ کام سیموئیل کرک لینڈ نے کیا۔ اس بیداری سے عقائد میں زبردست تبدیلی آئی اور مذہب میں جمہوری اقدار پیدا ہوئیں۔

برطانیہ عظمیٰ: Great Britain

یہ نام انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے اتحاد 1707ء کے بعد سلطنت انگلستان واسکاٹ لینڈ کو دیا گیا۔ یہ دونوں ریاستیں ایکٹ آف یونین کے تحت ایک دوسرے میں مدغم ہوگئیں جس کے بعد یونین جیک (سینٹ جارج اور سینٹ اینڈریو کا مشترکہ جھنڈا) اس سلطنت کا قومی جھنڈا بن گیا۔ اس سلطنت میں آئرلینڈ نے 1800ء میں ایک علیحدہ ایکٹ آف یونین کے تحت شمولیت اختیار کی تھی جس کے بعد آئرلینڈ کے سینٹ پیٹرک کا جھنڈا بھی یونین جیک میں مدغم کر دیا گیا تھا۔

Great Depression, see Depression, Great

عظیم صنعتی نمائش (1851ء): Great Exhibition of

انیسویں صدی کے نصف میں برطانیہ عظمیٰ کی عظمت کا سورج صنعتی اور سیاسی طور پر نصف النہار پر پہنچ چکا تھا۔ ملکہ وکٹوریہ کے شوہر پرنس البرٹ ایک جرمن نژاد شخصیت ہونے کے باوجود انگلستان کی اصلاح وفلاح کے لیے اپنے آپ کو وقف کر چکے تھے۔ برطانیہ کی صنعتی طور پر دنیا پر برتری ظاہر کرنے کے لیے پرنس البرٹ نے 1851ء میں نہایت اہتمام کے ساتھ لندن کے مشہور زمانہ ہائیڈ پارک میں ایک عظیم الشان صنعتی نمائش منعقد کی تھی اس نمائش کا مقصد انگلستان کے لوگوں کو دنیا میں ہونے والی اس وقت تک کی ترقی سے بھی آگاہ کرنا تھا۔

صنعتی نمائش کے لیے اہتمامی اجلاس ماہ جون 1849ء میں قصر بکنگھم میں منعقد ہوا۔ نمائش مذکورہ کا افتتاح یکم مئی 1851ء کو ہوا۔ اس نمائش کے لیے بالخصوص ایک شفاف بلور کا ایک نہایت عالی شان محل تعمیر کیا گیا جس میں اس وقت ہونے والی برنیہ کی صنعتی ترقی کو ہر پہلو سے پیش کیا گیا۔ اس بلوریں محل کے ستون بظاہر تو ستون ہی تھے مگر درحقیقت وہ پانی کے نلکوں کا کام دیتے تھے۔ اس بلوریں محل کو فاکس اور ہنڈرسن نامی معماروں نے تعمیر کیا تھا۔ اس محل

میں ہر قسم کی اشیا جمع کر دیں گئیں جو صنعتی ترقی کے ہر شعبے کو نمایاں کرتی تھیں۔

Great Fear

خوف عظیم:

خوف عظیم یا دور دہشت فرانس میں 14 جولائی 1789ء کو رونما ہونے والے انقلاب فرانس کے بعد شروع ہوا۔ اس کا آغاز اس افواہ کے فرانس کے طول و عرض میں پھیلنے سے ہوا کہ ڈاکوؤں کے گروہ انقلابیوں کے خلاف کارروائی کرنے اور جاگیرداروں اور شرفائے فرانس کو ان کے ہاتھوں سے بچانے کے لیے آ رہے ہیں۔

Great Leap Foward

ترقی کی طرف عظیم جست:

یہ چین میں 1958 اور 1960ء کے درمیانی عرصہ میں پیداوار میں ڈرامائی اضافہ کرنے اور سماجی انقلاب کو آگے بڑھانے کی کوشش میں روسی طریقہ تنظیم اور پیداواری اسلوب کو ترک کر دینا تھا۔ جس سے صنعت میں غیر مرکزیت نے فروغ پایا اور یوں یہ ترقیاتی پروگرام ناکام ہو گیا۔ اس ناکامی سے 1960ء تک دولت کا نظام خطرناک حد تک قابو سے باہر ہو گیا اور 61-1959ء کی خوفناک فصل کے بعد عظیم جست کے پروگرام کی باگ ڈور چین ین Chen Yun کے ہاتھوں میں چلی گئی جب کہ ساکھ اور طاقت کا نقصان اس پروگرام کے خالق و معمار ماؤزے تنگ کو اٹھانا پڑا۔

Great Mughal

مغل اعظم:

مغلیہ سلطنت کا عظیم حکمران۔ عام طور پر یہ اصطلاح شہنشاہ جلال الدین اکبر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

Great Potatio Famine.(see potato Famine)

آلوؤں کا عظیم قحط:

Great Proletarian Cultural Revolution :

عظیم پرولتاری ثقافتی انقلاب:

عظیم پرولتاری ثقافتی انقلاب 1966ء عظیم جست کی ناکامی کے بعد چینی سیاست پر ماؤزے تنگ کے کنٹرول کو پارٹی نے اپنے اختیار سے ختم کر دیا تھا اور ریاستی نظام ڈانگ ژیاؤ ینگ Deng Xiaoping اور لی شاؤ چی Liu Shaogi کے ہاتھوں میں دے دیا گیا اس کے بعد ماؤزے نے ایک تحریک شروع کی جس کا ہدف پارٹی میں موجود بورژوا اور سرمایہ اشراف تھے۔ ماؤ نے پارٹی نظام سے ہٹ کر عوام الناس سے اپیل کی کہ نظام میں انقلابی تصورات کی بحالی کے لیے پارٹی میں موجود بیوروکریسی کے دائیں بازو کے رجحانات کو ختم کرنا ہوگا۔ اس کے بعد جو ہوا اس میں عوام الناس کا تین سالہ دور حکومت شامل ہے۔ اس دور تشدد بھی کہا جاتا ہے کیونکہ سرخ گارڈز کی ٹیم ہر اس فرد پر حملہ کرنے کو تیار تھی جس پر اسے دائیں بازو کے ہونے کا گمان ہو۔ جماعت اور ریاستی نظام کو تقریباً حکم دے کر ممکنہ خانہ جنگی کو روکنا پڑا۔ فوج کو حکم دیا گیا کہ وہ صوبوں میں امن و امان بحال کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ اپریل 1969ء تک ثقافتی انقلاب کا تباہی سے بھرپور یہ دور گزر چکا تھا، لیکن اکثر اس اصطلاح کا استعمال

اس سارے دور کو بیان کرنے کے لیے کیا جاتا ہے جو 1976ء میں ماؤ کی موت تک محیط ہے۔

Great Pyramids of Giza, See Pyramids of Giza

Great Schism بڑی تفرقہ پردازی کلیسا (1378ء-1419ء):

یہ رومن کیتھولک تاریخ کی سب سے بڑی دھڑابندی تھی کہ پاپائیت نہ صرف دو بلکہ تین پوپوں میں بٹ گئی۔ جب اربن ششم Urban VI، 1378ء میں پوپ منتخب ہوا تو اس کا انتخاب اتنا اختلافی تھا کہ پاپائیت دھڑابندی کا شکار ہوگئی۔ اور ایک دوسرے پوپ کا انتخاب عمل میں آ گیا۔ مگر اربن بھی اپنے منصب پر بحال رہا پوپ اربن روم میں رہائش پذیر رہا جب کہ دوسرا پوپ اٹلی کے حالات سے مجبور ہوکر فرانس چلا گیا اور فرانس کے شہر ایوی نان Avignon میں رہائش پزیر ہوا۔ فرانس میں پوپوں نے تقریباً تہتر سال گزارے۔ یہ عرصہ ایک اصطلاح میں جلا وطنی بابل یا اسیری بابل کہلایا۔ پچپن سال تک ایک طرف روم میں اور دوسری طرف ایوی نان میں پوپوں کا تقرر ہوتا رہا۔ جو پوپ فرانس میں تھے، ان پر شاہان فرانس کا تھوڑا بہت دباؤ لازمی تھا۔ اگر چہ وہ حتی الامکان پر دباؤ کا مقابلہ کرتے تھے چونکہ پوپوں کی دوسندیں بن گئیں تھیں اس لیے یہ بھی ہوتا تھا کہ جس گروہ یا طبقہ کے لیے ایک پوپ کی روش سازگار نا ہوتی تو وہ دوسرے پوپ سے ناطہ جوڑ لیتا۔ یہ سلسلہ 1409ء تک جاری رہا جب کلیسا کی ایک کونسل نے اس دھڑابندی کو ختم کرنے کے لیے ایک تیسرا پوپ منتخب کرلیا۔ 1415ء میں ایک کونسل نے ایک پوپ کو برحق تسلیم کرتے ہوئے دوسرے دو پوپوں سے استعفیٰ طلب کر کے ایک نیا پوپ منتخب کیا اور اس طرح یہ عظیم دھڑابندی ختم ہوگئی۔

Great Wall دیوار عظیم:

دیوار عظیم کی اصطلاح چین کی شمالی سرحد کی وسطی ایشیا کے جنگجوؤں حملوں سے حفاظت کے لیے کی جانے والی قلعہ بندیوں کے ایک سلسلہ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ ژو عہد میں شمالی چینی ریاستوں نے قلعہ بندی یا دفاع کے لیے کئی ایک حفاظتی دیواریں تعمیر کیں ان دیواروں کو مزید مستحکم اور زیادہ طویل چن خاندان کے شہنشاہ چی ہوانگ ڈی Shi Huangdi نے تیسری صدی قبل از مسیح کے آخر میں کیا۔ (228 ق م-210 ق م) اگر چہ یہ ایک دیوار کہلاتی ہے۔ مگر اصلاً یہ مختلف مورچہ بندیاں ہیں جو ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ اور 140 میل تک پہاڑوں، دریاؤں اور میدانوں کے ذریعے مستحکم کر دیا گیا ہے۔ دیوار عظیم میں دونوں طرف نیچے سے اوپر تک اینٹیں یا پتھر چن دیئے گئے ہیں اور درمیان میں مٹی بھر دی گئی ہے۔ اس کی بلندی کم وبیش بیس فٹ ہے جب کہ چوڑائی تقریباً 13 فٹ ہے۔ اس کے اوپر ایسی سڑک بنی ہوئی ہے کہ جس پر گھوڑا گاڑی دوڑانے میں ذرا بھی دقت پیش نہیں آ سکتی۔ یہ دیوار آج بھی دنیائے قدیم کا عجوبہ تسلیم کی جاتی ہے۔

Great War, see World War I

Great Zimbabwe

عظیم زمبابوے (1110ء-1450ء):

یہ وسطی زمبابوے کا دارالحکومت اور جنوبی افریقہ میں لوہے کے دور Iron Age کا اہم مقام ہے۔ عظیم زمبابوے کے گرد 800 محیط میں اور 31 فٹ اونچائی میں ایک احاطہ بڑی اہمیت کا حامل ہے یہ احاطہ گرینائٹ پتھروں سے تعمیر زمبابوے کے معنی خود بھی پتھر کے گھروں Houses of Stone کے ہیں اس احاطہ یا فصیل کے داخلی راستے اور یہاں سے ملنے والے انسانی ہنرمندی اور صناعی کے نمونے اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ یہاں کی تہذیب بڑی اہمیت کی حامل تھی۔ اس تہذیب کا دارومدار اگرچہ زراعت اور گلہ بانی پر تھا مگر یہ سونے کی تجارت کے لیے بھی مشہور تھی۔ منگ خاندان کے چین جیسے دور دراز کے خطے سے ان کے کاروباری تعلق کا پتہ یہاں اثریاتی طور پر ملنے والی منگ چین کی اشیا سے چلتا ہے۔ عظیم زمبابوے ایک مذہبی مرکز بھی تھا۔ یہاں بہت سی تہذیبی عمارات بھی ملی ہیں۔ اس تہذیب کے عروج کا زمانہ اگرچہ محققین نے 1100ء سے 1450ء تک کا بتایا مگر یہاں انسانی آبادی کا سراغ 200 قبل از مسیح کے زمانے میں ملتا ہے۔ یہ شہر قحط سالی اور خشک سالی کی وجہ سے ویران ہوا تھا۔

Greece , Archaic

یونان، قدیم دور (776ق م-479ق م):

یونان بڑا قدیم ملک ہے۔ یہاں حجری دور کے انسان 4000 ق م میں بستے تھے۔ 2000 ق م میں یہاں ہند یورپی لوگوں نے ڈیرے ڈالے۔ 1100 ق م میں یہاں شہری ریاستیں وجود میں آنے لگیں۔ 800 ق م تک اہل یونان کافی ترقی یافتہ ہو چکے تھے اور یہ قدیم دور یونان میں احیائے تہذیب اور ترقی کا دور تھا۔ اسی دور میں ہومر Homer جیسے نابغہ روزگار شاعر نے ایلیڈ Iliad اور اوڈیسی Odyssey جیسے عظیم شاہکار تصنیف کیئے تھے۔ 776 ق م قدیم یونان میں اولمپک کھیلوں کے آغاز کا سن قرار دیا جاتا ہے۔ تقریباً اسی دور میں یونان میں لوہے کا دور Iron Age بڑا وسیع ہو چکا تھا، بحیرہ روم کے ساحلی علاقوں میں یونانی نو آبادیاں قائم ہو چکی تھیں۔ یونانی شہروں اور قصبوں میں عوامی عمارتیں تعمیر ہونے لگیں تھیں جن میں Agora ایک عوامی جلسوں کی عمارت تھی۔ ایکروپولس جو مشرقی قلعوں کا نعم البدل تھے تعمیر ہونے لگے تھے اور دفاعی عمارتیں بھی تقریباً ہر شہری یونانی ریاست میں شرفاء کی حکومت قائم کی۔ جو جمہوریت ہی کی ایک قسم تھی۔ یونان کے قدیم دور کے امراء یا دولتمند عوام سیاسیات میں حصہ لیتے تھے۔ 543 ق م-508 ق م تک لڑی جانے والی ایک طویل خانہ جنگی کے بعد کلیستھینز نے حکومتی نظام کو جمہوریت کی شکل دی تھی۔

Greece, Classical

یونان، کلاسیکی دور (480ق م-323ق م):

480 ق م میں یونان میں جمہوریت عروج پر تھی اور یہ یونان قدیم کی تہذیب کے عروج کا زمانہ تھا۔ 480 ق م میں ایران پر شہنشاہ خشیارشا Xerxes کی حکومت تھی۔ اس ایرانی شہنشاہ نے ایتھنز پر حملہ 700 بحری

جہازوں کے ذریعہ اپنی ڈیڑھ لاکھ فوج کو یونان پہنچا کر کیا تھا۔ جوابی کارروائی کے طور پر اہل ایتھنز نے 200 بحری جہازوں پر مشتمل ایک بحری بیڑا اور 9000 سپاہیوں پر مشتمل ایک بری فوج تشکیل دی تھی اور ایرانیوں کے مقابلے میں اتنی کم تعداد میں ہونے کی وجہ سے ان کی کامیابی کے امکان بہت کم تھے۔ لیکن اس کے باوجود یونانیوں نے جنگ ایران (میراتھن) میں شکست دے کر مار بھگایا۔ اس جنگ میں ایرانیوں نے ایتھنز کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔ اس لیے اہل ایتھنز کو ایتھنز نئے سرے سے تعمیر کرنا پڑا۔ نئے ایتھنز کی عمارات بہت یادگار اور پہلے سے کہیں عظیم تر تھیں۔ اس زمانے میں اہل ایتھنز کے سنگتراش بھی پوری نوع انسانی کی شان تھے۔ یہ دور ایتھنز کا سنہری دور کہلاتا ہے۔ اسی دور میں بعد ازاں اہل ایتھنز اور اہل سپارٹا میں مناقشہ شروع ہوا جو ان دونوں یونانی شہری ریاستوں کی تباہی پر منتج ہوا اور 338 ق م میں یونان کی تاریخ کا کلاسیکی دور اپنے اختتام کو پہنچا۔ مگر مورخین 323 ق م میں سکندر اعظم کی موت کو یونان کی عظمت کے اختتام کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔

یونان، سیاہ دور (1100 ق م۔776 ق م): Greece, Darkage

تاریخ یونان میں مائسینیائی تہذیب کے زوال کے بعد کا دور تاریک دور کہلاتا ہے۔ اس دور میں یونانی ثقافت زوال پذیر ہوئی اور خواندگی کی شرح کم ہوئی اس وجہ سے اس دور کو تاریک دور کہا جاتا ہے۔ تاہم اس دور میں یونان کی آبادی بڑھی اور نئی بستیاں آباد کی گئیں۔ اسی دور میں اہل یونان نے لوہے کا استعمال سیکھا۔

یونان ملنسٹک عہد (323 ق م۔31 ق م): Greece, Hellenistic

یہ دور یونان کی تاریخ میں سکندر اعظم کی وفات (چوتھی صدی قبل از مسیح) سے شروع ہو کر پہلی صدی قبل از مسیح میں عہد آگسٹس تک رومیوں کے یونان پر انتداب سے پہلے تک پھیلا ہوا ہے۔ اس عہد کو یکسانیت کا دور نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ اس دور کو اس میں عروج پانے والی سلطنتوں اور حکمرانوں سے جانا جاتا ہے جیسا کہ مصر میں اس دور میں بطلیموسی سلطنت کو عروج حاصل ہے اور مشرقی وسطی میں سیلیو کی سلطنت کو عروج ملا۔ پھر 146 ق م میں رومیوں نے مقدونیہ اور یونان کی دوسری ریاستوں کو فتح کر لیا۔

یونان، مائسینیا کا دور (1400 ق م۔1100 ق م): Greece, Mycenaean

کانسی کے دور کی یونانی تہذیب کا دور۔ یہ تہذیب 1650 ق م میں وسطی یونان میں پروان چڑھی۔ ہومر کی ایلیڈ اور اوڈیسی میں مائسینائی یوں کی داستانیں بیان کی گئیں ہیں۔ مائیسیائی لوگ بڑے جنگجو تھے۔ 1100 ق م تک اس تہذیب کے آثار کسی نہ کسی شکل میں یونان میں موجود تھے۔ اس دور کے عروج کا زمانہ 1400 ق م سے 1100 ق م کا زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

Greek and Persian Wars. see Persian wars, Plataea, Battle of, Salamis Battle of

Greek OrthoDox. see Eastern Orthodox Church.

Gregory of Tour

گریگوری آف تورز (594ء):

ایک رومن کیتھولک اسقف اور تاریخ افرانک History of Fraanks کا مصنف گریگوری نے ایک مشکل دور میں رومن کیتھولک چرچ کو قائم رکھنے کے لیے انتہائی اہم خدمات انجام دیں۔ اس نے تاریخ پر اور بھی کام کیے مگر اس کو شہرت اس کی تاریخ فرانکس کی وجہ سے حاصل ہے۔ یہ وہ دور تھا جب ابھی یورپ تاریک ادوار سے گزر رہا تھا اور تحریر دستاویز بڑی کمیاب تھی۔

Gregory I The Great

گریگوری اعظم (540ء۔604ء):

وہ پوپ جو خانقاہی نظام کا مربی اور مشنری سرگرمیوں کا حامی تھا اس نے رومن کیتھولک کلیسا میں اصلاحات بھی کیں۔ پوپ گریگوری اعظم ہی نے سینٹ آگسٹین آف کنٹربری کو برطانیہ بھیجا تھا۔ تاکہ وہاں مسیحیت کی تبلیغ کرے۔ گریگوری نے یورپ بھر میں خانقاہی نظام کی بنیادیں استوار کیں۔ اور کلیسا کے نظام کو بدلا۔ اس کا دیا ہوا یہ نظام ازمنہ وسطیٰ تک کارفرما رہا۔ گریگوری نے تاریخ کلیسا بھی لکھی۔ اور کئی کتابیں بھی تصنیف کیں۔ اس وجہ سے گریگوری بابائے کلیسا کہلاتا ہے۔

Guerailla (Spanish for Little War)

گوریلا:

حملوں کے ذریعے ہراساں کرنے والا چھاپ مار لڑاکا، چھاپہ مار جنگ، چھاپہ مار لڑاکا ایسے غیر باقاعدہ جنگجو کو کہا جاتا ہے جو آزادانہ طور پر لڑے اور جس کا تعلق کسی منظم و مسلح فوج سے نہ ہو۔ ایسی غیر باقاعدہ جنگ کو بھی گوریلا جنگ کہا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح اسپین میں نپولین بوناپارٹ کی لڑی گئی جنگوں کے دوران وجود میں آئی تھی۔ جب اسپین کے شہری جنگجوؤں نے نپولین کی باقاعدہ فوج پر بے قاعدہ حملے کر کے اسے ہراساں کر دیا تھا۔ اور انہیں اسپین کو مکمل طور پر فتح کرنے سے باز رکھا تھا۔ اگرچہ یہ عسکری تیکنیک اس سے پہلے بھی مستعمل رہی تھی مگر اسے شہرت اس کے بعد کے زمانے میں ملی اور یہ جنگی تیکنیکوں میں ایک معروف تیکنیک بن گئی۔ گوریلے جنگجو گروہوں کی شکل میں چھپ کر دشمن پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اپنے ٹھکانے بدلتے رہتے ہیں۔ بعض ممالک میں حکومتوں کا تختہ الٹنے کے لیے بھی گوریلا خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ برصغیر میں گوریلا جنگ کا باقاعدہ آغاز مرہٹہ لیڈر شیواجی نے مغل سلطنت کے خلاف سترہویں صدی میں کیا تھا۔ انیسویں صدی میں اٹلی میں مشہور راہنما گیری بالدی نے گوریلا جنگیں لڑیں۔ موجودہ زمانے میں کشمیر میں حریت پسندوں نے بھارتی افواج کے خلاف گوریلا جنگ لڑی جب کہ ویت نام میں 1964ء تا 1972ء ویت نامیوں نے امریکہ کے خلاف گوریلا جنگ لڑی۔ کیوبا میں بھی امریکا کو گوریلا جنگجوؤں کے ہاتھوں شکست ہوئی تھی۔ الجزائر کی جنگ آزادی بھی ایک گوریلا جنگ تھی۔ 1971ء میں بنگلہ دیش کی مکتی باہنی نے مشرقی پاکستان میں پاکستان کی فوج سے گوریلا جنگ لڑی تھی۔ افغانستان میں روسیوں اور

امریکیوں کے خلاف گوریلا جنگیں لڑی گئیں۔

گویرا، ارنسٹو "چی" (1928ء-1967ء): Guevara, Ernesto 'CHE'

لاطینی امریکہ کا کمیونسٹ انقلابی جس نے کیوبا کی شہریت اختیار کی۔ وہ پیدا ہوا ارجنٹینا کے Rosario میں اور قانون سے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی، پھر 1959ء میں ارجنٹینا کو خیرآباد کہہ کر خود کو گوریلا سرگرمیوں میں ملوث کرلیا۔ 58-1957ء کیوبا میں لڑی جانے والی گوریلا جنگ میں اہم کردار ادا کیا اور شہرت پائی۔ بولیویا میں بھی گوریلا جنگ میں شرکت کی۔ کیوبا میں شہریت اختیار کرنے کے بعد نیشنل بنک کے قائم مقام صدر اور وزیر صنعت کی حیثیت سے کام کیا۔ اپریل 1965ء کو کیوبا کے صدر فیدل کاسترو نے بیان دیا کہ گویرا نے کیوبا کی شہریت ترک کردی ہے تاکہ وہ کہیں اور گوریلا سرگرمیوں میں حصہ لے سکے۔ بعد کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بولیویا چلا گیا تھا اور اس نے باقاعدہ فوج کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھیں مگر جلد ہی گرفتار ہوکر مارا گیا۔

گلڈ: Guild

قرون وسطی میں تاجروں یا ہم پیشہ لوگوں کی انجمن، تنظیم۔

گلڈ اشتراکیت: Guild Socialism

ایک معاشی نظریہ جس کے مطابق ہر صنعت میں مصروف محنت کشوں کی اپنی مجلس کا انتظام اور انصرام کرے۔ یہ مجالس ریاست کے کنٹرول میں ہونی چاہیں۔ یہ نظریہ برطانیہ میں 1920ء میں پیش کیا گیا تھا۔

انسانی سر کاٹنے کی مشین سے پھانسی: Guillotine

انقلاب فرانس کے دنوں میں سزائے موت اسی مشین کے ذریعے دی جاتی تھی۔ اس مشین کو جوزف گلوٹین نامی ایک انقلابی نے ایجاد کیا تھا۔ یہ شخص فرانس کی انقلابی دستور ساز اسمبلی کا رکن تھا۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی یورپ کے دوسرے ملکوں، اسکاٹ لینڈ وغیرہ میں ایسی مشینیں استعمال کی جاتی تھیں۔ 1971ء میں اس مشین کو فرانس میں سرکاری طور پر اپنایا گیا تھا۔ پھر جلد ہی یہ موت کی سزا دینے کے لیے مقبول عام ذریعہ بن گئی اور فرانس کے بادشاہ لوئی شانزدہم Louis XVI کو بھی اسی مشین کے ذریعے سزائے موت دی گئی۔

گن بوٹ حکمت عملی، خارجہ: Gunboat Diplomacy

انیسویں صدی میں مغربی طاقتوں کی غیر رسمی بین الاقوامی حکمت عملی انیسویں صدی میں آتشیں اسلحہ سازی میں بے حد ترقی ہوئی اور ایسی گن بردار کشتیاں جو لوہے یا فولاد سے بنی ہوئی تھیں میدان عمل میں اتر آئیں۔ یہ بھاپ کی طاقت سے چلتی تھیں۔ انہیں جہازوں اور آتشیں اسلحہ کی مدد سے مغربی طاقتیں افریقہ اور ایشیا پر چھا گئیں اس وجہ سے یہ حکمت عملی گن بوٹ خارجہ پالیسی کہلائی۔ اس حکمت عملی کے بل بوتے پر مغربی طاقتوں نے دنیا کو اپنے

Gun Powder

سامنے جھکا لیا۔

بارود:

دھماکہ خیز آمیزہ جو پہلے پہل اسلحہ اور بھک سے اڑ جانے اور اڑانے میں بہت مستعمل تھا۔ لیکن چونکہ اس کے جل جانے کے بعد بھی بند وقوں میں بہت کچھ بچ رہتا تھا اس لیے بعد ازاں اس کی جگہ بے دود بارود استعمال کی جاتی ہے۔ مغربی مورخین بارود کا موجد راجر بیکن کو بتاتے ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ بارود کی ایجاد ایشیا، چین میں تقریباً نویں صدی میں ہوئی تھی۔ یورپ میں اس کا رواج چودھویں صدی میں ہوا جس سے طریق جنگ میں ایک انقلاب آ گیا۔ انیسویں صدی میں روائتی بارود کی جگہ نئی اور بارودیں ایجاد ہوئیں جو دھوئیں سے مبرا تھی۔ 1864ء میں جرمنی (پروشیا) کے توپ خانے کے ایک کپتان ایڈورڈ شلز نے ایک ایسی بارود ایجاد کی جو اس کے نام پر شیلز بارود کہلاتی۔ یہ دھوئیں سے پاک تھی۔

Gun Powder Plot

بارودی سازش:

یہ سازش رابرٹ کیٹس بائی نے بادشاہ، امراء اور دارالعوام کے اراکین کو اڑانے اور تباہ کرنے کے لیے 1604ء۔1605ء میں تیار کی تھی اور گیوفاؤکس نے جو ایک تجربہ کار سپاہی تھا۔ دارالامراء کے تہہ خانے میں بارود کے کنستر چھپا دیئے۔ اس سازش کے دوسرے شرکاء میں سے ایک نے اپنے ایک عزیز لارڈ مونٹیگل کے سامنے اس سازش کا بھانڈا پھوڑ دیا جس کے بعد 5 نومبر 1605ء کو فاؤکس کو گرفتار کر لیا گیا اور یہ سازش ناکام بنا دی گئی۔ 1606ء میں سازش بارود میں ملوث افراد کو سزائے موت دی گئی اور تعزیری قوانین کا سختی سے نفاذ کر دیا گیا۔

Guo (Kuo)

کاؤ:

چینی زبان کی ایک اصطلاح جو "ملک" اور سلطنت کے معنوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ اپنے اصلی معنوں میں فصیل بند یا قلعہ بند شہروں کے لیے مستعمل رہی ہے۔ خانہ جنگی کے دور 221۔475 ق م میں یہ ان چھ یا سات ریاستوں کے لیے مستعمل تھی جو طاقتور تھیں۔

Guomindang

کومنتانگ:

چین کی قوم پرست پارٹی جسے ڈاکٹر سن یات سین نے 1894ء میں قائم کیا تھا۔ 1912ء میں جب مانچو حکومت کا خاتمہ ہوا تو سن یات سین نے جاپان میں علم بغاوت بلند کر دیا۔ اس کے بعد 1921ء میں اس نے کینٹن (آج کل گوانگ یو) میں آزاد حکومت قائم کی۔ 1922ء تا 1924ء کومنترن کا تعاون حاصل ہوا اور حکومت کی از سر نو تشکیل ہوئی۔ اس طرح روسی کمیونسٹوں کے تعاون سے سن یات سین کے اصولوں کو اپنانے کی کوشش کی گئی 1926ء میں کومنتانگ کی فوج چیانگ کائی شیک کی قیادت میں کینٹن سے ملک کے دوسرے حصوں پر قبضہ کرنے کے لیے آگے بڑھی۔ 1928ء میں نانکنگ کی حکومت نے سفارتی لحاظ سے اس کا وجود تسلیم کر لیا۔ 1930ء تک

کمیونسٹ علاقے کے علاوہ باقی پورا چین کومنتانگ کے زیر نگین آ گیا۔ 1947ء میں کومنتانگ نے دوسری جماعتوں کو حکومت کے امور سے بے دخل کر دیا۔ اس طرح 1945ء۔1949ء کی خانہ جنگی نے کومنتانگ کو کمیونسٹ غلبے کے بعد تائیوان میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا اور باقی چین پر ماؤزے تنگ کی قیادت میں کمیونسٹ غالب آ گئے۔ ادھر کومنتانگ راہنما چیانگ کائی شیک مغربی طاقتوں بالخصوص امریکہ کی مدد سے تائیوان میں جما رہا۔

گپتا سلطنت:
Gupta Empire

گپتا سلطنت کی بنیاد چندر گپت اول نے 320ء میں رکھی تھی۔ اسی خاندان نے 510ء تک شمالی ہندوستان پر حکومت کی۔ گپتا عہد میں ہندو ثقافت عروج پر تھی۔

گورکھا:
Gurkhas, The

کوہ ہمالیہ کے نشیب میں رہنے والی ایک نوع انسانی جس نے 1767ء میں نیپال کے سیاسی حالات سے فائدہ اٹھا کر ملک پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ یہ ایک جنگجو نسل تھی اور اب بھی یہ خصوصیات اس میں پائی جاتی ہیں۔ 1816ء میں انگریزوں نے ان کو شکست دی بعد ازاں ان میں سے بیشتر برطانوی ہند کی فوج میں بھرتی ہو گئے تھے۔

گستاؤس:
Gustavus

سویڈن کا بادشاہ:

گستاؤس اول 1496ء۔ 1560ء، گستاؤس دوم (1594ء۔1632ء)، گستاؤس سوم 1746ء۔1794ء۔ گستاؤس چہارم 1778ء۔1837ء۔ گستاؤس پنجم 1858ء۔1950ء۔ گستاؤس ششم 1882ء۔1973ء۔

جوہانز گٹنبرگ (1400ء۔1468ء):
Gutenberg, Johaunes

جرمن طابع عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ وہ پہلا یورپی تھا جس نے منقولہ ٹائپ سے طباعت کی تھی مگر بعض اس کی جگہ لارنس جینزون، کوسٹر کو طباعت کا موجد ٹھہراتے ہیں۔ گوٹن برگ سٹراس برگ، کا رہائشی تھا جہاں اس نے 1436ء میں چھاپہ خانہ ایجاد کیا تھا۔ اس نے ایک پریس مائنس میں لگایا تھا جو اس کا مولد خیال کیا جاتا ہے۔ اس پریس میں اس نے ماز رارین انجیل شائع کی تھی۔ اس کے بعد سائنسی طباعت کے کاروبار کا مرکز بن گیا۔ لیکن گوٹن برگ کو اپنا پریس اور ٹائپ یوہان نست کو دینا پڑا۔

گوٹن برگ انجیل:
Guten Berg Bible

یورپ کی پہلی مطبع انجیل جو جرمنی کے شہر مائینس میں چھپی اسے مشہور جرمن طابع جوہانز گوٹن برگ نے شائع

کیا تھا، گوٹن برگ جرمنی کا وہ طابع تھا جس نے منقولہ ٹائپ ایجاد کی تھی گوٹن برگ، بائبل کا لاطینی ترجمہ ہے جو دو جلدوں میں شائع کیا گیا تھا۔ اس انجیل کی 180 جلدیں شائع ہوئیں تھیں جن میں سے 48 اب تک موجود ہیں اور زمانے کی دست برد سے بچ گئیں ہیں، بعض میوزیموں اور لائبریریوں نے اس کتاب کو ڈیجیٹیلائز کر دیا ہے اور اب یہ نیٹ پر موجود ہے۔

"H"

ہیپسبرگ: Habsburg

آسٹریا کا حکمران خاندان (1828ء۔1918ء) اس خاندان کی ابتدائی جاگیریں دسویں صدی سے شمال مغربی سوئٹزرلینڈ ایلساس میں تھیں۔ یہ نام آرگو (سوئٹزرلینڈ) کے قلعہ ہیپسبرگ سے مستعار ہے۔ تیرہویں صدی تک بالائی ایلسا سوئٹزرلینڈ اور باڈن کا علاقہ تھا اور اس خاندان کے تصرف میں تھا۔ کاؤنٹ روڈلف چہارم کو روڈولف اول کے نام سے بادشاہ منتخب کیا گیا تھا۔ اس نے بوہیمیا کے آٹوکار دوم سے آسٹریا، سٹیریا کرنتھیا اور کارنیولا چھین لیا تھا (1276ء) اور ان ریاستوں کو اپنی خاندانی املاک بنا دیا۔ پندرہویں صدی میں ہیپسبرگ خاندان نے لکسمبرگ پر تصرف پالیا اور فرانسیسی صوبے برگنڈی میں شادیاں کر کے اپنی قلمرو کی حدود کو مزید وسعت دی۔ پھر سولہویں صدی میں ہسپانوی شاہی خاندان میں شادی کر کے ہسپانیہ اور اس کے امریکی مقبوضات کے مالک بن گئے۔ شہنشاہ چارلس پنجم نہ صرف ہسپانیہ بلکہ مقدس رومی سلطنت کا بھی شہنشاہ تھا۔ اٹھارہویں صدی میں ایک خاص شاہی فرمان کی رو سے ایک عورت میریا تھیریسا ہیپسبرگ خاندان کی املاک کی مالک بنی۔ آسٹری جنگ جانشینی میں میریا تھریسا نے اپنی وراثت کی حفاظت کی اور صرف سیلشیا اس کے ہاتھ سے گیا۔ اس خاندان کے آخری فرمانروا شہنشاہ چارلس نے 1918ء میں تخت سے دستبرداری کر لی تھی۔

ہیبس کارپس ایکٹ: Habeas Corpus Act

برطانیہ کی جمہوری تاریخ کا ایک اہم قانون۔ ہائی کورٹ کا ایک حکم امتناہی جس کے تحت داروغہ جیل کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ حراست میں لئے جانے والے ہر شخص کو عدالت کے روبرو پیش کرے تاکہ اس کی گرفتاری کا سبب معلوم ہو سکے۔ اس قانون کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کو غیر قانونی طور پر حراست میں نہ رکھا جا سکے۔ یہ قانون 1679ء میں چارلس دوم کے عہد میں پارلیمنٹ نے منظور کیا تھا۔

ہیسینڈا: Hacienda

نئی دنیا امریکہ میں ایک بڑی ریاست اور جاگیرداری۔ یہ سترہویں صدی سے انیسویں صدی تک لاطینی امریکہ کی ایک بڑی زرعی جاگیر اور ریاست تھی۔ اس میں امریکی ریڈ انڈینوں سے کام لیا جاتا تھا اور جاگیردارانہ نظام قائم تھا۔ 1910ء میں آنے والا انقلاب میکسیکو حقیقتاً ہیسنڈائی جاگیرداری کے خلاف تھا۔

حدیث: Hadith

اسلام کی ایک مذہبی اصطلاح میں حدیث یا حدیث نبویؐ سے مراد وہ روایات ہیں جس میں آنحضرتؐ کے اقوال محفوظ ہیں۔ ان میں وہ روایات بھی شامل ہیں جن میں رسول اللہ کی عبادات، آپؐ کے احکام، عادات و

اخلاق اور آپ کے مغازی کا ذکر ہے۔ حدیث کے علم نے پہلی اور دوسری صدی ہجری میں باقاعدہ ایک علم کی حیثیت حاصل کر لی تھی۔ حدیث شریف کے چھ مجموعے "صحاح ستہ" کہلاتے ہیں ان سب میں امام بخاری کی "الجامع الصحیح" کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

Hadrian

ہیڈرین (76ء۔138ء):

رومی شہنشاہ (117ء۔138ء) اسپین میں پیدا ہوا۔ شہنشاہ ٹراجن کے زیر تولیت تھا۔ اس نے بطور گورنر اور بحیثیت حکومت کارہائے نمایاں انجام دیئے اور وارث تخت نامزد ہوا۔ وہ جتنی مدت حکمران رہا اس نے مختلف شہروں کا سفر کر کے حکومت کو مستحکم اور شہروں کو جدید فن تعمیر سے خوبصورت بنایا۔ اس نے براعظم ایشیا میں شہنشاہ ٹراجن کی جنگجویانہ حکمت عملی ترک کر کے دریائے فرات کو رومی سلطنت کی سرحد قرار دیا۔ جرمنی میں عظیم دیواریں اور برطانیہ میں دیوار ہیڈرین تعمیر کی۔ فلسطین میں بغاوت کو فرو کیا جس کا سرغنہ بارکوچیا Barkochia تھا۔ معبد کے تباہ شدہ کھنڈرات پر یروشلم میں مشتری Jupitor دیوتا کا معبد تعمیر کیا۔ یروشلم کا نام دوبارہ ایلیا کیپٹولینا رکھ دیا۔ فنون کی سرپرستی کی اور اینٹی نوئیس کو اپنا جانشین بنایا۔

Hadrian's Wall

ہیڈرین کی دیوار:

وہ دفاعی دیوار جو برطانیہ میں ٹائنی Tyne کے مقام سے سالوے Solway تک تعمیر کی گئی۔ یہ دیوار رومی شہنشاہ "ہیڈرین" نے 122ء تا 128ء تعمیر کرائی تھی اس کے نام سے معنون ہے۔ یہ دیوار تقریباً ساڑھے تہتر میل لمبی اور 8 فٹ چوڑی ہے۔ یہ دیوار وحشی پکٹس Picts کو رومی قلمرو سے دور رکھنے کے لیے تعمیر کی گئی تھی تاکہ ان وحشی قبائل کے حملوں سے بچا جا سکے۔

Hagia Sophia

آیا صوفیہ:

ابتدا قسطنطنیہ میں عیسائیوں کا بڑا گرجا تھا اور بازنطینی فن تعمیر کا عظیم ترین شاہکار۔ یہ پہلے گرجاؤں کے مقام پر جو آتشزدگی سے تباہ ہو گئے تھے۔ قسطنطین دوم نے 360ء میں اور تھیوڈوسس دوم نے 415ء میں از سر نو تعمیر کرایا۔ موجودہ عمارت 532ء۔537ء میں شہنشاہ جسٹینین کے عہد میں تعمیر ہوئی تھی۔ 1453ء میں سلطان فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تو یہ عمارت ایک مسجد میں بدل دی گئی۔ اس کے مرکز میں 102 فٹ وتر کا 184 فٹ اونچا گنبد ہے، جس میں چالیس محراب دار منور کھڑکیوں کا ایک خوبصورت جھاڑ کھلتا ہے۔ تمام دیواریں ستون اور چھتیں کئی رنگوں کے قیمتی پتھروں اور طلائی پچی کاری سے مرصع ہے۔ عمارت کے چاروں کونوں پر چار شوش نما مینار ہیں۔ گنبد کے اوپر ایک صلیب ہے۔ مصطفیٰ کمال پاشا نے 1933ء میں اسے مسجد سے تبدیل کر کے بازنطینی آرٹ کا عجائب گھر بنا دیا تھا۔

Haiku

ہائیکو:

جاپان کی مقبول ترین صنف شاعری جو تین مصرعوں اور سترہ مقطعات پر مشتمل ہوتی ہے۔ پہلا اور تیسرا مصرعہ پانچ مقطعات اور دوسرا سات مقطعات پر مبنی ہوتا ہے یعنی پانچ سات پانچ۔ جاپان کے بعض جدید شعرا نے ہائیکو کی اس روایتی شکل میں تبدیلی کی ہے اور موضوعات کی تلخیص کو بھی ختم کیا ہے۔ مگر پھر بھی اس صنف شاعری کی ہیئت یہی ہے۔ یاد رہے کہ جاپانی ہائیکو شاعری میں قافیہ کی کوئی بندش نہیں ہے۔

Hail selassie. see. selassie, Haile

حج: Hajj

دین اسلام کا چوتھا رکن اور اہم عبادت، ہر عاقل، بالغ اور صاحب استطاعت مسلمان مرد و زن کو عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ حج مکہ المکرمہ پہنچ کر ماہ ذوالحجہ کے مقررہ ایام میں ادا کیا جاتا ہے۔ مکہ المکرمہ ۲۰ رمضان ۸ھ (11 جنوری 630ء میں فتح ہوا تھا) اس سال کا حج قدیم عرب دستور کے مطابق ہی ادا کیا گیا۔ ۹ھ میں حج اسلامی طریقے کے مطابق شروع ہوا۔ اس سال حضرت ابوبکر صدیقؓ امیر حج مقرر کیے گئے۔ سورۃ برات کے نزول کے بعد حضرت علیؓ کو ان کے پیچھے نقیب بنا کر بھیجا گیا تا کہ سورۃ برات کی ابتدائی چالیس آیات سب کو سنا دیں۔ ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا گیا کہ آج کے بعد کوئی مشرک حرم میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر طواف کعبہ کرے گا۔ مشرکین کے ساتھ جتنے معاہدے تھے ان کے نقض عہد کی وجہ سے اگلے چار ماہ کے بعد وہ ختم کر دیئے جائیں گے۔ حج کے ارکان یہ ہیں۔ مکہ المکرمہ جاتے ہوئے میقات پر پہنچ کر احرام نیت حج کر کے باندھا جائے، خانہ کعبہ کا طواف اور حجر اسود کا استلام کرنا۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی، ذی الحج کی نو تاریخ کو عرفہ میں قیام، واپسی پر مزدلفہ میں قیام اور ۱۰ ذوالحجہ کی شب کو منیٰ میں قیام، قربانی، سر منڈانا اور احرام کھولنا، کنکریاں مارنا، آفاقی کے لیے طواف وداع کرنا۔

Hajra. see Hijra

ہملٹن الیگزینڈر (1755ء۔1804ء): Hamilton, Alexander

امریکی سیاستدان، جزائر عرب الہند میں پیدا ہوا۔ محبان وطن کی حمایت کی اور امریکی جنگ آزادی میں حصہ لیا۔ اس نے دستور کی توثیق میں حصہ لیا۔ مرکزیت کا زبردست حامی تھا۔ امریکی وزیر خزانہ کی حیثیت سے بنک قائم کیا۔ ہیملٹن نے دولتمند اور صنعتی امریکا کا خواب دیکھا تھا جو جیفرسن کے زرعی امریکہ کے خواب سے زیادہ صحیح ثابت ہوا۔ اس نے آرن برن کو نیویارک کی گورنری سے باز رکھنے کے لیے ڈوئل لڑی جس میں مارا گیا۔

Hamilcar Barca

ہیملکار برقہ:

ہیملکار برقہ (270 ق م۔228 ق م) ایک قرطاجنوی کماندار اور جرنیل جس نے پہلی پیونک جنگ میں قابل قدر کارگزاری دکھائی۔ جب معاہدہ صلح طے پایا اور سسلی قرطاجنہ کے ہاتھ سے نکل گیا تو ہیملکار حکومتی عہدے

اور فوج کی سالاری سے الگ ہو گیا۔ اس نے تنخواہ دار سپاہیوں کی سرکشی کو بڑی بے دردی سے فرو کیا (238 ق م) اور عملاً یہ قرطاجنہ کا آمر بن گیا۔ 237 ق م میں ہسپانیہ فتح کرنے کی غرض سے نکلا اور مسلسل کامیابیاں حاصل کرتا چلا گیا تا آنکہ خود ایک لڑائی میں مارا گیا۔ یاد رہے مشہور قرطاجنوی جرنیل ہنی بال اس کا بیٹا تھا۔

Hamayon, Nasir-u-din

ہمایوں، نصیر الدین:

ہندوستان کے مغل شہنشاہ بابر کا بیٹا اور خاندان مغلیہ کا دوسرا بادشاہ۔ 1530ء میں تخت نشین ہوا۔ ہمایوں نے گجرات پر توجہ دی اس دوران شیر خان نے بہار میں افغانوں کو منظم کر لیا۔ شیر خان نے ہمایوں کو جنگ چوسر میں اور پھر قنوج کے قریب دوبارہ شکست دی۔ ہمایوں کو ایران میں پناہ لینی پڑی۔ اس طرح اپریل 1540ء میں ہمایوں کی حکومت ہندوستان میں ختم ہو گئی اور شیر شاہ سوری یہاں کا فرمانروا بنا۔ 1554ء میں ہمایوں نے ایرانی فوج کی مدد سے کابل فتح کیا پھر ہندوستان کا رخ کیا۔ ماچھی واڑہ کے قریب اس نے شیر شاہ کے جانشین سکندر شاہ کو شکست دے کر جولائی 1555ء میں دہلی، آگرہ، پر قبضہ کر لیا اور خاندان مغلیہ کی حکومت کی دوبارہ بنیاد رکھی۔ مگر اسے اس بار حکومت کرنا کچھ زیادہ دیر تک نصیب نہ ہوا۔ 17 جنوری 1556ء کو وہ اپنے کتب خانے کی سیڑھیوں سے گر گیا اور اسی مرض میں وفات پائی۔

Hammurabi

حمورابی (1792 ق م۔1750 ق م):

بابل کا بادشاہ اور اس کی عظمت کا بانی۔ اس کا ضابطہ قانون دنیا کی قدیم دستاویزوں میں سب سے اہم ہے۔ اس بادشاہ کا سیاسی تدبر مسلم تھا۔ یہ قدیم بابل کے پہلے خاندان کا چھٹا بادشاہ تھا۔ اس نے سمیر، عکاد اور دیگر شہری ریاستوں کو اپنی ریاست میں ضم کیا تھا۔ اور افرسا کے بادشاہ کو شکست دے کر ایلم پر قبضہ کر لیا تھا۔

Hammurabi's Code

حمورابی کا ضابطہ قانون:

بابل کا بادشاہ حمورابی اپنی فتوحات سے زیادہ اپنے ضابطہ قانون کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ دنیا کا سب سے قدیم ضابطہ قانون ہے۔ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ضابطہ قانون اسی سے اخذ ہیں۔ یہ ضابطہ قانون پتھر کی ایک لوح پر کندہ ہے جو برٹش میوزیم میں محفوظ ہے۔ اس ضابطہ میں اس عہد کے مطابق ہر قسم کے قانون موجود ہیں جو زندگی کے ہر حلقہ کا احاطہ کرتے ہیں۔ اور شادی بیاہ اور دیگر سماجی مسائل سے لے کر غلامی اور مزدوروں کی اجرت کے مسائل تک حل کرتے ہیں۔

Han Dynasty

ہن شاہی (221 ق م۔206 ق م):

اس خاندان نے چین میں ایک وقفے (9ء۔25ء) کے سوا چار سو برس تک مسلسل چین پر حکومت کی۔ اس کے دور حکومت میں جغرافیائی لحاظ سے وسعت ہوئی اور ثقافتی ترقی بھی۔ اسی دور میں پہلی چینی زبان کی لغات تیار کی گئی اور انسائیکلوپیڈیا کی طرز پر تاریخ مرتب ہوئی۔ بدھ مت کا تعارف ہوا۔ اس خاندان کے بعد چین میں طوائف

لیو کی چیل گئی تھی۔

ہن فیزی: Han Feizi (Hanfei-Tzu)

ایک چینی فلسفی جو قانون اور قواعد کی تشکیل کے لیئے مشہور ہے۔ اس نے اس بات پر زور دیا کہ ایک پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے حکمران اور ریاست کے اقتدار کے قیام کی اشد ضرورت ہے۔ اس کا خیال تھا کہ ریاست کے احکام کے لیے قانون وقواعد کی پابندی کی انتہائی ضرورت ہے۔

ہن کاؤسو (256 ق م۔195 ق م): Han Gaozu

ہن کاؤسو نے 206 ق م میں چن خاندان کے ظالمانہ حکومت کے خلاف ایک کامیاب بغاوت کر کے ہن خاندان کی حکومت کی بنیاد رکھی تھی۔ اگر چہ اس کا تعلق شاہی خاندان سے نہیں تھا مگر اس کے باوجود اس میں حکومت کرنے کی صلاحیت موجود تھی اور اس نے شہنشاہ کاؤسو (206 ق م۔195 ق م) کے نام سے بڑی کامیابی سے حکومت کی۔ جس شاہی خاندان (ہن خاندان) کی اس نے بنیاد رکھی اس شاہی خاندان نے چین پر تقریباً 400 سال تک حکومت کی۔ اور اس نے چین کی شہنشائیت کو مضبوط بنیادوں پر مستحکم کر دیا۔

ہن گل: Han' Gul

کوریا کے مقامی حروف تہجی کا نظام جو بادشاہ سیجونگ Sejong کے عہد میں 1443ء میں علما کی ایک جماعت نے ترتیب دیا تھا۔ اس نظام میں 28 حروف شامل تھے۔ یہ نظام اصوتی آوازوں پر مشتمل Phonetic ہے۔ مگر چینی حروف تہجی کی مقبولیت کی وجہ سے اس نظام نے ترقی نہیں کی اور چینی رسم الخط اور حروف تہجی ہی کوریا میں بیسویں صدی تک رائج رہے۔

ہینگ ژو یا ہینگ چو: Hangzhou

ایک چینی شہر جو خلیج ہینگ ژو کے کنارے واقع ہے۔ خلیج ہینگ ژو میں چین کا دریا یا نگ سی Yangzi میں گرتا اور ڈیلٹا بناتا ہے۔ اسی ڈیلٹا کے کنارے یہ شہر آباد ہے۔ ہینگ ژو چین کے صوبہ ژی چیانگ Zhejiang کا دارالحکومت ہے۔ 907ء سے 978ء تک یہ شہر وو۔یو Wu-yue شاہی خاندان کا دارالحکومت بھی رہا ہے۔ 609ء میں گرینڈ کینال Grand Canal کے کھل جانے کے بعد سے شمال میں واقع دریائے زرد Yelow River سے ہو گیا تھا۔ یہ جنوبی چین کے حکمران خاندان سونگ Song کا بھی دارالحکومت رہا ہے۔ جو 1126ء تک حکمران رہا۔ اس حکمران خاندان کے عہد میں ہینگ ژو دنیا کے سب سے بڑے شہر کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ شہر ایک تجارتی اور ثقافتی مرکز کی حیثیت سے بھی مانا جاتا ہے۔

ہینی بال (247 ق م۔182 ق م): Hanni Bal

قرطاجنہ Carthage کا مشہور زمانہ جرنیل جو دنیا کے غیر معمولی قابلیت رکھنے والے جرنیلوں میں سے ایک تھا۔ وہ عظیم قرطاجنوی جرنیل ہیملکار برقہ کا بیٹا تھا۔ دوسری قرطاجنی Pnnic جنگ میں وہ اپنے برادر نسبتی ہسدروبال کا جانشین بنا۔ آزمودہ سپاہیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ روم فتح کرنے کے لیے اٹلی پر حملہ آور ہوا۔ ہسپانیہ اور اٹلی کے درمیان واقع کوہستان ایلپس کو اس نے اپنی فوج اور پورے ساز وسامان اور ہاتھیوں سمیت عبور کیا جو اس کا ایک شاندار عسکری کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ اٹلی میں وادی پو پر حملہ کر کے اس نے پیدل فوج سے روند ڈالا اور ایک پوری رومی فوج کا صفایا کر دیا۔ 217 ق م میں اس نے روم کا رخ کیا اور رومیوں کو جھیل ٹرازیمینو پر دوبارہ شکست دینے کے بعد جنوبی اطالیہ روانہ ہو گیا اور اس نے اپنے بہت سے حلیف بنا لیے۔ کینائے Cannae کے مقام پر ایک شاندار تاریخی فتح حاصل کی قریب تھا کہ وہ روم کو تہس نہس کر دے کہ وہ اہل قرطاجنہ سے مناسب کمک حاصل کرنے میں ناکام رہا اور روم فتح نہ کر سکا۔ 207 ق م میں اس کے بردار نسبتی ہسدروبال کو میٹارس Metaurus کے مقام پر ہزیمت اٹھانا پڑی جس کی وجہ سے ہینی بال کو پسپا ہونا پڑا۔ چالاک رومی جنرل سیپو افریکانس نے ہینی بال کو اطالیہ سے نکالنے کے لیے اس کے وطن قرطاجنہ پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے اہل قرطاجنہ کو قرطاجنہ کے دفاع کے لیے ہینی بال کو افریقہ بلانا پڑا۔ 203 ق م مین زاما Zama کے مقام پر اسے جنرل سیپیو افریکانس نے شکست دی۔ روم سے صلح (202 ق م) کے بعد وہ قرطاجنہ کا حاکم اعلیٰ بنا اور بڑی عمدگی سے حکومت کرنے لگا۔ رومیوں کو خطرہ تھا کہ ہینی بال طاقتور ہو جانے کے بعد کہیں دوبارہ روم پر حملہ نہ کرے اس لیے رومیوں نے اس کی گرفتاری پر زور دیا چنانچہ وہ قرطاجنہ سے نکل گیا اور رومیوں کے ہاتھوں گرفتار ہونے کی بجائے اس نے زہر کھا کر خودکشی کر لی۔

Hanoi

ہنوئی:

1954ء سے 1976ء تک شمالی ویتنام کا دارالحکومت۔ 1976ء میں شمالی اور جنوبی ویت نام ایک بار پھر متحد ہو گئے تھے۔ ہنوئی دریائے سرخ کے کنارے واقع ایک بندرگاہ ہے جو اس دریا کے دہانے سے ایک سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ ایک بہت بڑا تجارتی مرکز اور مواصلاتی مرکز بھی ہے۔ اس کی زیادہ تر تجارت چین کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہاں پارچہ بافی، شراب اور سیمنٹ اور کھاد بنانے کے کارخانے لگے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک یونیورسٹی اور ایک بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی ہے۔ یہ شہر 1902ء سے 1945ء تک فرانسیسی ہند چینی کا دارالحکومت تھا۔

Hano Verians

ہینوور شاہی خاندان:

برطانیہ کا شاہی خاندان جو 1701ء سے قانون بندوبست کی رو سے جیمز اول کے ہاں اولاد نہ ہونے کے ناطے برسر اقتدار آیا۔ 1837ء میں ملکہ وکٹوریہ کے برسر اقتدار آنے کے بعد ہینور اور برطانیہ کے تاج مختلف ہو گئے ملکہ وکٹوریہ کا بیٹا ایڈورڈ ہفتم اسی خاندان کا تاجدار کہلاتا تھا۔ بعد ازاں ایڈورڈ ہفتم کے بیٹے شاہ جارج پنجم نے جنگ

عظیم کے دوران یہ اعلان کیا تھا کہ اب یہ خاندان ہینور شاہی خاندان کہلانے کی بجائے ونڈسر شاہی خاندان House of Windsor کہلائے گا۔

ہینسیٹک لیگ:

Hanseatic League

ازمنی وسطی کے جرمن قصبوں کی ایک تجارتی انجمن۔ یہ آہستہ آہستہ وجود میں آئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں یہ ہینسا Hansa کے اکیلے تاجروں کی ایک کمپنی تھی جو غیر ملکوں سے کاروبار کرتے تھے۔ ہنسا کے بڑے تجارتی اور کاروباری مرکز وسبی Wisby، نووگورڈ Novogrod، برجین Bergen اور برجیز Bruges میں اور لندن میں قائم تھے۔ ان تاجروں نے خود کو قراقوں سے محفوظ رکھنے اور غیر ملکی مقابلے اور تجارتی پابندیوں پر غلبہ پانے کے لیے تجارتی شہروں کے درمیان ربط پیدا کیا۔ 1241ء میں ہیمبرگ اور لوبیک Lubeck نے باہمی تحفظ کے ایک معاہدے پر دستخط کیے اور بعد ازاں اس معاہدے میں اور شہر بھی شامل کر لئے گئے اور یوں ہنسیٹک لیگ 1358ء تک منظم ہوگئی۔

ہن ودی (140ق م۔87ق م):

Han Wudi

ہن حکمران خاندان کے ایک شہنشاہ وو Wu کا بعد از مرگ نام ہن ودی جو اس کے معبدوں میں رکھا گیا۔ اس شہنشاہ کا نام اس کے کارناموں کی وجہ سے جنگجو، بہادر شہنشاہ ہونا چاہیے۔ اس کے عہد میں اس نے اپنی سلطنت کو مستحکم کرنے اور شمال کے جیانگو Xiongnu کے قبائل کے وحشیانہ حملوں سے اسے بچانے میں اپنی پوری زندگی میدان جنگ میں گزار دی۔ اس نے ان شمالی حملہ آور قبائل سے نمٹنے کے لیے اپنی سلطنت کو اندرونی طور پر بھی مستحکم کیا اور پھر اس نے ان وحشی قبائل کے خلاف جنگوں کا ایک سلسلہ شروع کر کے انہیں چین کی سرحدوں سے باہر دھکیل دیا اور وسطی ایشیائی ممالک تک اپنا عسکری اقتدار بڑھایا۔ 111ق م میں اس نے انام Annam یا شمالی ویت نام کو فتح کیا اور 109ق م سے 108ق م تک اس کی فوجیں کوریا کو روندتی چلی گئیں اور کوریا کے جزیرہ نما کے شمالی حصے پر چینی حکومت قائم کر دی اور یوں ہند چینی کے پورے علاقے پر چینی اقتدار قائم کر دیا۔

ہیپس برگ:

Hapsburgs. see Habsburgs

ہیراکری (خودکشی):

Harakiri

جاپان میں فوجیوں کی خودکشی کا نام۔ اس قسم کی خودکشی میں فوجی خود کو تلوار پر گرا کر پیٹ چاک کر کے خود کو ختم کر لیتے تھے۔ اس قسم کی آخری خودکشی جاپانی جنرل نے دوسری جنگ عظیم میں شکست کے بعد کی تھی۔

ہڑپہ:

Harappa

ضلع ساہیوال میں وادی سندھ کی تہذیب کا دوسرا بڑا مرکز۔ یہ ساہیوال شہر سے 17 میل کی دوری پر واقع ہے

Hanoi

میں شمالی اور جنوبی ویت نام ایک بار پھر
اس دریا کے دہانے سے ایک سو میل کے
۔ اس کی زیادہ تر تجارت چین کے ساتھ
ے لگے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک
19ء تک فرانسیسی ہند چینی کا دارالحکومت

Hano Verians

جیمز اول کے ہاں اولاد نہ ہونے کے
ینور اور برطانیہ کے تاج مختلف ہو گئے
ختم کے بیٹے شاہ جارج پنجم نے جنگ

یہاں جو آثار پائے جاتے ہیں وہ موہنجوڈارو کے کھنڈرات سے مماثلت رکھتے ہیں۔ تاہم زمین کی سطح پر موجود تہذیب کے بہت سے آثار لاہور اور ملتان کے مابین ریل کی پٹری بچھانے کے دوران تباہ ہو گئے تھے مگر پھر بھی کھنڈرات کا معائنہ کیا جن کی تاریخ 3000 قبل از مسیح تک جاتی ہے۔ ہڑپہ قدیم زمانے میں دریائے راوی کی دو شاخوں کے درمیان واقع تھا اب دریائے راوی نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا ہے اور یہاں سے چھ میل کے فاصلے پر بہتا ہے۔ 1920ء اور 1921ء میں یہاں آثار یاتی کھدائی کی گئی تھی یہاں سے جو نوادرات ملے ان کے درمیان تناسب پایا جاتا ہے۔ بازو بند ہار پنیاں، سونے کی تختیاں اور دوسرے ملنے والے زیورات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورتیں اور غالباً مرد بھی اپنی زیبائش کے شوقین تھے۔ ان زیورات میں جو پتھر زیادہ تر استعمال ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہڑپہ کے تجارتی تعلقات میسوپوٹیمیا، ایران اور مشرق میں تبت اور برما تک وسیع تھے۔ ہڑپہ سے ملنے والے برتن زیادہ صاف ستھرے ہیں کئی چھوٹے بت بھی ملے ہیں جن سے یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ محض کھلونوں کی حیثیت رکھتے تھے یا ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ یہاں کے باشندے پرانی اور مردہ روایات کے تحت رہتے تھے اور ان کے ہاں کسی فنی سرگرمی کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ نہ اس کا سراغ مل سکا ہے کہ وہ کسی خدا، کسی بھگوان یا پرمیشور کی پوجا کرتے تھے یا اس کی شان میں معبد و محل تعمیر کراتے تھے۔

ہیراتاکشی (1856ء۔1921ء): Haira Take Shi

جاپانی وزیر اعظم اور سیوکائی Seiyukai پارٹی کا راہنما۔ ہیراتا کسی یا ہیرز کی جاپانی دارالعوام کا نمائندہ منتخب ہوا تھا اور عوامی راہنما تھا جو وزیر اعظم کے عہدے تک پہنچا۔ اس نے ایک پارلیمانی مصلح کا کردار ادا کیا اور جاپان میں بہت سی اصلاحات نافذ کیں۔ اس نے سامبریا پر فوج کشی کی سخت مخالفت کی تھی لیکن اس نے کوریا میں چلنے والی تحریک آزادی کو طاقت کے استعمال سے دبا دیا تھا۔ اسے 1921ء میں اس کے دفتری اوقات میں قتل کر دیا گیا تھا۔

حرم: Harem (From Arabic Haram)

محل سرائے جو ازمنہ وسطیٰ میں مسلمان بادشاہ اور امراء اپنی بیویوں اور ملکاؤں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ عرب ممالک میں بیسویں صدی کے وسط تک عرب حکمرانوں کے حرم موجود تھے۔ آج کل بھی عرب بادشاہوں اور امراء کے حرم موجود ہیں۔ یہ دراصل باپردہ خواتین کی رہائش گاہوں کے مفہوم میں ہے۔

ہارگریوجیمز (1722ء۔1778ء): Harereaves, James

ایک انگریز موجد بلیک برن کے قریب پیدا ہوا جولاہے کا کام کرتا تھا۔ 1760ء میں اشتراک سے کارڈنگ مشین ایجاد کی۔ 1764ء میں سپننگ جینی نام کی مشین ایجاد کی جس کے ذریعے ایک ہی آدمی بیک وقت بہت سے

دھاگوں کا تار بن سکتا تھا۔ کپڑے کی صنعت میں اس مشین کی ایجاد سے ایک قسم کا انقلاب آ گیا تھا۔

ہارشا (606ء۔647ء) یا ہرش وردھن: Harsha

شمالی ہندوستان کا ایک حکمران جس نے اپنے عہد میں گپتا سلطنت کو بحال کیا تھا۔ اس نے بدھ مت اختیار کر لیا تھی۔ اس کے عہد میں مشہور چینی سیاح ہیون سانگ Xuan Zang ہندوستان آیا تھا۔ مہاراجہ ہرش وردھن نے اس سے بہت فیاضانہ سلوک کیا۔ ہرش وردھن ہندوستان کا آخری ہندو شہنشاہ تھا۔ وہ راجہ پربھاکر وردھن راجہ تھانیسر کا چھوٹا تھا جو بڑے بھائی کے قتل کے بعد تخت نشین ہوا۔ تخت نشین ہونے کے بعد اس نے اپنے بھائی اور بہنوئی کا بدلہ لیا اور اپنی بہن کو دشمنوں کی قید سے آزاد کرایا۔ پھر اس کی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا۔ 612ء میں اس نے قنوج کو اپنا دارالحکومت بنایا بعد ازاں پورا شمال ہندوستان اس کے تصرف میں آ گیا۔ وہ خود ایک شاعر اور ڈرامہ نگار تھا۔ سنسکرت زبان میں اس کے لکھے ہوئے تین ڈرامے ''رتناولی، ناگانند اور پریہ'' درشکا ملتے ہیں۔ اس کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی اس کی وفات کے بعد اس کی سلطنت سکندر اعظم کی سلطنت کی طرح مختلف حصوں میں بٹ گئی۔ اس کے عہد کی تاریخ ہمیں ہیون سانگ کے سفر نامے اور شاعر بان بھٹ کی کتاب میں ملتی ہے۔ اسی کے عہد میں نالندہ یونیورسٹی کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تھی۔

ہارون الرشید (عہد خلافت 786ء۔809ء): Harun Al Rashid

نامور عباسی خلیفہ، رے میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ خلیفہ مہدی عباسی اور ماں خیزران تھی۔ باپ کی زیر نگرانی تربیت پائی۔ اپنے بھائی ہادی کی وفات کے بعد مسند نشین ہوا۔ اس کے علم و فضل کا چرچا دور دور تک پھیلا۔ اس کا عہد بھی خلافت بغداد کا سنہری عہد تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے عہد کے نامور علماء میں حضرت امام شافعیؒ، امام محمد، امام مالک اور امام یوسف و امام موسیٰ کا نام شامل ہیں۔ وہ علما کا بڑا قدر دان تھا۔ ایک دعوت کے موقع پر اس نے ایک نابینا عالم کے ہاتھ خود دھلوائے۔ اس کی ملکہ زبیدہ بھی بڑی پاکباز خاتون تھی اس نے مکہ کے نواح میں نہر زبیدہ کھدائی تھی تاکہ مکہ کے لوگوں اور حاجیوں کو پانی آسانی سے دستیاب ہو سکے ہارون ایک بہادر مسلمان حکمران تھا اس نے بازنطینی شہنشاہ نقفور کے خلاف شاندار فتوحات حاصل کیں تھیں اور اسے خراج ادا کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ فرانس سے لے کر ہندوستان کے حکمرانوں تک اس کے سفارتی تعلقات قائم تھے۔ فرانسیسی بادشاہ شارلیمان کو اس نے ایک شاندار گھڑی تحفے میں بھیجی تھی۔ غرض ہارون الرشید کا بغداد الف لیلہ کا بغداد تھا اور اس عہد کے سائنسی اور علمی ترقیوں کا آئینہ دار تھا۔

ہارورڈ یونیورسٹی: Harward University

امریکہ کی مشہور یونیورسٹی۔ اسے اعلیٰ تعلیم کے لیے کیمبرج میساچوسٹس میں 1636ء میں قائم کیا گیا تھا۔ بعد ازاں جان ہارورڈ نے عطیہ میں کچھ کتابیں اور رقم اس یونیورسٹی کو دی تھی۔ 1782ء میں اس میں ایک طبی مدرسہ بھی

شامل تھا۔ بیسویں صدی میں اس یونیورسٹی کا شمار امریکہ کی مشہور یونیورسٹیوں میں ہونے لگا۔ ہارورڈ ریڈکلف کالج برائے خواتین اس سے ملحق ہے۔ خواتین کو اس یونیورسٹی میں لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں علیحدہ ڈگری جاری کی جاتی ہے۔

Harwey, William

ہاروے ولیم:

ایک انگریز ماہر طبعیات اور طبیب۔ اس نے پیڈوا یونیورسٹی اٹلی سے طب کی تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی دور میں اس نے بقراط، جالینوس اور ابن سینا کی کتب بغور پڑھیں۔ نوجوانی ہی میں پالتو خرگوشوں اور امریکی چوہوں پر عمل جراحی کرتا تھا۔ 1602ء میں لندن واپس آ کر ایک سرکاری ہسپتال سینٹ بارتھولومیو میں ملازمت کی۔ 1615ء میں کالج آف فزیشن میں بطور لیکچرار تعینات ہوا۔ اس کا سب سے بڑا طبی کارنامہ خون کی گردش کی دریافت ہے۔ اس نے اپنی تصنیف میں لکھا کہ انسانی دل اپنے خانوں سے آدھ گھنٹے میں اس سے زیادہ خون پمپ کرتا ہے جتنا انسانی جسم میں موجود ہوتا ہے۔ گردش خون کے بارے میں اس کے نظریہ کی اشاعت 1628ء میں ہوئی۔ اس کی اشاعت کے فوراً بعد ہی اس زمانے کے ماہرین طب نے اس نظریہ کی پرزور مخالفت شروع کر دی اور کہیں 25 سال بعد اس نظریہ کو تسلیم کیا۔ ولیم ہاروے انگریز بادشاہ چارلس اول کا طبیب بھی رہا۔ وہ ذاتی طبیب کی حیثیت سے چارلس یا جیمز اول کے ساتھ اس کی فوجی مہم میں اسکاٹ لینڈ بھی گیا تھا۔ 1642ء میں جنگ ایج ہل Eage Hill میں اس نے زخمیوں کا علاج کر کے ثابت کیا اس کا نظریہ گردش خون بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ اس کی بدولت اسے عضویات کی صحیح معلومات حاصل ہوئی تھی۔

Hashimite

ہاشمی خاندان:

آنحضرتؐ کی اولاد سے وہ خاندان جس نے بیسویں صدی میں ہاشمی سلطنت قائم کی۔ یہ خاندان آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد کہلاتا ہے۔ یہ لوگ پہلے مکہ کے امیر تھے بعد ازاں 1916ء میں حسین ابن علی نے عثمانیہ سلطنت کے خلاف بغاوت کر کے شاہ حجاز کا خطاب اختیار کیا۔ اسی حسین ابن علی کا ایک بیٹا عبداللہ بن حسین اردن کا بادشاہ بنا اور اردن کے خاندان ہاشمیہ کا بانی ہے جب کہ حسین ابن علی کے دوسرے بیٹے نے عراق میں بادشاہت قائم کی تھی جو ہاشمی سلطنت کہلاتی ہے۔

Hashim Bin Abd Bunaf (وفات 510ء): ہاشم بن عبد مناف

ان کا اصلی نام عمرو بن عبدالمناف تھا۔ وہ شوربے میں روٹی بھگو کر حاجیوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے ہاشم کے نام سے مشہور ہوئے۔ اپنے والد کی وفات پر قریش کے سردار بنے۔ ان کے برادر زادے امیہ بن عبدالشمس نے ان کی سرداری کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جس کے ساتھ ہی بنو ہاشم اور بنو امیہ میں مخاصمت کا آغاز ہوا۔ عسقلان کے ایک کاہن نے حضرت ہاشم کے حق میں فیصلہ دیا۔ حضرت ہاشم نے شاہ حبش اور قیصر روم سے یہ

فرمان حاصل کر لیا تھا کہ قریش کا مال تجارت ملک شام میں بغیر کسی ٹیکس گزاری کے بھیجا جاتا رہے گا۔ علاوہ ازیں انہوں نے دیگر عرب قبائل سے بھی یہ معاہدہ کیا کہ وہ قریش کے اسباب تجارت کو اپنے علاقے سے گزرنے دیں گے۔ ملک شام تجارت کے لیے گئے راستے میں غزہ کے مقام پر ان کا انتقال ہوا۔ وہ حضرت محمدؐ کے پردادا اور حضرت عبدالمطلب کے والد تھے۔

ہاشمیہ، قصر: Hashimia, Qasar

عباسی خلیفہ ابوالعباس السفاح نے عباسی خلافت کے قیام کے بعد انبار کو دارالحکومت قرار دیا تھا۔ اور اپنے قیام کے لیے انبار کے قریب ایک قصر تعمیر کرایا تھا جو قصر ہاشمیہ کہلاتا تھا۔ جو سرے عباسی خلیفہ المنصور نے جب دارالحکومت انبار سے بغداد منتقل کیا تو قصر ہاشمیہ پر زوال آ گیا۔ کھنڈرات کے سوا اب انبار اور قصر ہاشمیہ کا کوئی نشان باقی نہیں رہا۔

ہیسٹنگز، جنگ (1066ء): Hastings, Battle of

ہیسٹنگز، مشرقی سسکس، انگلستان کا۔ ایک قصبہ ہے جو جنوبی ساحل انگلستان پر واقع خاص حقوق والی پانچ بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔ اسی مقام پر 1066ء میں جنگ ہیسٹنگز لڑی گئی تھی جو ولیم فاتح کے زیر قیادت نارمنوں اور ہیرلڈ کے زیر قیادت سیکسنوں کے درمیان لڑی گئی تھی۔ اس جنگ میں ولیم فاتح کی تھوڑی مگر بہتر مسلح اور بہتر تربیت یافتہ فوج نے فتح حاصل کی تھی۔

ہیسٹنگز، وارن (1732ء۔1818ء): Hastings, Warren

برطانوی ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل۔ 1750ء میں ایک کلرک کی حیثیت سے ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت کی۔ بنگال میں جنگ کے دوران اعلیٰ خدمات انجام دیں جس کے نتیجے میں لارڈ کلائیو نے اس کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ اور اسے کلکتہ میں اعلیٰ عہدے پر فائز کر دیا، لیکن جب منظمین کی طرف سے حوصلہ افزائی نہ ہوئی تو دل برداشتہ ہو کر 1764ء میں واپس انگلستان چلا گیا۔ لیکن 1769ء میں پھر ہندوستان آ گیا۔ 1772ء میں بنگال کے گورنر کی حیثیت سے تقرری ہوئی۔ 1774ء میں اسے ہندوستان کا گورنر جنرل بنا دیا گیا۔ اس نے روہیلوں کے خلاف جنگ کی اور ایک برہمن نند کمار کو جس نے اس کے خلاف بدعنوانی کا الزام لگایا تھا کو پھانسی دے دی۔ اس کے ان اقدامات کی ہندوستان اور انگلستان دونوں میں شدید مخالفت کی گئی جس کے نتیجے میں فرانسیسیوں اور والئی میسور نواب حیدر علی نے بھی اسے دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ اس نے نہایت دانشمندی کا مظاہرہ کر کے اس بحران میں اپنی حکومت کو بچایا۔ 1785ء میں استعفیٰ دے کر انگلستان چلا گیا جہاں بدعنوانی اور ظلم و تشدد کے الزامات میں اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ لیکن 1795ء میں یہ بری ہو گیا۔ اس نے اپنی زندگی کے آخری ایام ڈیلسفور میں گزارے۔

ہیت شیپ سوت (1540ق م۔1480ق م): Hatshepsut

قدیم مصر کی ایک ملکہ جس نے مصر پر بیس سال تک حکومت کی۔ ہیت شپ سوت فرعون تھوتمس اول Thutmose I کی بیٹی تھی۔ فراعنہ کے رواج کے مطابق اس کی شادی اس کے سگے بھائی تھوتمس دوم سے ہوئی۔ جب اس کے اس بھائی۔ شوہر کا انتقال ہوگیا تو وہ اپنے خاوند کے ایک دوسری ملکہ کے بطن سے پیدا ہوئے بیٹے تھوتمس سوم کی تخت نشینی کے بعد اس کی نائب السلطنت بن گئی مگر جلد ہی اس نے مکمل طور پر سلطنت کو سنبھال لیا اور وہ خود تخت نشین ہوگئی اور اس نے اپنے فرعون بننے کا اعلان کر دیا۔ اس نے اپنے قابل مشیروں کی مدد سے انتظام و انصرام سلطنت بہت خوبی سے کیا۔ اقتصادیات اور تجارت کی سرپرستی کی اور اسے فروغ دیا۔ اس نے انتظامی نوعیت کی کئی تبدیلیاں بھی حکومتی ڈھانچے میں کیں۔ اور بہت معبد و مندر بھی تعمیر کرائے۔

Hattusha

ہتوشا:

یہ آج کے ترکی میں قدیم ہتی قوم کا دارالحکومت تھا۔ ہتی قوم نے 2000 ق م تک نشوونما پائی۔ یہ انڈیو آریون زبان بولنے والے لوگ تھے جنہوں نے ایک مضبوط سلطنت قائم کی تھی۔ جو مغربی ایشیا کے خطے ہلال زرخیز Fertile Crescent میں واقع تھی۔ ہتی قوم نے بعد ازاں آج کے ترکی کے صوبے اناطولیا کی طرف ہجرت کی اور تقریباً 2700 ق م کے قریب یہ لوگ ایک عظیم طاقت بن کر ابھرے۔ 1700 ق م میں یہ قوم اپنے عہد عروج سے گزر رہی تھی۔ پھر 1190 ق م میں یہ قوم تاریخ کے صفحات میں گم ہوگئی۔

Hausa

ہاؤسا ویا حوسا:

حبشیوں اور بربروں کی ملی جلی افریقی نسل جو شمال نائجیریا کی غالب لسانی قوت ہے۔ دسویں صدی عیسوی میں حوسا تہذیب پروان چڑھی۔ چودھویں صدی میں حوسا لوگوں نے اسلام قبول کیا اور سترہویں صدی میں یہ معاشی طور پر ایک خوشحال قوم بن گئے۔ انیسویں صدی کے آغاز میں فولانیوں نے اس قوم کو تسخیر کر لیا۔

Hawkins, Sir Jahn (1532ء-1595ء):

ہاکس، سر جان (1532ء-1595ء):

انگریز بحریہ اور امیر البحر۔ پہلے غلاموں کی تجارت کی منافع بخش مہمات میں افریقی حبشیوں کو افریقہ سے پکڑ کر ہسپانوی بندرگاہوں میں لے جا کر بطور غلام فروخت کرتا تھا۔ بعد ازاں انگلستان کی بحریہ کے خازن اور محاسب اعلیٰ کی حیثیت سے جہاز سازی میں اصلاح کی۔ اپنے بیٹے سر رچرڈ، ہاکس کے ہمراہ ہسپانوی آرمیڈا کے خلاف لڑا۔ 1588ء میں سر رچرڈ نے اپنے والد اور فرانسس ڈریک کے ماتحت ملازمت کی۔ جنوبی امریکہ پر حملہ کے دوران میں ہسپانویوں کے ہاتھوں گرفتار ہوا اور قید میں رہا بعد ازاں پارلیمنٹ کا رکن بھی رہا۔

Haydn, Franz Joseph (1732ء-1809ء):

ہیڈن فرانز جوزف (1732ء-1809ء):

ایک آسٹریا کا موسیقار جو بعض اوقات "بابائے سمفنی" کہلاتا ہے۔ ہیڈن نے سمفنی کو ایک طویل شکل دی۔ اس کی بعد کی سمفنیاں چار تحریکوں پر مشتمل ہیں۔ وہ مشہور موسیقار موزارٹ کا دوست تھا۔ سمفنی کے علاوہ وہ اپنی نیم

قرنی تخلیقوں Oratorios کی وجہ سے بھی مشہور ہے یہ سازندوں کے طائفے خصوصاً مقدس موضوعات پر مبنی
یا میں بلوسات کے گاتے اور پیش کرتے ہیں۔

Heavenly Mountains. see Tianshan.

Hebrews, Early ابتدائی عبرانی لوگ:

عبرانی بائبل کے مطابق یہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے خانہ بدوش لوگ تھے۔ عبرانی روایات کے مطابق ان عبرانی لوگوں کو مصر میں غلام بنالیا گیا تھا۔ جب یہ میسوپوٹیمیا سے ہجرت کر کے کنعان (فلسطین) پہنچے تو بارہ قبیلوں میں منقسم ہو کر رہنے لگے۔ بعد ازاں ان کو حضرت موسیٰؑ نے مصر کی غلامی سے نجات دلائی اور انہیں مصر سے ارض موعود کی طرف لے کر چلے۔ انہوں نے فلسطین کا بڑا حصہ فتح کر لیا اور گیارہویں صدی قبل از مسیح میں یہ لوگ حضرت داؤدؑ کی حکومت میں متحد ہو کر رہنے لگے۔

Hebrew Temple عبرانی معبد یا ہیکل:

یہ ہیکل تین مرتبہ یروشلم میں کوہ موریاہ پر تعمیر کیا گیا۔ اس کی پہلی تعمیر حضرت سلیمانؑ کے عہد میں مکمل ہوئی جو تقریباً 950 ق م کا زمانہ بنتا ہے۔ 586 ق م میں یہ تعمیر بابلیوں کے ہاتھوں تباہ و برباد کر دی گئی۔ اسے دوبارہ 515 ق م میں اس وقت تعمیر کیا گیا جب یہود اسیری بابل سے واپس لوٹے۔ اس معبد کی تیسری اور عظیم الشان تعمیر ہیرود اعظم نے 37 سے 4 ق م میں شروع کرائی۔ 64 عیسوی میں یہ معبد دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہونے لگا مگر اس کی عمر سب سے تھوڑی ثابت ہوئی اور یہ 70 عیسوی میں رومیوں کے ہاتھوں نیست و نابود ہو گیا۔ رومیوں نے اس کی عمارت کو زمین بوس کر دیا۔

Hegel, George Wilhelm Friedrich ہیگل جارج ولہلم فریڈرک:

(1770ء۔1831ء) جرمن تصوریتی فلسفی۔ جینا Jena میں فلسفہ کا پروفیسر تھا۔ نپولین کے حملے کے دوران اسے جینا سے بھاگنا پڑا۔ پھر یہ ہیمبرگ Hamburg آ گیا جہاں دو سال تک ایک اخبار کی ادارت کے فرائض انجام دیتا رہا۔ اس کے بعد آٹھ سال تک نرن برگ میں ڈائرکٹر رہا۔ 1816ء میں ہائیڈل برگ میں فلسفہ کا پروفیسر مقرر ہوا اور برلن میں اس نے پروفیسر فختے Fichte کی جگہ سنبھال لی۔ 1831ء میں بعارضہ ہیضہ وفات پائی۔ اس کی مشہور تصانیف میں منطق Logic، فلسفہ نفس Philosophy of Mind اور تاریخ فلسفہ شامل ہیں۔ ہیگل کا فلسفہ نظریاتی ہے۔ اس نے اپنی تحریروں کو ان خیالات کو حکومت پر منطبق کیا ہے جس میں شخصی خواہشات آزادی اور مجموعی طور پر سماجی ضروریات کے درمیان ایک ناقابل اتحاد کشمکش تھی۔ مذہب کے سلسلے میں وہ خدا کے خالص روح ہونے کا قائل تھا۔

Hegira. see Hijra

Herian Period

ہیرین۔دور:

جاپانی تاریخ کا ایک دور جو 794ء سے شروع ہوا جب شاہی دارالحکومت نارا سے ہین Hein (کیوٹو Kyoto) منتقل کر دیا گیا اور 1192ء تک قائم رہا جب دربار شاہی کی حکومت اختتام پذیر ہوگئی، ہیرین دور میں ساتویں اور آٹھویں صدی میں افسر شاہی کا راج رہا جو چین کی افسر شاہی کے نظام پر تشکیل دی گئی تھی۔ اسی دور میں جاپانی ادب کا اولین ناول لکھی گئی کی داستان لکھا گیا جو جاپانی ادب کا عظیم شاہکار ہے۔

Hellenic, Philosophy

قدیم یونانی فلسفہ:

قدیم فلاسفہ یونان نے یونانی دیوار کی مدد سے اپنے اردگرد کی دنیا کا حسی مشاہدہ کیا تھا۔ اور فطرت اور قدرت کے شواہد کے بارے کی معلومات جمع کی تھی جیسے علم فلکیات جس میں اجرام فلکی کی گردش کا جائزہ لیا یا طبعیات زمین یا قدیم یونانی فلاسفہ ہی اس قدرتی فلسفے یا علم کے بانی تھے جسے ہم آج سائنس کے نام سے جانتے ہیں۔

Hellenistic Civilization

ہیلینی تہذیب:

دور تک پھیلی ہوئی ثقافت جو فتوحات کے ذریعے یونانی تہذیب کو معلوم دنیا میں پھیلانے کے لیے سکندر اعظم کی کوششوں سے پیدا ہوئی۔ سکندر اعظم کی موت کے بعد اس کے جانشینوں کے متعدد خاندان حکمران ہوئے جن سے دنیائے وقت میں سیاسی افتراق مگر یونانی تجارت وعلوم میں اتحاد پیدا ہوا، فنون ادب اور سائنس میں ایک نئی ثقافت کا نشوونما تھا، قابل ذکر ہے۔ اسکندریہ اور پرگامم اس ثقافت کے اہم مرکز تھے۔ اس ثقافت سے خوشحال لوگوں کی مادی آسائشوں میں اضافہ ہوا۔ اس عہد میں دولت مندوں میں تعلیم عام تھی۔ ادب میں بھی بے حد وسعت پیدا ہوئی اور آموزش (علم اور فلسفے سے متمیز) وجود میں آئی۔ ادب بڑا سرمایہ تھا اس پر مشتق اور ثقیل ہونے کا الزام لگایا گیا۔ کتب خانے بنے علوم کے گلدستے اور سفینے مرتب کیے گئے اس تہذیب کے زیر اثر مجسمہ سازی کے فن نے بے حد ترقی کی اور بعض سب سے زیادہ مشہور مجسمے (مثلاً مالکو کا مجسمہ وینس، جان بلب گال) فلسفہ تمام تعلیم یافتہ لوگوں کی جولان گاہ بن گیا رومی فتح کا مطلب یہ ہے کہ رومہ نے ہیلینی تہذیب کو اپنایا نہ کہ اسے ختم کر دیا۔ یونانی تہذیب کا دور جو سکندر اعظم سے شروع ہوا۔

Helots

ہیلائس:

قدیم اسپارٹا کے وہ مفتوح لوگ جنہیں وہ غلام کے طور پر کام کرنے کے لیے رکھتے تھے۔ بالفاظ دیگر قدیم اسپارٹا کا غلام طبقہ۔ ہیلائس اہل اسپارٹا کے لیے بہت سی خدمات انجام دیتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں کی وجہ سے اہل اسپارٹا چھٹی صدی قبل از مسیح میں فوجی خدمات سے بھی فارغ البال ہوگئے تھے۔ ہیلائس کی آبادی کا تناسب بھی خود اہل اسپارٹا کی آبادی سے بڑھ گیا تھا مگر انکو کسی قسم کے شہری حقوق نہیں دیئے جاتے تھے۔ اور انہیں بغیر مقدمہ چلائے ہی سزائے موت تک دے دی جاتی تھی۔

ہنری پیٹرک (1736ء۔1799ء): Henry, Patric

امریکی محب وطن اور مقرر اور مدبر اپنی آتش بیانی سے جنوبی ریاستوں میں بغاوت پھیلائی۔ پہلی براعظمی کانگریس میں تقریر کے دوران اس کا قول کہ "مجھے آزادی دو یا موت" بہت مشہور ہوا تھا۔ یہ قول بعد ازاں مسودہ قانون حقوق میں شامل کرانے کے لیے اس نے جدوجہد کی تھی۔

ہنری، جہازراں پرنس: Henry, Prince, The Navigator

(1397ء۔1460ء) پرتگالی شہزادہ، بحری اکتشافات کا سرپرست پرتگال کے شاہ جان اول کا بیٹا تھا۔ وہ پرتگال میں بحری سلاح خانہ، رصدگاہ، جغرافیہ اور جہاز رانی کی تعلیم کے لیے ایک اسکول کا بانی تھا۔ اس کے جہاز راں افریقہ کے مغربی ساحل کی تفتیش کرنے کے لیے نکلے۔ حبشہ اور سینی گال تک پہنچے۔ غلاموں اور سونے کی تجارت کا سلسلہ قائم کیا تاہم شہزادہ ہنری نے 1455ء میں حبشیوں کو اغوا کرنا ممنوع قرار دے دیا تھا۔ ہنری نے مراکش میں عسکری مہمات بھی سرانجام دیں اور وہ بڑے سیاسی اثر و رسوخ کا حامل تھا، لیکن تاریخ اکتشافات عالم میں اس کی قدر و منزلت فن جہاز رانی میں امداد دینے اور اکتشافات کو ترقی دینے کی وجہ سے ہے۔

ہنری دوم (1133ء۔1189ء): Henry II

ملکہ میٹلڈا اور جیفری چہارم کا بیٹا تھا۔ جب ڈیوک آف نارمنڈی بنا تو ایلیر آف ایکویٹین سے شادی کر کے فرانس کے وسیع علاقے حاصل کر لیئے۔ انگلستان پر حملہ کر کے سٹیفن کو مجبور کیا کہ وہ اسے اپنا جانشین تسلیم کرے۔ جنگ سے تباہ حال انگلستان میں نظم و ضبط بحال کیا۔ بیرنوں کو فرماں بردار بنایا۔ اختیارات حکومت کو شاہی اقتدار میں مرتکز کیا، کنٹربری کے اسقف اعظم سے اس کی طویل مناقشت رہی جو اس کی یعنی ٹامس بیکٹ کی موت کا سبب بنی۔ تھامس آبیکٹ کے قتل پر عوامی ناراضگی سے ہنری چلہ کشی پر مجبور ہو گیا۔ اس نے انگلستان کے شمالی اضلاع بھی اسکاٹ لینڈ سے واپس لے لیئے تھے۔

ہنری چہارم (1367ء۔1418ء) عہد حکومت (1399ء۔1413ء): Henry IV

جان آف گانٹ کا بیٹا تھا۔ 1387ء میں رچرڈ دوم کی مخالفت کی وہ اپیل سننے والے لارڈوں میں سے ایک تھا جنہوں نے ایک سال تک انگلستان پر حکومت کی۔ ڈیوک آف نورفوک پر رچرڈ سے غداری کا الزام لگانے پر چھ سال کے لیے جلاوطن ہوا۔ رچرڈ کی غیر حاضری میں واپس انگلستان پہنچا۔ تخت کا دعویٰ کیا اور لنکاسٹر خاندان کی بنیاد رکھی۔ رچرڈ کے ساتھیوں نے اہل اسکاٹ لینڈ اور ویلز نیز پرسی خاندان کی بغاوتوں کو کچل ڈالا۔ پارلیمنٹ کے مقابلے میں اختیارات شاہی برقرار رکھے مگر بے حد مقروض ہو گیا۔ اس کا بیٹا ہنری پنجم باپ کی علالت کے دوران پریوی کونسل کا صدر بنا۔

Henry VIII:(1509ء-1547ء) ہنری ہشتم(1491ء-1547ء) عہد حکومت

اس نے بھائی کی بیوہ کیتھرین آف آراگان سے شادی کی جس سے ایک بیٹی میری پیدا ہوئی۔ اس کے وزیر اعظم کارڈینل وولزے نے فرانس سے معاہدہ کیا مگر ہنری نے فیلڈ آف گولڈ کے معاہدے کے باوجود جنگ میں فرانس کے خلاف چارلز پنجم کا ساتھ دیا۔ اس کا دربار علم کا مرکز تھا۔ اور لوتھر کے خلاف ایک رسالہ لکھنے پر پوپ نے ہنری کو محافظ دین Defender of the Faith قرار دیا تھا۔ وہ این بولین سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر پوپ کلیمنٹ ہفتم نے کیتھرین کو طلاق دینے کی منظوری نہ دی۔ اس قضیے میں ناکامی تامس وولزے کو وزیر اعظم اور کارڈینل ولزے کو آرچ بشپ آف کنٹربری رکھا گیا جس نے کیتھرین سے علیحدگی کرادی اور ہنری نے این بولین سے شادی کرلی۔ پوپ نے اسے کیتھولک حقوق سے محروم کردیا۔ بادشاہ نے خود پوپ کے اختیارات سنبھال لیئے اور کلیسائے انگلستان کا سربراہ بن گیا۔ اور روما سے قطع تعلق کرلیا۔ این سے ایک بیٹی ایلزبتھ اول پیدا ہوئی پھر اسے بدچلنی کا الزام لگا کر موت کی سزا دی۔ اب ہنری نے جین سیمور سے شادی کی جو زچگی کے دوران مرگئی۔ اسی بادشاہ کے دور میں انگلستان بتدریج پراٹسٹنٹ عقیدے کی طرف بڑھا تھا۔

Heresy

بدعت، بدعقیدگی:

مسلمہ کلیسائی عقائد کے خلاف عقیدہ رکھنا یا عمل کرنا۔ مانی ہوئی بات کو جھٹلانا۔ نئی بات کہنا یا نیا عقیدہ ایجاد کرنا۔ اسی طرح اسلام میں بدعت نئی بات یا نئے عقیدے کو کہتے ہیں۔

see also Reformation

Herodotus

ہیروڈوٹس(484ق م-425ق م):

یونانی مورخ جو "بابائے تاریخ" کہلاتا ہے۔ اس نے عالم شباب میں یونان، بابل، مصر اور شمالی افریقہ کے سفر کیئے اور اس دوران مختلف اقوام عالم کی تاریخ و مذاہب و عادات کا بغور مطالعہ و مشاہدہ کیا۔ واپس آ کر چار سال ایتھنز میں رہنے کے بعد وہ 443ق م میں جنوبی اٹلی میں ایک یونانی نوآبادی تھیورآئی میں رہائش اختیار کی اور پھر وفات تک وہیں مقیم رہا۔ اس نے دنیا کی سب سے قدیم تاریخ لکھی جو یونان اور ایران کے درمیان آویزش کے لیے کافی مواد پیش کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے تاریخ کے موضوع پر اور بھی کتابیں لکھی۔ وہ دنیا کا پہلا مورخ تھا جس نے تنقیدی احساس کے ساتھ تاریخ کو قلمبند کیا تھا۔

Herod, The Great

ہیرود اعظم(74ق م-4ق م):

یہودیوں کا بادشاہ جو ہیرود اعظم کہلاتا ہے۔ اس کے باپ کا نام اینٹی پیٹر تھا۔ 40ق م میں شاہ یہودا بنا۔ 37 ق م میں مشہور رومی جرنیل انطونی کی مدد سے یروشلم میں حکومت قائم کی۔ اس نے ہیکل سلیمانی کو تیسری بار تعمیر کرایا

تھا۔ تاہم اس کی حکومت کا عہد آخر ظلم و تشدد کا دور تھا۔ بائبل کی روایات کے مطابق جب حضرت یحییٰؑ نے مستقبل قریب میں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کی پیشن گوئی کی اور کہا کہ وہ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوں گے تو ہیرود نے بیت لحم میں تمام نومولود بچوں کو قتل کرا دیا تا کہ حضرت عیسیٰؑ کی موت یقینی ہو جائے۔ اسی قتل عام کی وجہ سے حضرت مریم حضرت عیسیٰؑ کو مصر لے گئیں تھیں۔

ہرزل، تھیوڈور (1860ء۔1940ء): Herzl. The Odor

ہنگری میں پیدا ہونے والا ایک ویانا کا صحافی اور جدید صیہونزم کا بانی۔ اس نے 1895ء میں صیہونیت کی موجود تحریک کی بنیاد رکھی تھی۔ ہرزل تھیوڈور نے یہودیوں کی پہلی عالمی انجمن کا اجلاس سوئیٹزرلینڈ میں منعقد کیا تھا اور اس میں فلسطین میں یہودیوں کی آبادکاری کی تجویز پیش کی تھی۔

تھیوڈور ہرزل کا خاندان 1878ء میں ہنگری سے ویانا منتقل ہو گیا تھا۔ ویانا ہی میں ہرزل نے قانون کی تعلیم حاصل کی۔ پھر ویانا اور سلزبرگ میں وکالت کا پیشہ اختیار کیا، بعد ازاں اس نے وکالت چھوڑ کر صحافت اپنائی اور پیرس میں ویانا کے ایک اخبار کا نمائندہ مقرر ہوا۔ 1895ء میں جب ڈریفس اسکینڈل چلا تو اسے پتہ چلا کہ پیرس میں یہود دشمنوں کی اکثریت موجود ہے۔ ہرزل نے یہود دشمنی کو ختم کرنے کا حل ایک یہودی ریاست کا قیام نکالا جس کے لیے اس نے فلسطین اور ارجنٹینا میں اس ریاست کو قائم کرنے کی تجویز پیش کی اور اس کی بنیاد پر صیہونت کی بنیاد رکھی تھی۔

ہیڈلگو، فادر میگوئیل: Hidalgo, Father Miguel

(1753ء۔1811ء) ایک میکسیکی انقلابی راہنما جس ہسپانیہ کے خلاف انقلابی تحریک چلائی۔ اسے میکسیکو کا بابائے آزادی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اعلیٰ طبقوں کے خلاف اس کی یہ بغاوت ناکام رہی تھی کیونکہ فادر میگوئیل بر وقت دارالحکومت پہنچ کر اس کی قیادت نہ کر سکا تھا۔ ہیڈلگو نے جس تاریخ کو اس بغاوت کی دعوت دی تھی، وہ 16 ستمبر 1810ء تھی جو آج بھی میکسیکو میں یوم آزادی کے طور پر منائی جاتی ہے۔ جب ہیڈلگو کی انقلاب بپا کرنے کی یہ کوشش ناکام ہو گئی تو اگلے دن اس انقلابی تحریک کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا اور بعد ازاں غدار قرار دے کر انہیں سزائے موت دے دی گئی۔

ہیڈے یوشی (1530ء۔1595ء): Hideyoshi

جاپانی آمر، نوبوناگا کیبہ رتخت پر بیٹھا اور طاقتور قبیلوں اور جاگیرداروں کو شکست دے کر جاپان کے اتحاد کی تکمیل کی 1593ء میں کوریا کے راستے چین کو فتح کرنے کی بے نتیجہ مہم شروع کی۔ بیرونی تجارت کو فروغ دیا اور پیشے تبدیل کرنے پر قانونی پابندی عائد کی اور اس کے ذریعے ذات پات کے نظام کی جڑیں مضبوط کیں۔ یادگار عمارتیں کثیر سرمایہ صرف کر کے تعمیر کرائیں۔ پہلے یورپی عیسائی مبلغین کو جاپان میں تبلیغ کرنے کی اجازت دی بعد

Hideyoshi Invasions

ہیڈے یوشی کی یلغاریں:

جاپان کا کوریا پر حملہ۔ یہ حملہ ہیڈے یوشی کے حکم پر 1592ء میں کیا گیا تھا اور اس کا اصل مقصد چین کو فتح کرنا تھا۔ یہ حملہ کوریائی مزاحمت اور چین کی مداخلت کی وجہ سے ناکام رہا۔ البتہ اس یورش کے دوران جاپانی بحری افواج نے کئی فتوحات حاصل کیں اور جاپانی ایڈمرل یی سن سن Yi Sun Sin نے اعلیٰ مہارت کا مظاہرہ کیا۔ 1598ء میں ہیڈے یوشی کے وفات پانے کے بعد جاپانی افواج کوریا سے واپس آ گئیں۔ اس جاپانی یلغار سے کوریا کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچا اور کوریا کے لوگوں کے دلوں میں جاپانیوں کے خلاف نفرت بیٹھ گئی۔ مورخین کا اس بات پر اختلاف ہے کہ ہیڈے یوشی کو بڑے بڑے منصوبے بنانے کا خبط لاحق تھا یا وہ جاپان کی لاتعداد فوج سے جان چھڑانا چاہتا تھا جس کی اب اسے ضرورت نہ رہی تھی۔ کیونکہ وہ فوج سے جاپان کو متحد کرنے کا کام لے چکا تھا۔

Hieroglyphics

ہیروغلیف:

قدیم مصری تصویری تحریر، وسیع مفہوم میں جزیرہ کریٹ، ایشائے کوچک، وسطی امریکہ اور میکسیکو کی تصویری تحریر یا رسم الخط مراد ہے۔ مصری تصویری رسم الخط، ہیروغلیف کی تعبیر Decoding جس کا آغاز شان پولیوں نے کیا تھا مکمل ہو چکی ہے اور آج کے ماہرین اثریات قدیمی مصری تصویر رسم الخط میں لکھی گئی تحریریں سمجھ سکتے ہیں۔ دراصل ہیروغلیف مروج تصاویر ہیں جن کے خاص مفاہیم مقرر ہیں۔ یہ مفاہیم محض اختیاری معلوم ہوتے ہیں اور شاذ ہی بدیہی ہوتے ہیں۔ مصری ہیروغلیف پہلے قدیم مصری شاہی خاندان کے عہد میں تکمیل کو پہنچ گئے تھے۔ وسطی دور کی بادشاہت میں دو استعمال سے خارج ہونے لگے تھے۔ نئے دور میں ان کا مفہوم صحیح طور پر سمجھ میں نہیں آتا تھا اور 500 ق م سے ان کا استعمال ہنرمندانہ کمال مقصود کیا جاتا ہے۔ وسطی دور کی بادشاہت میں بنی ہیروغلیف کی جگہ عوامی خط نے لے لی جس میں ہیروغلیفی شکلیں اتنی بدل گئیں کہ ان کے ہیروغلیفی اصل کا پتہ نہیں چلتا تھا۔

Hijra

سنہ ہجری:

سنہ ہجری اسلامی تقویم کا نام ہے جو تاریخ اسلام کے ایک انقلابی موڑ سے شروع ہوئی ہے جب رسول اللہؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے اور اسلام نے عالم انسانیت کے لیے ایک مرتب نظام کی شکل اختیار کی اور اس کی معنوی و صوری فتوحات کا آغاز ہوا۔ اس دور کو اب تک تاریخ عالم کا ایک حیرت انگیز معجزہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ نے یکم ربیع الاول 13 نبوی/12 ستمبر 622، کو غار ثور سے نکل کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی اور 8 ربیع الاول 13 نبوی/20 ستمبر منزل مقصود مدینہ منورہ پہنچے۔ یہی اسلامی تقویم کا آغاز قرار دیا گیا۔ البتہ تقویم ہجرہ کو حضرت علیؓ کی تجویز پر عہد فاروقی میں سرکاری طور پر اختیار کیا گیا تھا۔

Himiko

ہمیکو (سورج کی شہزادی):

ایک ملکہ رسیدہ خاتون تھے وی Wei حکمران خاندان کے عہد میں جاپان کی ملکہ تسلیم کیا گیا تھا جب اس نے خراج کی ادائیگی کے لیے ایک سفارت چین بھیجی تھی اس ملکہ کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے جادو کے زور پر حکومت کی تھی۔

ہملر، ہنرخ (1900ء۔1945ء): Himmler, Heinrich

جرمن نازی مدبر اور SS کا چیف (1922ء۔1945ء) ہملر کو خصوصاً ایڈولف ہٹلر کا باڈی گارڈ متعین کیا گیا تھا۔ 1936ء میں اسے خفیہ پولیس کا سربراہ بنادیا گیا۔ نازی جرمنی کی خفیہ پولیس Gestapo کہلاتی تھی۔ 1941ء سے اس نے یہودیوں اور دوسرے غیر ضروری عناصر کو ختم کرنے کی مہم میں حصہ لیا۔ جنگ عظیم دوم کے دوران 1944ء میں ہملر کو جرمنی کی داخلی افواج کا چیف آف اسٹاف کردیا گیا تھا۔ 1945ء میں اسے برطانوی فوج نے گرفتار کرلیا مگر اس نے خودکشی کرلی اور جنگی مقدمہ قائم کیے جانے سے بچ گیا۔ ہملر ہنرخ کو ہٹلر ثانی کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے کہ وہ پولیس کے سربراہ کی حیثیت سے ہٹلر کے بعد جرمنی کے سیاہ وسفید کا مالک تھا۔

ہنڈن برگ پال لڈوگ: Hindenburg, Paul Lundwing

(1847ء۔1934ء) جرمن جرنیل اور سیاستدان۔ 1866ء میں اس نے فوج میں کمیشن حاصل کیا او آسٹرو پرشین، فرانکو جرمن جنگجوں میں خدمات انجام دیں۔ گونگ گراس کے مقام پر دوران جنگ بری طرح زخمی ہوا لیکن بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ سرغ عقاب والا تمغہ اسے دیا گیا۔ 1911ء میں فوج سے ریٹائر ہوگیا۔ 1914ء میں اسے مشرقی پروشیا کی کمان سونپی گئی اس نے ٹینبرگ کے مقام پر روسیوں کو شکست دی جس کے نتیجے میں اسے فیلڈ مارشل بنادیا گیا۔ پہلی بار 1925ء میں جمہوریہ جرمنی کا صدر بنا دوبارہ 1932ء میں صدر منتخب ہوا۔ جنوری 1933ء میں اس نے ہٹلر کو چانسلر کا عہدہ سنبھالنے کی دعوت دی۔ 1939ء میں وفات پائی۔ اور ٹینبرگ میں دفن ہوا۔ اس کے نام پر ایک ایئر شپ کا نام بھی رکھا گیا تھا۔

Hinduism

ہندومت:

ہندوستان کی اکثریت کے لوگوں کے اعتقادات اور رسوم ورواج کا سلسلہ اصطلاح۔ اس مت یا دھرم کی کوئی مقررہ الہامی کتابیں نہیں سوائے ان ویدوں کے جو مختلف برہمنوں نے تحریر کی ہیں۔ انہیں وردوں اور بھگوت گیتا میں اس دھرم کی دینیاتی تشریح ملتی ہے۔ برہمن مت نے ویدک دھرم کی بجائے مذہبی رسوم اور عقیدے معرفت الٰہی (The Osophichl) کا ایک پیچیدہ نظام قائم کرر کھا ہے۔ اس نظام کی تشریح، برہمنوں اور اپنشدوں میں ملتی ہے۔ بارہویں صدی سے اس مت کا مدمقابل دنیا کے الہامی مذاہب میں سے ایک اہم مذہب یعنی اسلام رہا ہے۔

Hippodrome

رتھ گاڑیوں کے دوڑانے کا میدان:

رومیوں کا اسٹیڈیم برائے رتھ گاڑیوں کی دوڑ۔ بہت سے رومی شہروں خصوصاً قسطنطنیہ میں جو شہنشاہ قسطنطین

نے 330ء میں تعمیر کیا تھا۔ وہ بہت مشہور تھا۔ اس اسٹیڈیم میں ہونے والی رتھ گاڑیوں کی دوڑ کو دیکھنے کے لیے لوگ
روی شہنشاہ بھی آتے تھے۔ ہیڈرم، آیا صوفیہ اور محلات بازنطینی زندگی کی علامت تھے۔ ہیڈرم قسطنطنیہ کے انحطال
ہن جانے کے بعد بھی انیسویں صدی تک اس شہر میں موجود تھا بعد ازاں وجود کھو بیٹھا۔

Hirohito

ہیروہیٹو (1901ء۔1989ء): جاپان کا شہنشاہ اور یوشی ہیٹو کا فرزند۔ ویسٹرز اسکول میں تعلیم حاصل کی بعد ازاں ایک ایسے انسٹی ٹیوٹ میں تعلیمی مراحل طے کیے جو خاص طور پر ان کے لیے ہی قائم کیا گیا تھا۔ 1921ء میں ولی عہدی کے زمانے میں یورپ کا سفر کیا اور واپسی پر پرنس ریجنٹ بن گئے۔ 1924ء میں شہزادی کوئی سے شادی ہوئی جو بعد ازاں ملکہ ناگاکو کہلائیں۔ 1926ء میں تخت نشین ہوئے۔ بحری حیاتیات میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ اس ضمن میں ان کا نام علمی حلقوں میں نمایاں تھا۔ بحری حیاتیات کے موضوع پر کئی تحقیقی کتابیں بھی لکھیں۔ جنگ عظیم دوم کے دوران وہی جاپان کے حکمران تھے۔ 1971ء کے موسم خزاں میں اپنی ملکہ کے ساتھ بیلجیئم، برطانیہ اور جرمن کا دورہ کیا۔ ساتھ ہی ڈنمارک، ہالینڈ اور فرانس بھی گئے۔ 1989ء میں وفات پائی ان کے بعد ان کا بیٹا تخت نشین ہوا۔

Hiroshima

ہیروشیما: جاپان کے جزیرہ ہونشو کے جنوبی ساحل پر واقع جاپان کی مشہور بندرگاہ اور شہر جس کی بنیاد 1594ء میں دریائے روٹا کے ڈیلٹا میں رکھی گئی تھی۔ یہ شہر جاپان کا ایک اہم فوجی مستقر ہے اور دنیا کا وہ پہلا شہر جس پر دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر 6 اگست 1945ء کو امریکہ نے زمین سے صرف اٹھارہ سو فٹ کی بلندی سے ایٹم بم گرایا تھا۔ اس بم سے ہونے والے دھماکے کے نتیجے میں جو تھرتھراہٹ پیدا ہوئی وہ زلزلے کے جھٹکوں کی طرح یکساں اور مسلسل نہ تھی تاہم دھماکے سے ایک لاکھ چھتیس ہزار نو افراد ہلاک ہوئے اور زخمیوں کی بھی بے حساب تھی۔ اس وقت شہر میں واقع پچھتر ہزار مقامات میں سے تقریباً 50 ہزار زمین بوس ہو گئے اور تقریباً اٹھارہ ہزار مربع میل رقبے میں تباہی پھیل گئی۔ اس ایٹمی دھماکے کے بعد جو بادل اٹھے وہ زمین سے چالیس سے پچاس ہزار فٹ بلندی تک گئے۔ اس سانحے کی یاد میں ہیروشیما میں "مینار امن" تعمیر کیا گیا جس کی نقاب کشائی 1947ء میں ہوئی تھی۔ 1955ء میں اسے از سر نو تعمیر کیا گیا جس کے نتیجے میں یہ ایک بار پھر جاپان کا بڑا تجارتی مرکز بن گیا۔

Hispaniola

ہسپانیولا: بحیرہ کیریبین میں ایک جزیرہ جو جمہوریہ ڈومینکین کے قبضے میں ہے۔ اسے کرسٹوفر کولمبس نے 1492ء میں دریافت کیا تھا اور اسے لا آئزلا ایسپینیولا کا نام دیا تھا۔ Laisla Espanola

History

علم تاریخ: تاریخ انسانی زندگی کے گذشتہ واقعات، تحریکات اور ان کے اسباب اور نتائج کے تحریری سرمایہ کا نام ہے۔ یہ

علم انسان کے معاشرتی، سیاسی، تمدنی، ثقافتی اور مذہبی تصورات کی داستان ہے۔ یہ روایات کہن اور نقوش پارینہ کا خزانہ ہے۔ یہ ندی کے اس صاف وشفاف پانی کے مانند ہے جس میں اقوام عالم اپنا چہرہ صحیح طور پر دیکھ سکتی ہیں۔

تاریخ قدیم:
History, Ancient

قرون وسطی کی تاریخ، ازمنہ وسطی کی تاریخ جو پندرہویں صدی عیسوی تک کی تاریخ ہے۔

تاریخ، جدید:
History, Modern

پندرہویں صدی سے آج تک کی تاریخ، جدید کہلاتی ہے۔

تاریخ تمدن:
History of Civilization

انسانی مدنیت کی تاریخ۔

ہٹلر، ایڈولف (1889ء-1945ء):
Hitler, Adolf

جرمنی کا آمر مطلق، نازی پارٹی کا بانی اور راہنمائے اعظم آسٹریا میں پیدا ہوا اور ایک آسٹروی عہدہ دار محصولات کا بیٹا تھا۔ میونخ میں تعلیم پائی، وی آنا چلا گیا (1907ء) جہاں اسے فنون کی اکیڈیمی میں جگہ نہ ملی۔ اور اس نے انتہائی غریبی میں دن گزارے اس کی یہودیت سے دشمنی کی ابتدا انہیں دنوں میں ہوئی تھی۔ واپس میونخ چلا گیا اور پہلی عالمگیر جنگ میں فوج میں بھرتی ہوگیا۔ کارپول کے طور پر بے پناہ شجاعت کا مظاہرہ کرنے پر اسے آئرن کراس کا نشان ملا۔ جنگ کے بعد چند شورش پسندوں کے ساتھ مل کر میونخ میں نازی مزدور پارٹی کی بنیاد رکھی۔ یہ پارٹی ایک متشدد انقلاب کے ساتھ بویریا پر قبضہ کرنا چاہتی تھی مگر فوج نے اس سازش کو ناکام بنادیا۔ ہٹلر کو پانچ سال قید کی سزا دی گئی مگر وہ 13 ماہ بعد رہا ہوگیا۔ 1920ء میں اس نے قوم پرست نازی تحریک کی بنیاد رکھی۔ 1923ء میں جرمنی کے چانسلر کے عہدہ کے لیے انتخاب لڑا مگر ناکام رہا۔ 1933ء میں ہنڈن برگ نے اسے اپنا وزیر اعظم (چانسلر) مقرر کیا۔ ہٹلر نے برسر اقتدار آنے کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ جرمن پارلیمنٹ توڑ دی اور تمام دیگر سیاسی پارٹیوں کو خلاف قانون قرار دے دیا۔ یوں اس کی آمریت کے لیے راہ استوار ہوگئی۔ 1930ء میں اس نے رائن لینڈ پر قبضے۔ 1939ء میں چیکوسلاوکیہ پھر ستمبر 1939ء ہی میں پولینڈ پر یلغار کردی جس سے دوسری جنگ عظیم کے شعلے بھڑک اٹھے۔ اسی جنگ کے دوران ہٹلر نے یورپ کے بڑے حصے پر قبضہ کرلیا مگر نپولین ہی کی طرح ہٹلر نے بھی جون 1941ء میں عین عروج کے دنوں میں روس پر حملہ کردیا اگرچہ وہ آدھے روس پر قابض بھی ہوگیا مگر یہی حملہ دوسری جنگ میں اس کی شکست کا سبب بنا۔ اپریل 1945ء میں جب اتحادی افواج نے برلن کا محاصرہ کیا تو ہٹلر نے خودکشی کرلی۔

حتی قوم:
Hittites

ایک قدیم قوم جس نے 2000 ق م۔ 1200 ق م تک نشوونما پائی۔ اس نے ایک سلطنت قائم کی جس کا دارالسلطنت بوزاگ کوئی تھا۔ یہ سلطنت چودھویں ق م میں قائم تھی لیکن بارھویں صدی ق م کے آخر میں اس نے سیریا میں شکست کھائی اور یہ صفحۂ ہستی سے نابود ہوگئی۔ حتی قوم لوہے کے ہتھیاروں کے استعمال کی وجہ سے بھی مشہور ہے اسی وجہ سے اس نے اپنی ہم عصر اقوام پر غلبہ پایا تھا۔

Hobbes, Thomas

ٹامس ہابس (1588ء۔1679ء):

ایک انگریز سیاسی مفکر۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم مکمل کی۔ اس نے اپنی لاطینی اور انگریزی زبان کی تصانیف میں قلبی مادیت کو پیش کیا ہے۔ جس نے اس کے اہل مذہب کو برہم کردیا۔ اس کا نظریہ شدید میکانیکی تھا۔ پارلیمنٹ کے ارکان بھی اس کی تحریروں کی وجہ سے اس کے خلاف ہوگئے تھے اس لیے 1640ء میں وہ پیرس بھاگ گیا اور وہاں جلاوطن شہزادے چارلس کو تعلیم دیتا رہا۔ 1649ء میں چارلس اول کو قتل کردیا گیا۔ اگرچہ اس واقعہ سے اسے صدمہ پہنچا تاہم اس کی کتاب اس کے ان جذبات کی عکاسی نہیں کرتی۔ 1651ء میں پیرس سے وطن واپس آکر گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ اسی سال اس کی کتاب Leviathan منظر عام پر آئی۔ اس کتاب میں اس نے اجتماعی ریاست کی تشریح بیان کی ہے۔ اس نے کئی قدیم کتب کے تراجم بھی کیے تھے۔

Ho Chi Minh

ہوچی منہ (1890ء۔1969ء):

ویت نام کے عظیم کمیونسٹ راہنما اور ویت منہ انقلابی تنظیم کے بانی۔ ماسکو میں گوریلا تربیت حاصل کی 1941ء میں ویت منہ نامی انقلابی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ 1946ء سے 1954ء تک اس تنظیم نے فرانس کے خلاف گوریلا سرگرمیوں میں حصہ لیا بالآخر 7 مئی 1954ء کو فرانسیسی افواج کو دین بین پھو کے مقام پر شکست دی۔ چنانچہ اس نے آزاد علاقے کو شمالی ویت نام کا نام دیا اور خود اس کا صدر بن گیا اس نے شمالی ویت نام کی صنعتی ترقی کے لیے بہت سے اقدامات کیے 1955ء میں وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا لیکن 1960ء میں پھر صدر منتخب ہوگیا۔ اس کی تحریروں کا ایک مجموعہ ''ہوچی منہ کے منتخب مضامین'' کے نام سے شائع ہوا ہے، ہوچی منہ نے جنوبی ویت نام میں ویت کانگ کی مدد کی اور 1960ء میں شمالی ویت نام کے فوجی دستے جنوبی ویت نام کی افواج اور امریکی فوجوں میں لڑنے کے لیے بھی بھیجے تھے۔ اس کی وفات 1969ء کے بعد بھی اس کے ساتھیوں نے امریکہ کے خلاف جنگ جاری رکھی اور بالآخر 1975ء میں دونوں ویت نام متحد ہوگئے۔

Hohenstaufen

ہوہین سٹاؤفین:

جرمن امراء کا ایک خاندان جس نے ہالی رومن بادشاہوں کی حیثیت سے 1138ء سے 1254ء تک حکومت کی۔ فریڈرک اول بار بروسہ اس خاندان کا مشہور حکمران تھا۔ ہوہین خاندان کی اقتدار کے لیے ایک دوسرے خاندان Welf سے مسابقت تھی جس کی وجہ سے Guelf اور Chibeline نامی جماعتیں وجود میں

آ ہیں۔

ہوجوماسا کو(1157ء-1225ء):

Hojo Masako

ایک جاپانی خاتون جو ''نن شوگن'' کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ وہ شوگن منامونو Minamoto کی بیوہ تھی اور ایک بدھ راہبہ بن گئی تھی اور اپنے بیٹوں کی حکومت میں پس پردہ نائب السلطنت بنی رہی۔ اس نے اپنے باپ ہوجونو کی ماسا کو محل میں نظر بند رکھا اور بادشاہت بحال کرنے کی ایک کوشش بھی ناکام بنادی۔

ہوکائیڈ:

Hokkaido

جاپان کے انتہائی چار بڑے شمالی جزیروں میں سے ایک، جنوب میں اسے آبنائے ٹسوگارو Tsugaru ہوشو سے اور سخالین کو آبنائے سویا Soya سے جدا کرتی ہے۔ وسعت میں دوسرے درجے پر مگر سو سے کم آباد اندرونی حصے غیر ہموار ہیں جن میں آتش فشاں چوٹیاں واقع ہیں۔ اس جزیرے پر 60 فی صد جنگل ہیں۔ اس کے مغرب میں جاپان کا دوسرا بڑا دریا اشی کاری بہتا ہے۔ ہوکائیڈو یونیورسٹی دارالحکومت ساپورو Sapporo میں واقع ہے۔ یہاں کی آب وہوا بہت شدید ہے۔ اور سال میں پانچ ماہ برف پڑتی ہے۔

ہولوکاسٹ:

Holocaust

لفظی طور پر اس لفظ کے معنی ایسی قربانی کے ہیں جسے بائبلی عہد میں آگ جلا دیتی تھی۔ اصطلاحاً اس سے مراد وہ یہودیوں کا قتل عام ہے۔ جو نازی لیڈروں کے ہاتھوں دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی میں ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس میں 60 لاکھ یہودی مارے گئے تھے۔ ان میں سے بہت سوں کو آگ میں جلا کر مارا گیا تھا اور بہت سے گیس چیمبروں کے ذریعے ہلاک کیئے گئے تھے۔ یہ قتل عام ایڈولف ہٹلر کے حکم Final Solution کے تحت عمل میں آیا تھا۔

مقدس رومی سلطنت:

Holy Roman Empire

سیاسی سلطنت جس میں 962ء سے 1806ء تک وسطی یورپ کا بیشتر حصہ شامل تھا رومی اس لیے کہ اسے سلطنت رومہ کی جانشینی کا دعویٰ تھا اور مقدس اس لیے کہ اصلاً یہ اس وقت کی دنیائے مسیحیت پر فوقیت کی مدعی تھی تاہم اس کی عالمی حیثیت بازنطینی شہنشاؤں نے بھی تسلیم نہیں کی، مغرب میں بھی تھوڑے عرصے کے لیے ہی تسلیم کی گئی۔ شارلین نے 800ء میں ایک مغربی سلطنت کی بنیاد رکھی تھی جس کے ذریعے وہ یورپ میں وہی نظام بحال کرنا چاہتا تھا جو سلطنت رومہ کے تحت حاصل تھا۔ تاہم مقدس رومی سلطنت کی اصطلاح پہلی بار 1254ء میں وجود میں آئی جب کہ پوپ نے اس کے تاجداروں کو 800ء ہی سے تاج اپنے ہاتھوں سے پہنانا شروع کر دیا تھا۔ اور اس سلطنت کی بنیاد 962ء میں آٹو اول نے رکھی تھی۔ اس سلطنت کا خاتمہ 1806ء میں فرانسس اول کے ہاتھوں ہوا۔ 962ء سے 1250ء تک اس نے جرمنی اور اٹلی پر مشتمل ایک وفاقی سلطنت کی صورت اختیار کیئے رکھی تھی۔ رسمی طور

یا اس کے شہنشاہ انتخاب کے ذریعے منتخب کیے جاتے تھے۔

Home Rule

خود اختیاری حکومت:

آئرلینڈ کے لیے خود اختیاری حکومت حاصل کرنے کی تحریک جو 1870ء میں شروع کی گئی تھی۔ یہ 1980ء میں پارنل کے ہاتھوں میں آئی۔ 1921ء میں آئرلینڈ کو مقبوضہ کا درجہ دے دیا گیا۔

Home Rule League

سوراج لیگ:

سوراج لیگ کا قیام اپریل 1916ء میں بال گنگا دھر تلک کے ہاتھوں پونا میں عمل میں آیا۔ 1917ء میں اسی نام سے ایک اور تنظیم سزانی یسنت نے کلکتہ میں قائم کی تھی۔ ان دونوں تنظیموں کا مقصد ہندوستان کے لیے آزادی کا حصول تھا۔

Homer

ہومر (آٹھویں صدی قبل از مسیح):

قدیم یونان کا عظیم رزمیہ گو شاعر اور معلم۔ اس کی مشہور تصانیف ایلیڈ Illiad اور اوڈیسی Odyssey ہیں۔ یہ نظمیں قدیم یونانی ادبیات کی اولین یادگاریں ہیں۔ ان میں مائیسیائی mycenae تہذیب و تمدن کا رنگ نمایاں طور پر جھلکتا ہے ایک روایت کے مطابق ہومر اندھا شاعر تھا اور ایک لڑکے کا ہاتھ تھامے قریہ قریہ گھومتا پھرتا تھا۔ یونان کے سات شہروں کے لوگ اس بات کے مدعی ہیں کہ ہومر ان کے شہر میں پیدا ہوا تھا اس ضمن میں وہ اس اندھے شاعر کی پیدائش ۱۱ویں صدی سے۔ ساتویں صدی قبل از مسیح تک بتاتے ہیں۔ بہر حال اس جیسا نابغہ روزگار کوئی دوسرا نہیں ہو گزرا۔

Homo Erectus

ایستادہ آدمی:

نوع انسانی کا پہلا رکن رام مانس Ramapithecus تھا جو ایک نیم ایستادہ آدمی تھا۔ اسی انسانی رکن سے مکمل ایستادہ آدمی Homoerectus وجود میں آیا۔ ایستادہ آدمی کے مجرات Fosels پیکنگ اور جاوا سے ملے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث اس ایستادہ آدمی نے درختوں پر رہنا ترک کر دیا اور زمین پر رہنے لگا۔ اس ایستادہ آدمی کی بعد میں آنے والی تمام انسانی نسلیں باشعور آدمی Homosapiens کے زمرے میں آتی ہیں۔

Homosapiens

باشعور آدمی:

ایستادہ آدمی نے ہاتھوں پر چلنے کو ترک کر کے ایستادہ ہو کر پاؤں پر چلنا شروع کیا اور پھر خوراک کی فراہمی کے لیے اس نے ہتھیاروں کا استعمال کیا۔ اسی رجحان نے اس کو دماغی جلا بخشی اور اسی دماغی ترقی نے اسے جلدی باشعور آدمی بنا دیا۔ باشعور آدمی کا زمانہ تقریباً چھ سات لاکھ سال قبل از مسیح سے لے کر پندرہ ہزار سال قبل از مسیح تک پھیلا ہوا ہے اور قدیم حجری دور Apleaolithic کے دامن میں سمٹا ہوا ہے۔ باشعور آدمی کے مختلف علاقوں سے

ملنے والے نجرات کو مختلف نام دیے گئے ہیں لیکن اس کی مشہور ترین قسم جو باشعور آدمی کے درمیانی زمانے سے تعلق رکھتی ہے اسے "نیڈر تھل" آدمی کہلاتے ہے۔

ہانگ کانگ:
Hong Kong

جنوب مشرقی ایشیا میں چین کا ایک خصوصی علاقہ اور بندرگاہ، اس کے جنوب میں مشرقی چین کا جزیرہ نما کولون واقع ہے اس جزیرہ پر انگریزوں نے 1841ء میں قبضہ کیا تھا، 1842ء کے ایک معاہدے کی رو سے اس قبضہ کو تسلیم کرلیا گیا تھا۔ 1898ء میں انگریزوں نے دوسرے علاقوں کے ساتھ اسے پٹے پر حاصل کیا۔ 1941ء سے 1945ء تک یہ جزیرہ جاپانیوں کے قبضے میں تھا۔ پھر 1998ء میں اسے انگریزوں سے چین نے واپس لے لیا۔ ہانگ کانگ سمگلنگ اور منشیات کے ساتھ ساتھ قمار بازی کا بھی اڈہ رہا ہے۔ چین کے زیر انتداب آنے کے بعد سے ہانگ کانگ میں جرائم کی شرح کم ہوئی ہے۔

ہانگ وو (1328ء۔1398ء):
Hong Wu

چین کے منگ حکمران خاندان کا بانی اس نے 1368ء سے لے کر 1398ء تک حکومت کی۔ وہ ایک غریب خاندان میں پیدا ہوا تھا، سولہ سال کی عمر میں یتیم ہوجانے کے بعد وہ ایک بدھ راہب بن گیا مگر اس کے بعد وہ ایک باغی گروہ میں شامل ہوگیا اور ایک باغی فوج کو یوآن (منگول) حکمران خاندان کے خلاف لے کر نکلا۔ ہانگ وو نے 1356ء میں نانکنگ کو اپنا دارالحکومت بنالیا۔ اور اگلے بارہ سالوں میں وہ منگول غاصبوں کو چین سے نکال کر رہا اور چین کو اس نے غیر چینی حکمرانوں کے تسلط سے آزاد کرالیا۔ ہانگ وو ایک قابل حکمران ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بے رحم انسان بھی تھا۔ 1380ء میں اس نے اپنے وزیر اعظم کو سزائے موت دے دی اور براہ راست خود حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی۔ اپنی حکومت قائم کرنے کے بعد اس نے چین میں صدیوں سے رائج سول سروس کے نظام کو بحال کردیا اور اس کے امتحانوں کا سلسلہ دوبارہ شروع کردیا گیا۔

ہانگ جیوچوان (1814ء۔1864ء):
Hong Xiuquan

چین کے مذہبی فرقے ٹیپنگ Taiping کا بانی اور ٹیپنگ بغاوت کا سرغنہ تھا۔ ہانگ چینی سول سروس کا امتحان پاس کرنے میں کئی مرتبہ ناکام رہا تھا۔ اس کے بعد وہ جنوبی چین میں تبلیغ کرنے والی جماعت کی تبلیغ سے متاثر ہوا اور ساتھ ہی چین کے روائتی مذہب کی تعلیمات نے بھی اس پر اثر کیا اور وہ خود کو مسیح الوقت سمجھنے لگا اور اس نے ایک نئے مذہب اور سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی۔ اس نے اپنے پیروکاروں کو سبز خواب دکھا کر اپنے ساتھ ملالیا اور نانکنگ پر قبضہ کرلیا اور اسے اپنا دارالحکومت بنانے کا اعلان کردیا۔ اس نے چین میں ایک نئے حکمران خاندان کی بنیاد رکھنے کی کوشش بھی کی۔ تھوڑی بہت عسکری کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد اس کی ٹیپنگ آرمی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جب نانکنگ کا محاصرہ کرلیا گیا تو اس نے اعلان کیا کہ خدا اسے بچائے گا۔ تاہم ناکام رہنے کے بعد اس

نے 1864ء میں خودکشی کر لی۔ اس بغاوت میں دو کروڑ سے زائد چینی مارے گئے۔

Hoover, Herbert

ہوور، ہربرٹ سی (1874ء-1964ء):

امریکہ کا اکتیسواں صدر، ایک لوہار کا بیٹا تھا۔ اسٹینفرڈ یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی ڈگری لی (1895ء) 1928ء میں ری پبلکن پارٹی کی طرف سے صدارتی امیدوار نامزد کیا گیا اور کامیابی حاصل کی اس کے عہد میں امریکہ میں کساد بازاری کی ابتدا ہوئی۔ جوابی کارروائی کے طور پر اس نے کئی اقتصادی پروگراموں کو چلایا اور کساد بازاری کے خلاف اقدامات کیے۔ اس کے ان اقدامات کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا اور اس کی مقبولیت میں کمی واقع ہوئی۔ 1932ء کے صدارتی انتخاب میں اسے فرینکلن ڈی۔ روزویلٹ نے شکست دی۔

Hoplites

ہوپ لائیٹس:

قدیم یونان میں فوجی سپاہی جو ساتویں صدی قبل از مسیح میں ابھرے تھے۔ ہوپ لائیٹس ایلیٹ اور ڈیسی میں بیان کردہ مائیسینائی یونان کے سپاہیوں کی طرح طبقہ اشرافیہ سے تعلق نہیں رکھتے تھے تاہم وہ اپنا عسکری ساز و سامان خود فراہم کرتے تھے اس لیئے کھاتے پیتے گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ہوپ لائیٹس نے اس زمانے کی طریق جنگ میں انقلاب بپا کر دیا تھا کیونکہ وہ منظم جماعت Paialana X آٹھ یا اٹھارہ صفوں کی ترتیب سے جنگ لڑتے تھے۔ اس طریق جنگ کو بعد ازاں سکندر اعظم نے بام عروج پر پہنچایا تھا۔

Horace

ہوریس (65ق م-8ق م):

رومی لاطینی شاعر اور طنز نگار یہ ورجل کے بعد دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ ہوریس بھی شہنشاہ آگسٹس کا منظور نظر تھا۔ اس کی شاعری کا موضوع خوشی اور زندگی کی خوشگواریاں تھیں۔ اس کی تصانیف میں ''طنز'' Satires اور ایپسٹل Epistle اہم ہیں۔

House of Commons

دارالعلوم:

برطانوی پارلیمنٹ کا ایوان زیریں یا وہ حصہ جس میں دستوری قوانین زیر بحث آتے ہیں اور پاس ہوتے ہیں۔ دوسری عالمگیر جنگ سے پہلے دارالعوام کا اجلاس اس عالیشان عمارت میں ہوا کرتا تھا جو ہاؤس آف پارلیمنٹ کہلاتی تھی۔ دوران جنگ یہ عمارت جرمن ہوائی حملوں سے تباہ ہوگئی تو اس کو از سر نو پرانے نقشے کے مطابق تعمیر کیا گیا۔ بڑے کمرے کے وسط میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک کشادہ راستہ ہے جس کے دونوں جانب ارکان کے لیے نشستیں ہیں۔ جو دیواروں کی طرف بلند ہوتی چلی گئی ہیں۔ راستے کے اختتام پر ایک چبوترہ ہے جس پر اسپیکر کی کرسی ہے۔ اس کو اسپیکر اس لئے کہا جاتا ہے کہ ماضی میں اسے عوام کے حق میں تقریر کرنا پڑتی تھی اس کی دائیں طرف حامیان حکومت بیٹھتے ہیں۔ نشستوں کی پہلی قطار ٹریژری بینچ کہلاتی ہے۔ اس پر وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کے وزرا بیٹھتے ہیں۔ اس قطار کے پیچھے کی نشستوں پر دوسرے وزرا بیٹھتے ہیں میر مجلس کی بائیں جانب حزب

اختلاف کی جماعتوں کے ارکان بیٹھتے ہیں۔

پارلیمان کے اجلاس سے پہلے شاہ کی افتتاحیہ تقریر ہوتی ہے۔ اس تقریر کو وزیر اعظم اور اس کے وزرا تیار کرتے ہیں اور یہ اولاً دارالامرا میں پڑھی جاتی ہے جہاں اسے بادشاہ یا ملکہ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اس میں حکومت کا خاکہ عملی طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ بعدازاں یہ دارالعوام میں پڑھی جاتی ہے جب دونوں جگہ اس کی تائید ہو جاتی ہے تو پارلیمان اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔

دارالامراء: House of Lords

برطانوی پارلیمنٹ کا ایوان بالا۔ دارالامرا میں نمائندگی انگلینڈ، آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کے امراء کے لیے موروثی ہوتی ہے۔ 1958ء میں چار خواتین کو بھی امیرہ "Peeress" کا درجہ دے کر تاحیات دارالامراء کا رکن بنایا گیا تھا۔ 1911ء سے دارالامراء کے اختیارات کم ہو گئے تھے اور اسکے برعکس دارالعوام طاقتور ہو گیا تھا۔ ماضی میں بادشاہ کے جاگیرداروں کی حاکم جماعت کو "ہاؤس آف لارڈ" کا نام پہلے پہل ہنری ہشتم کے عہد میں دیا گیا تھا۔ 1340ء میں محاصل کا انتظام بادشاہ کے ہاتھ سے نکل کر دارالامراء کو اور بعدازاں دارالعوام کو تفویض ہوا تھا۔

اگرچہ بعد کے زمانے میں مالی معاملات اور قانون سازی کے اختیارات دارالعوام کو منتقل ہو گئے مگر حق تنسیخ Veto کو بھی حاصل ہے۔ 1649ء سے 1660ء تک جب انگلینڈ ایک جمہوریت بن گیا تھا دارالامراء کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ 1999ء میں دارالامراء میں انقلابی اصلاحات کی گئیں اور امراء کی موروثی نمائندگی ختم کر کے اب امراء کا تقرر کیا جاتا ہے۔

Hsia Dynasty. see Xia

فرانسیسی پروٹسٹنٹ: Huguenots

یہ پروٹسٹنٹ فرقے کے فرانسیسی عیسائیوں کا نام ہے جو جینوا کے ایک میئر کے نام سے منسوب ہے یہ لوگ جان کیلون کے پیروکار ہیں۔ ہیوگوناٹ کا لفظ پہلے پہل 1520ء میں اس فرقے کے لوگوں کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ 1550ء کے بعد سے کیلونزم پورے فرانس میں پھیل گیا۔ 1562ء میں جب ان کی تعداد کافی بڑھ گئی تو رومن کیتھولک ان پر حملے کرنے لگے اور انہوں نے بہت سے ہیوگوناٹس کو ہلاک کر دیا۔ اس سے مذہبی جنگ کا آغاز ہو گیا جو رومن کیتھولکوں اور پرٹسٹنٹوں میں درحقیقت ایک خانہ جنگی تھی یہ 1598ء تک جاری رہی۔ جب فرمان نینٹیز کے ذریعے ہیوگوناٹس کو قانونی حیثیت دی گئی اور یوں ان کی تعداد میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ 1685ء میں یہ معاہدہ ختم ہو گیا اور ہیوگوناٹس کا معاشرتی بائیکاٹ کر دیا گیا۔ اس دوران بہت سے ہیوگوناٹس، انگلینڈ، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور امریکہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے۔ اسی وجہ سے ہیوگوناٹس اپنی اس ہجرت کے لیے بائبل کی اصطلاح Exodus استعمال کرتے ہیں۔ ان دوسری سرزمینوں پر ان کا خیر مقدم کیا گیا۔

Humanism

انسانی قدریت، انسان دوستی، مذہب انسانیت:

یہ ایک ادبی اصطلاح ہے جو 1808ء میں ایک جرمن ماہر تعلیم نے ایجاد کی تھی، اس اصطلاح کا مقصد یونانی اور کلاسیکی لاطینی ادب کے مطالعے کو بیان کرنا تھا، خاص طور پر اس کا تعلق "انسانی خطوط" سے تھا جس کا احیا نشاۃ ثانیہ کی تحریک احیائے علوم کے دوران ہوا تھا۔ چونکہ کلاسیکی ادب میں مرکزی نکتہ انسان تھا، خدا نہیں (جیسا کہ سسرو Cicero کا کہنا ہے کہ سقراط آسمانوں سے فلسفہ لے کر زمین پر اترا (تھا) اس لیے اس ادب میں انسانی فکر اور انسانی ذہن وفن کو پیش کیا گیا ہے جیسا کہ تاریخ سے بھی ظاہر ہے یہ وہی ادب ہے جسے بعد میں "بشریات" کا نام دیا گیا۔

Humanit arianism

انسان دردی:

وہ نظریہ جو انسانی اقدار کو مرکزی حیثیت دے۔ ایسا اخلاقی اور معاشی پروگرام جو انسانی تکالیف کو کم کرنے کے لیے ترتیب دیا جائے۔ انسانیت پرستی جو فلسفی کامے کا نظریہ ہے۔

Human Rights

بنیادی انسانی حقوق:

موجودہ دور کا یہ اصول کہ انسان کے کچھ بنیادی حقوق ہیں، دراصل انسانی فطری حقوق کی جدید شکل ہے۔ انسانی حقوق مغرب میں سب سے پہلے ایک فلسفی لاک Locke نے ترتیب دیئے تھے۔ بعدازاں انہی حقوق کے لیے انسان کے حقوق کی اصطلاح استعمال کی گئی۔ جو عوامی سطح پر "انسانی حقوق" کی معروف شکل اختیار کر گئی۔ فطری یا انسانی حقوق، وہ حقوق ہیں جو انسان کو بحیثیت انسان حاصل ہونا چاہیں۔ چنانچہ قانون اور بعض معاشرتی انتظامات پر نکتہ چینی کے دوران اکثر انسانی حقوق کا ذکر کیا جاتا ہے۔ 1948ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے "انسانی حقوق کے عالمی منشور" کی منظوری دی تھی۔ اس منشور میں بڑی تفصیل کے ساتھ انسان کے معاشی، معاشرتی اور ثقافتی کے علاوہ سیاسی حقوق کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح انسانی حقوق کی ایک معیاری فہرست وجود میں آ گئی۔ جو بنیادی انسانی حقوق کی ہی فہرست ہے۔ اسی منشور کی رو سے ہر انسان کی آزادی اور مساوات کا حق تسلیم کرتے ہوئے فرد کے حق ملکیت کو بھی تسلیم کیا گیا۔ چنانچہ اس کی رو سے کسی شخص کو اس کے حق ملکیت سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ ہر انسان کو آزادی رائے، آزادی بیان اور آزادی مذہب حاصل ہوگی۔ جماعت سازی اور کسی جماعت میں شمولیت یا عدم شمولیت پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ حکومت کی اساس عوام کے حق رائے دہندگی پر ہوگی۔ رائے شماری خفیہ ہوگی اور ہر انسان کو ترقی کرنے کا پورا موقع دیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

Human Sacrifice

انسانی قربانی:

دنیا کے قدیم ترین مذاہب اور تمدنوں میں پائی جاتی تھی یا پھر افریقہ کے وحشی قبائل اور امریکی ریڈ انڈینوں کے ہاں انسانی قربانی کا رواج عام تھا۔ ہندوستان میں اڑیسہ کے بعض قبائلی علاقوں میں انسانی قربانی کا رواج پایا

ہے۔ لارڈ ہارڈنگ اول کے عہد میں 1844ء۔1848ء میں اس قبیح رواج کو ختم کر دینے کے لیے اقدامات کیے گئے تھے۔ بعد ازاں 1847ء سے 1854ء میں اسے جان کیمپ بیل کی قیادت میں اسے ختم کیا گیا تھا۔

ہمایوں، شہنشاہ:
Humayun, Emporer

نصیر الدین ہمایوں، شہنشاہ ظہیر الدین بابر کا بیٹا اور خاندان خلیفہ کا دوسرا حکمران تھا۔ کابل میں پیدا ہوا۔ باپ کے ساتھ ہندوستان آیا۔ پانی پت کی پہلی جنگ میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ہندوستان آنے سے پہلے بدخشاں کا گورنر رہا تھا۔ باپ کی وفات پر 1530ء میں ہندوستان کا شہنشاہ بنا۔ اس وقت مشرق میں افغانوں کا زور تھا جو بنگال و بہار سے اٹھ کر جون پور اور اس کی اطراف پر قابض ہو گئے تھے ہمایوں گجرات کو فتح کرنا چاہتا تھا مگر اسی اثنا میں فرید خاں عرف شیر خاں نے افغانوں کو منظم کر کے کافی طاقت حاصل کر لی۔ شیر خان نے ہمایوں کو 1540ء میں شکست دی جس کے بعد ہمایوں نے دریا میں چھلانگ لگا کر بمشکل اپنی جان بچائی۔ ہمایوں کو ہندوستان چھوڑ کر ایران جانا پڑا جہاں سے اسے امداد ملی اور اس نے دوبارہ ہندوستان کو فتح کیا اور شیر شاہ سوری کے بیٹوں کو شکست دی اور مغلیہ سلطنت بحال کر دی مگر اس کے بعد خود ہمایوں زیادہ دن نہ جی سکا اور اپنی لائبریری کی سیڑھیوں سے گر کر اس کا انتقال ہو گیا۔

مقبرہ ہمایوں:
Humayun, tomb of

دہلی کی ایک شاندار عمارت جو ریلوے اسٹیشن سے تقریباً ۵ میل کے فاصلے پر بستی نظام الدین کے قریب واقع ہے کہتے ہیں کہ ہمایوں نے خود اپنے مقبرے کو تعمیر کرنے کی جگہ تجویز کر دی تھی۔ اس کی بیگم حمیدہ بانو عرف حاجی بیگم نے عہد اکبری میں اس مقبرے کی تعمیر کرائی اور یہ 1565ء میں مکمل ہوا۔

اصل مقبرے کے گرد ایک وسیع باغ تھا جس کے ارد گرد ایک بلند فصیل تھی اور اس میں دو دروازے تھے۔ ایک مغربی جانب اور دوسرا جنوبی جانب دونوں سنگ سرخ کے بنے ہوئے تھے۔ ان میں سنگ مرمر کی پٹیاں لگی ہوئیں تھیں۔ اصل مقبرہ دوہرے چبوترے پر ہے اور نہایت عمدہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ اس کے عین وسطی کمرے میں ہمایوں کی قبر ہے خود حمیدہ بانو بھی اسی مقبرے میں دفن ہوئی۔ بعد کے زمانے میں تیموری خاندان کے متعدد بادشاہ اور شہزادے اس میں دفن کیے گئے۔ مثلاً جہاندار شاہ، فرخ سیر، عالمگیر ثانی، دارا شکوہ۔ مقبرہ ہمایوں مغلیہ فن تعمیر کا اولین نمونہ ہے اس میں برج تعمیر کیے گئے ہیں۔ آخر زمانہ میں ہمایوں کے مقبرے میں مغلیہ تاریخ کا ایک اہم واقعہ پیش آیا کہ آخری مغلیہ تاجدار بہادر شاہ ظفر نے لال قلعہ سے نکل کر مقبرہ ہمایوں میں پناہ لی تھی اور یہیں سے گرفتار کر کے اسے واپس لال قلعہ میں لایا گیا تھا۔

ہیوم، ڈیوڈ (1711ء۔1776ء):
Hume, David

اسکاٹ لینڈ کا مشہور فلسفی اور مورخ، فرانس میں تعلیم پائی اس نے لاک اور برکلے کے نظریات کو اس نے

ایک متعین تشکیک میں سو دیا تھا۔ 1739ء میں فطرت انسانی On Human Nature پر اس کا پہلا مقالہ شائع ہوا۔ 1748ء میں اخلاقی اور سیاسی مضامین اور تصانیف میں 1751ء میں اخلاقی اصولوں کی تحقیق۔ مذہبی کی فطری تاریخ اور تاریخ انگلستان میں ہیوم کا شمار ارتیابیت پسندوں Sceptics میں ہوتا ہے۔ اس کے فلسفے سے تصوریت کو تقویت ملی اور اثباتیت کے لیے راہیں کھل گئیں۔

Hundred Days of Reform (1898) اصلاح کے سو دن:

چانسلر شری مصلح نے 1898ء میں سیاسی، انتظامی، اور تعلیمی اصلاحات کی اصلاح کی تجویز پیش کی تھی۔ چین نے جاپان 1895ء۔1894ء سے شکست کھانے کے بعد چینی شہنشاہ نے ایک کنفوشی عالم کارنگ یووی Kang Yowei کی تجاویز پر اصلاحات کے اس منصوبے کی طرف توجہ دی تھی۔ شہنشاہ کے اس سو دن کی اصلاح کے پروگرام میں جاپان کا مقابلہ کرنے کے لیے کئی مغربی انداز کی اصلاحات کی گئی تھیں۔ چونکہ اصل اقتدار شہنشاہ کی خالہ ملکہ ایوان کے ہاتھوں میں تھا جس نے ان مغرب نواز اصلاحات کو مسترد کر دیا کہ ان سے اس کے اقتدار کو خطرہ لاحق ہو جاتا تھا۔ اس لیے چین میں دوبارہ قدیمی قدامت پسندی اختیار کر لی گئی۔

Hundred Flowers Movement سو پھول تحریک (1950-57ء):

یہ تحریک چینی راہنما ماؤزے تنگ نے چلائی تھی تا کہ کمیونسٹ حکومت تعمیری خود تنقیدی اقدامات کرے۔ اس تحریک کا نام ایک قدیم چینی مقولے "سو پھولوں کو کھلنے دو" سے لیا گیا تھا۔ حکومت کے حوصلہ دینے پر چینی دانشوروں نے چینی کمیونسٹ پارٹی اور کئی اور ریاستی اداروں پر تنقید کی جو ایک تعمیری تنقید تھی، مگر ماؤزے تنگ نے یہ تنقید برداشت نہ کی اور کئی دانشوروں اور تعلیم یافتہ لوگوں کو اس کی پاداش میں جیل کی ہوا کھانا پڑی۔ اور انہیں دور دراز کے دیہاتی علاقوں میں جلاوطن کر دیا گیا۔

Hundred Years War جنگ سو سالہ (1337ء۔1453ء):

یہ جنگ یورپ کی تاریخ میں انگلستان اور فرانس کے درمیان لڑی گئی تھی۔ شاہان انگلستان فرانس کے علاقوں کے ڈیوک ہونے کی وجہ فرانس کے باج گزار تھے۔ ان کی باہمی مخاصمت اس جنگ کی وجہ تھی۔ اس جنگ کا آغاز 1338ء میں ہوا تھا جب ایڈورڈ سوم نے فرانس کے تاج و تخت پر دعویٰ کیا اور 1340ء میں اس نے خود کو شاہ انگلستان و فرانس کہلانا شروع کر دیا۔ کریسی Cracy اور پائے ٹیرز کی فتوحات کے بعد 1360ء میں عارضی صلح نامہ ہوا لیکن 1367ء میں دوبارہ جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ میں انگلستان نے فرانس میں اپنے تمام مقبوضات کھو دیئے۔ 1403ء میں لڑائی دوبارہ چھڑ گئی اس مرتبہ فرانس کو بار بار شکستوں کا سامنا کرنا پڑا اور شاہ انگلستان ہنری پنجم کو فرانس کے تخت کا جائز وارث تسلیم کر لیا گیا۔ اسی اثنا میں فرانس مشہور خاتون جون آف آرک نے میدان عمل میں قدم رکھا اور لڑائی کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ 1452ء میں جنگ سو سالہ اختتام کو پہنچی اور ماسوائے کیلے کے سرزمین

فرانس پر تمام مقبوضات انگلستان کے ہاتھ سے نکل گئے۔

بغاوت ہنگری (1956ء): Hungarian Revolt

اسٹالن کی وفات کے بعد جب اس کی پالیسیوں پر تنقید کی گئی تو سوویت بلاک کے مشرقی یورپی ممالک خصوصی طور پر پولینڈ اور ہنگری میں کمیونزم کے چنگل سے نکلنے کی تحریک شروع ہوگئی جس نے بعد ازاں بغاوت ہنگری یا انقلاب ہنگری کی شکل اختیار کرلی۔ 19، اکتوبر 1956ء کو ہنگری کی کمیونسٹ پارٹی کی ایک ذیلی تنظیم رائٹرز یونین نے چند قراردادیں پاس کیں جن میں ہنگری میں کل جماعتی بنیاد پر انتخابات کرائے، تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے اور ملک کے کلیدی عہدوں پر فائز اسٹالن نواز افراد کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جب حکومت نے ان مطالبات کا کوئی نوٹس نہ لیا تو 23 اکتوبر 1956ء کو ہزاروں افراد سڑکوں پر نکل آئے اور خلاف کمیونزم بغاوت کا آغاز ہوگیا۔

اسی دن دوپہر کے بعد تک تقریباً 2000 افراد احتجاجی مظاہرے کے لیے ایک قومی ہیرو جوزف برن کے یادگار مجسمے کے سامنے جمع ہوگئے۔ اس احتجاجی مظاہرے کے دوران رائٹرز یونین کے سربراہ پیٹر ویریز Peter Veres نے سب سے پہلے مظاہرین کو اپنی تنظیم کا انقلابی منشور پڑھ کر سنایا۔ پھر ہنگری کے کمیونسٹ پرچم کو پھاڑ کر ہنگری کا قومی پرچم بلند کیا گیا۔ ادھر ایک قوم پرست راہنما ایمرے ناگی Imrenagi کو ہنگری کا وزیراعظم بنادیا گیا جس نے نہ صرف عوام کے ان غیر کمیونسٹ مطالبات کو منظور کرلیا اور ان پر عملدرآمد شروع ہوگیا۔ اور ہنگری کو ایک غیر کمیونسٹ ملک بنانے کا عزم کیا۔ سوویت کو اپنے بلاک کا یوں ٹوٹنا بھلا کیسے بھا سکتا تھا سوویت ٹمانڈے ابھرے ناگی کو فوراً معطل کردیا اور ہنگری کی اس عوامی بغاوت بزور طاقت کچلنے کے لیے ٹینکوں اور بمباروں سے لیس سوویت فوج کو بوڈاپسٹ کالج دیا۔

سوویت یونین کے ان فوجی اقدامات سے ہزاروں افراد مارے گئے اور لاکھوں ملک چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔ ادھر سوویت فوج نے ایمرے ناگی کو معزول کر کے ایک کمیونسٹ راہنما جانوس کیدے Janos Kadery کو وزیر اعظم بنادیا جس نے دوبارہ ملک میں کمیونسٹ نظام رائج کردیا۔

Huns

ہن:

منگولوں کے ان مختلف قبیلوں کا نام جو ہوانگ ہو دریا (چین) کے شمالی اور مغربی علاقوں میں بستے ہیں۔ ہن قبائل کا ذکر دوسری صدی قبل از مسیح میں حملہ آوروں کی حیثیت سے ملتا ہے۔ یہ قبائل 372ء میں براعظم یورپ میں داخل ہوکر ہنگری میں آباد ہوگئے تھے اور آسٹروگاتھ اور جرمن قبائل پر اپنی برتری جتانے لگے تھے۔ اپنے سردار ایٹلا Attila کی قیادت میں انہوں نے مشرقی رومی سلطنت اور گال (فرانس) پر حملہ کیا اور پھر روم پر حملے کی دھمکی دی۔ 453ء میں ایٹلا کی وفات کے بعد اپنے ہی لوگوں کی بغاوت کے سبب ان کی طاقت ختم ہوگئی جس کے نتیجہ میں دوسرے قبائل نے ان کو مسخر کرلیا۔

Hus, John

ہس، جان (1372ء۔1415ء):

چیک مبلغ اور ماہرین دینیات مسیحی میں سے ایک۔ وہ تحریک اصلاح کلیسا کے ہراول دستے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے رومن کیتھولک کلیسا کی بدعنوانیوں کی آواز اٹھائی اور کلیسائی عہدہ داروں پر انگلی اٹھائی۔ جان ہس کے پیروکاروں نے بوہیمیا اور موروایا کی وقفے وقفے سے لڑی جانے والی جنگوں (1419-1478ء) میں حصہ لیا۔

Husayn, Ibne Ali. R.A(680ء۔626ء)

حضرت حسین ابن علیؓ شہید کربلا حضرت امام حسین ابن علیؓ۔ امام حسینؓ کو آنحضرتؐ نے نوجوانان بہشت کا سردار فرمایا۔ آنحضرتؐ کی گود میں کھیلنے کے بعد جب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو والد گرامی قدرؓ نے حضرت عثمانؓ پر باغیوں کے حملے کے دوران مدینہ منورہ میں حضرت حسنؓ کے ہمراہ حضرت عثمانؓ کے مکان کی حفاظت پر مامور فرمایا۔ بعض جنگوں میں بھی شریک ہے۔ حضرت امام حسنؓ کے ترک خلافت کے بعد حضرت امام حسینؓ بھی مدینہ منورہ آ گئے اور پورا وقت عبادت میں گزارنے لگے۔ آپؓ نے اپنی زندگی میں 25 پاپیادہ حج کیئے۔ حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد جب ان کا بیٹا یزید تخت نشین ہوا تو امام عالی مقام نے اس کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ اہل کوفہ نے حضرت امام حسینؓ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے لیے انہیں کوفہ آنے کی دعوت دی اور بہت سے خطوط لکھے چنانچہ امام عالی مقامؓ نے کوفہ جانے کا فیصلہ کیا اور روانگی سے پہلے حضرت مسلم بن عقیلؓ کو حالات کا جائزہ لینے کے لیے کوفہ بھیجا۔ گورنر کوفہ عبیداللہ بن زیاد نے حضرت مسلم بن عقیلؓ اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر دیا اور اہل کوفہ سے یزید کی بیعت لے لی۔ اس وقت تک حضرت امام حسینؓ کوفہ کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔ راستے میں کربلا کے مقام پر انہیں یزید کے سپہ سالاروں نے گھیر لیا اور 10 محرم الحرام 61ھ کو جنگ ہوئی جس میں امام عالی مقام اس وقت کے فاسق و فاجر حکمران یزید کی حکومت کے خلاف لڑتے ہوئے شہید کر دیئے گئے۔ معرکہ کربلا میں تمام حسینیؓ خاندان سوائے امام زین العابدین کے شہید کر دیا گیا۔

Hussein, Saddam

حسین، صدام (1937ء۔2005ء):

عراقی فوجی افسر، سیاستدان اور سابقہ صدر۔ بغداد یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری لی۔ اور بعد ازاں فوج میں کمیشن لے لیا جلد ہی ترقی کر کے کرنل کے عہدے پر فائز ہوا۔ زمانہ طالب علمی سے بعث پارٹی کے رکن تھا۔ جولائی 1968ء میں بعث پارٹی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل چنے گئے۔ جنوری 1974ء میں پارٹی کی آٹھویں کانگریس میں دوبارہ اس عہدے کے لیے منتخب ہوئے۔

جولائی 1979ء میں حسن البکر کے مستعفی ہونے کے بعد صدام حسین کو بعث پارٹی کا سیکرٹری جنرل اور انقلابی کونسل کا چیئرمین منتخب کر لیا گیا۔ 1970ء کے عبوری آئین کی رو سے صدر مملکت اور مسلح افواج کے سپریم کمانڈر کے عہدے پر فائز ہوئے اور اگلے تقریباً تینتیس سال اس عہدے پر فائز رہا۔

ان کے عہد کے اہم واقعات میں 1980ء کی ایران عراق جنگ، 1990ء میں عراق کا کویت پر قبضہ

1991ء کی جنگ خلیج اور 2003ء میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا عراق پر کیمیائی ہتھیار رکھنے کے الزام میں حملہ اہم ہے جس کے امریکہ نے عراق پر اپنا تسلط جمالیا اور خود صدام حسین کو سزائے موت دی۔

حیدرآباد:
Hyderabad

اس نام کے دو مشہور شہر برصغیر پاک و ہند میں ہیں۔ ایک حیدرآباد دکن اور دوسرا حیدرآباد سندھ، حیدرآباد دکن آصف جاہی خاندان کی سابق اسلامی ریاست جس کی بنیاد آصفجاہ اول نے 1724ء میں رکھی تھی۔ اس ریاست کا دارالحکومت حیدرآباد شہر تھا۔ 1948ء میں پنڈت نہرو کے حکم پر بھارتی فوجوں نے چڑھائی کر کے اس ریاست کو بھارت پر جبری طور پر شامل کرلیا۔ حیدرآباد دکن کی سب سے مشہور عمارت چار مینار جامع مسجد ہے جو حیدرآباد کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ حیدرآباد شہر کی بنیاد گولکنڈہ کے بادشاہ محمد علی قطب شاہ نے 1589ء میں رکھی تھی۔ پہلے اس شہر کا نام بھاگ نگر رکھا گیا تھا جو بعد ازاں بدل کر حیدرآباد کر دیا۔ حیدرآباد آج کل بھارت کی ریاست آندھرا پردیش کی راجدھانی ہے۔

"I"

Iberian Peninsula

جزیرہ نما آئی بیریا:

براعظم یورپ کا جنوب مغربی خطہ جو ماضی میں آئی بیریا اور آج کل پرتگال اور اسپین کہلاتا ہے۔ یونانی اس خطے میں آباد لوگوں کو آئی بیرین کہتے تھے جزیرہ آئی بیریا مختلف تاریخی ادوار میں مختلف سیاسی اکائیوں میں منقسم رہا ہے۔ مسلمانوں کی آمد 711ء سے پہلے یہ رومی سلطنت کا ایک حصہ تھا۔ 711ء سے 1492ء تک اس خطے میں مسلمان حکمران رہے بعد ازاں عیسائیوں نے اسے مسلمانوں سے واپس لے لیا اور یہ اسپین اور پرتگال میں بدل گیا۔ پرتگال اور اسپین دونوں ہی نے یورپی اقوام کے دور اکتشاف میں اہم کردار ادا کیا اور امریکہ اور کئی دوسرے خطے انہیں ممالک سے بھیجے گئے مہم جوؤں نے دریافت کئے۔

Ibn Battuta

ابن بطوطہ (1304ء۔1368ء):

مشہور مسلمان سیاح۔ طنجہ میں پیدا ہوا۔ ابن بطوطہ کا سفری ریکارڈ قرون وسطی کے اور کسی سیاح نے نہیں توڑا۔ ابن بطوطہ تیس سال تک مسلسل سیاحت کرتا رہا۔ حج کی غرض سے وہ مکہ پہنچنے کے لیے گھر سے نکلا۔ اور اس نے شمالی افریقہ اور شام کا سفر کیا۔ پھر عرب میں النہرین (عراق) ایران اور ایشیائے کوچک کی سیاحت کی۔ قسطنطنیہ اور کریمیا گیا۔ سمرقند ہوتا ہوا ہندوستان پہنچا جہاں تقریباً آٹھ سال سلطان دہلی کے دربار میں رہا۔ سلطان نے اسے اپنا سفیر بنا کر چین بھیجا۔ ابن بطوطہ جزائر مالدیپ ساحل مالابار، لنکا اور سماٹرا بھی گیا۔ 1350ء میں وہ وطن طنجہ واپس پہنچا۔ بعد ازاں اس نے ہسپانیہ اور مراکش کی سیاحت کی اور صحرائے اعظم کو عبور کر کے ٹمبکٹو اور نائجیریا تک پہنچا۔ اس کے یہ سیاحتی سفر نہایت قابل قدر ہیں کیونکہ ان ملکوں کی تاریخ اور معاشرت کے متعلق اس نے اپنے سفرنامہ میں بہت اہم معلومات درج کی ہیں۔

Ibn Kualdun

ابن خلدون (1332ء۔1406ء):

ابوزید عبدالرحمان ولی الدین ابن خلدون کی شہرت فلسفہ تاریخ اور عمرانی نظریات کی وجہ سے ہے جو اس نے اپنی مشہور تصنیف "مقدمہ ابن خلدون" میں قلمبند کیے ہیں۔ یہ اس کی عظیم الشان تصنیف تاریخ ابن خلدون کا حصہ ہے ابن خلدون تونس میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اس نے فقہ، حدیث، شعر و ادب اور علم التاریخ کی تحصیل کی۔ علم تاریخ میں تبحر حاصل کر کے وہ امام التاریخ کہلایا۔ عالم شباب ہی میں اس نے دربار شاہی میں رسائی حاصل کر لی تھی جلیل القدر عہدوں پر فائز رہا۔ امیر غرناطہ اور حاکم قشتالیہ کے درمیان صلح کے لیے سفیر مقرر ہوا۔ پھر قاہرہ مصر آ گیا یہاں بھی جاہ و عزت نے اس کے قدم چومے۔ سلطان برقوق نے مالکی مسلک کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ جن دنوں امیر تیمور نے دمشق پر حملہ کیا۔ ابن خلدون دمشق میں موجود تھا اور شہر کی فصیل کمندر سے عبور کر کے اس فاتح

شرق کو ملنے کے لیے گیا۔ امیر تیمور نے بھی اس کی عزت کی اور اسے انعام واکرام سے نوازا۔

ابن رشد (1126ء-1198ء):

Ibn Rushd Aviruss

ابوولید محمد بن احمد اندلس کا مشہور و معروف عالم اور فلسفی، طبیب اور قصبہ۔ قرطبہ کے علم دوست اور بارسوخ خاندان میں پیدا ہوا۔ وہیں طب اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ ابن طفیل کے مشورے سے ارسطو کی تصانیف کی شرحیں لکھیں۔ اشبیلیہ، قرطبہ وغیرہ کا قاضی رہا۔ سلطان مراکش ابن یوسف نے 1182ء میں درباری طبیب مقرر کیا اور بعد ازاں قرطبہ کا قاضی بنا دیا۔ ارسطو کی شرحیں لکھنے کے علاوہ افلاطون کی ''جمہوریہ'' کی بھی شرح لکھی امام غزالی کے جواب میں ''تہافتہ التہافتہ'' لکھی۔ فقہ اور ''ہدایت المجتہد'' طب میں کلیات اور مذہب و فلسفہ کی تطبیق میں فصل المقال وغیرہ تصنیف کیں۔

برفانی دور۔ عصر یخ بستہ:

Ice Age

انسان کے دنیا میں آباد ہونے سے قبل زمین پر برف کی تہیں جمی ہوئی تھیں۔ سب سے زیادہ برف انٹارکٹکا اور یورپ کے بڑے حصے پر، شمالی اور جنوبی امریکہ اور ایشیا کے بعض حصوں پر پائی جاتی تھی۔ اس دور کے جانوروں میں ہاتھی، گھوڑے، عظیم الجثہ بھیڑیے، اونٹ اور سور وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ بعد کے زمانے میں انسان بھی آباد ہونا شروع ہو گیا تھا۔

آئیسانی:

Iceni

ایک قدیم برطانوی قبیلہ جو مشرقی انگلستان میں پہلی صدی عیسوی میں آباد ہوا۔ اس کے بادشاہوں نے اپنے سکے جاری کیئے تھے۔ 43ء میں اس قبیلے کے بادشاہ نے رومیوں کی اطاعت قبول کی۔ 47ء، 48ء میں قبیلے کو غیر مسلح کرنے کی کوشش میں زبردست مزاحمت ہوئی جس نے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ 61ء میں اس قبیلے کے بادشاہ کی موت پر رومیوں نے اس کی دولت پر قبضہ کر لیا۔ اس کوشش سے اس کی ملکہ بوڈیکا اور اس کے بچوں کے ساتھ بدسلوکی کی گئی تو اس قبیلے نے بغاوت کر دی جسے رومیوں نے دبا دیا۔

اِکی کاواہ فیوسائی:

Ichikawa Fusae

ایک جاپانی سیاست دان اور نسوانیت کی حامی۔ اس نے جاپان میں مساوی حقوق نسواں کے لیے تحریک چلائی۔ 1924ء میں آزادی نسواں لیگ کی بنیاد رکھی اور جنگ عظیم دوم کے بعد بھی حقوق نسواں کے لیے کوشاں رہی وہ پانچ مرتبہ جاپانی پارلیمنٹ کی رکن منتخب ہوئی۔

آئفے:

Ife

جنوب مغربی نائجیریا کا ایک شہر۔ یہ گیارہویں صدی عیسوی سے اسی نام کے ایک حکمران خاندان کا

دارالحکومت۔ آتشے کے لوگ تانبے اور پیتل کی ظروف سازی کے لیے مشہور تھے۔ سولہویں صدی کے بعد اس شہر کی ثقافت کا زوال شروع ہوا اور یہ گمنامی چلی گئی اور یہ یورپا اسٹیٹ میں بدل گئی۔

Illiad

ایلیڈ:

ایلیڈ وہ رزمیہ شاہکار ہے جس میں ہومر ٹرائے کی جنگ کے آخری سال کے واقعات بیان کیئے ہیں۔ جنگ ٹرائے یونان کی دیگر ریاستوں کے اتحاد اور ٹرائے کے درمیان لڑی گئی تھی۔ افسانوی روایات کے مطابق یہ جنگ دس سال جاری رہی۔ اس جنگ کا محرک خوبصورت ہیلن تھی جو ایلیڈ کے مطابق اسپارٹا کے بادشاہ مینیلاس کی بیوی تھی۔ ہیلن کو ٹرائے کے بادشاہ پریام کا بیٹا اغوا کر لیتا ہے۔ اسپارٹا کے بادشاہ کا بھائی آگا میمنون یونانی بہادروں کا ایک لشکر لے کر ہیلن کی بازیابی کے لیے ٹرائے پر حملہ آور ہوتا ہے۔

24 کتابوں یا ابواب میں منقسم ایلیڈ کی کہانی جنگ ٹرائے کے آخری 54 دنوں کے گرد گھومتی ہے۔ دوران جنگ آگا میمنون اور ایک بہادر ایکلیز Achilles کے درمیان ایک جھگڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ یہ ایکلیز جو ایک عظیم جنگجو ہے محسوس کرتا ہے کہ اسے یونانیوں کے لیے جنگی خدمات کا مناسب صلہ نہیں ملا۔ دوسری طرف آگا میمنون کی سوچ یہ ہے کہ ایکلیز اس کا بحیثیت سپہ سالار احترام نہیں کرتا۔ ایکلیز جنگ سے انکار کر کے اپنے خیمے میں واپس چلا جاتا ہے۔ اور اپنے دوست پیٹروکلس کے قتل کے بعد اس کے انتقام کے لیے دوبارہ میدان جنگ میں اترتا ہے، اور ہیکٹر کو قتل کر دیتا ہے۔ ایلیڈ کی کہانی ہیکٹر کی تدفینی رسومات کے ساتھ اختتام کو پہنچتی ہے۔ ایلیڈ وہ شاہکار رزمیہ نظم ہے جو گذشتہ تین ہزار سال سے جنگ میں رونما ہونے والے المیوں کی داستان کے طور پر پڑھی جا رہی ہے۔ یہ اندھے یونانی شاعر ہومر کے ایک عظیم رزمیہ شاہکار کے طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔

Imam

امام:

عربی لفظ جس کے معنی پیشوا اور نمونہ کے بنتے ہیں۔ یہ لفظ خلیفہ اور امور و معاملات المسلمین کے متولی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ کسی علم خصوصاً مذہبی علوم میں سے کسی ممتاز و مستند استاد یا مصنف کو بھی امام کہتے ہیں مثلاً امام بخاریؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام ابن تیمیہؒ اور امام غزالیؒ وغیرہ۔ پیش نماز کو بھی امام کہتے ہیں۔ شیعہ عقائد کے مطابق آنحضرتؐ کے بعد خدا کی طرف سے ہدایت پر مامور ہونے والے کو امام کہتے ہیں اور منصب حضرت علیؓ، حضرت حسنین طیبینؓ، اور ان کی اولاد میں سے چند عظیم ہستیوں کے لیے مخصوص ہے عباسی خلفا میں سے مامون الرشید نے یہ لقب اختیار کیا تھا۔ ان کے علاوہ امام المسلمین اور لوگوں نے بھی اختیار کیا۔

IMF, see international Monetary Fund

ام حوتپ، دانائے مصر قدیم:

Imhotep

تیسرے خاندان فراعنہ کے اہم حکمران زوسر کی کامیابیوں کا دارامدار اس کے وزیر یا تدبیر اور قدیم مصر کے

ایک دانشمند ام حوتپ پر تھا، ام حوتپ مصر کے قدیم دارالحکومت ممفس میں استاد تھا۔ وہ تاریخ قدیم مصر کا اولین دانشور، مصنف، معالج، مفکر، ماہر تعمیرات، عالم اور منجم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کا نام تحریری طور پر پاپرس پر لکھا پایا ہے۔ پاکستان کے مایہ ناز ماہر مصریات، مرزا ابن حنیف مرحوم نے اپنی تصنیف ''مصر کا قدیم ادب'' میں لکھا ہے کہ ام حوتپ کی ایک تصنیف ''پرس پچرس'' پر اس جگہ موجود تھی جہاں ساڑھے چار فٹ خالی جگہ موجود ہے۔ ام حوتپ دنیا کی وہ اولین شخصیت تھا جس نے دنیا کے پہلے ماہر تعمیرات کی حیثیت سے اہرام زوسر تعمیر کرایا۔ یہ دنیا کی اولین عمارت تھی جو مکمل طور پر پتھروں سے تعمیر کی گئی تھی۔ ام حوتپ کے کارناموں میں اس اہرام کی تعمیر اپنی نوعیت کا سب سے بڑا اولین تعمیراتی کارنامہ ہے۔ اس کے اس کارنامہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دنیا کا اولین جینئس شخص تھا جو اپنے افکار، تخلیقی صلاحیت، پرواز فکر اور قوت اختراع کے لحاظ سے اپنے دور سے بہت آگے تھا۔ قبرستان سقارہ میں اس کا جو مقبرہ ملا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بعد کے زمانوں میں اسے دیوتا صحت کی حیثیت حاصل ہو گئی تھی اور لوگ اس کے مقبرے پر صحت کے حصول کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس کے مقبرے سے بے شمار لق اور میمونوں کی حنوط شدہ ممیاں ملیں ہیں جن کی تعداد دس لاکھ ہے۔

شاہی شہر: Imperial City

چین کے دارالحکومت بیجنگ کا اندرونی شہر جو منگ اور چنگ حکمرانوں کے عہد میں ایک شاہی شہر تھا۔ اس کی تاریخی عمارتوں میں دربار شاہی، سرکاری عمارات اور دفاتر شامل ہیں۔ اس شہر کے گرد ساڑھے چھ میل طویل فصیل تھی۔ اسی شاہی شہر کے اندر ایک ممنوع شہر تھا جس کو ایک اور فصیل نے گھیرا ہوا تھا جس کے گرد اس کی خندق بھی تھی۔ یہ مجموعہ شہر شاہی محلات پر مشتمل تھا ان دونوں شہروں سے ماضی کی چینی شہنشائیت کی شان وعظمت کا پتہ چلتا ہے۔

Imperial Rome. see Roman Empire

اقتدار کامل: Imperium

شہنشائیت کا اصل اقتدار جو رومی جمہوریہ کے عہد میں بھی قائم رہا۔ جب روم میں شہنشائیت منسوخ کر دی گئی اور رومی سلطنت ایک جمہوریہ میں بدل گئی تو اس کے دو قونصلوں کے پاس وہ مکمل اقتدار ہوتا جو رومی شہنشاہیوں کے ہاتھوں میں تھا تاہم ایک شہنشاہ کے مقابلے میں وہ دو ہوتے تھے اور صرف ایک سال کی مدت کے لیے اپنے فرائض انجام دیتے تھے۔ ان کو منتخب کیا جاتا تھا۔ وہ اقتدار جو انہیں ایک سال کی مدت کے لیے حاصل ہوتا تھا اسے امپریم کہا جاتا تھا۔ جو اس وقت کے رومی حکمرانوں کو حاصل ہوتا۔

Impressionism

تاثریت، ارتسامیت:

دیگر فنون لطیفہ اور خصوصاً مصوری میں انیسویں صدی کے اواخر کا فرانسیسی دبستان۔ اس کے پیرو حقیقی تصویر

کے بجائے کسی شے یا منظر کو دیکھ کر اپنے فوری تاثرات کی تصویر کشی کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اکثر براہ راست فطری مناظر کی مصوری کی جاتی تھی رنگوں کے شکست استعمال سے بڑا درخشاں تاثر پیدا کرتے تھے اور دھوپ کی مصوری میں تو خاص طور پر کامیاب تھے۔ یہ تحریک 1870ء میں شروع ہوتی اور 1890ء تک بے حد مقبول ہوگئی۔ اس کے بعد اس کے بیشتر حامیوں نے اسے ترک کر دیا۔ مونے Monei، سیسلے Sisley اور پینسارو Pissarro سے زیادہ قدیم اور زیادہ ثابت قدم تاثریت پسند رہے۔ رینوار اور دا گا بھی اس تحریک میں شامل تھے۔ اس اصلاح کا اطلاق موسیقی کی تحریک پر بھی ہوتا تھا جو فرانس ہی میں شروع ہوئی تھی۔

Inca Civilization

انکا تہذیب (1440ء۔1532ء):

یوروپی اقوام کی آمد سے پہلے کے امریکہ کی ایک تہذیب۔ انکا Inca کا لفظ خصوصاً اس تہذیب میں بادشاہوں کے لیے استعمال ہوتا تھا لیکن رواداری میں اس سے مراد رعایا بھی لی جاتی تھی۔ انکا سلطنت جس کا دارالحکومت کوسکو (پیرو) تھا اس کی بنیاد 1200ء کے لگ بھگ پڑی تھی۔ اس تہذیب میں سلطنت انکا کے انتہائی عروج کا زمانہ شہنشاہ وائنا کاپاک Huayna Kapac کا عہد تصور کیا جاتا ہے جو 1493ء سے 1525ء تک کا ہے۔ وائنا کاپاک کے بعد اس کے دو بیٹوں میں جنگ جانشینی لڑی گئی اور ایک نے کامیابی حاصل کرلی۔ مگر 1533ء میں ہسپانوی حملہ آوروں نے فرانسسکو پزارو کی قیادت میں انکا لوگوں کو شکست دی اور سلطنت کو مسخر کرلیا۔ انکا سلطنت رعایا کے بہبود کی ذمہ دار تھی اور لوگوں کے ذاتی مکانوں یا گھریلو سامان کے علاوہ ہر شے سلطنت کی ملکیت تصور کی جاتی تھی۔ ٹیکس عوام سے محنت و مشقت کی صورت میں وصول کیئے جاتے تھے۔ ان لوگوں کو مہندی Engineering اور زراعت میں بڑا کمال حاصل تھا۔ انہوں نے سڑکوں اور پلوں کے علاوہ پانی کے نکاسی کے لیے نالیاں اور آبیاری کے مراکز قائم کرر کھے تھے۔ زمینوں کی زرخیزی کے لیے یہ کھاد استعمال کرتے تھے۔ فنون اور دستکاری مثلاً پاپوچہ بافی، دھاتوں کی ڈھلائی اور کوزہ گری میں بھی انہیں مہارت تامہ حاصل تھی۔ انہوں نے اپنے ملک کو تحصیلوں میں منقسم کیا ہوا تھا اور ان کی فوج کی تعداد دو لاکھ افراد تھی۔ انکا نے 20 ہزار میل طویل شاہراہیں بھی تعمیر کرر کھی تھیں۔ مگر ان سب تہذیبی ترقیوں کے باوجود یہ یورپی مکاری اور آتشیں اسلحہ سے شکست کھا گئے۔

Indian Ocean

بحر ہند:

دنیا کا تیسرا بڑا سمندر (رقبہ 28350000 مربع میل) یعنی براعظم ایشیا اور براعظم افریقہ کے مجموعی رقبے سے زیادہ ہے۔ اور یورپ جسے آٹھ براعظم اس میں بیک وقت سما سکتے ہیں۔ اس کی گہرائی اوسط 13000 فٹ جاوا کے قریب گہرائی 24400 سے بھی زائد ہے۔ اس سمندر کی مشرقی حد براعظم آسٹریلیا اور جزائر مشرق ہند پر اور مغربی حد افریقہ پر ختم ہوتی ہے۔ اس میں بڑے جزیرے تین ہیں۔ سماٹرا، لنکا اور مڈغاسکر جب کہ چھوٹے جزائر بے شمار ہیں، مثلاً، انڈمان، تکوپاز، مالدیپ وغیرہ اس کے مختلف حصے مختلف ناموں سے معروف ہیں۔ مثلاً خلیج بنگال، بحیرہ عرب، خلیج فارس اور ایک لحاظ سے بحیرہ قلزم Red Sea کو بھی اس کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ پاک و ہند برما اور

مشرقی افریقہ کے بے شمار دریا اس میں گرتے ہیں۔ مشرق میں یہ سمندر بحرالکاہل سے ملا ہوا ہے جب کہ مغرب میں جزائر فلپائن سے۔ اس سمندر کی بڑی بڑی بندرگاہوں میں کراچی، ممبئی، کولمبو، کلکتہ، رنگون، پرتھ اور ممباسا شامل ہیں۔ بحرِ اعظم ایشیا، افریقہ اور آسٹریلیا میں واقع ہیں۔

چین و ہند کی جنگ (1962ء):

Indo-Chinese War

بھارت اور کمیونسٹ جمہوریہ چین کے درمیان ہمالیائی ریاست سکم کے تین سالہ سرحدی تنازعہ نے 26 اکتوبر 1962ء کو چین و بھارت جنگ کی شکل اختیار کر لی۔ دونوں فریقوں نے ایک دوسرے پر جنگ مسلط کرنے کے الزامات لگائے۔

ابتدائی طور پر اس جنگ میں بھارتی فوج کو کچھ کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اس نے چینی فوج کو شمال مشرقی سرحد پر آسام اور تبت کی سرحد پر پیچھے دھکیل دیا۔ اس کے ساتھ ہی کشمیر لداخ اور سکیانگ کے علاقوں میں جنگ چھڑ گئی اور جلد ہی بھارتی فوج پر چینی فوج کی برتری ظاہر ہونے لگی اور بھارت نے اپنی بہت ساری سرحدی چوکیاں کھو دیں، اور شمال مغربی سرحد یعنی لداخ کی فوجی چوکیوں سے بھی بھارتی فوج کو پسپا ہونا پڑا۔ اور اس طرح محاذ پر بھارت کو منہ کی کھانی پڑی۔ نیفا کے محاذ پر بھارتی فوج اپنا ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ گئی اور جلد ہی ان شکستوں سے گھبرا کر بھارتی وزیر اعظم جواہر لال نہرو کا گوا کی فتح کا نشہ ہرن ہو گیا۔ اور بھارت نے کمیونسٹ ملک کی طرف سے حملے کا واویلا کر کے امریکہ سے مدد کی اپیل کی۔

ہندو یورپی زبانیں:

Indo European Language

ہندو یورپی خاندان کے آریائی گروہ کی دو شاخیں ہیں ایک ہندو آریائی، اور دوسرا ایرانین کہلاتا ہے۔ آرید قبل 2000 ق م سے 1500 ق م کے درمیان سرزمین ہند پر وارد ہوئی اور اسی دن سے یہ زبانیں عام بول چال میں آئیں ان میں ہندی اور اردو دو ایسی زبانیں ہیں جو مختلف النوع بولیوں کے ساتھ ساتھ استعمال ہوتی ہیں۔ اس قبیل کی دیگر معروف زبانوں میں بنگالی، آسامی، مرہٹی، سندھی، بہاری، پنجابی، کشمیری، سنہالی اور نیپالی زبانیں شامل ہیں۔

یورپ کی ہندیورپی زبانوں میں یورپ کی بیشتر زبانیں یونانی، لاطینی، رومن، فرانسیسی، کلٹی، روسی، انگریزی، بالٹوسلاوک، آرمینیائی اور البانوی زبانیں شامل ہیں۔

پاک بھارت جنگیں:

Indo - Pakistan Wars

پاکستان اور بھارت میں تین جنگیں لڑی جا چکیں ہیں۔ جو علی الترتیب 1948ء، 1965ء اور 1971ء میں لڑیں گئیں۔

بھارت نے 1948ء میں کشمیر کے متنازعہ علاقے میں جنگ چھیڑ دی جس سے پاکستان کی سرحدوں کے لیے

خطرہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ ان حالات میں پاکستانی افواج کو بھارتی فوج کا مقابلہ کرنا پڑا۔ کیپٹن سرور شہید، کیپٹن عظمت اقبال شہید نے معرکہ کشمیر میں علی الترتیب نشان حیدر اور ہلال جرات کے اعزازات حاصل کیے۔ یہ جنگ بغیر کسی اعلان جنگ کے لڑی گئی۔ یکم جنوری 1949ء کو جنگ بندی عمل میں آئی۔

1965ء کی پاک بھارت جنگ بھی مسئلہ کشمیر پر لڑی گئی، بھارت نے پاکستان پر کشمیری علیحدگی پسندوں کی حمایت کا الزام لگا کر 8 ستمبر 1965ء کو پاکستان پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ بھی بھارت نے بغیر کسی اعلان جنگ کے کیا تھا۔ بھارتیوں کا دعویٰ تھا کہ وہ 72 گھنٹوں میں پاکستان فتح کر لیں گے۔ مگر ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ پاکستان کی بہادر اور غیور افواج نے عوام کی حمایت سے مزین ہو کر اس بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا۔ اور بھارت کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ 23 ستمبر کو دونوں ملکوں میں اقوام متحدہ کی ایک قرارداد کے مطابق جنگ بندی عمل میں آ گئی۔ اس وقت تک پاک فوج بھارت کے اندر دور تک چلی گئی تھیں اور بہت سے بھارتی علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ عالمی مورخین کے مطابق تیسری جنگ یعنی جنگ 1971ء بھارت کی مشرقی پاکستان میں مداخلت کرنے کے بعد 22 نومبر کے لیے مداخلت کی وجہ سے لڑی گئی۔ ایک طویل عرصہ تک مشرقی پاکستان کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے وہ 3 دسمبر 1971ء کو بھارت نے کھلا حملہ کر دیا اور اس موقع پر پاکستان متحد ہو کر 1965ء کی طرح اس بھارتی جارحیت کا 1971ء کو مغربی پاکستان پر بھی چڑھ دوڑا۔ اس مرتبہ مقابلہ نہ کر سکا۔ 5 دسمبر 1975ء کو اقوام متحدہ میں پیش کی گئی جنگ بندی کی قرارداد کو روس نے محض بھارت کو مزید کاروائی کا موقع دینے کے لیے ویٹو کر دیا۔ 6 دسمبر کو قرارداد کا بھی یہی حشر ہوا۔ اور یوں 16 دسمبر 1971ء کو بھارتی افواج ڈھاکا میں فاتحانہ طور پر داخل ہو گئیں۔ اور بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی دو قومی نظریے کو خلیج بنگال میں ڈبو دینے کا دعویٰ کیا۔ یاد رہے یہی دو قومی نظریہ ہی پاکستان کی بنیاد ہے۔

2001ء میں بھارت اور پاکستان میں مسئلہ کشمیر پر ایک چوتھی جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔

Indra

اندرا:

آریاؤں کی وایدک دیوی کے قبضے میں رعد اور طوفان تھے۔ بدھ مت کے عروج کے بعد ان کی جگہ براہما، وشنو اور شیوا نے لے لی۔

Idulgence

مسلمہ، اغماض، عفو گناہ:

رومن کیتھولک کلیسا میں گناہگار کے کچھ اچھا کام کرنے پر اس کی سزا میں تخفیف کا نظریہ جواز منہ وسطی میں گناہوں کے لیے پوپ کی طرف سے معافی ناموں کی خرید و فروخت کا معاملہ بن گیا تھا پوپ کی طرف سے مختلف نوعیت کے گناہوں کے معافی نامے فروخت کیئے جاتے تھے۔ سارٹن لوتھر نے اپنے 95 مشہور زمانہ نکات میں معافی ناموں کی فروخت کے خلاف آواز اٹھائی تھی (1571)ء جو تحریک اصلاح کلیسا کا آغاز ثابت ہوتی تھی۔

Indus, see Harappan Civilization, River Indus

دریائے سندھ:
Indus, River

پاکستان کا شہرۂ آفاق دریا جس کے مختلف نام اس کے مختلف حصوں کے مطابق بھی ہیں۔ مثلاً بالکل ابتدائی حصے میں اباسین، وسطی حصے میں اٹک اور نیلاب، آخری حصے میں سندھ یا مہران۔ یہ دریا 1800 میل لمبا ہے۔ یہ ہمالیہ کے اس حصے سے نکلتا ہے جو تبت میں ہے۔ اس کے منبع کی بلندی 1800 فٹ سے کسی طرح کم نہیں۔ پھر راستے میں پہاڑی ندی نالوں کا پانی سمیٹتا ہوا یہ کشمیر سے ضلع ہزارہ کے میدانی علاقے میں پہنچتا ہے یہاں اس میں دریائے کابل کے علاوہ مغربی جانب سے کرم، گومل، ٹوچی اور بولان آ ملتے ہیں ارمحسن کوٹ کے قریب پنجاب کے پانچ دریا (پنجند) شامل ہو جاتے ہیں۔ صوبہ سندھ میں اس کا ڈیلٹا تقریباً 125 میل وسیع ہے اور ساحل کو گھیرے ہوئے ہے۔ دریائے سندھ کے کنارے وادی سندھ میں ایک بڑی قدیم تہذیب نے عروج حاصل کیا تھا۔ دیکھئے (موہنجودڑو)۔

ہندی، ثقافت اور فن تعمیر:
Indian Culture and Arcaitecture

ہندوستان کا فن تعمیر دلکش زیبائش کا حامل ہے۔ اس کا آغاز 250 ق م میں بدھ درگاہوں، معبدوں، ستوپوں کی تعمیر سے ہوا تھا۔ بعد ازاں ایرانی اور یونانی اثرات اس پر غالب آ گئے۔ گیلے پلستر پر فن تصویر کشی کا عام رواج تھا۔ 1000 ق م سے 1300ء تک جین مت کے فن اور فن تعمیر کا فروغ ہوا کیونکہ تیسری صدی عیسوی سے بدھ مت کا زوال شروع ہو گیا تھا۔ جین مت کے فن تعمیر سے دل نشین معبدوں نے فروغ پایا جن کے گنبد مخروطی یا نوکدار تھے۔ ہندومت کا فن بھی جین مت کے فن کا مرہون منت ہے۔

انڈین نیشنل کانگریس:
Indian National Congress

دیکھئے Congress۔

جنگ آزادی یا غدر ہندوستان (1857ء):
Indian Mutiny

10 مئی 1857ء کو ہندوستان میں جس جنگ آزادی کا آغاز ہوا تھا اسے انگریز مورخ غدر دھلی یا غدر ہندوستان کا نام دیتے ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے لیئے لڑی جانے والی یہ جنگ ناکام ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا اقتدار بھی معدوم ہو گیا۔ اس کے اسباب سیاسی، معاشرتی، مذہبی اور فوجی تھے۔ انہیں دنوں برطانوی ہند کی فوج میں ایسے کارتوس فراہم کیئے گئے جن کے متعلق افواہ تھی کہ ان پر گائے اور سور کی چربی لپٹی ہوئی ہے ان کارتوسوں کو چلانے سے پہلے دانتوں سے چبانا پڑتا تھا۔ ہندوؤں کے نزدیک گائے کی چربی کو مقدس لگانا گناہ عظیم تھا جب کہ مسلمانوں کے نزدیک سور کی چربی قطعی حرام تھی۔ اس لیئے ہندو اور مسلمان دونوں فوجی سپاہیوں نے اپنے حکام کے اس کارتوس کے متعلق احکام ماننے سے انکار کر دیا اور علم بغاوت بلند کر دیا۔ شروع میں اس جنگ کو کامیابی حاصل ہوئی لیکن بعد ازاں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انگریزوں نے اس غدر کی ذمہ داری مسلمانوں پر

ڈال دی اور مسلمانوں کو خوفناک اور اذیت ناک سزائیں دی گئیں۔ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو جلاوطن کر کے رنگون بھیج دیا گیا۔

Indo-Greek, Dynasty of

ہندی یونانی حکمران خاندان:

اشوک اعظم کی وفات 232 ق م کے بعد افغانستان اور شمالی مغربی سرحدی صوبے میں قائم ہونے والا حکمران خاندان، اس کے سربراہوں میں اینٹی روکس اور ڈیمی ٹرائس مشہور ہیں۔ ایک اور ہندی یونانی بادشاہ لائسیا کیداس تھا جس کا دارالحکومت ٹیکسلا تھا۔ آخری ہندی یونانی بادشاہ ہرماؤس تھا جسے پہلی صدی عیسوی میں کشنا بادشاہ کدفائسس نے شکست دی تھی۔

Industrial Revolution

صنعتی انقلاب:

اس اصطلاح کا اطلاق تاریخ انگلستان میں خصوصی طور پر 1750ء۔1850ء تک کے زمانے پر ہوتا ہے۔ جب انگلستان کے معاشی ڈھانچے میں ایک مستحکم زرعی نظام نے جدید صنعتی نظام کی طرف بڑھنے کا انقلاب پیدا ہوا۔ پندرہویں اور سولہویں صدی کی بحری مہمات نے بین الاقوامی تجارت کا دروازہ اہل یورپ پر عموماً اور اہل انگلستان پر خصوصاً کھول دیا تھا۔ سترہویں صدی میں سرمایہ داری نمودار ہوئی۔ پہلے مشین لکڑی کی ہوا کرتی تھیں جو پانی اور ہوا کی طاقت سے چلتی تھیں۔ اٹھارہویں صدی میں دخانی قوت کا استعمال شروع ہوا اور انگلستان دنیا بھر میں پارچہ بافی کا مرکز بن گیا۔ مختلف مشینیں ایجاد ہونے سے صنعتوں میں انقلاب آ گیا جو یورپ کی تاریخ میں صنعتی انقلاب کہلاتا ہے۔ کارخانے فولاد کی صنعت، ریلوے، جہاز اور دخانی کشتیاں سب اسی دور کی پیداوار ہیں۔

Infanticide

طفل کشی:

طفل کشی کا فیصلہ مختلف تہذیبوں میں کچھ خصوصی نسلی گروہوں کو ختم یا کم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ چین میں نومولود بچوں کو قتل کر دینا پیدائش کی شرح کم کرنے کا ایک عام سا طریقہ تھا۔ ایسے ہی بہت سے معاشروں میں بیسویں صدی سے پہلے طفل کشی رائج تھی۔ طفل کشی کے ذریعے اکثر ایسے بچوں کو ختم کیا جاتا تھا جو پیدائشی طور پر کسی کجی یا کمی یا عیب کا شکار ہوتے۔ موجودہ زمانے میں 1978ء میں چین میں ایک بچہ کی حکمت عملی اختیار کرنے کے بعد اولاد نرینہ کے لیے بچیوں کو پیدائش کے فوراً بعد قتل کر دینا عام ہو گیا تھا۔ الہامی کتب، توریت اور قرآن کریم میں فرعون کا بنی اسرائیل کے نومولود بچوں کا قتل کا حکم دینا اور فلسطین کے حکمران ہیروز اعظم کا حضرت عیسیٰؑ کے پیدائش کے موقع پر بیت اللحم میں نومولود بچوں کے قتل کر دینے کا حکم طفل کشی کی تاریخی مثالیں ہیں۔

Inner Mongolia

انر منگولیا:

گھاس کے میدانوں کا ایک علاقہ جو شمالی چین میں واقع ہے۔ یہ ناخوشگوار میدانی علاقے کا حصہ ہے جو شمال میں واقع ہے۔ داخلی انر منگولیا بیرونی منگولیا سے الگ ہے جو ایک الگ آزاد ملک ہے۔ جب کہ انر منگولیا چین کی

ایک ریاست کا حصہ ہے۔ 1949ء میں چین کے ایک کمیونسٹ جمہوریہ بن جانے کے بعد سے اسے منگولیا کو ایک الگ اختیار ریاست کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

انوسینٹ ثالث (1160ء۔1216ء): Innocent III

وہ پوپ جس کی حکمت عملی سے پاپائیت کو عروج اقتدار نصیب ہوا۔ وہ پوپ انوسینٹ ثالث ہے۔ پوپ انوسینٹ چہارم نے چوتھی صلیبی جنگ کا زمانہ پایا اور البی جینز کے خلاف ایک صلیبی جنگ شروع کی۔ پوپ انوسینٹ ہی نے سینٹ فرانسس کے گلیو میں گھوم پھر کر تبلیغ کرنے کے طریقے کو قانونی شکل دی۔ اس نے رومن کیتھولک مسلک کے پھیلاؤ اور اس کو انداد سے بچانے کے لیے کوششیں کیں۔

انوکاؤرو (1835ء۔1909ء): Inoue Kaoru

ان سات سینئر جاپانی کونسلروں میں سے ایک جو میجی دور کے جاپان کو ترقی یافتہ عہد تک لانے انو نے اپنے بچپن کے ایک دوست اینو پیرو بومی کے ساتھ مل کر 1862ء میں برطانوی سفارت خانہ پر یہ جوابانہ حملہ کیا پھر اس کے بعد وہ اینو کے ساتھ مل کر ہی انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے چلا گیا۔ واپس جاپان آ کر اس نے میجی حکومت کی بحالی کی مہم میں حصہ لیا اس نے میجی حکومت کی کئی وزارتوں میں کام کیا اور 1873ء میں نئے ارضیاتی ٹیکس کے محکمے کے قیام کے لیے کام کیا۔ بعد ازاں وہ جاپان کا وزیر خارجہ بھی رہا۔ اپنی عمر کے آخری ایام میں وہ جاپانی شہنشاہ کے مشیر خصوصی کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ اس کی خصوصی مشورت کے دور میں روس و جاپان کے درمیان جنگ لڑی گئی (1904ء۔1905ء)۔

کلیسائی عدالت تعزیر برائے اکاد: Inquisition

ہسپانیہ کے عیسائی حکمران اور کلیسائی عہدے دار بڑے ہی متعصب تھے۔ 1478ء میں انہوں نے کلیسائی عدالت تعزیر برائے الحاد قائم کی جس کا مقصد یہ تھا کہ جو شخص (خصوصاً وہ مسلمان جو جبراً عیسائی بنائے گئے تھے) پادریوں کے عام عقائد و اعمال سے ذرا بھی اختلاف کرنے پر سخت سے سخت سزا دی جائے۔ اس کلیسائی تعزیراتی محکمہ نے ان یہودیوں کو بھی بڑی خوفناک سزائیں دیں جانے لگیں جو میجی بن چکے تھے۔ لیکن مسیحیوں کا خیال تھا کہ وہ خفیہ خفیہ اپنے پرانے مذہب پر قائم ہیں۔ یہی کلیسائی عدالت تعزیر برائے الحاد غرناطہ پر عیسائیوں کا ہو جانے کے بعد مسلمانوں کے خلاف بھی استعمال ہوئی اور لاکھوں مسلمان جو عیسائی ہو گئے تھے الحاد کے الزام میں زندہ جلا دیئے گئے کہ ان پر الزام تھا کہ وہ خفیہ طور پر اسلام پر قائم ہیں۔ بعد ازاں مسیح بھی اس عدالت کی سخت گیریوں کا ہدف بنے اور گلیلو جیسے سائنسدانوں کو بھی اس عدالت میں پیش کیا گیا۔

مسیحی دینیاتی ادارہ: Institutes of the Christian Religion

جان کیلون نے اصلاح کلیسا کی دفاع میں سولہویں صدی میں جو دینیاتی مقالے لکھے وہ پروٹسٹنٹ تاریخ میں

بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس کا پہلا مقالہ 1536ء میں لاطینی زبان میں شائع ہوا تھا۔ اس کو مزید مفید بنایا اور اس کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا۔ کیلون کی یہ تصنیف بنیادی کیلونی دینیات کی تشریح کرتی ہے۔ کیتھولک عقائد سے اس اختلاف کو اصولوں کی بنیاد پر ظاہر کرتی ہے۔ اس کا اختلاف رومن کیتھولک عقائد سے ایسے بنیادی اصولوں پر تھا جو جاپانی حیثیت اور پوپ کی بالادستی کو مسترد کرتے ہیں۔ صرف ایمان کو شرط مذہب قرار دیتے ہیں اور قضاوقدر کے مسئلے کو سلجھا کر پیش کرتے ہیں۔ کیلون کا نظریہ تھا کہ بائبل خدا کے قانون کا واحد اور حتمی ذریعہ ہے اور آدمی کا فرض ہے کہ اس کی تشریح کرے اور نظام دنیا قائم رکھے۔ وہ جینوا گیا اور اس نے اپنے نظریات اپنی تصنیف میں سمو کر شائع کرائے تھے۔

International Monetary Fund (I.M.F) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ:

ایک بین الاقوامی مالیاتی ادارہ جس کی بنیاد واشنگٹن میں 1945ء میں رکھی گی۔ یہ جنگ عظیم دوم کے بعد عالمی مالیاتی طور پر بحالی کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ اس کے قیام میں سب سے اہم کردار جان مینیارڈ کینی ohn Maxnard Keyines نے ادا کیا تھا۔ جو اس کا تجویز کندہ بھی تھا۔ یہ ایک بااختیار ادارہ ہے۔ 1947ء میں یہ اقوام متحدہ سے ملحق ہوا۔ صدر دفتر واشنگٹن میں ہے۔ اس کا فنڈ نو ارب بیس کروڑ تھا جو رکن ممالک کی درخواستوں پر غیر ملکی سکہ مہیا کرنے اور بین الاقوامی قرضے چکانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ 1982ء میں اس کے رکن ممالک کی تعداد 141 تھی جو بڑھ کر 200 سے زائد ہو چکی ہے۔

Investiture Cantroversy عہدوں کا تنازعہ:

رومن کیتھولک کلیسا اور سیکولر اتھارٹیوں صدی کے درمیان کلیسائی عہدہ داروں کو مقرر کرنے کا تنازعہ بشپ اور ایبٹس Abbots کا کلیسا میں ایک خصوصی حلقہ اثر ہوتا ہے۔ مگر سیکولر اتھارٹیاں خصوصاً شاہان بھی کلیسائی عہدوں پر نامزدگی کا حق رکھتے تھے۔ 1075ء میں پوپ گریگوری ہفتم کو ہنری چہارم آف جرمنی نے اس مسئلے پر چیلنج کیا تھا۔ یہ مسئلہ کہیں جا کر 1122ء میں کنکارڈ آف وارمز نے حل کیا تھا اور کلیسا کے اندرونی معاملات کو اہل کلیسا پر چھوڑ دیا تھا۔ اور اس طرح ریاست اور کلیسا کے معاملات میں سادہ سی علیحدگی عمل میں آ گئی تھی۔

Ionians آئیونی:

مغربی ایشیائے کوچک میں واقع قدیم یونانی نوآبادی آیونا کے باشندے اور آیونی یونانی تہذیب۔ آیونا پر لیڈیا اور ایران نے حملے کئے تھے اور ایرانیوں نے انہیں اپنا باج گذار بنا لیا تھا۔ آیونی باشندوں نے 490ق م میں خود کو ایرانی باج گذاری سے آزاد کرانے کی کوشش کی جو ایتھنز اور ایران کی جنگ کی شکل اختیار کر گئی کیونکہ ایتھنز آیونا کی امداد کو پہنچا تھا۔

Ionic Order آیونی فن تعمیر:

قدیم یونانی فن تعمیر کی ایک طرز جس کی نمایاں خصوصیت اس کا وہ ستون ہے جس کے سرستون کے دونوں طرف طومار (گول لپٹے ہوئے کاغذ) کی شکل کے مرغولے ہوتے ہیں۔

اقبال، محمد علامہ (1877ء-1938ء): Iqbal, Mohammad, Doctor

عظیم مسلمان مفکر اور شاعر۔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ کشمیری برہمنوں کے اس خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو تقریباً دو سو سال پہلے اسلام لایا تھا۔ پنجاب یونیورسٹی سے فلسفہ میں ایم اے کیا۔ کچھ عرصہ تک اورینٹل کالج اور گورنمنٹ کالج میں فلسفہ اور تاریخ کے استاد رہے۔ 1905ء میں بیرسٹری کی تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے۔ پھر جرمنی سے پی ایچ ڈی کیا۔ چند ماہ یونیورسٹی کالج لندن میں پروفیسر آرنلڈ کے رخصت کے موقع پر ان کی جگہ عربی پڑھائی پھر واپسی پر لاہور میں گورنمنٹ کالج میں فلسفہ کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہو گئے برطانوی حکومت ہند نے ادبی خدمات پر سر کا خطاب دیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے اپنے مشہور زمانہ خط۔ الہ آباد میں پاکستان کا تصور پیش کیا جس کی بنیاد پر بالآخر پاکستان کی تخلیق ہوئی۔ دوسری اور تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئے ساتھ ہی اسپین کی سیاحت کی۔ مسجد قرطبہ کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے اور اس میں انہوں نے سات سو بعد نماز ادا کی ان کی مشہور زمانہ نظم مسجد قرطبہ اسی سفر کی یادگار ہے۔ 21 اپریل 1938ء کو لاہور میں وفات ہوئی۔

ایران کو غیر قانونی اسلحہ کی فراہمی کا مسئلہ: Iran-Contra Affair

امریکہ کا ایک سیاسی اسکینڈل جو ایران کو غیر قانونی طور پر صدر رونالڈ ریگن کے عہد صدارت میں میزائلوں کی سپلائی کے متعلق ہے جو بیروت میں یرغمال ہونے والوں امریکیوں کو چھڑانے کے لیے کی گئی تھی۔

30 نومبر 1986ء کو اس انکشاف کے بعد کہ ریگن انتظامیہ ایران کو اسلحہ فراہم کرتی ہے اور اس اسلحہ کی آمدنی سے نکاراگوا کے باغیوں کی مدد کرتی ہے صدر ریگن کی کرسی صدارت خطرے میں پڑ گئی کیونکہ ایران کے خلاف امریکہ کی جو خارجہ حکمت عملی رہی تھی اس کے مطابق ایران کو ہتھیار فراہم کرنا ایک برعکس معاملہ تھا۔ اس طرح ریگن انتظامیہ اپنے بنائے ہوئے اصولوں کے خلاف خود عمل پیرا تھی۔ جب یہ خبر پھیلی تو صدر ریگن کو کانگریس کے سامنے اعتراف کرنا پڑا کہ 18 ماہ پہلے انہوں نے ایران کو اسلحہ فراہم کیا تھا۔ بعد ازاں یہ انکشاف بھی ہوا کہ اسلحہ کی اس فراہمی کا دوسرا مقصد لبنان میں قید امریکی یرغمالیوں کی رہائی تھا۔

ایران میں یرغمال کا بحران: Iran Hostage Crisis

4 نومبر 1979ء کو تہران میں واقع امریکی سفارت خانے کی دیوار پر کچھ ایرانی طلبا اپنے نعرے تحریر کر رہے تھے کہ سفارت خانے کے محافظین نے انہیں دیوار پر لکھنے سے منع کیا۔ طلبا محافظوں کے منع کرنے پر مشتعل ہو گئے اور انہوں نے اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ جن کی تعداد 500 کے لگ بھگ بتائی گئی۔ سفارتخانے کی عمارت پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت سفارت خانے میں 65 امریکیوں سمیت تقریباً 100 افراد موجود تھے۔ تہران میں واقع امریکی

سفارت خانہ مشرقِ وسطیٰ اور برصغیر میں امریکی مفادات کے تحفظ کا سب سے بڑا مرکز سمجھا جاتا تھا۔

ان انقلابی ایرانی طلبا نے جنہیں ایرانی حکومت کی مکمل حمایت حاصل تھی۔ یرغمالیوں کی رہائی کے بدلے میں شہنشاہ ایران کو ایران کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ امریکی حکومت نے ایرانی طلبا کا یہ مطالبہ ماننے سے انکار کردیا اور جوابی کاروائی کے طور پر امریکہ سے تمام ایرانی طلبا کو ملک بدر کردیا اور ایران سے تیل کی درآمد پر پابندی لگادی۔ امریکی بینکوں میں ایران کے تمام اثاثے منجمد کردیئے گئے مگر ایرانی طلبا اپنے موقف پر قائم رہے تاہم چند دنوں بعد انہوں نے آیت اللہ خمینی کے حکم پر یرغمالی خواتین اور سیاہ فام امریکی باشندوں کو رہا کردیا۔ امریکی سفارت خانے کی عمارت میں 53 افراد 21 جنوری 1981ء تک محصور رہے۔ اور کہیں جا کر اس دن رہا ہوئے۔ اس دوران امریکہ نے یرغمالیوں کو رہا کرانے کے لیے جائز اور ناجائز کئی اور اقدامات کیئے۔ جن میں سے ایک اپریل 1980ء کو آپریشن ایگل کلا (Eagle Claws تھا جو ناکام رہا اور اس میں امریکہ کے کئی طیارے اور ہیلی کاپٹر گر کر ایرانی صحرا میں تباہ ہو گئے۔

see Operation Eagle Claws.

ایران عراق جنگ (1980ء۔1988ء): Iran-Iraq War

ایران میں آنے والے اسلامی انقلاب کے بعد ایران کے ہمسایوں کا خوفزدہ ہونا قطعی قدرتی تھا۔ وہ اٹھارہویں صدی میں آنے والے انقلاب فرانس کے بعد فرانس کے ہمسایہ ممالک کی طرح ہی خوفزدہ تھے۔ عراق ایران کا قریبی ہمسایہ ہے اور اس نے ایران کے انقلاب کے بانی امام خمینی کو بھی ایک عرصہ تک پناہ دے رکھی تھی۔ اب عراق کو ان سے خطرہ تھا کہ وہ کہیں ایران ہی کی طرح عراق میں بھی انقلاب برپا نہ کردیں۔

عراق نے انقلابی خطرات سے بچنے کے لیے اور ایران کو کمزور سمجھ کر اس سے کچھ مطالبات کیئے جو ایران کے لیے تسلیم کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھے۔ مثلاً عراق نے ایران سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے صوبے خورستان کو جو عرب اکثریت کا صوبہ تھا خود مختاری دے دے۔ آبنائے ہرمز میں واقع تین جزیروں کو عراق کے حوالے کردے اور عراق کو یہ یقین دہانی بھی کرائے کہ ایران کے انقلابی اثرات عراق میں داخل نہیں ہوں گے۔

ایران نے یہ مطالبات ترک کردیئے جس کے نتیجے میں عراق نے بلا اشتعال 23 ستمبر 1980ء کو ایران پر حملہ کردیا اور پہلے ہی دن ایران کے آبادان شہر میں ایران کی تیل کی اہم تنصیبات کو شدید نقصان پہنچایا۔ جس کے بعد ایران نے بھی عراق کے خلاف جوابی کاروائی کی اس طرح ایران اور عراق دونوں ہی ایک طویل جنگ کی لپیٹ میں آگئے جو تقریباً آٹھ سال جاری رہی اور 1988ء میں اختتام پذیر ہوئی۔

جنگ عراق (1991ء): Iraq - War

1990ء میں عراق کے کویت پر قبضہ کرنے کے بعد 15 جنوری 1991ء اقوام متحدہ کی عراق کو دی گئی ڈیڈ لائن تھی کہ عراق کویت کو خالی کردے ورنہ جنگ کے لیے تیار رہے۔ جب یہ ڈیڈ لائن گزر گئی اور عراق نے کویت کو

خالی نہ کیا تو 16 جنوری 1991ء کو اقوام متحدہ کی امن فوج جس کا کرتا دھرتا امریکہ ہی تھا عراق پر فضائی حملہ کر دیا جو جنگ عراق 1991ء کا آغاز تھا۔ اس فضائی حملے کا نام آپریشن ڈیزرٹ سٹارم رکھا گیا تھا۔ اس آپریشن کے دوران اتحادی فضائیہ نے بغداد پر مسلسل اور زبردست بمباری کی اور میزائلوں کے اتنے شدید حملے کیے کہ بغداد کا کیا کرا ختم کر دیا۔ عراق جو فضائی حملوں سے پہلے ہی ادھ موا ہو چکا تھا اب اسی زمینی جنگ کی تاب نہ لا سکا اور صرف 100 گھنٹے بعد اس جنگ میں ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گیا۔ صدام حسین نے اس زمینی جنگ کو "ام الحرب" کا نام دیا تھا۔ اس جنگ میں فیصلہ کن موڑ 26 فروری کو آیا جب امریکی فوجیں جنوبی عراق میں دریائے فرات کے کنارے پہنچیں اور برطانوی اور فرانسیسی فوجی دستوں کی مدد سے ایک پہلودار جنگ کا آغاز کیا اور جلد ہی چھ ڈویژن عراقی فوج کو گھیرے میں لے لیا۔ اس کے بعد امریکی اور برطانوی ٹینکوں نے عراقی فوج پر گولہ باری شروع کر دی۔ اور یوں عراقی فوج نرغے میں آ گئی اور کسی طرف بھی نکلنے کا راستہ نہ رہا۔ فضاؤں میں امریکی طیارے چھائے ہوئے تھے۔ اتحادی جنگی بحری جہاز عراق ساحلوں کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے اور دور مار توپوں سے گولہ باری کر رہے تھے ان حالات میں عراق کے پاس ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس طرح 28 فروری کو جنگ عراق اختتام کو پہنچی۔

جنگ عراق (2003ء):

Iraq - War

کیمیائی ہتھیاروں کا بہانہ بنا کر امریکہ بہادر نے مارچ 2003ء میں عراق پر حملہ کر دیا۔ اس حملے کا نام امریکہ "عراقی فریڈم" رکھا۔ صبح سویرے 19 مارچ 2003ء کو صدر صدام حسین اور دوسرے عراقی راہنماؤں کی رہائش گاہوں پر فضائی حملے سے اس جنگ کا آغاز کیا گیا۔ پھر زمینی حملہ کویت کی طرف سے شروع کیا گیا اور جنوبی عراق میں امریکی فوجی دست پیشقدمی کرنے لگے۔ 20 مارچ کو وسیع پیمانے پر حملے شروع کر دیئے گئے۔ 23 مارچ کو اتحادی افواج کو عراق کے جنوبی شہر نصیریا میں شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ عراقی افواج نے 12 امریکی فوجی گرفتار کر لیئے۔ 25 مارچ کو امریکہ نے زمینی حملوں کی پالیسی میں تبدیلی کی کردوں کے قبضے والے علاقے سے ایک نیا محاذ کھولا گیا۔ 27 مارچ کو ایک بار پھر بغداد کی حکومتی عمارتوں پر گولہ باری شروع کی گئی۔ 28 مارچ کو نجف اشرف کے قریب عراقی خودکش بمباروں نے 4 امریکی فوجی ہلاک کر دیئے۔ 5 اپریل 2003ء کو امریکی فوج نے ٹینکوں اور دوسری فوجی گاڑیوں کی مدد سے بغداد پر حملہ کیا اور شہر میں داخل ہو گئے اور عراقی فوجوں سے جنگ شروع ہو گئی۔ اس جنگ میں بہت سے عراقی فوجیوں نے امریکیوں کا ساتھ دیا اور یوں جدید زمانے کا سقوط بغداد رونما ہو گیا جو ہلاکو خان کے ہاتھوں تیرہویں صدی میں رونما ہونے والے سقوط بغداد سے کہیں زیادہ ہلاکت خیز اور نقصان دہ تھا۔ صدر صدام حسین اس دوران بغداد سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔

Irsh Potato Famine. see Potato Famine.

آئرش ری پبلکن آرمی (IRA):

Irsh Republican Army

آئرلینڈ کی ایک دہشت گرد تنظیم جو آئرلینڈ کے دونوں حصوں کو متحد کرنا چاہتی ہے۔ آئرلینڈ میں قوم پرستی کی آغاز انیسویں صدی کے آخری عشروں میں ہوا تھا۔ اور آزادی کی تحریکیں مثلاً سن فین Sinn Fein کوششوں سے ہٹ کر جنگجویانہ طریقوں سے آزادی کے حصول کی خواہاں تھیں۔ 1919ء میں سن فین نے آئرش ری پبلکن آرمی نامی تنظیم تشکیل دی۔ اسی دوران جب آئرش فری سٹیٹ قائم کی گئی اور شمالی آئرلینڈ جو سترہویں صدی سے پروٹسٹنٹ عقائد کا حامل ہے اور برطانیہ عظمیٰ کا حصہ رہا ہے آئرش ری پبلکن آرمی نے شمالی اور جنوبی آئرلینڈ کو متحد کر دینے کی کوششوں کا آغاز کر دیا۔ اور اس مقصد کے لیے تشدد اور بمباری کا راستہ اختیار کیا۔ 1950ء کی دہائی میں اس کی دہشت گردی بڑھ گئی۔ 1969ء میں IRA آفیشل IRA میں تبدیل ہو گئی اور اس نے تشدد اور دہشت گردی کے راستے کو ترک کر دیا۔ مگر مکمل طور پر اس تنظیم نے پر تشدد کارروائیاں ترک نہیں کیں۔ 2005ء میں اس تنظیم نے اعلان کیا کہ اس نے اپنا اسلحہ جمع کروا دیا ہے۔

Iron Age

آہنی دور، لوہے کا زمانہ:

لوہے کے زمانے سے مراد وہ زمانہ ہے جب انسان نے لوہے کے استعمال کی تیکنیک میں مہارت حاصل کی اور یہ سیاہ دھات جو تانبے اور کانسی سے کہیں بہتر تھی انسان کے استعمال میں آئی۔

لوہے کے زمانہ کا آغاز دراصل حتیوں Hititesکے عہد تقریباً 2000 ق م سے ہوتا ہے۔ حتیوں نے دیگر اقوام عالم پر اپنے لوہے کے ہتھیاروں کی وجہ سے غلبہ پایا تھا۔ اس کے بعد ہمیں لوہا 1000 ق م میں بنی اسرائیل کے پیغمبر اور بادشاہ حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں میں موم ہوتا ہوا نظر آتا ہے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ مختلف اقوام عالم میں لوہے کا زمانہ مختلف ہے مثلاً 800 ق م میں یونان میں لوہے کا زمانہ نظر آتا ہے۔ چینی قوم کا لوہے کا زمانہ 600 ق م سے شروع ہوتا ہے اور 500 ق م کے بعد یورپ میں لوہے کی اشیا سازی کی جو تیکنیک اپنائی گئی وہ بغیر کسی تبدیلی کے ازمنہ وسطیٰ میں جاری رہی۔ لوہے کے زمانے کی تقسیم مورخین نے اس طرح کی ہے۔

۱۔ دور شجاعت ایک ہزار قبل از مسیح سے ولادت مسیح تک۔
۲۔ دور ظلمت ولادت مسیح سے 600 عیسوی تک۔
۳۔ دور نہضت 600 عیسوی سے 1200 عیسوی تک۔
۴۔ دور جمود 1200 عیسوی سے 1500 عیسوی تک۔

ان ادوار میں انسانوں نے لوہے کے اوزاروں کی تیاری میں مہارت تامہ حاصل کی۔

اروکوئیس:

Iroquois

امریکی سرخ ہندی جو اروا کوئین زبان بولتے تھے اور جنہوں نے شمالی امریکا میں اروکوئیس وفاق قائم کر رکھا تھا۔ اروکوئیس ریڈ انڈین زیادہ تر آج کے نیویارک، پنسلوانیا، اونٹاریو اور کیوبیک میں رہتے تھے۔ ان کے وفاق میں

کے یا گا Cayuga، چیروکی Cherokee، ہیورون Huron اور موہاک Mohawk۔ ریڈ انڈین قبیلے شامل تھے۔ یہ زراعت پیشہ اور لمبے گھر بنا کر رہتے تھے۔

اردوکیس وفاق یا لیگ آف اردوکیس پانچ قبیلوں کی ایک تنظیم تھی جو سولہویں صدی کے آخر سے لے کر اٹھارہویں صدی تک قائم ہوئی۔ تاہم اردکیس کی تعداد کبھی بھی 12000 سے زائد نہیں رہی اور ان کی فوج 2000 افراد پر مشتمل تھی۔

ازابیلا آف کیسٹائل (1451ء۔1504ء): Isabella of Castle

تخت ایہ Castile اور لیون Leon کی ملکہ جس نے آراگان کے فرڈیننڈ پنجم سے شادی کی۔ ازابیلا کے اتحاق فرمانروائی کو جوانا لابیلٹرا ایبنجا Juana La Belranja نے 1479ء تک چیلنج کیا اور خانہ جنگی جاری رہی۔ کیتھولک بادشاہ فرڈیننڈ سے شادی کے بعد ازابیلا متحدہ اسپین کی پہلی ملکہ بن گئی۔ سقوط غرناطہ کی مہم میں وہ فرڈی ننڈ کے ساتھ شریک تھی۔ نئی دنیا کے تلاش کنندہ کولمبس کو اس نے زر راہ اور دیگر خرچے مہیا کیئے جس کے بعد کولمبس نئی دنیا کی تلاش میں مغرب کی سمت میں نکلا تھا۔

عیسیاہؑ: Isaiah

بنی اسرائیل کا ایک نبی جس نے پیشین گوئی کی تھی کہ یہودیوں کی جنوبی ریاست یہودا صرف اس صورت میں محفوظ و مامون رہ سکتی ہے کہ بنی اسرائیل کے لوگ اپنے گناہوں کی خدا سے معافی مانگیں۔ گناہوں سے معافی کا یہ تصور بعد ازاں یہودی مذہب کا ایک لازمی جز بن گیا۔ عیسیاہ نے یہودا کے محفوظ رہنے کی پیشین گوئی اس وقت کی تھی جب شمالی ریاست اسرائیل کو آشوریہ والوں نے تاراج کر دیا تھا اور خطرہ تھا کہ وہ یہودا کو بھی پامال کر دیں گے۔

مسجد اصفہان: Isfahan Mosque

ایران کے شہر اصفہان کی ایک عالیشان شاہی مسجد۔ اسے صفوی خاندان کے مشہور حکمران عباس اعظم (1586ء۔1628ء) نے تعمیر کرایا تھا۔ اور اسے ایک عظیم تعمیراتی شاہکار قرار دیا جاتا ہے۔ یہ مسجد سولہویں صدی عیسوی کے پہلے عشروں میں تعمیر کی گئی اور مستطیل شکل کی عمارتوں کا ایک مرقع ہے اصفہان میں عباس اعظم کا ایک محل بھی یادگار عمارت ہے۔

آئیسیس (دیوی): ISIS

قدیم مصری صنمیات Mythology میں فطرت کی دیوی جس کی پرستش تقریباً 1700 تا 1100 قبل از مسیح میں مصر میں شروع ہو کر بحیرہ روم کے دیگر علاقوں تک پھیل گئی تھی۔ یہ تمام دیویوں کا بدل قرار پائی اور اس کا دین قدیم عیسائیوں کے لیے سخت ترین حریف ثابت ہوا۔ مصری دیومالا میں یہ اوسائرس دیوتا کی وفادار بیوی اور بہن بتائی گئی ہے۔ یہ ہورس کی ماں تھی۔ جب اوسائرس کو اس کے بھائی سیت نے قتل کر دیا اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے

کر کے منتشر کر دیئے تو آئیسس نے ان ٹکڑوں کو جمع کر کے اوسائرس کو بحال کیا اور وہ مردوں کا حکمران بن گیا۔ اس کا بیٹا ہورس (سورج) انتقام لیتا ہے۔ مصری دیومالا کے مطابق آئیسس تمام عالم کی ماں تھی۔ اور ہر قسم کے جادو پر قدرت رکھتی تھی۔ اس کی پرستش کے مرکز ممفس اور ابائیڈس تھے۔

Islam (Arabic for Submission)

اسلام (مادہ سلم):

لغوی معنی صلح، سلامتی، اطاعت اور حوالگی کے ہیں۔ اصطلاح میں یہ اس دین کا نام ہے جو اللہ کے سچے رسولوں اور ہادیوں کے ذریعے سے انسان کی ہدایت کے لیے آتا رہا۔ اس کا آخری اور اتم و اکمل مظہر وہ دین مقدس ہے جو قرآن مجید کی شکل میں ختم المرسلین حضرت محمدؐ پر نازل ہوا۔ یہی وہ دین ہے جس کی تکمیل کی بشارت حجتہ الوداع کے موقع پر آنحضرتؐ کو دی گئی۔ اس کے پانچ ستون وہ عبادات ہیں یعنی توحید، نماز، روزہ، زکواۃ اور حج۔ انہیں کو اسلام کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔

Ismail, Shah, Safavid

اسمٰعیل، شاہ صفوی (1487ء-1524ء):

شاہ ایران اور بانی خاندان صفویہ، آق قویونلو ترکمانوں کو شکست دے کر اس نے شروان پر قبضہ کیا اور تبریز کو دارالحکومت بنا کر صفوی خاندان کی بنیاد رکھی۔ بعد ازاں اس نے ازبک حکمران شیبانی خان کو شکست دی۔ پھر اسے عثمانی سلطان سلیم سے بھی جنگیں پیش آئیں۔ سلطان سلیم نے اسمٰعیل شاہ کو شکست فاش دی تھی۔

Israel

اسرائیل (جدید ریاست):

فلسطین کا وہ حصہ جو بحیرہ روم کے کنارے یہودیوں کی مستقل حکومت قائم کرنے کے اعلان بالفور کی رو سے جبراً وجود میں آیا۔ 11 مئی 1949ء کو اسرائیل اقوام متحدہ کا رکن بن گیا تھا۔ اسرائیل کے قیام کے ساتھ ہی یہودیوں نے لاکھوں عربوں کو جو پشت ہا پشت سے فلسطین میں آباد تھے گھروں سے نکال کر باہر کیا تھا۔ اسکے وجود میں آنے کے بعد سے اسرائیل اور عرب ممالک میں جنگیں پیش آتی رہیں ہیں۔

Israel, Ancient

اسرائیل۔ قدیم:

حضرت یعقوبؑ کی اولاد بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی کیونکہ حضرت یعقوبؑ کا لقب اسرائیل تھا۔ ان کے بارہ فرزندوں سے بارہ قبیلے وجود میں آئے۔ حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد اسرائیل کی حکومت دو حصوں میں منقسم ہو گئی تھی۔ شمالی سلطنت اسرائیل کہلاتی تھی جب کہ جنوبی سلطنت ''یہودا'' کے نام سے مشہور ہوئی تھی۔

Isrealites, The

بنی اسرائیل:

حضرت یعقوبؑ کے دس بیٹوں اور دو پوتوں (حضرت یوسفؑ کے بیٹے) کے نام پر بارہ یہودی قبائل بنی

اسرائیل کہلائے۔ ان کے نام ریوبن، سائمیون، یہودا، زیبولون، اساچر، دان، گاد، اشیر، نفتالی، بنجمن، افرائیم اور منسی تھے۔ جب کہ تیرہواں قبیلہ لیوی تھا جسے کنعان میں کوئی جگہ نہ ملی۔

جنگ اسوس (333 ق م):

Issus, Battle of

سکندر اعظم کی فتح ایشیا کی مہم کی ایک اہم جنگ جو شہنشاہ ایران دارا سوم کے درمیان ایرانی شہر ایسوس کے قریب ایک تنگ پہاڑی میدان میں لڑی گئی۔ ایسے مقامات پر قلیل التعداد دشمن کو بھی کوئی بڑا لشکر مغلوب نہیں کر سکتا۔ شہنشاہ ایران اپنے ایک غیر دانشمند مصاحب کے مشورے پر ایسے میدان میں خیمہ زن ہو گیا تھا، سکندر اعظم نے اس کی اس غلطی سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور جلد ہی میدان جنگ میں کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ دارا نے جب یہ مایوس کن صورتحال دیکھی تو وہ میدان سے فرار ہو گیا اور میدان سکندر اعظم کے ہاتھ رہا۔ اس جنگ میں بہت سا مال غنیمت اس کے ہاتھ لگا۔

استنبول:

Istanbul

یہ ترکی کی ایک عظیم الشان بندرگاہ اور سلطنت عثمانیہ کا دارالحکومت ہے۔ ماضی میں اس کا نام قسطنطنیہ تھا اور یہ بازنطینی سلطنت کا دارالحکومت تھا۔ یہ شہر آبنائے باسفورس کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ 1930ء میں سرکاری طور پر اس کا نام قسطنطنیہ کی بجائے استنبول رکھا گیا تھا۔ 1923ء تک یہ جمہوریہ ترکیہ کا دارالحکومت رہا۔ استنبول کا تاریخی یورپی حصہ ہی دراصل قسطنطنیہ تھا جو آبنائے باسفورس کی ایک کھاڑی ''شاخ زریں'' کے دونوں طرف آباد ہوا تھا۔ قرون وسطیٰ میں اس شہر کی کئی میل لمبی فصیلیں تھیں۔ اور کئی قلعہ تھے۔ اب بھی موجود ہیں۔ غلطہ کا تجارتی حصہ اور پرم کے حصے جو سابقاً غیر ملکیوں کے لیے مخصوص تھے۔ اس شہر میں ایک یہودی محلہ بھی تھا جسے ہیسکائے Haskoy کہتے ہیں۔ یہ فصیل کے باہر آباد تھا۔ 1453ء میں اس شہر کو عثمانی سلطان محمد فاتح نے فتح کیا تھا۔ یہ اس وقت سے بیسویں صدی تک سلطنت عثمانیہ کا دارالحکومت رہا۔

خاکنائے پانامہ:

Isthmus of Panama. see Panama

اطالوی شہری ریاستیں:

Italian City-states

گیارہویں صدی میں اٹلی کے بعض آزاد شہروں نے بااختیار شہری ریاستوں کی شکل اختیار کر لی تھی جو نشاۃ ثانیہ از منہ وسطیٰ تک بحال رہی ان ریاستوں میں ایسے اشرافیہ کی حکومتیں قائم تھیں جنہوں نے بینکنگ اور بحری تجارت کے ذریعے دولت کمائی تھی اور ان کا یورپ کے جاگیردارانہ طبقے سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ان شہری ریاستوں میں اکثر باہمی طور پر جنگ رہتی تھی کیونکہ ہر ریاست اپنے رقبے کو بڑھانے کی خواہاں تھی۔ ان اطالوی شہری ریاستوں میں فلورنس، پیسا، وینس اور سینا Siena میں ہمہ وقت مسابقت رہتی تھی۔ اور یہ دولت کمانے کے چکر میں ایک دوسرے سے الجھتی رہتی تھیں۔ تاہم یہ شہری ریاستیں اٹلی میں نشاط ثانیہ کے دوران اہم ثقافتی مرکزوں میں تبدیل

ہوگئیں تھیں اور ترقی کا زینہ ثابت ہوئیں تھیں۔

Italian Renaissance

اطالوی نشاط ثانیہ:

یورپ میں ازمنہ وسطیٰ سے دور جدید تک کا عبوری زمانہ نشاۃ ثانیہ کہلاتا ہے۔ گو یہ اصطلاح ایک تاریخی دور چودھویں تا سولہویں صدی کے لیے مستعمل ہے۔ لیکن اکثر اس سے اٹلی یا اطالیہ میں پیدا ہونے والی ثقافتی اور علمی تحریکیں مراد لی جاتی ہیں۔ اطالیہ میں نشاط ثانیہ پندرہویں اور سولہویں صدی میں انتہائی عروج پر پہنچی تھی۔ اطالیہ سے یہ دیگر یورپی ممالک میں منتقل ہوئی۔ اطالوی نشاۃ ثانیہ فلورنس میں میڈیچی خاندان، میلان میں سفورسا، روم میں اس عہد کے پوپوں کے زیر سرپرستی یہ کمال پر پہنچی۔ نشاۃ ثانیہ کی اہم اطالوی شخصیات میں رافائل، لیونارڈو ڈاونچی، مائیکل انجلو، گویٹ چارڈینی اور میکیاولی جیسی نابغہ روزگار شخصیات شامل ہیں اسی دور میں فنون لطیفہ اور فن تعمیر پر اور جدید ذہن کی تشکیل پر دور اس نتائج مرتب ہوئے تھے۔

Ito Hirobumi

ایٹو ہیروبومی (1841ء۔1909ء):

جاپان کا پہلا وزیر اعظم اور جدید جاپان کا ایک بڑا معمار، وہ 1868ء میں میجی اقتدار شہنشائیت کی بحالی کی ایک اہم شخصیت بن کر ابھرا۔ اس کے عہد میں جاپان نے صرف چند دہائیوں میں وہ کچھ حاصل کرلیا جسے حاصل کرنے میں مغرب کو کئی صدیاں لگ گئیں تھیں۔ ایٹو ہیروبومی کا اہم ترین کارنامہ ایک ایسی جدید جاپانی قوم کی تعمیر تھا جس کے پاس جدید صنعتیں، جدید سیاسی ادارے اور جدید سماجی معاشرہ ایٹو ہیروبومی ہی جاپان کے 1889ء کے آئین کا خالق تھا جس کے ذریعے ملک میں پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔ ایٹو ہیروبومی چار مرتبہ وزیر اعظم منتخب ہوا اور اس نے اپنی سیاسی جماعت Seiykai تشکیل دی تھی۔ (1901ء) اسی کی وزارت عظمیٰ کے عہد میں روس اور جاپان میں جنگ لڑی گئی تھی۔ وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہونے کے بعد اس پر کوریا کے قوم پرستوں نے قاتلانہ حملہ کیا تھا ایٹو ہیروبومی کے سر پر ہر پہلو سے جدید جاپان کی تعمیر کا سہرا بندھتا ہے۔

Ivan

آئیون روس کے حکمران:

آئیون سوم (1440ء۔1505ء) ماسکو کا گرینڈ ڈیوک (1462ء۔1505ء) اس نے ریاست ماسکو کی حدود میں توسیع کی اور ماسکو کو تاتاریوں کے اردوئے زریں کی اطاعت سے آزاد کرایا۔ اس نے آخری بازنطینی شہنشاہ کی بھتیجی سے شادی کی اور بازنطینی سلطنت کا وارث ہونے کا دعویٰ کیا۔ اسے آئیون اعظم کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

آئیوان چہارم (وہشتناک) (1530ء۔1584ء):

یہ آئیون سوم کا پوتا تھا اور بحیثیت گرینڈ ڈیوک آف ماسکو تخت نشین ہوا بعد ازاں اس نے اپنے سر پر قیصر روم (زار) کا تاج رکھوایا۔ اور قازان کو فتح کیا اور استراخان بھی تاتاریوں سے چھین لیا۔ اور یوں روس کی مملکت کی

شرقی جانب توسیع کا آغاز کر دیا۔ جسے بعد ازاں کاسک یرمک Yarmaks نے سائبریا تک پہنچا دیا۔ آئیون چہارم نے ساحل بالٹک پر سویڈن اور پولینڈ سے معرکہ آرائی کا خاتمہ کیا جو اس کے حق میں مفید رہا۔ 1558ء سے 1582ء تک انگلستان سے تجارتی تعلقات سے قائم کیئے اور اس وسیع تر کیا۔ اندرون ملک اس نے جاگیرداروں کی قوت کا خاتمہ کیا۔ عام لوگوں کی طرف داری کی۔ زار شاہی سلطنت کو طاقتور بنایا اور باغیوں کی سرکوبی کے لیے ایک خاص بڑی فوج تیار کی۔ پہلی بیوی کی موت 1560ء کے بعد اس نے چھ اور بیویاں کیں۔ اس صدمہ نے بظاہر اس کا دماغ خراب کر دیا۔ بار بار غصے کی حالت میں اس پر ظلم کرنے کے دورے پڑنے لگے۔ ایسے ہی دوروں کے دوران اس نے اپنے سب سے بڑے بیٹے کو مار ڈالا جس کے بعد وہ بار بار توبہ استغفار کرتا تھا۔ اس کے بعد اس کے دو بیٹے فیوڈور اول اور ڈیمٹری اس کے بعد زندہ رہے مگر حقیقی اقتدار کا مالک اس کا منظور نظر بورس گورڈنوف بنا۔

آئیون پنجم۔(1660ء۔1696ء):

صوفیا الیکسونا کی زیر نگرانی تخت نشین ہوا۔ غبی تھا اس لیے اسے معاملات حکومت سے الگ رکھا گیا۔ وہ ملکہ اینا کا باپ تھا جس کا جانشین 1740ء میں اس کا پوتا آئیون ششم ہوا تھا۔ ملکہ الزبتھ نے اسے تخت سے اتار دیا اور 1764ء میں یہ قلعہ شلش برگ میں کیتھرائن دوم کے حکم پر قتل کر دیا گیا تھا۔

"J"

Jacobite

جیکولی، یعقوبی:

عیسائیوں کا ایک فرقہ۔

Jacquerie

جیکوئری (1358ء):

فرانسیسی دہقانوں کی بغاوت۔ اس کا نام فرانسیسی لفظ Jacque سے لیا گیا ہے جو فرانسیسی دہقانوں کو حقارت سے پکارتے تھے۔ جنگ صد سالہ کے دوران یہ بغاوت رونما ہوئی تھی جس کے دوران فرانسیسی دہقانی علاقوں کو انگریزی فوج اور سیاہ موت نامی وبا نے تاراج کر کے رکھ دیا تھا۔ دوسری طرف فرانسیسی حکمران جنگ صد سالہ کو جاری رکھنے کے لیے دہقانوں پر ٹیکس عائد کرنے میں مصروف تھے۔ جس کے بعد فرانسیسی دہقان حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بہت سے قلعوں کو تباہ کر دیا اور امراء کو ہلاک مگر یہ بغاوت زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکی اور صرف ایک ماہ کے اندر اندر دبا دی گئی اور اس کے شرکاء کو قتل کر دیا گیا۔

Jagir System the

نظام جاگیر:

یہ نظام سلاطین دہلی کے ابتدائی دور حکومت میں رائج ہوا تھا۔ اس نظام کے مطابق کسی افسر کو نقد تنخواہ نہیں دی جاتی تھی بلکہ ایک جاگیر اور اس کا نظام اس کو سونپا جاتا۔ جہاں سے لگان وصول کرنے کا ذمے دار اور مجاز بھی وہی افسر ہوتا تھا۔ چونکہ اس نظام کی موجودگی میں مرکزی حکومت کے کمزور ہو جانے کا خطرہ تھا اس لیے سلطان غیاث الدین بلبن نے اس نظام کو محدود کرنے کے لیے اقدامات کیئے۔ سلطان علاؤ الدین خلجی نے اسے بالکل ختم کر دیا، لیکن سلطان فیروز شاہ تغلق نے اسے دوبارہ رائج کر دیا شیر شاہ سوری اور اکبر دونوں اس کے مخالف تھے اور افسروں کو نقد تنخواہ دینے کے خواہاں تھے بعد کے زمانے میں مغل بادشاہوں نے اس نظام کا احیا کیا جس سے خود ان کی حکومت کمزور پڑ گئی اور زوال پذیر ہو گئی۔

Jahangir, Noor-ud-din

جہانگیر نورالدین (1569ء۔1627ء):

چوتھا مغل فرمانروا جو اکبر اعظم، اپنے والد کی وفات پر 1605ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے کئی ایک مفید اصلاحات نافذ کیں۔ کان ناک اور ہاتھ کاٹنے کی سزائیں منسوخ کرائیں۔ شراب اور دیگر نشہ آور چیزیں پر پابندی عائد کر دی اور عدل و انصاف قائم کیا 1605ء میں اس کے بیٹے خسرو نے بغاوت کی سکھوں کے گرو ارجن دیو بھی خسرو کی مدد کر رہے تھے مگر شکست ہوئی۔

عہد جہانگیری میں انگریز سفیر ٹامس ہندوستان آیا۔ جہانگیر کو مصوری اور فنون لطیفہ کا بہت شوق تھا۔ کتاب تورک جہانگیری لکھی 1627ء میں وفات پائی۔

جہاں سوز: **Jahansuz, The**

سلطان علاؤالدین حسین آف غور کا لقب جس نے 1157ء میں غزنی کے شہر کو تقریباً فنا کر دیا تھا اور شہر کو سلطان تک آگ لگی رہی تھی۔ سلطان محمود غزنوی کے مقبرے کے سوا اس شہر کی ہر عمارت جل کر تباہ ہو گئی تھی۔

یہوا: **Jahveh / Jahwen / Yahweh**

عبرانی زبان میں خدا کا نام۔ یہ نام نہ لکھا جا سکتا تھا اور نہ بولا جاتا تھا۔

جین مت: **Jainism**

ہندوستان کا ایک قدیم دھرم جسے چھٹی صدی ق م میں وردھامنا مہاویرا نے قائم کیا تھا۔ یہ ہندومت کے ردعمل کے طور پر معرض وجود میں آیا۔ اس کی بنیاد پرشوانا تھ کے بنائے ہوئے اصولوں پر رکھی گئی تھی۔ جین مت کا خیال ہے کہ ہر چیز دائمی ہے۔ پیہم تجسیم کے ذریعے ارواح اپنا شعور باقی رکھتی ہیں۔ نوجنموں کے بعد نروان (جسم اور مادے سے چھٹکارا) حاصل کیا جا سکتا ہے۔ نجات کے لیے صحیح عقیدہ، کردار اور ادراک، عناصر ثلاثہ ہیں۔

جیمز اول و جیمز ششم: **James I and James VI**

شاہان انگلستان، جیمز اول (1566ء۔1625ء) عہد حکومت (1603ء۔1625ء) لارڈ ڈارنلی اور میری آف اسکاٹ لینڈ کا بیٹا تھا۔ تاج و تخت سے ماں کی دستبرداری پر اسکاٹ لینڈ میں جیمز ششم (1567ء) کے نام سے تخت نشین ہوا اور کم سنی ہی میں نیابتی حکومت کی۔ 1583ء میں اس نے حکومت خود سنبھالی۔ الزبتھ اول سے اتحاد کیا اور اس کے ہاتھوں اپنی ماں کے قتل کو خاموشی سے برداشت کر گیا۔ 1603ء میں الزبتھ کا جانشین ہوا۔ بائبل کا مستند ترجمہ شائع کیا۔ کیتھولکوں سے تعلقات کی وجہ سے پروٹسٹنٹ ناراض ہو گئے۔ سازش بارود کے باوجود (جیمز پر کیتھولکوں کی طرفداری کا شبہ تھا۔ اس وجہ اور دیگر وجوہات کی بنا پر دارالعوام تاج کی مخالفت کا مرکز بن گیا۔ 1611ء میں اس نے پارلیمنٹ کو توڑ دیا اور 1621ء تک بغیر پارلیمنٹ کے حکومت کی۔ اگرچہ ایک ناکارہ پارلیمنٹ قائم رہی۔

جیمز دوم (1623ء۔1701ء): **James II**

پیورٹین انقلاب کے دوران چارلس اول کا بیٹا تھا اور چارلس دوم کا بھائی پیورٹین انقلاب کے دوران فرانس میں پناہ لی۔ بعد ازاں امیر البحر بنا اور 1660ء میں انگلستان واپس آیا۔ مگر ٹیسٹ ایکٹ کے تحت عہدے سے مستعفی ہو گیا۔ میری آف موڈینا سے شادی کی جس سے وہ لوئی چہاردہم کی کیتھولک اور شاہی حکمت عملی کے قریب تر ہو گیا۔ جس سے پروٹسٹنٹ اور ترقی پسند اس سے متنفر ہو گئے۔ اس کی بیٹی میری نے ایک پروٹسٹنٹ شہزادے ولیم آف آرانج سے شادی کی۔ پاپائی سازش کے سلسلے میں ٹائٹس اوٹس کے الزامات کے بعد جلاوطن ہوا۔ 1680ء میں

واپس بلا لیا گیا اور 1685ء میں وہ دوبارہ تخت نشین ہوا۔ 1688ء میں رونما ہونے والے شاندار انقلاب کے بعد وہ دوم فرانس بھاگ گیا۔ اس نے آئرلینڈ میں اپنی حکومت بحال کرنے کی کوشش کی مگر بوئین کی لڑائی میں شکست کھائی اور جلاوطنی میں مرا۔

Janissaries

جانثار فوج: خلفاء عثمانیہ کے خاص محافظ جو پیادہ فوج سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ عام طور پر عیسائی نوجوان ہوتے تھے۔ اس فوج نے بعد ازاں اتنی طاقت حاصل کر لی کہ وہ بادشاہ گر کے فرائض انجام دینے لگے۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق خلفائے عثمانیہ کو تخت نشین کرتے اور معزول کرتے تھے۔ سترہویں صدی میں جانثاری سپاہیوں کا عہدہ موروثی ہو گیا تو عیسائی نوجوانوں کو اس فوج میں بھرتی کرنا بند کر دیا گیا۔ سلطان محمد دوم نے جانثاری فوج کے دستے 1826ء میں ختم کر دیے تھے۔

Japan, Occupation of

جاپان پر تسلط: دوسری عالمگیر جنگ کے خاتمہ پر جاپان کے ہتھیار ڈالنے یکم ستمبر 1945ء کے اور یہ ملک اتحادیوں کے زیر کنٹرول آ گیا اور 1952ء تک اسی حال میں رہا اتحادیوں کے کمانڈر جنرل میک آرتھر ڈگلس۔ جاپان پر اس قبضے کے سربراہ تھے۔ ستمبر 1951ء میں سان فرانسکو میں صلح نامہ امن پر دستخط ہوئے اور اپریل 1952ء میں جاپان ایک بار پھر دنیا کے نقشہ پر آزاد خودمختار ملک کی حیثیت سے ابھرا۔ دسمبر 1956ء میں اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

Jayavarman

جیاورمن: دو عظیم کمبوڈین حکمرانوں کا نام۔ جن میں سے ایک جیاورمن دوم کمبوڈیا کی سلطنت کا بانی تھا۔ جب کہ دوسرا جیاورمن ہفتم (1181ء۔1215ء)۔ اس نے کھمر سلطنت کو انتہائی عروج پر پہنچا دیا۔ اس کی سلطنت کی حدود آج کے تھائی لینڈ اور جنوبی ویتنام تک وسیع تھی۔ اس نے انگکور واٹ محل کی تعمیرات میں بھی اضافے کیے۔ اور انگکور واٹ مندر بھی تعمیر کرایا۔

Jeffers son, Thomas

جیفرسن، تھامس (1743ء۔1828ء): ریاست متحدہ ہائے امریکا کا تیسرا صدر اور جارج واشنگٹن کے عہدے صدارت میں پہلا سٹیٹ سیکرٹری۔ اس نے امریکی صدر جان ایڈمز کے عہدہ صدارت میں نائب صدر کے فرائض انجام دیئے۔ جیفرسن امریکہ کے اعلان آزادی کے تحریر کنندگان میں سب سے اہم تھا۔ وہ صدارت کے عہدے پر دو مرتبہ فائز ہوا اور اس کے بعد اس نے ری پبلکن پارٹی کے راہنما کی حیثیت اختیار کی۔ 1803ء میں اس نے لوئزیانہ کے سودے میں بھی موثر کردار ادا کیا تھا۔ جس کا رقبہ ریاست متحدہ ہائے امریکہ سے تقریباً دوگنا تھا۔ سبکدوش ہونے پر اپنی پسندیدہ جاگیر مانٹی سیلو میں سکونت اختیار کی۔ یونیورسٹی آف ورجینا قائم کرائی اور سائنسدان، ماہر تعمیرات اور فلسفی و مدبر کی حیثیت سے اپنی سرگرمیاں

چلاری رہیں۔ اس کے مقالات کا ایک مجموعہ 1960ء میں ہولین لی باؤنڈ کے زیر نگرانی مرتب ہوا۔

جیریکو، اریحا:
Jericho

وادی اردن کا قدیم ترین شہر۔ یہ بحیرۂ مردار سے پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ 1907 میں یہاں اثریاتی کھدائی شروع ہوئی۔ اس اثریاتی کھدائی سے پتہ چلا کہ جیریکو کی فصیلوں کی تعمیر تقریباً 8000 ق م میں ہوئی تھی۔ 8000 ق م میں اس واحد انسانی آبادی نے ایک منظم انسانی معاشرے کی شکل اختیار کی بعد ازاں اسی شہر میں حضرت عیسیٰ کو بپتسمہ دیا گیا تھا۔ اس کے قریب ہی سینٹ جان کی خانقاہ ہے۔ ایسا کا فوارہ، قدیم شہر کے کھنڈرات خربطالمفجر قابل دید مقامات ہیں۔

یروشلم:
Jerusalem

اسرائیل اور اردن کی سرحد پر تل ابیب کے جنوب مشرق میں یہودیہ کی پہاڑیوں کی پتھریلی ڈھلوان پر واقع ہے۔ یہ شہر کم از کم پندرہ سو قبل از مسیح میں آباد ہوا تھا۔ اس کا ذکر توریت میں شہر سالم یا شالیم کے نام سے آیا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے اسے گیارہویں صدی قبل از مسیح میں یبوسیوں سے لے کر اپنا دارالحکومت قرار دیا تھا۔ حضرت سلیمانؑ نے ہیکل تعمیر کر کے اس کی شان و شوکت میں اضافہ کیا تھا۔ عظیم عبرانی پیغمبروں کی بڑی تعداد نے اس کی گلیوں میں وعظ کہے۔ 586 ق م میں بابل نے اس پر قبضہ کر لیا اور ہیکل کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ عزرا اور نحمیاہ نے اسیری بابل سے واپس آ کر اسے دوبارہ تعمیر کیا۔ یہ مکابیوں اور خاندان ہیرودیس کا مرکز رہا۔ تقریباً 70 عیسوی میں رومی فاتح ٹیٹس نے نہ صرف ہیکل کی تعمیر نو کو تباہ کر دیا بلکہ شہر کو بھی زمین بوس کر دیا اس کے بعد رومیوں نے یروشلم کو بت پرستی کا مرکز بنا دیا۔ کہیں جا کر 330ء میں جب قسطنطین اعظم نے مسیحیت قبول کی تو یہاں مسیحیت کا احیا ہوا۔ (637ء میں یہ شہر مسلمانوں کے زیر نگیں آ گیا۔ 1099ء میں ایک بار پھر اسے عیسائیوں نے اپنے قبضے میں لے لیا تقریباً سو سال بعد 1187ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے اسے عیسائیوں سے چھین لیا اور یہاں دوبارہ اسلام کا بول بالا کر دیا۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران سے برطانوی جنرل ایلن بی نے فتح کیا اور یہ برطانیہ کے زیر انتداب آ گیا جس کے بعد مسلمان اور یہودی دونوں یروشلم پر قبضے کے خواہاں تھے۔ 1948ء میں جب اسرائیل وجود میں آیا تو خاصی جنگ کے بعد یہودی اس پر قبضے سے دستبردار ہو گئے مگر 1967ء میں اسرائیل نے آدھے شہر پر قبضہ کر لیا۔ اور یوں شہر کا عربی حصہ بھی اسرائیل کے پاس چلا گیا۔ حال ہی میں یروشلم کو اسرائیل نے اپنا دارالحکومت قرار دے دیا ہے۔ اور اب اس پر مکمل طور پر اسرائیل کا قبضہ ہے۔

Jesuits. see Society of Jesus

Jesus Christ. see Jessus of Nazareth

مسیح ناصری:

حضرت عیسیٰ (4 ق م۔ 50 عیسوی) مسیحیت کی مرکزی شخصیت اور سب سے کم عمر پانے والے پیغمبر تھے۔ آپ کی ولادت بطور خرق عادت بغیر باپ کے اللہ کی قدرت کاملہ سے ہوئی۔ قرآن کریم میں حضرت مریمؑ کی پارسائی کی تاکید جا بجا آئی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لیے بھیجے گئے مگر جلد ہی یہودی علما ان کے مخالف ہو گئے اور نوبت مجادلے تک پہنچی۔ یہودی علماء نے رومی حکام کو باور کرایا کہ حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے آسمانی بادشاہ ہونے کے مدعی ہیں اور عنقریب رومی حکومت کے خلاف بغاوت کر دیں گے۔ اس طرح یہودی علماء کے اصرار پر تعوذ باللہ انہیں سولی پر چڑھا دیا۔ از روئے قرآن انہیں صلیب پر نہیں چڑھایا گیا اور آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ ہم عصر تاریخوں میں ان کے تفصیلی حالات نہیں ملتے۔ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق وہ دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے اور اسلام قبول کریں گے۔

Jewish Diaspora

یہودیوں کا انتشار:

اسیری بابل 586 ق م۔ جب اہل بابل نے یہودی ریاست یہودا کو فتح کر کے یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور پوری یہودی آبادی کو غلام اور جنگی قیدی بنا کر بابل لے گئے۔ بابل میں اس اسیری کو اسیری بابل کہا جاتا ہے۔ 538 ق م میں گو انہیں واپس یروشلم جانے کی اجازت مل گئی۔ مگر اس وقت تک یہودی مشرق وسطی کے بہت سے شہروں میں منتشر ہو چکے تھے۔ اس کے علاوہ وہ یورپ اور چین و ہندوستان تک بھی جا پہنچے تھے۔ جتنے یہودی فلسطین میں رہتے تھے اس سے کہیں زیادہ دنیا میں منتشر ہو گئے۔ یہودیوں کے اس انتشار کا سلسلہ آج تک بھی قائم ہے۔ اور اسرائیل کے وجود میں آنے کے باوجود 14 ملین یہودی دنیا کے دوسرے ممالک میں بکھرے ہوئے ہیں۔

Jews, Expulsion from Spain :اسپین سے یہودیوں کا اخراج (1492ء)

1462ء میں ہسپانیہ کی مجلس عاملہ Cortes نے یہودیوں کے ساتھ معاملات اور شادی کرنے پر پابندی عائد کر دی تاہم 1490ء کی دہائی تک ان کے دیگر حقوق کی حفاظت کرنے کا وعدہ اس شرط پر کیا جاتا رہا کہ وہ مسلمانوں کو غرناطہ سے نکالنے میں عیسائیوں کی مدد کریں گے۔ بعد ازاں فرڈیننڈ آف آراگان اور ازابیلا آف قشتالیہ نے اپنی ریاستوں میں یہودیوں کے حقوق پر پابندیاں عائد کر دیں۔ مسلم حکومت غرناطہ کے سقوط کے کئی ماہ بعد مارچ 1492ء میں یہودیوں کے اخراج کا شاہی فرمان جاری کر دیا گیا۔ اس فرمان کی رو سے یہودیوں کو جولائی 1492ء تک اسپین کو چھوڑ دینا لازم تھا۔ وہ سونا، چاندی اور روپیہ کے علاوہ اپنا سامان ملکیت ساتھ لے جا سکتے تھے۔ اس فرمان کے تحت اندازاً دو لاکھ یہودیوں کو اسپین چھوڑنا پڑا۔ ان میں سے کچھ پرتگال، کچھ ہالینڈ و جینوا، اور مراکش چلے گئے۔ یہودیوں کے لیے اسپین کی سرزمین میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ یہاں تک کہ 1852ء میں کہیں

یا کر یہودیوں کے خلاف جاری ہونے والا مارچ 1492ء کا فرمان منسوخ کیا گیا۔

Jiang Jieshi. see Chiang Kai-Shek.

چیانگ چنگ (1914ء-1991ء):

Jiang Qing

ماؤزے تنگ کی تیسری بیوی جو چینی سیاست پر بری طرح اثر انداز تھی۔ اس کی اثر اندازی کا زمانہ چین کی تاریخ میں عظیم پرولتاری ثقافتی انقلاب کا زمانہ کہلاتا ہے۔ چیانگ نے اس انقلاب کے دوران چین کی کمیونسٹ پارٹی کے انقلابی یا بائیں بازو کے عناصر سے رابطہ استوار کیا اور ایک سابقہ ایکٹرس ہونے کے ناطے اس نے انقلابی اوپیرا Operas اور دیگر ثقافتی پروگرام ترتیب دیئے۔ 1976ء میں ماؤزے تنگ کی موت کے بعد اسے گرفتار کر لیا گیا اور اس پر اس کے مشہور زمانہ چار کے ٹولہ پر ثقافتی انقلاب کے دوران ہزاروں سیاسی مخالفوں کو جسمانی ایذا رسانی اور قتل کرنے کے الزامات میں مقدمہ چلایا گیا۔ قید کے دوران جیانگ نے گردن میں پھندہ ڈال کر 1991ء میں خودکشی کر لی تھی۔

جیانگ زیمن (1926ء---):

Jiang Zemin

سابقہ چینی صدر اور سیاست دان۔ 1987ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے پولٹ بیورو میں شمولیت اختیار کی۔ ماسکو میں سفارت کار اور شنگھائی میں میئر کے فرائض انجام دیئے۔ 1989ء میں تیانمین اسکوائر کے قتل عام کے بعد ژاؤ ژیانگ کی جگہ پارٹی لیڈر منتخب ہونے پر اقتصادی اصلاحات کے لیے کوشاں رہے۔ انہوں نے اسی بنا پر سنٹرل ملٹری کمیشن کے سربراہ ڈینگ سیاؤ پنگ کو ان کے عہدہ سے ہٹا دیا۔ 28 مارچ 1993ء کو اس نے چینی صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔ اس آفس میں وہ 2003ء تک رہے 1989ء میں انہوں نے چین کی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری کا عہدہ سنبھالا اس پر وہ 2002ء تک کام کرتے رہے۔

Jihad.

جہاد:

خدا کی راہ میں جانی و مالی قربانی سے دریغ نہ کرنا۔ قیام امن اور مظلوم کو ظالم کے ظلم سے نجات دلانے کے لیے تلوار اٹھانا یا اس مقصد کے لیے جنگ کے کسی شعبے میں خلوص نیت سے خدمات انجام دینا۔ یہ اسلام کی بنیادی معتقدات میں سے سمجھا جاتا ہے اور اس کو اسلام کا چھٹا رکن بھی کہتے ہیں۔ جہاد 2ھ میں فرض ہوا تھا جب مشرکین کی طرف مدینہ منورہ کے خلاف عسکری کارروائی کا خطرہ بڑھ گیا تھا۔

جہاد کی اور بھی قسمیں ہیں مثلاً ظالم و جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق ادا کرنا بھی جہاد ہے۔ اس طرح تزکیہ نفس بھی جہاد اکبر کہلاتا ہے۔ تلوار کے علاوہ ہاتھ، زبان اور قلم سے بھی جہاد ہو سکتا ہے۔ جہاد کے متعلق یہ حکم ہے کہ جب خلیفہ یا امام جہاد کے لیے پکارے تو کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ خلیفہ کے اس حکم کی عدولی کرے۔ 1981ء میں مکہ المکرمہ میں اسلامی ممالک کی کانفرنس نے اسرائیل کے خلاف جہاد پر زور دیا تھا مگر اب حالات بدل چکے ہیں

اور بہت کم مسلم ممالک اسرائیل کے خلاف جہاد کا نعرہ لگاتے ہیں۔

جناح، محمد علی، قائداعظم (1876ء۔1948ء): Jinnah, Muhammad Ali

مسلمانان برصغیر کے سب سے بڑے سیاسی راہنما اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بانی۔ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناح پونجا شہر کے ایک ممتاز تاجر تھے۔ ابتدائی تعلیم سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں حاصل کی۔ 1893ء میں قانون کی تعلیم کے لیے انگلستان تشریف لے گئے اور 1896ء میں قانون کی ڈگری لے کر واپس ہندوستان آ گئے 1897ء میں بمبئی میں قانونی پریکٹس شروع کی۔ 1900ء میں بمبئی پریذیڈنسی پریذیڈنسی مجسٹریٹ مقرر کیے گئے۔ 1906ء میں آل انڈیا نیشنل کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ 1909ء میں امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ 1913ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ 1916ء میں مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ لکھنؤ کی صدارت کی اور ہندو مسلم اتحاد کے لیے لکھنؤ پیکٹ کی تیاری میں مدد دی۔ 1918ء میں بمبئی کے ایک مشہور پارسی سر ڈنشا پیٹٹ کی بیٹی رتن بائی سے شادی کی اور رتن بائی کو مسلمان کیا اس کا اسلامی نام مریم رکھا۔ 1928ء میں جب ہندو راہنما نہرو کی رپورٹ سامنے آئے جس میں مسلمانوں کے حقوق کو اہمیت نہیں دی گئی تھی۔ اس کے مقابلے میں جناح نے 14 نکات ترتیب دیئے جو محمد علی جناح کے چودہ نکات کہلائے۔ 1930ء میں لندن میں پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کی اور اس کے بعد انگلستان میں قیام کا فیصلہ کیا 1934ء میں مسلم زعمائے صغیر کے اصرار پر آپ ہندوستان واپس آئے اور دوبارہ سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ اب قائداعظم کے سامنے صرف ایک مقصد تھا "پاکستان" اس کے حصول کے لیے تقریباً 13 سال کی کوششوں کے بعد دنیا کے نقشے پر 14 اگست 1947ء کو پاکستان ابھرا آپ صرف ایک سال سے کچھ زائد عرصے کے لیے پاکستان کے گورنر جنرل کے فرائض ادا کیئے۔ 11 ستمبر 1948ء کو آپ کا انتقال ہوا۔

جزیہ: Jiziah

اسلامی حکومت میں غیر مسلموں پر عائد کیا جانے والا معمولی ٹیکس جس کے بدلے اسلامی حکومت ان کی حفاظت کا ذمہ لیتی ہے۔ جب جہاد فرض ہوا تو اس وقت صرف دو صورتیں تھیں یا تو کفار دائرہ اسلام میں داخل ہوں یا لڑائی کریں لیکن ان کو یہ اختیار بھی دیا گیا کہ وہ تحفظ ذات کے لیے معینہ مقدار میں مال دینا منظور کر لیں تو اپنے عقائد پر قائم رہ سکتے ہیں۔

جون آف آرک (1412ء۔1431ء): Joan of Arc

فرانسیسی قومی ہیروئین معروف بہ "دوشیزہ اورلیان" علاقہ لورین کے ایک کسان کی بیٹی تھی۔ اسے شروع ہی سے سینٹ میکائیل، سینٹ کیتھرائن اور سینٹ مارگریٹ کی غیبی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ جن میں ولی عہد فرانس، چارلز ہفتم کو جسے انگریزوں نے اقتدار سے محروم کر رکھا تھا۔ امداد پہنچانے کی تلقین کی جاتی تھی۔ کئی مرتبہ کی ناکامی کے

بعد آخر جون کو ولی عہد تخت پہ بیٹھنے کا موقع مل گیا (1429ء) اس نے مردانہ لباس زیب تن کیے رکھا۔ Chinon میں ولی عہد سے ملاقات کے بعد اس نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک زیب تن کیے رکھا۔ کا یقین دلایا اور وہ انگریزوں کے خلاف میدان جنگ میں اتری۔ اورلیان کا محاصرہ توڑنے میں کامیاب ہوگئی اور دیگر مقامات پر بھی اس نے انگریزوں کو شکست فاش دی۔ اس نے خود ولی عہد کو رمیز Raeims پر تخت حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ یہاں چارلز کی تاجپوشی ہوئی۔ اس وقت جون خود بادشاہ کے پہلو میں کھڑی تھی۔ جون اپنی یلغاروں کے مشیروں کے غلط مشورے اور خود بادشاہ کی کاہلی کا نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ نے انگریزوں کے حلیف ڈیوک آف برگنڈی سے مفاہمت کی بات چیت شروع کر دی۔ پیرس کے ناکام محاصرے کے بعد جب جون اپنے دفاع کے لیے آگے بڑھی تو اہل برگنڈی نے اسے گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ اس کے خلاف ایک کلیسائی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا اور ایک فاسد العقیدہ اور جادوگرنی قرار دے کر زندہ جلانے کی سزا دی گئی۔ اس کی موت کے بعد 1456ء میں پھر ایک کلیسائی عدالت نے اسے تمام الزامات سے بری کر دیا اور 1920ء میں اسے سینٹ، ولیہ قرار دیا گیا۔ اب فرانس میں ہر سال 30 مئی کو اس کا خاص تہوار قومی طور پر منایا جاتا ہے۔

جان اول (1166ء۔1216ء): John I

شاہ انگلستان (1166ء۔1216ء) وہ شاہی ہنری دوم کا بیٹا تھا۔ 1189ء میں اس نے اپنے باپ کے خلاف اپنے بھائی رچرڈ اول کی حمایت کی۔ جب رچرڈ اول صلیبی جنگ کے لیے یروشلم گیا تو اس نے اپنی جانشینی کا اعلان کر دیا اور خود رچرڈ کو قید کرنے کی کوشش کی مگر رچرڈ نے اسے معاف کر دیا۔ رچرڈ کی موت کے بعد وہ اپنے بھتیجے کی جگہ خود رچرڈ کا جانشین بن گیا اور بھتیجے کو مروا ڈالا۔ اس کے حامیوں نے فرانس کے فلپ دوم کی مدد سے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور جان کو بیشتر فرانسیسی مقبوضات سے محروم ہونا پڑا۔ اس کے بعد جان نے آرچ بشپ آف کنٹربری کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو پوپ انوسنٹ سوم نے اسے دائرہ مسیحیت سے خارج کر دیا اور اس کی معزولی کا اعلان کر دیا۔ جان کی خودسری سے طبقہ امراء بھی بیزار ہو گیا۔ چنانچہ سب بیرن اس کے خلاف متحد ہو گئے اور انہوں نے اسے مجبور کیا کہ وہ میگنا کارٹا یا منشور اعظم پر دستخط کرے۔ دستخط تو اس نے کر دیئے مگر وہ غیظ و غضب سے پاگل ہو گیا۔ بعد میں اس نے اس منشور کو مسترد کیا تو ملک میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ ابھی یہ خانہ جنگی ختم نہ ہوئی تھی کہ جان کا نیوآرک میں انتقال ہو گیا۔ مورخین کے مطابق جان اول ایک مکار، جابر اور بدعہد بادشاہ تھا۔

جان اول: بازنطینی شہنشاہ (925ء۔976ء): John-I

یہ شہنشاہ نسی فورس دوم کو قتل کر کے برسر اقتدار آیا تھا۔ اور اس نے تمام کلیسا دشمن قوانین منسوخ کر دیئے تھے۔ اس نے روسیوں اور عربوں کے خلاف جنگیں لڑ کر سلطنت میں توسیع کی۔

بازنطینی سلطنت میں جان دوم کمینس (1088ء۔1143ء) بھی شہنشاہ ہو گزرا ہے۔ 1118ء میں وہ

اپنے باپ لیکس اول کے بعد تخت نشین ہوا۔ اس سے پہلے اس کی بہن ایتا کومینا نے اپنے شوہر کو تخت نشین کرنے کے لیے سازشیں کی تھیں مگر وہ بے نتیجہ رہیں تھیں۔ جان نے برسر اقتدار آ کر وہ تجارتی مراعات ختم کرنے کی کوشش کی جو اس وینس کو قسطنطنیہ میں حاصل تھیں۔ بازنطینی تاریخ میں جان نام کے تقریباً آٹھ شہنشاہ تخت نشین ہوئے ہیں میں سے آخری (1425ء سے 1448ء) تک برسر اقتدار رہا۔

John Paul II

جان پال دوم (1920ء۔2003ء):

رومن کیتھولک پاپائے روم۔ وہ 1978ء سے 2005ء تک اس اعلیٰ ترین عہدے پر فائز رہا۔ جان پال کا تعلق پولینڈ سے تھا اور وہ 455 سال میں پہلا غیر لاطینی پوپ تھا۔ اس نے دنیا بھر میں سیاسی ظلم کے خلاف آواز اٹھائی۔ پولینڈ کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے اس نے سب سے پہلے کمیونزم کے خلاف آواز اٹھائی جو اس کے ملک پر مسلط تھا۔ اس نے اپنے پیشرو پوپوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ دنیا کے ممالک کے سفر بھی کیئے۔ اس نے مسیحیت کے فرقوں میں مصالحت کرانے کی بھی کوششیں کیں۔ وہ اسلام اور یہودیت سے بھی مفاہمانہ رویہ رکھتا تھا۔ اپنے مذہبی نظریات میں وہ ایک قدامت پسند انسان تھا مگر اس کے باوجود وہ انسانی حقوق کا حمائتی تھا۔

Johnson Lyndon Baines

جانسن لنڈن بینز (1909ء۔1973ء):

امریکہ کا چھتیسواں صدر (1963ء۔1969ء) پیشہ کے اعتبار سے وہ ایک ٹیچر تھا۔ 1937ء میں وہ امریکی ایوان نمائندگان کا نمائندہ منتخب ہوا تھا۔ 1948ء میں اس نے امریکی سینٹ کا انتخاب جیتا۔ وہ سینٹ کے طاقتور ترین نمائندگان میں سے ایک تھا۔ 1960ء میں صدر کینڈی کے مقابلے میں صدارتی نامزدگی کا مقابلہ نہ جیت سکا تو اس نے نائب صدر کا انتخاب قبول کرلیا۔ صدر کینیڈی کے قتل کے بعد وہ صدر بن گیا اور 1964ء میں دوبارہ صدر منتخب ہوا۔ تاہم جانسن کی خارجہ حکمت عملی کچھ زیادہ کامیاب نہ رہی۔ ویت نام میں اس نے صدر کینیڈی سے بھی زیادہ سخت حکمت عملی اختیار کی جس سے اس کی مقبولیت کم ہوتی چلی گئی۔ اپریل 1968ء میں اس نے اعلان کیا کہ وہ آئندہ الیکشن میں حصہ نہ لے گا اور باقی وقت ویت نام میں قیام امن کی کوششوں میں گزارے گا۔

Jomon

جومون:

جاپان میں پتھر کے زمانے کی ثقافت جو تقریباً 8500 ق م میں ظہور پذیر ہوئی تھی۔ اور پہلی صدی قبل از مسیح تک قائم رہی۔ جومون نام اس زمانے میں بننے والے ظروف سے لیا گیا ہے۔ جومون لوگ زراعت پیشہ نہیں تھے اور سمندر خوراک اور پھلدار درختوں پر انحصار کرتے تھے مگر انہوں نے ظروف سازی میں کمال حاصل کیا تھا۔

Joseph II

جوزف دوم (1741ء۔1790ء):

آسٹریا کی مقدس رومی سلطنت کا حکمران۔ 1765ء سے 1790ء تک برسر اقتدار رہا۔ جوزف پہلے آسٹریا کی ملکہ ماریا تھریسا کے ساتھ اشتراک میں تخت نشین ہوا تھا۔ اور 1763ء سے 1780ء تک ملکہ کے ساتھ

...ر حکومت کرتا رہا۔ اسے آسٹریا کی تاریخ میں ''روشن خیال ظاہر'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس نے خود ...ر طور پر حکومت کی اور نظام حکومت میں اصلاحات نافذ کیں۔ اس نے 1781ء میں یہودیوں اور پروٹسٹنٹ ...ے رواداری کا اظہار کیا اور غلامی کو آسٹریا میں منسوخ کر دیا۔ وہ اپنی رعایا کی خیر خواہی کی وجہ سے بھی مشہور

جواریز، بینیٹو (1806ء۔1872ء): Juarez Benito

میکسیکو کا قومی ہیرو اور میکسیکو کا انکوتا مقامی صدر۔ جواریز نے 1855ء میں ایک انقلاب برپا کر کے جنرل انتونیو لوپاز سانتا آنا کو اس کے عہدے سے برطرف کر دیا جو 1853ء میں برسر اقتدار آیا تھا نئی حکومت میں وزیر قانون کی حیثیت سے کئی اصلاحات نافذ کیں جو بعد ازاں 1857ء کے میکسیکی آئین کا جز بنیں۔ ان اصلاحات کے ذریعے اس نے رومن کیتھولک کلیسا اور بڑے بڑے جاگیرداروں کے اقتدار کو ختم کیا جس سے میکسیکو ایک آئینی جمہوریہ بن گیا۔ اس کی صدارت میں مداخلت فرانسیسی افواج کی بذریعہ طاقت آسٹریا کے آرچ ڈیوک کو میکسیکو کا شہنشاہ بنانا تھا (1864ء)۔ تاہم 1867ء میں جواریز نے دوبارہ اقتدار پر قبضہ کر لیا اور شہنشاہ میکسیکو آرچ ڈیوک میکسملین کو پھانسی دے دی۔ وہ 1867ء میں منعقد ہونے والے انتخابات میں دوبار اور 1871ء کے انتخابات میں سہ بار صدر منتخب ہوا۔

یہودیہ: Judaea

حضرت سلیمانؑ کے بعد ان کی سلطنت تقسیم ہو جانے کے بعد وجود میں آنے والی یہودی سلطنت اور بعد ازاں رومی سلطنت کا اسی نام کا صوبہ۔ اسی کو Judah بھی کہتے ہیں۔ یہ فلسطین کے جنوبی حصے میں نویں صدی قبل از مسیح میں قائم ہوئی تھی۔ یہود کے بارہ قبیلوں میں سے دو قبیلے اس جنوبی ریاست میں آباد تھے۔ اس کی جغرافیائی حدود شمالی گلیلی سے شروع ہو کر سماریہ تک تھیں۔ یہودہ ریاست بعد ازاں آشوریہ کی باج گذار ریاست بن گئی تھی بابل میں بالادست حکمرانوں کے عروج کے بعد 587 ق م میں اسے بابل کے حکمران بخت نصر نے فتح کر کے اس کے باشندوں کو قیدی کے طور پر بابل منتقل کر دیا تھا۔ یہ زمانہ یہودیوں کی تاریخ میں اسیری بابل Bablonian Captivity کہلاتا ہے۔ بعد ازاں شاہ فارس سائرس دی گریٹ نے بابل کو فتح کر کے یہودیوں کو واپس لوٹ جانے کی اجازت دی تھی۔ یہودیہ بعد ازاں بطلیموس اور سلیوکس سلطنت کا صوبہ بھی رہا۔

یہودیت: Judaism

یہودیوں کا مذہب جو دنیا کے الہامی مذاہب میں سے ایک ہے۔ اور دنیا کا قدیم ترین مذہب توحید ہے۔ یہ قانون، روایت اور عقائد کا مجموعہ ہے جس کا اولین سرچشمہ عہد نامہ قدیم، توریت اور ثانوی سرچشمہ تالمود ہے۔ یہودی مصر میں حضرت یوسفؑ کے عہد سے مقیم تھے اور فرعونوں نے انہیں اپنا غلام بنا لیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے انہیں

اس غلامی سے نجات دلا کر فلسطین میں آباد کیا۔ یہودیت کی نمایاں ترین رسم مردوں کا ختنہ ہے جو بائبل کے مطابق خدا سے اس قوم کے عہد و میثاق کی علامت ہے۔ مادی شریعت یہودیوں کی پوری زندگی پر حاوی ہے یعنی لباس، خوراک، پیشے اور آداب و رسوم پر، مثلاً خنزیر ممنوع ہے۔ ہیکل محل اجتماع ہے۔ اہم ترین مذہبی جشن عید فتح ہے جو گھروں میں منائی جاتی ہے۔ اٹھارہویں صدی میں یہودیت میں سب سے بڑا تفرقہ پیدا ہوا جب جرمنی میں موروز مینڈلیسن سن نے اپنی تحریک جاری کی جس کے نتیجے میں ایک اصلاح یافتہ یہودیت سامنے آئی جس سے آج بھی جرمنی اور امریکا کے بہت سے یہودی وابستہ ہیں۔ جب کہ باقی یہودی آرتھوڈکس یا راسخ العقیدہ کہلاتے ہیں۔

Julian Calendar

جولین تقویم:

جولیس سیزر نے مصر کی ملکہ قلوپطرہ کے ماہرین فلکیات سے شمسی تقویم میں جو اہم اصلاحات کرائیں ان کی وجہ سے یہ تقویم جولیس سیزر کے نام پر جولین تقویم کہلاتی ہے۔ ان اصلاحات کے تحت ہر چوتھے سال کے ماہ فروری میں ایک دن کا اضافہ کیا گیا تھا جس سے ہر چوتھا شمسی سال 366 دن کا ہو گیا۔ یہ زمین کے سورج کے گرد چکر لگانے کی مدت 365 دن 5 گھنٹے، 48 منٹ اور 46 سیکنڈ کے قریب آ گیا مگر سولہویں صدی تک یہ بھی بہت پیچھے رہ گیا تھا جس کی وجہ سے پوپ گریگوری کو اس میں مزید اصلاح کرنا پڑی تھی۔

Julio Claudian Dynasty

جولیو کلاڈین حکمران خاندان:

رومی شہنشاؤں کا ایک حکمران خاندان جو شہنشاہ آگسٹس سیزر یا آکٹیوین Octavian کے چار جانشینوں پر مشتمل تھا۔ شہنشاہ ٹائبریس Tiberius، شہنشاہ کالیگولا، شہنشاہ کلاڈیس انکا اور شہنشاہ نیرو، اگرچہ یہ شہنشاہ براہ راست شہنشاہ آگسٹس سے کوئی خونی رشتہ نہیں رکھتے تھے تاہم یہ آپس میں نزدیکی رشتہ دار تھے۔ مگر سب میں یہ قدر مشترک ہے کہ یہ سب لے پالک تھے۔

Julius Caesar, see Caesaer, Julius.

Julius II

جولیس دوم (1443ء۔1513ء):

ایک پوپ جس نے روم میں موجودہ کلیسائے سینٹ پیٹر کی تعمیر کا آغاز کیا تھا اور پاپاؤں کا اقتدار بحال کیا تھا۔ جولیس دوم نے پاپائی اقتدار میں بیرونی مداخلت کو ختم کر دیا تھا۔ اس سے پہلے مختلف بادشاہ پاپائی اختیارات میں مداخلت کرتے رہتے تھے۔ اسی پوپ نے نشاۃ ثانیہ کے اٹلی کے مشہور فن کاروں رافائیل اور مائیکل اینجلو کو سینٹ پیٹر کے کلیسا میں بائبل سے متعلق تصاویر بنانے کے لیے مدعو کیا تھا۔

Julius Verne

جولیس ورن:

فرانسیسی ادیب جس نے سائنسی ایجادات کو رومان کی چاشنی دے کر اپنے ناولوں میں قبل از وقت پیش کیا۔ 1862ء میں اس کے ناول پانچ ہفتے غبارے میں'' کی اشاعت سے اسے شہرت ملی۔ ورن نے اپنے ناولوں میں

آنکھ ہونے والی اور اس وقت کی اہم سائنسی ایجادات کو نہ صرف موضوع بنایا بلکہ بعض ناولوں میں آنکھ ہونے والی ایجادات کے بارے میں پیشین گوئی بھی کی۔ اس کی پیشین گوئیوں میں سے کچھ پیشین گوئیاں تو سچی ثابت ہوئیں اور کچھ آج تک وجود میں نہ آ سکیں۔ اپنے ایک ناول Thousand Leagues Under the Sea میں اس نے آبدوز کشتیوں کے بارے میں پیشین گوئی کی تھی اور یہ اس ناول کی اشاعت کے بعد ایجاد ہوئی تھی۔ اس نے اپنی کہانیوں میں ہوائی جہازوں اوخود حرکتی آٹومیٹک مشینوں کی بھی ذکر کیا تھا۔ اس زمانے کے قارئین اس کی پیشین گوئیوں کو ناقابل عمل قرار دیتے تھے۔ مگر یہ بعد ازاں وجود میں آ گئیں۔

انقلاب جولائی (1830ء): July Revolution

1830ء میں رونما ہونے والا فرانسیسی انقلاب جس کے ذریعے چارلس دہم کو معزول کر کے لوئی فلپ کی قیادت میں بورژوائی ملوکیت قائم کی گئی۔ یہ انقلاب صرف دو دن جاری رہا۔

ایام جون: June Days

1848ء میں فرانس میں پیرس کے محنت کشوں کی بغاوت۔ انہوں نے لوئی بلانک کے قائم کردی قومی ورکشاپوں کو نقصان پہنچایا۔ محنت کشوں کی یہ بغاوت حکومت نے صرف چار دن کے اندر اندر کچل کر فرو کر دی۔

جنکس: Junks

چین کے بادبانی بحری جہاز جن کے پانچ مستول ہوتے تھے۔ یہ بحری جہاز چین کی تانگ شاہی حکومت کے عہد تک مستعمل تھے۔ یہ بحری جہاز دور دراز کا سفر کر سکتے تھے۔ ان جہازوں میں دور دراز کا سفر کرنے کا مظاہرہ چینی امیر البحر چنگ Zheng نے پندرہویں صدی کے اوائل میں کیا تھا۔ وہ ان جہازوں کو چین سے لے کر مشرق وسطی اور براعظم افریقہ کی بندرگاہوں تک پہنچا تھا۔ یاد رہے کہ مغربی نقش کولمبس کا بحری جہاز سانتا صرف 60 فٹ طول کا جہاز تھا جب کہ کولمبس سے کہیں پہلے امیر البحر چنگ نے 400 فٹ طویل جنکس تیار کر لیئے تھے۔ اور انہیں کامیابی سے دنیا کے سمندروں میں لے کر گھوما تھا۔ انہیں چینی بحری جہازوں کی خصوصیات کو سامنے رکھ کر اہل مغرب نے ایسے بحری جہاز تیار کئے تھے جن کے ذریعے وہ دور دراز کے علاقوں تک سفر کر سکتے تھے اور اسی کے ساتھ اہل یورپ کے عہد دریافت کا آغاز ہوا تھا۔ Age of Discovery۔

جسٹینین، شہنشاہ (483ء۔565ء): Justinian

بازنطینی شہنشاہ (527ء۔565ء) جو بازنطینی شہنشاہ جسٹن اول کا بھتیجا تھا۔ اس کے عہد حکومت میں بازنطینی شہنشایت کی عظمت بحال ہوگئی تھی۔ اس کے جرنیل بیلی ساریوس اور نارسیز نے وینڈالوں سے لڑ کر افریقہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا اور آسٹروگاتھوں سے لڑ کر اطالیہ کا بڑا حصہ بھی واپس لے لیا تھا۔ اس کے عہد میں شدید نوعیت کے فسادات قسطنطنیہ میں برپا ہوئے وہ حکومتی ٹیکسوں کے خلاف نیز وحدت فطرت مسیح Mono Physitism کی

اس کی طرف سے مخالفت کی وجہ سے برپا ہوئے تھے۔ ان فسادات کو اس کی ملکہ تھیوڈورا نے سختی سے دبا دیا (532ء میں اس نے قسطنطنیہ میں دوسری مجلس مسیحیت اسی غرض سے منعقد کی تھی کہ قائلین ''وحدت فطرت'' کے ساتھ کوئی سمجھوتہ ہو جائے اس کا عظیم تعمیری کارنامہ مشہور کلیسا آیا صوفیہ کی تعمیر تھا اس کے علاوہ اس نے اپنے نام کا ایک ضابطہ قوانین بھی ترتیب دیا تھا۔

جسٹینین کا ضابطہ قوانین: Justinian's Code

بازنطینی شہنشاہ جسٹینین کے حکم پر مرتب کیا گیا ضابطہ قوانین جو اسی کے نام پر جسٹینین کا ضابطہ قانون کہلاتا ہے۔ پر آج بھی مغربی ملکوں کے قوانین کے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ پیشتر یورپی ممالک بشمول برطانیہ نے اپنے قوانین اسی ضابطہ کو بنیاد بنا کر ترتیب دیئے ہیں۔

"K"

کعبہ شریف: Ka'aba

دنیا کے بت کدوں میں وہ پہلا گھر خدا کا اور روئے زمین پر رب العالمین کی اولین عبادت گاہ یہ عبادت گاہ حضرت ابراہیم" نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل" کی اعانت سے تعمیر کی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ اس بے آب و گیاہ وادی میں کعبہ کے اردگرد مکہ المکرمہ آباد ہوتا چلا گیا۔ یہی ملت اسلامیہ کا قبلہ ثانی ہے یاد رہے کہ قبلہ اول بیت المقدس تھا۔ کعبہ شریف کے گرد جو عمارت ہے اسے "مسجد الحرام" کہتے ہیں۔ دیوار پائے کعبہ کے گرداگرد ایک پشتہ بھی ہے جسے "شاذروان" کہتے ہیں۔ یہ پشتہ حجاج بن یوسف نے بنوایا تھا۔ یہ پشتہ دیواروں کی حفاظت کے لیے ہے۔ کعبہ کی بلندی 49 فٹ ہے جب کہ اس کی کرسی 7 فٹ بلند ہے۔ اس کی دیواروں کی موٹائی 5 فٹ ہے۔ کعبہ کے اس دیوار میں جو رکن حجر اسود سے رکن شامی تک چلی گئی ہے یعنی شمالی دیوار میں اندر جانے کے لیے دو زینے بنے ہوئے ہیں۔ کعبہ کی پوری عمارت پر سیاہ رنگ کا غلاف سال بہ سال چڑھایا جاتا ہے۔

کبلایا، اسرائیلیات: Kabbblah

یہودیوں کی قدیم روایات جو سینہ بہ سینہ چلی آتی ہیں۔

کبیر بھگت (1440ء-1518ء): Kabir, Bagat

ہندوستان کا ایک صوفی بزرگ جس نے انسانوں، ہندومت اور اسلام کے درمیان بھائی چارے کا درس دیا۔ اغلب ہے کہ یہ صوفی چودھویں صدی کے آخر اور پندرھویں صدی کے آغاز میں ہوگزرا ہے۔ اس نے ایک مسلمان گھرانے میں پرورش پائی، لیکن ایک ہندو گرو رامانند کی شاگردی اختیار کی۔ اس کا ایمان تھا کہ اللہ اور رام ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔

کیمفر گلبرٹ (1651ء-1716ء): Kaempher, Engelbert

ایک جرمن سیاح اور مطالعہ قدرت کا ماہر Naturalist۔ کیمفر گلبرٹ بحری سفر کر کے مشرق بعید میں بٹاویا انڈونیشیا پہنچا اور پھر وہاں سے جاپان گیا، جہاں وہ 1690ء سے 1692ء تک قیام پذیر رہا۔ جرمنی واپس آ کر اس نے تاریخ جاپان پر کتاب لکھی اور وہاں کی ارضیات اور حیاتیات پر کام کیا۔ یاد رہے کیمپفر اس دور میں جاپان پہنچا اور وہاں مقیم رہا تھا جب غیر ملکیوں خصوصاً اہل مغرب پر جاپان کے دروازے بند تھے۔ اس لیے کیمپفر نے جو معلومات اپنی تصنیفات میں بہم پہنچائیں وہ اہل یورپ کے لیے جاپان کے بارے میں بہت اہم تھیں۔

کیفنگ: Kaifeng

صوبہ ہونان میں واقع ایک چینی شہر۔ چوتھی صدی ق م میں اس شہر کا نام دالیانگ Daliang تھا۔ اور یہ پہلی ریاست وی Wei کا دارالحکومت تھا۔ جس کی عظیم نہر Grand Canal کے افتتاح کے بعد یہ کیلنگ کے ہم سے ایک بڑا تجارتی مرکز بن گیا۔ اس کے علاوہ یہ 960ء سے 1127ء تک چین کے شمالی سونگ حکمران خاندان کا دارالحکومت بھی رہا۔ اور اس زمانے میں دنیا کے بڑے شہروں میں سے ایک شمار کیا جاتا تھا۔ 1127ء میں اسے جرچن Jurchens فاتحین نے فتح کرلیا جس کے بعد یہ زوال پذیر ہوگیا مگر ایک علاقائی مرکز کی حیثیت سے قائم رہا۔

Kailasantha

کیلاسانتھا:

دکن، جنوبی ہند میں ایلورا کے مقام میک پر مندر۔ اسے کرشنا اول حکمران نے تعمیر کیا تھا۔ یہ ایک چٹان میں تراش کر بنایا گیا ہے اور 100 فٹ کی گہرائی پر واقع ہے۔ اس مندر کو ہندو فن تعمیر کا عظیم شاہکار تسلیم کیا جاتا ہے۔ دیکھئے ''ہندو فن تعمیر'' اجنتا۔

Kala - Chakra

کالا چکرا:

بدھ فلسفہ کا ایک مکتب فکر جس میں وحدانیت کے رجحانات پائے جاتے تھے۔ یہ تبت اور اڑیسہ کے لوگوں میں ہردلعزیز ہوا تھا۔

Kalipasa

کالی داس (اندازاً چوتھی صدی عیسوی):

ایک قدیم ہندو ادیب شاعر اور ڈرامہ نگار۔ اسے عموماً کلاسیکی سنسکرت ادب کی عظیم ترین شخصیت سمجھا جاتا ہے۔ وہ چندر گپت کے دربار میں ایک مقرب تھا۔ اس کی زندگی کے زیادہ حالات معلوم نہیں۔ اس کے صرف تین ڈرامے دستیاب ہیں۔ شکنتلا، وکرم اروسی اور ملاگنی مترا۔ ان ڈراموں میں عشقیہ داستانیں بیان کی گئی ہیں اور ایسے عاشقوں کی کہانی ہیں جو اپنے معشوقوں سے بدبختی سے جدا ہوجاتے ہیں لیکن بالآخر خوش بختی سے دوبارہ مل جاتے ہیں۔ ڈراما شکنتلا نام کی دوشیزہ کی داستان ہے جس سے بادشاہ دشنیت شادی کرتا ہے بادشاہ پر جادو کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی دلہن کو بھول جاتا ہے۔ تا آنکہ۔ ایک انگوٹھی جو اس نے اسے دی تھی ایک مچھلی کے جسم میں پائی جاتی ہے۔ کالی داس نے دو رزمیہ نظمیں بھی تصنیف کی تھیں۔ ''رگھووَنش'' اور ''کمار سمبھوا'' ان میں مناظر قدرت اور واقعات جنگ کے بیان کا خوشگوار امتزاج ہے۔ کالی داس کی دوسری نظمیں زیادہ مختصر اور قریب قریب غنائیہ ہیں۔ جن میں میگھ دوت اہم ہے۔ یہ سنسکرت زبان کی اہم نظموں میں سے ایک ہے۔

Kamjbuja Desha

کمبوجہ دیشا:

موجودہ کمبوڈیا میں ہندی نوآبادکاروں کی قائم کردہ ریاست اور ہندو بادشاہت۔ چھٹی صدی عیسوی میں اس خاندان کے چین کے ساتھ بھی سفارتی تعلقات قائم تھے۔ پندرہویں صدی میں اس بادشاہت کو انامیوں نے

قائم رہے کر ختم کر دیا تھا۔

کاماکورا:

Kamakura

جاپان میں ٹوکیو کے جنوب مغرب میں واقع ایک شہر۔ یہ شہر 1192ء سے 1333ء تک کاماکورا شوگن حکمرانوں یا سپہ سالاروں کی حکومت کا دارالحکومت رہا ہے۔ اسے منامونو یوری ٹومو نے دارالحکومت قرار دیا تھا۔ جو پہلا شوگن حکمران اور یہ جاپان کی پہلی شوگنیٹ Shogunate یا فوجی حکومت تھی۔ اس عہد میں جاپان پر دو منگول یلغاریں پسپا کر دی گئیں تھیں۔ اس شہر میں 1252ء کا بنا ہوا مہاتما بدھ ایک بیالیس فٹ بلند برنجی مجسمہ ہے جسے دیکھنے کے لیے سالانہ یہاں بہت سے سیاح آتے ہیں۔ یہ شہر صدیوں تک جاگیردارانہ نظام کا مرکز رہا ہے۔

کاماسوترا:

Kamasutra

عشق و محبت اور جنسی مسرت سے متعلق معروف سنسکرت زبان کی کتاب۔ یہ کتاب ایک درویش واتسایین Vatsyayana سے منسوب کی جاتی ہے۔ جس کا زمانہ چوتھی سے چھٹی صدی عیسوی کے درمیان کا ہے۔ تیرہویں صدی میں یشودھرا نامی ایک مصنف نے اس کتاب پر ایک بصیرت افروز تبصرہ قلمبند کیا تھا۔ جس سے لوگوں کو اس کی تحریر کو سمجھنا آسان ہو گیا۔ گذشتہ صدیوں میں بہت سے قارئین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ مغربی دنیا کے حالیہ جنسی انقلاب کے دوران بھی اس کی کلاسیکی اہمیت قائم رہی ہے۔

کاما کے معنی سنسکرت زبان میں خواہشات اور نفسانی بھوک کی تسکین ہے جو ہندی فلسفے کے مطابق انسان کے تین بنیادی اہداف میں شامل ہے۔ دیگر دو اہداف ہندو فلسفہ میں ''ارتھ'' یعنی مادی خوشحالی اور معاشی و سیاسی اہداف کی جستجو ہے اور دھرم یعنی انسان کے مرتبے کے مطابق اس پر عائد ہونے والے فرائض ہیں۔ کاماسوترا میں پہلے ہدف کی تکمیل کے طریقے بڑی وضاحت سے بیان کیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی کہانی ایک رنگین مزاج شخص کے گرد گھومتی ہے۔ اس سے ہمیں اس زمانے کی سماجی زندگی کے بارے میں معلومات ملتی ہے۔ بنیادی طور پر اس کتاب میں بوس و کنار، عشق بازی اور مباشرت کے اس زمانے میں رائج تیر بہدف نسخے بیان کیے گئے ہیں۔

کامی کیز (آسمانی ہوا):

Kamikaze

جاپانی زبان میں اس اصلاح کے معنی ''آسمانی ہوا'' کے ہیں۔ یہ اصطلاح بنیادی طور پر ان سمندری طوفانوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے جنہوں نے 1274ء اور 1281ء میں جاپان پر کی گئی۔ منگول یلغاروں کو پسپا کر دیا تھا۔ جس سے جاپان منگول مفتوح علاقہ بننے سے بچ گیا تھا۔ بیسویں صدی میں جاپانی لغات نگاروں نے اس اصطلاح کو قوم پرستوں کی اس علامت کے متعلق بھی استعمال کیا ہے جس میں جاپان کو دیوتاؤں کی سرزمین قرار دیا گیا ہے۔ یہ اصطلاح ان فضائی خودکش حملوں کے لیے بھی استعمال کی گئی ہے جو دوسری عالمگیر جنگ میں جاپانی ہوا بازوں نے اتحادی یلغار کو روکنے کے لیے کیئے تھے۔

Kanagawa. Treaty of
معاہدہ کاناگاوا (1854ء):

ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور جاپان کے درمیان طے پانے والا (1854ء) ایک معاہدہ جس کی رو سے جاپان کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی بندرگاہ ہیں امریکہ کے جہازوں کو رسد دینے کے لیے کھول دے۔ یہ معاہدہ امریکی بحریہ کے کمانڈر کموڈور میتھیو پیری Commodore Mathew Perry کے جاپان پہنچنے پر طے پایا تھا۔ اس کا امریکہ کی گن پوٹ خارجہ پالیسی کا نام دیا جاتا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے جاپان کی دو بندرگاہیں امریکیوں پر کھول دی گئیں اور امریکی مفادات کے تحفظ کے لیے امریکہ کو جاپان میں کونسل کھولنے کو اجازت بھی دی گئی۔ معاہدہ کاناگاوا کے بعد 1858ء میں معاہدہ ہیرس Harris Treaty کیا گیا جو باقاعدہ طور پر امریکہ کے جاپان کے ساتھ خارجہ تعلقات اور تجارت باہمی کے فروغ کے لیے تھا بعد ازاں اسی طرح کے معاہدے کر کے یورپ کے اور ممالک نے بھی جاپان سے سفارتی تعلقات قائم کر لیے اور جاپان کے علیحدہ رہنے کا دور ختم ہو گیا جس سے 1868ء میں بھی بحالیات کا راستہ کھل گیا اور جاپان ترقی کے راستے پر گامزن ہو گیا۔

Kanchi Puram
کانچی پورم (کانچی):

شمالی تامل ناڈو کا ایک قصبہ جو کونجی رام Conjeevram کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اسے آج کے بھارت کے سات ہندو مقدس شہروں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے اور یہ اپنے مندروں کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔ یہ شہر چوتھی سے نویں صدی عیسوی تک جنوبی ہندوستان کی سلطنت پیلاوا Pallava کا دارالحکومت رہا ہے۔

Kangxi
کانگسی (1654ء۔1722ء):

چین میں چنگ Qing خاندان کے شہنشاہ کا عہد حکومت جو 1662ء سے 1722ء تک جاری رہا۔ یہ شہنشاہ ایک قابل حکمران تھا۔ اس نے چنگ سلطنت کی سرحدیں اپنی کوششوں سے وسیع کر دیں تھیں۔ اس نے سابقہ حکمران خاندان منگ Ming کے بقایا اثرات کا خاتمہ کر دیا اور چنگ شاہی کی بنیادیں مستحکم کر دیں تھیں۔

Kang Youwei
کانگ یوؤی (1858ء۔1927ء):

ایک چینی فلسفی جس نے اقوال کنفیوشش کی وضاحت کی اور ایک سیاسی مدبر کی حیثیت سے اس بات پر زور دیا کہ چین کو مغربی استعماریت کا جواب دینے کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی چین کو جدید دور کی ترقی کی راہ پر گامزن کرنا بھی لازم ہے۔ 1898ء میں چینی شہنشاہ گوانگ زو Guang Xu نے اسے اصلاحات نافذ کرنے کی دعوت دی تو اس نے ایک سو دن کی اصلاحات کا پروگرام تشکیل دیا لیکن جلد ہی اسے چینی قدامت پسندوں نے چین سے باہر نکال دیا اور وہ جاپان میں جلاوطن زندگی گزارنے لگا۔ 1912ء میں چین کے ایک جمہوریہ بن جانے کے بعد کانگ نے اپنی کوششوں کا رخ چین میں بادشاہت کی بحالی کی طرف موڑ دیا۔

کنشک مہاراج (پہلی یا دوسری صدی عیسوی): Kanishka

کوشانی خاندان کا نامور ہندوستانی حکمران۔ کیڈفیسس ثانی کا فرزند 78ء میں حکمران بنا۔ اس نے مشرق میں سوپ بہار تک اور جنوب میں نربدا تک فتوحات حاصل کیں اور ایران کے پارتھی حکمرانوں کو شکست دی۔ شہنشاہ چین سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا۔ چینی جرنیل پانچاؤ نے اسے گستاخی قرار دے کر کنشک کو شکست دی اور خراج دینے پر مجبور کر دیا۔ بدھ مذہب کی خدمات میں یہ ہندوستانی حکمران اشوک اعظم کا ہم پلہ تھا۔ اپنے دارالحکومت پرش پور (پشاور) میں ایک بدھ خانقاہ اور ایک مینار تعمیر کرایا۔ کشمیر اور جالندھر میں دوسری بدھ مت کانفرنس بلوائی۔ بدھ مت کے دو فرقے ہو گئے، ایک ہنیان اور دوسرا مہایان۔ کنشک اس آخرالذکر فرقے کا سرپرست تھا۔ اس کی طرف سے سرکاری طور پر مبلغ وسط ایشیا تک مہایان کی تعلیمات پھیلاتے رہے۔ اس کے عہد سے بدھ میں مجسمہ سازی شروع ہوئی اور تمام اسٹوپ اس سے مزین کر دیے گئے۔ کنشک کے درباریوں میں چرک طبیب نگرجن اسوگھوش اور دوسترہ قابل ذکر تھے۔

کانٹ ایمانوئیل (1724ء-1804ء): Kant, Immanuel

جرمن فلسفی، تاریخ فلسفہ کی عظیم ترین شخصیتوں میں سے تھا۔ 1755ء میں کونکس برگ یونیورسٹی میں فلسفے اور دیگر علوم پر لیکچر دیے۔ 1770ء میں وہ منطق اور مابعد الطبیعیات کا پروفیسر مقرر ہوا اور اپنی تصنیفات اور تعلیمات کی بدولت دور دور تک مشہور ہو گیا۔ اس نے خاموشی کے ساتھ ایک ایسے نظام فلسفہ کی بنیاد رکھی جس نے فلاسفہ متاخرین کو کسی نہ کسی رنگ میں متاثر کیا۔ اس کے فلسفے کو کئی ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے مثلاً انتقادی فلسفہ، انتقاد، فوق تجربی فلسفہ وغیرہ۔ اس کی اہم تصنیفات، انتقاد فکر خالص۔ Critique of Pure Reason، اخلاقیات کی مابعد الطبیعیات بنیادیں۔ وغیرہ۔

کانوا خاندان: Kanva

ہندوستان کے علاقے میگادھا میں یہ حکمران خاندان 73 ق م میں برسر اقتدار آیا۔ اسے وشنو دیوا نے قائم کیا جو سنگا خاندان کے آخری راجہ دیو بھئی کا وزیر تھا۔ اس خاندان کی حکومت صرف پینتالیس سال قائم رہی۔ اس کے آخری بادشاہ سرمان کا 28 ق م میں تختہ الٹ دیا گیا تھا۔

کپل وستو: Kapil Avastu

نیپال کی ترائی میں گوتم بدھ کی جائے پیدائش اور آبائی ریاست۔

کشمیر: Kashmir

شمالی ہندوستان کا ایک خطہ جو پاکستان اور بھارت میں متنازعہ ہے۔ اس پر ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے

ماضی میں حکومت کی گئی۔ 1819ء میں اس ریاست کا الحاق سکھ شاہی اور پنجاب سے ہو گیا تھا۔ بعدازاں برطانوی ہندوستان کی حکومت کے دوران اس پر ایک ہندو مہاراجہ کی حکومت تھی۔ اگرچہ اس ریاست کی آبادی زیادہ تر مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ 1947ء میں تقسیم برصغیر کے موقع پر جب برطانوی حکومت نے کشمیر کے مہاراجہ کو پاکستان یا بھارت سے الحاق کا اختیار کر دیا تو اس نے ریاست کی مسلم اکثریت کو پس انداز کر بھارت سے الحاق کر لیا۔ اس موقع پر ہونے والی پاک بھارت جنگ کے نتیجے میں کشمیر کا کچھ مغربی حصہ پاکستان کے پاس بھی رہا۔ جسے اس نے آزاد کشمیر کا نام دیا۔ اس وجہ سے بھارت اور پاکستان میں جنگ 1948ء اور بعدازاں جنگ 1965 بھی لڑی گئی۔ 1971ء میں تیسری پاک بھارت جنگ بھی اس کا شاخسانہ تھی۔ 1989ء کے بعد سے کشمیر میں علیحدگی کی تحریک بڑے زوروں پر چلتی رہی تھی جس میں کشمیر کے مسلمان پاکستان سے الحاق کے خواہاں ہیں۔ پاکستان پر بھارت ہمیشہ کشمیر کے علیحدگی پسندوں کی حمایت کا الزام لگاتا رہا ہے جس کی وجہ سے دونوں ہمسایہ ممالک کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ ہی رہے ہیں۔ 1972ء میں ہونے والے جنگ بندی کے سمجھوتے کے باوجود اکثر سرحد پر دونوں ممالک کی فوجوں میں جھڑپیں بھی ہوتی رہی ہیں۔

Kaunda, Kenneth

کاؤنڈا، کینتھ (1924ء):

زمبیا کا پہلا صدر اور سیاست دان۔ وہ پہلے افریقین نیشنل کانگریس کا رکن تھا بعدازاں اس تنظیم کا صدر بن گیا (1959ء)۔ اگرچہ یہ تنظیم تشدد پسند نہیں تھی مگر 1959ء میں کونڈا کو قید کر دیا گیا اور وہ جنوری 1960ء تک برطانوی حکمرانوں کی قید میں رہا۔ 1964ء میں جب زمبیا آزاد ہوا تو کاؤنڈا کو اس مملکت کا پہلا صدر منتخب کر لیا گیا۔ حزب اختلاف سے اختلافات کی وجہ سے کاؤنڈا نے زمبیا کو 1972ء میں ایک سیاسی جماعت پر مشتمل ریاست بنا دیا پھر کئی انتخابات کے انعقاد کے بعد کاؤنڈا نے دوسری سیاسی جماعتوں سے اس پابندی کو ہٹا دیا۔ اور انہیں قانونی حیثیت دی دی۔ 1991ء میں اسے فریڈرک چلوبا، Chiluba Frederick نے شکست دی اور 1992ء میں اس نے صدارتی عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ 1997ء میں چلوبا نے اسے ایک انقلاب حکومت کے خلاف بپا کرنے پر نظر بند کر دیا۔ 1999ء میں اس پر ایک ناکام قاتلانہ حملہ کیا گیا جس میں وہ بچ گیا۔ کاؤنڈا اس کے باوجود زمبیا ہی میں رہا۔

Kautilya, Chankia

کوتلیہ، چانکیا (چوتھی صدی قبل از مسیح):

ذات کا برہمن تھا اور اپنے زمانے کا ایک بڑا عالم تھا۔ اس کی تصنیف ارتھ شاستر سیاست پر ایک اہم تصنیف ہے۔ اس کتاب کا موضوع انتظام سلطنت اور علم اخلاق ہے، کوتلیہ چانکیا نے موریہ سلطنت کے بانی چندر گپت موریہ کی تعلیم و تربیت کی تھی۔ چانکیہ حملہ سکندر اعظم کے زمانے میں ٹیکسلا یونیورسٹی میں معلم تھا۔ جین روایات کے مطابق وہ ایک عام غریب آدمی تھا اور آخری نند حکمران دھن نند کے عہد میں دولت کمانے کی غرض سے پاٹلی پتر آیا تھا۔ وہاں وہ آوارہ گردی کرتا ہوا ایک شاہی خیرات گھر (دان شالہ) میں گھس گیا اور اندر جا کر ناظم کی کرسی پر بیٹھ گیا مگر

اسے بادشاہ نے بے عزت کر کے دان شالہ سے نکال دیا۔ اس بات سے اس کے دل میں بادشاہ کے خلاف کدورت پیدا ہو گئی اور اس نے موقع پا کر بادشاہ کے ایک بیٹے کو اغوا کر کے قتل کر دیا۔ اسی دوران اسے چندر گپت مل گیا۔ جب چندر گپت بادشاہ بنا تو اس نے کوتلیہ چانکیہ کو اپنا مشیر خاص بنا لیا۔ چندر گپت کے لیے اس نے "ارتھ شاستر" تصنیف کی تھی جو حکومت کرنے کے فن پر لکھی گئی ایک اہم کتاب ہے۔

Kemal, Mustapha, see Ataturk, Kemal Pasha

کینیڈی جان ایف (1917ء-1963ء): Kennedy, John. F.

کینیڈی جان فٹز جیرالڈ۔ امریکہ کا سب سے کم عمر صدر جسے رومن کیتھولک مسلک کا پہلا صدر ہونے کی حیثیت حاصل تھی۔ وہ نسلاً آئرلینڈ سے تعلق رکھتا تھا۔ 1952ء میں سینیٹ کا رکن بنا۔ اور 1960ء میں نکسن کو شکست دے کر صدر امریکہ منتخب ہوا۔ مختصر عہد صدارت میں اس نے مہتم بالشان مسائل اور الجھنوں کا پامردی سے مقابلہ کیا۔ خاص کر کیوبا کا بحران اور روسی میزائلوں کی تنصیب۔ سیاہ فام امریکیوں کے لیے مکمل شہری حقوق کا حصول۔ 22 نومبر 1963ء کو ڈیلاس ٹیکساس میں دو گولیاں لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ وہ صدر کی حیثیت سے قتل کیا جانے والا چوتھا امریکی صدر تھا۔ صدر کینیڈی کو اس کی تصنیف Profiles in Crige پر پلٹزر انعام ملا تھا۔

کینٹ اسٹیٹ: Kent State

کینٹ اسٹیٹ یونیورسٹی امریکا میں صدر امریکا نکسن کے غیر جانبدار ملک کمبوڈیا پر اعلان کے بعد جنگ ویتنام کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبا نے شدید احتجاجی مظاہرے کیے جن کو منتشر کرنے کے لیے اوہیو نیشنل گارڈز کو طلبا پر گولی چلانا پڑی۔

4 مئی 1970ء کو یونیورسٹی کے 2000 طلبا نے ایک ممنوعہ جلوس میں شرکت کی۔ اس جلوس کو نیشنل گارڈ کے دستوں نے منتشر کرنے کی کوشش کی اور بغیر کسی انتباہ کے 28 گارڈز نے طلبا پر فائر کھول دیا۔ جس سے چار طالب علم ہلاک ہو گئے اور نو سے زائد زخمی ہوئے۔ طلبا کے جلوس پر فائرنگ کے اس واقعے نے طلبا کو مشتعل کر دیا اور اس جلوس سے کہیں بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔

بادشاہیت کینٹ: Kent, Kingdom of

انگلستان میں پانچویں صدری میلادی کے وسط میں جوٹس کی قائم کردہ اینگلو سیکسن کی بادشاہت۔ چھٹی صدی کے آخر میں یہ ویسیکس کا صوبہ بن گئی اور الگ بادشاہت ختم ہو گئی۔

کینیاٹا، جومو (1894ء-1978ء): Kenyatta, Jomo

کینیا کا مدبر اور سیاستدان اور آزادی کے بعد مقرر ہونے والا پہلا وزیر اعظم (1963ء-1964ء) اور 1964ء سے 1978ء تک کینیا کا صدر رہا۔ وہ برٹش ایسٹ افریقہ (کینیا ان دنوں اسی نام سے موسوم کیا جاتا تھا)

میں 1920ء سے وہ اپنے ملک کی آزادی کے لیے کوشاں رہا۔ اسی سلسلے میں اس نے مانچسٹر انگلستان میں پان افریقن کانگریس نامی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ کینیا میں ماؤ ماؤ تحریک چلنے کے دوران کینیاٹا پر بھی قوم پرستی کا الزام لگا اور اسے قید کر دیا گیا۔ پھر آزادی کے بعد اسے کینیا کا پہلا وزیر اعظم منتخب کیا گیا اور پھر ایک سال کے بعد وہ صدارتی عہدہ پر فائز ہو گیا۔ کینیاٹا ایک برطانوی اور مغربی حمایت پسند تھا اس نے اپنے عہدہ صدارت میں کینیا کو براعظم افریقہ کے ممالک میں مستحکم ترین ملک بنا دیا تھا۔

Kepler, John کیپلر جوہن (1571ء۔1630ء):

جرمن ہیئت دان، جس نے سیاروں کی گردش کے متعلق ریاضیاتی کلیئے مرتب کیئے۔ کیپلر کے کلیئے مختصراً یوں بیان کیئے جا سکتے ہیں۔ (۱) ہر سیارے کا مدار ایک قطع ناقص Ellipse ہے جس کے دو ماسکوں Foci میں سے ایک کا مرکز سورج ہوتا ہے۔ (۲) ہر سیارے کا سمتی نصف قطر Radius Vector یعنی اس کے مرکز کو سورج کے مرکز سے ملانے والا خط مساوی اوقات میں مساوی رقبوں پر سے حرکت کرتا ہے۔ (۳) سورج کے گرد ہر سیارے کی گردش مدت کا مربع Squar سورج سے اوسط فاصلے کے مکتب Cube کے برابر ہوتا ہے۔
کیپلر گردش سیارگان کی وضاحت کرنے والا اہم ترین یورپی سائنسدان ہے۔ اپنے کلیات کی مدد سے کیپلر نے ثابت کیا کہ کائنات کو ریاضی کی مدد سے سمجھا جا سکتا ہے۔

Keynes, John Maynard:کینیس جان مینارڈ(1883ء۔1946ء)

ایک برطانوی ماہر اقتصادیات۔ پہلا بیرن آف ٹلٹن، اور ماہر مسائل زر تعلیم کیمبرج میں حاصل کی۔ 1929ء تک کلاسیکی نظریہ اقتصادیات کا حامی رہا لیکن بعد ازاں حکومت کی بڑے پیمانے پر اقتصادی منصوبہ بندی اور اخراجات کا قائل ہو گیا جو انسداد بیروزگان کی حمایت بھی اختیار کیئے گئے تھے۔ جمہوری ملکوں کی اقتصادی پالیسیاں اس کے خیالات سے بہت زیادہ متاثر ہوئیں تھیں۔ اس کی دو تصنیفات بھی قابل ذکر ہیں۔ ''امن کے اقتصادی نتائج Economic Conquests of Penance'' اور ''روزگار، سود اور زر کا مجموعی نظریہ The General Theory Employment Interst and Money(1936ء)۔

Kancun Conference کینکن کانفرنس (1981ء):

دسمبر 1981ء میں میکسیکو کے تفریحی مقام کینکن میں منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں 8 ترقی یافتہ اور 14 ترقی پذیر ممالک کے وزرائے اعظم نے شرکت کی۔ کانفرنس تیسری دنیا کے اقتصادی مسائل حل کرنے کے لیے بلائی گئی تھی اقتصادی ماہرین نے اس کے لیے شمال جنوب کی اصلاح استعمال کی تھی۔ اس کی ابتدا 1964ء میں اقوام متحدہ کے ادارہ تجارت اور ترقی Unctad کے قیام سے ہوتی تھی۔ اور اس کا خصوصی مقصد پسماندہ ممالک پر سے تیسری دنیا میں اقتصادی بوجھ کم کرنا تھا۔

کے جی بی: **K.G.B (Komitet Gosudarstvennoy Bezopasnost)**

کمیٹی برائے تحفظ سوویت سوشلسٹ ری پبلک (سوویت یونین کے داخلیہ پولیس کے اداروں میں سے ایک ادارہ۔ یہ ادارہ سوویت یونین کے داخلی اور خارجی دونوں قسم کے تحفظات کے لیے قائم کیا تھا۔ کے جی بی، اپنے جاسوسی کے کارناموں اور چوکسی کی وجہ سے جانا جاتا تھا۔ 1991ء میں سوویت یونین کے ٹوٹ جانے کے بعد کے جی بی کے اہم ترین ریکارڈ جن کو تلف نہیں کیا گیا تھا پوری دنیا کے لیے کھل گئے تھے۔

خواجوراہو: **Khajuraho**

وسطی ہندوستان کے چنڈیلا حکمرانوں کا دارالحکومت یہ حکمران نویں سے گیارہویں صدی عیسوی میں حکمران تھے۔ خواجوراہو اپنے ہندو مندروں کی وجہ سے مشہور تھا۔ ان مندروں میں سنگتراشی کے جو نمونے ملے ہیں ان میں جنسی فعلیات کو نمایاں مقام حاصل ہے یہ مندر اور سنگتراشی کے یہ نمونے ہندوستان کے مسلم حکمرانوں کے ہاتھوں تباہ ہونے سے محض اپنے دور دراز کے مقام پر ہونے کی وجہ سے بچ گئے ہیں ان مندروں میں ازمنہ وسطی کے ہندوستان کے فنون لطیفہ کے نمونوں کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔

خلجی حکمران: **Khaljis, The**

ترک نژاد قبیلہ جو شمالی ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہو جانے کے بعد یہاں آباد ہو گیا تھا۔ جلال الدین خلجی اس حکمران خاندان کا بانی تھا۔ اس کے بعد اس کے بھتیجے علاؤ الدین خلجی نے عنان حکومت سنبھال لی تھی، وہ آزمودہ کار جرنیل اور امور مملکت کا ماہر تھا۔ اس نے امور مملکت کو بہترین بنیادوں پر استوار کیا اس کی فتوحات کا دائرہ راس کماری تک پھیلا ہوا تھا۔ خلجی خاندان کا اقتدار 1290ء سے 1320ء تک قائم رہا۔

خالصا حکومت: **Khalsa, The**

سکھوں کی فوجی مذہبی حکومت جو 1716ء میں بندہ بیراگی کی موت کے بعد کپور سنگھ نے قائم کی تھی۔ یہ بارہ حصوں میں منقسم تھی جن کو مہاراجہ رنجیت سکھ نے 1798ء۔1839ء میں منظم کیا تھا اس نے اپنی ریاست کو خالصا یا گرد گووند کی دولت مشترکہ کا نام دیا تھا۔ دوسری سکھ جنگ 1848ء تا 1849ء کے بعد یہ ختم ہو گئی تھی۔ ہندوستان کے صوبہ مشرقی پنجاب میں سکھ علیحدگی پسند اسی حکومت کے نام پر ''خالصتان'' کے نام سے ایک الگ خود مختار ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں۔

Kharjites

خارجی:

حضرت علیؓ کی فوج میں سے وہ حصہ جو جنگ صفین اور واقعہ تحکیم کے بعد ان سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ خلیفہ جس کو اپنی قیادت کا یقین نہ تھا اور وہ رقیب خلیفہ (حضرت معاویہؓ) سے مذاکرات کے بعد کسی طور بھی

اطاعت کا حق دار نہیں ہے، خارجی اپنے عقائد کا اظہار عمل کے ذریعے کرنے پر یقین رکھتے تھے۔ وہ ایک قسم کے تشدد پسند جنون میں مبتلا تھے اور ان کے نزدیک صحیح العقیدہ مسلمانوں کا قتل مباح تھا۔ اسی نظریہ کے تحت انہوں نے 661ء میں خود حضرت علیؓ کو قتل کر دیا تھا اور حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ دونوں حضرات بچ گئے تھے۔

Khayyam, Amar

خیام، عمر (1048ء۔1123ء):

عمر خیام، ایران کے مشہور شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ اصل نام ابوالفتح عمر بن ابراہیم تھا۔ خیام ایک بڑا ہیئت دان، ماہر ریاضی اور نامور شاعر تھا۔ اس کی رباعیات فارسی زبان کی اہم ترین شاعری ہے۔ ملک شاہ سلجوقی کے دربار سے وابستہ تھا۔ ملک شاہ کے حکم پر عمر خیام نے سرکاری رصدگاہ کے لیے ایک زیج ترتیب دی تھی جس کا نام "زیج ملک شاہی" تھا۔ اس علم و فضل کے باوجود اس کو اس کی رباعیات نے مشرق و مغرب میں شہرت بخشی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اہل مغرب میں رباعیات کا ترجمہ فٹز جیرالڈ نے کیا تھا جس سے رباعیات کی غیر معمولی خوبیاں واضح ہو گئیں تھیں۔

Khazars

خازارز:

قدیم ترک لوگ جو زیادہ تر خانہ بدوش تھے۔ وہ دوسری صدی عیسوی میں ٹرانس کاکیشیا میں ظاہر ہوئے اور دریائے ڈان اور دریائے والگا کے درمیانی علاقے میں (جنوبی روس) میں آباد ہوئے۔ 740ء میں انہوں نے یہودیت قبول کی۔ 969ء میں انہیں خیوا کے ڈیوک نے شکست دی تھی۔

Khilafat Movement

تحریک خلافت:

پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے اتحادیوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا تھا۔ اس سے خلافت و سلطنت عثمانیہ کے وجود اور مقامات متبرکہ کو خطرہ لاحق ہوا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے خلافت کے مقدس ادارے اور مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لیے 1919ء میں ایک ملک گیر تحریک چلائی جس کے راہنما، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی جوہر جیسے عظیم لوگ تھے۔ اپنے مطالبات کو منوانے کے لیے ایک وفد لندن بھیجا گیا اور ہندوستان کو دارالحرب قرار دے دیا گیا جس کے نتیجے میں ہزاروں مسلمان ہجرت کر کے افغانستان چلے گئے مگر یہ ہجرت ناکام ہوئی۔ مالابار کے علاقے میں عرب نژاد موپلوں نے بھی تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا اور انہیں برطانوی حکومت کے بے پناہ مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔ 3 مارچ 1924ء کو ترکی کے مصطفیٰ کمال پاشا نے خلافت کے ادارے کو منسوخ کر دیا اور ترکی کو جمہوریہ قرار دیا۔ اس وجہ سے ہندوستان میں چلائی گئی اس تحریک کا عالم اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ البتہ ہندوستان کے مسلمانوں میں اجتماعی اعتبار سے قومی شعور پیدا ہوا اور کانگریس جس نے جز وقتی طور پر ان کا ساتھ دیا تھا۔ کے ساتھ اتحاد عارضی اور ناکام ثابت ہو گیا۔

خلافت راشدہ: **Khilafat, Pious**

رسالت مآبؐ کی رحلت کے بعد 632ء ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کا نام دیا جاتا ہے۔ خلافت راشدہ کا آغاز حضرت ابوبکر صدیقؓ کے 8 جون 632ء کو مسند نشین ہونے سے شروع ہوا اور 661ء میں حضرت علی مرتضیٰؓ کی شہادت پر ختم ہوگیا۔ یہ خلافت چار خلفائے اسلام، حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کے عہد پر مشتمل ہے۔ اگرچہ حضرت امام حسنؓ کی چند روزہ خلافت کو بھی خلافت راشدہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

ختن لوگ: **Khitan People**

منگولیائی یا ترک زبان بولنے والے لوگ جو شمالی چین، منچوریا میں آباد ہیں۔ ختن کا نام ان لوگوں کو مسلم جغرافیہ دانوں نے دیا تھا۔ ان لوگوں نے تیسری صدی ہجری میں شمالی چین کو فتح کر کے ایک زبردست سلطنت قائم کی تھی۔ جو ان کے نام پر ختنا کے نام سے مشہور تھی۔

کھمر روگ: **Kamer Rouge**

ایک کمبوڈیا میں چلنے والی کمیونسٹ تحریک جس نے امریکہ کی حمایت کردہ لون نول Lon Nol حکومت کے خلاف ایک کامیاب بغاوت کی (1970ء۔1975ء) کھمر روگ کے راہنما پول پاٹ نے حکومت قائم کر کے بعد ازاں کمبوڈیا میں انقلاب بپا کرنا چاہا جس کے ذریعے وہ کمبوڈیا میں ایک نیا معاشرہ قائم کرنا چاہتا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے کمبوڈیا کے شہری طبقے کو تباہ و ہلاک کر کے رکھ دیا۔ دارالحکومت کی پوری آبادی کو پول پاٹ حکومت نے دیہاتوں پر منتقل کر دیا۔ جہاں کی سخت آب و ہوا اور سہولتوں کے فقدان سے بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے۔ اور کئی ہزار لوگوں کو پول پاٹ کے حکم پر قتل گاہوں میں قتل کر دیا گیا۔ جدید زمانے کے کئی مورخین نے پول پاٹ کو تقریباً 20 لاکھ افراد کا قاتل لکھا ہے جو کمبوڈیا کی پوری آبادی کا ایک چوتھائی حصہ تھا۔ 1987ء میں ویتنام نے سرحدی تنازعات کی وجہ سے کمبوڈیا پر حملہ کیا تو کھمر روگ حکومت کو پسپا ہونا پڑا۔ ویت نام نے ہینگ سمرین Hang Samrin کی قیادت میں کمبوڈیا میں ایک نئی حکومت تشکیل دی۔

Khomeini, Ayatollah:(1902ء۔1989ء) امام خمینی، آیت اللہ روح اللہ

ایران کے اسلامی انقلاب کے بانی۔ ان کے والد بھی ایک ممتاز عالم دین تھے جنہیں مقامات مقدسہ کی زیارت کے دوران گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ خمینی نے ایران کے مشہور شہر قم میں مذہبی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد انہوں نے فلسفیانہ تحریروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ 1949ء میں ان کی پہلی کتاب ''رازوں کے انکشاف'' منظر عام پر آئی۔ 1960ء میں وہ ایک سیاستدان کے طور پر ابھرے۔ ان دنوں شاہ ایران نے سفید انقلاب کے نام سے جو معاشرتی ترقی کا پروگرام وضع کیا تھا امام خمینی نے اس کی شدید مخالفت کی۔ شاہ کے خلاف کھلم کھلا آواز اٹھانے کی پاداش میں انہیں جلاوطن کر دیا۔ کچھ عرصے وہ عراق میں نجف اشرف میں مقیم رہے۔ لیکن بعد

ازاں 1977ء میں فرانس میں سیاسی پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ 1978ء میں انہوں نے ایران میں جمہوریت کا پول بالا کرنے اور اسلامی نظام رائج کرنے کے لیے تحریک چلائی جو ایران میں اسلامی انقلاب پر منتج ہوئی اور شاہ ایران ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گیا۔ فروری 1979ء میں خمینی ایران واپس آ گئے اور ایران کی قیادت سنبھال کر انہوں نے ملک کو جمہوری آئین دیا۔ امام خمینی نے 1979ء میں وفات پائی۔ ان کی تصانیف میں شرح دعائے سحر اہم ہے۔

خروشف نکیتا (1894ء۔1971ء): Khrushcev. Nikita

روسی کمیونسٹ راہنما۔ جوانی میں قفل ساز تھا۔ 1918ء میں کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہوا۔ ترقی کر کے ماسکو کی علاقائی کمیٹی کا سیکرٹری اول بنا۔ 1938ء میں پولٹ بیورو کا رکن بنا۔ سٹالن کی وفات کے بعد کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا سیکرٹری اول بنایا گیا۔ بعد ازاں سوویت یونین کی داخلہ اور خارجہ حکمت عملی میں اثر انداز ہوتا چلا گیا۔ 1956ء میں اس نے بیسویں کانگریس کے دوران سٹالن پر نکتہ چینی کی۔ 1958ء میں بلگانن کی جگہ وزیر اعظم بن گیا۔ 1964ء میں پارٹی کے عدم اعتماد کی وجہ سے اسے معزول کر دیا گیا۔ سات سال گوشہ گمنامی میں گزار کر دل کا دورہ پڑنے سے اس کا انتقال ہوا اور اسے ماسکو کے عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔

قبلائی خان (1214ء۔1294ء): Khubilai Khan

منگول شہنشاہ اور چنگیز خان کا پوتا، چین کے یوآن Yuan حکمران خاندان کا بانی۔ اپنے دادا چنگیز خان کی قائم کردہ سلطنت کا خان اعظم بنا (1260ء) چین کے حکمران خاندان سنگ Sung کو شکست دے کر چین پر منگول سلطنت قائم کی۔ جاپان، جنوب مشرقی ایشیا اور انڈونیشیا پر حملوں میں ناکام رہا۔ اس کے عہد میں چینی علم و ادب کو فروغ حاصل ہوا۔ بدھ مت کی حمایت کی لیکن دیگر مذاہب عالم سے بھی رواداری برتی۔ مارکو پولو اسی شہنشاہ کے عہد میں چین آیا تھا۔

خسرو: Khusru

ایران کے ساسانی بادشاہوں کا لقب۔ خسرو اول نوشیرواں عادل کا نام تھا اس نے 531ء سے 579ء تک حکومت کی۔

خسرو دوم (خسرو پرویز) وہ ایرانی بادشاہ تھا جسے پیغمبر اسلامؐ نے دعوت نامہ بھیجا تھا مگر اس بد بخت نے اسے چاک کر دیا تھا جس کے بعد ساسانی سلطنت کا مقدر اسی طرح چاک ہونا لکھا گیا تھا (متوفی 628ء)۔

خوارزم شاہی: Khwarzem Shahi

وسطی ایشیا کی مسلم سلطنت۔ یہاں کے باشندوں نے آٹھویں صدی میں اسلام قبول کیا تھا۔ خوارزم شاہی کا دارالحکومت ارگنج تھا۔ بارہویں اور تیرہویں صدی میں سلجوق ترکوں کے تحت خوارزم نے بخارا، سمرقند اور ایران کا بیشتر حصہ فتح کیا۔ چنگیز خان سے خوارزم اشاہ، جلال الدین کے تعلقات خراب ہو گئے جس کی بنا پر چنگیز خان نے

Khyber pass

درہ خیبر:

افغانستان اور پاکستان کے درمیان دریائے کابل اور پشاور کو ملاتا ہوا کوہ سفید کا مشہور درہ۔ یہ تقریباً 28 میل لمبا ہے۔ یہ نگاہ پہاڑیوں میں سے بل کھاتا گزرتا ہے۔ سب سے زیادہ بلندی تقریباً 3500 فٹ ہے۔ ایک ریلوے لائن، جرنیلی سڑک مشرقی سرے سے لنڈی خانہ، سرحد افغانستان تک جاتی ہے۔ یہاں دو سڑکیں بھی ہیں ایک موٹر گاڑیوں کے لیے اور ایک کاروانوں کے لیے۔ اہم تجارتی راستہ اور فوجی اہمیت کا مقام ہے۔ کئی قلعہ بندیاں اور چوکیاں ہیں۔ مشہور ہے کہ درہ خیبر کو ہندوستان کے کئی حملہ آوروں نے استعمال کیا اور اسی راستے ہندوستان پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

Khyber, Ghazwah

خیبر غزوہ:

صلح حدیبیہ کے بعد جب مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ قریش اب مملکت مدینہ کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کریں گے تو مدینہ کے شمال میں واقع یہودیوں کی ریاست خیبر جہاں مسلمانوں کے خلاف مسلسل سازشیں کی جا رہی تھیں۔ یہودیوں کو اس وقت کی دونوں بڑی طاقتوں یعنی ایران اور روم کا تعاون بھی حاصل تھا۔ اس لیے ان سے خطرہ تھا کہ کسی وقت بھی مدینہ پر حملہ کر سکتے ہیں۔ 7ھ میں آنحضرتؐ نے اسی خطرے کو ختم کرنے کے لیے خیبر پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اسلامی لشکر جو 1600 مجاہدین پر مشتمل تھا صرف تین روز میں خیبر پہنچ گیا۔ بنی غطفان جو یہودیوں کے حلیف تھے وہ یہودیوں کی مدد کے لیے نہیں آ سکے۔ اس لیے یکے بعد دیگرے تمام یہودی قلعے فتح کر لیے گئے۔ جب یہودیوں نے جان بخشی کی درخواست کی تو آنحضرتؐ نے انہیں مال و زر چھوڑ کر جانے کی اجازت دی۔ اس کے علاوہ یہودیوں کو نصف پیداوار کے عوض ان کی زمینیں بھی واپس کر دیں گئیں اور یہودیان خیبر عہد فاروقی تک خیبر میں مقیم رہے۔

Kheva

خیوہ:

صحرائے قراقرم کے نزدیک ازبکستان کا شہر جو اسی نام کے نخلستان میں واقع ہے۔ خوارزم شاہی کے زمانے میں یہ بڑا پر رونق شہر تھا۔ پھر سولہویں صدی کے آخر میں خوانین خیوہ کا دارالحکومت بن گیا۔ یہ ریاست بحیرۂ ارال اور دریائے آمو کے درمیان واقع تھی۔ 1873ء تک خوانین خیوہ نے اپنی ریاست کی آزادی کی حفاظت کی۔ اس کے بعد روسی اس پر قابض ہو گئے۔ اب یہ جمہوریہ ازبکستان میں شامل ہے۔ اسلامی شوکت و حشمت کی یادگاریں ابھی تک یہاں موجود ہیں۔

Kim Dae Jung

کم ڈائی جنگ (1925ء):

جنوبی کوریا کی حزب اختلاف کا راہنما اور 1998ء سے 2003ء تک جنوبی کوریا کا صدر اس کا تعلق جنوبی کوریا کے جنوب مشرقی صوبے چولا Cholla سے ہے۔ 1971ء میں اسے جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ پھر کوریا کے پارک حکومت کے ایجنٹوں نے اسے جاپان کے ایک ہوٹل سے اغوا کر لیا۔ اس کی جنوبی کوریا واپسی اور دوبارہ گرفتاری سے ملک میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ پھر جمہوریہ بننے کے بعد 1997ء میں وہ کوریا کا صدر منتخب ہو گیا اس کی حکومت کی خارجہ حکمت نے جنوبی اور شمالی کوریا کے درمیان تناؤ کو کم کیا۔ کم ڈائی جنگ کو اس کی امن کی کوششوں پر 2000 میں امن کا نوبل پرائز ملا تھا۔

Kim Il Sung

کم ال سنگ (1912ء-1994ء):

شمالی کوریا کے مدبر اور انقلابی لیڈر۔ کسان گھرانے میں پیدا ہوا۔ زمانہ طالب علمی ہی سے زیر زمین بنگ کمیونسٹ پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ 1932ء میں مانچوریا، شمالی چین میں ایک گوریلا دستہ منظم کیا جس نے بعد ازاں انقلابی فوج کی شکل اختیار کر لی اور جاپانی استعمار کے خلاف جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا۔ 1936ء میں کم ال سنگ کی قیادت میں جاپانیوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کیا گیا۔ کوریا کی آزادی اگست 1945ء کے بعد سے شمالی کوریا میں کمیونسٹ پارٹی کی تنظیمی بیورو کے فرسٹ سیکرٹری منتخب ہوا۔ پھر جب ستمبر 1948ء میں شمالی کوریا کا قیام عمل میں آیا تو کم ال سنگ وزراء کی کونسل کی چیئرمین بنا دیئے گئے۔ 1950ء میں ملٹری کمیٹی کے چیئرمین اور عوامی فوج کے سپریم کمانڈر مقرر ہوئے۔ 1953ء میں مارشل اور دسمبر 1972ء میں عوامی جمہوریہ (شمال) کا صدر منتخب ہوا اور تاحیات صدر رہا۔

Kim Jong Il

کم جونگ ال (1942ء):

شمالی کوریا کا راہنما اور کم ال سنگ کا بیٹا اور جانشین 1994ء میں اپنے باپ کی وفات کے بعد شمالی کوریا کا صدر مقرر ہوا۔ کم ال جونگ سوویت یونین میں پیدا ہوا تھا۔ 1970ء کی دہائی میں اس کے والد نے اسے اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ 2000ء میں وہ جنوبی کوریا کے صدر کم ڈائی جنگ سے ملا اور دونوں کوریاؤں کے درمیان تعاون کے امکانات پر غور کیا گیا۔ مگر شمالی کوریا کے میزائل پروگرام اور ایٹمی پروگرام جاری رکھنے کے فیصلے نے دونوں کوریاؤں میں مفاہمت نہ ہونے دی۔ اور بین الاقوامی طور پر بھی تناؤ پیدا کر دیا۔ ستمبر 2005ء میں شمالی کوریا نے اعلان کیا کہ وہ اپنا ایٹمی پروگرام ختم کر دے گا مگر ایسا نہ ہوا۔ 2018ء میں اس کی ملاقات امریکا کے صدر ٹرمپ سے ہوئی ہے۔

King Martin Luther JR :کنگ مارٹن لوتھر جے آر (1929ء-1968ء)

امریکہ کا سیاہ فام راہنما۔ اٹلانٹا میں پیدا ہوا۔ ہوسٹن یونیورسٹی سے نظام تصوف کے مطالعہ پر ڈگری لی۔ امریکہ کے سیاہ فام باشندوں کے حقوق کی حفاظت کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ اسی بنا پر وہ امریکی سیاہ فاموں کا ترجمان بنا دیا گیا۔ 1964ء میں اسے امریکہ کے سیاہ فاموں کے مسائل بغیر کسی تشدد کے حل کرانے پر نوبل انعام

دیا گیا۔ 1968ء میں امریکی شہر میمفس میں ہلاک کر دیا گیا۔ اے جیمز ارل رے James Earl Ray کی نامی نے ہوٹل کی بالکنی میں کھڑے ہوئے 4 اپریل 1968ء کو گولی ماری تھی۔

قپچاق: Kipchak

ایک خانہ بدوش ترک قوم جو وسطی ایشیا میں دریائے ارش کے کنارے آباد تھی۔ لفظ قپچاق Kobuk کوبک سے ماخوذ ہے۔ یہ ترک زبان بولنے والے لوگ تھے۔ ان لوگوں نے بحیرہ اسود کے شمال میں گیارہویں صدی عیسوی میں قبضہ کیا تھا۔ ان لوگوں کا سامنا 1237ء میں منگول حملہ آوروں سے ہوا جنہوں نے انہیں ختم کر دیا۔ اور یہ شاخ زریں میں ضم ہو گئے۔

کرغیز: Kirghiz

کرغیز مسلمان ترک منگول گلہ بان ہیں جو سولہویں صدی میں یہاں ہجرت کر کے آئے۔ پہلے وہ گارا کرغیز کہلائے تھے تاکہ ان میں اور قزاقوں (جو پہلے کرغیز کہلاتے تھے) میں تمیز ہو سکے۔ 1876ء میں روس کے قوقند کی ریاست فتح کرنے کے بعد روس میں شامل ہوئے۔ آج کل ایک آزاد ریاست کرغیز ستان میں رہتے ہیں جو سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد وجود میں آئی تھی۔

سورما، بہادر، جانباز، دلیر: Knight

ازمنۂ وسطی کے یورپ میں جاگیرداری کے نظام کے اخلاقی معیاروں کا بڑا چرچا تھا۔ یہ نظریات فرانس اور اسپین سے ہوتے ہوئے پورے یورپ اور جزائر برطانیہ تک میں پھیل گئے تھے۔ یہ کلیسائی اور عسکری نظام و نظریات کا امتزاج تھا۔ پارسائی، دلیری، وفاداری اور عزت نفس نائٹوں (بہادروں) کے محاسن تصور ہوتے تھے۔ ان کی جانبارانہ محبت نسوانیت کو وقار بخشتی تھی اور خراج عقیدت پیش کرتی تھی۔ محاسن کا ثبوت نائٹ میدان جنگ اور کھیل کے میدان میں پیش کرتے تھے۔ ازمنہ وسطی کا لادینی ادب نائٹوں کی خصوصیات پر روشنی ڈالتا ہے۔

رفاہ عامہ کے نائٹ کارکنان: Knight Hospitalers

ازمنۂ وسطی میں یروشلم کے سینٹ جان ہسپتال کے کارکنان جن کا تعلق فوجی اور مذہبی تنظیم سے تھا۔ گیارہویں صدی میں قائم ہونے والے ہسپتال کا مقصد بیت المقدس کی زیارت کو آنے والے زائرین کا علاج معالجہ اور طبی سہولیات پہنچانا تھا۔ چونکہ اس تنظیم کی نوعیت فوجی تھی اس لیے پورے یورپ میں اس کی شاخیں قائم ہو گئیں اور اس تنظیم کی دولت اور طاقت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ اس کے کارکنوں نے صلیبی جنگوں کے دوران مسلمانوں کے خلاف بھرپور حصہ لیا۔ 1310ء میں انہوں نے جزیرہ رہوڈ کو فتح کیا۔ 1530ء میں شاہ چارلس پنجم نے ان کو جزیرہ مالٹا دے دیا۔ 1879ء میں پوپ نے آقائے عظیم کے منصف کا دوبارہ اجراء کیا۔

Knight Templars

نائٹ سورما:
قرون وسطیٰ میں مذہبی فوجی تنظیم کے ارکان جن کو یسوع مسیح کے غریب نائٹ بھی کہتے تھے۔ انہوں نے صلیبی جنگوں میں یورپ سے رضا کارانہ طور پر ارض فلسطین جا کر مسلمانوں کے خلاف بھرپور حصہ لیا تھا۔

Koh-I-Noor, The

کوہ نور:
مشہور عالم ہیرا جو مغل شہنشاہان ہند کے تاج کی زینت رہا 1739ء میں نادر شاہ نے مغلوں کو شکست دے کر یہ ہیرا اپنے قبضے میں کر لیا۔ اس کی موت کے بعد یہ احمد شاہ ابدالی اور پھر اس کے جانشین شاہ شجاع سے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ہاتھوں میں آیا۔ مہاراجہ کے جانشینوں سے اسے انگریزوں نے چھین کر ملکہ وکٹوریہ کے تاج کی زینت بنا دیا۔ تاحال یہ انگلستان میں موجود ہے۔

Koguryo

کوگریو:
کوریا کی ان تین ریاستوں میں سے ایک جو تین سلطنتوں کے زمانے میں ایک دوسرے پر بالادستی حاصل کرنے کے لیے نبرد آزما تھیں۔ (یہ زمانہ چوتھی صدی عیسوی سے 676ء تک ہے۔ یہ ریاست دریائے زرد کی وادی میں پہلی صدی عیسوی میں وجود میں آئی تھی۔ یہ ایک طاقتور ریاست تھی جس نے اپنے عروج کے زمانے میں منچوریا کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا تھا۔ شمالی کوریا میں اس ریاست نے سوئی Sui اور تانگ Tang سلطنتوں کی اس کو مغلوب کرنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا تھا۔ یہ 660ء میں بالآخر مغلوب ہو گئی تھی۔

Kongo

کانگو:
مغربی وسطی افریقہ کی ایک عوامی جمہوریہ جو پہلے فرانسیسی اور بلجیم کی نوآبادی تھی۔ 1960ء میں کانگو کو مکمل خود مختاری مل گئی تھی اور فلبرٹ یوہواس کے پہلے صدر منتخب ہوئے تھے۔ چودھویں صدی عیسوی سے سترہویں صدی تک یہاں اس نام کی ایک افریقی سلطنت بھی قائم تھی۔

Koran, see Quran, The.

Korean, War

جنگ کوریا (1952ء-1953ء):
جنگ عظیم دوم کے بعد امریکہ اور روس نے کوریا کو ایک معاہدے کے تحت دو حصوں میں بانٹ لیا تھا۔ شمالی حصہ روس کے زیر اثر تھا۔ جب کہ جنوبی امریکہ کو مل گیا تھا۔ 25 جون 1952ء کو شمالی کوریا کی فوج نے 38 ویں افقی خطوط کی سرحد کو عبور کر کے جنوبی کوریا پر حملہ کر دیا۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اسے امن عالم کی خلاف ورزی قرار دیا اور شمالی کوریا کو جارحیت کا مرتکب قرار دے کر اسے فوراً جنوبی کوریا سے فوجیں واپس بلانے کا مطالبہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی اقوام متحدہ کے رکن ممالک کو اپیل کی گئی کہ وہ جنوبی کوریا کی مدد کریں۔ امریکہ جو جنوبی کوریا کی حفاظت کو اپنی

ذمہ داری قرار دیتا تھا۔ اس نے نہایت سرعت کے ساتھ ایٹمی اور روایتی افواج تیار کیں اور امریکہ اس عالمی جارحیت کے خلاف میدان میں اتر آیا۔ کمان اقوام متحدہ کے ہاتھ میں تھی۔ کوریا کی یہ جنگ تین سال تک لڑی گئی جو ایک تلخ، خون آشام اور مایوس کن تجربہ تھا۔ اقوام متحدہ کی امریکی افواج نے جنرل ڈگلس میک آرتھر کی قیادت میں جلد ہی شمالی کوریا کی افواج کو جنوبی کوریا سے نکال باہر کیا۔ جنگ کا اختتام قریب محسوس ہو رہا تھا کہ عوامی جمہوریہ چین نے اپنی افواج اقوام متحدہ کی فوجوں کے خلاف صف آرا کر دیں۔ اس چینی مداخلت سے عالمگیر جنگ چھڑ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ تاہم اقوام متحدہ کی فوج اس جنگ کو کسی بھی قیمت پر وسیع نہیں پھیلانے کے حق میں نہیں تھی۔ آخر کار شمالی کوریا اور چین کی فوجوں کو 38 ویں افقی خطوط سے پرے دھکیل دیا گیا۔ پھر طویل مذاکرات کے بعد یہ تین سال تک لڑی جانے والی جنگ اختتام کو پہنچی۔

کوریو:

Koryo

کوریا کی ریاست کا 935ء سے 1395ء تک کا نام جو کبھی کبھی اس حکمران کا نام بھی تصور کیا جاتا ہے جو کوریا پر اس زمانے میں حکمران تھا۔ وانگ کون Wangkon نے کوریا کو متحد کیا اور سابق شاہی خاندان میں شادی کی اور اس نئے حکمران خاندان کا نام کوریو رکھا۔ کوریو قدیم قبائلی زمانے کی ایک ریاست سے لیا گیا تھا۔ 1270ء میں منگول حملے کے بعد یہ ریاست چین کے منگول حکمرانوں کی ایک باج گزار ریاست بنی اور 1356ء تک رہی۔

کوکسنگا (1624ء۔1662ء):

Koxinga

یہ نام مغربی مورخین نے اس چینی بحری قزاق کو دیا ہے جس کا چینی نام ژینگ چنگ گونگ Zheng Cheng Gong تھا۔ وہ اس زمانے میں نئی نئی قائم ہونے والی چنگ Qing (مانچو) شاہی خاندان کی حکومت کے خلاف لڑا اور اس نے تائیوان میں اپنا جنگی مستقر قائم کر لیا تھا۔ اس جنگی چینی ہیرو کا باپ ایک چینی شخص اور ماں ایک جاپانی عورت تھی۔ کوکسنگا منگ شاہی خاندان کا اس کے زوال کے بعد بھی وفادار رہا۔ اور 1644ء میں اس نے مانچو حکمرانوں کے خلاف بغاوت کر دی اور ابتدائی طور پر وہ چین کے جنوبی ساحل کے علاقے میں لڑا اور پھر دریائے یانگسی کی وادی تک بڑھتا چلا گیا۔ 1661ء میں اس نے ولندیزیوں سے تائیوان چھین لیا جو اس پر قابض چلے آ رہے تھے تاہم اگلے سال ہی کوکسنگا وفات پا گیا مگر اس کے بیٹے نے چنگ خاندان کے خلاف مزاحمت جاری رکھی یہاں تک کہ چنگ شاہی افواج نے تائیوان پر حملہ کر کے 1683ء میں یہ جزیرہ اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

کروپ الفریڈ (1812ء۔1887ء):

Krupp, Alfred

ایک جرمن صنعتکار اور اسلحہ ساز، اس نے جرمن فولاد سازی میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ فریڈرک کروپ کا بیٹا تھا جس نے Essan میں فولاد سازی کا کارخانہ لگایا تھا۔ الفریڈ کروپ نے اس زمانے میں ایجاد ہونے والی بھاپ کی طاقت سے چلنے والی مشینوں سے کام لے کر فولاد سازی کو معیاری بنایا۔ 1870ء کی دہائی میں کروپ فولاد سازی کا

کارخانہ پورے یورپ میں بڑا کارخانہ تھا۔ اس کی ڈھالی ہوئی فولاد کی توپوں نے 1871ء میں پروشیا کو فرانس سے جنگ میں بڑی مدد دی اور انہیں فولادی توپوں کے سر پر پروشیا یہ جنگ جیت گیا۔ اس اسلحہ ساز ادارے کے بہت سے اسلحہ جات جرمنی نے 1914ء میں چھڑنے والی پہلی جنگ عظیم میں بھی استعمال کیئے اور جنگ عظیم دوم تک بھی یہ اسلحہ ساز ادارہ متحرک تھا۔

Kshatriya

کھشتریہ:

قدیم ہندوستان میں پہنے والے ذات پات کے نظام میں دوسرا درجہ یہ جنگجوؤں کا طبقہ تھا۔ لفظی طور پر کھشتریہ کے معنی ایسے شخص کے ہیں جو دوسروں کو زخمی ہونے سے بچائے۔

Ku Klux Klan (KKK)

کوکلس کلان:

امریکی تاریخ میں دو واضح خفیہ تنظیمیں۔

(۱) اصل کوکلس کلان دسمبر 1865ء میں سابق نیم وفاقیوں نے پولاسکی کے مقام پر قائم کی۔ یہ انتہا پسند ری پبلکنوں کے خلاف تھی۔ اور سفید فاموں کی برتری پر یقین رکھتی تھی۔

(۲) دوسری کوکلس کلان 1915ء میں قائم کی گئی۔ اس کا پہلا اجلاس جارجیا کے مقام اسٹون مونٹ میں منعقد ہوا۔ یہ یہودیت اور کیتھولک مسیحیت کے مسلک کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ سفید فاموں کی برتری کی خواہاں تھی۔ اور زبردست وطن پرست تھی۔

Kulak

کولاک:

خوشحال روسی کسانوں کا طبقہ یا اس کا کوئی رکن۔ کولاکوں کو 1906ء میں زرعی اصلات کے نفاذ نے زرعی زمینوں کا مالک بنا دیا تھا۔ ان اصلاحات کا نفاذ زار روس کے وزیر اعظم اسٹولی پن نے کیا تھا۔ روس میں 1917ء کے بالشویکی انقلاب کے بپا ہونے کے بعد کولاکوں نے زرعی اجتماعی کاشتکاری کی مخالفت کی جس کی بنا پر اسٹالن نے 1929ء میں کولاکوں کو ایک طبقے کی حیثیت سے ختم کر دیا۔

Kultur-Kampf

کلتر کیمف:

جرمنی کے مدبر اعظم بسمارک کی حکومت (1872ء۔1879ء) کے دوران کیتھولک کلیسا کے خلاف جدوجہد۔ اس کا نتیجہ یسوعی نامی فرقے کے اخراج کی صورت میں نکلا تھا۔ اور پاپائے روم سے پروشیا کے تعلقات منقطع ہو گئے تھے۔

Kummara Tunga, Chandrika, Bandranaike

کمارا تنگا بندرانائیکے (29 جون 1945ء):

سری لنکا کی خاتون صدر اور سابق وزیر اعظم مسز بندرانائیکے کی بیٹی۔ 16 اگست 1994ء کو منعقد ہونے والے انتخابات میں انہوں نے 62 فی صد ووٹوں سے کامیابی حاصل کی تھی۔ پھر نومبر میں صدارتی انتخابات جیت کر صدر کا عہدہ سنبھالا اور سری لنکا کی پہلی خاتون صدر قرار پائیں۔ انہوں نے اپنی والدہ بندرانائیکے کو وزیر اعظم نامزد کیا تھا۔

کورکشترا: Kuruksetra

کوروں اور پانڈوں کے درمیان لڑی جانے والی جنگ کا میدان جس کا ذکر مہابھارت میں ملتا ہے۔

کورو: Kurus, The

شاہ اندراپرشتھا دھرتیارشترا کے بیٹے جن کی اپنے چچازاد پانڈوؤں سے رقابت تھی۔ مہابھارت میں ان کا قصہ مذکور ہے۔

کشان: Kushans, The

باختریہ کے علاقے کے میوشی خانہ بدوش۔ پہلی صدی قبل از مسیح میں انہوں نے خانہ بدوشی ترک کر کے ہندوستان پر حملے شروع کیئے۔ ان میں سے ایک گروہ نے ہندوستان میں کشان خاندان کی بادشاہت قائم کی جو 48ء سے 220ء تک قائم رہی۔

کش: Kush

نوبیا میں دریائے نیل کے بالائی حصے میں قائم ہونے والی ایک قدیم افریقی سلطنت۔ نوبیا کی یہ سلطنت 2700 ق م کے قریب مصر کے ایک بڑی طاقت بننے پر اس کی باج گذار بن گئی تھی۔ وہ سالانہ خراج ادا کرتی تھی۔ مصر کی تہذیب سے یہ سلطنت براہ راست متاثر تھی یہاں تک کہ شاہان مصر کی تقلید میں نوبیا میں اہرام بھی تعمیر کیئے گئے۔ 1700 ق م میں مصر کے زوال کے بعد کش نوبیا کی ایک آزاد سلطنت بن گئی اور اس کا دارالسلطنت میروئی Meroe قرار پایا۔ کش سلطنت پہلی صدر قبل از مسیح میں اپنے عروج پر پہنچی اور بعد ازاں اسے آکسوم Axum سلطنت نے چوتھی صدی عیسوی میں فتح کر لیا۔

کیوٹو: Kyoto

جاپان کے جزیرے ہونشو پر واقع ایک قدیم شہر، یہ 794ء سے 1868ء تک جاپان کا دارالحکومت رہا۔ اس کے بعد دارالحکومت ٹوکیو میں منتقل کر دیا گیا۔ آج کل ایک اہم ثقافتی مرکز ہے۔ یہاں قدیم بدھ مندر ہیں۔ یہ واحد جاپانی شہر ہے جو دوسری عالمگیر جنگ میں امریکیوں کی بمباری سے محفوظ رہا۔

کیوشو: Kyushu

جاپان کے انتہائی جنوبی چار جزائر میں سے ایک جزیرہ۔ باوجود اس کے مختصر طول وعرض کے اس جزیرے کی آبادی ہمیشہ زیادہ رہی ہے۔ یہ جزیرہ 141770 مربع میل یا 36719 مربع کلومیٹر رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس جزیرہ کا نام کیوشو اس صوبہ کے نام پر رکھا گیا ہے جو اس جزیرے پر ماضی میں قائم تھا۔

"L"

اشک دان: **Lachrymal Vase**

قدیم روم کی تاریخ میں جنازے کے ساتھ رکھا جانے والا برتن جس میں خوشبو یا مرہم رکھی جاتی تھی عام طور پر اس میں سوگواروں کے آنسو جمع کیے جاتے تھے۔

لیڈیس لاؤس: **Ladislaus**

ہنگری کے بادشاہوں کا نام۔

لیڈیس لاؤس اول (1040ء۔1095ء) یہ 1077ء میں تخت نشین ہوا تھا۔

لیڈیس لاؤس دوم (1350ء۔1434ء) یہ 1386ء میں برسر اقتدار آیا تھا۔

لیڈیس لاؤس سوم (1424ء۔1444ء) یہ 1440ء سے 1444ء تک برسر اقتدار رہا۔

لیڈیس لاؤس اول پست قد (1260ء۔1333ء) یہ پولینڈ کا بادشاہ تھا۔

لاہور: **Lahore**

پاکستان کا ایک مشہور شہر جو دریائے روای کے مشرقی کنارے پر واقع ہے اور صوبہ پنجاب کا دارالحکومت ہے۔ مغل عہد سے تعلیمی اور ثقافتی مرکز اور پاکستان میں اندرونی تجارت کا سب سے اہم مرکز۔ اس شہر میں مغلیہ عہد کے کئی عمارتیں موجود ہیں۔

لاہور قلعہ: **Lahore Forte**

یہ قلعہ لاہور شہر کے شمال مغربی کونے میں واقع ہے۔ یہ واحد قلعہ ہے جو مرحلہ وار مغل طرز تعمیر کی ترجمانی کرتا ہے۔ اسے مغل شہنشاہ اکبر نے 1566ء میں از سر نو تعمیر کرایا تھا۔ اکبر کے بعد یہ دیگر مغل بادشاہوں اور سکھا شاہی میں سکھ حکمرانوں کی تحویل میں رہا۔ برصغیر پاک و ہند میں یہ اس اعتبار سے واحد قلعہ ہے۔ اکبر اور جہانگیر کے چوگوشوں کا سرخ پتھروں کا کام ہمیں فتح پور سیکری کی یاد دلاتا ہے۔ دیوان عام اور دیوان خاص کے علاوہ شیش محل، موتی مسجد، نولکھا میدان، شاہی حمام، عالمگیری گیٹ اور عجائب گھر اس کے قابل دید مقامات میں شامل ہیں۔ اس قلعہ کے عجائب گھر میں سکھوں کے عہد کی اشیا محفوظ کی گئی ہیں۔

عدم مداخلت: **Laissez - Fair**

تاریخی اعتبار سے یہ نظریہ تجارتی اصول زر کے نظریے کے ردعمل کے طور پر پیش کیا گیا۔ اسے پہلے فرانسیسی آزاد منشوں نے پیش کیا اور بعد ازاں مشہور انگریز ماہر اقتصادیات آدم سمتھ نے اسے فروغ دیا۔ اور اسی نظریہ کے

تحت آزاد تجارت کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

Lamaism

لامہ ازم یا لامہ مت:

یہ بت اور منگولیا میں جاری بدھ مت کی ایک شکل ہے۔ لامہ ازم لفظ "لامہ" سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنی "سب سے برتر" کے ہیں لامہ بدھ مت سب سے بڑے راہب کا خطاب ہے۔ لامہ ازم بدھ مت کے مکتب فکر مہایا نا کے زیر اثر فروغ پایا ہے۔ 1959ء تک تبت پر لاماؤں کا ہی قبضہ تھا تبت کے ایک بادشاہ نے ایک ہندوستانی سادھو پدما سبھا کو تبت بلایا اور بہاسا کے قریب ایک رہبانگاہ بنانے کا کہا (749ء) بھگ شوا ومیانی کا باسی تھا اور تبت کے راجہ سرنگ سمپو کی دعوت پر نالندہ سے تبت گیا تھا۔ قبلائی خان کے بدھ مت قبول کرنے کے بعد ساسکیہ کی رہبانگاہ کو مغربی تبت کی دنیاوی حکومت بھی سپرد کر دی گئی پھر 1640ء میں ساسکیہ کے پانچویں دلائی لامہ کو اسوقت کے منگول بادشاہ نے کل تبت کا دنیاوی حکمران مقرر کر دیا۔ مذہبی حکومت کا ارتقا ہوتا رہا اور لہاسا کے قریب رہبانگاہ نے محلاتی شکل اختیار کر لی۔ بدھ مت کی 2500 ویں برسی پر 1956ء پر تبت کا دلائی لامہ پہلی مرتبہ ہندوستان آیا۔ پھر 1959ء میں وہ کمیونسٹوں کے خلاف تبت کی بغاوت کے موقع پر دوبارہ فرار ہو کر ہندوستان آ گیا تھا۔

Lammens, Henry

لامنس ہنری (1862ء۔1937ء):

ایک متعصب مستشرق جس کا تعلق بلجیم سے تھا۔ وہ عربی دان تھا اور یسوعی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ اپنے مذہبی تعصب کی وجہ سے ہمیشہ بدنام رہا۔ لامنس نے اپنی عمر کا بڑا حصہ روم میں گزارا پھر بیروت کی سینٹ جوزف یونیورسٹی میں معلم رہا۔ اس کی تمام تالیفات فرانسیسی زبان میں ہیں۔ اس کے ایک ایک لفظ سے اسلام دشمنی عیاں ہے۔ اس کے قلم سے رسول اللہؐ اور اہل بیت کے خلاف زہر ٹپکتا ہے۔ وہ اس کے برعکس بنوامیہ کا مدح خواں ہے۔ اس کے بارے میں خود یورپی محققین کی رائے ہے کہ وہ بے جا طور پر اسلام دشمنی پر قائم تھا۔ اور اپنے تعصب کی وجہ سے اس نے انصاف کا راستہ ترک کر دیا تھا۔

Lamp Lighter

چراغ جلانے والا:

بجلی کے استعمال سے پہلے شاہراہوں اور گلیوں پر نصب چراغوں کو جلانے والا عملہ جو اجرت پر کام کرتا تھا۔

Land of The Morning Calm

صبح کے سکون کی سرزمین:

یہ اصطلاح کوریا کے لیے مستعمل ہے اور چینی نام Caao Xian یعنی "سورج کی تازگی" سے ماخوذ ہے۔ چونکہ کوریا چین کے مشرق میں واقع ہے اس لیے چینی اسے صبح کی سرزمین کہتے ہیں۔ صبح کی سرزمین کوریا کے لیے یائی سلطنت (1392ء۔1910ء) میں شمالی کوریا بھی پورے کوریا کے لیے مستعمل تھا۔

Land Revenue

مالیہ، مال گزاری:

قدیم ہندوستان میں موریہ اور گپتا خاندانوں کے عہد حکومت میں ملک کی کل پیداوار کا ایک بٹا چار حصہ مالیہ کے طور پر حکومت وصول کرتی تھی۔ اکبر اعظم نے مالیہ ایک بٹا تین مقرر کیا تھا، انگریزوں نے کچھ ترمیم کے ساتھ ملکوں کے نظام کو جاری رکھا تھا۔

لاؤزے: Laozi (Lao-Tzu)

چینی مذہب تاؤازم تاتاؤمت کا بانی۔ لاوزے کا عہد تقریباً 500 قبل از مسیح خیال کیا جاتا ہے۔ وہ دوسرے مشہور چینی مذہب کنفیوشس ازم کے بانی کا ہم عصر تھا۔ لاوزے کی مشہور تصنیف Tao Te Ching ہے۔ لاوزے کے لفظی معنی ''قدیم آقا'' کے بنتے ہیں بعض محققین کے نزدیک وہ ایک دیومالائی شخصیت تھا۔ اور اس کی تصنیف Tao Te Ching کا زمانہ تصنیف تیسری صدی قبل از مسیح ہے۔

Latin American Wars of Independence, see wars of Independence.

عرض البلد: Latitude

کسی مقام کا خط استوا Equator سے شمال یا جنوب میں درجوں میں فاصلہ۔ یہ درجے خط استوا سے قطب شمال اور قطب جنوبی تک کرۂ ارض کو برابر اور مساوی طور پر تقسیم ہوئے زمین پر لگے فرض کیے گئے ہیں۔ خط استوا سے شمال کی طرف نصف کرہ کو 90 درجے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح جنوبی نصف کرہ کو 90 درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ دونوں کروں کے درجے 180 درجے ہو جاتے ہیں۔ ان کی مدد سے کسی مقام کا خط استوا سے فاصلہ شمال یا جنوب میں معلوم کیا جاتا ہے۔ اور اس مقام کے درجہ حرارت کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یورپی ماہرین عرض البلد کا پتہ ماضی میں قطبی ستارے سے لگاتے تھے۔

لاطینی، لاطین: Latium

جزیرہ نما اطالیہ کا ایک قدیم علاقہ جہاں لاطینی لوگ آباد تھے۔ ان کے اور روما کے درمیان دریائے ٹائبر سرحد کا کام دیتا تھا۔ کوہ اپی نائینز اس کے مشرق میں واقع تھا جب کہ کمپانیا کا اطالوی علاقہ اس کے جنوب میں واقع تھا۔ سیزر آکتوین جو بعد ازاں آگسٹس کہلایا اس نے لاطین اور کمپانیا کے علاقوں کو رومی سلطنت میں شامل کیا تھا۔ لاطین میں ایک نسلی گروہ یا قوم لاطینی Latini آباد تھی۔ جو لاطینی زبان بولتی تھی۔ یہ علاقہ، یہاں کے لوگ اور ان کی زبان بعد ازاں چوتھی صدی میں رومی ثقافت کا مرکز بن گئے۔ لاطینی لوگوں کو شکست دے کر رومی سلطنت میں ضم کر لیا گیا تھا مگر انہیں مکمل رومی شہریت حاصل تھی۔

League of Arab State. see Arab League.

لیگ آف نیشنز: League ofNations

اقوام متحدہ سے پہلے جنگ سے بچاؤ کا بین الاقوامی ادارہ جس کی بنیاد 1920ء میں جینوا میں رکھی گئی تھی، لیکن

یہ کچھ زیادہ کامیاب نہ رہا تو 1945ء میں اس کی جگہ اقوام متحدہ نے لے لی۔ اس کا چارٹر (عہد نامہ) ایک خصوصی کمیشن نے امریکی صدر ولسن کی سربراہی میں مرتب کیا تھا۔ لیگ آف نیشنز کے ارکان نے عہد کیا تھا کہ وہ تمام ممالک کی سرحدوں کا تحفظ کریں گے اور ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں کریں گے۔ اگر کوئی تنازعہ کھڑا ہوگا تو لیگ آف نیشنز کے سامنے ثالثی کے لیے پیش کریں گے۔ اگرچہ اس بین الاقوامی ادارے نے مہاجرین کی آبادکاری، غلاموں کی تجارت اور مزدوروں کے اوقات کار کی اصلاح کے سلسلے میں کئی مثبت اقدامات کیے اور خدمات انجام دیں لیکن یہ ادارہ منچوریا میں جاپان کی اور ایتھوپیا میں اٹلی کی جارحانہ سرگرمیوں کو روکنے میں ناکام رہا۔ علاوہ ازیں جرمنی کے چیکوسلواکیہ، آسٹریا اور پولینڈ پر فوجی نقل وحرکت کو بھی نہ روک سکا جس کے نتیجے میں بالآخر جنگ عظیم دوم چھڑ گئی اور یوں یہ ادارہ اپنے مقاصد کی تکمیل میں ناکام رہا۔

Leakey, Louise and Mary:(1903ء۔1972ء) لیکی لوئیس اور میری

(1913ء۔1996ء) برطانوی کینیائی ماہرین اثریات Archaeologists اور ماہرین بشریات Anthropologists، میری اس کی بیوی اور اس کے بیٹے رچرڈ نے کینیا میں Olduvai کے مقام پر ابتدائی انسان کے بارے میں کئی اہم دریافتیں کیں۔ 1959ء میں میری لیکی نے 1.75 ملین قدیم انسانی متحجرات دریافت کیے۔ 1975ء میں اس نے اور دو بالغ مردوں کے پاؤں کے نشانات دریافت کیے جو تقریباً 35 لاکھ سال پرانے تھے۔

Lee Kuan Yew لی کوان یو(1923ء۔۔۔؟):

ماہر قانون اور سیاسی مدبر جس نے سنگاپور کے وزیر اعظم (1959ء۔1990ء) کے عہدے پر خدمات انجام دیں۔ 1950ء کی دہائی میں جب سنگاپور برطانوی نوآبادی تھا لی نے آزادی کے حصول کے لیے پیپلز ایکشن پارٹی تشکیل دی تھی۔ اور برطانوی حکام سے سنگاپور کی خودمختاری حکومت کی تشکیل کے لیے مذاکرات کیے جن کے نتیجے میں برطانوی دولت مشترکہ رکن کی حیثیت سے سنگاپور 1959ء میں خودمختار حیثیت حاصل ہوگئی۔ 1963ء میں لی نے ملایا کے ساتھ فیڈریشن تشکیل دینے کے لیے کوششیں کیں لیکن دو سال بعد جب ملائیشیا کی حکومت نے سنگاپور کو اس وفاق سے نکال دیا تو یہ لی ہی تھا جس نے سنگاپور کی شہری ریاست کو ترقی کے راستے پر گامزن کیا۔

Legetimacy جواز:

کسی بھی حکومت کے جواز کے اصولوں کی بنیاد دو اصولوں پر استوار ہے۔ (۱) حکومت کی اپنے فرامین کو بطور قانون (عوام سے) تسلیم کرانے کی واقعی اہلیت جس میں معاشرتی پہلو بھی موجود ہو۔ (۲) ان وجود میں اخلاقی پہلو کا موجود ہونا جن کی بنا پر حکومتوں کو اپنے فرمان کو قانون کی حیثیت سے تسلیم کرانا چاہیے۔

جدید ریاستیں اپنے شہریوں کو "محدتالحد" سہولتیں فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہیں جب کہ اس جواز کا دوسرا

پہلو اس وقت سے جب رعایا نے حکمرانوں کے اختیار کو پہلی بار چیلنج کیا تھا ہمیشہ فلاسفہ کے زیر غور رہا ہے۔

لیجئن، انبوہ کثیر، خیل: **Legion**

رومی فوج کا ایک بڑا حصہ جو مختلف ادوار میں مختلف رہا، جولیس سیزر کے زمانے میں لیجئن میں سپاہیوں کی تعداد 3000 سے 6000 تھی۔ لیجئن کے پاس ہتھیاروں کے علاوہ پڑاؤ کرنے کا ساز و سامان اور اشیائے خورد و نوش بھی ہوتیں تھیں۔ لیجئن ہی نے رومی فتوحات مکمل کیں تھیں۔

فوجی، لیجئن کا سپاہی: **Legionary**

لینن، ولادی میر، الیچ (1870ء-1924ء): **Lenin, Vladimir, Ilyich**

روسی انقلابی سیاستدان اور مدبر وہ ایک اسکول انسپکٹر کا بیٹا تھا۔ 1887ء میں ثانوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کازان یونیورسٹی میں قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ لیا، لیکن جلد ہی طلبا کی انقلابی تحریک میں حصہ لینے کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا۔ 1888ء میں رہائی ملی۔ 1891ء میں سینٹ پیٹرز برگ یونیورسٹی سے قانون کا امتحان پاس کیا، اس نے کارل مارکس کے نظریات کے حامیوں کا ایک حلقہ تشکیل دیا۔ 1894ء میں اپنی کتاب ''عوام کے دوست کون ہیں'' اور وہ سوشل ڈیموکریٹوں سے کس طرح جنگ کرتے ہیں لکھی۔ اس کتاب میں پہلی بار مزدور اور کسانوں کو کمیونزم کا انقلابی سبق دیا اور بتایا کہ ان کا یہ انقلابی اتحاد زار شاہی کا تختہ الٹنے کا اہم ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس کی انہیں انقلابی سرگرمیوں کی بنا پر اسے 1897ء میں جلاوطن کر دیا گیا۔ جلاوطنی کے دوران اس نے روس میں سرمایہ داری کی نشوونما نامی کتاب لکھی۔

جلاوطنی کے خاتمے پر 1901ء میں اسکارا۔۔۔ The Spark جاری کیا۔ 1905ء میں سینٹ پیٹرز برگ میں اس نے زبردست تنظیمی کارروائیوں کا آغاز کیا۔ لیکن اسے سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور وہ روس چھوڑ کر سوئٹزرلینڈ میں آباد ہو گیا۔ (1914ء)۔

فروری 1917ء میں روس میں مطلق العنان حکومت کی شکست کے بعد لینن 12 اپریل 1917ء کو پیٹروگراڈ پہنچا۔ جولائی 1917ء میں روس کی عارضی حکومت نے اس کی گرفتاری اور مسلح بغاوت کے الزام میں اس پر مقدمہ چلانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ روپوش ہو گیا اور اس وقت منظر عام پر آیا جب 7 نومبر 1917ء کو لینن کی صدارت میں روس کی انقلابی حکومت کا اعلان کر دیا گیا۔ 22 اپریل 1970ء کو روس میں اس کی صد سالہ سالگرہ منائی گئی تھی۔

Leo I, Saint

لیو اول، سینٹ، پوپ:

اسے لیو اعظم بھی کہا جاتا ہے۔ اس نے دعویٰ کیا تھا کہ پوپ ہی رسولوں کی روایات کا امین اور محافظ ہے۔ نیز پوپ کو ہی تمام کلیسائے ہائے رومن کیتھولک، پر اقتدار حاصل ہے۔ اس نے شہنشاہ سے فرمان حاصل کر لیا تھا جس کا منشا یہ تھا کہ پاپائے روم جو فرمان جاری کریں یا جو فیصلے صادر کریں انہیں قانون کا درجہ حاصل ہے۔ اس پوپ نے

کیا تھا کہ پطرس Peter رسول کے جانشین جو کچھ کہتے ہیں اور کرتے ہیں اسے خود رسولوں کی طرف سے کہنا چاہیے۔ اس نے حضرت عیسیٰ کی دو فطرتوں (انسانی اور الوہی) کو متحد قرار دیا اور یہ ماننے سے انکار کر دیا تھا کہ قسطنطنیہ کے کلیسا کو تمام مسیحی کلیساؤں پر فوقیت حاصل ہے۔ اس کے عہد میں روم پر وحشی قبائل کے حملے شروع ہوئے۔ ان حملوں میں سے دو حملے سینٹ لیو کی ذاتی کوششوں کی وجہ سے رک گئے تھے۔

Leo, Bazantine Emperers

لیو بازنطینی شہنشاہ:

لیو اول، لیو دوم اور لیو سوم، پنجم، ششم، بازنطینی شہنشاہ ہو گزرے ہیں۔

لیو اول (وفات 474ء): بازنطینی یا شرقی سلطنت روم کا شہنشاہ تھا (457ء۔474ء) اس کی سب سے بڑی حکمت عملی یہ تھی کہ اس نے رومی افواج میں جرمنوں کے غلبے کو ختم کیا تھا اور افریقیوں کو فوج میں بھرتی کیا تھا۔ اس کی افریقی وفاداروں کے خلاف بحری مہم ناکام ہو گئی تھی۔

لیو سوم (680ء۔741ء): بازنطینی شہنشاہ 717ء۔741ء)۔ اس نے سفارتی اور فوجی عہدے اپنے پاس رکھے تھے اور قسطنطنیہ کا دفاع بھی کیا تھا۔ اپنے سپاہیوں کی مدد سے اس نے تھیوڈوسیس کے خلاف بغاوت کی تھی۔ 726ء میں ضابطہ قوانین جاری کیا تھا۔

لیو پنجم (وفات 820ء) بازنطینی حکمران (813ء۔820ء): اس نے 813ء میں انتہائی کامیابی کے ساتھ قسطنطنیہ کا دفاع کیا تھا۔ 820ء میں وہ ایک سازش کے تحت قتل کر دیا گیا تھا۔

لیو ششم (862ء۔912ء): بازنطینی شہنشاہ (886ء۔912ء)۔ اس کا سب سے اہم کارنامہ جسٹینین اول کے ضابطہ قوانین کی اشاعت تھا۔ اس نے ایک کتاب بعنوان Book of Perfect لکھی تھی۔ اس کے عہد میں مسلمانوں نے جزیرہ سسلی فتح کیا تھا۔

Leonardo Da Vinchi, see Da, Vinchi, Leonardo.

Lepanto, Battle of — لیپانٹو، جنگ (1571ء):

لیپانٹو خلیج کارنتھ کے شمال میں واقع ایک یونانی بندرگاہ ہے۔ اس کے قریب 7 اکتوبر 1571ء کو عثمانیہ ترکیہ اور کرسچین لیگ کی فوجوں میں جو اسپین جینوا، اور وینس کی فوجوں پر مشتمل تھیں ایک بحری جنگ لڑی گئی تھی جو تاریخ میں جنگ لیپانٹو کہلاتی ہے۔ اس جنگ میں مسیح فوجوں کی کمان آسٹریا کے ڈون جان کے ہاتھ میں تھی۔ اس جنگ میں ترکیہ کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اس کا شدید جانی و مالی نقصان بھی ہوا۔ ترکیہ کا امیر البحر علی پاشا مارا گیا اور اس کا نائب اولوج پاشا چالیس بحری جہاز لے کر بمشکل واپس قسطنطنیہ پہنچا یہ مغربی اقوام کے ہاتھوں ترکیہ کی سب سے بڑی شکست تھی۔

Lese Majesty — بغاوت کبیرہ، غداری:

اس کو سب سے پہلے بادشاہت کے خلاف بڑا جرم روما میں گردانا گیا تھا۔ اب مطلق العنان بادشاہت کا دور ختم ہو گیا تھا۔ اس لیے اب یہ جرم ریاست کے خلاف سمجھا جاتا ہے نہ کہ بادشاہ یا صدر کی ذات کے خلاف۔

دستاویزی حکم نامہ: **Letters of Marque**

امریکہ میں عام شہری کو ایک سرکاری دستاویز جاری کی جاتی تھی جس کی رو سے وہ کسی دوسرے ملک یا اس کے شہری کے خلاف انتقامی کارروائی کر سکتا تھا۔ خاص طور پر غیر سرکاری جنگی جہاز کے طور پر۔

پروانہ گرفتاری: **Letter De Cachet**

فرانسیسی زبان کی ایک اصلاح، فرانسیسی تاریخ میں 1560ء سے 1790ء تک بادشاہ ایک غیر سرکاری دستاویز جاری کر سکتا تھا۔ اس کا مقصد مستبد قید یا جلاوطنی ہوا کرتا تھا۔

صبح کا درشنی دربار: **Levee**

ازمنہ وسطیٰ کے یورپ میں بادشاہ صبح سویرے بستر سے اٹھ کر درباریوں سے ملاقات کرتا تھا جسے صبح کا درشنی دربار کہتے تھے۔

Leviathan. see Hobbes, Thomamas.

صلح رحم کی شادی: **Levirate**

متوفی کے بھائی یا کسی دوسرے رشتہ دار کی اس کی بیوی کے ساتھ اس کی موت کے بعد شادی۔ ایسی شادیاں قدیم یہودی معاشرے میں عام تھیں۔ شاہ انگلستان ہنری ہشتم نے بھی اپنے متوفی بھائی کی بیوی کیتھرائن سے شادی کی تھی بعد ازاں وہ کیتھرائن کو طلاق دینا چاہتا تھا مگر پوپ کلیمنٹ ہفتم نے یہ طلاق منظور نہ کی تھی جس کی وجہ سے کلیسائے انگلستان وجود میں آیا تھا۔

لیوئیس اور کلارک کی مہم (1804ء۔1806ء): **Lewis and Clark Expendition**

امریکہ کی عبور شمالی براعظم کی اکتشافی مہم۔ امریکہ کے صدر تھامس جیفرسن نے 1803ء میں فرانس سے ریاست لوزیانہ کا سودا کیا تھا جو اب تک امریکہ سے جغرافیائی حدود میں تقریباً دوگنا تھی۔ صدر جیفرسن نے دو مہم جوؤں لوئیس اور کلارک کو اس نئی ریاست کی حدود کا تعین کرنے کے لیے ایک جغرافیائی اکتشافی مہم پر نکلنے کی دعوت دی۔

میری ویدر لوئیس اور ولیم کلاک نے 1804ء میں سینٹ لوئیس سے یہ مہم شروع کی اور وہ مسوری دریا Missory River میں بحری سفر کرتے ہوئے ڈیکوٹا کے لیے سفر کرتے ہوئے مونٹانا، آئیڈاہو Idaho سے گزرتے ہوئے بحرالکاہل کے ساحل تک پہنچے اور انہوں نے شمالی امریکہ کے براعظم میں ایک سرے سے دوسرے

سفر سے تک سفر کیا۔ 1800ء میں واپس پہنچنے پر ریاست لوزیانہ میں آبادکاری شروع ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی جمہوریہ ریاست ہائے امریکہ کی حدود مغرب میں الگانی پہاڑوں تک وسیع ہوگئیں۔

جنگ لیکسنگٹن (1775ء): Lexinton, Battle of

امریکی انقلاب آزادی کی پہلی جنگ۔ برطانوی فوجی دستوں نے لیکسنگٹن میں واقع کالونی ملیشیا کے اسلحہ پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ جو لیکسنگٹن، ریاست۔ میساچوسٹس میں واقع تھا۔ مگر برطانوی افواج کے اس خفیہ مشن کی خبر امریکی انقلاب آزادی کی فوجوں کو بھی ہوگئیں جب بوسٹن سے رات بھر پیدل سفر کر کے برطانوی فوجی لیکسنگٹن پہنچے تو انہوں نے صبح کے دھندلکے میں دور گاؤں والوں کے ہجوم میں پچاس کے قریب مسلح آبادکاروں یا آزادی پسندوں کو دیکھا۔ ایک لمحے کے لیے شور اور نعرے بازی ہوئی۔ پھر دونوں طرف سے خبردار کی آوازیں آئیں اور اسی شور کے درمیان جنگ کی پہلی گولی چلی۔ اس کے بعد دونوں طرف سے گولیوں کا تبادلہ شروع ہوگیا۔ جس کے بعد امریکی آزادی پسند گھاس پر اپنے آٹھ آدمیوں کی لاشیں چھوڑ کر منتشر ہوگئے۔ یوں امریکہ کی آزادی کے لیے انہوں نے پہلا خون کا نذرانہ پیش کر دیا۔ برطانوی فوجی دستے پیشقدمی کرتے ہوئے جب کنکارڈ کے شمالی پل تک پہنچ گئے جہاں ان پر جنگ آزما کسانوں نے فائرنگ کی تھی۔ برطانوی فوج کا کام مکمل ہو چکا تھا چنانچہ اس نے واپسی کا سفر شروع کیا تو چٹانوں کے پیچھے اور کھیتوں میں کالونی ملیشیا کے سپاہی چھپے بیٹھے تھے۔ انہوں نے گہرے سرخ رنگ کے کوٹوں والے برطانوی فوجیوں کو اپنے نشانوں کی زد میں لے لیا۔ جب یہ برطانوی دستے بوسٹن واپس پہنچے تو ان کا جانی نقصان آبادکاروں کی فوج سے تین گنا تھا۔

لیانگ چی چاؤ (1873ء-1929ء): Liang Chi - Chao

چینی فلسفی جو کانگ یووی Kang Youvwei کا شاگرد تھا۔ یووہ کے ساتھ 1898ء میں اس نے سوون کی اصلاحات کے پروگرام پر مل کر کام کیا تھا۔ اس کے علاوہ وہ چین کے چنگ شہنشاہ کوانگ۔ سو کا معلم تھا اور مگر بعدازاں بیوہ ملکہ Cixi نے سوون کی اصلاحات کے پروگرام کو معطل کر دیا اور اسے کانگ کے ساتھ فرار ہو کر جاپان جانا پڑا 1911ء میں آنے والے انقلاب کے بعد وہ چین واپس لوٹا اور اس نے ڈاکٹر سن یات سن کی کومنتانگ کے خلاف یوآن شی۔ کائی کی حمایت کی۔

آزادخیالی: Liberalism

اس سیاسی فلسفہ کا نام جو شخصی آزادی، جمہوری نظام حکومت اور آزادی تجارت کا پرچار کرے۔ آزادخیالی کی تحریک یورپ میں اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں پیدا ہوئی جب کہ درمیانے طبقے کے لوگوں نے جاگیرداری اور مطلق العنان بادشاہت کے خلاف آواز اٹھائی اور جدوجہد شروع کی۔ امریکہ اور فرانس میں اٹھارہویں صدی میں آنے والے انقلابات اس تحریک کا نتیجہ تھے۔ سب سے پہلے آزادخیالی Liberalism کا لفظ اہل اسپین نے

استعمال کیا اور سب سے پہلے آزاد خیال جماعت وہیں منظم ہوئی۔ معاشی اعتبار سے آزاد خیالی کا مطلب، آزاد تجارت، ذاتی ملکیت اور بلا روک ٹوک درآمد و برآمد ہے۔

آزاد خیال پارٹی (برطانیہ): Liberal Party

وہ برطانوی سیاسی جماعت جو وگ پارٹی سے پیدا ہوئی۔ اس پارٹی کا یہ نام رکھنے کا اعزاز لارڈ جان رسل کو جاتا ہے۔ آزاد تجارت، مذہبی آزادی، انسداد غلامی اور توسیع حق انتخاب اس پارٹی کی حکمت عملی رہی ہے۔ ڈبلیو ای گلیڈ اسٹون نے بڑی اصلاحات کا بیڑا اٹھایا۔ پہلے ہوم رول بل نے 1886ء میں دو پارٹی سسٹم کو زیادہ طبقاتی بنیادوں میں تقسیم کر دیا جس سے بڑے وگ زمیندار رجعت پسندوں سے جا ملے۔ 1890ء کے بعد ایک بادشاہت پسند طبقہ پارٹی پر غالب آ گیا۔ لیبر پارٹی اس کے لیے ایک اور خطرہ تھی۔ 1906ء میں سر ہنری کیمبل نے لیبرل پارٹی کو فتح دلائی۔

آزادی کا گھنٹہ: Liberty Bell

تاریخی حیثیت سے یہ گھنٹہ امریکی آزادی کے ساتھ رہا ہے۔ یہ بیل فلاڈیلفیا کے آزادی ہال میں نصب ہے۔ اسے ٹامس لسٹر نے دولت مشترکہ پنسلوانیا کی 50 ویں سالگرہ کی یاد میں تخلیق کیا تھا۔ 1752ء میں یہ لندن سے فلاڈیلفیا پہنچایا گیا۔ اس گھنٹے پر یہ عبارت کندہ ہے۔ ''یہ پوری سرزمین کے باشندوں کی آزادی کا دعویدار ہے۔'' جب امریکا کا اعلان آزادی پڑھ کر سنایا گیا تو یہ گھنٹہ بھی بجایا گیا تھا۔

مجسمہ آزادی: Liberty Statue

نیویارک کی بندرگاہ پر مجسمہ آزادی نصب ہے۔ وہ امریکی کی آزادی کے سلسلے میں فرانس میں بنایا گیا تھا اور پھر امریکہ کو تحفے کے طور پر دیا گیا تھا۔ یہ مس لبرٹی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس کی صد سالہ سالگرہ 4 جولائی 1986ء کو منائی گئی۔ اس ضمن میں اس مجسمے کی مرمت اور آرائش پر تقریباً 6 کروڑ بیس لاکھ ڈالر خرچ کیے گئے۔ پھر 4 جولائی 1986ء کو اس مجسمے کے ہاتھ میں پکڑی گئی نئی مشعل فروزاں کی گئی جب کہ اس کی پرانی مشعل کو 1984ء میں ہٹایا گیا تھا۔ یہ مجسمہ فرانکو امریکی یونین نے 1884ء میں پیش کیا تھا۔

دریائے لم پوپو: Limpopo River

جنوبی افریقہ کا ایک دریا جو تقریباً 1000 میل لمبا ہے۔ یہ صوبہ ٹرانسوال، جنوبی افریقہ سے نکلتا ہے۔ موز مبیق سے گزر کر بحیرہ ہند میں جا گرتا ہے۔ اس دریا کو مگرمچھوں کا دریا Crocodile River بھی کہتے ہیں۔

لن بیاؤ (1908ء۔1971ء): Lin Biao

ایک چینی فوجی کمانڈر اور کمیونسٹ راہنما۔ اس نے ماؤزے تنگ کی قیادت میں لانگ مارچ میں حصہ لیا تھا۔

بعد ازاں 1950ء۔1953ء میں لڑی جانے والی جنگ کوریا میں اس نے چینی افواج کی قیادت کی تھی۔ 1959ء میں ماؤزے تنگ نے اسے چین کا وزیر دفاع مقرر کیا تھا۔ اور 1969ء میں اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔ لن پیاؤ نے ماؤزے تنگ کے انقلابی اقدامات کی ہمیشہ حمایت کی اور عظیم پرولتاری ثقافتی انقلاب کے دوران ماؤزے تنگ کا دست راست رہا۔ 1971ء میں لن پیاؤ منگولیا میں ہونے والے ایک فضائی حادثے میں مارا گیا۔ اسی دوران اس پر ایک بغاوت میں شمولیت کا الزام بھی لگا تھا۔

Lincon, Abraham لنکن، ابراہام (1809ء۔1865ء):

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا سولہواں صدر (1861ء۔1865ء) وہ ریاست کنٹوکی کے ایک معمولی خاندان میں پیدا ہوا۔ بیشتر تعلیم اس نے خود حاصل کی این رٹلج نامی خاتون سے اس کا معاشقہ آج کل بے بنیاد خیال کیا جاتا ہے۔ 1851ء میں ری پبلکن جماعت کی طرف سے سینٹ کا رکن منتخب ہوا۔ غلامی کو ایک بے انصافی سمجھتے ہوئے اس کے انسداد کے نعرے پر 1861ء میں امریکہ کا صدر منتخب ہوا۔ اسی دور میں امریکہ میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ خانہ جنگی کے دوران اس نے آمرانہ طریق پر حکومت کی اور آخر خانہ جنگی میں اسے فتح ہوئی۔ خانہ جنگی جیتنے کی خوشی منائی جارہی تھی کہ 1865ء میں جان ولکس نامی ایک شخص نے اسے گولی مار کر اس وقت ہلاک کردیا جب وہ ایک تھیٹر میں ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ جان ولکس کا تعلق جنوبی ریاستوں سے تھا اور وہ ایک اداکار تھا۔ اچانک قتل ہوجانے کے بعد لنکن امریکی جمہوریت کی علامت اور ممدوح خلائق بن گیا۔

Living Stone, David لونگ اسٹون، ڈیوڈ (1813ء۔1873ء):

اسکاٹ لینڈ کا پادری اور براعظم افریقہ کا مہم جو اور مفتش کے بیچوانا لینڈ میں پادری رہا۔ اس نے 1855ء میں آبشار وکٹوریا دریافت کی پھر وہ جنگلوں کی سیاحت کے دوران گم ہوگیا جب عرصے تک اس کی کوئی خبر نہ ملی تو ایچ ایم سٹین لے اس کی تلاش میں افریقہ گیا اور اسے تلاش کرنے میں کامیاب رہا۔ اس کی میت اپریل 1874ء میں ویسٹ منسٹر ایبے میں دفن کی گئی۔ افریقہ کے جنگل میں مہم جوئی کی وجہ سے وہ جنگلوں کے سیاح کے نام سے بھی مشہور تھا۔

Lingua Franca مخلوط زبان، عالمی زبان:

فرانکو کی زبان۔ یہ زبان پہلی مرتبہ عالمی زبان کے طور پر صلیبی جنگوں کے دوران بحیرہ روم کے علاقے میں تجارت کے لیے استعمال کی گئی تھی۔

Little Ice Age چھوٹا برفانی دور (1300ء۔1850ء):

شمالی نصف کرے میں سردی بڑھ جانے سے 1300ء سے 1850ء تک جاری رہنے والا چھوٹا برفانی دور۔ اس چھوٹے برفانی دور میں سردی کی لہر ڈرامائی طور پر 1550ء سے 1850ء تک بہت بڑھ گئی تھی۔ اس دور کے

ہوا۔ ان دنوں کے کئی خطوں میں گلیشیائی پھیلاؤ بڑھ گیا تھا۔ اس میں اطلانٹو سکینڈی نیویا کے علاقے بھی شامل تھے جیسے شمالی امریکہ کا کوہستان اینڈیز Andes Mountain۔ اس برفانی دور کے دوران شمال نصف کرے میں موسم کا دورانیہ بڑھ گیا تھا جب کہ موسم سرما نے طوالت اور شدت اختیار کر لی تھی جس سے ان علاقوں کی پیداواری سیزن میں کمی واقع ہوئی تھی اور کئی زرعی علاقے برف باری کے بڑھ جانے کی وجہ سے ختم ہو گئے تھے۔ نتیجتاً ان علاقوں کو قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

لیو شاؤ چی (1898ء۔1974ء):

Liu Shaoqi

چین کا ایک کمیونسٹ راہنما جو 1959ء سے 1968ء تک چین کا ہیڈ آف دی اسٹیٹ رہا۔ اس نے ماؤزے تنگ کے انقلابی اقدامات جیسے عظیم زقند Great Leap Forwar کے منفی اثرات کو دور کرنے کی کوشش کی عظیم پرولتاری ثقافتی انقلاب کے دوران ماؤزے تنگ کے حمایتیوں نے اسے سرمایہ داروں کا حمایتی قرار دیا تھا۔ اور اسے سرکاری عہدے سے معزول کر دیا تھا۔ اس کی موت قید خانے میں ہوئی اور 1980ء میں اسے ڈینگ ژیاؤ پنگ نے سرکاری ریکارڈ میں بحال کیا تھا۔

لیوی (59ق م۔17ق م):

Livy

لیوی ٹائٹس Livytitus، رومن مورخ۔ اس نے روم کی تاریخ شہر کے آغاز سے لے کر 9 قبل از مسیح تک مرتب کی تھی۔ یہ ایک بیالس سوابواب یا کتابوں کا مجموعہ تھی جن میں سے 35 کتابیں ہم تک پہنچیں ہیں۔

لیو ہسن (م22ء):

Liu - Hsin

چینی فاضل اور ہیئت دان۔ اس نے مغربی ہان کے تحت فروغ پایا اور 22 عیسوی میں اس نے خودکشی کر لی تھی۔ 7ق م میں وہ اپنے والد لیو ہیسانگ کی جگہ پر ہان شاہی لائبریری کا مہتمم مقرر ہوا تھا۔ اس نے ایک رسالہ سان تنگ لی San - Tung - Li تصنیف کی گیا تھا۔ اس نے استوائی اور کوبگی سالوں میں مطابقت پیدا کرنے کا کام کیا تھا۔

لیوآن (618ء۔627ء):

Liyuan

چین میں تانگ Tang شاہی خاندان کا پہلا شہنشاہ۔ وہ تانگ خاندان کا بانی تھا۔ اپنے چوتھے بیٹے لی شمین کی مدد سے اس نے سوئی حکمران خاندان کے خلاف کامیاب بغاوت کی اور 618ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے اپنا شاہی خطاب گاؤزو Gaozu رکھا تھا۔ 626ء میں وہ تخت شاہی سے اپنے بیٹے لی شمین کے حق میں دستبردار ہو گیا اولی شمین تائی ونگ Taizong کے نام سے اس کا جانشین ہوا۔

لاک، جان (1632ء۔1704ء):

Lock, John

انگریز فلسفی، برطانوی تجربیت کا بانی۔ ہالینڈ میں اپنی سیاسی جلاوطنی کے دوران اس نے اپنے مشہور کتاب انسانی سمجھ پر انشائیہ Essay Concerning Human under Standing کی تحریر کی تھی۔ چونکہ یہ عملی نفسیات سے تعلق رکھتی تھی۔ اس میں لاک نے دعویٰ کیا تھا کہ پیدائش کے وقت قلب کورا ہوتا ہے جس پر انسانی مشاہدہ و تمام علم کو نقش کرتا ہے۔ انگلستان میں شاندار انقلاب کے بعد وہ واپس لوٹ آیا تھا۔ اس نے اپنی تصنیف ''حکومت پر دو مقالے'' Two Treaties on Governament میں آئینی بادشاہت کو حق بجانب قرار دیا تھا۔ اس نے اس دعوے کے ساتھ مشہور فلسفی ہابس کی تردید کی تھی کہ فطرت کی اصلی حالت نیک تھی اور انسان ایک دوسرے کے برابر اور آزاد تھے۔ اس کی رائے میں حکومت معاشرتی معاہدے کے ذریعے تشکیل پذیر ہوئی تھی۔ اور اسے فطری حقوق پر ایمان کے ذریعے چلانا چاہیے۔ یہ دراصل جمہوریت کی ایک دلیل تھی جس کا اثر امریکہ کے آئین میں نکلا ہے۔ بارکلے اور ہیوم نے اس کی تجربیت کی توسیع کی اور تحریک روشن خیالی کے لوگ اسے ''پیغامبر عقل'' خیال کرتے تھے۔

لودھی حکمران خاندان (1451ء-1526ء): Lodi Dynasty

ہندوستان کا ایک حکمران خاندان جس کی بنیاد بہلول لودھی نے رکھی تھی۔ بہلول نے اپنی سلطنت کو مستحکم کرنے کے لیے امرائے سلطنت اور سرداروں سے برابری کا سلوک کیا تھا۔ 1479ء میں اس نے سلطان جونپور کو شکست دے کر اپنی سلطنت کو بنارس تک وسیع کر لیا تھا۔ اس نے آگرہ کے نام سے ایک نیا شہر آباد کیا تھا جسے سکندر لودھی اس کے جانشین اور بیٹے نے اپنا دارالحکومت قرار دیا تھا۔ سکندر لودھی کے بعد اس کا بیٹا ابراہم لودھی تخت نشین ہوا وہ انتہائی متکبر انسان تھا۔ اسی بنا پر افغان سردار اس کے دشمن بن گئے جس کے نتیجے میں پنجاب کے حاکم دولت خان نے ظہیر الدین بابر کو برصغیر پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ 1526ء میں پانی پت کے میدان میں بابر نے ابراہیم لودھی کو شکست دی اور لودھی خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔

لوہانی: Lohani

ایک افغان قبیلہ جس نے دریا خان لوہانی کی قیادت میں ہندوستان کے علاقے بہار میں سکونت اختیار کی۔ سلطان ابراہیم خان لودھی کی حکومت کے دوران اس قبیلہ سے اتنا ناروا سلوک کیا گیا کہ انہوں نے علم بغاوت بلند کر دیا اور بہار میں اپنی آزاد ریاست کی بنیاد رکھی۔ بابر نے 1529ء میں گوگرا کی لڑائی میں اس قبیلے کو شکست دی تھی۔

خاندان لوہارا: Lohara Dynasty

اس حکمران خاندان کی بنیاد 1003ء میں سنگرا مہاراجہ نے کشمیر میں رکھی تھی۔ 1339ء میں اس کو شاہ مرزا نے شکست دی۔

طول البلد:

Longitude

زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کی طرف گھومتی ہے۔ زمین کی پیمائش مشرق سے مغرب کی سمت میں کی جائے تو یہ طول البلد ہے۔ عرض البلد کو انسان نے ستاروں کی مدد سے صحیح طور پر ناپ لیا تھا مگر طول البلد کی پیمائش 1758ء سے پہلے صحیح طور پر ممکن نہ ہو سکی تھی۔ 1759ء میں جان ہیریسن نے ایک آلہ Jimepyece کی مدد سے صحیح طور پر طول البلد کی پیمائش کی جس کی مدد سے جہاز رانی میں آسانی پیدا ہو گئی طول البلد کے ذریعے کسی مقام کا دوسرے مقام سے فاصلے معلوم کی جا سکتا ہے۔ ایک درجہ طول البلد سے دوسرے درجہ طول البلد تک وقت میں چار منٹ کا فرق ہوتا ہے۔

لانگ مارچ (1934ء۔1935ء):

Long March

چینی کمیونسٹ کی طویل پسپائی۔ 1931ء میں چین پر کومنتانگ یا قوم پرست لیڈر چیانگ کائی شیک کی حکومت تھی۔ چنانچہ اس نے کمیونسٹوں کو دبانے کے لیے ان پر متعدد بار یلغاریں کیں اور کمیونسٹ راہنما ماؤزے تنگ کو جنوب مشرقی چین سے زبردستی نکال دیا۔ ماؤزے تنگ نے اپنی ایک لاکھ فوج اور پیروکاروں کے ساتھ 1934ء میں اپنی تاریخی لانگ مارچ کا آغاز کیا۔ یہ لانگ مارچ چھ ہزار میل پر محیط تھی۔ وہ صوبہ جیانگسی سے مارچ کرتے ہوئے شمال مغربی چین میں واقع صوبہ ینان تک جا پہنچے جہاں ماؤزے تنگ نے کمیونسٹ حکومت قائم کر لی۔ ماؤزے تنگ اور اس کے ساتھیوں کو یہ طویل فاصلہ طے کرنے میں 368 دن لگے اور اس مارچ کے دوران وہ چین کے بارہ صوبوں سے گزرے اس قدر طویل مارچ کے دوران وہ چیانگ کائی شیک کی فوجوں سے لڑتے ہوئے 18 پہاڑی سلسلوں اور 24 دریاؤں کو عبور کرتے ہوئے ینان پہنچے۔ یہ تاریخ عالم کی سب سے طویل لانگ مارچ تھی۔

لانگ پارلیمنٹ (1640ء۔1660ء):

Long Parliament

انگلستان کے بادشاہ چارلس اول کی تشکیل دی گئی پارلیمنٹ جو انگلستان کی خانہ جنگی کے دوران 1642ء سے 1649ء تک اپنے اجلاس منعقد کرتی رہی۔ لانگ پارلیمنٹ خود کو کوئی عارضی ادارہ نہیں سمجھتی تھی جو بادشاہ کی مشاورت کے لیے قائم کیا گیا بلکہ وہ خود کو انگلستان کی مقتدر اعلیٰ ادارہ متصور کرتی تھی۔ بادشاہ کے ساتھ اسی تنازعہ نے بالآخر خانہ جنگی کی شکل اختیار کر لی جو بادشاہ کی سزائے موت پر منتج ہوئی۔ 1648ء میں اس پارلیمنٹ کی جب چھانٹی کی گئی تو اس کا باقی حصہ رمپ پارلیمنٹ کہلایا۔ 1959ء میں اس پارلیمنٹ کو دوبارہ بحال کر دیا گیا تھا مگر 1660ء میں یہ پارلیمنٹ پھر ختم کر دی گئی۔

Long Shan

لونگ شان:

چین کی نوحجری دور کی ایک تہذیب کو دیا گیا ایک نام۔ یہ تہذیب نوحجری دور میں دریائے زرد کے زیریں حصے میں پنپی تھی۔ (2500ق م۔1700ق م) اس کا نام چین کے شینڈونگ نامی صوبے کے ایک مقام کے نام پر رکھا

گیا۔ اس تہذیب کا انحصار زراعت پر تھا۔ یہ لوگ جو کی کاشت کرتے اور سور اور بکریاں پالتے تھے۔ اس تہذیب کی علامت اس کے سیاہ ظروف ہیں جو اس دور میں بنائے گئے تھے۔

Lopez, Franciso Solano:(1827ء-1870ء)

لوپاز فرانسسکو سولانو (1827ء سے 1870ء تک حکومت کی تھی۔ اس نے اپنے عہد میں پیراگوے کو ایک تباہ کن جنگ میں مبتلا کر دیا تھا۔ 1862ء-1867ء۔ لوپاز پیراگوئے کی فوج کا افسر تھا۔ جسے وزیر دفاع مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے والد نے اسے نائب صدر کا عہدہ بھی دے دیا تھا۔ اپنے والد کی وفات 1862ء پر وہ ملک کا صدر بن گیا۔ جنگ سہ اتحادی The War of Triple Alliance کا آغاز اس کے عہد صدارت کے آغاز ہی میں سرحدی تنازعات پر ہوا۔ یہ جنگ اتحادی ممالک برازیل، ارجنٹائن اور یوروگوے کے خلاف لڑی گئی تھی۔

Lord Protector

لارڈ پروٹیکٹر:

برطانیہ کے آلیور کرامویل (1599ء-1658ء) اور رچرڈ کرامویل کا خطاب یہ دونوں یکے بعد دیگرے شاہ چارلس اول کی موت کے بعد مقتدر اعلیٰ بن گئے تھے۔

Lost Tribes

گمشدہ قبائل:

722 ق م میں اسرائیل کی فتح کے بعد وہ دس یہودی قبائل جن کو قیدی بنالیا گیا اور اسیریا (بابل) لے جایا گیا تھا۔

Louis IX, Saint لوئی نہم، سینٹ (1214ء-1270ء):

شاہ فرانس جو ایک نیک نام بادشاہ تھا۔ اس نے فرانس کو مستحکم کیا اور انگلستان سے خصوصی تعلقات قائم کیئے۔ پیرس میں Ainte Chapelc تعمیر کیا۔ ارض مقدس میں دو صلیبی جنگوں کی قیادت کی۔ اپنی دوسری صلیبی مہم کے دوران تیونس میں فوت ہوا۔

Louis XIV لوئی چہاردہم (1643ء-1715ء):

لوئی چہاردہم (1638ء-1715ء) سورج بادشاہ اور اعظم بھی کہلاتا ہے۔ اس نے ایک طویل عرصے تک حکومت کی اور بادشاہی کو نصف النہار پہنچا دیا۔ جب وہ تخت نشین ہوا تو اس کی ماں این آف آسٹریا اس کی مدار المہام بنی۔ کارڈنل مزارن 1661ء تک چھایا رہا۔ اس دور کے اہم واقعات میں جنگ تیس سالہ میں فرانس کی فتح، فرونڈ اور اسپین سے پرینیز کا معاہدہ (1659ء) جس کے نتیجے میں لوئی کی آسٹریا کی میریا تھریسا سے شادی ہوئی۔ 1661ء سے 1683ء تک کا دور انتظام اور اقتصادی اصلاح کا دور تھا جس میں کولبرٹ نے نمایاں ترین کام کیا۔

فرانس مطلق شاہی بن گیا جس پر خود لوئی کا یہ قول صادق آتا تھا کہ "میں ریاست ہوں" انتظام سلطنت امرا کے ہاتھوں سے نکل کر ماہرین خصوصی کے اختیار میں چلا گیا جو صرف بادشاہ کے سامنے جواب دہ تھے۔ لوئی نے بیرونی تجارت اور بحری بیڑے کو مضبوط کیا۔ نوآبادیاتی سلطنت کی حدود وسیع تر کیں۔ خارجہ حکمت عملی میں فرانس کی برتری کے لیے کوشاں رہا۔ اس کا عہد فنون لطیفہ کا سنہری دور بھی تھا۔ وہ خود فنون کا بیدار فراخ دل نقاد اور مربی تھا۔ ورسائی کے محل میں اس کی زندگی کی شان وشوکت اور ادب وآداب واقعی پروقار لوازم معلوم دیتے ہیں۔

لوئی شانزدہم:

Louis XVI

ایک شرمیلا، نیک دل، احمق اور سرد مزاج انسان تھا۔ وہ شاہی فرائض پر شکار اور اپنے قفل ساز کی بھٹی کو ترجیح دیتا تھا۔ اسے عوام میں جو تھوڑی بہت مقبولیت حاصل تھی۔ وہ اس کی عیش پرست ملکہ میری انتونت کی بدنامیوں کی وجہ سے بے اثر ہوگئی۔ ملکہ، وزیراعظم مورپاس اور درباری ٹولے کی سازشوں سے اس کے اہل ترین وزیر ژگوٹ اور نیکر برخاست ہوگئے۔ امریکی انقلاب میں فرانسیسی مداخلت سے خزانہ خالی ہوگیا اور دیوالیہ پن کے کنارے تک پہنچ گیا۔ 1778ء میں لوئی نے نیکر کو واپس بلالیا۔ 1779ء میں اس نے اسٹیٹس جنرل (قومی اسمبلی) کا اجلاس طلب کیا۔ اس کے ساتھ ہی انقلاب فرانس اپنے پہلے مرحلے میں داخل ہوگیا۔ لوئی باری باری تشدد کی دہشت اور اپنی ملکہ اور درباریوں کے عاجلانہ مشوروں سے متاثر ہوتا رہا۔ آخر میں اس نے خود کو وقت کے حوالے کردیا۔ جون 1791ء میں اس نے مع اپنے خاندان کے بھیس بدل کر بھاگنے کی کوشش کی مگر ناکام ہوگئی اور اسے واپس پیرس بلایا گیا۔ لوئی نے وہ چند فرائض ادا کرنے کی مخلصانہ کوشش کی جو 1791ء کے آئین کے تحت وہ اب بھی انجام دے سکتا تھا۔ لیکن بادشاہ اور ملکہ پر بغاوت کا شبہ کیا جانے لگا اور جب فرانس کو فرانسیسی انقلابی جنگوں کے شروع میں شکست ہوئی تو قدرتی طور پر انقلابیوں نے بادشاہ اور ملکہ کو غدار سمجھا۔ جس کے بعد شاہی خاندان کو ٹمپل میں قید کردیا گیا۔ اگست 1792ء میں بادشاہی کا خاتمہ کردیا گیا، کنونشن نے بغاوت کے جرم میں مقدمہ چلا کر بادشاہ کو سزائے موت دی اور اسے جنوری 1793ء میں گلوٹین کے ذریعے ہلاک کردیا گیا۔

لوئزیانہ کا سودا (1803ء):

Louisiana Purchase

4 مارچ 1801ء کو تامس جیفرسن امریکہ کا صدر بنا۔ اس وقت تک واشنگٹن دارالحکومت قرار دیا جاچکا تھا۔ اسی کے عہد میں لوئزیانہ جو فرانس کی ملکیت تھا۔ اس کا سودا فرانس نے امریکہ سے ساٹھ کردیا۔ فرانس اس وسیع تر خطے پر دریائے مسیسپی سے کوہستان روکی اور خلیج میکسیکو سے کینیڈا تک قابض تھا۔ 1763ء میں پیرس میں طے پانے والے ایک معاہدے کے تحت یہ خطہ اسپین کو دے دیا گیا تھا۔ 1800ء میں فرانس نے اسپین سے لوئزیانہ واپس لے لیا۔ مگر نپولین بوناپارٹ کو جلد ہی اس بات کا احساس ہوا کہ برطانوی بحری ناکہ بندی اور امریکی مخالفت کی وجہ سے وہ اس وسیع تر خطے پر کنٹرول نہیں کرسکے گا۔ اسی وجہ سے لوئزیانہ فرانس کے لیے بے وقعت اور امریکہ کے لیے مفید تھا۔ فرانس نے اس خطے کو امریکہ کے ہاتھ فروخت کردیا۔ یہ سودا ڈیڑھ کروڑ ڈالر یا 15 ملین میں طے پایا۔ یہ سودا کرنے

کے بعد صدر ٹامس جیفرسن نے 1804ء میں لیوئیس اور کلارک کو اس نئے خطے کی تفتیش کے لیے روانہ کیا تھا۔

Louis - Philippe

لوئی فلپ (1773ء۔1850ء):

فرانس کا بادشاہ (1830ء۔1850ء) وہ فلپ ایگیلائٹ کا بیٹا تھا۔ 1793ء میں فرانسیسی فوج سے بھاگا۔ بوربن خاندان کی بادشاہت کی بحالی تک انگلستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں قیام پذیر رہا۔ بحیثیت ڈیوک آف اورلین وہ چارلز دہم کی جمہوری مخالفت میں پیش پیش تھا۔ چارلز دہم کے زوال کے بعد ہی فلپ کو بادشاہ منتخب کیا گیا۔ تخت نشین ہونے کے بعد اس نے بورژوا آداب اختیار کیئے۔ جن کی نشانی اس کی دائمی چھتری تھی، وہ شہری بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ اس کے عہد میں کاروبار کے بھرپور مواقع ملے۔ اور نوآبادیاتی توسیع ہوئی۔ (فتح الجزائر) اور صنعتی انقلاب کے آثار پیدا ہوئے۔ انتہا پسندانہ اصولوں، مارکسیت اور لوئی بلانک کو روج حاصل ہوا۔ انتخابی اصلاح کے لیے ایک باقاعدہ مہم نے 1848ء کے انقلاب فروری کو بپا ہونے میں مدد کی جس کے بعد لوئی فلپ نے تاج وتخت چھوڑا اور وہ انگلستان چلا گیا۔

Louvre

لوور (فنون کا عجائب خانہ):

یہ عجائب خانہ پیرس میں 1204ء میں فلپ ثانی نے تعمیر کرایا تھا۔ آغاز میں ایک قلعہ بند محل سرا کے طور پر استعمال ہوا۔ 1541ء میں اس میں توٹ پھوٹ کے آثار پیدا ہوجانے کے بعد۔ نپولین بوناپارٹ نے اسے دوبارہ تعمیر کروا کر قومی عجائب خانے میں تبدیل کردیا۔ اس عجائب خانے کے نوادرات میں لیونارڈو کی مونالیزا اور مجسمہ Victory of Samethrace شامل ہیں۔

Loyola, Ignatius, Saint

لوئیلا اگناٹیس، سینٹ:

(1491ء۔1556ء) جیسویٹ Jesuits سوسائٹی کا بانی اور اصلاح رومن کیتھولک کلیسا کا ممتاز راہنما۔ بنیادی طور پر ایک فوجی سپاہی تھا۔ میدان جنگ میں شدید زخمی ہوجانے کے بعد وہ ایک روحانی تجربے سے گزرا اور اس نے اپنی باقی زندگی مسیحیت کے لیے وقف کردی، اس نے روحانی مشقتیں Exercises Spiritual کے نام سے ایک کتاب بھی تصنیف کی اور 1540ء میں سوسائٹی آف یسوع Socity of Jesus کی بنیاد رکھی۔ یہ سوسائٹی اور اس کے رکن پروٹسٹنٹوں کے خلاف رومن کیتھولک مسلک کے موثر ہتھیار ثابت ہوئے اور ان کے خلاف لڑے۔

Luddites

لڈائیٹس:

برطانیہ میں محنت کشوں کے ان گروہوں کا رکن جنہوں نے 1811ء سے 1816ء کے عرصے میں مشرقی مڈلینڈ، لنکا شائر اور پارک شائر میں جان بوجھ کر کارخانوں میں مشینوں کو تباہ کردیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ان مشینوں کی وجہ سے بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔

بازی فضائیہ:

Luft Waffe

جرمن ایئر فورس جو 1935ء میں تشکیل دی گئی تھی۔ ہرمن گورنگ اس ایئر فورس کا سربراہ تھا۔ اس نے اس فضائیہ کو انتہائی عروج پر پہنچا دیا تھا۔ اور ناقابل شکست فضائی فوج میں تبدیل کر دیا تھا۔ جنگ عظیم دوم میں لفٹ واف ایک بڑی فضائی فوج تھی مگر جنگ برطانیہ میں وہ برطانیہ فضائیہ کو شکست دینے میں ناکام رہی تھی۔ آج کی جرمن فضائیہ بھی لفٹ واف کے نام سے معنون ہے اس کی بنیاد 1956ء میں رکھی گئی تھی۔

لوتھر مارٹن (1483ء-1546ء):

Luther Martin

پروٹسٹنٹ اصلاح کا جرمن راہنما۔ اس نے ارفرٹ Erfurt یونیورسٹی سے 1505ء کے قریب ماسٹر ڈگری حاصل کی اور قانون پڑھنے کے لیے داخلہ لیا۔ پھر آگسٹائن فرائر کی رہبان گاہ میں داخل ہو گیا اور 1507ء میں پادری بنا دیا گیا اور وٹن برگ یونیورسٹی میں داخل کر دیا گیا۔ اکتساب علم اور اپنے خیال کی بدولت اسے یقین ہو گیا کہ گنہگار کی امید تمام تر خدا کی رحمت اور مسیح " کی شفاعت سے وابستہ ہوتی ہے۔ جو ایمان کے ذریعے پوری ہو جاتی ہے۔ 1510ء میں روم کے مشن کے دوران کلیسا کے اعلیٰ عہدہ داروں کی بے پرواہی دیکھ کر اسے بے حد صدمہ ہوا۔ وٹن برگ واپس آ کر اس نے کلیسا کے اصول اور رسوم کی اصلاح کی تجاویز تشکیل دی۔ 1517ء میں اس نے اپنی صدائے احتجاج اپنے 95 یادگاری مقالوں کی شکل میں کیسل کے گرجا گھر کے دروازے پر چسپاں کر کے بلند کی۔ اس سے کلیسائی حکام کا غضب بھڑک اٹھا۔ آگسبرگ کے مقام پر لوتھر مارٹن نے اپنا عقیدہ اور موقف ترک کرنے سے انکار کر دیا اور بعض اصولوں کے خلاف اعلانیہ ڈٹ گیا، نیز اس نے مملکت جرمنی کی اس نئی اصلاحی تحریک کی حمایت کی جس کے ذریعے وہ اپنے اختیارات سے کلیسائے جرمنی کو قومیا لینا چاہتی تھی۔ لوتھر کے اس موقف سے کلیسائے روما کا غضب مزید بھڑک اٹھا۔ جب پوپ کی طرف سے اسے ایک تفریری فرمان آیا اس نے اسے سب کے سامنے جلا دیا۔ 1521ء میں اس کے جماعت سے باہر کیے جانے کا باضابطہ اعلان کیا گیا اور اسے ورمز کی اسمبلی کے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا گیا۔ جب ایک فرمان کی رو سے اس کی گرفتاری کا حکم جاری کیا گیا تو اس نے وارٹ برگ میں پناہ لی اور پوری بائبل کا ترجمہ کرنا شروع کر دیا۔ پھر وہ وٹن برگ واپس آ گیا اور اس نے 1525ء میں ایک سابق راہبہ کیتھرینا سے عقد کر لیا جو رومن کیتھولک پادری ہونے کے ناطے ایک نئی بات تھی۔ اس خاتون سے اس کے ہاں چھ بچے پیدا ہوئے۔

Lutheranism

لوتھرن ازم:

پروٹسٹنٹ کلیسا کا وہ مذہبی عقیدہ جو لوتھر مارٹن کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ لوتھریٹ یا لوتھرن ازم کہلاتا ہے۔ لوتھر قدیم روایات کا حامی تھا اور اصلاح شدہ کیتھولک عقائد رکھنے والے گروہوں سے امتیاز رکھتا تھا۔ دین کے بڑے بڑے مسائل بک آف کنکارڈ (کتاب عقائد) میں جمع کیے گئے (1580ء) بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ نجات بذریعہ ایمان

ہوتی ہے۔ پوپ کے نجات ناموں کو خریدنے سے نہیں۔ بپتسمہ واجب سمجھا جاتا تھا، لیکن اس کی کوئی معین صورت نہیں تھی۔ نہ ہی عشائے ربانی کی یکسانی کی ضرورت سمجھی گئی۔ عام طور پر تنظیم کی ایک کلیسائی طرز بنالی گئی تھی۔ لیکن کلیسا کے اتحاد سے مراد عقائد کا اتحاد ہے نہ کہ منصبی ڈھانچے کا۔ جرمنی میں لوتھریٹ اور سیاسیات کا چولی دامن کا ساتھ رہا۔ ڈنمارک آئس لینڈ، سویڈن، ناروے اور فن لینڈ کا مسلمہ کلیسا یہی لوتھری کلیسا ہے۔ شمالی امریکہ میں فورٹ کرسٹینا کے مقام پر 1638ء میں لوتھریوں نے پہلی انجمن قائم کی، دوسری 1648ء میں اٹھارہویں صدی میں پیلی ٹینٹ کے جلاوطنوں کو نیویارک، پنسلوانیا، ڈیلاویر اور میری لینڈ میں آباد کیا گیا اور وہاں لوتھری کلیسا قائم کیئے گئے۔ یوں شمالی امریکا میں لوتھریت کو جلا ملی۔

Luxun

لوشن (1881ء-1936ء):

ایک چینی ادیب جس نے جدید چینی ادب کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کا قلمی نام، اصل نام ژاؤ شورین Zhou Shuren تھا۔ اگرچہ اس نے تعلیم ایک ڈاکٹر کی پائی مگر جدید دور کا سب سے اہم چینی ادیب بن گیا۔ اس کے افسانے اور دیگر ادبی کام چینی معاشرے پر تنقید کے لیے پسند کیئے جاتے ہیں۔

Lycurgus

لائی کرگس (آٹھویں صدی قبل از مسیح):

سپارٹا کے آئین کا روائتی مصلح۔ سپارٹا کے حکومتی اداروں کی تشکیل اور سپارٹا کے آئین کی تیاری مورخین کے مطابق آٹھویں صدی قبل از مسیح میں ایک شخص لائی کرگس کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ خود لائی کرگس کے وجود کے متعلق بھی تضاد پایا جاتا ہے۔ بعض مورخین کے نزدیک ایک افسانوی شخص تھا، لیکن اس بات پر محققین متفق ہیں کہ وہ سپارٹا کے ایک کم سن بادشاہ خاری لاؤس کا اتالیق تھا۔ دنیا کی سیاحت کے بعد اس نے اسپارٹا کا دستور لکھا تھا۔

"M"

ماتھائی وین گاری (1940ء۔):
Maathai, Wangari

کینیا کی ایک ماہر ماحولیات جسے 2004ء میں نوبیل انعام ملا۔ وہ پہلی مشرقی افریقہ کی خاتون ہے جس نے P.H.D کی ڈگری حاصل کی۔ اسی طرح وہ پہلی افریقی خاتون ہے جسے نوبیل انعام ملا۔ ماتھائی نے کینیا میں گرین بلٹ تحریک چلائی اور 1977ء میں ایک کروڑ سے زائد درخت لگائے۔ تاکہ زمینی کٹاؤ کو روکا جاسکے۔ اس کے علاوہ ان درختوں سے لکڑی بھی حاصل کی جاسکے۔ 2002ء میں ماتھائی پارلیمنٹ کی رکن منتخب کی گئی اور اس نے نیل یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ 2003ء میں وہ کینیا کی ماحولیاتی نائب وزیر مقرر کی گئی۔

میک آرتھر ڈگلس (1880ء۔1964ء):
Mac Arthur, Douglas

ایک ممتاز امریکی جرنیل جو پہلی جنگ عظیم کے دوران فرانس میں لڑا 1930ء میں چیف آف اسٹاف بنادیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران مشرق بعید میں امریکی افواج کا کمانڈر بنادیا گیا۔ 1944ء میں ترقی پاکر امریکی فوج کا پنج ستارہ دار جرنیل مقرر ہوا۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان کی شکست کے بعد جاپان پر اتحادی قبضے کے نظم و ضبط کا ذمہ دار مقرر ہوا۔ 1951ء میں جنگ کوریا کے آغاز کے بعد صدر ٹرومین سے چینی پالیسی کے اختلاف پر اسے برطرف کردیا۔ 1952ء میں ریمنگٹن اینڈ ان کمپنی کا صدر نشین مقرر ہوا۔ اس کے بعد میں اس نے اپنی زندگی کے بقایا دن گمنامی میں بسر کیئے۔

میکابیس یا مکابی:
Maccabees

دوسری اور پہلی صدی ق م کا ایک یہودی خاندان جو یہودیوں کی سیاسی اور مذہبی زندگی کے احیا کا حامی تھا۔ ایلیٹوکس چہارم اپی فانیز Epiphanes, Antiochus IV نے اپنی تخت نشینی کے بعد شام و فلسطین میں یہودیوں کو یونانی تمدن اختیار کرنے پر مجبور کردیا اور ان سے طرح طرح کی بدسلوکی شروع کردی۔ ہیکل سلیمانی میں ایک یونانی دیوتا ریوس کا ایک بت نصب کردیا۔ اور یہودیوں کو اس کی پرستش کرنے کا سرکاری حکم جاری کیا تو مکابی خاندان کے ایک خدا پرست راہب متاتھیاس نے یونانی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کردیا جو اس کے بعد اس کے بیٹے یہوداہ نے جاری رکھا۔ متاتھیاس یہود کی تاریخ میں وہی شخص ہے جسے "مکابی" یا ہتھوڑے کا لقب دیا گیا ہے۔

Macedon

مقدونیہ:

جزیرہ نما بلقان کا ایک قدیم ملک جو ساتویں صدی قبل از مسیح میں نشوونما پانے لگا تھا۔ فلپ دوم اور اس کا بیٹا اسکندر اعظم اس ملک کے سب سے نامور حکمران تھے۔ سکندر اعظم نے اس وقت کی معلوم دنیا کا بیشتر حصہ فتح کیا تھا

اور ایک وسیع سلطنت قائم کی جو مشرق میں افغانستان و ہندوستان تک قائم تھی۔ یہ وسیع سلطنت اسکندر اعظم کی وفات کے بعد اس کے جانشینوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔

Machel, Carca

میچل، گارسیا (1940ء):

افریقی ملک موزمبیق کی ایک سیاستدان اور دنیا بھر میں خواتین اور بچوں کے حقوق کی ترجمان۔ وہ موزمبیق کے صدر سامورا میچل کی بیوہ ہے جو 1986ء میں پراسرار طور پر ایک فضائی حادثے میں مارا گیا تھا۔ گارسا میچل وزیر تعلیم و ثقافت تھی (1975ء) اس نے اقوام متحدہ کے لیے خواتین اور بچوں کے حقوق کے لیے مہم چلائی تھی۔ اس کے اس کام پر اسے بہت سے انعامات اور ایوارڈز دیئے گئے تھے۔ 1998ء میں گارسا میچل نے جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا سے شادی کر لی تھی مگر موزمبیق میں اقوام متحدہ کے لیے کام کرتی رہی تھی۔

Machiavelli, Niccolo

میکیاولی، نکولو (1469ء۔1527ء):

اطالوی سیاست دان، مدبر اور مورخ۔ اس کا باپ معروف قانون دان تھا۔ 1498ء میں تعلیم مکمل کی۔ 1498ء تا 1512ء، جمہوریہ فلورنس کا سیکنڈ چانسلر رہا اور اس حیثیت میں متعدد ممالک کے دورے کیئے اور خارجہ امور کا مشاہدہ کیا۔ مشہور اطالوی حکمران خاندان میڈیچی کا سخت مخالف تھا۔ 1512ء میں جب میڈیچی خاندان برسر اقتدار آیا تو میکیاولی پر غداری کا الزام لگا کر اسے قید کر دیا گیا۔ 1513ء میں رہائی کے بعد عملی سیاست کو ترک کر کے تصنیف و تالیف کی طرف توجہ دی۔ اسی سال اس کی شہرہ آفاق کتاب ''دی پرنس'' منظر عام پر آئی۔ اس کتاب میں اس نے ایک مضبوط دارالحکومت کے تحت اٹلی کی متحدہ ریاست کا نظریہ پیش کیا تھا۔ اس کتاب کا اتنا شہرہ ہوا کہ متعدد ممالک کے حکمرانوں نے اس کا جواب لکھا۔ فلورنس کی تاریخ اس کی ایک اور مشہور تاریخ ہے۔ اس کے نزدیک سیاست میں مکاری، جھوٹ اور فریب جائز تھا۔

Machu Picchu

میکوپچو:

جنوبی امریکا میں کولیستان اینڈیز میں واقع انکا Inca لوگوں کا ایک شہر جو آج کے پیرو میں واقع ہے۔ میکوپچو ایک پہاڑ کی چوٹی پر تعمیر کیا گیا تھا۔ جہاں پانی کی فراہمی کے لیے نالے بہتے تھے۔ میکوپچو میں انکا لوگوں کا سب سے مشہور سورج کا مندر واقع تھا۔

Madero, Francisco

مڈیرو، فرانسسکو (1873ء۔1913ء):

ایک میکسیکی سیاستدان، راہنمائے انقلاب اور 1911ء سے 1913ء تک میکسیکو کا صدر۔ میڈیرو نے 1910ء میں ہونے والے انقلاب کی قیادت کی تھی اور میکسیکی ڈکٹیٹر پورفیریو ڈیاز Porfiroo Diaz کا تختہ الٹ دیا تھا۔ 1911ء میں میڈیرو صدر منتخب ہو گیا۔ اس نے دو سال تک حکومت کی۔ 1913ء میں اس کے خلاف ہونے والی ایک بغاوت میں اسے معزول کر دیا گیا اور اس کے دو دن بعد وہ قتل ہو گیا۔

میڈیسن، جیمز (1751ء۔1836ء):

Madison, James

امریکا کی براعظمی کانگریس کا نمائندہ اور امریکی انقلاب آزادی کے دوران کے امریکی آئین کو تشکیل دینے والا ایک اہم امریکی مدبر جو تاریخ ریاست ہائے متحدہ امریکا میں بابائے آئین ساری کہلاتا ہے۔ وہ بعد ازاں امریکا کا چوتھا صدر بھی بنا تھا۔ اس نے تھامس جیفرسن کے ساتھ مل کر ری پبلکن پارٹی بھی تشکیل دی تھی اور مرکزی حکومت کی تشکیل پر زور دیا تھا۔

مدراس (چنائی):

Madras (Chennai)

جنوبی بھارت کا سب سے بڑا شہر اور اہم بندرگاہ، یہ صوبہ تامل ناڈو کا دارالحکومت بھی ہے۔ شہر کے مرکز میں قلعہ سینٹ جارج اور گورنر ہاؤس کی عمارات ہیں۔ مدراس کا گورنر 1947ء تک اسی گورنر ہاؤس میں مقیم تھا۔ 1857ء میں یہاں ایک یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ قلعہ سینٹ جارج برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی نے 1639ء میں تعمیر کرایا تھا۔ 1746ء تا 1747ء اس شہر پر فرانسیسیوں نے قبضہ کرلیا تھا۔ 1914ء میں اس شہر پر جرمنی کے بحری جہاز ایمڈن Emden نے گولہ باری کی تھی۔ برصغیر ہندو پاک میں یہ پہلا مقام مانا جاتا تھا جہاں جنگ عظیم اول کے دوران کسی غیر ملکی طاقت نے حملہ کیا۔ آج کل اس شہر کا نام چنائی رکھ دیا گیا ہے۔

میگلین، فرڈیننڈ (1480ء۔1521ء):

Magellane, Ferdinand

پرتگیز مکتشف جس نے اسپین کے لیے دنیا کے گرد پہلا چکر مکمل کیا تھا۔ اس نے شاہ جان دوم کے عہد میں پرتگیز جہاز رانوں کے ساتھ ہندوستان کے سفر کیئے پھر وہ اسپین آ گیا جہاں اس کی سرکردگی میں پانچ بحری جہاز اور 250 افراد پر مشتمل بحری عملہ دے دیا گیا۔ میگلین اپنے دنیا کے گرد اکتشافی سفر پر 20 ستمبر 1519ء کو اسپین سے روانہ ہوا اور دسمبر میں جنوبی امریکا کے ساحلوں تک پہنچا۔ اس کے اس اکتشافی سفر میں خراب موسم، عملے کی بغاوت اور سمندری بیماریاں حائل رہیں۔ وہ آبنائے میگلین سے گزر کر جو اسی کے نام پر معنون ہے وہ مزید مغرب کی طرف بڑھا اور بالآخر مشرقی ایشیا تک پہنچ گیا۔ مگر اس سفر میں خوراک کی کمی کی وجہ سے اس کے عملے کو سوکھا چمڑا اور چوہے تک کھا کر گزارا کرنا پڑا۔ 1521ء میں فلپائن پہنچنے پر ایک جزیرہ پر متحارب لوگوں کے ہاتھوں قتل ہوگیا۔ اس کے بعد دنیا کے گرد اس اکتشافی سفر کی کمانڈ اس کے ایک نائب جوان سیبسٹیان نے سنبھال لی اور وہ بحر ہند سے گزر کر بالآخر ستمبر 1523ء میں اسپین پہنچ گیا۔ اس سفر میں 250 افراد میں سے صرف 18 افراد زندہ بچے تھے مگر میگلین مرنے کے بعد بھی دنیا کے گرد چکر لگانے والا پہلا جہاز راں بن گیا۔ اس نے ثابت کردیا کہ کسی بھی سمت میں سفر کرکے دنیا کے گرد سفر کیا جاسکتا ہے۔

Magazine Age

بارود کا دور:

بارود کا زمانہ یا دور استعمار 1500ء سے 1800ء تک پر محیط ہے۔ بارود کی ایجاد کے بعد مغربی اقوام نے

اس کے استحصال سے پوری دنیا پر اپنا استعماری قبضہ کر لیا تھا۔

Magistrate (Rome)

مجسٹریٹ (روی):

روی سرکاری عہدیدار۔ روم میں جمہوریہ کے قیام کے بعد میں حکومت مجسٹریٹ چلاتے تھے۔ 31 مجسٹریٹ سالانہ منتخب کیے جاتے تھے جو ملک میں امن عامہ کے قیام اور ٹیکس اکٹھا کرنے میں اہم رول ادا کرتے تھے، اس کے علاوہ ملکی انتظامی امور بھی سنبھالتے تھے۔ یہ مجسٹریٹ عوام منتخب کرتے تھے جب کہ مجسٹریٹوں سے ہی کوئیسٹر Quaestors نامزد کیے جاتے تھے۔ جن سے پرائیٹر Praetors اور آخر کار کونسل Counsuls مقرر کیے جاتے تھے۔ مجسٹریٹوں کی تعداد میں اضافہ بعد کے دور میں ہوا جب جمہوریہ یا سلطنت روم وسیع تر ہو گئی تھی۔

Magistrate (China)

مجسٹریٹ (چینی):

چین قدیم میں مجسٹریٹ وہ سرکاری عہدے دار ہوتے تھے جو حکومت کا ایک پورا مقامی یونٹ چلاتے تھے۔ تانگ شاہی عہد سے چین کے دیہاتی علاقوں کا نظم و نسق بھی مقامی مجسٹریٹ چلاتے تھے۔ مجسٹریٹ ایک ایسا سرکاری عہدیدار ہوتا تھا جو پولیس، عدلیہ اور دیگر حکومتی امور کو سنبھالتا تھا۔ بعد کے زمانے میں مجسٹریٹ مقابلے کے امتحان کے ذریعے نامزد کیے جاتے تھے۔

Magna Carta (Great Charter)

میگنا کارٹا (عظیم دستور):

ایک دستور یا اقرار نامہ جو تاریخ انگلستان میں آزادی عوام کی راہ پر ایک خاص منزل کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب شاہ رچرڈ اول صلیبی جنگ لڑنے ارض فلسطین چلا گیا تو اس کا بھائی جان انگلستان کا بادشاہ بنا۔ لیکن وہ کچھ اچھا منتظم نہیں تھا۔ اور ظالم بھی تھا اور بے انصاف بھی۔ اس لیے اس کے درباری امراء نے اسے انصاف سے حکومت کرنے یا تخت سے دستبردار ہونے پر مجبور کر دیا تو اس نے انصاف سے حکومت کرنے کا عہد کیا اور سند کے طور پر یہ اقرار نامہ میگنا کارٹا تحریر کر کے اس پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے۔ اس نے 15 جون 1215ء اس اقرار نامہ پر دستخط ثبت کیے تھے۔ اس اقرار نامہ میں بادشاہ، امراء اور رعایا کے فرائض منصبی متعین کیے گئے تھے۔ اس کی چیدہ چیدہ شرائط یہ تھیں کہ کسی آدمی کو بغیر عدالتی تحقیقات کے سزائے قید نہیں دی جا سکتی اور رعایا کے قدیم حقوق بحال رکھے جائیں گے اور ان کی آزادی میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں کیا جائے گا۔

Magyars

میگیار:

وہ لوگ جو ہنگری کے میدانی علاقوں میں آباد ہو گئے اور ہنگرین کہلائے وہ پہلے میگیار کہلاتے تھے۔ یہ لوگ مغربی سائبیریا سے ہجرت کر کے پانچویں صدی عیسوی میں یہاں آ کر آباد ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے نویں اور دسویں صدی میں پورے مشرقی یورپ اور بازنطینی سلطنت میں خوف و دہشت پھیلا دی تھی۔ 1000ء میں پوپ

نے اسقفین کو پہلے میگیار بادشاہ کا تاج پہنایا اور میگیار لوگوں میں عیسائیت متعارف کرائی۔ سلاف، جرمن اور رومانین لوگوں میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود میگیار نسلی طور پر مضبوط قوم ہے۔

مہابھارتا: **Mahabharta**

سنسکرت زبان میں لکھی گئی ہندوستان کی مشہور زمانہ رزمیہ نظم جسے 200 ق م سے 200ء تک کے زمانے میں مرتب کیا گیا تھا۔ اس میں کم و بیش ایک لاکھ اشعار ہیں جن کو پہلے گانے والے شعرا نے کہا اور بعد ازاں ان پر فنی مصنفین نے نظر ثانی کی۔

مہاراجہ: **Maharaja**

عظیم تر حکمران کے معنوں میں یہ ہندی اصلاح ہندوستان کے ہندو بادشاہوں اور نوابوں کے لیے ابتدائی صدیوں سے رائج ہے اگرچہ اس کے معنی شہنشاہ کے ہیں مگر یہ بعد کے زمانے میں ریاستی حکمرانوں کے لیے مستعمل رہی ہے۔

مہاویر (540ق م-468ق م): **Mahavir**

جین مت کا بانی، جینی نقطہ نظر سے وہ اس دھرم کا چوبیسواں ترتھنکر (داعی) تھا۔ اور رشابھا اس مذہب کا بانی تھا جو پہلا ترتھنکر تھا۔ مہاویر ویسالی کے نواح میں سدھارتھ نامی شخص کے ہاں پیدا ہوا۔ پھر دنیا سے بیزار ہو کر جنگلوں میں نکل گیا۔ بارہ سال کی بادہ پیمائی کے بعد انتہائی تپسیا سے اسے گیاں حاصل ہوا۔ تیسویں ترتھنکر پارس ناتھ کی تعلیم تھی کہ جاندار کو تکلیف نہ پہنچانا، جھوٹ نہ بولنا، چوری نہ کرنا اور کوئی جائیداد نہ رکھنا۔ مہاویر نے عصمت و عفت کے عہد کا ان اصولوں میں اضافہ کر دیا۔ مہاویر کی وفات 447 ق م میں ہوئی۔ جین مت کے فرقے میں شوتیامبر، سفید کپڑے پہننے والے اور دیگر ننگے رہنے والے۔ ہندوستان میں جین مت کے پیروکار بدھ مت کے پیروکاروں سے زیادہ ہیں۔ لیکن عملی طور پر وہ ہندو سماج کا حصہ بن چکے ہیں۔

مہاویر چکر: **Mahavira Chakra**

بھارت کا دوسرا بڑا فوجی اعزاز، انتہائی جرات اور بہادری دکھانے پر دیا جاتا ہے۔ یہ معیاری سلور کا بنا ہوا ہے اور اس کی شکل گول ہے۔

مہایانا: **Mahavana**

بدھ مت کا ایک فرقہ جس کے صحیفے سنسکرت زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ دوسری اور چوتھی صدی عیسوی میں اس فرقے نے ہندستان میں فروغ پایا۔ اس کا خیال ہے کہ بدھ تجسیم مکرر کا نام ہے اور نہ صرف اس دنیا میں بلکہ دوسری دنیاؤں میں بھی بدھ ایسے ہی ہیں جیسے دریائے گنگا کی ریت کے ذرے بکثرت ہیں اور ان کو گنا نہیں جا سکتا۔

کسی بھی ملک کا یہ قطعی مقصد نہیں کہ وہ انفرادی آزادی کے لیے کوشاں رہے۔ اگر کسی کو زوال حاصل ہو بھی جائے تو اس پر فخر نہیں کرنا چاہیے۔

Mahdist Revolution

انقلاب مہدویت:

سید محمد احمد جو مہدی سوڈانی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ اگرچہ انہوں نے کبھی خود مہدویت کا دعویٰ نہ کیا۔ یہی ان کا انقلاب مہدویت ہے۔ 1880ء میں اچانک بیمار ہوئے اور ''ام درماں'' میں وفات پائی۔ سید موصوف محمد احمد نے چار سال 1881ء سے 1884ء میں سوڈان کو انگریزوں اور خدیو مصر کے ظلم و جور سے آزاد کرالیا تھا۔ ہی سوڈانی درویشوں کی مشہور تحریک کے بانی تھے۔ ان کی اس تحریک نے ان کی وفات کے بعد 1989ء تک انگریزوں کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ لارڈ کچنر نے درویشوں پر فتح پائی۔ اس ظالم انگریز سپہ سالار سید محمد احمد کا مقبرہ منہدم کرادیا اور مرحوم کی کھوپڑی اس غرض سے اپنے پاس رکھ لی کہ اسے بطور دوات استعمال کرے گا۔ جب انگلستان کے مدبرین کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو لارڈ کچنر کے خلاف ایک لہر اٹھی اور ناراضگی پھیل گئی۔ لارڈ نے گھبرا کر کھوپڑی کو کسی غیر معروف مقام پر دفن کردیا۔

Mehmud of Gazni

محمود غزنوی (971ء۔1030ء):

غزنی کا بادشاہ۔ اپنے والد امیر سبکتگین کی وفات کے بعد 27 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ محمود غزنوی ایک بہادر اور مہم جو سلطان تھا۔ اس نے اپنے عہد حکومت میں ہندوستان پر سترہ حملے کیئے اور ایک مرتبہ بھی ناکام نہیں لوٹا۔ اس نے پہلا حملہ 1001ء میں کیا تھا۔ اس کی سولہویں مہم سومنات کی تسخیر تھی (جنوری 1026ء) سومنات کاٹھیا واڑ میں ایک خوبصورت اور مضبوط ترین مندر تھا جس میں بے شمار دولت بھی تھی۔ محمود کا ہندوستان سترہواں حملہ جاٹوں کے خلاف تھا جنہوں نے محمود غزنوی کے لشکر کو عقب سے حملہ کر کے نقصان پہنچایا تھا۔ محمود غزنوی نے اپنی ان عسکری مہمات کے دوران ہی ملتان سے قرامطی حکومت ختم کی تھی۔ غرض اس سلطان کی ساری زندگی جنگ و جدل میں بسر ہوئی اور اس کی وفات پر اس کی سلطنت بحیرہ خزر سے دریائے گنگا تک وسیع ہو چکی تھی۔

Majapahit

ماجاپاہیت:

انڈونیشیا کے جزیرہ جاوا میں پھلنے پھولنے والی ایک سلطنت جو 1293ء سے پندرہویں صدی کے آخر تک قائم رہی۔ یہ سلطنت ہایم واروک Hayam Waruk کی قیادت میں 1350ء سے 1389ء تک بام عروج پر پہنچی تھی۔ اس سلطنت کے اثرات جزیرہ نما ملائے، سماٹرا بورنیو اور بالی وغیرہ دوسرے جزیروں پر بھی مرتب ہوئے تھے ماجاپاہٹ حکمران ہندو تھے۔ ان حکمرانوں کی عظمت ایک رزمیہ نظم ''ناگارا کرتگما'' میں بیان کی گئی ہے جو 1365ء میں لکھی گئی تھی۔ اگرچہ ماجاپاہیت سلطنت کا کنٹرول صرف جزیرہ ماوا تک محدود رہا مگر بعد کے قوم پرست انڈونیشیائی اس سلطنت کو آج کے انڈونیشیا کا پیشرو قرار دیتے ہیں۔

ماجی ماجی بغاوت (1905ء-1907ء):

Maji Maji

جرمن ایسٹ افریقہ میں رونما ہونے والی ایک بغاوت، جس سے (آج کے تنزانیہ) میں جرمن نوآبادیاتی نظام کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا تھا۔ یہ لوگ جرمن نوآبادیاتی لیکسوں اور جبری کپاس کی کاشت کے خلاف تھے۔ مگر باہم نسلی اور قبائلی تعصب کی وجہ سے یہ جرمنوں کے خلاف متحد نہ رہ سکے اور جرمنوں کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں نے بغاوت کی آگ کو بھڑکا دیا اور یہ تقریباً دو سال تک (1907ء) جاری رہی۔ 1907ء میں یہ بغاوت دبا دی گئی۔ تنزانیہ کی جدید تاریخ میں یہ بغاوت ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

مالابار:

Malabar

بھارت کا جنوب مغربی ساحلی علاقہ۔ جو مغربی گھاٹ پر ساحل سمندر کے ساتھ پھیلتا چلا گیا ہے۔ یہ تمام تر علاقہ پہاڑی ہے اور اسے کوہستان مالابار بھی کہتے ہیں۔ اس کا صدر مقام کالی کٹ ہے۔ بارش بہت ہوتی ہے اس لیے یہاں گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ساگوان اور آبنوس جیسی قیمتی لکڑی افراط سے پائی جاتی ہے۔ مون سون کے خطے میں ہونے کی وجہ سے یہاں چاول کی پیداوار بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی علاقے میں آغاز میں مغربی تاجروں کے جہاز لنگر انداز ہوتے تھے۔ اس علاقے میں عرب نژاد مسلمان موپلے بھی کثرت سے آباد ہیں۔

ملاکا:

Malacca

یہ آبنائے ملاکا پر ایک بندرگاہ ہے۔ آبنائے ملاکا بحر ہند اور بحرالکاہل کو ملاتی ہے۔ ملاکا کی بنیاد 1402ء میں ایک ہندو حکمران نے رکھی تھی۔ اس ہندو حکمران نے بعد ازاں اسلام قبول کر لیا تھا اور اسکندر شاہ کا نام اختیار کر لیا تھا۔ ملاکا ازمنہ وسطیٰ میں گرم مصالحے کی تجارت کی وجہ سے اہم تجارتی مرکز بن گئی تھی۔ 1511ء تک یہ ایک اسلامی مرکز بھی تھا مگر اس سال اس پر پرتگیزوں نے قبضہ کر لیا۔ بعد کے زمانے میں اس کی تجارتی حیثیت گہنا گئی اور یہ ولندیز یوں کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ (1641ء)۔

Malay Peninsula

جزیرہ نما ملایا:

براعظم ایشیا کا جنوبی سرا جو مغرب میں بحر ہند اور آبنائے ملاکا اور مشرق میں جنوبی بحیرہ چین کے درمیان واقع ہے۔ خاکنائے کرا Kra سے جو اس جزیرہ نما کا تنگ ترین نقطہ ہے، تقریباً 400 میل جنوب میں سنگاپور تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کا شمالی علاقہ تھائی لینڈ کے کچھ حصے پر مشتمل ہے۔ جنوبی حصے میں ملائیشیا ہے۔ ایک سلسلہ کوہ جو تقریباً 7 ہزار فٹ کی بلندی تک پہنچتا ہے اس کے درمیان میں واقع ہے۔ اس میں زیادہ تر جنگل واقع ہیں اور یہ علاقہ ربڑ اور قلعی کی پیداوار کی وجہ سے مشہور ہے۔

Mali Kingdom

مالی سلطنت: 1235ء میں شاہ سن دیاتا کیتا Sundiata Keita نے گھانا فتح کر کے مسلم سلطنت مالی کی بنیاد رکھی تھی۔ اس سلطنت کے بادشاہ منسی موسیٰ (1307ء۔1332ء) کی قیادت میں مالی مسلمانوں کا علمی اور تجارتی مرکز بن گیا لیکن اسی بادشاہ کی وفات کے بعد یہ سلطنت پارہ پارہ ہوگئی۔ 1881ء تا 1888ء یہ علاقہ فرانسیسیوں نے فتح کیا تھا اور یہ علاقہ فرانسیسی سوڈان کہلانے لگا تھا منسی موسیٰ کے عہد میں یہ سلطنت 1200 میل تک پھیلی ہوئی تھی۔ منسی موسیٰ اپنے یادگار سفرِ حج کے لیے بھی مشہور ہے جو اس نے 1824ء میں کیا تھا۔ اس سفر کے دوران اس نے دولت پانی کی طرح بہائی تھی۔ بعد ازاں پندرہویں صدی میں مالی سلطنت سنگھائی سلطنت کا حصہ بن گئی۔

Mameluke. see Mamluk

Mamluk

مملوک: لغوی معنی غلام کے ہیں۔ یہ سردار بنیادی طور پر غلام تھے۔ جن کو دسویں صدی عیسوی میں فاطمی خلفاء اور بعد ازاں ایوبی سلاطین خرید کر مصر میں لائے تھے۔ اور ان کو سپہ گری کی تربیت دی تھی۔ ان میں سے بیشتر کو انہوں نے آزاد کر دیا تھا اور یہ اعلیٰ عہدوں پر فائز کر دیئے گئے تھے۔ 1250ء میں ایک مملوک امیر ایبک نے آخری ایوبی سلطان کو قتل کر کے خود سلطان ہونے کا دعویٰ کیا اور اس طرح مملوک خاندان کی بنیاد رکھی۔ آئندہ تقریباً 250 سال مملوک حکمران ملا پر حکومت کرتے رہے۔ 1530ء میں انہیں عثمانی سلطان سلیم نے شکست دے کر ان کی حکمرانی کو ختم کیا تھا۔

Manchuria

منچوریا: شمال مشرقی چین کا علاقہ۔ روس سے آمور، ارگون اور اسوری دریا اور کوریا سے یالو اور تومن دریا اسے الگ کرتے ہیں۔ یہ ایک بڑا میدان ہے جو پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس میں آباؤ اور سنگھاری دریا بہتے ہیں۔ تقریباً 1900 سے روسی اس میں داخل ہونے لگے تھے۔ روس و جاپان (1904ء۔1905ء) کے بعد روس کی بجائے اس علاقے پر جاپان کا اقتدار بڑھ گیا تھا۔ 1931ء میں جاپان نے اس علاقے کو فتح کر کے یہاں منچوکو کی ریاست قائم کی جو 1945ء میں ٹوٹ گئی۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد منچوریا اشتراکیوں کے قبضے میں چلا گیا اور تین صوبوں مینگ، کیانگ، کیرین میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ آج کل یہ چین کا اہم صنعتی علاقہ ہے۔

Mandela, Nelson

نیلسن منڈیلا (1918ء۔2013ء): جنوبی افریقہ کا صدر (1994ء۔1999ء) اور غیر نسل پرست راہنما اس نے قانون کی تعلیم حاصل کی اور بعد ازاں افریقن نیشنل کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی۔ اس نے ANC یوتھ لیگ کی بنیاد بھی رکھی تھی۔ 1959ء میں ANC کالعدم قرار دے دی گئی۔ ANC کے پرامن مظاہروں پر جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت

سے گوریاں ہر سائیں اور 1960ء میں عفو عام بھی کیا۔ نیلسن منڈیلا کو 1964ء میں عمر قید کی سزا دی گئی۔ 1970ء اور 1980ء کی دہائی میں جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت کے خلاف مظاہرے ہوئے تو 1988ء میں حکومت سفید فام کے ساتھ مذاکرات کرنے پر رضامند ہوگئی۔ اور جنوبی افریقی کلارک نے افریقین نیشنل کانگریس سے پابندی ہٹاری (1990ء) 1993ء میں منڈیلا اور ڈی کلارک کو مشترکہ طور پر نوبل انعام دیا گیا۔ برائے امن 1994ء میں جنوبی افریقہ میں پہلے جمہوری انتخابات منعقد ہوئے اور نیلسن منڈیلا کو جنوبی افریقہ کا پہلا جمہوری صدر منتخب کیا گیا۔ 1999ء میں اس کے صدارتی عہدے اور اپنی عوامی زندگی سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔

عدنان، میندریس: Mandris, Adnan

ترک سیاستدان اور وزیر اعظم (1950ء۔1960ء) انقرہ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ 1936ء میں بیش اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور اتاترک کی ری پبلکن پارٹی کے مقابلے میں ڈیموکریٹک پارٹی کی بنیاد رکھی۔ 1945ء سے 1950ء تک حزب اختلاف کے راہنما رہے۔ 1950ء سے ڈیموکریٹک پارٹی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگئی تو عدنان میندریس نے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا۔ 1954ء میں اس کی پارٹی نے دوبارہ کامیابی حاصل کی اور وہ وزارت عظمیٰ پر بحال رہے۔ مئی 1960ء میں جنرل گرسل نے فوجی انقلاب کے ذریعے ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور انہیں گرفتار کرلیا۔ 17 ستمبر 1961ء کو ایک طویل مقدمے کے بعد عدنان میندریس کو قتل، غبن اور غداری کے الزامات میں پھانسی دی گئی وہ جمہوریہ ترکی اور دنیائے اسلام کے پہلے وزیر اعظم تھے جنہیں پھانسی کی سزا دی گئی۔

مانویت: Manichaeism

قدیم ایران کا وہ مذہب جس کی بنیاد مانی نے رکھی تھی۔ وہ 216ء میں میسوپوٹیمیا (عراق) میں پیدا ہوا۔ ساسانی شاہی دربار میں اس نے 241ء میں اپنے مسلک و مذہب کا اعلان کیا۔ جس کے بعد وہ چین اور ہندوستان کی سیاحت پر نکلا۔ واپس آنے پر زرتشیت کے پیشواؤں نے شہنشاہ وقت کو اس کے خلاف اکسایا جس پر شہنشاہ ایران نے اسے سزائے موت دے دی۔ مانی کی ہلاکت کے باوجود مانویت کو دسویں صدی عیسوی تک فروغ حاصل رہا۔ مانویت کا بنیادی عقیدہ یہ تھا کہ مادی دنیا تاریکی کی طاقتوں کے ذریعے روشنی کی قلمرو پر چھائی ہوئی ہے۔ نیز اچھائی کے ذرے یا آثار کو مادے کی قید میں ڈال دیا گیا ہے۔ خود مانی نے مانویت میں نیکی کا تصور یہ دیا تھا کہ مادی دنیا جو فطرتی بدی کی حامل ہے اس سے اجتناب کیا جائے۔ مارکوپولو نے غلطی سے مانویت کو عیسائیت سمجھا تھا۔

مانیکا گاندھی (1953ء۔): Manica Gandhi

ہندوستان کی سابقہ وزیر اعظم اندرا گاندھی کی بہو اور آنجہانی سنجے گاندھی کی بیوی۔ وہ پنجابی جاٹ خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اردو، پنجابی، گورمکھی کے ساتھ انگریزی اور جرمن زبانوں پر بھی اسے عبور حاصل ہے اور ادب

ہے مگر انگلینڈ کی ملکہ الزبتھ اول کی حمایت کی۔ بعد میں ہنری ہشتم کی بیٹی میری اول نے کیتھولک مذہب کو دوبارہ رائج کیا۔ میری اول کے بعد الزبتھ اول ملکہ بنی اور اس نے پروٹسٹنٹ مذہب کو دوبارہ رائج کیا۔ الزبتھ اول کے عہد میں انگلستان نے بہت ترقی کی۔ اس کے عہد میں ہی انگلستان کے بحری بیڑے نے ہسپانوی بحری بیڑے کو شکست دی۔ الزبتھ اول کے عہد میں ہی ولیم شیکسپیئر جیسے عظیم ڈرامہ نگار نے شہرت پائی۔ الزبتھ اول کے بعد جیمز اول تخت پر بیٹھا۔ جیمز اول کے عہد میں ہی انگلستان اور سکاٹ لینڈ کی یونین ہوئی۔ جیمز اول کے بعد چارلس اول تخت پر بیٹھا۔ چارلس اول کے عہد میں ہی انگلستان میں خانہ جنگی شروع ہوئی۔ چارلس اول کو شکست کھانا پڑی، وہ باغی ہو گیا اور اس کے بعد اولیور کرامویل نے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ اولیور کرامویل کے عہد میں ہی انگلستان کا سپین اور ہالینڈ سے تجارتی مقابلہ شروع ہوا۔ اولیور کرامویل کے بعد اس کا بیٹا رچرڈ کرامویل اقتدار پر بیٹھا۔ رچرڈ کرامویل کے عہد میں ہی انگلستان کی پارلیمنٹ اور فوج میں اختلافات شروع ہوئے۔ رچرڈ کرامویل کے بعد چارلس دوم تخت پر بیٹھا۔ چارلس دوم کے عہد میں ہی انگلستان کی پارلیمنٹ دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ چارلس دوم کے بعد جیمز دوم تخت پر بیٹھا۔ جیمز دوم کے عہد میں ہی انگلستان میں شاندار انقلاب آیا۔ جیمز دوم کے بعد ولیم اور میری تخت پر بیٹھے۔ ولیم اور میری کے عہد میں ہی انگلستان کی پارلیمنٹ نے بل آف رائٹس پاس کیا۔ ولیم اور میری کے بعد ملکہ این تخت پر بیٹھی۔ ملکہ این کے عہد میں ہی انگلستان اور سکاٹ لینڈ کی یونین ہوئی۔ ملکہ این کے بعد جارج اول تخت پر بیٹھا۔ جارج اول کے عہد میں ہی انگلستان کی کابینہ کا نظام شروع ہوا۔ جارج اول کے بعد جارج دوم تخت پر بیٹھا۔ جارج دوم کے عہد میں ہی انگلستان اور فرانس کے درمیان سات سالہ جنگ ہوئی۔ جارج دوم کے بعد جارج سوم تخت پر بیٹھا۔ جارج سوم کے عہد میں ہی انگلستان کی امریکی نوآبادیوں نے بغاوت کر دی۔ جارج سوم کے بعد جارج چہارم تخت پر بیٹھا۔ جارج چہارم کے عہد میں ہی انگلستان میں صنعتی انقلاب آیا۔ جارج چہارم کے بعد ولیم چہارم تخت پر بیٹھا۔ ولیم چہارم کے عہد میں ہی انگلستان میں اصلاحات کا دور شروع ہوا۔ ولیم چہارم کے بعد ملکہ وکٹوریہ تخت پر بیٹھی۔ ملکہ وکٹوریہ کے عہد میں ہی انگلستان کی نوآبادیاتی سلطنت اپنے عروج پر پہنچی۔ ملکہ وکٹوریہ کے بعد ایڈورڈ ہفتم تخت پر بیٹھا۔ ایڈورڈ ہفتم کے عہد میں ہی انگلستان کی جرمنی سے دشمنی شروع ہوئی۔ ایڈورڈ ہفتم کے بعد جارج پنجم تخت پر بیٹھا۔ جارج پنجم کے عہد میں ہی انگلستان نے پہلی جنگ عظیم جیتی۔ جارج پنجم کے بعد ایڈورڈ ہشتم تخت پر بیٹھا۔ ایڈورڈ ہشتم کے عہد میں ہی انگلستان کی بادشاہت کا بحران شروع ہوا۔ ایڈورڈ ہشتم نے تخت چھوڑ دیا اور اس کے بعد جارج ششم تخت پر بیٹھا۔ جارج ششم کے عہد میں ہی انگلستان نے دوسری جنگ عظیم جیتی۔ جارج ششم کے بعد ملکہ الزبتھ دوم تخت پر بیٹھی۔ ملکہ الزبتھ دوم کے عہد میں ہی انگلستان کی نوآبادیاں آزاد ہوئیں۔ ملکہ الزبتھ دوم کے بعد چارلس تخت پر بیٹھا۔ چارلس کے عہد میں ہی انگلستان کی بادشاہت کا بحران شروع ہوا۔ چارلس نے تخت چھوڑ دیا اور اس کے بعد ولیم تخت پر بیٹھا۔ ولیم کے عہد میں ہی انگلستان کی بادشاہت کا بحران شروع ہوا۔ ولیم نے تخت چھوڑ دیا اور اس کے بعد جارج تخت پر بیٹھا۔ جارج کے عہد میں ہی انگلستان کی بادشاہت کا بحران شروع ہوا۔ جارج نے تخت چھوڑ دیا اور اس

قدیم سلطنت مالی کا معروف حکمران۔ اس کے عہد میں سلطنت مالی کو بڑی شہرت و وسعت ملی اور سلطنت کا مال عروج پر پہنچ گئی۔ اسی کے عہد میں ٹمبکٹو اور گاؤ کے شہر فتح ہوئے۔ 1324ء میں جب اس کی سلطنت اپنے عروج کے لیے گیا۔ اس سفر حج میں اس نے کثرت سے مال و زر خرچ کیا۔ اس نے جس کثرت سے سونا خرچ کیا اس کی وجہ سے سونے کی قیمت مصر کو کم کرنا پڑی۔ تعمیراتی کاموں میں سے بھی موسیٰ کو بہت دلچسپی تھی اس ضمن میں مکہ سفر سے واپسی پر وہ ایک اندلسی معمار ابو اسحاق ابراہیم الساحلی کو اپنے ہمراہ لایا تھا کہ ٹمبکٹو میں دو خوبصورت مساجد اور ایک محل تعمیر کرا سکے۔ اسی کے عہد میں مالی کے دوسرے ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم ہوئے۔ مراکش کے سلطان ابوالحسن سے بھی اچھے تعلقات قائم تھے۔ موسیٰ کے بعد اس کا بیٹا سلیمان (1338ء۔1362ء) تخت نشین ہوا۔ اس کے بعد سلطنت مالی کی اہمیت کم ہوتی چلی گئی۔

مانویل بازنطینی شہنشایان: Manuel Bazantine Emperors II

مانویل اول (1120ء۔1180ء)۔ بازنطینی شہنشاہ (1143ء۔1180ء) جان دوم کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے عہد حکومت کی ابتدا سلجوق ترکوں سے جنگ کے ساتھ کی تھی، لیکن دوسری جنگ کے دوران اسے ترکوں سے صلح کرنا پڑی اور امن کا معاہدہ کرنا پڑا۔ ایک جنگ میں مانویل نے سسلی کے راجر دوم کی مدد کی پھر راجر دوم کی وفات کے بعد مانویل نے اٹلی پر بھرپور حملہ کر دیا اور بہت سے علاقے فتح کر لیے۔ 1176ء میں اسے ترکوں کے ہاتھوں زبردست شکست اٹھانا پڑی، روہ بادشاہ ہونے کے ساتھ عالم و فاضل بھی تھا۔

مانویل دوم (1348ء۔1425ء): وہ جان پنجم کا بیٹا تھا۔ اس کے عہد کا اہم ترین واقعہ ترکوں کا قسطنطنیہ کا محاصرہ کرنا ہے۔ تاہم اس نے ترک سلطان سے اچھے مراسم قائم کیے اور خراج دینا منظور کیا۔ 1422ء میں سلطان مراد دوم نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا مگر خراج کی ادائیگی پر صلح ہو گئی۔ مانویل دوم ایک بڑا قلمکار بھی تھا۔

استخلاص غلامان، غلامی سے رہائی، آزادی: Manumission

غلامی سے رہائی کے لیے مستعمل ایک اصلاح جو مختلف معاشروں میں مختلف رہی ہے۔ انقلاب فرانس اور انقلاب آزادی امریکہ کے نئے نظریات میں غلامی کا خاتمہ بھی مضمر تھا۔ مگر اس کے باوجود غلامی کو منسوخ کرنے میں اہل یورپ کو اگلے سو ڈیڑھ سو سال لگے۔ مگر اسلام نے غلامی کو ختم کر دینے کا کام دنیا میں 1400ء سال پہلے ہی شروع کر دیا تھا اگرچہ غلامی کی تنسیخ کا کوئی حکم تو نہیں دیا تھا مگر غلاموں سے سلوک کی نوعیت بدل دی تھی اسی وجہ سے مصر اور ہندوستان میں خاندان غلامان برسر اقتدار آئے تھے۔

ماؤزے تنگ کا سیاسی فلسفہ: Maoism

ماؤازم یا ماؤزے تنگ کا یہ سیاسی فلسفہ بھی دراصل لینن اور مارکس کے سیاسی فلسفے پر ہی مشتمل تھا۔ تاہم اس میں چینی عوام کی ضروریات کے مطابق ردوبدل کر دی گئی تھی۔ 1938ء میں چینی راہنما، ماؤزے تنگ نے خود کہا تھا

کہ یہ "مارکسزم سے روگردانی ہے" اس طرح ماؤ کا سیاسی فلسفہ ایک الگ مکتب فکر کا حامل ہے اور ماؤ کی فکر نیا ولی طور پر مارکس کے فلسفے سے متصادم ہے۔ معاشرہ کے تضادات کو دور کرنے کے لیے بورژوا کلاس اور کسان طبقہ کے مسلسل اور کسانوں پر مشتمل زرعی معاشرہ میں کامیاب سوشلسٹ انقلاب کے تناظر میں ماؤ اور مارکس کے فلسفہ میں واضح تضاد اور اختلاف موجود ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ لینن نے 1919ء میں نظریہ سامراجیت پیش کیا تھا، ماؤازم میں اس کا بڑا حصہ شامل ہے۔

ماؤری جنگیں (1843ء-1847ء)۔(1860ء-1872ء) Maori Wars:

برطانوی نوآبادکاری کو نیوزی لینڈ میں روکنے کے لیے نیوزی لینڈ کے مقامی ماؤری لوگوں نے برطانوی نو آبادکاروں اور برطانوی حکومت سے جو جنگیں لڑیں وہ ماؤری جنگیں کہلاتی ہیں۔ برطانوی نوآبادکاروں کے مقامی لوگوں کے رقبات پر قبضے کی وجہ سے ماؤری لوگوں کو ان کے خلاف ہتھیار اٹھانے پڑے تھے مگر وہ جدید زمانے کے آتشیں اسلحہ اور آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے ریلوں کا مقابلہ نہ کر سکے برطانوی نوآبادکاروں نے ماؤری لوگوں کو شمالی جزیرے کی طرف بھگا دیا تھا۔ ان سے ایک امن معاہدہ 1881ء میں طے پایا گیا تھا۔

ماؤزے تنگ (1893ء-1976ء): Maa Zedong

چین کے کمیونسٹ راہنما اور چین کی تحریک آزادی کے عظیم قائد، وسطی چین کے صوبے ہونان کے ایک گاؤں شاؤ شان میں پیدا ہوا۔ والد ایک مفلوک الحال کسان تھے۔ 1911ء میں ڈاکٹر سن یات سن کی تحریک میں شامل ہو گئے جس کا مقصد چین کی مانچو شاہی کو ختم کر کے چین میں جمہوریت قائم کرنا تھا۔ 1917ء میں روس میں کمیونسٹ انقلاب رونما ہوا تو ماؤزے تنگ بھی اس سے متاثر ہوئے۔ 1918ء میں گرایجوائشن کرنے کے بعد بیجنگ یونیورسٹی میں لائبریرین مقرر ہوئے یہاں انقلاب پسندوں کا خفیہ حلقہ قائم تھا ماؤ بھی اس کے رکن بن گئے۔ 1918ء تا 1919ء ایک انقلابی جریدہ ہیانگ چیانگ کی ادارت کی۔ 1921ء میں شنگھائی میں کمیونسٹ پارٹی قائم ہوئی تو انہیں ہونان شاخ کا سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

1924ء میں کمیونسٹ پارٹی نے ڈاکٹر سن یات سن کی جماعت کومنتانگ سے مل کر متحدہ محاذ بنا دیا۔ 1927ء میں جب کومنتانگ کی قوم پرست حکومت قائم ہوئی تو اس پر چیانگ کائی شیک اور اس کے ٹولے کا قبضہ ہو گیا۔ اس کے خلاف ماؤ نے ہونان کے کسانوں کی قیادت کی۔ 1928ء میں ماؤ نے ریڈ آرمی تشکیل دی۔ اسی آرمی کے ساتھ ماؤ نے 1936ء میں لانگ مارچ کی تھی اور چھ ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے وسیع علاقے پر قبضہ کر لیا تھا۔ 1945ء تک کمیونسٹ چین کا تقریباً تین چوتھائی علاقہ فتح کر چکے تھے۔ 1946ء میں ریڈ آرمی نے چیانگ کائی شیک کی حکومت کے خلاف ایک فیصلہ کن حملہ کیا اور 1947ء میں شنگھائی اور کئی دوسرے بڑے شہران سے لے لیے 1949ء میں چیانگ کائی شیک فارموسا فرار ہو گیا اور یکم اکتوبر کو ماؤزے تنگ نے عوامی جمہوریہ چین کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ ماؤ اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ 1959ء انہوں نے چین کی صدارت کے استعفیٰ دے دیا مگر

کمیونسٹ پارٹی کے صدر رہے۔ 1965ء میں انہوں نے عظیم ثقافتی انقلاب کی بنیاد رکھی۔ وہ کمیونسٹ نظریات پر کئی کتابوں کے بھی مصنف تھے۔

مرہٹہ جنگیں (1779ء۔1817ء):

Maratha Wars

مغربی وسطی ہندوستان کے نسل کے لوگوں کو مرہٹہ کہتے ہیں۔ مرہٹوں نے 1674ء میں ایک مرہٹہ ریاست کی بنیاد رکھی تھی جس کا سربراہ سیواجی مرہٹہ تھا۔ سترہویں صدی میں مرہٹوں نے بڑی طاقت پکڑ لی اور یہ خیال کیا جانے لگا تھا کہ مرہٹے اب پورے ہندوستان کو فتح کر لیں گے مگر احمد شاہ ابدالی نے انہیں پانی پت کے میدان میں 1761ء میں شکست دے کر ان کی طاقت توڑ دی۔ پھر جب انگریز ہندوستان پر قابض ہوئے تو انہوں نے مرہٹوں کی طاقت کو ختم کرنے کے لیے 1779ء اور 1817ء کے درمیان مرہٹوں کے ساتھ متعدد جنگیں لڑیں۔ یہ جنگیں تاریخ ہندوستان میں مرہٹہ جنگیں کہلاتی ہیں۔ مرہٹوں سے دوسری جنگ میں انگریز فوج کی قیادت۔ سر آرتھر ویلزلی نے کی تھی جو بعد ازاں لارڈ ویلنگٹن کہلائے تھے۔ اور انہوں نے نپولین سے بھی جنگیں لڑیں تھیں۔

جنگ میراتھن (490ق م):

Marathon, Battle of

میراتھن قدیم یونان کا ایک گاؤں تھا جو ایتھنز کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ یہاں اہل ایتھنز نے ایرانیوں کے خلاف جنگ لڑی تھی جو تاریخ میں جنگ میراتھن کہلاتی ہے۔

490ق م میں اداریوش اعظم، شہنشاہ ایران نے چھ سو بحری جہازوں کا ایک بیڑہ جس پر ساٹھ ہزار پیادہ اور بے شمار فوج سوار تھی۔ ایتھنز پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا تھا تاکہ اہل ایتھنز کو بحیرہ ایجہ کے کنارے آباد یونانی نو آبادیوں کی ایران کے خلاف مدد کرنے کی سزا دی جا سکے۔ ایرانی فوج میراتھن کے قریب لنگر انداز ہوئی تو اہل ایتھنز نے ایرانی لشکر کا مقابلہ کرنے کے لیے دس سپہ سالاروں کی قیادت میں ایک یونانی فوج بھیجی۔ اس یونانی فوج نے ایرانی لشکر پر حملہ کرنے میں پہل کی اور بالآخر ایرانیوں کو شکست دی۔ یونانیوں کی ایرانی لشکر پر یہ فتح غیر متوقع تھی۔ اس فتح کی خوشخبری سنانے کے لیے ایک آدمی کو ایتھنز بھیجا گیا۔ وہ آدمی دوڑتا ہوا جب ایتھنز پہنچا تو خوشخبری سنانے کے بعد ایسا گرا کہ پھر نہ اٹھ سکا۔ آج کی اولمپک گیمز میں میراتھن دوڑ کا نام اسی شخص کی دوڑ پر رکھا گیا ہے۔

مارکونی گگلیمو (1874ء۔1931ء):

Marconi, Gugliemo

اٹلی کا مشہور طبیعیات دان جس نے ریڈیو، وائرلیس کے موجد کی حیثیت سے عالمگیر شہرت پائی۔ ابتدا میں اس نے اپنے ہاتھ سے بنے ہوئے آلات کی مدد سے ایک میل سے زائد فاصلے پر طویل ریڈیائی لہروں کے سگنل بھیجے۔ 1896ء میں اس نے اپنی ایجاد کو انگلستان میں رجسٹر کرایا۔ اور سلکی کمپنی قائم کی تاکہ اس کی ایجاد کو کاروباری مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ 1899ء میں اس نے رود بار انگلستان کے اس پار بے تار برقی ریڈیائی سگنل وصول کیے۔ 1901ء میں اس نے یورپ سے امریکہ تک پہلا ریڈیائی پیغام نیوفاؤنڈلینڈ میں وصول کیا، جو اس کے گھر

واقع کارنوال انگلستان سے بھیجا گیا تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد اس نے اپنی پوری توجہ شارٹ ویوز Short Waves پر مبذول کردی اور اہم نتائج حاصل کیے۔ پہلی جنگ عظیم میں انگریزوں کا فوجی محکمہ پیغام رسانی مارکونی کی قیادت میں تھا۔ 1919ء میں اس نے عالمی امن کانفرنس میں اطالوی مندوب کی حیثیت سے شرکت کی۔ 1909ء میں مارکونی کو بے تار ٹیلیگرافی پر نوبل انعام بھی دیا گیا تھا۔

Marco Polo. see Polo, Marco.

Marcos, Fredinand

مارکوس، فرڈیننڈ (1917ء۔1989ء):

فلپائن کا ماہر قانون اور سابقہ صدر اور سیاستدان۔ فلپائن یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری لی۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران فوج میں خدمات انجام دیں فلپائن پر جاپانی قبضے کے بعد حریت پسندوں کے ساتھ مل کر جاپانیوں کے خلاف لڑا۔ 1946ء میں فلپائن کے صدر مینوئل روکساس کا معاون خصوصی رہا۔ 1963ء تا 1965ء فلپائن کی سینیٹ کا صدر رہا۔ پھر 1965ء میں صدر مملکت منتخب ہوا۔ 1969ء میں دوبارہ صدر چنا گیا۔ 1973ء میں مارشل لاء نافذ کیا۔ نئے آئین کے تحت وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا۔ 1986ء تک ملک کا صدر رہا۔ 1986ء میں کورازن اکینو نے اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جس کے بعد وہ امریکہ میں جلاوطن زندگی گزارتے ہوئے فوت ہوا۔

Maria Theressa

ماریا تھریسا (1717ء۔1780ء):

آسٹریا کی آرچ ڈچس تھی۔ ہنگری اور بوہیمیا کی ملکہ (1740ء۔1780ء) رہی۔ وہ مقدس رومی سلطنت کے بادشاہ فرانسس اول کی بیوی تھی۔ اس کے علاوہ مقدس رومی سلطنت کے بادشاہ جوزف دوم کی ماں تھی۔ اس کی قیادت میں آسٹریا کی جنگ تخت نشینی لڑی گئی تھی (1740ء۔1798ء)۔ 1763ء میں اس نے امن پسندی کی حکمت عملی اختیار کی تھی۔

مارک۔انتونی Mark Antony. see Antoni Mark۔

Marrakech, Maraksh

مراکش۔

مراکش Marraco کے تین روائتی دارالحکومت میں سے ایک۔ یہ شہر کوہ اطلس کے دامن میں کیسا بلانکا سے 160 میل جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اور ریل کے ذریعے کیسا بلانکا سے مربوط ہے۔ یہ شمالی افریقہ کے خوبصورت ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ پرانا شہر فصیل کے اندر واقع ہے۔ قطبیہ مسجد اس شہر کی بہترین مسجد ہے جسے 1153ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس مسجد کے میناروں کی بلندی 220 فٹ ہے۔ اسے مرابطی حکمران یوسف بن تاشفین کے حکم پر سلطنت کا صدر مقام بنایا گیا تھا۔ موحدین کے عہد میں بھی یہ مراکش کا صدر مقام رہا۔ ستمبر 1912ء میں اس پر فرانسیسیوں نے قبضہ کرلیا تھا۔ یہاں امریکہ کا فضائی اڈہ 1954ء میں مکمل ہوا تھا۔ یہ جدید زمانے میں بھی ٹرانس صحارہ تجارت کا بڑا مرکز رہا ہے۔

مارشل پلان (1948ء۔1951ء): Marshal Plan

جنگ عظیم دوم کے بعد برا عظم یورپ کی تعمیر نو کا امریکی مدد سے منصوبہ مارشل پلان۔ یہ اقتصادی بحالی کا منصوبہ تھا۔ اس کی ضرورت اس لیے محسوس کی گئی کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپی ممالک کو شدید مالی بحران کا سامنا تھا اور ان کی معاشی حالت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اور صنعتی پیداوار آدھی رہ گئی تھی۔ خدشہ تھا کہ کہیں مشرقی یورپ کے ساتھ ساتھ پورا یورپ ہی اشتراکیت کی گود میں نہ جا گرے۔

جون 1947ء میں امریکی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جارج سی مارشل نے یورپی ممالک کو کہا کہ وہ اقتصادی بحالی کی خاطر کوئی منصوبہ بنائیں تاکہ انہیں مالی امداد دی جائے۔ جس کے بعد جو منصوبہ تیار کیا گیا وہ یہی مارشل پلان تھا۔ اس منصوبے کے تحت یورپ کے سولہ ملکوں کو مالی فوائد حاصل ہوئے۔ فرانس اور اٹلی نے اس منصوبہ سے فائدہ اٹھا کر اپنی جمہوری روایات کو برقرار رکھا اور یونان نے بھی ہر اعتبار سے خود کو مستحکم کیا۔ ڈھائی سال کے عرصے میں 8231 ملین ڈالر کی امداد فراہم کی گئی۔

مارشل لاء: Martial Law

فوجی قانون جس کا اطلاق اس وقت پوری مملکت پر ہوتا ہے جب شہری حکومت موثر نہ رہے اور امن عامہ کو شدید خطرہ لاحق ہو۔ ہنگامی حالات میں پورے ملک یا اس کے کسی حصے پر نافذ کیا جاتا ہے۔ مارشل لا کے نفاذ پر بعض اوقات آئینی حکومت کو ختم کر کے اسمبلیاں توڑ دی جاتی ہیں جیسا کہ پاکستان میں کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔ آئین بھی منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ مارشل لاء کے دوران فوج کا ہر حکم قانون کا درجہ رکھتا ہے۔ شہری حقوق معطل ہو جاتے ہیں۔ پاکستان میں مارچ 1953ء میں تحریک ختم نبوت کے موقع پر پہلی مرتبہ جزوی مارشل لاء لاہور میں نافذ کیا گیا تھا بعد ازاں 1958ء، 1969ء اور 1977ء اور 1998ء میں مکمل طور پر مارشل لاء نافذ کیا گیا۔

Martel, Charles

مارٹل، چارلس (714ء۔741ء):

فرانس کا کارولنجی سلطنت میں مشرقی فرانس اور مغربی جرمنی کے علاقوں کا حاکم اور فوجی سپہ سالار۔ وہ شہنشاہ شارلیمن کا دادا تھا۔ اسے چارلس مارٹل یا چارلس ہیمر کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ 732ء میں جنگ تور Battle of Tours میں مسلمانوں کو فرانس کی سرزمین میں شکست دینے کی وجہ سے مشہور ہے۔ اگر وہ اس جنگ میں مسلمانوں کو شکست نہ دیتا تو پھر مسلمان نہ صرف فرانس بلکہ پورے یورپ کے حکمران بن جاتے۔ مسلمانوں کو اس جنگ میں اپنی قبائلی عصبیت جاگ اٹھنے سے شکست ہوئی اور انہیں کوہ پائرینیز سے ناکام واپس لوٹنا پڑا تھا۔

Martin V

مارٹن پنجم (1417ء۔1431ء):

پوپ جسے کونسٹینس کی کونسل نے منتخب کیا تھا۔ جس کے بعد پاپائیت میں تقسیم کو ختم کر دیا گیا تھا۔ مارٹن پنجم سے پہلے تین پوپ عیسائی دنیا کے ایک ساتھ روحانی پیشوا تھے کونسل آف کونسٹینس نے ایک پوپ کو معزول کر کے باقی دو کو

Marx, Karl

مارکس، کارل (1818ء۔1883ء):

جدید سوشلزم کا بانی، جرمنی میں پیدا ہوا۔ بون اور برلن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اور فلسفے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔ ابتدا میں ایک آزاد خیال اخبار کی ادارت کی۔ اس اخبار میں اس کے انقلابی مضامین شائع ہوتے رہے جن کی وجہ سے بالآخر یہ اخبار 1843ء میں بند ہو گیا۔ خود کارل مارکس بھی جرمنی چھوڑ کر پیرس چلا گیا جہاں اس کی ملاقات جہاں دیگر سوشلسٹ لوگوں سے ہوئی وہیں ایک انگریز اینگلس بھی اس سے ملا دونوں ہم خیال ہونے کی وجہ سے دوست بن گئے۔ 1845ء میں مارکس کو پیرس سے نکال دیا گیا تو وہ بلجیئم چلا گیا، اینگلس بھی اس کے ساتھ ہو لیا۔ دونوں نے مل کر کمیونسٹ مینی فیسٹو (منشور اشتمالیت) پر کام کیا۔ یہ منشور 1848ء میں لندن سے شائع ہوا۔ اس منشور میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ سرمایہ دار محنت کشوں کی محنت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دولت جمع کرتا ہے۔ بعد ازاں مارکس واپس جرمنی چلا گیا اور اس نے اپنی بقیہ زندگی کمیونزم کا پرچار کرنے میں صرف کر دی۔ 1884ء میں اس نے مزدوروں کی پہلی کمیونسٹ انٹرنیشنل (بین الاقوامی انجمن) قائم کی اور متعدد کتابیں لکھیں۔ پانچ سال اس نے جرمنی میں سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی بنانے میں صرف کیے۔ آخری چند برس میں اس نے اپنی مشہور زمانہ کتاب (داس کیپٹل) سرمایہ تصنیف کی۔ اس کی ساری عمر غربت اور افلاس زدگی میں بسر ہوئی۔ اس نے لندن میں وفات پائی۔

Marxism

مارکسزم یا مارکسیت:

ایسا فکری نظام جسے کارل مارکس نے فریڈرک اینگلس کے ساتھ مل کر وضع کیا تھا۔ اس نظام کو لینن اور اسٹالن جیسے کمیونسٹ راہنماؤں نے نہ صرف ترقی دی بلکہ روس میں نافذ بھی کیا۔ کارل مارکس نے اس نظام کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

نظام پیداواری جو مادی زندگی میں رائج ہے وہی عمومی طور پر سیاسی سماجی اور ذہنی زندگی کا تعین کرتا ہے۔ اپنے ارتقاء کے ایک خاص مرحلے پر سماج کی مادی قوتیں اس وقت کے پیداواری نظام سے متصادم ہو جاتی ہیں۔ عام مفہوم میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سماج میں پیداواری قوتوں کے باہمی تعلقات کا نمایاں پہلو تصادم اور تضاد ہے۔ اسی تضاد اور تضاد سے سماج میں سرمایہ دار طبقہ اور مزدور طبقہ علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اگر تمام جائیداد اور دولت ریاست کی ہاتھ میں ہو تو یہ تضاد ختم ہو سکتا ہے۔ یہی مارکسزم ہے۔

Mary of Scotland

میری ملکہ، سکاٹ لینڈ (1542ء۔1587ء):

سکاٹ لینڈ کے بادشاہ جیمز پنجم کی بیٹی جو مشکل سات دن کی ہوئی تو ملکہ بن گئی۔ 1548ء میں اسے فرانس بھیج

دیا گیا جہاں اس کی شادی شاہ فرانسس ثانی سے کر دی گئی۔ اس کی وفات پر عنان حکومت سنبھالنے کے لیے سکاٹ لینڈ واپس آئی، جہاں اس وقت تحریک اصلاح مذہب زوروں پر تھی۔ وہ خود کیتھولک مذہب رکھتی تھی مگر اس کے مشیر پروٹسٹنٹ تھے۔ 1560ء میں اس نے اپنے چچازاد ڈارنلے سے شادی کر لی۔ جیمز ششم جو اس کا اکلوتا بیٹا تھا وہ 1566ء میں پیدا ہوا۔ ڈارنلے جب 1567ء میں قتل کر دیا گیا تو اس نے ارل آف باتھول سے شادی کر لی، اس پر امرائے سلطنت اس سے ناراض ہو گئے۔ اور اسے تخت سے دستبردار ہونے پر مجبور کر دیا۔ اگلے سال وہ بھاگ کر انگلستان چلی گئی جہاں ملکہ الزبتھ اول نے اسے اپنے لیے خطرہ تصور کرتے ہوئے قتل کروا دیا۔

Mary, Virgin, see Virgin Mary.

میری اول، ملکہ انگلستان (1516ء۔1558ء): Mary I

یہ ہنری ہشتم اور کیتھرائن آف ایراگان کی بیٹی تھی۔ والدین کی طلاق کے بعد خود کو ان کی ناجائز اولاد سمجھنے اور کیتھولک مذہب چھوڑنے پر مجبور ہوئی، لیکن پوپ نے اسے ان الزامات سے بری قرار دیا اور وہ کیتھولک ازم پر قائم رہی۔ اپنے بھائی ایڈورڈ ششم کی موت پر ملکہ بنی اور اس نے اسپین کے بادشاہ فلپ ثانی سے شادی کی۔ اس کی شادی اور نتیجتاً اسپین سے انگلستان کا اتحاد دونوں غیر معقول ثابت ہوئے۔ 1554ء میں انگلستان میں پوپ کا اقتدار بحال کر دیا۔ اپنے مذہبی تشدد کی وجہ سے وہ خونیں میری کہلائی۔ اس کے حکم پر 1555ء سے 1558ء تک تقریباً 300 پروٹسٹنٹ قتل کیے گئے تھے۔

میسادا: Masada

قدیم اسرائیل میں ایک قدیم قلعہ جو جنوب مشرقی علاقے میں واقع تھا۔ اس قلعے میں 71ء سے 73ء تک یہودی پناہ گزین رہے۔ 70ء میں یروشلم کی رومیوں کے ہاتھوں تباہی کے بعد اسے ہیرود اعظم نے تعمیر کیا تھا۔ اس قلعے میں شاہی محلات اور فوجی چھاؤنیاں تعمیر کی گئیں تھیں۔ اس قلعے کا صرف ایک داخلی دروازہ تھا۔ مگر رومی فوجیوں نے دوسری سمتوں سے پہاڑی پر چڑھ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ جس کے بعد اس قلعے میں محصور یہودی ایک دوسرے کو قتل کر دینے پر مجبور ہو گئے تا کہ رومیوں کے ہاتھ نہ آ سکیں۔ اپنا یہ قتل عام یہود نے رومیوں کی سزاؤں اور تعزیرات سے بچنے کے لیے کیا تھا۔

خلیج میساچوسٹس کالونی: Massachusetts Bay Colony

انگریزوں کے مذہبی فرقے پیورٹن کی 1630ء میں تعمیر کردی ایک نوآبادی جو وہاں کے گورنر جان تھراپ نے تعمیر کرائی تھی۔ انگلستان کے بادشاہ چارلس اول نے تقریباً 1000 افراد کو آبادکاری کے لیے وہاں بھیجا تھا۔ 1691ء میں یہ کالونی پلائی ماؤتھ کالونی میں ضم ہو گئی۔ اس کالونی کے نوآبادکاروں نے یہاں کے ایک مذہبی حکومت قائم کی جس میں صرف چرچ کے اراکین کو ووٹ دینے کی اجازت تھی۔

Mau Mau

ماؤ ماؤ:

1950ء کی دہائی میں کینیا میں رونما ہونے والی ایک بغاوت یا تحریک اور آزادی اس میں حصے لینے والے گوریلا گروپس کا نام۔ ماؤ ماؤ بغاوت (1952ء۔1956ء) برطانوی نوآبادیاتی نظام کے خلاف تھی۔ اور اس اصطلاح کو صرف برطانوی لوگ استعمال کرتے تھے کینیا کے آزادی پسند نہیں۔ برطانوی حکام نے ماؤ ماؤ پر کمیونسٹ ہونے کا الزام لگایا تھا، تاہم وہ کمیونزم کی حمایت نہیں کرتے تھے۔ اس تحریک یا بغاوت کے دوران 1952ء سے 1956ء تک تقریباً 12000 ہزار آزادی پسند افریقی ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود کینیا کو آزادی 1963ء میں جا کر ملی تھی۔

Maurya Empire

سوریہ سلطنت:

چندر گپت موریہ نے 323 ق م میں اس سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اس کا دارالحکومت پاٹلی پترا تھا۔ اس خاندان میں اشوک اعظم جیسے عظیم حکمران ہوگزرے ہیں جن کے عہد میں فن اور عوامی بہبود کے لیے بے شمار کام ہوئے ہیں۔ اشوک اس خاندان کا پہلا حکمران تھا جس نے ہندو مت چھوڑ کر بدھ مت اختیار کر لی تھی۔ موریہ سلطنت 184ء تک قائم رہی اور تقریباً پانچ سو سال موریہ حکمرانی کرتے رہے۔

Mausoleum

ماؤسولیئم، مقبرہ:

قبر پر شاندار عمارت جیسے کارپا کے موسولیئس Mauslius کا مقبرہ (352 ق م) ممتاز محل کا مقبرہ جو تاج محل کہلاتا ہے۔ کارپا کا مقبرہ ماضی میں عجائبات عالم میں شمار ہوتا تھا۔

Maxwell , James

میکسویل، جیمز (1831ء۔1879ء):

مشہور زمانہ سکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والا طبیعیات دان جس نے برقناطیسی میدان کے نظریے کو ریاضی کی بنیاد پر مکمل کیا تھا۔ اس کا مقولہ تھا کہ برق اور مقناطیس توانائی عرض امواج کی شکل میں سفر کرتی ہیں۔ اس نے حرارت اور گیسوں کی حرکی نظریے، رنگ اور رنگ کوری Colour Blind NeSS کا مطالعہ کیا۔ مقناطیسی بہاؤ کی اکائی اسی کے نام پر میکسویل کہلاتی ہے۔

Maxico Olympics

میکسیکو اولمپکس (1968ء):

12 اکتوبر 1968ء کو میکسیکو میں امریکی فوج کے سینکڑوں مسلح نوجوانوں کی موجودگی میں 19 ویں اولمپک گیمز کا رسمی افتتاح ہوا۔ یہ اقدام طلبا کی جانب سے مظاہروں کے خدشہ کے باعث اٹھایا گیا تھا۔ میکسیکو اولمپکس مقابلوں میں 119 ممالک کے ساڑھے سات ہزار کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا۔

Mayan Calender

مایائی تقویم:

مایا وہ قوم تھی جس کے ریاضی دانوں نے "صفر صدیاں" اس وقت ایجاد کی تھیں جب کہ یہ تصور ہندوستان اور یورپ تک بھی نہیں پہنچ پایا تھا۔ مایا تہذیب کے پروہت اتنے ماہر فلکیات تھے کہ آسمانوں کو اتنی دلچسپی کے ساتھ دیکھ لیا کرتے کہ آئندہ 1000 برس تک ان جیسا ماہر فلکیات دنیا میں پیدا نہیں ہو سکا تھا۔ انہیں مایا لوگوں نے ایک تقویم بھی ایجاد کی تھی جو تاریخوں کے لانگ کاؤنٹ سسٹم پر استوار تھی۔ جس میں ہر تاریخ پہلے سے کسی مقررہ ایک معیاد سے شروع ہونے والے دنوں کی تعداد سے ریکارڈ کی تھی۔ بہت سے ماہرین آثاریات کا خیال ہے کہ مایا تقویم میں یہ مقررہ تاریخ 11 اگست 3113 قبل از مسیح سے مربوط تھی۔ یہ ایک ایسا دن تھا جس کی اہمیت محققین کو چکرا کر رکھ دیتی تھی کیونکہ یہ ایک ہزار سال قبل مایا کے ابتدائی آبادکاروں کی نوآبادی سے متعلق تھا۔

3113 قبل از مسیح کی تاریخ Date کی اہمیت خواہ کچھ بھی ہو مایا قوم کی کندہ کاریوں کے نقطہ آغاز کے طور پر اس کے ہمہ گیر استعمال نے مایا کی تاریخ کے بڑے بڑے واقعات کی تاریخ کے تعین کو آسان بنا دیا ہے۔ مثال کے طور پر اس تقویم میں تمام کندہ شدہ تاریخیں 292ء اور 860ء کے اوائل کے دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ مایا ریاضی دان جدید اعشاری نظام جو 10 کے عدد پر استوار ہے۔ استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ وہ 20 کے عدد کی بنیاد پر حساب کتاب کرتے تھے۔ البتہ سال کو شمار کرنا آسان بنانے کے لیے وہ اپنے تقویمی نظام میں ذرا سی تبدیلی کر دیتے تھے۔ اس طرح ہر مایا سال جسے وہ ٹن Tun کہتے تھے اس میں بیس بیس دنوں پر مشتمل 18 ماہ ہوتے تھے۔ اور ان کا سال 360 دنوں کا ہوتا تھا جس میں پانچ دن زائد بے نام جمع کر لیتے تھے۔ لمبے عرصے کو وہ کاٹن Kautun کہتے اور 20 برسوں سے ناپتے تھے۔ پھر باکٹن Baktun یا 400 برسوں کا عرصہ ہوتا تھا۔ اس طرح بات اوپر الاٹن Alautun تک پہنچتی تھی۔ یہ ایک یونٹ تھا جو 63 ملین کے جدید برسوں کے برابر تھا۔ مایا تقویم میں ہر دن، ہر مہینے اور ہر سال کی ایک الگ علامت مقرر تھی۔

مایا تہذیب (400 ق م-1300ء): Mayan Civilization

مایا وسطی امریکہ کی ایک قدیم انسانی نسل جس کی تہذیب کے کھنڈرات حال ہی میں دریافت ہوئے ہیں۔ مایا نسل کی تہذیب ہندوستانی تہذیب سے حیرت انگیز مشابہت رکھتی ہے۔ اس لیے بعض محققین کا خیال ہے کہ امریکہ کسی وقت شاید ہندوستان کی نوآبادی تھا۔

مایا تہذیب کے آثار جنوبی میکسیکو، گوائے مالا اور بلیز، برطانوی ہنڈراس میں موجود ہیں۔ اس کے آغاز یعنی 400 قبل از مسیح کے آثار تو اب خال خال ہی ملتے ہیں لیکن 325ء تا 925ء کے درمیانی دور کے آثار پتھر کی عمارتوں کی شکل میں موجود ہیں۔ اس وقت علامتی تحریروں سے کام لیا جاتا تھا۔ مایا تہذیب کے حامل لوگ زراعت، حساب اور علم نجوم میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ ان کے مذہب میں انسانی قربانی کا رواج عام تھا۔ 925ء سے 1200ء تک کے درمیانی عرصے میں وسطی علاقے سے مایا لوگ ہجرت کر گئے جس کے نتیجے میں میکسیکو میں ان کا اثر ورسوخ ختم ہو گیا، خانہ جنگیوں اور ہسپانوی فتح کے بعد یہ تہذیب مکمل طور پر زوال پذیر ہو گئی۔ اس تہذیب کے چھال

پر لکھے ہوئے تین ضابطے باقی بچے ہیں۔

May Flower

مے فلاور:

180 ٹن وزنی بحری جہاز کا نام جو 5 اگست 1620ء کو یاتریوں کو لے کر برطانیہ کے بندرگاہ ساؤتھمپٹن سے نیو انگلینڈ امریکہ کے لیے روانہ ہوا۔

May Fourth Movement

مے فورتھ موومنٹ:

چین کی ایک قوم پرست تحریک جس کا آغاز 4 مئی 1919ء کو طلبا کے مظاہروں سے ہوا تھا جو پیرس امن کانفرس کے فیصلے کے خلاف کیئے گئے تھے۔ اس فیصلے میں سابقہ جرمن مقبوضہ چینی صوبے شین ڈونگ کا قبضہ جاپان کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ بجائے اس کے کہ اس صوبہ کو واپس چین کے حوالے کیا جاتا۔ یہ احتجاجی مظاہرے بیجنگ کے بعد دوسرے چینی شہروں میں بھی پھیلتے چلے گئے۔ اس اہم موڑ کو چینی تاریخ میں جدید چینی قوم پرستی کی پیدائش کا نام دیا جاتا ہے۔

Mazarin, Jules (1602ء-1661ء):

مزارین جولس کارڈنیل (1602ء-1661ء):

ایک فرانسیسی سفارت کار اور لوئی سیزدہم کا وزیر۔ وہ کارڈنیل رشلیو Richelieu کا زیر حمایت شخص تھا۔ 1642ء میں مزارین شاہ لوئی سیزدہم کا وزیر اول بن گیا اور بادشاہ کی موت کے بعد بھی اس عہدہ پر فائز رہا۔ مزارین پر شہری پریشانی دی فونڈ کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے معاہدے ویسٹ فالیہ کے لیے بھی گفتگو کی تھی۔

Mecca, Makkah

مکہ المکرمہ:

عالم اسلام کا سب سے مقدس مرکز۔ یہ جدہ سے تقریباً 80 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ پیغمبر اسلام، حضرت محمدؐ کی پیدائش بھی اسی شہر میں ہوئی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی مدد سے اسی شہر میں کعبہ تعمیر کیا تھا جس کے گرد یہ شہر بستا چلا گیا۔ قبل از اسلام یہ ایک بڑا تجارتی مرکز اور حج کا مقدس مقام تھا۔ 622ء میں آنحضرتؐ اس شہر سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور اسلامی دور کا آغاز ہوا۔ 8ھ میں مکہ مسلمانوں نے فتح کر لیا اور جب سے یہ مسلمانوں کا مقدس ترین شہر قرار پایا۔

Medici

میڈیچی (چوہویں سے اٹھارہویں صدی عیسوی):

اطالوی حکمران خاندان جو چودھویں صدی سے 1737ء تک فلورنس اور ٹسکنی کی تقدیر کا مالک بنا رہا۔ اس خاندان کا تعمر گمنامی سے نکل کر بطور تاجر اور بینکار انتہائی بلندیوں پر پہنچا تاجروں کی انجمن کے رکن تاجروں اور کاریگروں پر سرمایہ دار طبقے کی نمایاں فتح کے مترادف تھا۔

1532ء تک میڈیچی حکمرانوں نے فلورنس کا جمہوری دستور بیرونی طور پر برقرار رکھا مگر میڈیچی کی مستقل سرکاری منصب پر فائز ہوئے بغیر (ماسوائے جلاوطنی 1494ء۔1512ء۔ 1530-37ء) حکومت پر حاوی تابض رہے۔ یہ خاندان شاید سب سے زیادہ دلشاط خاندانیہ کا مرثی حکمران خاندان ہونے کی وجہ سے سراہا جاتا ہے اس کی دوبارہ دادار حکمرانی کے دوران فلورنس قدیم ایتھنز کی ہمسری کرتا ہے۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ کیوانی ڈی میڈیچی ڈے میڈیچی تھا (1360ء۔1429ء) باقی نامور حکمرانوں میں کوزیموڈے میڈیچی، پائرو ڈے میڈیچی، لورینزو ڈے میڈیچی، گیوانی ڈے میڈیچی، وغیرہ شامل ہیں۔ اس خاندان نے مسیحی دنیا کو دو پوپ بھی دیئے جو لیو دہم اور کلیمنٹ VII تھے۔ اس طرح دو نامور ملکائیں، کیتھرائن ڈی میڈیچی جو فرانس کی ملکہ تھی اور میری ڈی میڈیچی بھی فرانس کی ملکہ تھی۔

Medieval Era. see Middle Ages.

ازمنہ وسطیٰ کے گرم موسمی حالات کا دور: Medieval Optimum

گرم موسم و آب و ہوا کا سب سے زیادہ درجہ حرارت کا زمانہ 900۔1000 عیسوی کا ہے۔ اسی گرم موسم کی وجہ سے وائیکنگز کئی دوسری یورپی سرزمینوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے جن میں فرانس، انگلستان اور ہسپانیہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس گرم دور کے بعد دنیا میں مختصر برفانی دور شروع ہوا تھا۔

مدینہ منورہ: Medina, Manwarah

عالم اسلام کا دوسرا مقدس ترین شہر مدینہ منورہ ہے۔ یہ سعودی عرب کے صوبہ حجاز میں واقع ہے۔ قرآن پاک میں اس کے قدیم نام یثرب سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ حضورؐ کے ہجرت کر کے تشریف لے جانے کے بعد یہ مدینۃ النبیؐ کہلانے لگا۔ آج یہ شہر دنیا کے تمام دیگر متبرک شہروں سے حضورؐ کے روضہ اقدس کی موجودگی کی وجہ سے افضل ہے۔ یہ سطح بحر سے 2024 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ ہجرت نبویؐ سے پہلے یہ یثرب کہلاتا تھا۔ وصال نبویؐ کے بعد یہ 661ء تک عالم اسلام کا دارالخلافہ رہا۔ اس کے بعد صدر مقام دمشق منتقل کر دیا گیا، مگر اس کی مرکزی مذہبی اہمیت کسی دور میں کم نہ ہوئی۔

میگاستھینز (340ق م۔282ق م): Megasthenes

ایک یونانی سفارت کار اور مورخ جو ہندوستان کا سب سے پہلا یورپی سیاح تھا۔ اسے باختر اور ایران کے یونانی حکمران سلوکس نے چندر گپت موریہ کے دربار میں بطور سفیر بھیجا تھا۔ یہاں آ کر اس نے ہندوستان کے دربار شاہی اور وسیع مملکت کا جو کچھ مشاہدہ کیا اسے اپنی ایک تصنیف انڈیکا Indica میں تحریر کر دیا مگر افسوس کہ یہ کتاب اب نایاب ہے، مگر اس کتاب کے طویل حوالے یونانی کتب تاریخ میں موجود ہیں۔ ان حوالوں سے اسی دور کے ہندوستان کے متعلق بیش بہا تاریخی معلومات ملتی ہے جو چندر گپت کے عہد کا ایک اہم تاریخی ماخذ کی حیثیت بھی رکھتے

Megavati, Suecarno Putri (1950ء):

انڈونیشی مدبر اور سیاستدان اور صدر جو سابقہ صدر سوئیکارنو کی بیٹی ہے۔ میگاوتی نے انڈونیشی عوام کو منظم و بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ 1987ء میں انڈونیشین ڈیموکریٹک پارٹی بنائی اور 1992ء کے الیکشن میں 52 نشستیں جیت لیں۔ 1999ء میں اس نے نائب صدر کا عہدہ سنبھالا تھا۔

Mehmet II, The Conquerer:(1432ء۔1481ء)

سلطان محمد ثانی فاتح (1432ء۔1481ء) فاتح قسطنطنیہ اپنے والد مراد ثانی کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا اور صرف دو سال کی جنگی تیاریوں کے بعد اس نے 1453ء قسطنطنیہ کو فتح کر لیا۔ سلطان محمد فاتح نے چھ میل تک خشکی پر اپنے بحری جہازوں کو چربی مل کر چلا کر سمندر، شاخ زریں میں ڈالا تھا جو اس کا ایک بے مثال عسکری کارنامہ ہے۔ اس فتح کے بعد سلطان نے ایتھنز فتح کیا رھوڈز کا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ 1481ء میں سلطان اٹلی پر ایک بڑا حملہ کرنا چاہتا تھا کہ اسے موت نے آلیا۔ وہ ایک بڑا علم دوست حکمران تھا۔ اس کے دربار میں تیس شاعروں کو باقاعدہ وظیفہ ملتا تھا۔ اس نے بہت سے مدرسے اور درسگاہیں بھی تعمیر کرائیں اور علماء و فضلاء کو انعام و اکرام سے نوازا۔

Meiji Constitution

میجی دستور

جاپان کا وہ دستور جو 1885ء سے 1889ء تک مختلف مرحلوں میں نافذ کیا گیا۔ 1947ء میں یہ آئین امریکہ کے تیار شدہ آئین سے بدل لیا گیا تھا۔ میجی دستور جاپانی مدبر ایتو ہیروبومی کا تحریر کردہ تھا۔ یہ آئین 1871ء کے شاہی جرمن آئین پر ترتیب تشکیل دیا گیا تھا، جو دو ایوانوں، ایوان امراء اور ایوان زیریں پر مشتمل تھا جس میں عوام کے منتخب شدہ نمائندے بیٹھتے تھے۔ اس دستور کے تحت شہنشاہ کو مقتدر اعلیٰ کی حیثیت حاصل تھی۔

Meiji Era Japan (1868ء۔1912ء):

میجی دور جاپان

جاپان کے شہنشاہ میجی کا دور، 1867ء میں ٹوکوگاوا کے جاگیردارانہ نظام کے خاتمے پر جاپان میں میجی کے احیا سے شہنشاہ کا اقتدار بحال کر دیا گیا تھا۔ شہنشاہ کے عہد میں جاپان نے چند دہائیوں میں وہ کچھ حاصل کر لیا جسے حاصل کرنے میں اہل مغرب کو صدیاں لگیں تھیں۔ میجی دور کا اہم ترین کارنامہ ایک ایسی قوم کی تعمیر تھی جس کے پاس جدید صنعتیں، جدید سیاسی ادارے اور جدید سماجی معاشرہ تھا۔ شہنشاہ میجی نے اپنی حکومت کے پہلے سال ہی میں دارالحکومت کیوٹو سے ٹوکیو منتقل کر دیا تھا۔ ساتھ ہی ایک آئین کے اعلان کیا گیا جس سے جاپان میں آئینی حکومت وجود میں آ گئی۔ قدیم طبقاتی نظام کو یکسر ختم کر دیا گیا۔ اور اس کے ساتھ پورا جاپان مغربی معشیت کا مطالعہ کرنے میں منہمک ہو گیا تھا کہ اسے اپنا لیا جائے۔ میجی دور میں 1894ء سے 1895ء تک جاپان چین کے ساتھ جنگ

میں الجھا رہا۔ پھر 1904ء سے 1905ء تک روس کے خلاف جنگ لڑی گئی ان دونوں جنگوں میں فتح جاپان کا مقدر بنی اور جاپان نے فارموسا اور کوریا کو اپنے زیر تسلط کرلیا۔

میکانگ، دریا: Mekong River

جنوب مشرقی ایشیا کا طویل ترین دریا جو 2700 میل یا 4300 کلومیٹر میں بہتا ہے۔ یہ مشرقی تبت سے نکلتا ہے اور برما اور لاؤس میں سرحد بناتا ہے۔ پھر لاؤس اور تھائی لینڈ میں بھی قدرتی سرحد کا کام دیتا ہے۔ کمبوڈیا اور ویت نام میں سے گزرتا ہوا جنوبی بحیرہ چین میں جا گرتا ہے اور ہنوچی منہ سٹی کے جنوب میں ڈیلٹا بناتا ہے۔ یہ دریا بڑی حد تک قابل جہاز رانی ہے اور تھائی لینڈ کے بڑے حصے کو بھی سیراب کرتا ہے جنوبی ویت نام، لاؤس اور کمبوڈیا بھی اس کے پانی سے مستفید ہوتے ہیں۔

مینینڈر (342ق م-299ق م): Menander

قدیم یونانی مزاحیہ شاعر جو ایتھنز میں رہتا تھا۔ اس نے تھیوفراسٹس سے تعلیم پائی تھی۔ شائستہ مذاق کا مقبول زین شارح اور طربیہ نگار تھا۔ اس کے بعد از قیاس قصے فیشن کا روپ دھار گئے۔ اس کے 105 ڈراموں میں سے چند ایک مکمل رہ جانے والے ڈرامے 1957ء میں دریافت ہوئے ہیں۔ اس کا واحد مکمل ڈرامہ بخیل The Curmudgeen ہے۔ جو حال ہی میں دریافت ہوا ہے۔ اس نے سترہویں صدی کے طربیہ۔

مینیس (مینگزی) 371ق م-289ق م: Mencius (Mengzi)

چینی فلسفی جس کی تصنیف مینگزی کنفیوشزم کی شرح کی ایک اہم کتاب ہے۔ اس کی تعلیمات بھی بڑی اہم ہیں۔ اس نے اس نظریہ کی تائید کی تھی کہ بادشاہ آسمانی تائید سے حکومت کرتے ہیں۔

مینیلک دوم (1844ء-1913ء): Menelik II

ایتھوپیا کا بادشاہ جس نے نوآبادیاتی حملہ آوروں کے خلاف افریقی مزاحمت کے راہنماؤں میں سب سے اہم کردار ادا کیا۔ 1865ء میں شیوا کا اور 1889ء میں ایتھوپیا کا بادشاہ بن گیا۔ بعد ازاں شہنشاہ ایتھوپیا کی حیثیت سے جنوبی ایتھوپیا کے بڑے بڑے علاقوں کو اپنی حکومت میں شامل کرلیا۔ نیز غیر ملکی حملوں سے ملک کو محفوظ رکھنے کے لیے اپنی افواج کو جدید اسلحہ سے لیس کیا۔ 1896ء میں اس نے ادوا کی لڑائی میں اٹلی جیسی استعماراتی طاقت کو شکست دی۔ اس کی موثر دفاعی حکمت عملی کی وجہ سے ایتھوپیا کو دنیا میں ایک اہم مقام حاصل ہوا تھا۔

مینیز (3100ق م): Menes

بالائی اور زیریں مصر کا اولین بادشاہ۔ اس کے متعلق بہت کم معلومات ملتی ہے۔ اس نے متحدہ مصر میں پہلے شاہی خاندان کی بنیاد رکھی اور بالائی اور زیریں مصر کو متحدہ کیا۔ اس کے تاج میں مصر کے ان دونوں علاقوں کو نمائندگی

Menkaura

مینکورا (2552ق م-2504ق م):
مصر کے چوتھے قدیم شاہی خاندان کا پانچواں بادشاہ۔ اس نے غزہ کے مقام پر تعمیر کیے جانے والے تیسرے اور سب سے چھوٹے اہرام کی تعمیر کی نگرانی کی۔ روایتی طور پر اسے ایک ایماندار انصاف پرور اور نیک فرعون تسلیم کیا جاتا ہے۔

Mercantilism

تجارتی نظریہ زر:
سولہویں اور سترہویں صدی کے درمیان یورپی تجارت، یورپی ریاستوں کی مختلف حکمت عملیوں اور معمولات کا اولین مقصد تھی۔ ایک ریاست کو دوسری ریاستوں کے ساتھ مقابلے میں متحد اور مستحکم کرنا تھا تاکہ موافق توازن تجارت حاصل ہو سکے اور اشیا برآمد کی جا سکیں۔

Mercia, Kingdom

بادشاہت مرسیا:
انگلستان کے ایک علاقے میں مڈلینڈز میں یہ بادشاہت 500ء کے لگ بھگ قائم ہوئی تھی۔ 796ء کے بعد یہ روبہ تنزل ہونا شروع ہوئی۔

Merciless Parliament

بے رحم پارلیمنٹ:
برطانیہ کی پارلیمنٹ جو 1388ء میں معرض وجود میں آئی۔ دسمبر 1387ء کے انتخابات میں رچرڈ دوم کے حامیوں کی شکست اور لندن کی امرائے اپیل کے ساتھ وابستگی نے رچرڈ کو تن تنہا چھوڑ دیا۔

Meroe

میروئی:
سلطنت کش Kush کا دارالحکومت، چھٹی صدی قبل از مسیح کے بعد ریاست کش کا اصل دارالحکومت نپاٹا تھا مگر مورخین کے نزدیک دفاعی مقاصد کے لیے دارالحکومت کو میروئی منتقل کر دیا گیا۔ دارالحکومت کی یہ منتقلی دریائے نیل کے میروئی کے نزدیک ہونے اور زراعت کی بہتری اور تجارتی راستوں کے اس شہر کے قریب سے گزرنے کی وجہ سے بھی کی گئی تھی۔ یہ شہر براہ راست مصری تہذیب و ثقافت سے متاثر تھا اور اس شہر کے لوگ بھی مصریوں کی تقلید میں اہرام تعمیر کرتے تھے، کش سلطنت کی دوسری صدی عیسوی میں زوال پذیر ہو جانے کے بعد میروئی بھی گہنا تا چلا گیا۔

Merovingians

میرووِنجیئن:
فرانس کے فرینک بادشاہوں کا ایک خاندان جس کی حکومت 481ء سے 751ء تک قائم رہی۔ اس خاندان کے بادشاہوں میں سے کلووس نے 500ء میں مسیحیت قبول کی تھی۔ میروونجی حکمران اچھے جنگجو تھے مگر وہ اچھے منتظم نہیں

تھے۔ اسی وجہ سے اقتدار ساتویں صدی تک مکہ کے میئرز کو منتقل ہو گیا۔

میسوامریکہ:

Mesoamerica

یہ اصطلاح میکسیکو اور وسطی امریکی ممالک کے لیے مستعمل ہے۔ میسوامریکی خطہ وہ خطہ ہے جہاں زراعت پیشہ انسان تقریباً 5000 قبل از مسیح میں آباد ہونا شروع ہوئے تھے۔ یہ لوگ آلو اور مکئی کاشت کرتے تھے اس کے علاوہ سیاہ مرچ اور دیگر اجناس بھی کاشت کی جاتیں تھیں۔ اس علاقے میں براعظم امریکہ کی ایسی شہری ریاستیں، اولمیک Olmacs، مایا، ٹولیکس Toltecs اور ازٹیک Aztecs ابھریں تھیں۔

وسطی حجری زمانہ:

Mesolithic Ages

آٹھ ہزار برس ق م سے چار ہزار ق م کا درمیانی زمانہ۔ اس زمانے میں ہڈیوں سے بنائے گئے ہتھیاروں اور اوزاروں کا استعمال شروع ہو گیا تھا اور انسانی زندگی کے کینوس میں کئی ایک تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہو گئیں تھیں۔

میسوپوٹیمیا:

Mesopotamia

یونانی اصطلاح جس کے معنی دو دریاؤں کے درمیان کی زمین ہے۔ یہ اصطلاح دریائے دجلہ اور فرات کے دو آبے کے لیے مستعمل تھی۔ یہ خطہ دنیا کی اولین تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اس خطے میں 5000 ق م سے 3000 ق م میں انسانی اولین تہذیب نے آنکھ کھولی تھی۔ اسی خطے کے لوگوں نے زراعت، شہری زندگی کے دیگر نظام اور حتیٰ کہ رسم الخط بھی ایجاد کیا تھا۔ سمیری تہذیب میسوپوٹیمیا میں ابھرنے والی پہلی تہذیب تھی اسی تہذیب کے لوگوں نے ارر، عکاد اور بابل جیسے شہر تعمیر کیئے تھے۔

اصول پرستی:

Methodism

انگلستان میں 1729ء کے بعد جان ولزے اور چارلس ولزلے کا کلیسائے انگلستان کے اندر غیر مقلد گروہ اور اصولوں کا قائم کرنا 1739ء کے بعد یہ تیزی سے پھیلا اور شمالی امریکہ تک پہنچ گیا۔ اس فرقے کی تعلیمات میں ذاتی پاکیزگی اور خدا کے ساتھ تعلقات پر زور دیا گیا تھا۔

اشتباہ تاریخی:

Metachronism

تاریخ کی وہ غلطی جو کسی واقعہ کو اس کی صحیح تاریخ کے بعد ٹھہرانے سے پیدا ہو۔

دارالسلطنت:

Metropolis

حکومت کے مرکزی شہر، یا دارالحکومت کے لیے ایک اصطلاح۔

میٹرنخ، شہزادہ:

Metternich, Prince of

آسٹریا کا سفارت کار۔ 1809ء میں وزیر خارجہ مقرر کیا گیا وہ اگلے تقریباً 40 سال اس عہدے پر فائز رہا اور اس نے دیانا کانگریس میں ایک اہم کردار ادا کیا جو یورپ میں نپولین جنگوں کے بعد منعقد کی گئی تھی۔ انیسویں صدی کے وسطی حصے میں یورپ میں قدامت پسندی کا بہترین ترجمان تھا اور اس نے کئی قوم پرست اور لبرل تحریکوں کو کچلنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جب 1848ء میں روفما ہونے والے انقلاب نے اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تو وہ بھاگ کر انگلستان آ گیا جہاں تین سال قیام کے بعد 1851ء میں وہ واپس آسٹریا چلا گیا۔

Mexican Revolution

انقلاب میکسیکو (1910ء):

1910ء میں مسلح طور پر میکسیکو کے آمر پورفیریو ڈیاز کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور ایک لبرل جمہوری حکومت قائم کر دی گئی۔ جمہوریت کی بحالی کے لیے یہ تحریک ایک میکسیکی سیاستدان، فرانسسکو میڈیرو نے چلائی تھی جب کہ ایک نامی گرامی ڈکیت پینچو ولا جو امیروں کو لوٹ کر مال غریبوں میں تقسیم کر دینے میں شہرہ رکھتا تھا، نے آمریت کے خلاف مسلح گوریلا جدوجہد شروع کی تھی۔ ایمیلیانو زپاٹا جو ایک زرعی اصلاحی تحریک کا راہنما تھا اس نے بھی اپنی کسانوں کی فوج کے ساتھ اس انقلاب میں حصہ لیا۔ ان تینوں میکسیکی راہنماؤں نے یہ بھرپور انقلاب بپا کیا، اس انقلاب کے بنیادی مطالبات جمہوریت کی بحالی، زرعی زمینوں کی اصلاحات اور مزدور طبقے کے لیے ان کے حقوق دیے جانے کے تھے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے اس میکسیکی انقلاب میں مداخلت کی تا کہ میکسیکو میں امریکی تیل کے مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔ 1917ء میں وینسٹیانو کارنزا نے میکسیکو کے لیے آئین کی تشکیل کی اور کارنزا ہی صدر کے عہدے پر فائز ہو گیا۔ 1920ء میں صدر کارنزا کو قتل کر دیا گیا اور الوارو اوبیر لیگان Alvaro Obergon صدر بن گیا۔

Michelancelo

مائیکل اینجلو (1475ء۔1564ء):

اطالوی مجسمہ ساز اور مصور، پورا نام مائیکل اینگیلو لوڈی لارڈو ویکو بوناروٹی سیمونی تھا۔ فلورنس میں پیدا ہوا۔ 1508ء۔1564ء کا عرصہ روم میں گزارا۔ پوپ جولیس دوم، موسیٰ اور غلام اس کے اہم مجسمے ہیں۔ فلورنس میں ایک گرجا گھر کا ڈیزائن بھی بنایا۔ روم میں سینٹ پیٹر کے گرجا گھر کی چھت کی تزئین کی 1547ء میں اسے سینٹ پیٹر کے گرجا کے گنبد کی تعمیر کے سلسلے میں معمار اعلیٰ مقرر کیا گیا، مائیکل اینجلو کو ناقدین نشاط ثانیہ کے زمانے کا بہترین مصور تسلیم کرتے ہیں۔

Midianites

میڈیانی:

قدیم یہودیوں کے دشمن جن کو گیڈون نے شکست دی تھی۔

Middle Ages

ازمنہ وسطیٰ:

براعظم یورپ کی تاریخ میں یہ دور تقریباً (500 عیسوی) سلطنت روما کے زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے

اور 1500ء تک چلا گیا ہے۔ مڈل ایجز سے مراد یورپ کی تاریخ کے دو اہم زمانوں کے درمیان کا دور ہے یعنی یونانی اور رومی دور اور یورپی نشاط ثانیہ کے درمیان کا زمانہ جب یورپ میں علمی اور دیگر سرگرمیاں ماند پڑ گئی تھیں۔ مڈل ایجز کو عموماً ابتدائی ازمنہ وسطیٰ (500ء۔1000ء) بالائی ازمنہ وسطیٰ Hig Middle Ages (1000ء۔1300ء) اور تاخیری ازمنہ وسطیٰ Late Middle Ages میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مڈل ایجز ازمنہ وسطیٰ میں جاگیرداروں کا نظام، رومن کیتھولک کلیسا، راہب گاہیں یا خانقاہیں اور کچھ یونیورسٹیاں بھی شامل ہیں۔ بالائی ازمنہ وسطیٰ میں اقتصادی ترقی ہوئی اور ثقافتی سرگرمیوں کا آغاز ہوا اسی زمانے میں مختلف یونیورسٹیاں وجود میں آئیں۔ کچھ نئے شہر اور بڑے بڑے کیتھڈرل تعمیر کیے گئے۔ جب کہ ازمنہ وسطیٰ آخری دور میں آبادی کم ہوئی۔ قحط اور طاعون کے پھیلنے سے جنگیں لڑیں گئیں اور دہقانوں نے بغاوت کی۔

مشرق وسطیٰ: Middle East

یہ جغرافیائی اصطلاح 1902ء میں کیپٹن الفریڈ ڈنی ماہن نے خلیج فارس کے گرد و نواح کے علاقوں کی پہچان کے لیے وضع کی تھی۔ اس میں ایشیا کے عرب ممالک، مصر اور سوڈان، اسرائیل، قبرص، ترکی، ایران اور افغانستان بھی شامل ہیں۔

وسطی بادشاہت: Middle Kingdom

یہ نام چینی اپنے ملک کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ اصطلاح قدیم زمانے سے مستعمل ہے۔ اس کے معنی چینی یہ لیتے ہیں کہ چین ایک ایسا ملک ہے جو دنیا کے وسط میں واقع ہے۔ چونکہ عہد قدیم میں چین کے آس پاس دوسرے ممالک یا ریاستیں موجود نہ تھیں اس لیے چینی اپنے ملک کو تہذیب و ثقافت اور علم و فن کا مرکز قرار دیتے تھے۔ اس کے علاوہ وسطی بادشاہت عظیم چینی فلسفیوں اور دانشوروں کا گھر تھا جو انسانوں کو مہذب زندگی گزارنے کی تعلیم دیتے تھے۔ چین کے اردگرد رہنے والی اقوام عالم وحشی اور غیر متمدن اور جاہل تصور کی جاتی تھیں۔ چینی شہنشاہ کم از کم شہنشاہ ژو Zhou کے عہد سے خود کو نہ صرف چین بلکہ پوری مہذب انسانیت کا حکمران تصور کرتے تھے جو زمین پر خدا کے فرستادہ تھے۔ اسی وجہ سے بھی چین کو دنیا کے وسط میں واقع سمجھا جاتا تھا۔

Middle Path

درمیانی راستہ:

اس کو روشن راستہ بھی کہتے ہیں، یہ بدھ مت کی تعلیمات کا نچوڑ ہے، اس راستہ پر چلنے کی ہدایت مہاتما بدھ نے دی تھی۔ ان تعلیمات کو درمیانی راستہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ انتہا پسندی سے بچنے کی ہدایات دیتا ہے اور نفس پرستی، آرام پرستی دیگر آسائشوں کی نفی کرتا ہے۔

Milan, Edict of

فرمان میلان (313ء):

پہلی صدی عیسوی میں مسیحیت دنیا کا سب سے مظلوم اور زیر عتاب و تعذیر مذہب تھا۔ مختلف رومی شہنشاؤں

نے عیسیٰ کو زہر کا جام پلا کر خود ان کے خون سے غسل دیا تھا۔ عتاب و تعذیب کا یہ عمل چوتھی صدی عیسوی تک جاری رہا۔ 311ء میں پہلی بار شہنشاہ گیلریس نے بستر مرگ سے مسیحیت کے لیے سرکاری فرمان جاری کیا۔ اس کے بعد شہنشاہ قسطنطین نے 313ء میں مسیحیت قبول کر کے مسیحیت کو اپنے ایک فرمان کے ذریعے سلطنت کا سرکاری مذہب قرار دیا۔ مگر اصولاً مسیحیت قسطنطین اعظم کے پچاس سال بعد شہنشاہ تھیوڈوسیس کے ہاتھوں رومی سلطنت کا سرکاری مذہب قرار پائی تھی۔

Milan Decree

اعلان میلان:

نپولین بوناپارٹ کا 1807ء میں میلان سے جاری کردہ اعلان جس کا مقصد برطانوی مقبوضہ علاقے سے غیر جانبدار جہازوں کو پکڑنے کے لیے جنگی اور غیر سرکاری جہازوں کو مختار بنانا تھا۔

Milton, John

ملٹن، جان (1608ء۔1674ء):

انگریز شاعر، کرائسٹ کالج کیمبرج سے تعلیم پائی۔ بچپن ہی سے شاعر بننے کا شوق تھا۔ ابتدائی تصانیف میں "پیدائش مسیح کی صبح کو" On the Morning of Comus, Allegro Pfnseroso, Christ-Nativity وغیرہ شامل ہیں۔ 1638ء میں یورپ اور خاص طور پر اطالیہ کی سیاحت کی۔ انگلستان میں بڑھتی ہوئی بدامنی دیکھ کر واپس لوٹ آیا تاکہ پیوریٹن موقف کی حمایت کر سکے۔ انصرام کلیسا کے متعلق نثر میں کتابچے لکھے۔ بعد ازاں چارلس اول کی گرفتاری اور سزائے موت کے حق میں رسالے لکھے۔ 1643ء میں میری پاؤل سے شادی کی جس نے اسے جلد ہی چھوڑ دیا، لیکن بعد ازاں واپس آ گئی۔ ملٹن نے طلاق کے متعلق بھی چار رسالے لکھے۔ کرامویل کی حکومت میں لاطینی سیکرٹری رہا۔ ان کٹھن فرائض کی ادائیگی سے مکمل طور پر نابینا ہو گیا۔ چنانچہ اس کے متعدد سانیٹو میں اس کی جذباتی نظم On His Blinding بہت مشہور ہے۔ جان ملٹن کی سب سے اہم نظم بہشت گم گشتہ ہے جو دنیا کی عظیم ترین رزمیہ نظموں میں سے ایک ہے۔ اس پرشکوہ نظم معریٰ کی مثال انگریزی ادب میں نہیں ملتی۔ دوسری تصانیف جو اس کی عمر کے آخری حصے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سیمسن ریگونسٹس (1671ء) کلاسیکی یونانی طرز کا مقتدر ڈرامہ ہے شامل ہے۔

Minamoto Yoritomo

مناموٹو یوری ٹامو (1147ء۔1199ء):

جاپانی عسکری راہنما جس نے سب سے پہلے شوگن Shogun کا لقب اختیار کیا تھا۔ وہ کاماکورا Kama Kura شوگنیٹ کا بانی تھا، یہ شوگنیٹ 1192ء سے 1333ء تک قائم رہا۔ اس کا تعلق ایک ممتاز جاپانی خاندان مناموٹو سے تھا جو ایک اور جاپانی خاندان تائرہ Taira کا رقیب تھا۔

دیکھیے شوگن Shogun, Shogunate۔

Ming

منگ حکمران خاندان (1368ء۔1644ء):

اس چینی حکمران خاندان کی بنیاد چو یوان چانگ Chu Yuan Chang نے رکھی تھی۔ چو یوان چانگ ایک بدھ راہب تھا۔ اس نے قوم پرستی کے جذبے کے تحت غیر ملکی حکمران تاتاریوں کو چین سے نکال کر قومی سلطنت، منگ سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ سلطنت اپنے عروج کے زمانے میں برما اور کوریا تک پھیلی ہوئی تھی۔ منگ کی چینی تجارت سے مخالفت کے باوجود میکاؤ اور کینٹن (موجودہ گوانگ ژو) میں یورپی تاجروں کی آبادیاں قائم ہو گئیں تھیں۔ اس خاندان کے عہد میں چین میں ادبی ترقی ہوئی اور عمدہ چینی کے برتن اس عہد کی خصوصیات میں شامل تھے۔ منگ خاندان کو سترہویں صدی میں مانچو حکمرانوں نے شکست دی تھی۔

منوئی، مینوآن، تہذیب:

Minoan Civilization

کریٹ کے بادشاہ مینوؤس کے نام پر رکھی گئی تہذیب جو کانسی کے دور (3000 ق م۔1200 ق م) کے زمانے پر محیط تھی۔ اس دور میں تصویری رسم الخط کے ساتھ ساتھ تحریری رسم الخط کی ابتدا ہو گئی تھی جب ثقافت کا مرکز ایجیائے اور یونان کے بڑے حصے کو منتقل ہوا تو مینوئی تہذیب رو بہ زوال ہوتی چلی گئی۔

مسس پی ثقافت:

Mississippian Cultur

امریکی سرخ ہندیوں Red Indians کی زمانہ قبل از تاریخ سے تعلق رکھنے والی ثقافت جو وسطی اور جنوب مشرقی شمالی امریکی خطوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ 700 عیسوی سے یورپی مہم جوؤں کی آمد تک یہ ثقافت بڑی آبادیوں کے ساتھ پھیلی۔ سرخ ہندیوں کی یہ آبادیاں مکئی، بین اور سکویش کاشت کرتے تھے۔ خصوصاً اس علاقے میں بہنے والے دریاؤں کے کنارے۔ ان آبادیوں کا ہر گاؤں خود مختار تھا۔ مختلف گروہ بندیاں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا رہتیں تھیں۔ مسس پی ثقافت کا ایک خصوصی پہلو اس علاقے میں اہراموں کی تعمیر بھی تھا۔ اس کے علاوہ یہ لوگ اپنے لوگوں کو ٹیلوں پر بھی دفن کرتے تھے۔ ایسے کئی ٹیلے آج بھی اس علاقے میں موجود ہیں۔

مسوری مصالحت:

Missouri Compromise

انیسویں صدی کی ابتدائی دہائیوں میں جنوب کی دس ریاستوں نے غلامی کی آزادی دے رکھی تھی۔ جب کہ شمال کی 11 ریاستیں غلامی کے خلاف تھیں اور ان میں غلامی قانونی طور پر ممنوع تھی۔ لیکن جب الاباما کو غلام ریاست کے طور پر یونین میں شامل کیا گیا تو ان ریاستوں میں توازن پیدا ہو گیا۔

پھر جب شمال والوں نے مسوری کو یونین میں غلام ریاست کے طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا اور مخالفت کی تو ملک بھر میں احتجاج کی لہر دوڑ گئی۔ کچھ عرصے کے لیے تو کانگریس میں بھی تعطل پیدا ہو گیا۔ پھر ہنری کلے کی قیادت میں فریقین کو مصالحت پر آمادہ کیا گیا اور مسوری کو غلام ریاست کے طور پر یونین میں شامل کر لیا گیا۔ یہ مصالحت اس وقت تو کام دے گئی مگر شمالی ریاستوں اور جنوبی ریاستوں میں تناؤ جاری رہا اور 1854ء میں یہ مصالحت کنساس نیبراسکا ایکٹ کے تحت ختم کر دی گئی۔

Mithra

مِتھرا:

قدیم پارسیوں کا روشنی اور سچائی کا دیوتا جو تاریکی اور بدی کا مخالف تھا۔ اس نے ایک کا تاتی بیل کو ہلاک کر دیا تھا۔ جس کا خون تمام جانوروں اور پودوں کی نشوونما کا ذریعہ تھا۔ اشائنی عہد کے ایران میں متھرا دیوتا کی اہمیت بڑھ گئی۔ میسوپوٹیمیا (عراق) اور آرمینیا میں اس دیوتا کی پوجا ہونے لگی تو اس کی نسبت سے متھرامت کی بنیاد پڑی۔

Mithraism

متھرامت، آفتاب پرستی:

ایک پراسرار مت یا مذہب جس کے پیروکار پارسیوں کے سورج دیوتا متھرا کی پوجا کرتے تھے۔ یہ مذہب ایشیائے کوچک سے 68 ق م میں سلطنت روما میں پھیلا اور رومن فوجی سپاہی متھرا کی پوجا کرنے لگے۔ اسے روما میں برائیوں کا دشمن آزادی دیوتا تسلیم کیا جاتا تھا۔ 1954ء میں متھرامت کی رومی عبادت گاہوں کے آثار لندن میں دریافت ہوئے تھے۔

Mobutu, Sese Seko, General:(1930ء-1997ء)

موبوتو، جنرل (1930ء-1997ء):

عوامی جمہوریہ کانگو (سابقہ بیلجین کانگو) کے فوجی افسر۔ 1949ء میں بیلجیئم کی فوج میں بھرتی ہوئے اور سارجنٹ میجر کے عہدے تک پہنچے۔ 1950ء میں برسلز سے معاشرتی علوم کا کورس کیا۔ آزادی کے بعد جون 1960ء میں لومبا کابینہ میں سیکرٹری برائے مملکت قومی دفاع مقرر ہوئے۔ جون 1960ء میں چیف آف سٹاف بنائے گئے۔ جنوری 1961ء میں وزیراعظم لومبا کے قتل کے بعد اقتدار اعلیٰ کے مالک بنے۔ صدر کساوبو کو برطرف کر کے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ 1971ء میں ملک کا نام زائرے رکھا۔ مئی 1997ء میں اسے معزول کر دیا گیا تھا۔

Mochica

موچیکا:

پیرو کی قدیم ریڈ انڈین تہذیب جو پہلی صدی عیسوی سے آٹھویں صدی عیسوی تک پھلی پھولی۔ پیرو کے شمالی ساحلی علاقوں میں موچیکا تہذیب غالب تھی۔ ان لوگوں نے بہت سی شہری عمارات، مندر اور سورج اور چاند دیوتا کے اہرام تعمیر کیے۔ موچیکا لوگوں کا آبپاشی کا نظام بھی بہت بہتر تھا۔ وہ مکئی، بین اور دوسری فصلیں اگاتے تھے۔ مگر ان کے متعلق یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ پردہ تاریخ سے اچانک کیوں غائب ہو گئے۔

Moctezuma

موکٹے زوما (1502ء-1520ء):

ازٹیک ریڈ انڈینوں کا حکمران موکٹے زوما ہسپانویوں کی شمالی امریکہ آمد کے وقت حکمران تھا۔ اس کے عہد میں مسلسل جنگ جاری رہی اور رعایا میں اضطراب پھیلا رہا۔ جس کی وجہ سے ہرنان کورٹیز کو اس پر فتح پانا آسان ہو گیا۔ موکٹے زوما کو کورٹیز نے یرغمال بنا لیا اور بالآخر وہ ہسپانویوں کے ہاتھوں مارا گیا۔

ماڈل پارلیمنٹ: Model Parliament

نومبر 1295ء میں انگلستان میں طلب کی گئی برطانوی پارلیمنٹ۔ یہ اس زمانے میں سب سے زیادہ نمائندہ مجلس تھی اور یہی اس کی وجہ تسمیہ بھی تھی۔

تجدید پسندی، جدت: Modernism

انیسویں صدی میں سائنس اور فلسفے میں ہونے والی ترقی کا ساتھ دینے کے لیے روایتی عیسائیت میں جدت اختیار کرنا۔

موہاک: Mohawk

نیویارک کے علاقے میں دیہاتوں میں آباد ایک قدیم سرخ ہندی نسل جس نے فرانسیسی اور اندین جنگ میں برطانوی موقف کی حمایت کی تھی۔ ان کی تعداد 1960ء کی دہائی میں پانچ ہزار تھی۔

موہنجوڈارو: Mohenjo Daro

جنوبی پاکستان میں دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر وادی سندھ کا ایک قدیم آثریاتی مقام جو ضلع لاڑکانہ میں ڈوکری ریلوے اسٹیشن سے 6 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ سندھ کی 4 ہزار سال سے زیادہ پرانی تہذیب کا مرکز ہے۔ اس تہذیب کو موہنجوڈارو یا سندھ کی تہذیب کہا جاتا ہے۔ یہ تہذیب اپنی ہم عصر میسری تہذیب سے بہت ملتی جلتی تھی۔ یہاں ملنے والے آثار سے ایک ترقی یافتہ شہریت ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تہذیب کئی لحاظ سے بین النہرین کی تہذیب سے ممتاز ہے۔ بڑے بڑے حمام، کھلی اور فراخ گلیاں، نکاس آب کا بہترین نظام، مصنوعات، زیورات، اسلحہ اور اسلحہ خانے، مجسمہ سازی۔ یہاں پائے جانے والے کتبات کی تحریر ابھی تک ناقابل فہم ہے یہ ابتدائی عیلامی اور جنوبی عربی سے ملتی جلتی ہے۔ موہنجوڈارو میں آباد لوگ آریہ نہیں تھے اور غالباً بھارت کے قدیم مذہب کے پیروکار تھے۔ موہنجوڈارو کے مقام پر ابتدائی کھدائی 1922ء میں ہوئی تھی۔ اور 1950ء تک اس کے باقیات مکمل طور پر سامنے آ گئے تھے۔ موہنجوڈارو سے 400 میل شمال مشرق میں ہڑپہ کے مقام پر بھی اسی تہذیب کی باقیات دریافت ہوئیں ہیں۔

موہیت: Mohism

تیسری اور پانچویں صدی ق م میں چین کا ایک فلسفیانہ نظام جس کے تحت تمام بنی نوع انسان کے لیے محبت اور احترام کا درس دیا گیا۔

مولینا: Molinism

1535ء سے 1600ء کا یہ عقیدہ کہ توفیق اور فضل ربانی خلوص نیت اور حسن عقیدت پر منحصر ہے۔

Moliere, Jean-Baptist

مولیئر، جین بپٹسٹ:

فرانسیسی ڈرامہ نگار فرانسیسی ادب میں سب سے بڑا طربیہ نگار سمجھا جاتا ہے۔ مولیئر نے اپنے ڈراموں میں منافقت، برائیوں اور بے انصافی پر سخت طنز کیا ہے۔ اس کا موازانہ بعض اوقات کردار نگاری میں شیکسپیئر سے کیا جاتا ہے۔ اس کے اہم ڈراموں میں Tartuffe (1664ء) اور Misanthrop (1666ء) اور Bourgeois Gen Telemen (1670ء) اہم سمجھے جاتے ہیں۔

Mombasa

ممباسا:

کینیا کا دوسرا بڑا شہر اور مشرقی افریقہ کی سب سے بڑی بندرگاہ ابن بطوطہ نے ممباسا کا سفر 1331ء میں کیا تھا۔ اور مشہور پرتگیز جہاز ران واسکوڈی گاما 1498ء میں یہاں پہنچا تھا۔ پندرہویں صدی تک یہ مشرقی افریقہ کی مصروف ترین بندرگاہ کی حیثیت اختیار کر گیا اور تجارت کا بڑا مرکز بن گیا۔ سولہویں صدی میں پرتگیزوں سے یہاں ایک مضبوط قلعہ تعمیر کیا۔ انیسویں صدی میں برطانوی نوآبادکاروں نے اسے مشرقی افریقہ کے دارالحکومت کا درجہ دے دیا۔ بیسویں صدی میں یہ شہر ایک سیاحتی مرکز کی حیثیت اختیار کر گیا۔

Monasteries and Convents

خانقاہیں اور صومعے:

مسیحیت رہبانیت کی اجازت دیتی ہے۔ یعنی دنیا کے علائق چھوڑ کر گوشہ نشین ہو جانا۔ تاہم قرآن مجید نے رہبانیت کو ایسی چیز قرار دیا ہے جو حضرت مسیحؑ کے بعد خود اختیار کر لی گئی۔ رہبانیت اختیار کرنے کے لیے مسیحی راہبوں خصوصاً بینی ڈکٹس، سسطر وٹی اور کارتھیوزیوں نے خانقاہیں یا رہبان گاہیں تعمیر کیں۔ یہ خانقاہیں خود کفیل ہونے کی وجہ سے داخلی انتظامات میں بھی خود مختار تھیں۔ خانقاہیں عموماً گرجوں کے اردگرد بنائی جاتیں تھیں۔ ان میں طعام خانے، بود و باش کے کمرے یا حجرے، مہمان خانے اور دوسری ضروری عمارات ہوتی تھیں اور وہاں راہبوں اور مسافروں کے قیام و طعام کا بندوبست ہوتا تھا۔ خانقاہوں کے گرد فصیل ہوتی تھی، اگرچہ راہب کھیتی باڑی بھی کرتے تھے اور مویشی بھی پالتے تھے مگر ان کا اہم ترین فرض عبادت گزاری تھا۔ وہ مذہبی کتب کی نقلیں حاصل کر کے انہیں دوبارہ لکھتے تھے۔ ازمنی وسطیٰ میں جب یورپ بھر میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ خانقاہیں اس وقت بھی امن و سکون کی زندگی کا گہوارہ بنی رہیں۔ راہبوں اور راہبات کا سلسلہ جب زوال پذیر ہوا تو خانقاہیں اور صومعے بھی اپنی اہمیت کھو بیٹھے۔ ماضی میں خانقاہوں اور صومعوں کے نام بڑی بڑی جاگیریں بھی ہوتیں تھیں جو ان کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ان کے لیے وقف کر دیں جاتی تھیں جاگیردار اور امراء خانقاہوں سے مالی تعاون کرتے تھے۔

Mongols

منگول:

قدیم خانہ بدوش قوم جو منگولیا، مغربی منچوریا اور روس کے علاقوں میں آباد ہوئی۔ یہ جنگجو لوگ تھے۔ انہوں نے چین میں یوآن خاندان، ترکستان اور ایران میں بھی اپنی سلطنتیں قائم کی تھیں۔

منگول سلطنت:
Mongol Empire

اس سلطنت کی بنیاد مشہور منگول فاتح چنگیز خان نے تیرہویں صدی کے آغاز میں رکھی تھی۔ جیسا کہ پہلے ذکر آیا کہ منگول ایک خانہ بدوش قوم تھی مگر یہ غضب کے تیر انداز اور اچھے شہسوار تھے۔ چنگیز خان نے تمام منگولوں کو اپنے جھنڈے تلے متحد کر کے ایک سلطنت قائم کی جو منچوریا سے بحر اسود کے ساحل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے جانشینوں اوگدائی خان اور منگو خان نے فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا اور روس کو اپنی قلمرو میں شامل کرنے کے بعد وہ وسطی یورپ میں ہنگری، پولینڈ اور بلغاریہ تک بڑھتے چلے گئے۔ دوسری طرف انہوں نے ایران اور عراق کو فتح کر کے مشرق وسطیٰ میں بھی اپنی سلطنت کی سرحدیں وسیع کر لیں (1258ء)۔ قبلائی خان بھی انہیں عظیم منگول فاتحین میں سے ایک تھا اس نے چین کی فتح کو مکمل کر کے کوریا کو بھی مغلوب کر لیا۔ قبلائی خان نے جاپان کو فتح کرنے کی کوشش کی مگر وہاں کا طوفانی موسم آڑے آ گیا۔ وسطی اشیاء اگرچہ مکمل طور پر ان کی قلمرو میں شامل ہو گیا مگر اس کے ساتھ ہی ان میں زوال کے آثار بھی دکھائی دینے لگے۔ 1260ء میں فلسطین کے مقام عین الجالوت پر تاتاریوں کو مملوک مصر نے سلطان بیبرس کی قیادت میں ایسی شکست دی کہ ان کی پیشقدمی مستقل طور پر رک گئی۔ اسی طرح انہیں برما، جاپان اور جاوا میں بھی علی الترتیب 1287ء اور 1291ء میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ 1368ء میں انہیں چین سے نکال دیا گیا۔ 1372ء میں چینی فوج نے تاتاریوں کا مرکز قراقرم بھی جلا کر راکھ کر دیا۔ اس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی منگول ریاستیں قائم ہو جانے کی وجہ سے منگول مرکزی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔

وحدت پسندی، وحدت وجود:
Monism

یہ عقیدہ کہ مادہ اور روح ایک ہیں۔ مشہور صوفی ابن عربی کا یہ نظریہ کہ کائنات کی ہر شے میں خدائی وجود ہے۔

آہن پوش جنگی بحری جہاز:
Pionitor

امریکی خانہ جنگی کے دوران ساحلوں کی حفاظت کے لیے ایسے بحری جہاز استعمال کیے گئے جو آہن پوش کہلائے۔ ایسا پہلا جہاز 1862ء میں سمندر میں اتارا گیا تھا۔

راہب:
Monks

صومعہ نشین، تارک الدنیا لوگ جو خود کو دنیاوی آلائشوں سے الگ کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لیتے ہیں اور اپنی زندگی کو عبادت گزاری کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ بدھ مت اور مسیحیت میں راہبانہ زندگی گزارنے کی اجازت ہے اسی لیے ان دونوں مذاہب میں راہب ہوتے ہیں۔ اسلام گوشہ نشینی اور تارک الدنیا ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔

توحید:
Montheism

خدا کی وحدانیت پر یقین رکھنا۔ قدیم زمانے سے ایسے بہت سے انسانی معاشرے ہو گزرے ہیں جو بہت

سے خداؤں پر ایمان رکھتے تھے۔ 14 ویں صدی قبل از مسیح میں توحید کا نعرہ سب سے پہلے ایک مصری حکمران (فرعون) اخناتون نے لگایا تھا مگر توحید پر ایمان رکھنے والا سب سے قدیم مذہب یہودیت ہے۔ جو تیرہویں صدی ق م سے چھٹی صدی عیسوی تک پھیلا۔

منرو، جیمز (1758ء۔1831ء): Monroe, James

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا پانچواں صدر (1817ء۔1825ء) جو نظریہ منرو کا خالق تھا۔ منرو 1812ء کی جنگ کے بعد امریکہ کا صدر منتخب ہوا تھا۔ اور انقلاب آزادی امریکہ کی جنگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والا آخری صدر تھا۔ اسی صدر کے عہد میں برطانیہ عظمیٰ سے امن قائم ہوا تھا۔ 1819ء میں اس نے اسپین کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا جس کی رو سے امریکہ بحرالکاہل کے ساحل تک وسیع ہو گیا تھا۔ 1823ء میں صدر منرو نے وہ تاریخی تقریر کی تھی جس میں نظریہ اصول منرو پیش کیا تھا۔ جس کے مطابق پرانی دنیا اور نئی دنیا کو ایک دوسرے کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہیے تھا۔

نظریہ اصول منرو: Monroe's Doctrine

امریکہ کے پانچویں صدر جیمز منرو نے خارجہ حکمت عملی کا یہ نظریہ یا اصول پیش کیا کہ یورپ کی کوئی طاقت شمالی اور جنوبی امریکہ کے معاملات میں مداخلت نہ کرے۔ یہی نظریہ منرو اصول کہلایا۔ یہ خارجہ حکمت عملی کا اصول امریکی صدر جیمز منرو نے 1823ء میں کانگریس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے پیش کیا تھا۔

مونٹے البان: Monte Alban

آج کے میکسیکو میں ایک مقام جہاں آٹھویں صدی ق م سے چوتھی صدی عیسوی تک ایک ایسا سرخ ہندی معاشرہ قائم تھا جس میں اہرام، مقبرے اور دوسری شاندار عمارات تعمیر کی جاتی تھیں۔ اسے زیپوٹک میسو امریکی تہذیب کا نام دیا جاتا تھا۔ اب اس کے کھنڈرات موجود ہیں۔

مون ٹیسکو شارل ڈسکوڈا: Montesquieu Charls De Secondate

(1689ء۔1755ء) فرانسیسی ادیب اور فلسفی۔ بورڈو کا اعلیٰ مجسٹریٹ اس نے رومیوں کے عروج و زوال پر ایک بہترین کتاب لکھی تھی۔ لیکن اس کی معروف ترین تصنیف Persian Letters ہے جس میں اس نے حکومت و سیاست کے اصولوں پر بحث کی ہے۔ اس کے نظریہ احتساب و توازن نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے آئین میں راہ پائی۔ قوانین مبداء میں جغرافیائی اور اقتصادی عوامل کے تجزیے اس کی پیچیدگی پر دانشمندانہ تنقید اور گھڑی گھڑائی مثالی ریاستوں کے خلاف انتباہ نے بعد کے سیاسی تصورات کے کئی میکاتب فکر کو متاثر کیا۔ اس کے نظریات سے انقلاب فرانس کے راہنما بھی متاثر تھے۔

مونٹگمری الاباما:

Montgomery, Alabama

امریکہ کا وہ مقام جہاں سیاہ فام امریکیوں نے سفید فام اور سیاہ فام امریکیوں کے بس میں علیحدہ نشستوں کے نظام کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سٹی بس سروس کا بائیکاٹ کیا تھا۔ یہ احتجاج اس وقت شروع ہوا تھا جب ایک سیاہ فام خاتون روزا پارک نے اپنی بس سیٹ ایک سفید فام امریکی کے لیے چھوڑنے سے 9 دسمبر 1955ء میں انکار کر دیا تھا۔ اس بائیکاٹ نے سیاہ فام راہنما مارٹن لوتھر کنگ جے آر کو شہری حقوق کے ہیرو کے طور پر شہرت عطا کی تھی۔

مورز:

Moors

شمالی افریقہ کے خانہ بدوش جو کبھی ماریطانیہ کے باشندے تھے۔ انہوں نے آٹھویں صدی میں اسلام قبول کیا تھا۔ 711ء میں انہوں نے طارق بن زیاد کی قیادت میں ہسپانیہ میں پیشقدمی کی اور وہاں اقتدار حاصل کر لیا۔ تقریباً آٹھ سو سال تک حکمران رہنے کے بعد 1492ء میں فرڈیننڈ پنجم اور ملکہ ازابیلا نے آخری مور حکمران ابو عبداللہ کو شکست دے کر اسپین سے نہ صرف مسلمانوں کا اقتدار ختم کر دیا بلکہ بالآخر انہیں اس جنت سے نکال بھی دیا۔

موپلہ:

Moplas, The

ہندوستان کے مغربی ساحل مالا بار میں آباد عرب نژاد نسل جو یہاں نویں صدی عیسوی میں آباد ہوئی تھی اور انہوں نے یہاں کی خواتین سے شادیاں کیں تھیں۔ جن سے یہ مخلوط عرب۔ ہندی موپلے پیدا ہوئے تھے۔ موپلوں نے تحریک خلافت (1920ء۔1922ء) کے دوران بے مثل قربانیاں دیں تھیں۔

مورے سر تھامس (1478ء۔1535ء): **More, Sir Thomas**

برطانیہ مدبر اور یونانی و اطالوی علم و فنون کا ماہر۔ آکسفورڈ یونیورسٹی سے تعلیم مکمل کی۔ 1497ء میں نیدرلینڈز میں دوران تعلیم مشہور ولندیزی عالم، ایراسمس سے ملا۔ 1504ء میں پہلی بار پارلیمنٹ کا رکن بنا۔ 1509ء میں اسے ہنری ہشتم کی حمایت حاصل رہی۔ اس نے مختلف ممالک میں برطانوی سفیر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 1518ء میں پریوی کونسل کا رکن اور 1523ء میں والعوام کا ترجمان بنا۔ 1531ء میں اسے سر کا خطاب ملا 1529ء میں اسے ولزے کی معزولی کے بعد لارڈ چانسلر بنا دیا گیا۔ 1532ء میں بادشاہ ہنری ہشتم کی کلیسائی حکمت عملی سے متفق نہ ہونے اور این بولین سے شادی کرنے کی بنا پر مستعفی ہو گیا۔ 1534ء میں رومن کیتھولک کی حیثیت سے اس نے بادشاہ کو کلیسا کا سربراہ اور اس کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس بنا پر پہلے اسے قید میں ڈالا گیا اور پھر پھانسی دی گئی۔ لاطینی زبان میں اس کی لکھی ہوئی کتاب "یوٹوپیا" میں ایک ایسی ریاست کا تصور پیش کیا گیا ہے جو امن و آشتی کے راستے پر گامزن ہو اور حریص انسانوں سے پاک ہو۔ انگریزی تصانیف میں مکالمہ (1528ء) اور رچرڈ سوم کی تاریخ قابل ذکر ہیں۔ 1935ء میں اس کا نام ولیوں کی فہرست میں شامل کیا

گیا۔

Moriscos

موریسکوز:

اوین کے زگی سلطان جو 1492ء میں اوین کے عیسائیوں کے ہاتھوں مکمل فتح کے بعد ترک مذہب کرنے پر مجبور ہو گئے تاہم انہوں نے چوری چھپے اسلام سے وابستگی جاری رکھی جس کی وجہ سے ان پر شدید تشدد کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں مختلف شورشیں بپا ہوئیں جن کو 1500ء، 1502ء اور 1508ء، 1571ء میں بزور طاقت دبا دیا گیا۔ 1609ء میں تمام ایسے مسلمانوں کو اسپین چھوڑ دینے اور جلاوطن ہونے کا حکم جاری کر دیا گیا۔

Mormon

مارمن:

جوزف اسمتھ کے قائم کردہ مسیحی فرقے کے پیروکار۔ اس فرقے کو 1831ء کے بعد امریکہ میں زبردست فروغ حاصل ہوا۔ بعد ازاں اس پر تشدد بھی کیا گیا۔ 1890ء میں انہوں نے لادینی زندگی پر لاگو قوانین کو تسلیم کر لیا۔

Mozart, Wolfgang

موزارٹ، وولف گونگ:

(1756ء۔1791ء) آسٹریا کا معروف موسیقار اور کمپوزر۔ موزارٹ نے 800 سے زائد دھنیں ترتیب دیں اگرچہ وہ اپنی عمر کے انتیسویں سال میں وفات پا گیا تھا۔ وہ زیادہ تر ویانا اور سالزبرگ میں رہا۔ اس نے صرف پانچ برس کی عمر میں دھنیں ترتیب دینا شروع کر دیں تھیں اور چھ سال کی عمر میں اس نے اپنے فن سے آسٹریا کی ملکہ کو محظوظ کیا تھا۔ اس کے مشہور و معروف شاہکاروں میں اس کا عظیم اوپیرا The Marriage of Figaro (1786ء) Don Giovani (1787ء) اور Magic Flute (1791ء) شامل ہیں۔

Mughal Empire

مغل سلطنت (1526ء۔1857ء):

ہندوستان میں اس سلطنت کی بنیاد ظہیر الدین بابر نے 1526ء میں رکھی تھی۔ اگرچہ اس سلطنت کی حکمرانی 1857ء تک جاری رہی لیکن اس پر عروج صرف 1707ء تک رہا۔ اس حکمران خاندان میں نصیر الدین ہمایوں جلال الدین اکبر، نور الدین جہانگیر، شہاب الدین شاہجہاں اور محی الدین اورنگ زیب عالمگیر جیسے عظیم حکمران ہو گزرے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (570ء۔632ء):

Hazrat Muhammad (PBUH)

پیغمبر اسلامؐ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مکہ المکرمہ میں ہوئی۔ والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا انتقال آپ کی پیدائش سے پہلے ہو گیا تھا۔ والدہ، دادا اور چچا حضرت ابو طالب نے پرورش کی۔ عمر شریف جب سن

عمر میں حضرت خدیجہؓ سے شادی کی۔ 40 برس کی عمر میں آپ پر غار حرا میں 612ء میں پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ نے تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع کیا جس سے اہل قریش آپ سے نالاں ہو گئے اور انہوں نے آپ پر اور آپ کے پیروکاروں، مسلمانوں پر مظالم کی انتہا کر دی۔ پہلے آپ نے مسلمانوں کو ہجرت حبشہ کی اجازت دی پھر 622ء میں آپ نے خود بھی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں اسلام کا ایک مرکز تشکیل دیا۔ اور ایک منظم مسلم حکومت کی بنیاد رکھی۔ یوں آپ نے جزیرہ نما عرب کو ایک مضبوط طاقت میں بدل دیا جو بعد ازاں عرب کی سرحدوں سے نکل کر روم و ایران کی سلطنتوں سے ٹکرا گئی اور دنیا سے ظلم و جبر کو ختم کرنے کے لیے کوشاں رہی۔ آپ نے 8 جون 632ء بمطابق 12 ربیع الاول 11ھ وفات پائی اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔ آپ بے حد شفیق مجسم رحم و لطف تھے۔ آپ نے ہمیشہ غریبوں سے ہمدردی، توکل، قناعت، استغنا، شکر و صبر کا سبق دیا۔

محمد رضا شاہ پہلوی (1919ء-1980ء): Muhammad Raza Shah

ایران کا آخری بادشاہ۔ تہران میں پیدا ہوا۔ اعلیٰ تعلیم سوئٹزرلینڈ میں پائی پھر تہران کی ملٹری اکیڈیمی سے فوجی تربیت حاصل کی۔ ستمبر 1941ء میں والد کے تخت سے دستبردار ہونے کے بعد تخت نشین ہوا۔ پہلی شادی شاہ مصر فاروق کی بہن ثریا سے کی لیکن جب اس کے بطن سے اولاد نہ ہوئی تو فرح دیبا سے نکاح کر لیا۔ 1971ء میں محمد رضا شاہ پہلوی نے ایران کی شہنشاہت کا 2500 واں جشن منایا جس میں دنیا بھر کے سربراہان مملکت نے شرکت کی۔ 1978ء میں شاہ کی حکمت عملیوں کے خلاف عوام آیت اللہ خمینی کی قیادت میں اٹھ کھڑی ہوئی جس کے نتیجے میں 16 جنوری 1989ء کو محمد رضا شاہ کو ایران ہمیشہ کے لیے چھوڑنا پڑا۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد شاہ نے امریکہ، پاناما اور میکسیکو میں رہائش کی درخواست کی لیکن ناکام ہوئے بالآخر مصر نے انہیں اپنے ہاں رہائش کی اجازت دے دی۔ کینسر کے مرض میں مبتلا تھے اس لیے 1980ء میں دوران علاج امریکہ میں وفات پائی۔

مکدن کا واقعہ (ستمبر 1931ء): Mukden Incident

چین کی تاریخ میں وہ واقعہ جس نے جاپان کو چین پر حملے کے لیے مشتعل کر دیا۔ جاپانی افواج نے منچوریا میں جنوبی ریلوے لائن پر ایک دھماکہ ہونے سے روکا اور پھر اس کا الزام چینیوں پر لگا دیا۔ یاد رہے کہ جنوبی منچوریا ان دنوں جاپان کے قبضے میں تھا۔ جاپانیوں نے اس کے خلاف جوابی کاروائی کرتے ہوئے مکدن شہر پر قبضہ کر لیا۔ مکدن شہر آج کل Shen Yang کہلاتا ہے۔ جاپانیوں نے یہ اقدام ٹوکیو میں اپنی حکومت سے اجازت لیے بغیر کیا تھا۔ مگر جاپانیوں نے اس واقعہ کو بنیاد بنا کر پورے منچوریا پر قبضے کا منصوبہ بنایا۔ اس واقعہ سے ہی 1930ء کی دہائی میں جاپان کی چین سے مداخلت کا آغاز ہوا۔

میونخ بیئر ہال بغاوت (1923ء): Munich "Beer Hall" Putsch

ایڈولف ہٹلر اور ناربوں کی جرمن گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش۔ میونخ کے ایک بیئر ہال میں نازی پارٹی کے ارکان ہٹلر کی کال پر اکٹھے ہوئے کہ ویمبر جمہوریہ جرمن Weimar Republic of German تختہ ایک بغاوت بپا کر کے الٹ دیں۔ ایڈولف ہٹلر نے ایک اشتعال انگیز جذباتی تقریر کی۔ جس نے اس کو شہرت دی۔ جس کے بعد اگلے دن دو کئی ہزار افراد پر مشتمل ایک جلوس نے گرفتار کر لیے گئے۔ اور انہیں 9 ماہ قید کی سزا دی گئی۔ اسی سزائے قید کے دوران ایڈولف ہٹلر نے اپنی آپ بیتی Meinkamph کا پہلا حصہ قلمبند کرایا۔

Munich Pact

میونخ پیکٹ (1938ء):

یہ معاہدہ جرمنی، برطانیہ، فرانس اور اٹلی کے درمیان طے پایا تھا کہ چیکوسلواکیہ کو تقسیم کر دیا جائے اور اس کا مغربی حصہ سڈنین لینڈ Sudeten Land نازی جرمنی کے حوالے کر دیا جائے بطور مصالحت خواہی ہٹلر حکومت میں آنے کے بعد سے جرمن نسل کے لوگوں کو متحد کرنے کا خواہاں تھا۔ اسی وجہ سے اس نے آسٹریا سے الحاق کے ساتھ ہی یہ واضح ہو گیا تھا کہ وہ اپنے اس مقصد کے حصول میں خاصا تیز ہے۔ اب ہٹلر نے جنگ کی دھمکی دی اور کہا کہ امن کا راستہ صرف یہ ہے کہ سوڈیٹن لینڈ جرمنی کو دے دیا جائے چیکوسلواکیہ کے اس علاقے میں جرمن لوگوں کی اکثریت آباد تھی۔ یہ علاقہ چیکوسلواکیہ کا صنعتی علاقہ تھا۔ دیگر اقوام عالم کے مندوب میں برطانوی وزیر اعظم نیوائل چیمبرلین اس معاہدہ کے لیے رضامند تھا تاکہ دوسری عالمگیر جنگ سے بچا جا سکے۔ چیمبرلین نے برطانیہ واپس جا کر بیان دیا تھا کہ ہمارے دور کے لیے امن، تاہم صرف پانچ ماہ بعد جرمن فوجی دستوں نے باقی چیکوسلواکیہ میں بھی پیشقدمی شروع کر دی۔ برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک جانتے تھے کہ جرمنی ہٹلر کی قیادت میں یورپ کی سب سے بڑی طاقت بن چکا ہے۔

Munich Olympic Village Attack

میونخ، اولمپک ولج پر حملہ (1972ء):

میونخ میں منعقد ہونے والی 1972ء اولمپک گیمز کے گیارہویں دن یعنی 3 ستمبر کو جب اولمپک کھیل بڑی آن اور بان کے ساتھ جاری تھے کہ فلسطینی حریت پسندوں نے اولمپک ولج میں اسرائیل کھلاڑیوں کی رہائش گاہ میں اچانک صبح پانچ بجے داخل ہو کر نو اسرائیلی کھلاڑیوں کو یرغمال بنا لیا۔ جب کہ فلسطینیوں کے اس اچانک دھاوے کے دوران 2 اسرائیلی کھلاڑی ہلاک ہو گئے۔

صبح نو بجے اولمپک ولج 12 ہزار جرمن پولیس کے جوانوں سے گھر چکا تھا۔ اور ہر طرح سے فلسطینی حریت پسندوں پر قابو پانے کی کوشش کی جا رہی تھی مگر فلسطینی ان 9 اسرائیلی کھلاڑیوں کو یرغمال بنا کر اپنے مطالبات دنیا کے سامنے پیش کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ ان کے مطالبات میں یہ مطالبہ بھی شامل تھا کہ دو سو سے زائد فلسطینی قیدیوں کو اسرائیلی جیلوں سے رہا کیا جائے اور مغربی جرمنی سے ان کی محفوظ واپسی کا بندوبست بھی کیا جائے۔ سخت تناؤ کے حالات میں مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مگر اسرائیل نے فلسطینی قیدیوں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا۔

دوسری طرف فلسطینیوں نے بھی اپنے مطالبات میں کوئی تبدیلی لانے سے انکار کر دیا۔
تقریباً آدھی رات کے قریب فلسطینی حریت پسندوں اور ان کے اسرائیلی یرغمالیوں کو اولمپک ولیج میں میونخ ایئرپورٹ پر لے جایا گیا جہاں سے ایک جہاز کے ذریعے انہیں قاہرہ بھیجا جانا تھا مگر میونخ پولیس نے فلسطینیوں کے ہیلی کاپٹر سے باہر آتے ہی ان پر فائرنگ شروع کر دی۔ جوابی کارروائی میں فلسطینیوں نے 9 اسرائیلی کھلاڑیوں کو ہلاک کر دیا۔ فائرنگ کا یہ واقعہ جرمن حکام کی کھلی دعوت دشمنی تھی اس واقعہ میں آٹھ میں سے چار فلسطینی حریت پسند اور ایک جرمن پولیس افسر بھی مارا گیا۔

ماؤنگ: Muong

ایک نسلی اقلیت جو ویت نام میں مون کھمر زبان بولتی ہے۔ ماؤنگ ایک پہاڑی علاقے میں رہتے ہیں جو ایک زرعی علاقہ ہے۔ یہ لوگ اکثر ویت کی حکومت کے خلاف بغاوتیں کر چکے ہیں۔ ان لوگوں نے ویت نام کی جنگ میں کمیونسٹ ویت نامیوں کے خلاف امریکیوں کی مدد کی تھی۔

مسلم: Muslim

یہ لفظ عربی لفظ مسلم سے مشتق ہے۔ شرعی اصطلاح میں ہر اطاعت گزار کو مسلم یا مسلمان کہا جاتا ہے۔ خواہ وہ دل سے معترف ہو یا منکر لیکن شرعی نقطہ نظر سے وہ مومن ہی سمجھا جائے گا۔

اخوان المسلمون: Muslim Brothehood

یہ تحریک 1923ء میں مصر میں تشکیل پائی۔ اس کے بانی شیخ حسن البنا تھے جو اسمٰعلیہ کے ایک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اس تحریک کا آغاز اگرچہ 1923ء میں کیا تھا مگر 1928ء میں اسے ایک منظم پارٹی کی شکل دی گئی۔ اس کا مقصد اسلام کے بنیادی عقائد کا احیا اور ان کا سخت ترین نفاذ تھا۔ مصر میں یہ تحریک کافی مقبول ہوئی اور اس کی شاخیں دوسرے عرب ممالک میں بھی قائم ہو گئیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد تک اس تنظیم کے ارکان کی تعداد بیس لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔ بعد ازاں حسن البنا کو شہید کر دیا گیا۔ اخوان المسلمون 1952ء میں آنے والے مصر میں فوجی انقلاب کی حامی تھی۔ مگر وہ کرنل ناصر اور جنرل نجیب کی حکمت عملیوں کی مخالف بھی تھی۔ 1954ء میں اس تنظیم کے اراکین نے کرنل ناصر کو قتل کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں اس تنظیم کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔ اور اس جماعت کو اپنا ہیڈ کوارٹر بھی قاہرہ سے دمشق منتقل کرنا پڑا تھا۔ عرب انقلاب 2011ء کے بعد اس جماعت کو اقتدار سے آنے کا موقع ملا۔

مسلم لیگ: Muslim League

ایک ہندوستانی سیاسی پارٹی جس کی بنیاد 1906ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے طور پر ڈھاکہ میں رکھی گئی تھی۔ یہ جماعت برصغیر پاک و ہند کی واحد نمائندہ جماعت تھی جس کی کاوشوں سے مسلمانان برصغیر کو ایک الگ وطن

پاکستان پہنچ آیا۔ ڈھاکہ کے تاسیسی اجلاس کے بعد اس کا پہلا اجلاس 29 تا 30 دسمبر 1907ء کراچی میں سر آغا خان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مارچ 1912ء میں مسلم لیگ کا پانچواں اجلاس کلکتہ میں منعقد ہوا۔ اسی سال قائداعظم نے بطور مہمان خصوصی پہلی بار مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کی تھی۔ دسمبر 1913ء میں قائداعظم نے مسلم لیگ کے باقاعدہ رکن کی حیثیت سے اس کے اجلاس میں شرکت کی۔ قائداعظم، علامہ اقبال اور دیگر مسلم زعماء کی قیادت میں آنے کے بعد ہی مسلم لیگ مسلمانوں کے لیے الگ وطن بنانے میں کامیاب ہوئی تھی۔ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد اس کا نام پاکستان مسلم لیگ رکھا گیا اور چوہدری خلیق الزماں اس کے چیف آرگنائزر مقرر ہوئے۔ محمد علی بوگرہ کے دور وزارت میں مسلم لیگ کو عام انتخابات میں مشرقی پاکستان میں صرف 9 نشستیں ملیں۔ اس طرح مسلم لیگ کی حکومت ختم ہوگئی۔ عام انتخابات منعقدہ 1985ء میں جونیجو کی قیادت میں مسلم لیگ کو دوبارہ برسر اقتدار آنے کا موقع ملا۔ 1988ء میں صوبہ سرحد کے سابق گورنر اور مسلم لیگی فدا محمد خاں کو مسلم لیگ کا صدر اور میاں نواز شریف کو سیکرٹری منتخب کیا گیا جب کہ اگست 1988ء میں محمد خان جونیجو اپنے گروپ کے صدر منتخب ہوئے۔ 30 اگست 1988ء کو مسلم لیگ کے ایک اور دھڑے نیشنل مسلم لیگ کا قیام بھی عمل میں آیا۔ 1993ء میں مسلم لیگ نے 72 اور پیپلز پارٹی نے 82 نشستیں حاصل کیں تاہم 1997ء میں مسلم لیگ نے 134 نشستیں حاصل کیں۔ اور پہلی بار واضح اکثریت سے حکومت تشکیل دی۔

Mussolini, Benito مسولینی بنی تو (1883ء۔1994ء):

اطالوی سیاستدان اور ڈکٹیٹر جس نے فاشزم کی بنیاد رکھی تھی۔ ایک لوہار کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے ابتدائی برسوں میں ایک استاد اور صحافی کی حیثیت سے کام کیا۔ سوشلسٹ تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔ 1905ء میں فوج میں بھرتی ہوا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران اطالیہ کی جنگ میں مداخلت کی وکالت کرنے کی پاداش میں سوشلسٹ تحریک سے نکال دیا گیا۔ چنانچہ 1919ء میں اس نے اپنی پارٹی ''فیسی ڈی کمبیٹی منٹو Fasci De Combatiment'' کی بنیاد رکھی۔ اس پارٹی کے منشور اور نام ہی سے اس کا فاشزم اور اس کی تشدد پسندانہ حکمت عملی ظاہر تھی۔ اس نے اپنے منشور پر عمل کرتے ہوئے سوشلسٹوں کے خلاف دہشتگردی کا بازار گرم کر دیا۔ اس تحریک کو چونکہ متعدد صنعت کاروں اور جاگیرداروں کے علاوہ فوج و پولیس کی بھی حمایت حاصل تھی۔ اس لیے اکتوبر 1922ء میں شاہ اٹلی نے اسے وزیر اعظم نامزد کر دیا۔ 1935ء میں اٹلی نے ایتھوپیا پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ مسولینی نازی جرمنی کے ہٹلر کے بہت قریب تھا اس لیے جون 1940ء میں اس نے جرمنی کے اتحادی کے طور پر دوسری جنگ عظیم میں شرکت اختیار کر لی اتحادیوں نے سسلی پر قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے اٹلی کی فوج ساکھ ختم ہوگئی۔ جولائی 1943ء میں فسطائیوں کی گرینڈ کونسل نے نہ صرف اسے استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔ بلکہ گرفتار بھی کر لیا۔ 15 ستمبر 1943ء کو جرمنی کے ہوائی جہاز اسے رہا کرا کے جرمنی لے گئے اور بعد ازاں اس نے شمالی اٹلی میں جمہوریہ فسطائیہ کے نام سے ایک متوازی حکومت قائم کر لی۔ اپریل 1945ء میں اسے اپنی داشتہ کے ساتھ فرار ہوتے

ہے گرفتار کیا گیا اور دونوں کو گولی مار دی گئی اور اس کی لاش گھسیٹ کر میلان لے جائی گئی جہاں اسے سڑکوں پر گھسیٹا گیا۔

Mutapa. see Mwenemuthpa

معتزلہ:
Muta'zzalah

خلافت بنوامیہ کے عہد کا ایک ایسا گروہ جو دینی تعلیمات کو عقل کی روشنی میں پرکھنے کو معیار قرار دیتا تھا۔ انہوں نے کچھ ایسے عقائد وضع کیئے جن سے جمہور مسلمانوں کو شدید اختلاف تھا۔ چنانچہ فریقین کے درمیان اختلافات کی خلیج حائل ہوگئی اور نوبت مناظروں تک پہنچی اور اس طرح مسلمانوں ہی میں ایک نئے طرز فکر نے رواج پایا۔ ابتدا میں اس فرقے کو راسخ العقیدہ علماء کی حمایت حاصل تھی بعد ازاں اس کے اندر بھی متعدد گروہ پیدا ہوگئے۔ معتزلہ فرقے کے اعتقادات نے عباسی خلفاء کو بھی متاثر کیا جس سے امام احمد بن حنبل اور دیگر بڑی راسخ العقیدہ شخصیات کے لیے مشکلات پیدا ہوگئیں۔ معتزلہ کے خیالات یہ تھے۔

(۱) انسان مجبور نہیں بلکہ مختار ہے اور اپنے افعال کو کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ مجبور محض ہے تو جزا و سزا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۲) قرآن کریم مخلوق ہے اور اس کے خیالات حضور نبی کریمؐ پر القا ہوئے تھے۔ ان خیالات کو حضورؐ نے الفاظ کا جامہ خود پہنایا۔

(۳) ذات باری کا کوئی جسم نہیں اور نہ ہی وجود ہے۔

اسی قسم کے خیالات کی وجہ سے جمہور اسلام کو اس فرقے سے اختلاف تھا۔

Mutiny, Indian
بغاوت ہند (1857ء):

11 مئی 1851ء کو علی الصبح جب بادشاہ ہند، بہادر شاہ ظفر نماز فجر سے فارغ ہوا تو اسے یہ خبر ملی کہ میرٹھ چھاؤنی میں انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کے بعد سوار اور پیادے دہلی آ کر جھروکہ شاہی کے قریب جمع ہوگئے ہیں۔ ان دیسی باغی سپاہیوں نے میرٹھ چھاؤنی میں ان کارتوسوں کے خلاف بغاوت کی تھی جن کے متعلق مشہور تھا کہ وہ سور یا گائے کی چربی میں لپٹے ہوئے ہیں۔ ان باغیوں نے دہلی پہنچ کر مغل بادشاہ کی حکمرانی کا اعلان کیا اور اس اعلان کے ساتھ بغاوت کی آگ دور دور تک پھیل گئی مگر یہ بغاوت یا جنگ آزادی جنرل نکلسن نے انگریز اور سکھ فوجوں کی مدد سے چار ماہ میں دبا دی اور 14 ستمبر کو کشمیری دروازہ توڑ کر دہلی میں قبضہ کر لیا۔ اور بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر کے رنگون جلا وطن کر دیا۔ مارچ 1852ء میں لکھنو پر بھی دوبارہ انگریزوں کا قبضہ ہوگیا۔ پھر اگست 1858ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کا خاتمہ کر کے ہندوستان کو تاج برطانیہ کے سپرد کر دیا۔ دہلی کی فتح کے بعد انگریز فوجوں نے خصوصاً مسلمانوں سے اور شہری آبادی سے خوفناک انتقام لیا۔ لوگوں کو بے دریغ اور بے وجہ محض شک کی بنا پر قتل کیا گیا۔ سینکڑوں کو پھانسی پر چڑھایا گیا اور ہزاروں نفوس

کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

مائیسینیائی تہذیب: Mycenaean Civilization

3000 ق م سے 9000 ق م کے درمیان فروغ پانے والی یونانی تہذیب جس نے مائیسینیائی میں فروغ پایا۔ منوئی Minoi تہذیب کے ٹکراؤ سے اس کا اثر ورسوخ اور سیاسی کنٹرول کریٹ تک پھیل گیا۔ مائیسینی لوگ بڑے جنگجو تھے۔ 1100 ق م تک اس تہذیب کے آثار کسی نہ کسی شکل میں یونان میں موجود تھے۔

دیومالا، اضامیات، اساطیریات: Mythology

دیوتاؤں کی کہانیاں۔ ان میں بسا اوقات عجیب وغریب مخلوق، طاقتور افراد یا بعض مذہبی عقائد سے منسلک یا منسوب کہانیاں شامل ہوتی ہیں۔ اضامیات میں اکثر مذہبی اور تہذیبی عناصر بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔

"N"

نباتائی:

Nabatean

عرب نژاد قوم جس نے 312 ق م سے 106 عیسوی تک فلسطین کے علاقے پیٹرا میں اپنی بادشاہت قائم کی تھی۔

نواب:

Nabob

ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازمین کو چڑانے کا نام۔ یہ اپنا مقدر سنوارنے کے بعد جاگیریں خریدنے کے لیے انگلستان واپس جاتے اور پارلیمنٹ کی نشستیں بھی حاصل کرتے۔ ان کی یہ دلچسپی تھی کہ وہ ہندوستان میں اصلاحات کے کام کو روک دیں۔

نادر شاہ درانی (1688ء۔1747ء):

Nadir Shah, Durrani

شاہ ایران۔ ایرانی شاہی خاندان افشار کا بانی۔ صفوی خاندان کی حکومت میں افغانوں اور ترکوں میں فتح حاصل کر کے طاقتور ہو گیا۔ پھر مقوی خاندان کو ختم کر کے خود تخت نشین ہو گیا۔ ہندوستان پر اس نے 1739ء میں ایک کامیاب حملہ کیا جس کے بعد بہت کچھ مال و زر بالخصوص کوہ نور ہیرا اور شاہجہان کا تخت طاؤس اپنے ہمراہ لے گیا۔ اس کی فتوحات سے ایران کو بہت وسعت حاصل ہوئی لیکن اس کے مرتے ہی اس کی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ ہندوستان سے واپسی پر خیوہ اور بخارا فتح کیے اور کردوں کی بغاوت فرو کرنے کے دوران افشار قبیلے کے افراد نے اسے اس کے خیمے ہی میں قتل کر دیا۔

ناگا:

Nagas, The

ہندوستان کی نژاد ادوی کے قدیم لوگ۔ سمدرا گپتا کے الہ آباد کے کتبے میں گاناپتی ناگا بادشاہ کا ذکر ملتا ہے۔

ناگاساکی:

Nagasaki

جاپان کے جزیرہ کیوشو Keosho کی بندرگاہ اور شہر جسے دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر ایٹم بم مار کر تباہ کر دیا گیا تھا۔ ناگاساکی کی اس وقت کی آبادی 212000 کی آبادی میں سے 73884 افراد ہلاک اور لاتعداد زخمی ہوئے تھے۔

ناگا قبائل:

Naga Tribes

یہ قبائل بھارت کے صوبہ آسام اور میانمر (برما) کے درمیان پہاڑی علاقے میں آباد ہیں اور ایک طویل عرصے سے اپنی علیحدہ اور خود مختار حکومت کا مطالبہ کر رہے ہیں مگر بھارت کی حکومت بڑی شدت سے ان کے اس مطالبے کو دبا رہی ہے۔ یہ ناگا قبائل اپنے آپ کو ہندوستانی قوم ملک سے الگ تصور کرتے ہیں اور مسلسل آزادی کا

معاہدہ کرنے پر مجبور ہوا۔ 1919ء میں جاپان نے کوریا سے مکمل طور پر اپنی حکومت قائم کر لی۔

Nanjing, Treaty of

نانجنگ معاہدہ (1842ء):

یہ معاہدہ چین اور برطانیہ کے درمیان جنگ افیون کے اختتام پر طے پایا تھا۔ یہ ان غیر مساوی معاہدوں میں سے ایک تھا جو جاپان اور اہل مغرب نے چین پر مسلط کیے۔ معاہدہ نانجنگ کی رو سے ہانگ کانگ برطانیہ کے حوالے کر دیا گیا اور شنگھائی، نگ اگرو (کینٹن)، ایموائی Xiamen اور دیگر کئی اہم چینی بندرگاہیں برطانوی تاجروں پر کھول دی گئیں۔ اس کے علاوہ اس معاہدے کی رو سے چین کو تقریباً 21 ملین ڈالر تاوان بھی برطانیہ کو ادا کرنا پڑا جو اس افیون کا معاوضہ تھا جو مزدوروں نے برطانوی تاجروں سے پکڑی تھی اس کے علاوہ اس خطیر رقم میں جنگ افیون میں ہونے والے اخراجات کا بھی معاوضہ ادا کیا گیا تھا حتیٰ کہ یہ جنگ چین کے خلاف خود برطانیہ نے شروع کی تھی۔ 1844ء میں ایسا ہی ایک معاہدہ کی رو سے چین کی بندرگاہیں امریکیوں پر بھی کھول دی گئی تھیں۔

Nanking, Rape of

نانکنگ کا قتل عام (1937ء):

دوسری چین و جاپان جنگ کے دوران چینی دارالحکومت نانکنگ میں جاپانیوں کی لوٹ مار اور قتل و غارت کو یہ نام دیا جاتا ہے۔ جاپانیوں نے اس شہر کو فتح کرنے کے بعد 40 ہزار سے 30 ہزار شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اور لاکھوں کی تعداد میں چینی خواتین کی بے حرمتی کے بعد انہیں بھی قتل کر دیا گیا تھا۔

Nanda Dynasty

نند شاہی خاندان:

اس شاہی خاندان کی بنیاد مہاپدما نے 362 ق م میں رکھی تھی۔ اس خاندان کے نو بادشاہ ہو گزرے ہیں۔ آخری بادشاہ دھانا نندا کو 322 ق م میں چندر گپت موریہ نے تخت سے اتارا تھا۔

Nantes, Edict of

فرمان نینٹیس:

فرانس کے بادشاہ شاہ ہنری چہارم (1553ء۔1610ء) کا جاری کردہ فرمان جس کا مقصد فرانسیسی پروٹسٹنٹوں کے حقوق کا تعین کرنا تھا۔

Napolan Bona Part

نپولین بوناپارٹ (1769ء۔1821ء):

مشہور فاتح یورپ، فرانسیسی جنرل اور بادشاہ۔ جزیرہ کارسیکا میں پیدا ہوا۔ پیرس اور برائن کے فوجی اسکولوں میں تعلیم پائی اور انقلاب فرانس کے دوران سو سے پہلی کامیابی تولون کے محاصرے (1793ء) میں پائی۔ اس کے بعد اٹلی میں جمہوری فوج کے کمانڈر کی حیثیت سے پے در پے فتوحات حاصل کیں اور قومی ہیرو بن گیا۔ 1797ء میں مصر میں برطانیہ کے خلاف ایک مہم کا کمانڈر بن کر گیا۔ 1799ء میں واپس پیرس آ گیا اور حکومت کا تختہ الٹ کر

خود کو قنصل اول بن گیا۔ انتظامیہ کی ابتری کو دور کر کے امن عامہ قائم کیا، مالی نظام میں اصلاح کی، ایک نیا ضابطہ قوانین مرتب کرایا اور تعلیم کو عام کرنے کا بندوبست کیا۔ 18 مئی 1804ء میں اپنے شہنشاہ ہونے کا اعلان کیا۔ 1805ء میں آسٹریا اور جرمنی کو شکست دی۔ اپنی بے اولاد بیوی کو طلاق دے کر آسٹریا کی شہزادی سے شادی کی۔ 1812ء جب وہ بام عروج پر تھا تو اس نے روس پر حملہ کر دیا جو اس کے لیے تباہ کن غلطی ثابت ہوا۔ ماسکو سے پسپا ہوتے ہوئے اس کی پوری فوج تباہ ہو گئی۔ 1813ء میں آسٹریا اور پروشیا نے روس کے ساتھ مل کر اسے لائپسرگ کے مقام پر شکست دی۔ وہ تخت سے دستبردار ہو گیا اور ایلبا کے جزیرے میں قید کر دیا گیا۔ مگر ایک سو دن کے بعد وہاں سے فرار ہو گیا اور فرانس واپس آ کر فوج جمع کر لی لیکن 1815ء میں اسے واٹرلو کے مقام پر شکست ہوئی اور اسے جزیرہ سینٹ ہلینا منتقل کر دیا گیا وہیں فوت ہوا۔

نپولین سوم (1808ء-1873ء): Napolean III

نپولین بونا پارٹ کا بھتیجا اور فرانس کا آخری بادشاہ۔ فرانس کا تخت حاصل کرنے کے لیے 1836ء اور 1840ء میں کوششیں کیں، مگر ناکام رہا۔ 1848ء کے انقلاب کے بعد جمہوریت پسندوں کی صف میں شامل ہو گیا اور فرانس کا صدر مقرر ہوا۔ 1851ء میں اس نے جمہوری آئین منسوخ کر دیا اور اپنے شہنشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ میکسیکو اور اٹلی کے معاملات میں مداخلت کی وجہ سے ملک میں مخالفت بڑھنے لگی اور 1870ء میں جب فرانس کو جرمنی کے مقابلے میں شکست ہوئی اور انقلاب آیا تو نپولین سوم نے بھاگ کر انگلستان میں پناہ لی اور وہیں فوت ہوا۔

ناصر، جمال عبدل (1918ء-1970ء): Nasser, Jamal, Abdel

مصر کی فوج میں کرنل اور بعد ازاں وزیر اعظم اور صدر 1952ء میں ناصر نے جنرل نجیب کے ساتھ مل کر شاہ فاروق کا تختہ الٹ دیا اور قوم پرستی اور اقتصادی ترقی کا نعرہ لگایا۔ ناصر عرب دنیا کا اپنے عہد کا سب سے بااثر راہنما تھا۔ مصر میں صدارت کے عہدے پر فائز ہونے کے بعد اس نے 1956ء میں نہر سویز کو قومیا لیا اور برطانیہ اور امریکہ جیسی طاقتوں سے ٹکر لی۔ روس کے ساتھ اس کے قریبی تعلقات تھے۔ 1967ء میں 6 روزہ عرب اسرائیل جنگ میں مصر کی شکست کے بعد جمال عبدالناصر نے استعفیٰ دیا مگر قومی اسمبلی نے اسے منظور نہ کیا۔

نیشنل اسمبلی: National Assembly

ایک فرانسیسی سیاسی ادارہ جو 1789ء میں اسٹیٹ جنرل کے اجلاس کے بعد اس کے خاتمے کے بعد وجود میں آیا۔ تیسری اسٹیٹ جنرل فرانس کے زیادہ تر عوام کی نمائندہ تھی جب کہ کلیسا اور اشرافیہ کی نمائندگی اس میں کم تھی۔ اسی تیسری اسٹیٹس جنرل نے 17 جون 1789ء کو خود کو نیشنل اسمبلی قرار دے دیا اور فرانسیسی عوام کا نمائندہ ادارہ بن گئی، قومی اسمبلی میں کلیسا اور اشرافیہ نے بھی شرکت کی۔ قومی اسمبلی کے ارکان نے حلف اٹھایا کہ جب تک ملک کے

پہلے آئین مرتب ہوئی وہ ساتھ رہیں گے۔ پھر 7 جولائی کو قومی اسمبلی نے اپنا نام تبدیل کر کے آئینی اسمبلی رکھا۔ پھر آئینی اسمبلی 30 ستمبر 1791ء کو توڑ دی گئی اور اس کی جگہ مقننہ آئینی اسمبلی نے لے لی جو 21 ستمبر 1792ء کو قانین میں بدل گئی۔

Nationalism

قوم پرستی:

سیاسی اور معاشرتی نظریہ، جس میں قومی بہبود کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ عموماً اس نظریہ کو بنظر استحسان نہیں دیکھا جاتا۔ کیونکہ اس میں قومی بہبود اور ترقی پر (تعصب کی حد تک) انتہا سے زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ گو صحیح تعریف ممکن نہیں۔ اس میں حب وطن، سیاسی اور اقتصادی اقدار کے احترام کا امتزاج ہے۔ انتہا پسند قوم پرستی انیسویں صدی میں پروان چڑھی اور متعدد قومی اور بین الاقوامی چپقلشوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ بعض اہل رائے اسے اس عالم کے لیے باعث منافرت گردانتے ہیں اور دوسرے باعث رحمت و ترقی سمجھتے ہیں۔

Nato. see North Atlantic Treaty.

Natural Law

فطری قوانین:

قدرت کے وضع کردہ قانونی اصول۔۔۔ اگرچہ مدت مدید سے نظریہ سازوں نے فطری قوانین کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے اور اکثر دلیل دی ہے کہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین اس کے ماتحت ہیں۔ تاہم فطری قانون کیا ہے اور اس کا ماخذ کیا ہے۔ اس کے بارے میں انہوں نے مختلف تاویلیں پیش کی ہیں۔ قدیم یونان میں ارسطو کو یقین تھا کہ فطری قوانین کی آگاہی کل عالم کو ہے۔ مثال کے طور پر قتل کا قانون، اور یہ قوانین غیر مبدل بھی ہیں۔ رواقی فلاسفہ یونان کا خیال تھا کہ فطری قوانین کی بنیاد معقول سوچ ہے۔ سینٹ تھامس اکیناس St. Thomas Aquinas کی دلیل یہ تھی کہ یہ قوانین بنی نوع انسان میں دانش الٰہیہ کا عکس ہیں۔ بہت سے مسیحی فلاسفہ کا ادعا یہ تھا کہ انسانی قوانین خدا کے تابع ہیں۔ بین الاقوامی قانون پر، جس کا مقصد خود مختار ریاستوں کے باہمی تعلقات کو باقاعدہ رکھنا ہے قانون فطرت کا بہت اثر ہے۔

Nazilsm

قومی اشتراکیت:

نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکر پارٹی۔ National Sozialistt Schem Duetsche Areiterpjriet کا مخفف نازی Nazi ہے۔ اس پارٹی کی بنیاد 1919ء میں رکھی گئی۔ اس پارٹی کا موقف ایڈولف ہٹلر کی آمریت پر منتج ہوا۔ یہ نظریہ عوام میں قومیت، چند ساعیت اور سرمایہ داری کی مخالفت کے ذریعے مقبول ہوا اور سرمایہ داروں نے بھی اس امید پر اس کی حمایت کی کہ وہ اس کے ذریعے جرمن اشتراکیوں اور کمیونسٹوں کی رد کر سکیں گے۔ اس کا لائحہ عمل ہٹلر نے اپنی کتاب Mein Kampf میں بیان کیا ہے۔ اس تحریک کی بنیاد اس اساس پر تھی کہ جرمن قوم و دیگر اقوام عالم کی نسبت نسلی برتری کی حامل ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی میں بڑھتے ہوئے

...فکر سے نے بھی اس تحریک پر اثر ڈالا۔ اس پارٹی کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ جرمنی کو دوبارہ کی شوکت و...
...1933ء میں اس پارٹی نے ہٹلر کے زیر قیادت جرمنی میں حکومت حاصل کی اور صرف پانچ سال بعد ہی...
...اپنے مقصد یعنی کو سامنے رکھتے ہوئے اقوام عالم سے جنگ شروع کر دی۔ جس کے نتیجے میں کروڑوں...
...جرمنی نے کامیابی حاصل کی مگر بعد ازاں اسے شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا جس کے بعد ہٹلر نے خود کشی کر لی...
...نازی تحریک ختم ہو گئی۔

نیبوکدنضر دوم (605ق م-562ء): Nebuchadnezzar II

عربی نام بخت نصر دوم، بابل کا بادشاہ تھا۔ اس نے زمانہ شہزادگی میں مصر فتح کیا۔ اپنے باپ نبوپولاسر کے بعد تخت نشین ہوا۔ 597ء میں یہودیوں کی بغاوت فرو کی۔ جب یہودی بغاوتوں سے باز نہ آئے تو بخت نصر نے یروشلم کو تباہ کر دیا اور چار ہزار یہودیوں کو گرفتار کر کے بابل لے گیا۔ اس کے عہد میں بابل کی سلطنت کی وسعت زیادہ تر قلعہ بندی اور تعمیرات پر خرچ کی گئی۔ اس کا محل بھی عجوبہ روزگار تھا۔ بابل کے معلق باغات بھی بخت نصر ہی نے تعمیر کرائے تھے۔ اس کے عہد میں بابل علوم، ادب اور تہذیب و تمدن کا بڑا مرکز تھا۔

Negritude

تفاخر سیاہ فامی:

یہ اصطلاح 1930ء میں وضع ہوئی اور جنگ عظیم میں اس کا استعمال ہوا۔ افریقہ اور بحیرہ کیریبین کے حبشی نژاد دانشوروں کا اپنی سیاہ فامی پر احساس فخر۔

Nehru, Jawahalal

نہرو، جواہر لال (1889ء-1964ء):

آزادی ہند کا بڑا راہنما اور بھارت کا پہلا وزیر اعظم (1947ء-1964ء) مشہور سیاسی راہنما موتی لال نہرو کے بیٹے تھے۔ الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ کیمبرج سے ایم اے کیا اور 1912ء میں بیرسٹری کی ڈگری لی۔ ہندوستان واپس آ کر الہ آباد میں وکالت شروع کی۔ سیاسی زندگی کا آغاز 1912ء میں بانکی پور میں کانگریس کے سالانہ اجلاس میں شرکت کر کے کیا۔ 1928ء میں سائمن کمیشن کے خلاف احتجاج کیا اور نہرو رپورٹ مرتب کی جس کے جواب میں قائداعظم نے اپنے چودہ نکات پیش کیے۔ 1930ء میں سول نافرمانی کی تحریک میں گرفتار ہوئے۔ 1942ء میں کانگریس کے سالانہ اجلاس منعقدہ بمبئی میں "ہندوستان چھوڑ دو" کی قرارداد پیش کی پھر گرفتار ہوئے۔ 9 مرتبہ آزادی ہند کے لیے قید کاٹی۔ 1947ء میں بھارت کی آزادی کے بعد بھارت کے پہلے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

Neolithic Age

عہد نوحجر:

عہد نوحجر کو مورخین نے تین ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

ا۔ دور تمدن 10 ہزار سال ق م سے 5 ہزار سال ق م۔

۲۔ دور ترقی 5 ہزار سال ق م سے 3 ہزار سال ق م۔
۳۔ دور طوکیت 3 ہزار سال ق م سے 2 ہزار سال ق م۔

عہد نو حجر میں انسان نے خوراک کے نئے ذرائع تلاش کر لیے تھے۔ اور وہ چمکدار پتھر یلے اوزار اور برتن بنانے لگا تھا۔ ظروف سازی کپڑا بننے اور نجاری کے پیشوں نے بھی فروغ پایا۔ کئی ایک جانوروں کو پالتو بنایا گیا اور زراعت نے بھی ترقی کی۔ 9000 ق م سے 6000 ق م کے درمیانی عرصے میں مشرق وسطی میں غذا کی پیداوار کی معیشت کو جو ارتقا ہوا اسے ایک محقق وی جی چائلڈ V.G Childe نے نو حجری انقلاب کا نام دیا ہے۔ چائلڈ کا خیال ہے کہ یہ انقلاب تہذیب کے ارتقا کا اولین اور اہم ترین زینہ ہے۔ جس کے بعد انسان نے شہر بسانے شروع کیے۔

Neoplatonism

نو افلاطونیت:

عظیم یونانی، رومی لادینی فلسفیوں میں سے آخری فلسفہ جسے اس نام سے اس لیے موسوم کرتے ہیں، کیونکہ یہ رواقی Stoic اور اپی کیوری تعلیمات کے رد کے ساتھ افلاطونی فلسفے کی طرف کسی حد تک رجعت تھی۔ اگرچہ بہت سے فلاسفہ خصوصاً فائیلو Philo اس کی جھلک پیش کر چکے ہیں لیکن فلاطینیس نے تیسری صدی میں نو افلاطونیت کی بنیاد رکھی یہ نظام فکر، حریف مادیت اور متصوفانہ تھا۔ نو افلاطونیوں کا عقیدہ تھا کہ ایک مطلق ماورائے ادراک الواحد یا وحدت ہے جس سے اس کائنات کی ہر شے تنزلات کے ذریعے صادر ہوتی ہے، نفس الٰہی الواحد سے صادر ہوتا ہے۔ روح کائنات نفس الٰہی سے یا اس کے نیچے سلسلہ وار خاص ارواح کا اور آخر کار مادی اشیا کا صدور ہوتا ہے۔ نو افلاطونیت کے بڑے بڑے پیروکار فورفریوس Porphyry آئی ایمیکس۔ پراکلس اور شہنشاہ جولین تھے اس فلسفے کا اثر و نفوذ قرون وسطی میں بدستور جاری رہا۔

Neo-Liberalism

نو آزاد خیالی:

یہ تحریک آزاد خیالی کا اعادہ نہیں بلکہ مختلف النوع خیالات کا ایسا پلندہ جسے مختلف سیاسی مصلحتوں کے تحت وقتاً فوقتاً استعمال کیا جائے۔ اس اصطلاح کی ایجاد کا سہرا واشنگٹن منتھلی کے ایڈیٹر چارلس پیٹرز کے سر بندھتا ہے۔ یہ اصطلاح اس نے دانشوروں اور سیاست دانوں کے متنوع گروہ کے ان خیالات کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی تھی جنہیں 1970ء کے عشرہ میں رواج حاصل ہوا تھا۔ امریکہ کی آزاد خیالی میں New Deal اور Greatsocity کے مراحل سے گزرنے کے بعد جو تعصبات پیدا ہو چکے تھے نو آزاد خیالی نے انہیں رد کر دیا تھا۔

Neo-Marxism

نو مارکیست:

مارکسزم میں جو اضافے زیادہ تر جنگ عظیم کے بعد اور خصوصاً مغربی دنیا میں ہوئے انہیں "نو مارکسیت" کا نام دیا جاتا ہے، نو مارکیسیت سے کلاسیکی مارکسیت میں خاصی ترامیم ہوئی اور اس کے ابتدائی دور میں اس پر

نوجوانوں Lukacs اور Gramsci بہت زیادہ اثر انداز ہوئے۔ لوکاس نے مارکسوف کے اس نظریے پر زور دیا اور بورژوائی عالمی نقطہ نظر کے بارے میں قابل ذکر تنقیدی تحقیق کی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ یہ نقطہ نظر کسی حد تک قابل قبول حد تک جامد ہے، نامکمل ہے اور معروضی ہے۔ گرامسی نے مارکسی نظریے کا نئے سرے سے تجزیہ کیا اور دانشوروں نے سیاست میں جو کردار ادا کیا اس کی اہمیت پر زور دیا۔ اس کے تجزیے میں سیاسی غلبہ کی اہمیت پر بھی بحث کی گئی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ایک ایسا عمل جس کے ذریعے پرولتاریوں نے ان تمام قوتوں کو جو سرمایہ داری کے مخالف تھیں۔ قیادت سنبھال لی اور ان کو آپس میں مربوط کر کے ایک سیاسی بلاک بنا دیا۔

نیرو (37ء-68ء):

Nero

رومی شہنشاہ نیرو کلاڈیلیس سیزر، ایگری پینا کا بیٹا تھا جو سیزر کلاڈیس کی ملکہ تھی۔ کلاڈیس نے ایگری پینا کی ترغیب پر نیرو کو اپنا متبنیٰ بنایا تھا۔ کلاڈیس کی وفات پر نیرو اس کا جانشین ہوا۔ جب ماں بیٹے میں ٹھنی تو ماں نے کلاڈیس کے بیٹے برٹینیکس کو تخت نشین کرانے کی سازش کی مگر نیرو نے برٹینکس کو زہر خورانی سے ہلاک کر دیا۔ نیرو نے اس وقت وحشیانہ روش اختیار کر لی جب وہ پاپیا سبینا نامی ایک عورت کے زیر اثر آیا جلد ہی اس سے نیرو نے شادی کر لی بعد ازاں نیرو نے اپنی ماں اور بیوی کو قتل کرا دیا۔ روما کی آتشزدگی کا ذمہ دار بھی مورخین نیرو کو ہی ٹھہراتے ہیں، مگر نیرو نے آگ لگانے کا الزام عیسائیوں پر تھوپ کر انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا تھا۔ نیرو کے شدید مظالم کی وجہ سے اس کے خلاف محلاتی سازشیں ہونے لگیں ایک ایسی ہی سازش کے انکشاف کے بعد نیرو نے اپنے استاد مشہور فلسفی سینیکا اور اپنی ملکہ پاپیا کو بھی موت کے گھاٹ اتروا دیا۔ 68ء میں ایک سازش اس کے خلاف کامیاب ہونے والی تھی کہ اس نے خودکشی کر کے اپنی زندگی کو ختم کر لیا۔ نیرو کے عہد میں برطانیہ میں ملکہ بوڈیکا نے رومیوں کے خلاف بغاوت کی تھی۔

نیوسکی الیگزینڈر سینٹ:

Nevsky, Alexander, Saint

نواگراڈ کا نواب (1236ء-1252ء) کیف کا اور ولاڈیمیر کا حاکم اعلیٰ الیگزینڈر نے روسیوں کی سویڈن کے خلاف جنگ نیوا neva (1240ء) میں قیادت کی اسی وجہ سے وہ نیوسکی کے لقب سے مشہور ہوا تھا۔ جرمن ٹیوٹونک نائٹس کے خلاف بھی وہ جھیل چپنس Peipus کے کنارے کامیاب رہا۔ اس کے علاوہ اس نے مشرقی سمت میں بھی پیشقدمی کی۔ 1240ء میں اپنے والد کی وفات کے بعد وہ اپنے بھائی اینڈریو کے ساتھ منگول خانوں کی سلطنت کے دورے پر گیا اور اس کے ساتھ تعاون کیا۔ 1252ء میں جب اینڈریو نے منگولوں کے خلاف سازش کی تو اسے ولادی میر کی حکمرانی سے معزول کر کے الیگزینڈر وہاں کا بھی حاکم بن گیا۔ اس نے منگولوں سے تعاون جاری رکھا مگر اس کے ساتھ ساتھ رشیا کو بھی مستحکم کرتا چلا گیا۔ اور نئی قلعہ بندیاں کیں اور کلیسا تعمیر کیئے۔ 1263ء میں الیگزینڈر کی وفات پر وشیا ایک بار پھر چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گیا۔ جوزف اسٹالن نے نیوسکی کو قومی ہیرو قرار دیا تھا جب کہ وہ جنگ عظیم دوم میں جرمنی کے خلاف روس کا دفاع کر رہا تھا۔ اس نے الیگزینڈر کے

تیرہویں صدی میں روس کے دفاع کو اسی الفاظ میں یاد کیا تھا۔

New Imperialism

نو سامراجیت:

سامراجیت، سرمایہ دار کے زیادہ منافع حاصل کرنے کے لیے خام مال کی منڈیوں پر قبضہ کرنے یا اپنی مصنوعات کی ملکیت کے لیے دوسرے ملکوں پر براہ راست قبضے کا نام ہے۔ یا غیر اخلاقی ہتھکنڈوں سے کام لیتے ہوئے دوسرے ممالک کو سیاسی اور معاشی طور پر اپنا محکوم بنالینا ہے۔ سامراجیت کی اصطلاح سب سے پہلے انیسویں صدی کے آخر میں استعمال ہوئی تھی۔ اس کا مقصد قرون وسطی کی سلطنتوں اور دور جدید کی سلطنتوں میں فرق واضح کرنا تھا۔

نو سامراجیت انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں یورپ کی سامراجیت کے بیسویں صدی کے آغاز تک پھیلنے کے لیے مستعمل ہے۔ اس دور میں مغرب کی سب سے بڑی سامراجی طاقت برطانیہ تھا۔

Newin, U

نی ون یو (1911ء-2002ء):

برما کا ایک فوجی جرنیل اور آمر جو 1958ء سے 1962ء تک برما کا وزیر اعظم تھا۔ 1962ء میں اس نے جمہوری حکومت کا تختہ الٹ دیا اور ملک کا نام سوشلسٹ ڈیموکریٹک آف دی یونین آف برما رکھا اور ملک میں ایک پارٹی کی حکومت کا نظام نافذ کر دیا۔ جنرل نی ون کا طویل دور حکومت جہاں اقتصادی تنزل کا دور تھا وہیں یہ سیاسی طور پر ایک تاریک دور بھی تھا۔ جنوب مشرقی ایشیا کا خوشحال ملک برما اس دور میں دنیا کا غریب ترین ملک بن گیا۔ 1988ء میں جنرل نی ون نے بہت سے سرکاری عہدوں سے استعفیٰ دے دیا مگر اقتدار کو اپنے ہاتھ میں رکھا۔ اسے 2002ء میں اس کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا اور اسی سال اس نے وفات پائی۔

New Model Army

نیو ماڈل آرمی:

انگلستان کی خانہ جنگی کے دوران قائم ہونے والا فوجی ادارہ (1642ء) نیو ماڈل آرمی ایک منظم فوج تھی۔ اس کی تنظیم ان لوگوں نے کی تھی جو خاندانی ''سلسلہ ملوکیت'' کے خلاف تھے اور اپنی قابلیت پر بھروسہ کرتے تھے۔ اس فوج کا پہلا کمانڈر تھامس فیئر فیکس تھا جب کہ اس کا سیکنڈ ان کمانڈ آلیور کرام ویل جو اس عہد کا سب سے قابل فوجی جرنیل تھا اور جس نے شاہی فوج کو شکست دی تھی۔

New Monarchy

نئی ملوکیت:

1870ء میں اس اصطلاح کا سب سے پہلا استعمال جے آر گرین نے کیا اور اس وقت سے اس کا اطلاق ٹیوڈور بادشاہت پر کیا جاتا ہے خاص طور پر ہنری ہفتم کے دور پر۔ اس کا مقصد ان رجحانات کو آشکارا کرنا تھا جو مرکزیت، مطلق العنانیت اور آئینی تبدیلیوں سے متعلق تھے۔

نومسلم: **New Muslims**

یہ نام خاص طور پر ان منگول حملہ آوروں کے ایک گروہ کو دیا گیا جس نے 1292ء میں اسلام قبول کیا۔ یہ لوگ کلوغاری اور دہلی کے قریب دیگر دیہاتوں میں آباد ہوئے تھے۔ چونکہ منگول حملے ابھی جاری تھے اس لیے ان نو مسلموں پر بھی شک کا اظہار کیا گیا۔ سلطان علاؤالدین خلجی کے عہد میں 1297ء کے قتل عام میں ان نومسلموں کا قلع قمع کر دیا گیا۔

New Testament. see Bible

نئی دنیا: **New World**

براعظم امریکہ کا نام جسے 1492ء میں کرسٹوفر کولمبس نے دریافت کیا تھا۔

نیوٹن آئزک (1642ء-1727ء): **Newton, Isaac**

انگریز ماہر طبیعیات اور ریاضیات و فلسفہ، روشنی پر اپنے تجربات کے دوران اس نے سفید روشنی کو طیف کے رنگوں میں تحلیل کرنے اور ان رنگوں کو ملا کر پھر سفید روشنی میں تبدیل کرنے کا تجربہ کیا۔ انعکاسی دوربین کی ایجاد کا سہرا بھی اسی سائنسدان کے سر بندھتا ہے۔ اس کے حرکت کے قوانین بھی سائنس کی دنیا میں بہت مشہور ہیں جو اس نے اپنی تصنیف "پرنسپیا" میں درج کیے تھے۔ دوبار پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہوا۔ اس عرصہ کے دوران اس نے صرف ایک مرتبہ بات کرنے کے لیے منہ کھولا اور وہ بھی کھڑکی کو کھلوانے کے لیے کہ گرمی اور حبس بہت تھا۔

نائسفورس اول (م-811ء): **Nicephorus I**

بازنطینی شہنشاہ جو 802ء سے 811ء تک حکمران رہا۔ یہ ہارون الرشید کا ہم عصر تھا۔ ہارون رشید کے ساتھ اس کی جنگ بھی ہوئی تھی۔ عرب تذکرہ نگار اس کا نام نقفور لکھتے ہیں۔ اس نے ہارون الرشید کی باج گزار بازنطینی ملکہ کو تخت سے معزول کر کے خود اقتدار پر قبضہ کیا تھا اور ہارون الرشید کو دھمکی دی تھی کہ اب اس کو خراج ادا نہیں کیا جائے گا ہارون الرشید نے اس خط کے جواب میں لکھا تھا کہ جو کچھ ہوگا وہ تم خود دیکھ لو گے۔

نکولس دوم، آخری زار روس (1868ء-1918ء): **Nicholas II**

نکولس دوم، زار الیگزینڈر سوم کا بیٹا تھا اور روس کا آخری زار۔ اس نے 1894ء سے 1917ء تک حکومت کی۔ وہ اپنے عہد میں شورش پسند انقلابیوں اور جمہوریت پسندوں کی مخالفت کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی مطلق العنانی پر قائم رہا۔ اس نے عالمی امن کے لیے کوششیں کیں تاہم روس کو جنگ جاپان و روس سے باز نہ رکھ سکا اور اس جنگ کے ذلت آمیز انجام کے نتیجے میں اس کے خلاف شدید بغاوتیں رونما ہوئیں جنہیں انقلاب 1905ء کا نام دیا جاتا ہے۔ جنوری 1905ء میں مزدوروں کے ایک مجمع پر زار کے ونٹر پیلس کے سامنے گولی چلائی گئی اس واقعہ کو روس کی

تاریخ میں "خونی اتوار" کہتے ہیں۔ اس واقعہ سے حالات نے پلٹا کھایا اور بالآخر 1917ء میں آنے والے انقلاب کی وجہ سے زار نکولس دوم کو تخت سے دستبرداری اختیار کرنا پڑی۔ 16 جولائی 1918ء کو بالشویکوں نے اسے خاندان کے اہل خانہ کے ساتھ ایک تہہ خانے میں قتل کر دیا۔

Nicomedia

نکومیڈیا:

ایشیائے کوچک (ترکی) کا ایک قدیم شہر۔ اس کا جدید نام ازمیر ہے۔ 258ء میں اسے وزگاتھوں نے تاراج کیا تھا۔ شہنشاہ ڈائیوکلیشن نے اس مشرقی دارالسلطنت کی حیثیت سے منتخب کیا تھا مگر بہت جلد اس کی جگہ قسطنطنیہ نے لے لی تھی۔

Nightingale, Florence

نائٹنگل، فلورنس (1820ء۔1910ء):

جدید نرسنگ کی بانی لیمپ والی خاتون۔ اٹلی کے شہر فلورنس میں پیدا ہوئی۔ بچپن انگلستان میں گزرا۔ پیرس میں نرسنگ کی تعلیم پائی جنگ کریمیا میں 38 نرسوں کو لے کر کریمیا گئی۔ اس جنگ میں اس خاتون کی کوششوں سے جو راتوں کو لیمپ کی روشنی میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کی وجہ سے لیمپ والی خاتون کہلاتی تھی۔ زخمی سپاہیوں کی شرح اموات (42 فی صد) سے کم ہو کر صرف دو فی صد رہ گئی۔ واپس برطانیہ آ کر لندن کے تھامس ہاسپٹل میں نرسوں کی تربیت کا ادارہ کھولا۔ جس کا نام نائٹنگل نرسنگ ٹریننگ سنٹر رکھا گیا۔

Nile Valley

وادی نیل:

دریا کے ساتھ ساتھ کئی میل کا زرخیز علاقہ جو اس دریا کی وجہ سے سرسبز ہے۔ دریائے نیل وسطی افریقہ سے شمال کی سمت میں بہتا ہوا بحر روم میں جا گرتا ہے۔ اس دریا میں ہر سال آنے والا سیلاب اپنے ساتھ زرخیز تلچھٹ لاتا ہے جو زیر آب آنے والے علاقوں کی سرسبزی میں اضافہ کر دیتا تھا۔ اس کے علاوہ دریا نیل میں جہاز رانی بھی کی جاتی ہے۔ دریائے نیل کی اسی وادی میں اولین انسانی تہذیبوں میں سے ایک نے جنم لیا تھا۔

Ninety Five Theses

پچانوے نکات (1517ء):

مارٹن لوتھر بانی پروٹسٹنٹ فرقہ نے رومن کیتھولک عقائد کے خلاف خصوصی اور پوپ کے خلاف عمومی طور پر جو دستاویز مرتب کی وہ اس کے 95 احتجاجی نکات تھے جن کے ساتھ ہی کلیسا میں اصلاح کا کام شروع ہو گیا۔ اس دستاویز کا نام Disputation on the Powerand Efficacy of Indulgences کو معافی ناموں کی خرید و فروخت کے غلط استعمال کے متعلق تھی۔ پوپ کی طرف ہر چھوٹے بڑے گناہ کی معافی کے لیے ایک خاص فیس مقرر تھی۔ معافی ناموں کی فروخت اس زمانے میں کلیسا کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ تھا جو بہت سی قباحتوں کو جنم دیتا تھا۔ مارٹن لوتھر کے ان پچانوے نکات نے کلیسا کو اس معاملے میں اتنا بھرپور چیلنج کیا کہ پوپ کی طرف سے حکم نامہ جاری کیا گیا کہ مارٹن لوتھر اپنی اس غلطی کا کھلے عام اعتراف کرے۔ مارٹن لوتھر کے ایسا کرنے

سے انکار کے ساتھ ہی اسے دائرہ مسیحیت سے خارج کر دینے کا اعلان کر دیا گیا جس کے ساتھ ہی اس کی سیاسی اصلاحات کا آغاز ہو گیا۔

نینوہ:

Nineveh

عراق کے موجودہ شہر موصل کے بالمقابل دریائے دجلہ کے کنارے ایک قدیم شہر جو سلطنت آشوریہ کا دارالسلطنت تھا۔ تگلت پلیسر اور اشوربنی پال کے عہد میں یہ شہر بام عروج پر تھا۔ 612ق م میں اہل میدیس اور کلدانی بابلیوں کے ہاتھوں نینوہ کی سلطنت آشوریہ کا خاتمہ ہو گیا۔ انیسویں صدی کے وسط میں جو اثریاتی کھدائیاں شروع کی گئیں ان سے معلوم ہوا کہ اس شہر کا طول 3 میل سے زائد تھا۔ کئی محل کھود نکالے گئے جو آشوری بادشاہوں کے تعمیر کردہ تھے۔ ان کے علاوہ خط میخی کی الواح پر مشتمل ایک بڑا کتب خانہ بھی دریافت ہوا۔ اس شہر کا ذکر بائبل کی کتاب دوم میں آیا ہے۔ اس شہر کو بابلی حکمران نبوپولاسر نے تباہ و برباد کیا تھا۔

نروان:

Nirvana

بدھ مت کی اصطلاح میں نجات حاصل کرنا۔ لغوی معنی بجھا دینا یعنی مکتی حاصل کرنے والے کا اپنے جذبات اور خواہشات کو ختم کر دینا گویا بدھوں کی نہیں اصطلاح ہے، لیکن ویدانت میں بھی برہما کے وصال کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

رچرڈ نکسن ایم (1913ء۔1994ء): **Nixon, Richard M**

امریکہ کا تینتسواں صدر (1969ء۔1974ء) نکسن نے صدر آئزن ہاور کے عہد صدارت میں نائب صدر کے فرائض منصبی ادا کیے تھے۔ پھر بعد ازاں وہ خود صدر کے عہدے پر فائز ہو گیا۔ اپنی پہلی صدارتی ٹرم میں صدر نکسن کی خارجہ پالیسی کامیاب رہی۔ 1972ء میں اس نے پاکستان کی مدد سے سوشلسٹ جمہوریہ چین کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے اور نکسن پہلے امریکی صدر تھے جو چین کے سرکاری دورے پر گئے۔ اگلے سال صدر نکسن نے سوویت یونین کا دورہ بھی کیا اور ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کا معاہدہ سالٹ کیا۔ 1973ء میں صدر نکسن نے امریکہ کو ویت نام کی جنگ سے بھی نکال لیا۔ اور سوویت یونین کے صدر لیونڈ برژنیف کے ساتھ ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کے معاہدے پر دستخط کیے۔ صدر نکسن کی دوسری صدارتی ٹرم کے دوران واٹر گیٹ سکینڈل کا معاملہ ابھرا جو صدر نکسن اور ان کے قریبی ساتھیوں کا ایک غیر قانونی معاملہ تھا۔ جو ایک نقب زنی کے متعلق تھا۔ جو ڈیموکریٹک پارٹی کے ہیڈ کوارٹر میں کی گئی تھی۔ اسی اسکینڈل کی بنا پر صدر نکسن کو مستعفی ہونا پڑا۔

نظام شاہی خاندان: **Nizam Shahi Dynasty**

اس خاندان کی بنیاد ملک احمد نے 1490ء میں رکھی تھی۔ یہ بہمنی خاندان کی حکومت کے خلاف ایک کامیاب بغاوت کا نتیجہ تھا۔ 1637ء میں نظام شاہی کو مغلیہ سلطنت میں شامل کر لیا گیا تھا۔

Nkrumah, Kawame

نکرومہ کوامے (1909ء۔1971ء):

گھانا کا وزیر اعظم (1957ء) اور کنونشن پیپلز پارٹی کا لیڈر ریاست ہائے متحدہ میں تعلیم پائی گولڈ کوسٹ کا وزیر اعظم (1952ء، 1957ء) گولڈ کوسٹ کے لیے درجہ مستعمرات کے لیے تحریک کی قیادت کی۔ 1960ء میں گھانا کو جمہوریہ قرار دیا گیا تو نکرومہ ملک کا صدر بن گیا۔ 1964ء کے ریفرنڈم کے ذریعے اس نے ملک میں یک جماعتی آمریت قائم کر دی۔ 1966ء میں جبکہ وہ چین میں تھا اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اس نے گنی میں پناہ لی۔ گنی کے صدر سیکوطورے نے اسے ملک کا مشترکہ سربراہ قرار دیا۔ اس نے 1971ء میں رومانیہ کے کینسر میں مبتلا ہو کر وفات پائی۔ اس کے جسد خاکی کو گھانا میں دفن کیا گیا۔

Nicholson Renald Alen (1868ء۔1945ء):

نکلسن رینالڈ ایلن

بیسویں صدی کا ایک نامور مستشرق جو عربی اور فارسی کا بہت بڑا عالم تھا اور تقریباً تیس سال کیمبرج یونیورسٹی کے ساتھ وابستہ تھا اس کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مولانا رومی کی شہرۂ آفاق مثنوی کو انگریزی ترجمہ کے ساتھ تمام و کمال شائع کرنا ہے۔ اس طرح اس نے تصوف کی عظیم ترین کتاب ''کشف المحجوب'' کا بھی انگریزی ترجمہ کیا عربی ادبیات اور علامہ اقبال کی مثنوی اسرار خودی کا ترجمہ بھی کیا اور علامہ موصوف کے فلسفہ کو اہل مغرب میں متعارف کرایا۔ نکلسن کا ایک اور بڑا کارنامہ مسلمان شاعروں، مصنفوں اور صوفیوں کو اہل مغرب میں متعارف کرانا تھا۔

No. Theator

نوتھیٹر:

جاپانی ڈرامہ کی ایک قسم جس کی نشوونما پندرہویں صدی میں ہوئی۔ نو بڑی علامتی اور مرصع انداز کے خوش وضع ڈرامے تھے جو ابتدائی اور سادہ ڈراموں سے نشوونما پا کر ابھرے تھے۔ یہ سادہ ڈرامے چودھویں صدی میں اشی گاگا شوگن کے دربار میں پیش کیئے جاتے تھے۔ یہ ڈرامے اسٹیج پر ایک موٹر لباس والا اداکار اپنے معاون کے ساتھ پیش کرتا تھا۔

Nobel, Alfred Bernhard (1833ء۔1896ء):

نوبیل، الفریڈ برنہارڈ

سویڈن سے تعلق رکھنے والا ایک کیمسٹ، انجینئر اور موجد جس نے ڈائنامیٹ ایجاد کیا تھا۔ اس نے طبیعیات، کیمیا، طب، فعلیات، ادب اور بین الاقوامی امن کے فروغ کے لیے سالانہ انعامات عطا کرنے کے لیے ازروئے وصیت ایک فنڈ قائم کیا تھا۔ جس کے سرمائے سے 1901ء سے بین الاقوامی بنیاد پر ایک مجلس اس کے نام پر نوبیل انعامات عطا کرتی ہے۔ یہ مجلس خود نوبیل نے نامزد کی تھی۔

Nobel Prizes

نوبیل پرائز:

ڈائنامیٹ کے موجد نے اپنی ایجاد سے کمائے ہوئے منافع سے مرتے وقت اپنی تمام جائیداد مالیت نوے

کھا ار سے ایک فنڈ قائم کرنے کی وصیت کی تھی۔ اور سرمایہ کاری سے ملنے والے منافع کو پانچ شعبوں علم طبیعیات، علم کیمیا، علم الاعضا، طب، ادب اور قیام امن میں اہم کارنامہ انجام دینے والے افراد کو انعام کے طور پر دینے کا اعلان کیا تھا۔ یہ انعامات 1901ء سے ہر سال متواتر دیئے جاتے ہیں۔ علم کیمیا، طبیعیات اور معاشیات کے انعامات کا فیصلہ سویڈن کی رائل اکیڈمی آف سائنس کرتی ہے جب کہ طب، علم الاعضا، اور دیگر 9 شعبوں کے انعام کا فیصلہ کیرولین انسٹی ٹیوٹ اسٹاک ہام، ادب کے انعام کا فیصلہ سویڈش اکادمی آف لٹریچر، امن کے انعام کا فیصلہ ناروے کی پارلیمنٹ کی پانچ رکنی کمیٹی کرتی ہے۔ نوبل انعامات کا سلسلہ 1901ء میں شروع کیا گیا تھا۔ سنہ 1968ء میں معاشیات کے شعبے میں خدمات انجام دینے والوں کو بھی یہ انعام دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

اشرافیہ، طبقہ اعلیٰ:

Nobility

اشرافیہ کا اعلیٰ طبقہ۔ یہ اصطلاح لاطینی زبان کے لفظ "Nobilis" سے مشتق ہے جس کے معنی "Well _ Known" کے ہیں۔ جمہوریہ روما میں اشرافیہ موروثی ہوتی تھی۔ اگرچہ کوئی بھی شخص اپنی ثروت اور کارناموں کی وجہ سے اشرافیہ میں شمولیت اختیار کر سکتا تھا۔ ازمنہ وسطیٰ کے یورپ میں Nobility اور Aristocracy تاہم صرف موروثی ہوتی تھی اور کوئی اور شخص اس طبقے میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔

نوک ثقافت:

Nok Culture

لوہے کے زمانے کی نائیجیریا کی ثقافت۔ نوک نوادرات کا تعلق 500 ق م سے 200 ق م تک ہے۔ اس معاشرے میں انسانوں اور جانوروں کے بتوں کے علاوہ لوہے اور پتھر کے اوزار بھی بنائے جاتے تھے۔ نوک معاشرے کی بنیاد زراعت اور تجارت پر تھی۔ کچھ ماہر بشریات کا خیال ہے کہ لوہے کا استعمال اسی افریقی معاشرے سے دنیا کے دوسرے علاقوں تک پہنچا تھا۔

نوم:

Nome

قدیم بادشاہت کے زمانے میں مصر کی ایک انتظامی تقسیم 2575 ق م۔2130 ق م) میں ملک کو مختلف نوموں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ یہ انتظامی تقسیم مصر کی مسلم فتح کے زمانے تک رائج تھی۔

تحریک عدم تعاون (1919ء۔1920ء):

Non Cooperation Movement

برصغیر پاک و ہند میں یہ تحریک موہن داس کرم چند گاندھی نے 1919ء۔1920ء میں شروع کی تھی۔ اس کا مقصد انگریزوں کی حکومت کو مجبور کر کے آئینی اصلاحات کا نفاذ کرانا تھا جن کی کانگریس خواہشمند تھی۔ یہ تحریک 1924ء تک جاری رہی۔ اس تحریک کے دوران سرکار ملازمتیں چھوڑ دیں گئیں، سرکاری اعزازات واپس کر دیئے گئے۔ غیر ملکی مال کا بائیکاٹ کیا گیا۔ اور یہاں تک کہ غیر ملکی اشیا کو جلا دیا گیا۔

نارمن فتوحات:

نارمن دسویں صدی میں ابھرے اور انہوں نے نارمنڈی کو فتح کیا۔ ولیم ڈیوک آف نارمنڈی (ولیم اول) نے 1066ء میں ہیرلڈ کو شکست دے کر انگلستان کی تسخیر کی اور گیارہویں صدی کے آخر میں اٹلی پر اپنا تسلط قائم کیا۔ 1130ء میں انہوں نے سسلی کے مسلمان حکمرانوں کو شکست دے کر سسلی کی نارمن بادشاہت قائم کی اور یوں وہ تیزی سے یورپ کی ایک بڑی طاقت بن گئے۔

Normandy Campaign

نارمنڈی کی مہم (1944ء):

یہ مہم دوسری جنگ عظیم کے دوران اتحادیوں کے یورپ کی تسخیر کے منصوبے کے تحت شروع کی گئی تھی۔ 6 جون 1944ء کو ڈی ڈے D-Day قرار دے کر برطانوی، امریکی اور کینیڈا کی افواج فرانس کے علاقے نارمنڈی میں پانچ ساحلی مقامات میں اتریں۔ اتحادی افواج نے جرمنوں کی اعلیٰ کمانڈ کو اسی بارے میں لاعلم رکھنے کے لیے یہ اتحادی حملہ کسی نامعلوم مقام پر شروع کیا تھا۔ مختلف مقامات پر رخ پھیر کر حملہ کیا گیا۔ پیراٹروپس نے نارمنڈی میں اتر کر مختلف مقامات پر ریلوے لائن اور دیگر ذرائع رسل و رسائل کو نقصان پہنچایا۔ جرمن افواج نے شدید مزاحمت کی مگر اتحادیوں کی یہ عسکری مہم کامیاب رہی اور اتحادی براعظم یورپ میں قدم جمانے میں کامیاب ہو گئے۔ نارمنڈی میں کامیابی کے بعد اتحادی افواج پورے فرانس میں پھیل گئیں۔

Normans

نارمن:

یہ سیکنڈے نیویا کے وہ وائی کنگ باشندے تھے جو نویں اور دسویں صدی کے دوران کے فرانس کے شمال مغربی علاقوں میں آباد ہو گئے تھے۔ 1066ء میں ولیم اول کی فتح انگلستان کے بعد یہ انگلستان میں اپنی سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ 1130ء میں نارمن بادشاہ رابرٹ دوم نے سسلی میں نارمن بادشاہت قائم کی تھی۔ نارمنوں کی یہ خصوصیت تھی وہ جو معاشرے فتح کرتے تھے بہت جلد ان میں گھل مل جاتے تھے۔ اور ان ممالک میں انہوں نے تعمیراتی اور عسکری اختراعات بھی کیں تھیں۔

Nato (North Atlantic Treaty Organization)

نیٹو:

شمالی اوقیانوس کا معاہداتی ادارہ۔ ایک دفاعی معاہدہ جو 4 اپریل 1949ء کو امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، فرانس، نیدرلینڈ، بیلجیئم، لکسمبرگ، اٹلی، ناروے، ڈنمارک، آئس لینڈ اور پرتگال کے مابین طے پایا تھا۔ یونان اور ترکی 1950ء میں مغربی جرمنی اور اسپین 1955ء میں اس میں شامل ہوئے تھے۔ اس کا انصرام سپریم کونسل اور اسٹاف کے ذریعے ہوتا تھا۔ جس کا سربراہ سیکرٹری جنرل ہوتا تھا۔ 1951ء سے 1957ء تک لارڈ ہسٹنگز اسے 1957ء سے ہنری سپاک سیکرٹری جنرل بنے۔ فوجی انتظامات سپریم کونسل کے کمانڈر کے تحت ہوتے تھے۔ 1950ء سے 1952ء تک ہنری آئزن ہاور 1952ء سے 1953ء تک جنرل میتھو اس کے کمانڈر رہے۔ 1963ء میں چین

کے ساتھ سرحدی تنازعات کے بعد جب امریکہ برطانیہ نے بھارت کو سیٹو میں شامل کیا تو پاکستان عوام کا اعتماد اس فوجی معاہدے پر کم ہوتا چلا گیا۔

نوٹرے ڈیم کیتھڈرل:

Notre Dame Cathedral

پیرس کا مشہور کیتھڈرل۔ اس مقام پر ابتدا میں ایک رومی معبد تھا اور بعد ازاں یہاں دو مسیحی گرجا تعمیر کیے گئے تھے۔ ان گرجوں کو یہ کیتھڈرل تعمیر کرنے کے لیے مارس اے رکل نے مسمار کر دیا تھا۔ اس کیتھڈرل کی تعمیر 1163ء میں شروع ہوئی اور تقریباً 1230ء میں اختتام کو پہنچی۔ اصل نقشے میں جو کس تھے، وہ توام میناروں پر نہیں لگائے گئے۔ انقلاب فرانس کے دوران بلوائیوں نے اس کیتھڈرل کے مغربی رو کار کے مجری مجسمے وغیرہ تباہ کر دیئے تھے۔ 1845ء میں ان کی بحالی کا کام شروع کیا گیا۔ نوٹرے ڈیم کے کیتھڈرل میں گوتھک طرز تعمیر نمایاں ہے۔

نوبیا یا نوبہ:

Nubia

شمالی، مشرقی افریقہ کا ایک ملک۔ نیل کی آبشاروں نزد اسوان سے خرطوم واقع سوڈان تک پھیلا ہوا ہے۔ آٹھویں صدی ق م میں اہل نوبیہ مصر پر تھوڑی مدت کے لیے حکمران رہے۔ نوبہ اس قبیلے کے نام پر اس ملک کا نام رکھا گیا۔ جو تیسری صدی میں یہاں آباد ہوا تھا۔ اس قبیلے کا نام نوباتی تھا۔

انیسویں صدی میں محمد علی، والئی مصر نے اس علاقے کو فتح کیا تھا۔ بعد کے زمانے میں مصر میں اسوان ڈیم کی تعمیر سے نوبہ کی یادگاروں کو بچانے کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس عالمی ادارے کی بیس سالہ کوششوں سے 10 مارچ 1980ء کو نوبہ کے تمام آثار کو جزیرہ ایلیکیا میں منتقل کر دیا گیا۔ ان آثار میں ابو سمبل کا معبد بھی شامل تھا۔

ایٹمی ہتھیاروں کی تخفیف:

Nuclear Disarmament

ایٹمی ہتھیاروں کی تخلیق کے زمانے ہی سے ان میں تخفیف کے حامی افراد البرٹ آئن اسٹائن، البرٹ شوازر اور برٹرینڈ رسل نے کوشش کی تھیں جو ایٹمی ہتھیاروں کو محدود کرنے کی کوشش کیں تھیں۔ 1963ء میں Nuclear Test Ban Treaty اس سمت میں پہلا عملی قدم تھا جو اٹھایا گیا۔

1980ء کی دہائی میں امریکی عوام کو ایٹمی اسلحہ کی فراوانی پر جو تشویش لاحق تھی اس میں اضافہ اس وجہ سے ہوا کہ صدر ریگن کے برسر اقتدار آنے کے بعد تخفیف اسلحہ کی کوششوں میں کمی واقع ہوئی تھی اور امریکہ اور روس کے تعلقات میں سرد مہری آ گئی تھی۔ چنانچہ اس بنا پر تخفیف ایٹمی اسلحہ کے لیے Nuclear Freez Movement کا آغاز ہوا اور ایٹمی اسلحہ کو منجمد کرنے کے لیے کوششوں کا آغاز ہوا اور اس کے لیے کئی قراردادیں پیش کی گئیں اور 1990ء کی دہائی میں امریکہ اور روس نے اپنے ایٹمی اسلحے کے ذخائر میں کمی کی تھی۔

نورمبرگ ٹرائیلز (1945ء-1946ء):

Nurem Berg Trials

جنگ عظیم دوم میں جنگی جرائم میں ملوث نازی اور محوری افراد اور اداروں کے خلاف جرمنی کے شہر نیورمبرگ میں بین الاقوامی ملٹری ٹریبونل کے تحت مقدمات چلائے گئے۔ ایسے بہت سے لوگوں پر بھی بارہ مقدمات چلے تھے جن کا تعلق فوج، مختلف وزارتوں، طب اور قانون کے پیشے سے تھا اور جن پر جنگ سے پہلے اور جنگ کے بعد ان کے کیے گئے جرائم کا الزام عائد ہوتا تھا۔ ان سب مقدمات کو نیورمبرگ ٹرائیلز یا ''نیورمبرگ مقدمات'' کہا جاتا ہے۔ جن جرائم کے الزام میں یہ مقدمات چلائے گئے تھے وہ یہ تھے۔ بین الاقوامی معاہدوں کی خلاف ورزی، جارحانہ جنگ کی منصوبہ بندی اور جنگ کا آغاز کرنا۔ گروہ در گروہ لوگوں کا قتل عام اور نسل کشی، ملک بدر کیے جانے والوں اور جنگی قیدیوں سے ناروا سلوک، جبری بیگار اور مشقت لینا، جنگی قوانین کی خلاف ورزی۔ ان مقدمات کے دوران ماہرین قوانین کے درمیان یہ بات اہم بحث بنی رہی کہ کیا کوئی فاتح مفتوحین پر ایسے مقدمات چلا سکتا ہے۔ جن 177 افراد پر مقدمہ چلا ان میں سے 125 افراد کو سزائے موت بعض کو عمر قید ہوئی۔ ہیس بورمان اور ہٹلر کو ان کی غیر موجودگی میں سزائیں سنائی گئیں۔

Nyerere, Julius نیریرے، جولیس (1922ء):

افریقی سیاستدان۔ یونیورسٹی ایڈنبرا سے تعلیم حاصل کی۔ 1954ء تک بطور استاد خدمات انجام دیں۔ 1954ء میں ٹانگانیکا افریقین نیشنل یونین کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ اور اسی یونین کے تحت آزادی کی جدوجہد کی۔ 1960ء میں وزیر اعلیٰ اور 1961ء میں وزیر اعظم بنے۔ 1962ء میں جمہوریہ ٹانگانیکا کے پہلے صدر بنے۔ 1963ء میں انہوں نے ایک جماعتی حکومت قائم کی۔ 1970ء، 1975ء، 1980ء کے عام انتخابات میں بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ نومبر 1985ء تک صدارتی عہدے پر فائز رہے۔

"O"

آرگنائزیشن آف افریقن یونٹی: OAU, Orgnization of African Unity

یہ آرگنائزیشن افریقی اتحاد کو ترقی دینے کے لیے 1963ء میں قائم کی گئی تھی۔ یورپی ممالک کی افریقی نو آبادیوں میں آزادی کی لہر دوڑنے کے بعد سے تقریباً بتیس آزاد افریقی ملک براعظم افریقہ کے نقشے پر ابھرے تھے۔ ان میں سے بہت سے ممالک اسی تنظیم کے مرہون منت تھے۔ 2000ء میں اس تنظیم کا نام بدل کر افریقی یونین (AU) رکھ دیا گیا۔

اوا یگزیکا: Oaxaca

یہ وادی جنوبی میکسیکو میں کئی میسو امریکن تہذیبوں کا مرکز تھی۔ میکسٹیک Mixtec اور زیپوٹیک تہذیبوں کا تعلق آٹھویں صدی قبل از مسیح سے تھا یہ تہذیبیں چودھویں صدی میلادی تک قائم رہیں اور میکسیکو کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے تھیں۔ پندرھویں صدی میں اوا یگزیکا ازٹیک تہذیب AZTEC کا مرکز بن گئی تو اسے 1521ء میں ہسپانوی فاتحین نے فتح کر لیا۔ یہ سطح سمندر سے 5000 فٹ بلند ایک زرخیز وادی ہے اس میں آج بھی ان میسو امریکی تہذیبوں کے کھنڈرات موجود ہیں۔

نظریہ مشیت ایزدی: Occasionaism

مسبب الاسباب خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور انسان کے ارادے اور ادراک کو خارجی مظاہر سے علت و معلول کا تعلق نہیں۔

مغرب: Occident, The

اس سے پہلے مراد براعظم یورپ تھا لیکن بعد ازاں اس اصطلاح کا دائرہ براعظم امریکہ تک بڑھا دیا گیا۔

مافوق الفطرت اور اس سے رابطہ کا علم، علم الاسرار: Occultism

پراسرار اور مافوق الفطرت امور سے رابطہ کا علم ہے۔ چنانچہ جادوگری (اگر کوئی ہے) بھی اسی ذیل میں آتی ہے۔ دنیا میں اب تک قائم ہونے والی تمام تہذیبوں میں جادو کا وجود رہا ہے، یہاں تک کہ قرآن مجید میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔ ماہرین عمرانیات کا اصرار ہے کہ جادو دراصل رسوم ہی کا مجموعہ ہوتا ہے جو ہر معاشرے میں مختلف النوع اشکال میں موجود ہوتی ہیں۔ چنانچہ دور جدید کے معاشروں میں بھی "جادو" دیکھنے اور سننے میں آتا ہے۔ جدید سائنس بھی جادو کو ختم نہیں کر سکی اور دور حاضر میں بھی یہ علم الاسرار خاصا مقبول ہے، دماغی تحقیقات کی انجمن برطانیہ میں 1882ء میں قائم ہوئی تھی۔ حالیہ سالوں کے دوران انجمن میں ایسی مطبوعات اور مقالات پیش ہوئے ہیں جن

کا تعلق ہیلی دمشقی، پیاژم، غیب دانی، علم الہام، موت کے بعد زندگی کی شہادت ان مافوق الفطرت علوم کو باقاعدہ سائنس کی شکل دے رہے ہیں۔ وہ کئی ایسے علوم و امور کے متعلق بھی یقین سے بات کرتے ہیں جو انسانی علم سے ابھی باہر ہیں۔

آکٹیوین، جولیس سیزر (63ق م-14ء): Octavian, Julius Caesar

رومی جرنیل اور شہنشاہ۔ آکٹیوین مشہور رومی فاتح جولیس سیزر کا بھتیجا تھا اس نے اپنا متبنیٰ بنالیا تھا۔ جولیس سیزر کے قتل کے بعد آکٹیوین نے اس کا انتقام لینے کے لیے ایک فوج ترتیب دی اور مارک انطونی اور لیپیڈس کے اشتراک سے دوسرا ارباب ثلاثہ قائم کیا اور جمہوریہ رومہ کا اقتدار سنبھال لیا۔ اس نے جولیس سیزر کے قاتلوں کو شکست دی، اور انہیں ختم کر دیا۔ 31 ق م تک آکٹیوین اپنے سب مخالفوں بشمول انطونی و قلوپطرہ شکست دے چکا تھا۔ آکٹوین 27 ق م میں واپس رومہ آیا تو اسے ایک اعزازی لقب آگسٹس دیا گیا۔ اسی لقب سے وہ بعد کی تاریخ میں یاد کیا جاتا ہے۔ آگسٹس نے اگرچہ خود کو کبھی شہنشاہ نہیں کہا مگر اس نے رومہ کی جمہوریت کو شہنشائیت میں بدل دیا اور اب جمہوریہ کے نام پر شہنشائیت رہ گئی۔ آگسٹس کا عہد ایک شاندار ادبی عہد بھی تھا۔ اس عہد میں ورجل Virgil، ہوریس، لیوی اور دوسرے کئی زعمائے ادب بھی ہو گزرے ہیں۔

October Revolution, see Russian Revolution.

اوڈانوبوناگا (1534ء-1582ء): ODa Nobunaga

جاپانی جنگجو سردار Warlord اس نے راشی کا گا Ashikaga عہد میں اقتدار کے حصول کے لیے کوشش کی اور ملک کا فوجی حکمران بن گیا۔ اور اس نے بندوقوں کے زور پر حکومت کی جو سال ہی میں پرتگیزوں نے جاپان میں متعارف کرائیں تھیں۔ 1568ء میں اس نے کیوٹو Kyoto اور 1573ء میں اس نے آخری اشی کا گا شوگن کو نکال باہر کیا۔ اس نے اپنے تمام مخالفین کو خاموش کرا دیا اور جاپان میں ایک مضبوط مرکزی حکومت قائم کرنے کی کوششیں کی جو ادھوری رہ گئیں کیونکہ ایک قاتلانہ حملے میں وہ شدید زخمی ہو گیا اور اس نے خودکشی کر کے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ ملک میں مرکزی حکومت قائم کرنے کی کوششیں اس کے بعد اس کے جرنیل ہیڈی اوشی نے جاری رکھیں۔

اوڈیسی: Odyssey

ہومر کا عظیم رزمیہ شاہکار جو 24 کتابوں یا ابواب پر مشتمل ہے۔ رزمیہ نظم اس کے مرکزی کردار اوڈیسیس کی جنگ ٹرائے سے واپسی کا افسانہ ہے۔ اوڈیسیس یونانی ریاست اتھیکا Ithaca کا حکمران تھا۔ وہ ایک وفا شعار بیوی پینی لوپی Penelope کا شوہر اور نیلے میکس Telemachus کا باپ تھا۔ جنگ ٹرائے میں وہ اپنی دور اندیشی اور جنگی چالوں کی وجہ سے مشہور تھا۔ جب وہ اس جنگ سے واپس لوٹا تو دس سال تک جزیرہ در جزیرہ بھٹکتا پھرا۔ اس کی یہی آوارگی اور اپنی سلطنت کی بازیافت ہی اوڈیسی کا موضوع ہے۔

بارہ ہزار سے زائد اشعار پر مشتمل یہ نظم ایک جداگانہ انداز رکھتی ہے۔ اور ہومر نے اس کے تانے بانے بڑی ہنرمندی سے مربوط کیے ہیں۔ نظم کی روانی پر بہتے پانیوں کا گمان ہوتا ہے۔ یلیڈ کا ہر موڑ اپنے اندر سمندر کی جھلک رکھتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہومر کی یہ نظم بھی اس کی دوسری نظم ایلیڈ کی طرح سکندر اعظم جیسے عظیم لوگوں کی پسندیدہ نظم رہی تھی اور سکندر اعظم اسے ہمیشہ اپنے سرہانے رکھتا تھا۔

ایڈیپس، بادشاہ: Oedipus The King

یونانی اساطیر کا ایک کردار۔ اس پیشینگوئی کے باعث کہ وہ اپنے باپ شاہ لیئس Laius آف تھیبز کو قتل کرے گا اور اپنی ماں جوکاسٹا Jocasta سے شادی کرے گا۔ ایڈیپس کو بچپن ہی میں کوہ سٹھیرن Cithaeron پر بے یارومددگار چھوڑ دیا گیا۔ مگر وہ بچ گیا اور شاہ کارنتھ نے اس کی پرورش کی۔ جوان ہو کر جب اسے پیشین گوئی کا علم ہوا تو اسے اپنے حقیقی والدین کا پتا نہ تھا۔ وہ کارنتھ سے بھاگ کر تھیبز کی طرف گیا تو راستے میں اس کی ملاقات لیئس، اس کے والد سے ہوئی دونوں میں لڑائی ہوئی تو اس نے لیئس کو قتل کر دیا پھر اس نے سفنکس ابوالہول کی پہیلی بوجھ کر جوکاسٹا انعام میں پائی۔ کئی سال کے بعد جب حقیقت معلوم ہوئی تو اس نے اپنی آنکھیں احساس جرم میں نکال دیں اور جوکاسٹا نے خودکشی کر لی۔ اسی اساطیر سے نفسیات دانوں نے ایڈیپس خلط Oedipus Complex کو اس کا نام دیا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو خصوصاً چار پانچ سال کی عمر میں نمایاں ہوتی ہے۔ اس حالت میں لڑکے ماں سے شدید محبت جب کہ باپ سے نفرت کرتے ہیں۔ لڑکیوں کا رویہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ سوفوکلیز نے اس پر ایک ڈرامہ لکھا تھا۔

اوہیگن، برنارڈو (1778ء۔1848ء): O'Higgins, Bernardo

چلی کا انقلابی اور سیاستدان۔ رو ہیگن اسپین کے خلاف انقلاب آزادی کی مہم کا راہنما تھا۔ بعد ازاں وہ 1817ء سے 1823ء تک چلی کا سپریم دائریکٹر یا صدر رہا۔ اوہیگن نے جوزڈی سان مارٹن کے ساتھ مل کر چلی کی آزادی کے لیے جدوجہد کی تھی اور وہ جنوبی امریکا کا غلامی کے خلاف پہلا راہنما تھا۔

Oil Crisis

تیل کا بحران:

1973ء کی عرب اسرائیل جنگ کے نتیجے میں اوپیک کی جانب سے 1974ء میں تیل کی قیمت میں معقول اضافے کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بحران۔ بہت سی معیشتوں میں تیل فیصلہ کن حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ کیونکہ تیل کی بجائے توانائی کا کوئی دوسرا متبادل مشکل ہے یا ایک طویل عرصے کے بعد معرض وجود میں آتا ہے قیمتوں کے ان اضافوں کے بعد قدیم ایندھن کے محدود ذخائر کے استعمال اور ان کے ختم ہو جانے سے متعلق شعور پیدا ہوا۔ ان کی وجہ سے دنیا کی اقتصادی پسماندگی رونما ہوئی اور بیسویں صدی کی ساتویں دہائی میں افراط زر میں بھی بہت اضافہ ہوا۔ تیل کے بڑھتے ہوئے بلوں کے لیے رقوم کی فراہمی قرضے کے بحران کا باعث بنی۔

Oil Weapon

تیل کا ہتھیار:

اکتوبر 1973ء کی عرب و اسرائیل جنگ کے دوران عرب ریاستوں کی جانب سے استعمال کیے جانے والا تیل کا وہ ہتھیار کہلاتا ہے۔ یہ ماہانہ پانچ فی صد کمی اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور نیدرلینڈ کو تیل کی برآمد پر پابندی) مشتمل تھا۔ سعودی عرب کی راہنمائی میں اور تیل برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم OPEC کے فیصلے پر مبنی اس ہتھیار نے بہت ہی مختصر عرصے (اکتوبر 1973ء سے مارچ 1974ء تک) کے لیے عالمی واقعات پر بہت اثر انداز ہوا۔ عرب ریاستوں کے غیر معمولی اتفاق رائے اور نتیجتاً تیل کی قیمتوں میں اوپیک کی طرف سے منظور کردہ چار گنا اضافے کے باعث عرب آجروں میں احساس تفاخر اور اس کے برعکس صارفین میں خطرے کا احساس پیدا ہوا۔ تیل گو اسر نو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے لیے اب تک نہ تو سیاسی اتحاد دوبارہ وقوع پذیر ہوا اور نہ منڈی میں وہ حالات رونما ہوئے جو اس سلسلے میں لازماً درکار ہوتے ہیں۔

Olaf

اولاف:

ناروے کے بادشاہوں کے نام:

اولاف اول (963ء۔1000ء): اس نے طاقت اور ترغیب سے ناروے میں مسیحیت کی اشاعت کی۔ وہ 995ء سے 1000ء تک برسر اقتدار رہا۔

اولاف دوم (995ء۔1030ء): وہ نیا عیسائی تھا۔ اس کا عہد حکومت 1015ء سے 1030ء تک پر محیط ہے۔ اس نے ناروے میں عیسائیت پھیلانے کے کام کی تکمیل کی، لیکن وہ اپنی سلطنت متحد رکھنے میں ناکام رہا۔ انگلستان اور ڈنمارک کے بادشاہ کنیوٹ کے حق میں لوگوں نے اس سے دستبردار ہونے کا کہا تو اسے ملک سے فرار ہونا پڑا۔ وہ 1030ء میں اپنا تاج و تخت واپس لینے آیا۔ لیکن شکست کھائی اور قتل ہو گیا۔ 1164ء میں اسے ناروے کے محافظ سینٹ کا درجہ دے دیا گیا۔

Old Catholic

قدیم کیتھولک:

یورپ اور امریکہ میں قومی کلیساؤں کا ایک چھوٹا سا گروہ جو اٹھارہویں صدی اور پھر 1870ء میں عقائد کے اختلاف پر رومی کیتھولک کلیسا سے علیحدہ ہو گیا تھا۔

Old Testament

عہد نامہ عتیق:

بائبل کا پرانا حصہ جو یہودیوں کی تصنیف ہے۔ یہ ترتیب وار مختلف نظم کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔

Olmec Civilization

اولمیک تہذیب: (1200ق م۔400ق م):

ایک میسو امریکی تہذیب جو خلیج میکسیکو کے کنارے پنپی۔ اولمیک نام اس علاقے میں پائے جانے والے ربڑ

کے دیوتاؤں کے نام پر رکھا گیا۔ اولمپک لوگ بڑی بڑی عمارتیں اور اہرام بھی تعمیر کرتے تھے۔ یہ تہذیب آج کے میکسیکو شہر سے لے کر ال سلواڈور تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ لوگ زراعت پیشہ تھے اور سونا بھی بکثرت اگاتے تھے۔ وہ قیمتی پتھروں سے آرائش کی اشیا اور زیورات بناتے تھے۔ اسی تہذیب کی باقیات سے بعد کی میسوامریکی تہذیبوں، مایا اور ٹیوٹی ہوکان نے جنم لیا ہے۔

اولمپک کھیل:

Olympic Games

قدیم یونان میں ہر چار سال کے بعد اولمپیا کے مقام پر سب سے بڑے دیوتا زیوس کے اعزاز میں منعقد کیے جانے والے جسمانی ورزش کے کھیل۔ ان کا آغاز کہتے ہیں کہ 776 ق م میں ہوا تھا۔ چوتھی صدی کے آخر میں روم کے شہنشاہ تھیوڈوسس نے ان کو بند کر دیا تھا۔ موجودہ اولمپک کھیلوں کا آغاز 1896ء میں ایتھنز میں ہوا تھا۔

اولمپس:

Olympus

یونان میں مقدونیہ اور تھسلی کے درمیان واقع پہاڑ جس کی چوٹی 9570 فٹ بلند ہے۔ یونانی مذہب میں یہاں اولمپیائی دیوتا رہتا تھے۔ بعدازاں اولمپس نام دیوتاؤں کے آسمانی محل کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔

شگون، فال، علامت:

Omen

مختلف قدیم اقوام عالم میں شگون لینے کا رواج عام تھا جیسے ظہور اسلام سے قبل عرب کسی مصیبت یا تباہی کے نزول پر پتھر کی کنکریوں پر کچھ پڑھ کر پھونکتے تھے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ ایسا کرنے سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ جانداروں کے بولنے اور اڑنے کو نیک اور بد شگون لیا جاتا تھا۔ اگر کوئی جانور کسی کام پر جاتے ہوئے کسی شخص کا راستہ بائیں سے یا دائیں طرف سے کاٹ جاتا تو اسے نیک شگون سمجھا جاتا اور اسے کسانح کہا جاتا اور اگر دائیں سے بائیں طرف سے راستہ کاٹا جاتا تو اسے بد شگون خیال کیا جاتا اور اسے ''جارح'' کہتے تھے۔

ایک سو مکاتب فکر:

One Hundred Schools

یہ اصطلاح چین کی تاریخ میں مشرقی ژو Zhou کے خاندان کے عہد (771 ق م۔256 ق م) میں معاشرے کی سوچ کو نمایاں کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس عہد میں چین ایک پرآشوب اور ہنگامہ خیز دور سے گزر رہا تھا۔ اسی عہد میں چین میں جاگیرداری کے نظام کے نشوونما ہوئی اور ملکی استحکام ختم ہو گیا تھا۔ اس عہد کی الجھنوں کو ختم کرنے کے لیے اس عہد کے چینی فلسفیوں نے بہت سے مکاتب فکر کی بنیاد رکھی۔ جن میں Moism، Confucianism، Daoism، Legalism اور Naturealism شامل ہیں۔ ان سب کو سو مکاتب فکر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

جنگ اونائن (1487ء۔1477ء):

Onin War

پندرہویں صدی کے جاپان میں دو بڑے جاگیردار خاندان کے درمیان چپقلش کے نتیجے میں یہ جنگ شروع ہوئی جو شوگنیٹ Ashikaga Shogunate میں جانشینی کے مسئلے پر لڑی گئی تھی۔ جاپانی امراء کے دو بڑے خاندان ہوسوکاوا The Ho Sokawa اور یمنا The Yamana کے درمیان اقتدار اعلیٰ کے حصول کے لیے خانہ جنگی تھی۔ اس جنگ کے نتیجے میں کیوٹو Kyoto شہر تباہ ہو گیا، اور یہ خانہ جنگی تقریباً ایک صدی تک جاری رہی یہاں تک کہ اوڈا نوبو ناگا Oda Nabunaga بڈی اوشی Hideyoshi اور ٹوکوگاوا نے ملک کو متحد کر دیا۔

Opec

اوپیک:

تیرہ تیل برآمد کرنے والے ملکوں کی ایک تنظیم جس کا قیام 1960ء میں عمل میں آیا تھا۔ اس تنظیم میں الجزائر، ایکواڈور، گیبون، انڈونیشیا، ایران، عراق، کویت، لیبیا، نائجیریا، قطر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور وینزویلا شامل ہیں۔

Opium War

جنگ افیون (1839ء۔1842ء):

برطانیہ عظمیٰ اور چین کی کشمکش۔ انیسویں صدی میں برطانیہ کی شدید خواہش تھی کہ حکومت چین غیر ملکی تجارت سے پابندیاں اٹھالے۔ جب چین نے 1839ء میں افیون کی درآمد پر پابندی عائد کی اور کینٹن میں افیون کے ایک بڑے برطانوی ذخیرے کو تباہ کر دیا تو برطانیہ کو جنگ کا بہانہ ہاتھ آ گیا۔ برطانوی آتشیں اسلحے میں ترقی یافتہ تھے اس لیے یہ جنگ آسانی سے جیت گئے۔ جنگ کے بعد ہونے والے ایک معاہدے جو معاہدہ نانکنگ کہلاتا ہے کی رو سے کینٹن، شنگھائی، ننگپو اور دیگر چینی بندرگاہیں برطانوی تجارت کے لیے کھول دیں گئیں اور ہانگ کانگ پر برطانیہ کا قبضہ ہو گیا۔ ایک اور جنگ افیون (1856ء۔1858ء) برطانیہ اور فرانس نے مل کر چین کے خلاف لڑی جس کا اختتام معاہدہ تائن ٹسٹین Tienststin پر ہوا اس معاہدے کے مطابق چین کی مزید بندرگاہیں منچوریا تک مغربی ممالک کے لیے کھول دی گئیں۔ مغربی استعماریت کی یہ بڑی مثالیں ہیں۔

Optimates

بہترین لوگ:

ایک رومی اصطلاح جس کے معنی بہترین لوگ ہیں۔ رومی اور یونانی لفظ بہتر Good کے لیے Optimus استعمال کرتے تھے۔ جو ایسے لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جو پیدائشی طور پر اعلیٰ خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے اور سماج میں کوئی خاص مقام رکھتے تھے۔ ایسے امراء عموماً رومی سینٹ کے ارکان کے طور پر منتخب کیئے جاتے تھے۔

Oracles

فال گھر، دارالاستخارہ:

قدیم یونان میں ایسا مقام جہاں قدیم زمانے میں دیوتاؤں سے مشورہ یا پیش گوئی طلب کی جاتی تھی۔ فال گھروں سے جو جواب موصول ہوتے تھے وہ مبہم ہوتے تھے۔ ایسے فال گھروں میں کوئی کاہن یا کاہنہ لوگوں کے جواب دینے کے لیے مامور کیئے جاتے تھے۔ فال گھروں میں سب سے مشہور Oracles of Delph تھا ڈیلفی

کا قائل تھا۔

رنگ رلیاں، بدمستی:

Orgy

قدیم یونانی اور رومی دیوتاؤں کی پرستش کی مخفی رسوم جن میں وہ شراب پی کر ناچتے گاتے تھے اور بدمستیاں کرتے تھے۔

اورلینز خاندان کا حامی:

Orleanist

فرانسیسی شہنشاہی خاندان اورلینز کے حامیوں کا دعویٰ تھا کہ فرانس کے تخت پر اس خاندان کا موروثی حق ہے کیونکہ وہ لوئی چہارم کے چھوٹے بھائی کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا نام فلپ ڈیوک ڈی اورلینز تھا۔

اوساکا:

Osaka

جاپان کا ایک شہر جو جزیرہ ہونشو پر واقع ہے۔ یہ جاپان کا دوسرا بڑا شہر اور خلیج اوساکا پر ایک بندرگاہ ہے۔ تجارت کا خاص مرکز ہونے کے علاوہ یہاں چھٹی صدی عیسوی کا تعمیر کردہ ایک بدھ مندر ہے جو چیکوں کے تماشا گھر کے لیے مشہور ہے اوساکا میں سب سے قدیم یونیورسٹی 1574ء میں قائم ہوئی تھی۔ 1970ء میں یہاں ایشیا کا سب سے بڑا صنعتی میلہ Expo منعقد ہوا تھا۔

اوسائرس:

Osiris

قدیم مصر کے مذہب میں عالم اسفل کا دیوتا، ایک روایت یہ تھی کہ وہ زمین اور آسمان کا بیٹا تھا۔ اس کے بدنفس بھائی سیت (رات) نے اسے مار ڈالا تھا۔ قدیم مصر کے بعد اس دیوتا کی پرستش یونان اور روما میں بھی ہوتی رہی تھی۔

عثمان اول (1259ء۔1326ء):

Osman I

عثمانی ترک خاندان کا بانی۔ امیر طغرل بن سلیمان بلخی کا بیٹا۔ پہلا سلطان جس نے عثمانیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اس سلطنت کا نام بھی اسی سلطان کے نام پر رکھا گیا ہے۔ عثمانیہ خاندان کے کل 38 سلاطین یا خلفا ہوگزرے ہیں۔ آخری باجبروت سلطان، عبدالحمید ثانی تھا۔ دستوری حکومت کا پہلا سلطان محمد رشاد خان خامس اور خاندان کا آخری برائے نام حکمران سلطان عبدالمجید خاں تھا جس کو مصطفیٰ کمال پاشا نے پہلے انگریزوں کے نام زد خلیفہ وحید الدین خان کی جگہ خود خلیفہ بنایا اور پھر معزول کر دیا اور اس کے ساتھ ہی خلافت کے خاتمے کا اعلان کر دیا تھا۔

دس سال کے لیے شہر بدر کرنا:

Ostracim

قدیم ایتھنز میں کسی نامقبول یا طاقتور شہری کو عوامی رائے کی بنیاد پر پانچ سال یا دس سال کے لیے شہر بدر کرنا۔ ایسے شہریوں کے حقوق شہریت ختم نہیں کیے جاتے تھے۔ جب وہ پانچ یا دس سال کے بعد واپس آتے تو ان کی

Ostrogoths. see Goths.

Ottoman Empire

سلطنت عثمانیہ:

عظیم ترین اسلامی سلطنت جس کی بنیاد ایک ترک سردار عثمان خان اول نے رومی سلجوقی سلطنت کے درہم برہم ہونے پر رکھی تھی۔ یہ سلطنت چودھویں سے سولہویں صدی تک پھیلی۔ عثمان خان ہی کی نسبت سے اسے عثمانی سلطنت کہا جاتا ہے۔ یہ سلطنت عثمان اول، اور خان، مراد اول اور بایزید اول کے عہد ہائے حکومت میں بازنطینی سلطنت کے زوال پر پھیلی اور براعظم یورپ کی سمت میں بڑھتی چلی گئی۔ عثمانی فتوحات کو 1401ء میں تیمور کے حملے نے عارضی طور پر روک دیا۔ 1453ء میں سلطان محمد ثانی نے قسطنطنیہ فتح کر کے یہ عارضی روک تھام ختم کر دی اور پھر سے عثمانی فتوحات کا پھریرا براعظم یورپ میں اڑنے لگا۔ سلطنت عثمانیہ کو سلطان سلیم اول نے مصر فتح کر کے خلافت میں بدل دیا۔ سلیمان اعظم کے عہد میں عثمانیہ سلطنت اپنے درجہ کمال کو پہنچی۔ سلیمان اعظم کی موت کے بعد عثمانیہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ فوجی اعتبار سے یورپی طاقتوں کے ہاتھوں سلطنت عثمانیہ کو پہلی بڑی شکست کی پاسووکی بحری جنگ میں اٹھانا پڑی۔ پھر یورپ میں آتشیں اسلحے کی ترقی سے فوجیں طاقتور ہوتی چلی گئیں۔ جب کہ عثمانیہ افواج کو صحیح طور پر جدید اسلحہ اور جدید تربیت میسر نہ آ سکی۔ اٹھارہویں صدی میں روس و ترکی جنگوں سے سلطنت کا انحطاط تیز تر ہو گیا۔ اور انیسویں صدی کے آخر تک سلطنت عثمانیہ یورپ کا مرد بیمار تصور کی جانے لگی۔ رہی سہی کسر بیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں ترکی کی جنگ عظیم اول میں جرمنی کے اتحادی کے طور پر شرکت کرنے سے پوری ہو گئی جس کے بعد یورپی طاقتیں اس کا شیرازہ منتشر کرنے میں مصروف ہو گئی۔ بالآخر 1924ء میں مصطفیٰ کمال پاشا نے سلطنت و خلافت کو منسوخ کر کے جمہوریہ ترکی کی بنیاد رکھی۔

Ottoman Turks

عثمانی ترک:

ترکی زبان بولنے والے لوگ جو مشرقی گھاس کے میدانوں سے اناطولیہ ہجرت کر کے آئے تھے۔ ان کے والد عثمان اول نے عثمانیہ سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔

Otto I The Great

آٹو اعظم (912ء۔978ء):

ڈیوک آف سیکسنی، جرمن بادشاہ (936ء۔973ء) اور مقدس رومی شہنشاہ (962ء۔973ء)۔ آٹو اعظم نے اپنے جاگیرداری کے نظام کو غیر موثر بنا کر جرمنی کو مستحکم کیا تھا۔ اور مشرقی سمت میں فتوحات کا آغاز کیا۔ اور ہنگری سمیت کئی ممالک فتح کر لیے۔ اس نے ایڈیلائیڈے کی فریاد پر جس کی شادی جبری طور پر بیرونگار دوم کے بیٹے سے ہونے والی تھی۔ اٹلی پر حملہ کیا (951ء) اور بیرنگار دوم کو خراج ادا کرنے پر مجبور کر دیا۔ 962ء میں پوپ نے اس کے سر پر مقدس رومی سلطنت کا تاج رکھ کر اسے مقدس رومی شہنشاہ بنا دیا۔ آٹو اول کے عہد میں خلافت کی خوشحالی میں

اووڈ (43ق م-17ء):

Ovid

رومی شاعر، رومی شہنشاہ آگسٹس کے عہد کی ایک نامور ادبی شخصیت۔ اس کا پورا نام پبلیئس اووڈیس ناسو Publius Ovidius Naso تھا۔ وہ قصبہ سلمونا میں پیدا ہوا۔ اپنے والد کی خواہش کے احترام میں اس نے قانون کی تعلیم حاصل کی، لیکن جلد ہی اپنی شاعری کی وجہ سے روم کے ادبی حلقوں سے شاہی دربار تک پہنچا۔ اسے ایک عرصہ شہنشاہ کی سرپرستی حاصل رہی۔

اس کی اولین نظموں میں Amores اہم ہے جو تقریباً 20 ق م میں 5 جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ اس نظموں کے مجموعے میں جذبائیت کی بجائے دانشمندی جھلکتی ہے۔ اس کی جس نظم نے اسے ابدی شہرت عطا کی وہ فن محبت Ars Amatoria ہے جو 2 ق م میں مکمل ہوئی تھی۔ یہ نظم اس عہد کی غیر اخلاقی ترین نظم تصور کی گئی اور اووڈ کی جلاوطنی کا سبب بنی۔ اس نظم کی وجہ سے شہنشاہ نے اس کی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس کے زمانے سے تقریباً 1500 سال بعد اطالوی راہب سیوونرولا نے اووڈ کی اس تصنیف کو فواحش قرار دیتے ہوئے نذر آتش کیا تھا۔ اس نظم کی اشاعت کے بعد شہنشاہ نے اسے بحیرۂ اسود کے کنارے ٹامس نامی قصبہ میں جلاوطن کر دیا اور بقایا زندگی اس نے اسی مقام پر گزاری۔

آکسفورڈ یونیورسٹی:

Oxford University

دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹیوں میں سے ایک۔ 1180ء سے پہلے قائم کی گئی۔ یہ دریائے آکس Ox کے کنارے واقع آکسفورڈ شائر میں واقع ہے۔ 1133ء سے پیرس کے رابرٹ پولین نے یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اس درس گاہ نے یونیورسٹی کی حیثیت 1163ء میں حاصل کی۔ اس یونیورسٹی کے زیر اہتمام 35 کالج ہیں جن کی اقامت گاہیں بھی ہیں۔ ان کالجوں میں تدریس مشترکہ لیکچروں کی صورت میں ہوتی ہے اور کالجوں کے اساتذہ اپنی اپنی اقامت گاہوں پر بھی طالب علموں کی تعلیمی راہنمائی کرتے ہیں۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کی شہرہ آفاق بوڈیلین لائبریری (1595ء) دنیا بھر کی سب سے بڑی لائبریری ہے۔ اس کی مزید توسیع 1946ء میں جدید بوڈیلین لائبریری کی شکل میں ہوئی تھی۔ اس میں پچاس لاکھ کتابوں کو محفوظ کرنے کی جگہ رکھی گئی۔ اس لائبریری کا نام سر تھامس باڈلے (1545ء-1613ء) کے نام پر رکھا گیا تھا۔

اویو:

Oyo

جنوب مغربی نائجیریا کا ایک علاقہ۔ اویو سلطنت اویو کا دارالحکومت بھی رہا ہے۔ یہ سلطنت سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں قائم تھی۔ اویو کے لوگ یوروبا Yoruba کہلاتے ہیں اور شہروں میں رہتے ہیں۔ اویو سلطنت یورپی تاجروں کو غلام سپلائی کرتی تھی اور اس نے اپنی دشمن سلطنت داہومی Dahomey کو شکست دی تھی۔

انیسویں صدی میں اودھ سلطنت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گئی اور 1888ء میں برطانیہ کے زیر انتداب آ گئی۔

"P"

پچا کیوٹیک (1418ء-1471ء):

Pachacutec

امریکہ کی انکا Inca سلطنت کا شہنشاہ (1438ء-1471ء) اس نے بڑی سرعت سے انکا سلطنت کو جنوبی پیرو میں وسعت دی اور پھر شمال میں ایکواڈور تک بڑھتا چلا گیا۔ اور انکا سلطنت کو وسیع تر کر دیا۔ پچا کیوٹیک ایک تجربہ کار جنگجو سپہ سالار اور ایک اچھا منتظم اعلیٰ تھا۔ اس نے اپنی حکمت عملی سے اپنی سلطنت کو وسیع تر کیا تھا۔ اس نے ایک ریاستی مذہب بھی ایجاد کیا تھا جو تخلیق کے دیوتا، ویراکوچا Veracocha کی پرستش پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ اس نے انکا سلطنت کے دارالحکومت کوزکو Cuzco کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کے بعد اس کے جانشین اور بیٹے ٹوپوانکا نے فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا۔

جنگ بحرالکاہل (1879ء-1884ء):

Pacific, War of the

چلی، پیرو اور بولیویا کا آتاکاما صحرا کے کنٹرول پر جھگڑا تاکہ اس علاقے میں پائے جانے والے معدنی ذخائر پر قبضہ کیا جا سکے۔ ان ممالک کے درمیان سرحدوں کی غلط نقشہ بندی کی وجہ سے یہ جھگڑا شروع ہوا۔ چلی نے پہلے بولیویا اور پھر پیرو پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ میں چلی کو فاتح کی حیثیت حاصل ہوئی اور اس نے بولیویا کے ساحلی علاقوں پر قبضہ کر لیا اور پیرو کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا اور اس کا انتہائی جنوبی صوبہ ہتھیا لیا۔ اسی جنگ کی وجہ سے چلی کو معدنی ذخائر والے علاقے پر بھی کنٹرول حاصل ہو گیا۔ بولیویا کے ساحلی علاقوں پر چلی کا قبضہ ہو جانے کے بعد بولیویا چاروں طرف سے خشکی میں گھرا ہوا ملک بن گیا۔ دوسری طرف پیرو کے جنوبی علاقے بھی 1929ء تک چلی کے قبضے میں رہے۔

پیکے سلطنت:

Paekche Kingdon

جزیرہ نما کوریا کے جنوب مغربی حصے میں قائم ہونے والی ایک سلطنت۔ یہ کوریا کے تین بادشاہتوں والے دور میں تین بادشاہتوں میں سے ایک تھی جو آپس میں بالادستی کے لیے الجھی ہوئیں تھیں۔ (چوتھی صدی عیسوی سے 676ء تک) پیکے سلطنت بدھ مت پر قائم تھی۔ اس سلطنت نے اپنے مبلغ بدھ مت کی تبلیغ کے لیے چھٹی صدی میں جاپان بھیجے تھے۔ میلا کے ہاتھوں 660ء میں شکست اٹھانے سے پہلے اس ریاست کے تعلقات جاپان کے ساتھ بہت اچھے تھے۔

پیگان:

Pagan

برما (میا) کے وسطی خشک میدانوں میں آباد ایک شہر، یہ شہر برما کی نسل پرست سلطنت پیگان کا دارالسلطنت تھا۔ یہ شہر اور یہ سلطنت 1287ء میں منگولوں کے حملے کے بعد زوال پذیر ہو گئے۔ آج کل یہ شہر اپنے بدھ مندروں

کی وجہ سے مشہور ہے۔

Pagoda

پیگوڈا:

مخروطی شکل کا مندر۔ جاپان اور مشرقی ایشیا میں ایسے مندروں کا رواج بدھ مت کے پھیلنے سے ہوا تھا۔ جاپان میں پانچ منزلہ پیگوڈے بھی ہیں۔

Pahlavi, see Muhammad Reza Shah Pahlavi

پہلوی۔ دیکھئے محمد رضا شاہ پہلوی

Palatinate

قلمرو امیر مختار:

قدیم جرمن حکومت کا صوبہ جو 1356ء میں مقدس رومی سلطنت کا ایک انتخابی یونٹ تھا۔ اٹھارہویں صدی کے آخر میں اسے بویریا میں شامل کر دیا گیا۔ یہ نام کاؤنٹ پلے ٹائن کے منصب سے اخذ کیا گیا ہے جس کا اصل لاطینی ہے۔

Paleolithic Period

پتھر کا زمانہ قدیم:

یہ زمانہ دو ادوار پر منقسم کیا جاتا ہے۔ (۱) دور شکار جو پچاس ہزار سال ق م سے پچیس ہزار ق م تک پر محیط ہے۔ (۲) دور زراعت پچیس ہزار سال ق م سے دس ہزار ق م تک۔ اس زمانے میں انسان غاروں میں رہتا تھا اور پتھر کے بنائے ہوئے ہتھیاروں سے شکار کیا کرتا تھا۔ اس دور کے آخر میں اس نے کچھ جانوروں کو پالتو بنانا شروع کیا تھا۔ اور زراعت میں بھی کچھ پیش رفت ہوئی تھی۔ اسی زمانے میں برف کا زمانہ بھی شروع ہوا تو آگ دریافت کی گئی جس سے سردی کا خطرہ کچھ کم ہوا۔ پھر جب برف کا زمانہ ختم ہونے پر زمین خوب گرم و مرطوب ہوگئی تو پتھر کا قدیم زمانہ بھی ختم ہو گیا اور اس کی جگہ نو حجری زمانہ شروع ہوا۔

Palestine, Ancient

فلسطین قدیم:

مشرق وسطی کا ایک خطہ جو بحر روم کے ساحل کے ساتھ واقع ہے۔ بحیرہ روم اس کی مغرب کی سمت میں حد بندی کرتا ہے جب کہ وادی اردن اس کی مشرقی حد ہے۔ جب کہ سینائی کا صحرائی علاقہ اس کی جنوبی حد ہے۔ اس کے شمال میں گلیلی کی پہاڑیاں واقع ہیں۔ یہ خطہ دریائے نیل کی وادی اور میسو پوٹیمیا کے درمیان میں واقع ہے۔ فلسطین کے لغوی معنی فلستیوں کی سرزمین ہیں اس خطے میں دنیا کے چند قدیم ترین شہر آباد ہیں جو جریکو Jerico، ہیرون Herron اور یروشلم ہیں۔ قدیم زمانے کی بڑی طاقتیں، مصر، اشوریا اور بابل، روم و یونان فلسطین پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہی ہیں اور اسی وجہ سے اس خطے میں بڑی جنگیں لڑی جاتی رہیں ہیں جن میں سے ایک آرما گیڈون Arma Geddon کی جنگ تھی۔ 721 ق م میں آشوریوں نے اس پر قبضہ کر لیا پھر اہل بابل نے 586 ق م میں پھر اہل فارس اور اہل مقدونیہ اس پر حملہ آور ہوئے۔ 320 ق م میں بطلیموس نے اور 66 ق م اور 70 عیسوی میں رومیوں نے اسے تاراج کیا۔

فلسطینی تنظیم آزادی: Palestinian Liberation Organization

تنظیم آزادی فلسطین کا قیام 1964ء میں عمل میں آیا۔ اس کو عرب سربراہوں کی کانفرنس (1974ء) میں متفقہ طور پر فلسطین کے باشندوں کی واحد نمائندہ تنظیم تسلیم کیا گیا۔ 22 نومبر 1974ء کو اس تنظیم کے سربراہ، یاسر عرفات نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کیا۔ اس اثنا میں دنیا کے ستر ممالک نے اسے تسلیم کرلیا۔ جون 1982ء میں لبنان پر اسرائیلی حملے سے تنظیم کو شدید نقصان پہنچا۔ اسرائیلی فوجیوں نے مغربی بیروت کا محاصرہ کرلیا اس اسرائیلی حملے کا مقصد جنوبی لبنان میں فلسطینی تنظیم آزادی کے ٹھکانوں کو تباہ کرنا تھا۔

1999ء میں اسرائیل کے وزیراعظم اصحاک شمیر نے مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں انتخابات کرائے اور فلسطینی ریاست کو آزاد اور خودمختار مملکت قرار دیا۔ 1993ء میں یاسر عرفات اور شمیر کے مابین ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ جس کے تحت فلسطین کو آزاد اور خودمختار علاقہ قرار دیا گیا اور یوں اسرائیل کے زیر انتداب ایک فلسطینی ریاست وجود میں آ گئی۔

پیلاواس خاندان: Pallavas Dynasty, The

جنوبی ہندوستان کا ایک حکمران خاندان جو چوتھی صدی سے نویں صدی عیسوی تک برسراقتدار رہا۔ ان کا دارالحکومت خلیج بنگال کے کنارے پیلاواپور کے نام سے واقع تھا۔ اس خاندان نے ہندوستان کے اضلاع شمالی اور جنوبی ارکاٹ، مدارس، ٹرچناپولی اور تنجور پر حکومت کی۔ اس کے قیام کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہوسکی۔

خاکنائے پانامہ: Panama Isthmus Of

خاکنائے پانامہ شمالی اور جنوبی امریکہ کو باہم ملانے والا تنگ ترین مقام ہے۔ 1513ء میں ہسپانوی مفتش واسکونیز ڈی بلبوا، نے اسے دریافت کیا تھا اور اسے ہی عبور کر کے وہ امریکہ کے مغربی ساحل تک پہنچا تھا۔ خاکنائے پانامہ کا مشرقی ساحل بحراوقیانوس پر واقع ہے۔ جب کہ مغربی ساحل بحرالکاہل پر، سترہویں صدی میں اس مقام پر قبضہ کرنے کے لیے ہسپانوی، انگریز اور میکائش نوآبادیوں میں جنگ ہوتی رہی۔ بعدازاں فرانسیسی، برطانوی اور امریکیوں نے مل کر اس خاکنائے پر ایک نہر تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا اور امریکہ نے آخرکار اس پر عملدرآمد کیا۔

پان عرب تحریک: Pan - Arab Movement

عربوں کے درمیان اتحاد و یک جہتی کی ایک تحریک کا نظریہ۔ یہ نظریہ خلیفہ عبدالحمید ثانی کے عہد 1876ء کے آئین میں پیش کیا گیا تھا۔ اس کا عملی مظاہرہ 1916ء میں عرب کے ہاشمی حکمرانوں نے کیا اور عربوں کو ترکوں سے الگ قوم کی حیثیت دے کر ترکوں کے خلاف بغاوت کردی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد عرب اتحاد کی راہنمائی، جمال عبدالناصر، حافظ الاسد اور صدام حسین کے ہاتھوں میں رہی اور عرب لیگ کا قیام عمل میں آیا جس میں 22 عرب ریاستوں نے بطور ارکان شرکت کی۔

وحدت الوجود: فطرت کی عبادت خدا سمجھ کر کرنا۔۔۔اس اصطلاح کو عموماً وحدت الوجود سے متعلق ہی تصور کیا جاتا ہے جس کا فلسفہ یہ ہے کہ خالق اور مخلوق کے درمیان کوئی بڑا فرق کا امتیاز نہیں۔ ہمارے ہاں تصوف میں یہ "ہمہ اوست" کے مترادف ہے۔ اس اصطلاح کا یہ مطلب بھی لیا جاتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی وجود میں ہے وہ دراصل ایک حقیقت ہے۔ واحد حقیقت جس کا ادراک اعلیٰ کی روحانی سطح پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ علما کے نزدیک اس نظریے کی جڑیں شرک کے بہت قریب ہیں۔ کیونکہ ماضی میں مختلف دیوتاؤں کی عبادت محض اس لیے کی جاتی تھی کہ وہ بعض فطری مظاہر سے نسبت رکھتے تھے۔ لیکن وحدت الوجود اس سے ذرا مختلف ہے کیونکہ یہ مظاہر فطرت کے خدا ہونے کے علاوہ قیام بالذات کو بھی مسترد کرتا ہے۔ اسلام میں یہ نظریہ ابن عربی نے پیش کیا تھا جب کہ مغرب میں "وحدت الوجود" کا لفظ ایک خدا پرست راہب جان تولینڈ نے 1705ء میں ایک ذہنی نظام کے ضمن میں استعمال کیا تھا۔ جو ایک یہودی فلسفی سپنوزا Spinoza نے اپنی کتاب میں پیش کیا تھا۔ انیسویں صدی کے مغربی شعرا اور فلسفیوں میں ولیم ورڈز ورتھ اور فلسفی ہیگل کے افکار میں بھی وحدت کا یہی رجحان ملتا ہے۔

اسلام میں وحدت الوجود کا وہ تصور نہیں جو عیسائیت میں ہے۔ اسلام کی رو سے اللہ تعالیٰ کی ذات واحد ہے۔ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ اس کی ہستی ازل سے ابد تک قائم رہے گی۔ وہ تمام جہانوں کا مالک، خالق اور پالنے والا ہے اور روز جزا کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے، ہر بات پر قادر ہے جو چاہے، جب چاہے کر سکتا ہے۔ اس کا شریک (کسی کو) ٹھہرانا خلاف اسلام ہے اور اللہ کے نزدیک مستوجب سزا ہے۔

Paper

کاغذ: نباتی ریشے سے تیار کی ہوئی ایک باریک چادر یا جھلی۔ کہا جاتا ہے کہ کاغذ سازی تقریباً 105 عیسوی میں چین میں شروع ہوئی تھی اور عربوں کے ذریعے براستہ سمرقند اور شمالی افریقہ اندلس (1150ء) اور پھر باقی یورپ تک پہنچی، 1690ء میں امریکی نوآبادیوں میں متعارف ہوئی۔

Papyrus

پیپرس، بردی، پیپائرس: قدیم مصر کے لوگ اس کی جڑوں کو ایندھن اور گودے کو غذا کے طور پر اور تنے کو کشتیاں، کپڑا، ڈوری یا لکھنے کے اوراق بنانے میں استعمال کرتے تھے۔ ان کی تیاری کے لیے بیج کی دھجیاں ایک دوسرے پر طولاً دو پرتوں میں پہلو بہ پہلو علی التوائم رکھی جاتی اور ایک سرے سے دوسرے سے تک لیس دار مادہ لگا کر دبا دی جاتی تھیں۔ پھر ان کو ڈنڈیوں پر لپیٹ لیا جاتا اور ان پر لکھ کر مخطوطے یا مسودے تیار کیے جاتے تھے۔ لکھنے کے لیے پیپائرس کے اوراق تقریباً 3000 ق م سے تیار کیے جاتے تھے۔ یاد رہے کہ پیپائرس ایک دلدلی پودا ہے جو دریا نیل کے کناروں پر اگتا

چرمی پارچہ: Parchment

بھیڑ، بکریوں کی کھال جسے لکھنے یا نقاشی کے لیے تیار کیا جاتا تھا۔ لکھنے کے لیے یہ پارچہ جات ازمنہ وسطیٰ میں پورے یورپ میں مستعمل تھے۔ ان کا نام قدیم یونانی شہر پرگام Pergamum کے نام پر رکھا گیا تھا۔

پارہے: Parhae

آٹھویں صدی عیسوی میں وجود میں آنے والی منچورین ریاست۔ یہ ریاست اپنے عروج کے زمانے میں منچوریائی اور کوریائی قبائل پر مشتمل آبادی کی حامل تھی یہ شمالی کوریا سے آمور دریا تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس ریاست نے کوریا کی سلا Siloa شاہی اور چین کی تانگ شاہی کے درمیان مخاصمت کے دوران ایک اہم کردار ادا کیا۔ یہ دسویں صدی میں زوال پذیر ہوگئی تھی۔

اچھوت: Pariahs

قدیم ہندوستان میں ادنیٰ طبقے کو اچھوت کہتے تھے۔ ان کو گاندھی جی نے ہریجن کا نام دیا تھا۔ یہ لوگ قدیم زمانے میں ناپاک تصور کیئے جاتے تھے جس کی وجہ سے ان کو چھونا تک بھی روا نہ تھا۔

کانگریس آف پیرس (1856ء): Paris Congress of

جنگ کریمیا کے اختتام پر برطانیہ، آسٹریا، روس، ترکی اور سارڈینیا کے درمیان ہونے والی کانفرنس۔ اس کانگریس کا مقصد روس کے جزیرہ نما بلقان اور بحیرہ اسود کے کنارے ہتھیائے گئے علاقوں کو واپس لینا تھا۔ جنگ کریمیا میں فرانس اور برطانیہ نے روس کے خلاف ترکی کا ساتھ دیا تھا۔ روس نے اس کانگریس میں بحیرہ اسود کو بین الاقوامی حیثیت دینے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔

معاہدہ پیرس (1763ء): Paris, Treaty of

یہ نام اگرچہ پیرس میں طے پانے والے متعدد اہم صلح ناموں کو دیا گیا ہے۔ 1763ء میں جس معاہدے پر انگلستان، فرانس اور اسپین نے دستخط کیئے اور اس سے جنگ ہفت سالہ اختتام کو پہنچی۔ فرانس، کینیڈا اور دریائے مسپی کے مقبوضات انگلستان کو ہار بیٹھا اور مغربی لوئزیانہ اپنے اتحادی اسپین کو فلوریڈا کے بدلے دے بیٹھا بعد ازاں فلوریڈا کو اسپین انگلستان کو ہار بیٹھا تھا۔ ہندوستان میں فرانس نے اپنی چوکیوں پر دوبارہ قبضہ کرلیا تھا لیکن بنگال میں اسے فوج رکھنے یا قلعے تعمیر کرنے پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ اس معاہدے سے برطانوی نوآبادیاتی برتری کی بنیاد پڑی۔ ایسے ہی پیرس میں وہ معاہدہ 1783ء میں طے پایا تھا جس سے انقلاب امریکہ کی جنگ ختم ہوئی تھی۔

پیرس امن کانفرنس (1919-20ء): Paris Peace Conference

جنگ عظیم اول کے اختتام پر 32 ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس اس بات چیت پر ان پانچ بڑی طاقتوں کو اہم لڑائیاں رہا جنہوں نے مرکزی طاقتوں کو شکست دی تھی۔ برطانیہ، فرانس، اٹلی جاپان اور امریکہ۔ اس کانفرنس میں پانچ معاہدے طے پائے جن میں سے پہلا اور اہم ترین معاہدہ Versailles Treatyo تھا۔

Park Chung Hee

پارک چنگ ہی:

جنوبی کوریا کا فوجی جنرل اور راہنما (1961ء۔1979ء)۔ پارک ایک اسکول میں پڑھاتا تھا۔ اس نے دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپانی فوج میں ایک نوجوان فوجی افسر کے طور پر خدمات انجام دیں تھیں۔ پھر جنگ کوریا میں وہ کوریا کی فوج کے افسر کے طور پر شریک ہوا تھا۔ 1961ء میں اس نے ایک فوجی انقلاب بپا کیا اور ملک کا صدر منتخب ہو گیا (1963ء) اس نے آمرانہ اطوار سے حکومت کی۔ اسی کے عہد صدارت میں کوریا نے تیزی سے ترقی کی حکمت عملی اپنائی۔ جو Miracle on the Han کہلاتی ہے۔ اس حکمت عملی کے ذریعے جنوبی کوریا نے دنیا بھر میں سب سے زیادہ تیزی سے اقتصادی طور پر ترقی کی۔ اس کے باوجود پارک نے جنوبی کوریا کو غریب ملکوں کی صف سے نکال کر صنعتی اشیا برآمد کرنے والے امیر ممالک کے ساتھ جگہ دی، بہت سے کوریائی لوگ اس کی آمرانہ حکمت عملی کے خلاف تھے جس کے تحت اس نے ملک میں لیبر یونینوں اور سیاسی سرگرمیوں کو دبا دیا تھا اسی وجہ سے اس کی آمرانہ حکمت عملیوں کے خلاف سیاسی بے چینی پھیل گئی اور ہنگامے بپا ہونے لگے اور پارک کو ایک خفیہ جنس، افسر نے گولی مار کر قتل کر دیا (اکتوبر 1979ء)۔ اس خفیہ جنس افسر کا تعلق کوریا کی ایک ایجنسی سے تھا جو KCIA کہلاتی تھی۔

Parlement

پارلیماں:

فرانس کی تاریخ میں انقلاب فرانس کی آمد 1789ء تک حکومت کا اہم ترین قانونی ادارہ۔ 1789ء میں صورت حال یہ تھی کہ فرانس میں صوبائی پارلیمانوں کی تعداد 14 تھی اور پیرس کی الگ پارلیمان تھی۔ پیرس کی پارلیمان جاگیرداری عہد کے ادارے کیوریا ہجس سے بنی تھی۔ جس نے جداگانہ حیثیت لوئی نہم کے دور میں حاصل کی تھی۔ آخر یہ بڑھ کر ایک وسیع تنظیم بن گئی۔ شاہی احکام کو قلمبند کرنا اسی کا کام تھا۔

Parliament

پارلیمنٹ:

برطانیہ کی قانون ساز مجلس، جو بادشاہ کی بجائے اصل حاکم ہے۔ بادشاہ کے پاس اختیارات برائے نام ہیں۔ پارلیمنٹ میں بادشاہ، دارالعوام اور دارالامراء شامل ہیں۔ دارالامراء کی نمائندگی، انگلستان، آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کے امراء کے لیے موروثی ہوتی ہے۔ 1958ء میں چار خواتین کو بھی "امیرہ Peeress" کا درجہ دے کر تاحیات دارالامراء کا رکن بنایا گیا تھا۔ 1911ء سے ایوان بالا یعنی دارالامراء کے اختیارات کم ہو گئے ہیں۔ اس کے برعکس ایوان زیریں، دارالعوام طاقتور ہو گیا ہے کیونکہ اسے ملکی مالیات پر مکمل اختیار حاصل ہے۔ برطانوی

پارلیمنٹ کے کل رکن 630 ہیں جو انگلستان سے 511، ویلز اور مانمتھ سے 36، اسکاٹ لینڈ سے 71 اور شمالی آئرلینڈ سے 12 افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ پارلیمنٹ کا صدر اسپیکر ہوتا ہے جو اکثریتی جماعت سے منتخب ہوتا ہے۔ دو جماعتی نظام انگریزی پارلیمانی طرز حکومت کی خصوصیت ہے۔ اکثریتی جماعت ہی انتظامیہ کا سربراہ یعنی وزیر اعظم منتخب کرتی ہے۔ اگر اہم معاملات میں وزیر اعظم کو اکثریت کی حمایت حاصل نہ رہے تو دوبارہ انتخاب عام ناگزیر ہوتا ہے۔ برطانیہ میں انتظامیہ دراصل مقننہ کی ہی شاخ ہے۔ 1265ء میں سائمن ڈی مانٹ فورٹ نے پارلیمنٹ بنائی تھی۔ 1295ء میں ایڈورڈ اول نے مثالی پارلیمنٹ قائم کی۔ 1340ء میں محاصل کا انتظام بادشاہ کے ہاتھوں سے نکل کر پارلیمنٹ اور اس کے بعد دارالامراء کو حاصل ہوا تھا۔

مختصر پارلیمنٹ: Parliament, Short

برطانیہ میں اس پارلیمنٹ کا اجلاس 13 اپریل 1640ء سے 5 مئی 1640ء تک جاری رہا۔ اس پارلیمنٹ کو سٹرافورڈ کے مشورے پر طلب کیا گیا تھا۔ تاکہ بشپوں کی دوسری جنگ کے لیے رسد وغیرہ کی منظوری لی جا سکے۔

پارلیمانی ازم: Parliamentarianism

یہ تصور کہ حکومت کی بہترین شکل پارلیمانی ہے۔ جو برطانوی پارلیمنٹ کے تصور سے قریب تر ہے۔ اسی کے ساتھ یہ تصور بھی ابھرتا ہے کہ ملک میں اصلاحات اور معاشرتی تبدیلیاں صرف اور صرف مقننہ کے ذریعے ہی روبہ عمل آنی چاہیں جو عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے، نہ کہ کسی آمر یا حکمران کی مرضی سے یا کسی یک جماعتی نظام کے تحت حکمرانوں کی طرف سے کی جانی چاہیں کیونکہ ایسی تبدیلیوں کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہوتی ہے۔

پارتھینان: Parthenon

یونانی قصر عذرا، ایتھنز میں ایکروپولس پر دیوی ایتھینا کا معبد جو 447 ق م۔432 ق م میں تعمیر ہوا۔ یونانی تعمیرات کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ دو مشہور یونانی معمار اکٹائینس اور کیلی کریٹیز Ictinus and Callicrates اس کے ماہر تعمیرات تھے۔ اور مشہور یونانی سنگتراش فیڈیاس Phidias نے اس کی سنگ تراشی کی نگرانی کی تھی۔ اس کے سامنے اور پشت پر آٹھ آٹھ ڈورک طرز تعمیر کے ستون تعمیر کیئے گئے تھے۔ جب کہ دونوں پہلوؤں میں سترہ سترہ ستون رکھے گئے تھے۔ عمارت کے اندر معبد کی وسطی روش کے مغربی سرے پر دیوی ایتھینا کا 40 فٹ بلند مجسمہ تھا۔ عمارت کی چاروں دیواروں پر سنگ تراشی کی ایک پٹی تھی جس میں وہ جلوس دکھائے گئے تھے جو ایتھینا کے اعزاز میں باقاعدہ طور پر نکالے جاتے تھے۔ چھٹی صدی میں یہ معبد ایک عیسائی کلیسیا میں تبدیل کر دیا گیا بعد ازاں ایک مینار کا اضافہ کر کے سلطان محمد فاتح کی فتح ایتھنز کے بعد یہ بطور مسجد بھی استعمال کیا جانے لگا۔ 1687ء میں ترکوں نے اس کی عمارت میں گولا بارود ذخیرہ کیا جس کی وجہ سے اس کے وسطی حصے میں ایک دھماکہ ہوا اور یہ تباہ ہو گیا۔ اس عمارت کے حسن کی قدر شناسی اٹھارہویں صدی میں شروع ہوئی تھی۔

Pascal Plaise

پاسکل بلے (1623ء۔1662ء):

فرانسیسی سائنسدان اور مذہبی فلسفی۔ اس کے خاندان نے جینسنی Jansenism عقیدہ قبول کرلیا تھا۔ پاسکل نے خود پاسکل پکوٹ کے نام سے 1670ء میں شائع ہوا تھا۔ ریاضی میں بھی اس کا نمایاں کارنامہ مذہبی تحریروں کا مجموعہ Pensee ہے۔

Patali Putra

پاٹلی پترا:

سلطنت مگدھ کا دارالسلطنت۔ یہ موریہ سلطنت کا دارالحکومت بھی رہا۔ یہ آج کے صوبہ بہار کے شہر پٹنہ کی جگہ پر واقع تھا۔ بعد ازاں یہ گپتا سلطنت کا مرکز بھی رہا۔ یہ زمانہ قدیم کے ہندوستان میں علوم وفنون کا مرکز تھا اور یہاں قدیم زمانے میں ایک یونیورسٹی یا دارالعلوم بھی تھا جس میں علم کی دولت حاصل کرنے کے لیے طالب علم چین جیسے دور دراز کے ملک سے بھی آتے تھے اور یہاں خانقاہوں میں قیام کرتے تھے۔ یہ ساتویں صدی عیسوی میں زوال پذیر ہو گیا تھا۔

Patriarchy

باپ کی حکومت:

یہ اصطلاح یونانی اصطلاح ''باپ کی حکومت'' سے مستعار لی گئی ہے۔ اس یونانی اصطلاح سے مراد خواتین پر مردوں کی حکمرانی ہے۔ اس اصطلاح کو معاشرہ میں مرد کی روائتی اور کائناتی بالادستی کو بیان کرنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس سے مراد گھر اور خاندان پر مردوں کی بالادستی ہے۔

Patrician

پیٹریشین:

جمہوریہ رومہ کا حکمران اور امراء کا طبقہ۔ پیٹریشینز نے 500 ق م میں رومہ کے بادشاہ طارقین کو ملک سے نکال دیا تھا۔ اور رومہ کی بادشاہت کو جمہوریہ میں تبدیل کر دیا تھا۔ جمہوریہ رومہ سے حکمرانی طبقہ تین طبقات پر مشتمل تھا جن میں چیف مجسٹریٹ یا کونسل تھے۔ جو پیٹریشین سے منتخب کئے جاتے تھے اور ایک سال تک اپنے عہدہ پر فائز رہتے تھے۔ سینیٹ تاحیات پیٹریشین پر مشتمل تھی جنہیں کونسل نامزد کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ایوان زیریں یا اسمبلی بھی تھی جو عام لوگوں پر مشتمل ہوتی اور اسے پیٹریشنز ہی کنٹرول کرتے تھے۔ اسی طرح وہ مذہبی اداروں پر بھی کنٹرول کرتے تھے۔ پیٹریشنز موروثی ہوتے تھے اور وہ عام لوگوں میں شادی نہیں کر سکتے تھے۔ چوتھی اور پانچویں صدی ق م میں پیٹریشینز کی جگہ نوبلز Nobilis نے لے لی تھی۔

Pall The Apostle

پال، رسول، پولوس رسول:

تمام مسیحی مورخین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جس نے مسیحیت کو ایک عالمگیر مذہب کی شکل دی وہ

پاولس رسول ہیں کیونکہ خود حضرت عیسیٰ نے آکر انہیں رسالت عطا کی تھی کہ وہ اس دین کی اشاعت کے فریضہ کی تکمیل کرتے۔ پاولس رسول مسیحیت کی حضرت عیسیٰ کے بعد دوسری عظیم ترین شخصیت ہیں۔ اگرچہ انکی راہ راست حضرت عیسیٰ سے اکتساب کا موقع نہیں ملا تھا مگر مسیحیت ان کی ان تھک کوششوں کی مرہون ہے۔

پاولس رسول ابتدا میں ایک یہودی راسخ مذہب یونانی تھا۔ جو اپنے کو چک کے شہر طرطوس میں پیدا ہوا۔ اس کا عبرانی نام ساؤل تھا۔ وہ عیسائیوں کی تعذیب وتعزیر میں قابل قدر تھا۔ ایک مرتبہ وہ دمشق جارہا تھا کہ سفر کے دوران چمکتا آسمان پر ایک نور چمکا جس سے وہ زمین پر گر پڑا۔ اسی حالت کشف میں اسے زیارت مسیح ہوئی اور اس کی دنیا بدل گئی اور اس نے مسیحیت قبول کرلی۔ جس کے بعد اس نے لاتعداد تبلیغی سفر کیے اور قید کی سختیاں کاٹیں۔ پاولس رسول بعد ازاں روم منتقل ہوگیا جہاں اسے شہید کردیا گیا۔

Pax Romana (Roman Peace)

رومی زمانہ امن:

(14ء سے 180ء) تک کا زمانہ رومی سلطنت کا سنہری عہد دور امن اور زمانہ خوشحالی تھا۔ مورخین Pax Romana کی اصطلاح سے رومی سلطنت کے بین الاقوامی طور پر مضبوط اور خوشحال ہونے کا تاثر لیتے ہیں۔ شہنشاہ آگسٹس کی وفات (14 عیسوی) کے بعد اسکے جانشینوں میں کئی ایک بدعنوان شہنشاہ تخت نشین ہوئے جو جولیو کلاڈین خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اس خاندان کے بدعنوان شہنشاہوں کے بعد رومہ کے تخت پر پانچ اچھے شہنشاہ بیٹھے اور انہوں نے 180ء تک حکومت کی۔ ان کا عہد رومی تاریخ کا سنہرا عہد ہے۔ اسی عہد کے اثرات ہمیں دنیا کی جدید تاریخ تک نظر آتے ہیں۔ تاریخ مغرب میں پانچویں سے نویں صدی تک کے جرمن شہنشاہ یا انیسویں صدی کی اوائل زبردست طانوی سلطنت یا بیسویں صدی کی امریکی خارجہ حکمت عملی سب Pax Romana سے متاثر نظر آتے ہیں۔

Peace Constitution

دستور امن:

یہ نام دنیا کی جدید تاریخ میں جاپان کے 1947ء کے آئین کو دیا گیا ہے۔ یہ آئین جاپان کے لیے امریکی جنرل افواج نے تیار کیا تھا اور اس کا نفاذ جاپانی پارلیمنٹ کے ہاتھوں عمل میں آیا تھا۔ یہ نام اس دستور یا آئین کو اس آئین کی نویں دفعہ کی وجہ سے دیا گیا تھا۔ جس کی رو سے جاپان کو مسلح افواج رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس آئین کے تحت جاپانی شہنشاہ کو اس کے تمام اختیارات سے محروم کردیا گیا تھا اور وہ محض ریاست کا علامتی سربراہ رہ گیا تھا۔ اس آئین میں سابقہ جاپانی جمہوری حکومت نیچی سے زائد جمہوری اقدار حکومت نافذ کی گئیں تھیں۔ یہ آئین آج بھی جاپان میں نافذ العمل ہے اگرچہ اس آئین کی دفعہ نمبر 9 کو جنگ کوریا کے دوران منسوخ کرکے جاپان کو مسلح افواج رکھنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔

Peace of Augsburg. see Augsburg Peace.

Peace of Paris. see Paris Treaty.

Peace of Westphalia. see Westphalia, Treaty of

Pearl Harbor

پرل ہاربر:

ریاست ہائے متحدہ امریکا کا جزائر ہوائی میں جنوبی اوآہو کا کلیدی بحری اڈا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے یہ بحری اڈا 1887ء میں جہازوں میں کوئلہ بھرنے اور جہازوں کی مرمت کے نام پر حاصل کیا تھا۔ 1900ء میں یہ امریکہ کا جنگی بحری اڈا بن گیا، پھر اسے مزید مستحکم کیا گیا۔ خصوصی طور پر محوری معاہدے Axis Pact (1940ء) کے بعد۔ پرل ہاربر پر جاپان کے فضائی حملے (دسمبر 1941ء) میں اس اڈے کی تنصیبات کو سخت نقصان پہنچا۔ بحری اڈے کی حفاظت کی ذمہ دار افسروں پر غفلت کے الزام میں ایک کمیشن بیٹھایا گیا جس نے 1942ء میں جنرل ڈبلیو۔ سی شارٹ اور ایڈمرل ایچ سی کمل پر فرض ناشناسی کا الزام لگایا مگر فوج اور بحریہ نے کورٹ مارشل کے جواز کو مسترد کر دیا۔

Peasants Revolt. English see English.

Peasants Revolt (German):(1524ء-1525ء)

دہقانوں کی بغاوت:

دہقانوں کی بغاوت (1524ء-1525ء):

یہ بغاوت جنوبی اور وسطی جرمنی میں رونما ہوئی تھی اور یورپ میں ازمنہ وسطیٰ اور جدید دور کی تاریخ کی سب سے بڑی بغاوت تھی۔ اس عہد کے ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے کسانوں میں عدم اطاعت اور سیاسی بے چینی پیدا ہوگئی تھی جسے مذہب میں رونما ہونے والی پروٹسٹ اصطلاحات نے انصاف فراہم کرنے کا وعدہ کیا اور نعرہ دیا کہ خدا کی نظر میں تمام انسان اہم ہیں اور امرائے وقت کا کسانوں کو ان کا غلام قرار دینا اور ان سے امتیازی سلوک روا رکھنا قابل قبول رویہ نہیں۔ 1525ء میں دہقانوں کی بغاوت کے راہنماؤں نے اپنے بارہ نکات برائے امن پیش کیے جن میں کہا گیا تھا کہ کوئی مسیحی مرد یا عورت کو غلام نہیں بنایا جا سکتا اور قید میں نہیں رکھا جا سکتا۔ دہقانوں کی بغاوت کے شرکا، مارٹن لوتھر سے توقع رکھتے تھے کہ وہ ان کی مدد کریں گے اور ان کے حق میں میدان میں اتریں گے مگر ابتدائی طور پر دہقانوں سے ہمدردی ظاہر کرنے کے بعد لوتھر نے اس بغاوت کو غیر قانونی قرار دے دیا۔

Peelite

پیلائٹ:

اس سیاسی گروہ کے رکن جنہوں نے غلہ کے قوانین کی تنسیخ کے لیے وزیر اعظم پیل کی حمائت کی تھی۔

Peisistratus

پی سسٹراتوس (600ق م-527ء):

قدیم ایتھنز کا ایک جابر حکمران۔ وہ ایک شدید تصادم کے بعد برسر اقتدار آیا اور اس نے امراء اور اشرافیہ کے اختیارات کم کر دیئے۔ اقتصادیات کو مربوط کیا اور ریاست کو مستحکم کر دیا۔ پی سسٹراتوس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہپیاس ایتھنز کا حکمران بنا اور اس نے 507ق م سے 510ق م تک حکومت کی تھی۔

Peking see Beijing

نظری معصیت سے انکار کا نظریہ:
Pelagianism

پانچویں صدی عیسوی میں پیلاجیس Pelagius نامی پادری، راہب اور مسیحی عالم کا پیش کردہ یہ نظریہ کہ حضرت آدم کی وجہ سے انسان کی سرشت میں بدی نہیں ہے۔ اس نے سینٹ آگسٹائن کی تعلیمات کو مسترد کر دیا اور انہیں قنوطانہ اور مایوس کن قرار دیا۔

پیلاس جینز:
Pelasgian Pelasgian

قدیم یونان کے غیر یونانی باشندے جو یونان میں آباد تھے۔ اس کے علاوہ وہ ایشیائے کوچک اور آجین جزائر میں بھی آباد تھے۔ انہوں نے یونان میں 2000 ق م میں آبادکاری کی تھی۔

پیلوپونیزین لیگ:
Peloponnesian League

یونانیوں کا قدیم ترین اور طویل ترین اتحاد۔ اس کا قدیم نام سپارٹا اور اس کے اتحادی بھی تھا۔ یہ چھٹی صدی ق م میں قائم ہوا۔ اس میں شامل اتحادیوں نے حلف اٹھایا کہ وہ ہمیشہ سپارٹا کے اتحادی اور حلیف رہیں گے۔ سپارٹا اس اتحاد کی افواج کی کمان کرتا اور اس فوج کے لیے افسران متعین کرتا۔ پیلوپونیز جنگ کے خاتمہ پر جو ایتھنز کی شکست پر منتج ہوا۔ اس اتحادی لیگ نے سپارٹا کی سلطنت کی شکل اختیار کر لی۔

پیلوپونیزین جنگ (431 ق م-104 ق م):
Peloponnesian War

یونان قدیم میں ایتھنز اور سپارٹا کی شہری ریاستوں کی باہمی کشمکش۔ اس جنگ کا آغاز ماتحت علاقوں کے بارے میں ایتھنز اور کارنتھ کے درمیان جھگڑے سے ہوا تھا چونکہ کارنتھ سپارٹا کا اتحادی تھا اس لیے 431 ق م میں سپارٹا کی فوج نے ایتھنز کی شہری ریاست پر حملہ کیا اور اس کی بندرگاہ پیریٹیاس کی طرف سے سخت مزاحمت ہوئی۔ یہ جنگ تقریباً 27 سال جاری رہی۔ بہت سی یونانی ریاستوں نے اس جنگ میں دونوں فریقوں کا علیحدہ علیحدہ ساتھ دیا ہے۔ ایتھنز کی قیادت اس جنگ میں اس کے راہنما پیریکلز نے کی۔ وہ اپنی موت تک ایتھنز کی راہنمائی کرتا رہا۔ ایتھنز کو اس جنگ میں بہت سی شکستوں کا سامنا کرنا پڑا مگر وہ 105 ق م میں اپنے بحری بیڑے کی مکمل تباہی تک ثابت قدم رہا۔ 404 ق م میں ایتھنز کو اہل سپارٹا نے فتح کر لیا۔ اور ایتھنز کی جمہوری حکومت کو آمروں کے ایک گروہ نے جو تاریخ میں تیس جابروں کا گروہ کہلاتا ہے ختم کر دیا۔ اسپارٹا اس جنگ میں فاتح قرار پایا مگر تمام یونانی ریاستیں جو اس جنگ میں ملوث تھیں اتنی کمزور پڑ گئیں کہ جلد ہی اہل مقدونیہ نے انہیں 338 ق م میں فتح کر لیا۔

پیپلز لبریشن آرمی:
People's Liberation Army

چینی فوج آزادی جس کی بنیاد 1927ء میں کمیونسٹ پارٹی نے رکھی۔ اور اسے کمیونسٹ تحریک کا مسلح بازو قرار

دیا تھا۔ لانگ مارچ کے بعد اس فوج نے کومنتانگ حکومت کے خلاف گوریلا جنگ شروع کردی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپانی حملہ آوروں کے خلاف بھی یہ لڑی۔ عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے بعد 1949ء میں یہ چین کی مسلح فوج قرار پائی۔ 1959ء میں لن بیاؤ Lin Biao اس کا کمانڈر بنادیا گیا۔ 1971ء میں لن بیاؤ پر ایک انقلاب بپا کرنے کا الزام لگنے کے بعد چینی سیاست میں اس کی سرگرمیاں ختم ہوگئیں۔ 1979ء کے بعد اس فوج کی تعداد کم اور اس کا پیشہ ورانہ معیار بلند کردیا گیا۔

People's Republic of China

عوامی جمہوریہ چین:

محل وقوع، مشرقی ایشیا۔ اس کے جنوب مغرب میں پاکستان اور مقبوضہ کشمیر واقع ہیں۔ جب کہ شمال مشرق میں روس اور کوریا، شمال میں روس اور منگولیا۔ تاریخی اعتبار سے یہ ایک جداگانہ خطہ ہے۔ ہائینان اور تائیوان اس کے ساحل جزیرے ہیں۔ روایات کے مطابق Hshia اس کا پہلا حکمران خاندان تھا۔ لیکن تاریخ میں جس پہلے حکمران خاندان کا کوئی دستاویزی ثبوت ملتا ہے وہ ہے شانگ (1523 ق م - 1027 ق م) اس کے علاوہ یہاں چاؤ، ہان، تانگ، سونگ، یوآن اور منگ خاندانوں کے دور بڑے بڑے ثقافتی اور استعماری دور شمار ہوتے ہیں۔ دور استعمار میں 1557ء میں مکاؤ میں پرتگیزوں نے یہاں پہلی غیر ملکی نوآبادی قائم کی تھی۔ انیسویں صدی میں غیر ملکی استعمار بہت بڑھ گیا۔ بیسویں صدی کے آغاز میں باکسروں کی بغاوت یہاں سے غیر ملکیوں کے اخراج کے آخری کوشش تھی۔ 1911ء میں سن یات سن نے جمہوری انقلاب کے ذریعے صدیوں سے قائم بادشاہت ختم کردی اس کے جانشینوں نے بعد ازاں کومنتانگ حکومت قائم کی۔ اسی حکومت کے عہد میں کمیونسٹ پارٹی وجود میں آئی جو بالآخر 1949ء میں عوامی جمہوریہ چین کو قائم کرنے میں کامیاب ہوگئی جو فی زمانہ دنیا کی ایک ابھرتی ہوئی بڑی طاقت بن چکا ہے اور جس کی صنعتی اور دیگر ترقیوں کی کہیں اور مثال نہیں ملتی۔

Pergamum

پرگامم:

ایشیائے کوچک (موجودہ ترکی) کا ایک قدیم شہر۔ دریائے کیکس Caicus کے کنارے واقع ہے۔ یہ ایک خودمختار شہری ریاست تھی جس نے تیسری سے دوسری صدی ق م تک یونانی ثقافت کے مرکز کی حیثیت سے عروج حاصل کیا تھا۔ اپنے مجسموں اور ایک بڑی لائبریری کی وجہ سے جس کی کتابیں پارچمنٹ (چرمی کاغذ) پر تھیں یہ شہر بڑا مشہور تھا۔ اس شہر کی نسبت سے ہی چرمی کاغذ کو پارچمنٹ کہتے ہیں۔ 133 ق م میں رومیوں نے اس شہر پر قبضہ کرلیا آج کل یہ مقدونیہ کے علاوہ یونانی تہذیب ثقافت کے مرکز کے طور پر جانا جاتا ہے جہاں بہت سے آثار قدیمہ اثریاتی کھدائی سے دریافت ہوئے ہیں۔

Pericles

پیریکلیز (495 ق م - 429 ق م):

قدیم ایتھنز کا سیاسی راہنما اور فوجی جرنل۔ ممتاز خاندان Alcmaednidae سے تعلق رکھتا تھا۔ تعلیم یافتہ

اور دلدادہ فنون تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ ایتھنز کو اس وقت کی دنیا کا سب سے بڑا ثقافتی اور سیاسی قوت کا مرکز بنا لے۔ اس کی قیادت میں ایتھنز اپنے عروج پر پہنچا۔ تیس برس تک متقدر رہی۔ پیریکلیز اس کے عہد میں طوطی ناطق تھا۔ دولت سے مالا مال اور فروغ پذیر جمہوریت سے بہرہ ور تھا۔ پیریکلیز کے حریف سیمون Cimon کی وفات پر ایران سے صلح کر لی گئی اور جنگ پیلوپونیسی Peloponnesian 431 ق م سے پہلے شروع نہ ہوئی۔ اس لمبی جنگ کے شروع ہو جانے اور شدید وبائی طاعون کے پھیل جانے سے پیریکلیز کو معزول ہونا پڑا اس کے کچھ عرصے بعد وہ اپنے عہدے پر بحال تو ہو گیا مگر اس کی زندگی نے اس کا ساتھ نہ دیا اور وہ جلد وفات پا گیا۔ ایسپیشیا Aspasia اس کی محبوبہ دلنواز تھی اور مشہور بہادر ایلسبیاڈیز Alcibiades نے پیریکلیز کی نگرانی میں تربیت پائی تھی۔

پیری پلس: Periplus

مشرقی افریقہ کا قدیم ترین تحریر شدہ احوال۔ جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ ایک ایسے یونانی ادیب نے لکھا تھا جو مصر میں رہتا تھا۔ اور پہلی صدی عیسوی کے دوسرے حصہ میں زندہ تھا۔ یہ تحریر کئی صدیوں تک یونانی اور رومی جہاز رانوں کے لیے اس علاقے کا معیاری معلوماتی کتابچہ بنی رہی جس میں اس علاقے سے مصنوعات کو بحری جہازوں پر لادنے کا احوال بھی شامل تھا۔

پیرون، ایوا (1919ء۔1952ء): Peron, Eva

ارجنٹائن کی سیاسی شخصیت اور صدر جوآن پیرون Juan Peron کی بیوہ۔ اسے کئی گروہوں میں مقبولیت حاصل تھی مگر مخالف گروہ اس سے سخت نفرت کرتے تھے۔ وہ ملک میں ورکنگ کلاس اور حکومت کے لیے اپنے خاوند کی رابطہ آفیسر کا کام کرتی تھی۔ اور اس نے ملک میں خواتین کی پیرونسٹ پارٹی تشکیل دی تھی۔ اس نے 1951ء میں نائب صدر بننے کی کوشش کی مگر فوج نے اسے روک دیا۔ 1952ء میں وہ وفات پا گئی۔

پیرون جوآن (1895ء۔1974ء): Peron, Juan

ارجنٹینا کا صدر (1946ء۔1955ء)، (1973ء۔1974ء) اس نے 1943ء میں ایک فوجی سپاہی کی حیثیت سے فاشست انقلاب میں حصہ لیا۔ 1946ء میں وہ ملک کا صدر منتخب ہو گیا۔ اس نے ایک ولولہ انگیز سیاستدان کی حیثیت سے ملک میں نیشنلزم اور کئی دیگر اہم پالیسیوں کا اجراء کیا۔ پیرونسٹ پارٹی قائم کی۔ اس کی دوسری بیوی ایوا پیرون نے ان کاموں میں اس کا ہاتھ بٹایا۔ 1955ء میں فوج نے اسے اس کے عہدے سے برطرف کر دیا۔ 1973ء میں وہ لیبر موومنٹ کی وجہ سے دوبارہ صدر منتخب ہوا۔ اس نے اپنی تیسری بیوی ازابیل پیرون کو اپنی نائب صدر بنایا۔ مگر 1974ء میں وہ اپنی دوبارہ صدارت کے پہلے سال ہی وفات پا گیا۔

پیری کموڈور میتھیو: Perry, Commodore Matthew Calbraith

امریکی بحریہ کا افسر (1794ء۔1858ء) اس نے چار بحری جہازوں پر مشتمل ایک مہم کی قیادت کی اور

1853ء میں جاپان کے شہر ایڈو Edo کے قریب لنگر انداز ہوا۔ وہ امریکہ کے صدر کا ایک خط جاپان کے حکام کے نام لایا تھا جس میں جاپانی بندرگاہوں کو امریکی تجارت کے لیے کھولنے کا حکم دیا گیا تھا۔

Perse Polis

پرسی پولس:

ایران کے کیانی اور ہخامنشی شہنشاؤں کا پایہ تخت جس کی بنیاد دارا گشتاسپ نے رکھی تھی۔ یہ پارسا گرد سے تین میل جنوب میں اس شاہراہ پر واقع تھا جو آج کل شیراز سے اصفہان کو جاتی ہے۔ دارا گشتاسپ کو یہ مقام شاید موزوں محسوس ہوا تھا۔ اس مقام پر اب ایک وسیع اور کھلا چبوترا ہے۔ اس کے مشرقی جانب ''کوہ رحمت'' ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نام ہخامنشی یا قدیم نہیں ہوسکتا۔ اس چبوترے کے باقی اطراف میں ڈھلان کی بلندی کے مطابق دیواریں اٹھائیں گئیں ہیں۔ بہر حال یہ ایران کے ہخامنشی عہد کی تعمیرات کی شاندار باقیات پر مشتمل ایک اثریاتی مقام ہے۔

Persian Empire

ایرانی سلطنت:

ابتدائی ایرانی سلطنت پیشدادی کہلاتی ہے مگر یہ افسانوی ہے۔ چھٹی صدی ق م مین سیروش اعظم Cyrus The Great نے (550 ق م) ہخامنشی سلطنت ایران کی بنیاد رکھی تھی جو غالباً دنیا کی پہلی شہنشائیت تھی، موجودہ تحقیق کے مطابق سیروش اعظم کا ذکر بھی قرآن مجید میں ذوالقرنین کے نام سے کیا گیا ہے، ہخامنشی سلطنت 331 ق م میں سکندر اعظم یونانی کے ہاتھوں ختم ہوگئی اور پارتھی سلطنت وجود میں آ گئی جنہیں اشکانی بھی کہا جاتا ہے۔ 226ء میں ہخامنشی خاندان کے ایک فرد اردشیر نے ساسانی سلطنت کی بنیاد رکھی جو اگلے تقریباً ساڑھے چار سو سال برسر اقتدار رہی۔ اس سلطنت کے نامور بادشاہوں میں شاپور، بہرام گور نوشیرواں یا خسرو اول اور خسرو دوم یا خسرو پرویز شامل تھے۔ ساتویں میں مسلم فاتحین نے بالآخر ساسانی سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔

Persian Wars

ایرانی اور یونانی جنگیں (490 ق م۔479 ق م):

ایرانی سلطنت اور یونانی شہری ریاستوں میں خصوصاً ایتھنز کے ساتھ جنگیں پانچویں صدی قبل از مسیح میں لڑیں گئیں۔ ایشیائے کوچک میں واقع یونانی نوآبادیوں (Ionians) سے سلطنت ایران کے جھگڑے میں ایتھنز کی مداخلت کے بعد ایران اور ایتھنز میں مخاصمت کی ابتدا ہوئی۔ ایرانی شہنشاہ داریوش اول نے ایتھنز پر حملہ کیا مگر 490 ق م میں جنگ میراتھن میں یہ حملہ یونانیوں نے روک دیا۔ ایرانی 480 ق م میں دوبارہ حملہ آور ہوئے اس مرتبہ ایرانی شہنشاہ خشیارشا Xeres ایرانی افواج کی قیادت کر رہا تھا۔ اور اپنے ساتھ 150000 فوجی لایا تھا۔ اس نے ایتھنز کو تاراج کیا مگر بحری جنگ سلامس اور خشکی کی جنگ پلیٹیا Plataea میں شکست کھائی۔ ایرانیوں کے اتنے بڑے لشکر پر ایتھنز کی فتح حیران کن تھی اور اس بات کا پتہ دیتی تھی کہ انسان اگر متحدہ ہو کر کوشش کریں اور اپنی عقل سے کام لیں تو بڑے سے بڑے دشمن کو شکست دے سکتے ہیں۔ ان جنگوں کے بعد ایتھنز کے سنہری دور کا آغاز ہوا۔

پیشوا:

Peshwa, The

شیواجی مرہٹے کے آٹھ وزرا میں ایک وزیر شے کھیایا دھان بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے فرائض میں رقاوما۔ دبیر و شامل تھے مرہٹہ حکمران شاہو کے عہد (1708ء۔1748ء) میں اس منصب میں وقار پیدا کیا گیا جب بالا جی وشوا ناتھ جو 1713ء میں پیشوا مقرر کیا گیا تھا اور برسر اقتدار آیا۔ تیسری مرہٹہ جنگ (1817ء۔1819ء) کے بعد یہ منصب ختم کر دیا گیا۔

پیٹر اعظم، یا پیٹر اول (1672ء۔1725ء): Peter I "The Great"

روس کا شہنشاہ یا زار Tsar (1658ء۔1725ء) عظیم روسی سلطنت کا بانی اور مصلح، اپنے بھائی آئیون پنجم کی شراکت میں زار رہا۔ 1696ء میں آئیون فوت ہو گیا تو وہ مطلق العنان بادشاہ بن گیا۔ اس نے اپنے عہد میں مغربی رنگ ڈھنگ اختیار کیا اور اہل مغرب کی تقلید میں بہت سی اصلاحات نافذ کیں، بالٹک اور بحیرہ اسود کی جانب توسیع پیٹر کی حکمت عملی کے معین مقاصد میں شامل تھی۔ ترکوں سے آزوف کا Azov چھننے کے بعد 1696ء میں اس نے مغربی یورپ کا دورہ کیا اور وہاں قائم ہونے والی یورپی صنعتوں کا مشاہدہ کیا۔ وہ چھپ کر کچھ عرصے ہالینڈ میں جہاز سازی کا کام بھی کرتا رہا۔ ایک فوجی بغاوت کی خبر ملنے پر روس واپس پہنچا جو اس نے دشمنوں کو سخت سزائیں دیں۔ شمالی جنگ (1700ء۔1721ء) میں اس نے بالٹک تک پہنچنے کا راستہ حاصل کیا 1713ء میں اس کی توجہ ماسکو سے ہٹ کر اس دریچہ یورپ کی طرف ہو گئی جہاں اس نے سینٹ پیٹرز برگ تعمیر کیا جو بعد ازاں لینن گراڈ کہلایا۔ پیٹر اعظم کی داخلی اصلاحات ہمہ گیر تھیں اس نے ایک نیا نظام حکومت پیدا کیا اور تقویم اور حروف تہجی کی اصلاح، آگ بجھانے کے محکمہ کا قیام، نجی صنعتوں اور تجارتی توسیع، نئے علاقے دریافت کرنے کے لیے مہم جوئی کی حوصلہ افزائی کی۔ کلیسائی جاگیروں پر حکومت کی نگرانی قائم کی اور ماسکو کے کلیسائی سربراہ کا عہدہ منسوخ کیا اور خواتین کو غلاموں جیسی زندگی بسر کرنے سے نجات دلائی۔ یہ سب اس کے دورہ مغربی یورپ کی وجہ سے عمل میں آیا۔ اس نے رعایا کو داڑھی مونڈنے کا حکم دیا تھا۔

پیٹر لو کا قتل عام: Peter Loo Massacre

سینٹ پیٹرز فیلڈ، مانچسٹر، انگلستان میں 16 اگست 1819ء کا ہنگامہ 60000 مردوں، عورتوں اور بچوں کے ہجوم پر جو قوانین غلہ کی تنسیخ اور پارلیمنٹ کی اصلاح کے لیے احتجاج کر رہا تھا۔ اچانک ایک فوج کے رسالے نے حملہ کر دیا۔ جس سے بہت سے افراد ہلاک ہو گئے۔ اس کے بعد ملک میں شدید غیظ و غضب کی لہر دوڑ گئی۔

پیٹری سر ولیم میتھیو فلنڈر (1853ء۔1942ء): Petrie, Sir W.M Fiinder

انگریز اثریات دان Archilogist اور مشہور ماہر مصریات اس نے برطانیہ، مصر (1880ء۔1924ء) اور فلسطین میں قدیم آثار باقیہ کی کھدائی کا کام انجام دیا۔ یونیورسٹی کالج لندن میں مصریات کا پروفیسر رہا۔ 1894ء میں اس نے مصری ادارہ تحقیق قائم کیا تھا جس نے 1905ء میں مصر کے برطانوی مدرسہ اثریات کی شکل اختیار

Petrarch

کرلی۔

پیٹرارک:

اطالوی شاعر مکمل نام Francessco Petrarch۔ اطالوی ادب میں صرف دانتے کا نام اس پر فائق ہے۔ البیت پرستوں Humanists میں سب سے پہلا اور عظیم ترین ادیب۔ ازمنہ قدیم کی روح کو تازہ کرنے کی خاطر اس نے قدیم مخطوطات کی تلاش کی۔ اپنے لاطینی اسلوب کو نکھارا اور اپنے نام تک کو لاطینی بنا دیا۔ اروما میں اسے ملک الشعرا کا تاج پہنایا Poets Laurel گیا۔ وہ خود تو اپنی لاطینی رزمیہ نظم ''افریقہ'' پر فخر کرتا تھا لیکن جن تصنیفات کی بدولت اس کا احترام کیا جاتا ہے وہ اطالوی زبان میں Trionfi اور نغمات کا مجموعہ Canzoniere ہے۔

Phalanx

منظم جتھہ، جماعت:

قدیم یونانی فوج پیادہ کی ایک ترتیب۔ آٹھ یا اٹھارہ سپاہیوں کی صف بندی سے یہ منظم جتھہ تشکیل پاتا تھا۔ یہ منتشر دشمن پر ٹوٹ پڑتا تھا۔ صف بندی یا جتھہ بندی کا ہر طریقہ اسپارٹا کی شہری ریاست نے شروع کیا تھا۔ بعد ازاں سکندر اعظم اور اس کے والد فلپ دوم نے اسے عروج پر پہنچایا۔ 168 ق م میں لڑی گئی جنگ پائیڈنا (جو رومیوں کے خلاف لڑی گئی تھی) کے ساتھ ہی یہ طریقہ جنگ متروک ہو گیا۔

Pharoah

فرعون:

قدیم شاہان مصر کا لقب جو تین ہزار سال تک برسر اقتدار آنے والے تیس خاندانوں کے حکمرانوں نے اختیار کیے رکھا تھا۔

Philip II

فلپ دوم (مقدونیہ 382 ق م۔ 336 ق م):

فلپ دوم نے فوج کی دوبارہ تنظیم کی اور طریق جنگ Phalanx متعارف کرایا۔ پھر اپنی سلطنت کی توسیع کے لیے عسکری مہمات کا سلسلہ شروع کیا اور ایتھنز اور تھیبز کا زور توڑ دیا۔ 338 ق م میں تقریباً پورے یونان کا مالک بن گیا۔ وہ ایران پر حملہ کرنے کا عزم رکھتا تھا مگر موت نے اسے مہلت نہ دی۔ اس کے بعد اس کے اسکندر اعظم نے اس حملہ ایران کے منصوبے کو عملی جامہ پہنایا۔

Philip II (Spain)

فلپ دوم (اسپین) (1527ء۔ 1598ء):

اپنے والد چارلس پنجم کے دستبردار ہونے کے بعد تخت نشین ہوا۔ (1556ء) اسپین، نیپلز اور سسلی کا بادشاہ بنا۔ اس نے اپنی پہلی بیوی میری آف پرتگال کی موت کے بعد میری اول سے شادی کی۔ مگر انگلستان میں اپنی تاجپوشی کرانے میں ناکام ہو کر واپس چلا گیا اس نے فرانس کے ساتھ اپنے باپ کی چھیڑی ہوئی جنگ جاری رکھی اور

دین کو پاپائے روم کی ایک بڑی طاقت بنا دیا۔ پاپائے روم سے مسلسل پرخاش کے باوجود وہ رومن کیتھولک کلیسا کا پابند رہا تھا۔ 1580ء میں پرتگال کا ہنری اول لاولد فوت ہو گیا تو فلپ دوم نے پرتگال کے تخت پر بھی دعویٰ کر دیا اور اسے فتح کر لیا۔ انگلستان کی جانب سے ڈچ باغیوں کی حمایت اور سر جنری ڈریک کی طرف سے مارے گئے۔ ہنری ہوا کا بدلہ لینے کے لیے فلپ نے انگلستان پر حملہ کرنے کے لیے ایک ناقابل تسخیر آرمیڈا تیار کیا۔ 1588ء میں آرمیڈا کی تباہی نے انگلستان کی بحری طاقت کو نمایاں کر دیا۔ فلپ دوم کی سب سے بڑی فوجی فتح جزائر فلپائن کی فتح تھی۔ جنگوں کی زیادتی کی وجہ سے اس کا دور خوشحالی دور نہیں رہا تھا۔

فلپ دوم (فلپ آگسٹس) (1163ء-1223ء): Philip II , (Philip Augustus)

ازمنہ وسطیٰ کے عظیم ترین فرانسیسی بادشاہوں میں سے ایک تھا۔ شاہی مقبوضات کا رقبہ دوگنا کیا۔ شاہی طاقت کو جاگیرداری کی قیمت پر مستحکم کیا موروثی عہدوں کی جگہ لینے کے لیے ایک مشاورتی کونسل بنائی اور وسیع تر اختیارات کی ایک شاہی عدالت انصاف قائم کی۔ انگلستان سے بار بار جنگیں لڑتا رہا۔ اس نے بادشاہ جان کے خلاف برٹینی کے آرتھر اول کا ساتھ دیا بووائنز پر اس کی فتح (1214ء) سے فرانس کی حیثیت بڑی طاقت کی ہو گئی۔ البیجنیس کے خلاف اس کی مہمات سے جنوبی فرانس کے الحاق کا راستہ صاف ہو گیا۔ فلپ 1190ء میں تیسری صلیبی جنگ میں بھی شامل ہوا۔ لیکن انگلستان کے بادشاہ رچرڈ شیر دل سے لڑائی ہو جانے کے بعد فرانس واپس آ گیا (1191ء) اس کے عہد میں زرعی غلامی عملاً غائب ہو گئی تھی اور شہروں میں تاجر طبقے میں خوشحالی نظر آنے لگی تھی۔

فلپ چہارم "خوبرو" (1268ء-1314ء): Philip IV The Fair

1309ء میں پوپ کے فرانس کے شہر ایوا گنان میں منتقل ہو جانے کے بعد پوپ بونی فیس ہشتم سے اس کا پہلا جھگڑا اس کے اہل کلیساء پر لگائے گئے عارضی محصولات کو مستقل حیثیت دینے پر ہوا۔ جب فلپ نے بیش قیمت دھاتوں کی فروخت روک کر پوپ کو اس آمدنی سے محروم کر دیا جو اسے فرانس سے ہوتی تھی تو ہونی فیس نے اپنی ہار کو مان لیا۔ پوپ اور بادشاہ کا یہ جھگڑا ایک بار پھر پادری سیسے کی گرفتاری پر اٹھا فلپ نے اپنے اقدامات کو جائز ثابت کرنے کے لیے پہلی سٹیٹس جنرل امراء اہل کلیسا اور عوام کی مجلس طلب کی مگر بونی فیس نے کلیسائی فرمان جاری کر کے اپنے حق مداخلت کا اعلان کر دیا جس پر فلپ نے جوابی کاروائی کرتے ہوئے پوپ کو اپنے فوجی دستوں کے ذریعے گرفتار کروالیا اور بعد ازاں کلیمنٹ پنجم کے انتخاب کے ذریعے نظام کلیسا پر فرانسیسی شاہی اختیار قائم کر دیا۔ اس نے نائٹ ٹمپلر، یہودیوں اور لومبارڈ بینکروں پر ظلم توڑ کر ان کی املاک ضبط کر لیں اور سکے کی قیمت گرا کر اپنا خزانہ بھر لیا۔ انگلستان سے جنگ (1294ء-1297ء) فرانسیسیوں کی شکست پر ختم ہوئی۔

Philistiae

فلستی یا فلستیا:

مغربی شام کا قدیم علاقہ فلستیا Philistia کہلاتا تھا اور بحیرہ روم تک پھیلا ہوا تھا۔ ہر پانچ بڑے شہروں

غزہ، عسقلان، اشدود، عقرون اور جات کا وفاق تھا۔ بائبل میں فلستیوں کے یہودی حریف سمسون، طالوت اور داؤد ہیں۔ بعد ازاں فلستی اشوریوں کے باجگزار ہو گئے اور پھر مختلف سامی اقوام نے انہیں جذب کر لیا۔ ان کو یہودی فی الحقیقت کبھی مغلوب نہ کر سکے۔

Philosophes

فلاسفہ:

یہ نام معاشرتی اور سیاسی فلاسفہ کو دیا گیا ہے۔ خصوصاً فرانسیسی فلاسفہ کو جن کا تعلق اٹھارہویں صدی سے تھا اور روشن عہد Enlighten Ment سے مربوط تھے۔ ان میں دیدرو Diderot، والٹیئر Voltaire، مون لسکیو Montesquieu وغیرہ شامل ہیں۔ ان فلسفیوں نے حکومت اور سیاست کے اصولوں پر بحث کی۔

Phoenicians

فنیقی، فونیشی:

دنیا کی قدیم ترین قوم جس نے بحری جہاز رانی میں نام پیدا کیا وہ فنیقی قوم تھی۔ فی نیقیہ ان کو اہل یونان کا دیا ہوا نام تھا وہ موجودہ لبنان کے اس مختصر ساحلی علاقے میں رہتے تھے جو کوہستانی اور میدانی پٹی پر شامل تھا۔ فینیقیہ والوں کا نام فونیقی دراصل ارغوانی رنگ کے لیے مخصوص یونانی لفظ سے اخذ کیا گیا تھا۔ اس رنگ کی صنعت و تجارت فونیقیوں کے ہاتھ میں تھی۔

فنیقی کنعانی النسل تھے یہ لوگ لبنان کے ساحلوں پر 3000 ق م میں پہنچے تھے انہوں نے لبنان کے ساحلوں پر صور Tyre، بائبلوس Byblos اور صیون جیسے شہر آباد کیے تھے۔

بحری جہاز رانی کے علاوہ فینیقیوں کا سب سے بڑا کارنامہ حرف ابجد کی ایجاد بھی ہے۔ انسانی تہذیب و تمدن کے ارتقا میں یہ فونیقی ایجاد درجہ کمال رکھتی ہے۔ بعد کے زمانے میں فنیقی حروف ابجد اہل یونان نے اپنائے وہ انہیں سے وہ حروف تہجی وجود میں آئے جو یونان و اٹلی کے بعد پورے یورپ میں پھیل گئے اور آج کی مغربی زبانوں کے حروف تہجی ہیں۔

Pico Della Mirandola, Giovani

پیکوڈیلا میرنڈلا گیوانی:

(1463ء۔1494ء) نشاط ثانیہ کا ایک فلسفی جو 1484ء میں فلورنس میں رہائش پذیر ہوا۔ فلورنس ہی میں اس نے نو افلاطونی فلسفے کا مطالعہ کیا اور اس کام میں اس کی حوصلہ افزائی مارسیلو فسینیو نے کی۔ پیکوڈیلا کو کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ اس کے بعد اس نے پے ڈوا، پیرس اور فیریرا میں فلسفہ کا مطالعہ کیا اور افلاطونی فلسفہ پر اس کی تصنیف Complete Wisdom اہم ہے۔

نامہ کبوتر:

Pigeongram

پیغام جو کبوتروں کے ذریعے بھیجا جائے۔ یہ نظام قدیم مصر اور بابل میں رائج تھا۔ دوسری انسانی تہذیبوں میں بھی اس کا سراغ ملتا ہے۔ نامہ بر کبوتر دور تک انسانی پیغام پہنچانے کا کام کرتے تھے۔

پونٹیس پیلاطیس:
Pilate, Pontis

یہودیہ کا رومی مجسٹریٹ جو انجیلوں کے بیان کے مطابق یہودیوں کے اصرار پر مسیح کو مصلوب کرنے کی سزا دینے کا ذمہ دار تھا۔ یہ 26ء سے 36ء تک دس سال اس عہدے پر مامور رہا۔ انجیلوں کی روایات کا مفاد یہ ہے کہ یہودی حضرت مسیحؑ کو پکڑ لائے اور پیلاطیس سے کہا اس شخص کو موت کی سزا ملنی چاہیے۔ پیلاطیس نے حضرت مسیحؑ سے گفتگو کے بعد کہا مجھے اس شخص سے کوئی جرم معلوم نہیں ہو سکا۔ یہودیوں نے شور مچایا کہ اس شخص نے گلیلی سے یہاں تک یہودیوں کو اکسایا ہے۔ پیلاطیس نے اسے ہیرودیس Herod کے حوالے کر دیا جو گلیلی کا حاکم تھا۔ اس نے بھی حضرت مسیحؑ کو بے قصور سمجھ کر واپس بھیج دیا۔ پیلاطیس نے یہ بھی کہا کہ میں عید فسح کی تقریب پر ایک قیدی کو رہا کر دیتا ہوں، کہو تو حضرت مسیحؑ کو چھوڑ دوں؟ یہودیوں نے شور مچایا کہ ان کی بجائے براباڈا کو چھوڑ دے۔ اسے چھوڑے گا تو قیصر کا خیر خواہ نہیں۔ آخر پیلاطیس کو یہودیوں کا اصرار ماننا پڑا اور اس نے حضرت مسیحؑ کو مصلوب کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ 36ء میں شام کے رومی گورنر نے پیلاطیس کے خلاف سنگین الزام لگائے اور اسے گال (فرانس) جلاوطن کر دیا۔ جہاں عام روایات کے مطابق اس نے خودکشی کر لی۔

حج، یاترا:
Pilgrim

حج یا یاترا کئی ایک ثقافتوں کی اہم خصوصیت ہے۔ یہودیوں کے ہاں عید کے موقع پر حج کیا جاتا تھا۔ مسلمان دنیا کے کونے کونے سے حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں بھی یاترا کا رواج ہے۔

پلگرم:
Pilgrims

یہ نام انگلستان اور امریکہ میں پیوٹین Puritan فرقے کے افراد کے لیے مخصوص ہے۔ چونکہ پیوٹین خود کو دنیا میں ایک مذہبی سفر پر پاتے تھے اس لیے وہ خود کو پلگرم کہتے تھے۔ پیورٹینزم پر جان بنیان کے خصوصی مقالے کا نام بھی Pilgrism's Progress ہے جو 1684ء میں شائع ہوا تھا۔ پیورٹین کیلونزم Calvinism پر یقین رکھتے تھے۔ دیکھئے پیورٹین Puritans۔

پنوشے آگسٹو (1915ء۔):
Pinochet Augusto

چلی کی فوج کا ایک جنرل اور 1974ء سے 1990ء تک چلی کا صدر۔ پنوشے 1973ء میں چلی کی فوج کا کمانڈر تھا۔ اس نے ایک فوجی انقلاب کے ذریعے صدر کا تختہ الٹ کر صدر سلواڈور ایلینڈے کو قتل کر دیا اور خود چار آدمیوں پر مشتمل ایک جنتا تشکیل دے کر تمام سیاسی جماعتوں کو کالعدم قرار دے دیا شخصی آزادیوں اور مختلف یونینوں پر پابندی عائد کر کے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔

Pisa, Council of . see Council of Pisa.

Pitts, William The Elder :(1708ء-1778ء) پٹس ولیم دی ایلڈر

انگریز مدبر اس نے آسٹریا کی جنگ جانشینی پر اس قدر رخنہ چینی کی تھی کہ رابرٹ والپول کی وزارت ٹوٹ گئی تھی (1742ء)۔ جنگ ہفت سالہ میں حکومت کی خارجہ حکمت عملی کی مذمت کی اور 1757ء میں مخلوط وزارت کا سربراہ بن گیا۔ اس کے مدبر سے فرانس کو کینیڈا اور ہندوستان میں شکستیں ہوئیں امریکی نوآبادیوں کے مسئلے پر وگ پارٹی سے الگ ہوگیا۔ 1768ء میں ذہنی بیماری کی وجہ سے وزارت سے الگ ہونا پڑا۔ اس کا بیٹا پٹ ولیم دی ینگر تھا۔

Pitt, Williapi, The Younger :(1759ء-1806ء) پٹ ولیم دی ینگر

ولیم پٹ دی ایلڈر کا دوسرا بیٹا جارج سوم کے عہد میں وزیر اعظم رہا۔ اس نے عام انتخابات کی روایت قائم کی۔ ٹوری پارٹی کا لبرل رکن تھا۔ اس کی حکمت عملی کی نمایاں خصوصیات قومی قرضوں میں کمی کے لیے نئے ٹیکس نافذ کیے۔ ہندوستان اور کینیڈا میں اصلاحات نافذ کیں، انگلستان میں پارلیمانی اصلاحات نافذ کیں۔ انقلاب فرانس اور نپولینی جنگوں کی وجہ سے اس کی حکمت عملی ناکام ہوگئی۔ جب بادشاہ نے کیتھولکوں کی آزادی کا قانون رد کردیا تو پٹ نے استعفیٰ دے دیا۔ 1804ء میں پھر وزیر اعظم بنا، مگر آسٹرلٹس کی انگریزی شکست نے اس کا سیاسی مستقبل تاریک کردیا۔ اور وہ اچانک وفات پا گیا۔

Pizarro, Francisco :(1478ء-1541ء) پزارو، فرانسسکو

ہسپانوی مہم جو اور عسکری قائد جس نے پیرو کی انکا Inca سلطنت فتح کی تھی۔ 1532ء میں پزارو اپنے مٹھی بھر سپاہیوں کے ساتھ انکا سلطنت سے ٹکرا گیا۔ انکا سلطنت پہلے ہی دو بھائیوں میں تخت نشینی کے لیے خانہ جنگی کا شکار تھی۔ پزارو نے مداخلت کی اور جو انکا مدعی کامیاب تھا اسے یرغمال بنالیا اور اسے ایک کٹھ پتلی بنا کر ان کی سلطنت پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد پزارو نے انکا شہنشاہ کو پھانسی دے دی جس کے خلاف انکا لوگوں نے بغاوت کردی جو اس نے فرو کردی اور لائما Lima کو نیا دارالحکومت قرار دیا۔ 1541ء میں پزارو کو اس کے ایک رقیب ہسپانوی نے قتل کردیا تھا۔

Plague. see Black Death.

Plassey, Battle of :(1757ء) جنگ پلاسی

23 جون 1757ء کو نواب سراج الدولہ آف بنگال اور انگریز جرنیل کلائیو کے درمیان لڑی جانے والی جنگ جو کلکتہ سے 70 میل دور دریائے بھاگیرتی کے کنارے پلاسی کے مقام پر لڑی گئی تھی۔ انگریزوں نے بنگال پر قبضہ کے لیے بلیک ہول کا افسانہ تراشا تھا۔ میر جعفر کی غداری نے انگریزوں کو فتح دلائی۔ عین میدان جنگ میں میر جعفر کے اشارے پر سراج الدولہ کی فوج انگریزوں سے جا ملی اور نواب میدان میں ناکام ہو کر گرفتار ہوا۔ میر جعفر کے بیٹے میرن نے نواب کو قتل کردیا۔ اس شکست کے بعد عملی طور پر بنگال میں اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔

جنگ پلاٹیا (479ق م):

Plataea, Battle of

جنوبی یونان کی شہری ریاست بیوشیا کے ایک مقام پلاٹیا پر 479ق م میں یونانیوں نے پاسٹلس کی قیادت میں ایرانیوں کو شکست دی۔ پیلوپونیسی کی جنگ میں اسپارٹا نے بھی اس مقام کا محاصرہ کر لیا تھا۔

افلاطون (427ق م-347ق م):

Plato

یونان قدیم کا عظیم ترین فلسفی۔ اصل نام ارستوقلیس تھا۔ ایتھنز کے ایک رئیس گھرانے میں پیدا ہوا۔ بیس سال کی عمر سے پہلے چند ڈرامائی اور حزنیہ نظمیں بھی لکھیں۔ 407ق م میں مشہور فلسفی سقراط کا شاگرد ہوا اور آخری وقت تک اس کے ساتھ رہا، اس کے قید خانے سے رہا کرانے کی کوشش بھی کی۔ سقراط کی وفات کے بعد میگارا چلا گیا جہاں اپنے دوست اقلیدس کے ساتھ، ریاضیاتی فلسفہ کا مطالعہ کیا۔ بعد ازاں مصر، افریقہ، اٹلی اور سسلی کی سیاحت کی۔ افریقہ میں ریاضی دان تھیوڈورس اور اٹلی میں فلسفی فیثا غورث سے ملاقات کی۔ سسلی میں کچھ عرصہ قیام کیا وہاں کے حکمران ڈائنوشس نے خفا ہو کر ملک بدر کر دیا۔ ایتھنز واپس آ کر اپنی مشہور زمانہ اکیڈیمی قائم کی اور وہاں ارسطو جیسے شاگردوں کو تعلیم دی۔ وفات کے بعد اکیڈیمی کے قریب ہی دفن کیا گیا، افلاطون کی اکیڈیمی نے ارسطو جیسے مفکر پیدا کیے، دنیا میں سب سے پہلے افلاطون نے اپنی تصنیف ''جمہوریت'' میں ایک مثالی ریاست کا خاکہ پیش کیا تھا۔ اپنے فلسفے کو افلاطون نے باقاعدہ تصنیفات ''مکالمات'' میں پیش کیا ہے اور سقراط کی زبانی اپنے خیالات فلسفہ پیش کیے ہیں۔

افلاطون کا اشتمالی فلسفہ:

Plato's Communism

افلاطون اپنے فلسفہ میں فرد کی بجائے اجتماعیت کو زیادہ اہم خیال کرتا ہے۔ وہ اشتمالیت ایک ایسے معاشرے کو خیال کرتا تھا جو دولت اور آمدنی کی یکساں تقسیم اور مشترکہ جائیداد کے تصور پر قائم ہو، البتہ وہ تاجروں کو مناسب نفع حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے خیال میں عورتوں کے متعلق بھی اشتراک ہونا چاہیے تاکہ بہترین نسل پیدا ہو سکے۔ اس کے نزدیک بدصورت افراد کو خوبرو عورتیں رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اس کے نزدیک ایک فلسفی کو حکمران ہونا چاہیے۔ یہ لوگ چند ایک ہوتے ہیں۔ ان پر نجی ملکیت حرام ہے ان کے بال بچے بھی نہیں ہوتے۔

پلوٹس (205ق م-184ق م):

Plautus

مزاح نگار اور رومی شاعر۔ اس کے بیس دستیاب ڈراموں میں جو Greek New Comedy سے اخذ کیے گئے، رومی معاشرے کے طبقوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ پلوٹس کو عام لوگوں کی زندگی کے واقعات سے عوام پسند مزاح پیدا کرنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ بعد کے یورپی ادب پر پلوٹس کا اثر نمایاں ہے۔

Plebeians

قدیم روما کا عامی، عام لوگ:

قدیم روم میں تیسرا طبقہ جسے چوتھی صدی ق م تک کسی قسم کے حقوق حاصل نہ تھے۔ 500ق م میں جب اشرافیہ نے روم کے بادشاہ کو جلاوطن کیا اور جمہوریہ روما قائم کی تو عام لوگوں کی ایک اسمبلی وجود میں آئی مگر اس اسمبلی پر بھی اشرافیہ کا کنٹرول تھا۔ اس کے بعد عام لوگوں نے اپنی ایک الگ اسمبلی Tribal Assembly قائم کی۔ اس اسمبلی نے ایک قرارداد پیش کی جس کی رو سے اشرافیہ اور عوام آپس میں شادی بیاہ بھی نہیں کر سکتے تھے۔

Pliny, The Elder

پلینی کلان (تقریباً 23ء۔79ء):

روما کا ماہر علوم طبیعی۔ اس کی ایک دستیاب تصنیف "طبیعی تاریخ Natural History" ہے جو 37 جلدوں پر مشتمل سنی سنائی باتوں کا ایک مجموعہ ہے۔ وہ پلینی دی ینگر کا چچا تھا۔ طبیعی تاریخ جنرل نالج کا اولین انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں جانوروں، سبزیوں اور دیگر اشیا کے بارے میں معلومات درج کی گئیں ہیں۔ پلینی کلاں نے ایک اور تصنیف جرمن قبائل اور رومیوں کے درمیان لڑی جانے والی جنگوں پر بھی لکھی تھی مگر یہ اب دستیاب نہیں۔ 79 عیسوی میں پلینی کوہ ویسولیس کی مشہور زمانہ آتش فشانی کے دوران ایک امدادی جماعت کے ساتھ وہاں گیا تھا مگر کوہ ویسولیس کی آتش فشانی کے بارے میں مزید جاننے کی کوششوں میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

Pliny, The Younger

پلینی خورد:

پلینی کلاں کا بھتیجا اور رومی سینٹ کا رکن، قونصل اور ایک مصنف اس نے اپنے چچا کی نگرانی میں تربیت حاصل کی تھی۔ یہ ایک خطیب اور مدبر تھا۔ 100ء میں روما کا قونصل بن گیا۔ اس کے خطوط اس زمانے کی رومی زندگی کے آئینہ دار ہیں۔ اس کے خطوط میں آتش فشاں کوہ ویسولیس کی آتش فشانی کا آنکھوں دیکھا حال بھی ملتا ہے۔ اسی آتش فشانی کے دوران اس کا چچا مارا گیا تھا، پلینی خورد مشہور رومی شہنشاہ ٹراجن کا ایک قریبی دوست تھا۔

Plotinus

پلوٹینس (205ء۔269ء):

فلاطینوس یا پلوٹینس، نوافلاطونی مصری فلسفی۔ وہ مصر کے شہر لائیکو پولس Lyco Polis میں پیدا ہوا اور روما میں وفات پائی۔ اٹھائیس برس کی عمر میں تحصیل علم کے لیے اسکندریہ گیا تھا اور دس برس تک امونیس ساکاس Ammonius Saccas جسے عموماً اشتراکیت یا نوافلاطونیت کا بانی قرار دیا جاتا ہے، سے فلسفہ سیکھتا رہا۔ اس نے 242ء میں شہنشاہ گورڈین سوم کی مشرقی مہم میں اس نیت سے شرکت کی تھی کہ اسے اس سفر کے دوران ایران و ہند کے مذہبی دبستانوں کے مطالعہ کا موقع ملے گا، لیکن جب اس مہم کے دوران شہنشاہ گورڈین عراق میں قتل کر دیا گیا تو فلاطینوس بھاگ کر روما چلا گیا، جہاں اس نے مستقل سکونت اختیار کر لی، اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس کے شاگرد فورفوریوس Porphyry نے جو اسکندریہ افروسی Alexander Aphrodit کے بعد ارسطو کا سب سے بڑا شارح ہے اس کی سوانعمری لکھی جو اینی ایڈز Ennead کے نام سے مشہور ہے۔

پلوٹارک (45ء-125ء):
Plutarch

یونانی مورخ اور سوانح نگار۔ اس کا عظیم کارنامہ Paralel Lives۔ جو یونانی اور رومی افراد کی سوانح عمریوں کے 46 جوڑوں اور 4 اکیلے افراد کی سوانح عمریوں پر مشتمل ہے۔ اپنی اس تصنیف میں پلوٹارک نے سوانحی واقعات کی مدد سے لوگوں کے کردار کے اخلاقی مضمرات کی عکاسی کی ہے۔ اس کی یہ تصنیف دلاویز بھی ہے اور تاریخی لحاظ سے اہم بھی۔ اس کی ایک اور تصنیف Moralia میں جو انشائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں مکالمات اخلاق و ادب و تاریخ ملتے ہیں۔

پلائی موتھ کالونی:
Plymouth Colony

وہ نوآبادی جو پیوریٹین پلگرمز (زائرین) نے مے فلاور نامی جہاز میں سفر کرنے کے بعد میساچوسٹس کے ساحل پر بنائی تھی (1620ء)۔ اس نوآبادی کی حکومت اس معاہدے کی اساس پر چلتی تھی جو ان پلگرمز میں عرشہ جہاز پر طے پایا تھا۔ امریکہ میں اولین موسم سرما کی شدت برداشت کرنے کے بعد یہ نوآبادی آہستہ آہستہ پھیلتی رہی خصوصاً بریڈفرڈ، کی گورنری کے زمانے میں، ترقی کر کے عملاً مذہبی ریاست بن گئی۔ اس نے نیو انگلینڈ کنفیڈریشن میں الحاق 1643ء میں اور میساچوسٹس بے کالونی سے الحاق 1691ء میں کیا تھا۔

جنگ پوائیٹرز یا بلاط ال الشہداء:
Poitiers, Battle of

مغربی مصنفین اس جنگ کو جنگ پوائیٹرز کا نام دیتے ہیں۔ جب کہ عرب مسلم مورخین اس جنگ کو بلاط الشہداء کہتے ہیں۔ یہ جنگ عبدالرحمٰن غافقی والئی مسلم اندلس اور چارلس مارٹل کے درمیان فرانس میں پوائیٹرز کے مقام پر لڑی گئی تھی۔ عبدالرحمٰن غافقی 730ء میں والی اندلس مقرر ہوئے تھے۔ انہیں سب سے زیادہ شہرت اسی عسکری مہم یعنی بلاط الشہداء سے حاصل ہوئی تھی۔ اگر یہ عسکری مہم کامیاب ہو جاتی تو آج کے یورپ کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ عبدالرحمٰن طلوشہ فرانس میں کلیسائے سینٹ مارٹن تک پہنچنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اس مقصد کے لیے خاصی فوج جمع کی اور پمپلون Pamplone سے نکل کر فرانسیسی شہر بوردو Bordeaus پر حملہ کیا اور اسے مکمل طور پر تباہ کر ڈالا۔ ایکوٹینا کا ڈیوک مسلم فوج کو بڑھنے سے نہ روک سکا۔ عبدالرحمٰن یہاں سے لائیور Loire کی طرف بڑھے تو فرانکس کا ڈیوک چارلس مارٹل مزاحم ہوا۔ شہر پوائیٹرز سے تقریباً بیس کلومیٹر شمال مشرق میں جنگ ہوئی جس میں عبدالرحمٰن غافقی کو شکست ہوئی۔ کہتے ہیں اس معرکہ سے ایک رات پیشتر مسلمان لشکر میں عرب عصبیت جاگ اٹھی تھی اور ان کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا تھا جس کی قیمت مسلمانوں کو میدان جنگ میں چکانا پڑی اور مسلمان ٹکڑوں کی طرح بہہ گئے اور رات کی تاریکی میں انہوں نے پسپائی اختیار کر لی۔ اگلے دن عیسائی میدان جنگ خالی دیکھ کر حیران رہ گئے۔

یونانی شہری ریاستیں:
Polis (Plural Poleis)

یونانی شہری ریاستیں تقریباً 1000 ق م میں وجود میں آنا شروع ہو گئیں تھیں۔ 800 ق م تک یہ شہری

ریاستیں بڑی ترقی یافتہ ہو چکیں تھیں۔ ان ریاستوں میں سب سے معروف ایتھنز، اسپارٹا، کارنتھ اور تھیبز وغیرہ تھیں۔ ایتھنز نے اپنی ریاست کے شہری حقوق پانچویں صدی میں اپنے آبائی باشندوں کے بچوں تک محدود کر دیے تھے۔ ان شہری ریاستوں میں زیادہ تر اشرافیہ کی حکومتیں تھیں۔ 508ء میں کلیس جا کر ایتھنز میں جمہوریت قائم ہوئی تھی۔

Politburo

پولٹ بیورو:

روسی کمیونسٹ پارٹی کا طاقتور ترین سیاسی ادارہ تھا۔ یہی روس کی پالیسیوں کو ترتیب دیتا تھا اور کنٹرول کرتا تھا۔ پولٹ بیورو کے ارکان کی تقرری نامزدگی سے ہوتی تھی اوان ارکان کو ملک کی داخلی اور خارجی پالیسی میں سنٹرل کمیٹی سے زیادہ عمل دخل ہوتا تھا۔ پولٹ بیورو میں حکومت کے اہم محکموں مثلاً وزارت خارجہ اور گذشتہ سالوں میں کے جی بی کا سربراہ بھی شامل ہوتا تھا۔ روسی پولٹ بیورو کا قیام 1919ء میں بالشویک انقلاب کے بعد عمل میں آیا تھا۔ 1991ء کے بعد اس کی نوعیت میں تبدیلی آ گئی ہے۔

Polo, Marco

پولو، مارکو (1254ء۔1324ء):

اٹلی کا مشہور سیاح جو وینس میں پیدا ہوا۔ ہوش سنبھالنے کے بعد اپنے والد اور چچا کے ساتھ مشرقی ممالک کے تجارتی سفر پر نکلا۔ حتیٰ کہ چین پہنچ گیا۔ جہاں وہ مدت تک بیجنگ میں مشہور منگول شہنشاہ قبلائی خان کے دربار سے منسلک رہا۔ 1269ء میں واپس اپنے آبائی شہر وینس پہنچا۔ دو سال بعد پھر چین گیا اور قبلائی خان کی وفات سے دو سال پہلے واپس وینس آ گیا۔ ان دنوں وینس جنیوا جنگ تھا اس لیئے مارکو پولو بھی اسیر کر لیا گیا۔ اسی قید کے دوران اس نے ایک فرانسیسی کو اپنا مشہور زمانہ سفرنامہ قلمبند کرایا۔ یہ سفرنامہ بے حد مقبول ہوا۔ صدیوں تک مشرق کے بارے میں معلومات کے حصول کے لیے اہل مغرب اس پر بھروسہ کرتے رہے۔ البتہ کچھ لوگ مارکو پولو کے سفرنامے کو من گھڑت کہانی قرار دیتے رہے مگر ان پر بھی اس کی صداقت ثابت ہو گئی۔

Polpot

پول پوٹ (1925ء۔1998ء):

کمبوڈیا کا سیاست دان اور آمر۔ وہ کمبوڈیا کے صوبہ کمپانگ تھوم میں پیدا ہوا۔ کھمر روگ گوریلوں کا راہنما بنا اور اس نے لون نال کی فوجی حکومت کو شکست سے دوچار کیا۔ برسر اقتدار آ کر ملک کا نام کمپوچیا رکھا اور وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال لیا۔ 1979ء میں ویت نامیوں نے اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور وہ روج گوریلا کی فوج لے کر پہاڑوں میں چھپ گیا۔ 1989ء میں کھمر روج کی قیادت سے اس نے استعفیٰ دے دیا۔ اس پر بہت سے بے گناہ لوگوں کے قتل عام کا الزام تھا۔

Polybius

پولی بیئس (200ق م۔118ق م):

یونانی مورخ، آرکاڈیا میں پیدا ہوا۔ 168ق م میں اسے قیدی کی حیثیت سے روما لے جایا گیا، لیکن 151ق

م میں اسے واپس یونان بھیج دیا گیا۔ اس کے ایک دوست جنرل سکی پیو Scipio نے جب قرطاجنہ پر قبضہ کیا
تو پولی بیس وہاں چشم دید گواہ کے طور پر موجود تھا۔ اس نے 40 جلدوں میں تاریخ یونان لکھ کر ایک عظیم علمی کارنامہ
انجام دیا۔ یہ 220 تا 146 ق م کے درمیانی برسوں پر محیط ہے۔ مگر اس نایاب کتاب کی کوئی جلد بھی دستیاب نہیں
ہو سکی۔ اس کی اس تصنیف کا نام Universal History ہے۔

عقیدہ تعدد الٰہات، کثرت پرستی: Polytheism

ایک سے زیادہ خداؤں یا دیوتاؤں پر ایمان رکھنا جو شرک ہے۔

پومپیائی: Pompeii

اٹلی میں آتش فشاں کوہ ویسوویئس کے دامن میں آباد نیپلز کے قریب ایک تباہ شدہ رومی شہر۔ یہ شہر پہلی صدی
عیسوی تک ایک بارونق بندرگاہ اور امراء کی تفریح گاہ تھا۔ 63ء میں آنے والے ایک زلزلے میں اسے شدید نقصان
پہنچا۔ پھر جب 79ء میں کوہ ویسوویئس آتش فشانی کے ساتھ پھٹا تو یہ شہر اس آتش فشانی میں نکلنے والی راکھ اور
لاوے میں دب کر تباہ ہو گیا۔ دب جانے کی وجہ سے اس کے آثار محفوظ رہے۔ جن کا سراغ 1748ء میں لگا۔
موجودہ زمانے میں اس شہر کے بڑے حصے کو اثریاتی کھدائی کر کے نکالا جا چکا ہے۔

پومپی اعظم (106 ق م-48 ق م): Pompey, The Great

ایک مشہور رومی جرنیل جس نے آغاز میں ڈکٹیٹر سلا Sulla کی حمایت میں کامیاب جنگ کی۔ پھر رومی
فتوحات کا سلسلہ اندرون ہسپانیہ تک لے گیا۔ سپارٹیکس کی غلاموں کی بغاوت کو اس نے بڑی سختی سے کچل دیا (72 ق
م) پھر بطور مشیر کام کرتا رہا۔ بحیرۂ روم کو قزاقوں سے پاک کیا اور پونٹس کے متھری ڈیٹیز ششم Mithradates
VI کے خلاف جنگ کی اور اسے شکست دی۔ روما واپس آیا تو مجلس اکابرین کے انتہا پسندوں کی مخالفت کا سامنا کرنا
پڑا۔ چنانچہ اپنے حریف جولیئس سیزر سے جو مجلیس اکابرین کا دشمن تھا۔ اتحاد کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اس نے سیزر اور
کرائسس کے ساتھ مل کر ارباب ثلاثہ اول کی حکومت قائم کی مگر اس کے دل سے جذبہ رقابت کم نہ ہوا۔ جولیئس سیزر
سے صلح اس وقت تک رہی جب تک اس کی بیوی جو سیزر کی بیٹی تھی زندہ رہی۔ اس کے بعد دونوں کھلے دشمنوں کی
طرح ایک دوسرے کے مقابل آ گئے پامپی نے مائلو کی حمایت میں کلوڈیئس کے خلاف اقدام کیا اور مجلس اکابرین
میں تو فضل ہو گیا۔ اس کے بعد مجلس کے بعد کے اقدامات سیزر کے خلاف تھے اور پومپی کے حق میں تھے۔ سیزر نے
فتح گال کے بعد جب دریائے روبیکان عبور کیا تو خانہ جنگی شروع ہو گئی اس خانہ جنگی میں پومپی کو فارسالا
Pharsala کے مقام پر شکست ہوئی اور وہ مصر کی طرف بھاگ گیا جہاں اپنے ہی ایک سپاہی کے ہاتھوں مارا گیا۔

پوپول وہ: Popol Vuh

مایا (امریکی تہذیب) لوگوں کی کتاب دیومالا اور کونیات یہ کتاب گوائے مالا کی مایائی زبان میں تحریر کردہ

ہے۔ یہ کتاب 1555ء میں تقریباً ہسپانوی فتح کے بعد لکھی گئی۔ اس کتاب میں نوع انسانی کی پیدائش کا راز بیان کیا گیا ہے اور دیوتاؤں کی اصل کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مایا لوگوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کتاب کی اصل گم ہو چکی ہے مگر اس کی نقل اٹھارہویں صدی میں ترجمے کے ساتھ تیار کی گئی تھی۔

Population Explosion

آبادی کا دھماکہ:

یہ اصطلاح آبادی کے تیزی سے بڑھنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ دنیا کی آبادی میں 1500ء کے بعد اور خصوصاً بیسویں صدی میں دھماکہ خیز اضافہ ہوا ہے۔ 1500ء سے 1700ء تک دنیا کی آبادی میں 40 کروڑ سے 60 کروڑ کا اضافہ ہوا تھا اور یہ 50 فی صد بڑھ گئی تھی۔ 1700ء سے 1800ء تک صرف ایک سو سال میں یہ مزید پچاس فی صد بڑھ گئی۔ اس اگلی صدی میں اور خصوصاً بیسویں صدی میں آبادی کا اضافہ پچھلا تمام ریکارڈ توڑ گیا ہے۔

Port Arthur

پورٹ آرتھر:

جزیرہ نمائے ہونگ میں چین کی ایک بندرگاہ اور شہر جس کا یہ مغربی نام ہے جب کہ چینی نام لیوشن Lushun ہے۔ 1945ء میں یہ چین اور روس کا مشترکہ بحری اڈہ تھا۔ 1952ء میں یہ شہر چین کو واپس مل گیا۔

Potato Famine

آلوؤں کا قحط (1845ء-1848ء):

آئرلینڈ میں آلوؤں کی فصل تباہ ہونے کے نتیجے میں پڑنے والا شدید قحط۔ 1846ء میں کیڑا لگنے کی وجہ سے فصل برباد ہو گئی اور قحط کا باعث بن گئی۔ آلو تقریباً 1600ء میں امریکہ سے آئرلینڈ لایا گیا تھا اور اٹھارہویں صدی تک آئرلینڈ میں ایک اہم غذا کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ 1845ء میں کیڑا لگنے سے آلوؤں کی فصل تباہ ہو گئی اور یہ سلسلہ 1848ء تک قائم رہا۔ آئرلینڈ میں جو قحط پڑا اسے برطانیہ سے دی جانے والی غذائی امداد بھی نہ روک سکی اور تقریباً دس لاکھ افراد لقمہ اجل بن گئے۔ فاقہ زدگی سے بچنے کے لیے تقریباً 15 لاکھ افراد امریکہ ہجرت کر گئے اور مزید انگلستان اسکاٹ لینڈ، کینیڈا اور آسٹریا کی طرف نکل گئے۔

Potosi

پوٹوسی:

بولیویا کا ایک شہر جہاں 1545ء میں چاندی کے ذخائر دریافت ہوئے۔ ان ذخائر کی دریافت کے بعد اسپین نے نئی دنیا کی طرف بھرپور توجہ کر دی۔ شہنشاہ چارلس پنجم نے پوٹوسی کو ایک شاہی قصبہ قرار دے دیا۔ 1545ء سے 1800ء تک یہاں سے نکلنے والی چاندی کا پانچواں حصہ اسپین نے بطور ٹیکس وصول کیا۔ سترہویں صدی میں اپنی چاندی کی کانوں کی وجہ سے پوٹوسی نئی دنیا کا تیسرا بڑا شہر قرار پایا تھا۔ لاکھوں بحری جہازوں پر چاندی لاد کر بولیویا سے اسپین پہنچائی جاتی تھی یا ہسپانوی نیدرلینڈ پہنچائی جاتی تھی۔

پاٹسڈام کانفرنس:
Postdam Conference

پاٹسڈام برلن کے نزدیک ایک شہر ہے۔ 1945ء میں یہاں پاٹسڈام کانفرنس ہوئی۔ جس میں یالٹا کانفرنس کے فیصلوں کی تکمیل، توضیح اور نفاذ کے لیے دوسری عالمگیر جنگ کے بڑے بڑے اتحادیوں، ریاست ہائے متحدہ امریکا، روس اور برطانیہ کا اجلاس 17 جولائی تا 2 اگست 1945ء منعقد ہوا۔ اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں میں صدر ٹرومین، وزیر اعظم اسٹالن اور وزیر اعظم چرچل (جس کی جگہ بعد ازاں ٹیلی نے لی تھی) اور ان کے وزرائے خارجہ شامل تھے نام نہاد معاہدہ پاٹسڈام کی رو سے جرمنی کو چہار طاقتی اتحادی مجلس ضبط و نظم کے زیر نگرانی، امریکی، برطانوی، فرانسیسی اور روسی مقبوضہ منطقوں میں منقسم کر دیا گیا۔ اسی طرح دارالحکومت برلن کے چار حصے چاروں فاتحین اتحادیوں کی مشترکہ کمان میں دے دیئے گئے۔ نازیوں کی فوجی اور سیاسی طاقت ختم کر دی گئی۔ نازی راہنماؤں پر جنگی مقدمات چلانے کا اہتمام کیا گیا۔ جرمن اقتصادیات اور پیداوار کو زیر نگرانی لے لیا گیا، شہری حکومت خود اختیاری اور جمہوری اصول کی نشوونما کے لیے تعلیم پر بھی نگرانی قائم کر دی گئی۔ آخری معاہدہ صلح کی تشکیل تک اتحادی نائسا Neisse اور اوڈر Oder دریاؤں کے مشرقی علاقے کو پولینڈ اور روس کے زیر انتظام دینے پر رضامند ہو گئے۔ ان علاقوں نیز چیکوسلواکیا کی جرمن آبادی کو بے خانماں کر کے دوبارہ آباد کرنے کی اجازت دے دی۔ تاہم روس اور مغربی طاقتوں کے اختلاف نے سمجھوتے کو ناکام بنا دیا۔

وادی پو:
Po Valley

PO اطالیہ کا طویل ترین دریا ہے جو 405 میل لمبا ہے۔ یہ کوٹین الپس Cottain Alps سے نکل کر اور ٹیورن کے مشرق سے گزر کر بحیرہ ایڈیاٹک میں ڈیلٹا بناتا ہوا گرتا ہے۔ اس دریا کی وادی جو وادی پو کہلاتی ہے اٹلی کی وسیع ترین اور زرخیز ترین وادی ہے۔

پریٹر:
Praetor

رومی قونصل، لشکر کے سالار کی حیثیت سے منتخب شدہ مجسٹریٹ جسے قونصل کے اختیارات حاصل ہوں۔ پریٹر سالانہ منتخب کیے جاتے اور ریاست کے سربراہ کے فرائض ادا کرتے تھے۔ یہ تعداد میں 2 ہوتے تھے۔ چوتھی صدی قبل از مسیح میں یہ تبدیلی آئی اور انہیں قونصل کہا جانے لگا اور ایک تیسرا پریٹر معاون کے طور پر منتخب کیا جانے لگا۔ یہ چیف مجسٹریٹ اور سینیٹ کے صدر کے قائم مقام کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔ تیسری صدی ق م میں پریٹروں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اور وہ ایک یا دو کی بجائے چار، چھ یا آٹھ منتخب کیے جانے لگے۔ جولیس سیزر کے عہد میں یہ تعداد بڑھ کر سولہ ہو گئی۔

پریس بائیٹر:
Presbyter

ابتدائی عہد کے عیسائی کلیسا کا بزرگ رکن۔ رومن کیتھولک کلیسا میں ثانوی حیثیت کا پادری۔ بڑا پادری، مذہبی

پیشوا۔

پی آر آئی: PRI (Partido Revolucionario Institucional)

دستوری انقلابی پارٹی۔ وہ سیاسی جماعت جس نے 1929ء سے 2000ء تک میکسیکو پر حکومت کی۔ اس پارٹی کو پلوٹارکو الیاس Plutarco Elias نے قائم کیا تھا۔ دو دہائیوں کے جھگڑوں کے بعد اس نے میکسیکو کو مستحکم کرنے کے لیے اس پارٹی کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کا نام انقلاب میکسیکو کے نام پر رکھا گیا تھا اور اس کے دستور میں اس انقلاب کے کچھ پہلوؤں کو مستحکم کرنا بھی شامل تھا۔ اس پارٹی کے راہنماؤں نے صدر میکسیکو کا عہدہ سنبھالا۔

Prince, The, see Machiavelli

Princeps

پرنسپ:

پرنسپ کے معنی ،شہری اول کے ہیں۔ یہ لقب خصوصی طور پر رومی شہنشاہ آگسٹس کو دیا گیا تھا بعدازاں اس کے بعد تخت نشین ہونے والے شہنشاؤں کو بھی دیا جاتا رہا۔

Principate

شاہی قدیم جمہوریہ روما:

۱۔ قدیم شہنشاؤں کے تحت حکومت کی ایک شکل جس میں شہنشاہی کے باوجود جمہوری خصوصیات بھی پائی جاتی تھیں۔

۲۔ رومی شہنشاؤں میں سے کسی ایک کے عہدے کی موت یا دورانیہ۔

Princeton, Battle of

جنگ پرنسٹن (1777ء):

امریکی انقلاب آزادی کے دوران امریکی نوآبادکاروں کی ایک فاتحانہ جنگ جو کونٹی نینٹل آرمی نے جیتی ٹرینٹن Trenton کی فتح کے بعد واشنگٹن نے فیصلہ کیا کہ بھاگتے ہوئے برطانوی جنرل چارلس کارنوالیس کے کیمپ پر 3 جنوری 1777ء کی رات کو حملہ کیا جائے۔ اس دوران پرنسٹن میں مزاحمت کرنے والی برطانوی فوج کے تین ڈویژنوں کو مار بھگایا گیا اور موریس ٹاؤن، نیوجرسی کی طرف پیش قدمی جاری رکھی گئی۔ جہاں اس نے موسم سرما گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے واشنگٹن کو جنگ جاری رکھنے کے لیے بہتر دفاعی پوزیشن حاصل ہوگئی۔

Printing Press

چھاپہ خانہ:

چھاپہ خانہ کی ایجاد چینیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے صدیوں پہلے کی تھی اور یہ فن کاغذ کی طرح عربوں کے توسط سے پندرہویں صدی کے لگ بھگ یورپ پہنچا۔ بہرحال یورپ میں سب سے پہلے 1456ء میں جوہان گٹنبرگ نے مشین چھاپہ خانہ قائم کر کے کتابیں چھاپنا شروع کیں۔ 1453ء میں ترکوں نے قسطنطنیہ فتح کیا جس کے بعد بہت سے یونانی علوم کے ماہر یورپ کی طرف ہجرت کر گئے۔ یورپ میں دور احیائے علوم یا نشاط ثانیہ کا

باعث بنے۔ دوسری طرف علوم کی ترسیل کے لیے موثر کردار چھاپہ خانہ نے ادا کیا۔

پرومیتھیس:

Prometheus

یونانی روایات کے مطابق ایک دیو۔ اس نے انسان کو آگ اور فنون کی تعلیم دی۔ اس جرم کی پاداش میں زیوس دیوتا نے اسے کوہ قاف کی ایک چٹان کے ساتھ زنجیر سے جکڑ دیا۔ جہاں ایک گدھ اس کا جگر چباتا رہا۔ ہر کولیس نے اس کو آزاد کیا۔ پرومیتھیس کی مصیبت کی داستان ایشکلیز نے اپنے ایک ڈرامہ میں پیش کی تھی۔ جس کا انگریزی ترجمہ پرومیتھس باؤنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ شیلی نے انقلاب فرانس سے متاثر ہو کر اس کے جواب میں اپنا ڈرامہ Prometheus Unbound لکھا تھا۔

انبیائے کرام:

Prophets

پروفٹ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اس انسان کے ہیں جو کسی اور کے لیے بولے یا ترجمانی کرے۔ بنی اسرائیل عبرانی پیغمبران اور انبیائے کرام خدا کے ترجمان تھے۔ یہ یونانی لفظ عربی لفظ ''نبی'' کا مترادف ہے جس کے معنی ''خبر دینے والا'' کے ہیں۔ اصطلاحاً اللہ تعالیٰ کا وہ برگزیدہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت (عموماً فرشتہ جبرائیلؑ کے ذریعے) دے کر بھیجا ہو۔ وہ انہیں دوسروں تک پہنچائے۔ دوسروں تک اللہ کا پیغام پہنچانے پر نبی مرسل یا رسول (پیغامبر) موسوم ہوتا ہے۔

یہ خطاب دیگر بائبلی شخصیات حضرت موسیٰؑ، حضرت ایلیاہ، الشیع وغیرہ کو بھی دیا جاتا ہے۔

پروٹاغورث:

Protagoras

یونانی سوفسطائی فلسفی۔ وہ ایتھنز میں درس دیتا تھا، لیکن جب اس پر لاادریت Agnosticism کا الزام لگایا گیا تو وہ فرار ہونے پر مجبور ہو گیا۔ ابتداً اسی نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ انسان ہی تمام باتوں کا معیار ہے۔ افلاطون کے ایک مکالمے میں اس کا نام آیا ہے۔

Protestantism

پروٹسٹنٹ مذہب:

مذہبی تحریک جو اصطلاح کلیسا اور اس کے بنیادی اصولوں کی تبلیغ کے لیے شروع ہوئی۔ پروٹسٹنٹ عام طور پر ان کلیساؤں کو کہا جاتا ہے جو رومن کیتھولک کلیسا سے متعلق نہ ہوں۔ پروٹسٹنٹ مذہب دنیوی اور مذہبی معاملات میں فرد کی آزادی کا حامی ہے۔ لب ولباب یہ ہے کہ انسان صرف خدا کے سامنے جوابدیدہ ہے کسی پیشوا (پوپ) کے سامنے نہیں اور نہ ہی دیگر ارباب کلیسا کے سامنے یہ مسلک سولہویں صدی میں رومن کیتھولک سے الگ مسلک تسلیم کیا گیا تھا اور پروٹسٹنٹ کی اصطلاح پہلی بار ان لوگوں کے لیے مستعمل ہوئی تھی جن لوگوں نے جرمن شہزادوں کی اس مسلک کو کچلنے کی کوششوں کے خلاف احتجاج کیا تھا۔

Protestant Work Ethic. see Weber, Max

Prussia

پروشیا:

ایک سابقہ جرمن ریاست جس کا دارالحکومت برلن تھا۔ اس ریاست میں جرمنی کا تخمیناً نصف شمالی حصہ شامل تھا۔ جس میں جرمن قوم کے دو تہائی افراد آباد تھے۔ یہ ریاست برانڈن برگ کی الیکٹریٹ اور پروشیا کے ڈیوک کے علاقے کے اتحاد پر مشتمل ریاست تھی۔ 1701ء میں یہ دونوں علاقے ہوئی لنشالرن Hohenzollern خاندان کے تحت ایک سلطنت کی صورت میں متحد ہو گئے تھے۔ 1813ء میں اتحادیوں کے ساتھ مل کر پروشیا کی افواج بلوخر Blucher کی قیادت میں بیچولین کی شکست میں فیصلہ کن قوت ثابت ہوئیں۔ پروشیا کے حکمران فریڈرک ولیم چہارم نے 1848ء کا انقلاب دبا دیا اور عہد نامہ آل مٹس 1850ء کے تحت اس نے آسٹریا کی قیادت و اطاعت قبول کر لی۔ اس کے جانشین ولیم اول نے حکومت کو بسمارک کو سونپ دیا۔ یہی بسمارک آج کے جرمنی کو متحد کرنے والا تھا۔ جنگ فرانس و پروشیا سے جرمن سلطنت وجود میں آئی اور پروشیا جرمن علاقوں کے وفاق کی حیثیت سے جرمنی بن گیا۔

Ptolemaic Universe

بطلیموسی کائنات:

کائنات کو جس طرح مشہور فلکیات داں بطلیموس Ptolemy نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ، المجسطی Almagest (150 ق م) میں بیان کیا ہے وہ بطلیموسی کائنات کہلاتی ہے۔ ارسطو نے کائنات کا مرکز زمین کو قرار دیا تھا اور دیگر اجرام فلکی کو زمین کے گرد گھومتے ہوئے بتایا تھا۔ بطلیموس نے اس کائناتی نظریے کی تشریح کی اور اس کو ریاضی کی مدد سے پیش کیا اور اس کی وضاحت کے لیے ریاضیاتی فارمولے ترتیب دیئے۔ اس کے کائناتی ماڈل میں نو اجرام فلکی زمین کے گرد گردش کناں تھے۔ بطلیموس کا یہ کائناتی نظریہ مرکز زمین 1543ء تک مقبول عام رہا۔ پھر کوپرنیکس نے سورج کو مرکز قرار دے کر اپنا نظریہ کائنات پیش کیا اور اس کی ریاضیاتی وضاحتیں کیں۔

Ptolemy

بطلیموس:

مصر میں سکندر اعظم کے جانشین کے طور پر برسر اقتدار آنے والے مقدنوی جنرل کا لقب اور اس کے جانشینوں کا لقب۔ بطلیموس اول (367 ق م۔ 246 ق م) سکندر اعظم کی فوج کا ایک جرنیل تھا۔ سکندر اعظم کی موت کے بعد وہ سکندر اعظم کی نعش کو مصر کے دارالحکومت میمفس لے گیا اور مصر میں اس نے اپنے شاہی خاندان کی بنیاد رکھی۔ اس نے اسکندر اعظم کی تاریخ بھی لکھی تھی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا بطلیموس دوم (308 ق م۔ 246 ق م) برسر اقتدار آیا۔ اس نے اپنے والد کی زندگی میں بھی اس کی اشتراک کے ساتھ حکومت کی تھی۔ اس خاندان کے کل چودہ تاجدار تخت نشین ہوئے۔ آخری تاجدار بطلیموس XIV تھا جو 59 ق م سے 44 ق م تک برسر اقتدار رہا۔

بطلیموس (85ء۔ 167ء):

Ptolemy

مشہور یونانی نژاد مصری ہیئت و ریاضیات اور جغرافیہ کا ماہر سائنسدان اس نے ان مقدمات و نظریات کو جن

سے اسکندریہ کے علما سے بخوبی واقف تھے۔ انھوں نے بڑے انداز میں مقدمہ لکھا اور ان میں اضافے بھی کیے۔ اس کی تصنیف المجسطی Almagest (150ء) کا بہت سی زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ یورپ میں کوپرنیکس کے زمانے تک فلکیات اور جغرافیہ پر اس کی تصانیف مستند بھی جاتی تھیں۔ لیکن بعد ازاں کوپرنیکس کے دریافت کردہ حقائق نے ان کی جگہ لے لی۔ بطلیموس نے جو بطلیموی نظام کائنات پیش کیا تھا جو زیادہ تر ابرخس Hipparchus کے نظریات پر مشتمل تھا۔ اس نظام میں کرہ ارض کو کائنات کا ساکن مرکز تصور کیا گیا تھا جس کے گرد سورج اور دیگر اجرام فلکی گھومتے ہوئے بتائے گئے تھے۔

قرطاجنی جنگیں (264ق م-146ق م):

Punic Wars

روما اور قرطاجنہ کے درمیان لڑی جانے والی جنگیں۔ رومی جب روم سے نکل کر دنیا کے دوسرے خطوں پر چھا گئے تو ان کا سامنا اس وقت کی دوسری بڑی عالمی طاقت قرطاجنہ سے ہوا۔ پہلی قرطاجنی جنگ اس وقت رونما ہوئی جب 268ق م میں شاہ سائراکیوز (سسلی) کے خلاف لڑنے والوں میں سے ایک گروہ نے روما سے مدد مانگی جب کہ اس کے مخالف گروہ نے قرطاجنہ سے اتحاد کر لیا یوں روما اور قرطاجنہ میں جنگ چھڑ گئی۔ جو تیس سال جاری رہی آخر 241ق م میں قرطاجنہ کے بحری بیڑے نے رومی بیڑے سے شکست کھائی اور قرطاجنہ کو سسلی میں اپنے مقبوضات اور سات لاکھ 88 ہزار پونڈ کی مالیت کا سونا بطور تاوان جنگ ادا کر کے رومہ سے صلح کرنا پڑی۔ 240ق م سے 218ق م تک قرطاجنہ اور روما کے درمیان صلح رہی۔ تیس سالہ جنگ کی وجہ سے دونوں طاقتوں کی حالت ابتر ہو چکی تھی۔ مگر جلد ہی قرطاجنہ نے اپنی نفع آور تجارت کی وجہ سے سنبھالا لیا اور جنگ کے نقصانات کو پورا کرنے کے لیے اسپین پر قبضہ کر لیا اور جلد ہی رومہ سے پچھلی جنگ کا بدلہ لینے کے لیے اہل قرطاجنہ سلطنت روما پر حملہ آور ہوئے اور یوں 218ق م میں دوسری قرطاجنی جنگ کا آغاز ہو گیا۔ قرطاجنی سپہ سالار ہینی بال اسپین سے فوج لے کر کوہستان ایلپس کے بلند دروں سے گزر کر اٹلی پر حملہ آور ہوا۔ دو ان دشوار گزار پہاڑی دروں سے اپنے ہاتھیوں کے ساتھ گزر کر حملہ آور ہوا تھا۔ شمالی اٹلی پر وہ تقریباً دس سال قابض رہا اور روما کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ قریب تھا کہ وہ روما کو تسخیر کر لے کہ اس کی خط و کتابت پکڑی جانے کی وجہ سے اس کی امداد کو آنے والا اس کے بھائی کی قیادت میں لشکر رومیوں نے تباہ کر دیا۔ کئی رومی جرنیلوں کے ہینی بال کے مقابلے میں ناکام ہو جانے کے بعد جنرل سیپیو افریکانس نے یہ جان کر کہ ہینی بال کو اٹلی میں شکست دینا آسان نہیں افریقہ میں اس کے آبائی شہر قرطاجنہ پر حملہ کر دیا۔ ہینی بال اٹلی کو چھوڑ کر قرطاجنہ بچانے کے لیے افریقہ گیا مگر اسے زاما Zama کے مقام پر شکست ہوئی اور یوں دوسری قرطاجنی جنگ بھی روما نے جیت لی اور قرطاجنہ پر سخت شرائط عائد کر دیں۔

Punjab

پنجاب:

جنوبی ایشیا کا ایک علاقہ جو آج کل پاکستان اور بھارت میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ بھارت کے پاس اس کا مشرقی حصہ ہے جب کہ پاکستان مغربی پنجاب کا مالک ہے۔ ایک خود مختار صوبے کی حیثیت سے پنجاب کا قیام

1937ء میں عمل میں آیا تھا۔ پنجاب نے برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں بڑا تہذیب کے قیام کے زمانے سے تا حال ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور یہ کئی ایک سیاسی اور ثقافتی تحریکوں کا مرکز رہا ہے۔ 1799ء میں رنجیت سنگھ نے ایک سکھ ریاست قائم کی جسے (1845ء۔1846ء) اور (1848ء۔1849ء) کی جنگوں میں انگریزوں نے شکست دی اور اسے برطانوی ہندوستان میں شامل کر لیا۔ 1947ء میں آزادی ہند و پاکستان کے وقت یہ صوبہ دونوں ملکوں میں تقسیم ہو گیا۔ سکھ اور ہندو مشرقی حصے میں اکثریت رکھتے ہیں جب کہ مغربی پنجاب پاکستان کا ایک مسلم اکثریت کا صوبہ ہے۔ بیسویں صدی کے آخری عشروں میں مشرقی پنجاب میں سکھوں نے علیحدگی کی تحریک چلائی تھی جو بھارتی حکومت نے کچل دی تھی۔

Purdah

پردہ:
مسلم معاشرے میں عورتوں کا اپنا چہرہ اور جسم چھپانے کا رواج، پردہ اسلام سے ہزاروں سال پہلے بھی یونان، ایران اور چین کی عورتوں میں مروج تھا۔ حجاب کا حکم نص قرآنی ہے اور یہ اسلامی شعائر میں سے ہے۔

Puritains

پیورٹن:
سولہویں اور سترہویں صدی میں انگلستان میں پروٹسٹنٹ تحریک کے ایسے رکن جو کلیسا سے ایسی تمام بدعتوں کو خارج کر دینا چاہتے تھے جو بائبل میں موجود نہیں تھیں۔

Puritain Revolution

پیورٹن انقلاب:
برطانوی بادشاہوں جیمز اول (1603ء۔1625ء) اور چارلس اول (1625ء۔1649ء) اور بڑی متوسط پارلیمانی جماعت کے درمیان تصادم جس میں بادشاہوں کے ربانی حقوق کا بھی اضافہ کر دیا گیا۔ اس انقلاب نے متوسط جماعت کے ظہور کو یقینی کر دیا اور مذہبی رواداری میں مدد دی اور بادشاہوں اور پارلیمنٹ کے درمیان تصادم کو طے کر دیا اس کے نتائج نے شاندار انقلاب 1688ء کے ذریعے مثبت کر دیا۔

Pyramid of the Sun

اہرام سورج:
یہ میسو امریکی قدیم شہر ٹیوٹی ہواکان Teotieiuacan میں واقع تھا۔ ٹیوٹی ہواگان میکسیکو میں اہرام سورج ایک تقریباتی مرکز تھا۔ یہ دو سو فٹ بلند ہے اور مغربی نصف کرہ کی بلند ترین عمارت تھی۔

Pyramids of Giza

اہرام مصر:
مصر کے مقام غزہ میں واقع تین اہرام جو چوتھے شاہی خاندان کے فراعنہ کے لیے تعمیر کیے گئے تھے۔ ان میں سے پہلا سب سے بڑا اہرام وہ ہے جو فرعون خونو کے لیے تعمیر کیا گیا تھا۔ دیگر اہراموں کی طرح اس کی بنیاد بھی چوکور ہے مگر اس کے چاروں پہلوؤں کی تکونیں اوپر جا کر ایک نقطے پر مل جاتی ہیں۔ یہ 2900 ق م میں تعمیر کیا گیا تھا اور

زمانہ قدیم سے سات عجائبات عالم میں شمار کیا جاتا ہے۔ دوسرا اہرام جو فرعون خفرے Khafre کے لیے تعمیر کیا گیا اور تیسرا فرعون مینکورے Mekaurre کے لیے۔ عظیم اور سب سے بڑے اہرام کی بلندی 481 فٹ ہے۔

پرہونیت، کامل تشکیک، شکی پن:
Pyrrhonism

یہ نظریہ کہ علم کا تیقن ناممکن الحصول ہے۔

سکہ دانی:
Pyx

۱۔ ٹکسال کی وہ صندوقچی جس میں خالص سونے چاندی کے سکے بطور نمونہ رکھے جاتے ہیں۔
۲۔ کلیسائے روم میں برتن جس میں متبرک روٹی رکھی جاتی ہے۔

امتحان سکوکات:
Pyx, Trial of the

سکوں کا سالانہ امتحان جو شرکت زرگراں کی جماعت کرتی ہے۔

"Q"

Qachak

قاچار(1721ء۔1925ء):

ایران کا ایک حکمران خاندان جس نے 1721ء سے 1925ء تک ایران پر حکومت کی۔ اس خاندان کا بانی فتح علی خان تھا۔ جب کہ اس کا آخری حکمران احمد شاہ تھا۔ اس خاندان کے عہد میں روس اور برطانیہ کی سیاسی رقابتوں نے ایران کو بین الاقوامی سیاست کا اکھاڑا بنا دیا تھا۔ اسی عہد میں ایران میں آئینی حکومت کا آغاز ہوا تھا۔

Qadria, Sect

قادریہ، سلسلہ:

مسلم درویشوں کا ایک سلسلہ تصوف جو شیخ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کے نام سے منسوب ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حنبلی مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور بغداد میں ایک رباط (خانقاہ) اور مدرسہ کے ناظم تھے اور دونوں مقامات پر وعظ فرماتے تھے۔ آپؒ کے بعد آپ کے صاحبزادے عبدالوہاب اور عبدالرزاق ان کے جانشین ہوئے اور انہوں نے سلسلہ قادریہ کو فروغ دیا۔ اس سلسلہ کی آج کل برصغیر پاک و ہند، وسطی ایشیا اور دنیا کے دیگر حصوں میں اس کی اشاعت جاری ہے۔

Qazafi, Muamar

قذافی، معمر(1941ء۔2011ء):

لیبیا کے سابق صدر اور راہنما جو بربر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ستمبر 1969ء میں لیبیا کے شاہ ادریس کا تختہ الٹ کر برسر اقتدار آئے اور اس کی انقلابی حکومت نے لیبیا میں برطانیہ اور امریکہ کے فوجی اڈے بند کر دیئے تیل کی صنعت کو قومی تحویل میں لے لیا۔ 14 اپریل 1986ء کو امریکہ کے بمبار طیاروں نے صدر قذافی کو ہلاک کرنے کے لیے طرابلس اور بن غازی پر بم برسائے مگر ناکام رہے۔ مگر 2011ء میں ہونے والے عرب انقلاب میں امریکا نے انہیں باغیوں کے ذریعے بالآخر ہلاک کروا دیا۔

Qazi, The

قاضی(Judge):

مسلم ریاستوں میں عدلیہ کا سربراہ، چیف جسٹس۔

Qianlong

چیان لنگ(1710ء۔1799ء):

سب سے زیادہ طویل عہد حکومت کا حامل چنگ خاندان کے شہنشاہ کا نام تھا اس نے 1736ء سے 1796ء تک حکومت کی تھی۔ اس شہنشاہ کے عہد حکومت میں چین انتہائی ترقیوں تک پہنچا تھا۔

چن:

Qin

قدیم چینی ریاست اور سلطنت، چن خانہ جنگی کے دور میں چینی تہذیب کی نمائندہ ریاست تھی۔ چن خاندان 221 ق م سے 207 ق م تک حکمران رہا، اس حکمران خاندان کا بانی شیہ ہوانگ تی تھا۔ اسی خاندان نے حکومت میں مرکزیت پیدا کی اور یک جہتی پیدا کرنے کے لیے اس شہنشاہ نے ایک رسم الخط کو استعمال کرنے کا حکم دیا۔ اسی مقصد کے لیے اس نے قدیم کتب فلسفہ کو بھی تباہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ ابتدائی دیوار چین بھی اسی شہنشاہ کے عہد میں تعمیر کی گئی تھی۔

چنگ شاہی:

Qing

چین کا آخری حکمران خاندان جو مانچو Manchu بھی کہلاتا ہے۔ اس خاندان نے 1644ء سے 1911ء تک حکومت کی۔ یہ شاہی خاندان شمالی چین کی ایک قوم مانچو سے تعلق رکھتا تھا۔ اس خاندان کے حکمران شاہ چائی این لنگ (دور حکومت 1736ء۔1796ء) کے عہد میں چین نے سب سے زیادہ وسعت حاصل کی یعنی اس کی سرحدیں دریائے امور سے آگے اور جنوب میں ہند چینی سے آگے تک پھیل گئیں۔ چنگ حکمران غیر ملکی بحری تجارت کے سخت مخالف تھے۔ لیکن انیسویں صدی میں جنگوں کے طویل سلسلے کے بعد انہوں نے یورپی اقوام کو تجارتی حقوق کیے۔ 1911ء میں آنے والے ایک انقلاب کے بعد یہ شاہی خاندان حکومت سے معزول کر دیا گیا۔ آخری چنگ شہنشاہ ہنری پوئی تخت سے دستبردار ہونے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔

Qingdao

چنگ ڈاؤ:

جزیرہ نما شینگ ڈانگ کے جنوبی ساحل کی ایک بندرگاہ اور شہر یہ 1898ء میں ایک معاہدے کے تحت جرمن کنٹرول میں دے دی گئی تھی۔ پہلی جنگ عظیم میں اس پر جاپان نے قبضہ کر لیا تھا اور 1922ء میں یہ چین کو واپس مل گئی تھی۔

Qin Shi Huangdi

چن شی ہوانگ ڈی (259۔210 ق م):

چینی زبان میں اس کے معنی پہلے چن شہنشاہ کے بنتے ہیں۔ یہ لقب شہنشاہ زینگ نے جو چن خاندان سے تعلق

رکھنا اختیار کیا تھا۔ اس نے 221ق م میں چین کو متحد کر کے جن خاندان کی بنیاد رکھی تھی۔

Qiu Jin

چیو جن (1875ء۔ 1907ء):

چین کی ایک خاتون انقلابی راہنما جس کی 1907ء میں سزائے موت نے اسے قومی ہیروئن بنا دیا۔ 1904ء میں چیو جن اپنے خاوند کو چھوڑ کر اعلیٰ تعلیم کے لیے جاپان گئی تھی۔ جہاں اس نے انقلابی تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی تھی اور انقلابی سرگرمیوں میں ملوث ہو گئی۔ اس نے چین میں کی جانے والی شادیوں کے خلاف آواز اٹھائی اور خواتین کے پیروں کو باندھنے کے رواج کی مخالفت کی بعد ازاں وہ چین کے چن شاہی خاندان کو تخت سے اتارنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئی۔ وہ اس حکمران خاندان کو چین کے معاشرے کے جدید تقاضوں کے خلاف سمجھتی تھی۔ 1907ء میں وہ حکومت کے خلاف ایک شورش میں ملوث گرفتار ہو گئی اور اسے سزائے موت دی گئی۔ بعد ازاں اسے چین کی خواتین کے لیے ایک مثالی خاتون تسلیم کر لیا گیا۔

Quetzal Coatl

کویٹزل کوتل:

میکسیکو کی ٹیوٹی ہواکان Teotihuacan تہذیب کے لوگوں کا ایک دیوتا جسے وہ سمجھتے تھے ایک دن ضرور واپس آئے گا۔ اسپین کے فاتح ہرنینڈو نے اس افسانے سے فائدہ اٹھا کر خود کو کٹسرل کوتل دیوتا ظاہر کیا۔

Quisling

کوئزلنگ (1887ء۔ 1945ء):

ناروے کا فاشسٹ راہنما۔ اس نے 1940ء میں ناروے کو فتح کرنے میں جرمنی کے ریڈولف ہٹلر کی مدد کی تھی۔ 1942ء میں ناروے کا وزیر اعظم بنایا گیا۔ 1945ء میں جرمنی کو شکست ہوئی تو کوئزلنگ پر غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا اور گولی مار دی گئی۔ اب اس کا نام ناروے میں غدار کے معنوں میں مستعمل ہے۔

Quietism

استغراق، رضا بالقضا:

سترہویں صدی عیسوی کا ایک مسیحی صوفیانہ عقیدہ جسے مولینوس میڈیم گیون اور فینلاں نے پیش کیا تھا۔ یہ خودی کی نفی پر زور دیتا تھا تا کہ منشائے ربانی کے ساتھ بغیر رکاوٹ کے لین دین ہو سکے۔ انوسینٹ یازدہم (1687ء) اور انوسینٹ دوازدہم دونوں پاپائے روم نے اس کی مخالفت کی تھی اور اسے مذموم قرار دیا تھا۔

Quipu

کوپو:

انکا تہذیب کا گنتی کرنے کا آلہ۔ یہ رسیوں یا ڈوریوں سے بنایا تھا۔ ایک لمبی رسی میں 48 چھوٹی رسیاں ہوتی تھیں۔

Quran, The

قرآن مجید:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوع انسانی کی ہدایت کے لیے بھیجی جانے والی آخری الہامی کتاب جو حضرت محمد ﷺ

ہر الفاظ و معنی کی صورت میں بائیس سال کی مدت میں نازل ہوئی۔ یہ کتاب وحی کی شکل میں حضرت جبرائیلؑ نے کر ہے سے پہلے غار حرا میں نازل ہوئے تھے۔ قرآن مجید میں کل 114 سورتیں ہیں جنہیں رکوع میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ 114 میں سے 86 سورتیں مکہ میں اور 28 سورتیں مدینہ میں نازل ہوئی تھیں۔

قطب شاہی خاندان:

Qutub Shahi Dynasty

اس خاندان کی بنیاد قلی قطب شاہ نے 1518ء میں جنوبی ہندوستان میں رکھی تھی۔ قلی قطب شاہ اس سے پہلے بہمنی سلطنت میں مشرقی صوبے کا گورنر تھا۔ قطب شاہی خاندان کے اقتدار کو 1687ء میں اورنگ زیب عالمگیر نے ختم کیا تھا۔

"R"

Rabelais, Francois

رابیلائس فرانکوئس (1494ء-1553ء):

فرانسیسی نشاۃ ثانیہ کا مصنف اور طنز نگار جو انسانی ہمدردی کے فلسفے سے متاثر تھا۔ اس کی تصنیف Pantagruel (1532ء) میں ازمنہ وسطیٰ میں علم کی ترویج کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے کام کی خوبی اس کی تحریروں میں مزاح کا عنصر اور طنز کی چاشنی تھی۔

Rabin, Yitzhak

رابن اضحاک (1928ء-1995ء):

اسرائیلی جنرل اور وزیر اعظم (1974ء-1977ء) اور 1992ء تا 1995ء اسے نوبل انعام برائے امن دیا گیا۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں وہ اسرائیلی فوجوں کا کمانڈر تھا۔ 1992ء میں اس نے اسرائیل کے وزیر اعظم کی حیثیت سے فلسطین کی تنظیم آزادی کے ساتھ ایک سمجھوتے پر دستخط کیئے جس کی بنا پر یاسر عرفات اور اسے مشترکہ طور پر نوبل انعام دیا گیا۔ تنظیم آزادی فلسطین کے ساتھ فلسطین کی خودمختاری کا یہی معاہدہ 1995ء میں دائیں بازو کے ایک یہودا انتہا پسند کے ہاتھوں اس کے قتل کا سبب بنا۔

Railroads

ریلوے:

وہ پٹری یا ریل گاڑیوں کے لیے راستہ جو مسافر اور سامان کی گاڑیوں کی نقل و حرکت کے لیے بچھائی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ریل روڈ زیا پٹریاں انگلستان میں سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں بچھائی گئی تھیں۔ یہ پٹریاں لکڑی کی تھیں اور ان پر گاڑیاں گھوڑے کھینچتے تھے۔ بھاپ کے انجن کی ایجاد کے بعد لوہے کی پٹریاں بچھائی گئیں اور ان پر بھاپ کی طاقت سے چلنے والے انجن گاڑیاں کھینچنے لگے 1804ء میں بھاپ کی طاقت سے چلنے والے انجن کو پٹری پر چلایا گیا تھا۔ پھر لورپول اور مانچسٹر کے درمیان جارج اسٹیفنسن کا ایجاد کردہ انجن راکٹ کامیابی سے چلانے کا تجربہ ریلوے کے لیے اہم ثابت ہوا۔

راجہ:

Raja

سنسکرت زبان میں حکمران کو راجہ کہتے ہیں۔ جب کہ بڑی ریاستوں کے حکمرانوں کو مہاراجہ کہا جاتا تھا۔

راجھستانی آرٹ:

Rajasthani Art

حقیقت پسندانہ مصوری کا ایک اسٹائل جو سولہویں اور سترہویں صدی کے دوران راجھستان کی شاہی ریاستوں میں ابھرا۔ یاد رہے کہ راجھستان آج کل مغربی ہندوستان کا ایک صوبہ ہے جہاں ماضی میں بہت سی خودمختار ریاستیں تھیں۔ راجھستانی مصوری کا یہ انداز انیسویں صدی تک جاری رہا۔ اس سے بہت سی کتابوں کو بھی مصور بنایا گیا۔

راجستھانی مصوری مغل آرٹ سے ملتی جلتی تھی اور دونوں میں بہت سے معمولی فرق ہیں۔

راجپوت:

Rajputs

برصغیر پاک و بھارت کی ایک قوم جو زیادہ تر ماضی میں راجپوتانہ، بھارت میں آباد تھی۔ یہ لوگ بڑے جنگجو اور فوجی آداب وصفات سے متصف تھے۔ راجپوتانے میں ان کی اقتدار کی تاریخ ساتویں صدی سے شروع ہوتی ہے۔ ترکوں اور مرہٹوں کے حملوں تک راجپوت وسطی ہند کے بیشتر علاقوں پر قابض رہے۔ راجپوتانے کے علاوہ بھی راجپوت بھارت اور پاکستان میں جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔

ریلے سر والٹر (1552ء-1618ء):

Raleigh, Sir Walter

انگریز مدبر اور ادیب۔ ملکہ ایلزبتھ اول کا مقرب تھا۔ اس نے براعظم امریکہ میں نوآبادیوں کے لیے مہمات کا آغاز کیا تھا۔ امریکہ سے واپسی پر اس نے انگلستان میں تمباکو اور آلو متعارف کرائے۔ 1595ء میں دریائے اوری نوکو (وینیز ویلا) کے منبع کی طرف مہم لے کر گیا۔ جیمز اول کی تخت نشینی اس کے زوال کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ نہایت ناکافی شہادت کی بنا پر اس پر غداری کا مقدمہ چلا گیا۔ اور سزا کے طور پر ٹاور آف لندن میں قید کر دیا گیا۔ 1616ء میں رہا کیا گیا اور اس نے دریائے اوری نوکو کی طرف دوسرا سفر کیا۔ لیکن واپسی پر غداری کے پہلے الزام ہی میں سزائے موت دی گئی۔ اس کی تصنیفات میں نظمیں نیز سیاسی فلسفیانہ تحریر شامل ہیں۔

رمضان المبارک:

Ramadan

اسلامی تقویم قمری کا نواں مہینہ جو اسلام کے پانچویں رکن روزہ کی وجہ سے اہم اور متبرک مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں طلوع سحر سے غروب آفتاب تک مسلمان روزے رکھتے ہیں اور اس دوران کھانے پینے اور بیویوں کے پاس جانے سے اجتناب کرتے ہیں۔ روزہ ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

رامائن:

Ramayana, The

رام کی کہانی، سنسکرت زبان میں ہندوستان کی عظیم رزمیہ نظم جو غالباً تیسری صدی ق م میں لکھی گئی۔ یہ اجودھیا کے بادشاہ دسرتھا کے بڑے بیٹے رام کی کہانی ہے جو اپنے بھائی لکشمن اور بیوی سیتا کے ہمراہ اپنے باپ کے تخت سے دستبردار ہو گیا اور چودہ سال تک بن باس کیا تاکہ اس کا بھائی اس کی سوتیلی ماں کے ساتھ اپنا وعدہ نبھا سکے۔ رامائن میں لنکا جانے، راون کے ہاتھوں سیتا کے اغوا وغیرہ کے علاوہ کئی دوسرے واقعات بھی مذکور ہیں۔

راسپوٹین گریگوری (1801ء-1916ء):

Rasputin, Grigori Yefimovica

روس کا ایک درباری ریاکار راہب 1905ء سے 1916ء تک عملاً روس پر اسی کی حکومت تھی۔ اس نے اپنے جادوئی عمل سے ولی عہد الیکسس کو سیلان خون کے مرض سے نجات دلائی تھی۔ جس کے بعد روس کا شاہی خاندان

اس کا عقیدت مند ہو گیا اور اسے روی چرچ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ زار کے خاندان پر اس کا اتنا اثر تھا کہ اعلیٰ عہدوں پر تقرریاں اس کے مشورے سے کی جاتی تھیں۔ اس کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو دیکھتے ہوئے چند روسی معززین نے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا مگر وہ اتنا سخت جان تھا کہ گولی مارنے کے بعد اسے دریا برد کرنا پڑا۔

رنجیت سنگھ مہاراجہ (1780ء۔1839ء): Ranjeet Singh, Maharaja

سکھیر چکیہ سکھ سردار مہان سنگھ کا بیٹا۔ بچپن میں چیچک سے آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ لڑکپن سے باپ کے ساتھ عسکری مہموں میں شریک ہونے لگا تھا۔ بارہ سال کی عمر میں والد کا جانشین بنا۔ انہیں دنوں اس نے والئی افغانستان شاہ زماں کی خدمت انجام دے کر خوشنودی کا پروانہ حاصل کیا۔ اور لاہور پر قبضہ کر لیا (1799ء) پھر امرتسر بھی اس کے قبضے میں آ گیا (1802ء)۔ 1809ء میں انگریزوں سے معاہدہ امرتسر کیا۔ پھر آہستہ آہستہ پورے پنجاب میں اس کی حکومت قائم ہو گئی۔ گورنر جنرل ولیم بینٹنگ سے فیروز پور میں ملاقات کی۔ اچھے گھوڑوں اور جواہرات کا شوقین تھا اس نے کابل کے شاہ شجاع سے کوہ نور ہیرا لے لیا تھا۔ اسی طرح لیلیٰ نامی گھوڑی ایک افغان سردار سے حاصل کی تھی۔

رافائیل (1485ء۔1520ء): Raphael

اطالوی نشاۃ ثانیہ کا ایک مشہور مصور اور مصور پیروجنو Peru Gino کا شاگرد۔ ارجینو میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ بھی اپنے عہد کا معروف مصور تھا۔ 1504ء میں رافائیل فلورنس چلا گیا جہاں اس نے نمایاں ترقی کی۔ لیونارڈو نچی اور مائیکل انجلو سے بھی مصوری سیکھی، 1508ء میں روم آیا جہاں اس کی بڑی قدر افزائی ہوئی۔ اس کے عظیم شاہکار قیام روم کے دوران ہی میں وجود میں آئے۔ پوپ نے اسے گرجا کی تزئین و آرائش کا کام پر مامور کیا جس میں چار سال تک مصروف رہا۔ گرجا کی دیواروں پر اس نے جو شاہکار تصویریں تخلیق کیں وہ کلاسیک بن گئیں۔ نئے پوپ لیو دہم نے 1514ء میں اسے سینٹ پیٹر کے گرجا کا مصور اور معمار اعلیٰ مقرر کیا۔ وہ اپنے آخری شاہکار تبدیلی ہیئت Transfiguration کی تخلیق میں مصروف تھا کہ وفات پائی۔ یہ آخری تصویر اسٹوڈیو سے اس کے جنازے کے ساتھ اس کی قبر تک لے جائی گئی۔

رعمیسیس دوم (1301ق م۔1234ق م): Rameses II

مصر قدیم کے انیسویں شاہی خاندان کا تیسرا فرعون، اس نے ایتھوپیا اور شام فتح کیا۔ شام کی تسخیر کے سلسلے میں اسے اس زمانے کی ایک جنگجو قوم حتی سے ہولناک جنگیں لڑنا پڑیں۔ اس نے اپنے دور حکومت میں کئی شاندار عمارتیں تعمیر کرائیں جن میں سے ایک ابوسمبل کا عالیشان مندر ہے۔ حضرت موسیٰؑ اسی فرعون کے عہد میں ہو گزرے ہیں۔ مصر سے خروج کے دوران حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کا تعاقب رعمیسیس دوم نے ہی کیا تھا۔ دیگر فراعنہ کی طرح اس کی ممی بھی حنوط کر کے ابوسمبل کے اہرام میں رکھ دی گئی تھی۔ جسے 1881ء میں ماہرین آثار قدیمہ نے

دریافت کیا۔ 1912ء میں یہ ممی قاہرہ کے عجائب گھر میں رکھ دی گئی۔ 1974ء میں اسی ممی کے طبی معائنے کے دوران پتہ چلا کہ اس ممی کو پھپھوندی لگ گئی ہے۔ چنانچہ اکتوبر 1976ء میں اسے پیرس لے جایا گیا جہاں اس کا علاج کسی سربراہ مملکت کی طرح کیا گیا اور استقبال بھی شاہانہ ہوا۔ پیرس میوزم کے ماہر سائنسدانوں نے اس کی ممی کو پھپھوندی لگنے سے محفوظ کیا اور پھر شاہانہ تزک واحتشام کے ساتھ واپس قاہرہ بھیج دیا گیا۔

Re. see Amon-Re.

ریگن، رونالڈ (1911ء-2004ء): Reagan Ronald

امریکا کے 40 ویں صدر (1981ء-1989ء)۔ ریاست الی نوائے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد آئرلینڈ سے ترک وطن کر کے امریکہ آئے تھے۔ 1933ء میں یوریکا کالج سے گریجوایشن کی کچھ عرصہ کھیلوں پر کمنٹری کرتے رہے۔ 1937ء میں فلم ساز ادارے وارنر برادرز سے وابستہ ہوگئے۔ جنگ عظیم دوم میں فضائیہ میں خدمات انجام دیں۔ 1946ء میں فضائیہ سے سبکدوش ہوکر پھر فلمی دنیا سے وابستہ ہوگئے اور 1954ء تک 57 سے زائد فلموں میں کام کیا۔ ڈیموکریٹک پارٹی میں شمولیت بالآخر انہیں صدارت تک لے آئی نومبر 1980ء میں ری پبلکن پارٹی کے ٹکٹ پر صدارتی انتخابات میں حصہ لیا اور صدر جمی کارٹر کو شکست دے کر صدر بن گئے۔ 30 مارچ 1981ء کو واشنگٹن میں قاتلانہ حملے میں زخمی ہوئے۔ ان کے عہد صدارت میں روس سے تخفیف اسلحہ کا معاہدہ کیا گیا۔ اسی کے عہد میں سوویت یونین پر دباؤ بڑھنے سے بالآخر مشرقی یورپ میں کمیونسٹ بلاک ٹوٹ گیا تھا۔

Realism

حقیقت پسندی:

یہ زندگی کے حقائق کو مثال بنائے بغیر، ادبیات میں پیش کرنے کی کوشش کا نام ہے۔ انیسویں صدی کے فرانس میں رومانیت کے خلاف اس نے ایک شعوری ادبی تحریک کی شکل اختیار کرلی تھی۔ ناول نگاروں مثلاً فلوبیر Flau Bert نے مادام بواری میں زندگی کے اہم اور ہنگامہ خیز پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس کے غیر اہم اور عامیانہ پہلوؤں پر بھی نظر رکھی فلوبیر کا اصرار تھا کہ مصنف کہانی میں اپنے ذاتی تاثرات شامل نہ کرے ایملی زولا جو فطرت پسندی کا حامی تھا اپنے ناولوں میں معاشرے کے تمام پہلوؤں کا غیر جذباتی مطالعہ کرنے کی دعوت دی۔ حقیقت پسندی مصوری میں بھی کامیاب رہی گستاف کوابرٹ Gustave Courbet اور Edouardment مصوری میں اس تحریک کے بڑے حامی مصور تھے۔

Red Fort

لال قلعہ، قلعہ معلیٰ:

دہلی کی بے مثال مغل عمارت، قلعہ نما محل۔ جسے شاہجہان نے 1639ء سے 1648ء تک تعمیر کرایا۔ لال قلعہ اس لیے مشہور ہوا کہ اس کی بیرونی دیواریں اعلیٰ درجے کی سنگ سرخ سے تعمیر کی گئی ہیں۔ نشیمن شاہی ہونے کی وجہ سے اسے قلعہ معلیٰ اور قلعہ مبارک بھی کہا جاتا تھا۔ اس کی فصیل کا پورا دور ڈیڑھ میل سے کم نہیں۔ اس کے تین طرف

خندق تھی، شاہی زمانے میں اس خندق میں پانی بھرا رہتا تھا لیکن انگریزی عہد میں یہ خشک ہوگئی۔ قلعے کی مشرقی دیوار عین دریائے جمنا کے کنارے واقع ہے۔ 9 محرم 1049ھ/21 مئی 1637ء کو شاہجہان نے اس نادر روزگار عمارت کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ 9 سال بعد یہ پایہ تکمیل کو پہنچی تو 8 اپریل 1648ء کو شاہجہان نے اس میں قدم رکھا۔ 14 ستمبر 1857ء کو جب انگریزی فوج دہلی میں داخل ہوئی تو آخری مغل تاجدار یہ قلعہ چھوڑ کر مقبرہ ہمایوں میں چلا گیا، پھر چشم فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ آخری مغل تاجدار کو بطور اسیر بھی اسی قلعے میں لایا گیا اور دیوان خاص میں اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ 8 اپریل 1648ء سے 14 ستمبر 1857ء تک یہ قلعہ نشیمن شاہی رہا۔ جو تقریباً دوسو نو سال چھ مہینے بنتے ہیں۔ قلعہ کی اہم عمارتوں میں دیوان عام، دیوان خاص، مثمن برج، رنگ محل حمام، موتی مسجد وغیرہ شامل ہیں۔

سرخ پوش تحریک: Red Shirt movement

1930ء میں صوبہ سرحد میں عبدالغفار خان گاندھی کی انگریزوں کے خلاف شروع کی گئی ایک جنگجویانہ تحریک۔ یہ متحدہ قومیت پر یقین رکھتی تھی۔ اور عدم تشدد کی حامی تھی تاہم اس کی یہ خصوصیت مشکوک تھی۔ قیام پاکستان کے بعد اس نے پختونستان کا نیا نعرہ لگایا۔ یاد رہے کہ عبدالغفار گاندھی نے وصیت کی تھی کہ اسے پاکستان میں نہ دفنایا جائے اس وجہ سے اس پاکستان مخالف شخصیت کو افغانستان میں دفنایا گیا تھا۔

ریڈ گارڈ: Red Guard

روس کے فوجی جوانوں کا ایک ٹولہ جس نے 1917ء کے بالشویک انقلاب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چین میں اسکولوں اور کالجوں کے وہ طلبا ریڈ گارڈ کہلاتے تھے جو اپنے بازوؤں پر سرخ فیتہ باندھ کر پرانی عادت ثقافت اور رسومات کو جدید دور کے سانچے میں Great Prole Traian Cultural Revolution کے دوران ڈھالنے کے لیے کوشاں تھے۔ ان طلبا نے اس دوران مائو کے مخالفوں پر حملے کئے جس کی وجہ سے بہت سی جائیدادیں تباہ ہوگئیں اور ہزاروں لوگوں کی اموات واقع ہوئی۔

دریائے سرخ: Red River

شمالی ویت نام کا ایک بڑا دریا جو ویت نامی زبان میں ''سونگ ہونگ'' Song Hong دریا کہلاتا ہے۔ اس کا ڈیلٹا دارالحکومت ہنوئی کے قریب واقع ہے۔ یہ دریا جنوب مغربی چین سے 750 میل کا فاصلہ طے کرکے خلیج ٹونکن میں گرتا ہے۔

اصلاح کلیساء: Reformation

مغربی یورپ میں مذہبی انقلاب جو سولہویں صدی میں رومن کیتھولک کلیساء میں اصلاح کی تحریک سے شروع ہوا اور پروٹسٹنٹ عقائد کی شکل اختیار کر گیا۔ عرصہ دراز سے کلیسا کے اندرونی نظام کی خرابیوں کے خلاف آواز اٹھ رہی تھی۔ چودھویں صدی میں جان وکلف نے ایک مخالف تحریک چلائی۔ بوہیمیا میں جان ہس کے حامیوں نے اس

کی پیروی کی نشاۃ ثانیہ کی humanism انسیت اور چھاپہ خانہ کی ایجاد سے اس تحریک کو تقویت ملی۔ اصلاح فی نفسہ اس وقت شروع ہوئی جب مارٹن لوتھر نے 31 اکتوبر 1517ء کو وٹن برگ کے گرجا کے دروازے پر اپنے 95 مقالات چسپاں کیئے جو کلیسا کی خرابیوں کے خلاف صدائے احتجاج تھے۔ لوتھر اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ انسان اور خدا کے درمیان پوپ کو حائل نہیں ہونا چاہیے یوں پروٹسٹنٹ مذہب کی بنیاد رکھی گئی اور اصلاح کلیسا کی تکمیل ہوگئی۔

ریفارم بل 1832ء:
Reform Bill of 1832

انیسویں صدی کے ابتدائی عشروں میں برطانیہ میں درمیانی طبقہ ووٹ کا حق مانگتا تھا۔ اس کے علاوہ صنعتی انقلاب کے بعد سے لوگوں کا خیال تھا کہ صنعت صرف اس وقت منافع بخش ہوسکتی ہے جب حکومت اس کے معاملات میں مداخلت نہ کرے، لیکن صنعتی معاشرے میں صنعتی مزدوروں کے اوقات کار بڑے طویل تھے اور معاشی حالات بھی سخت خراب تھے۔ خاص طور پر بچوں سے بڑی سخت مشقت لی جاتی تھی۔ انگلستان میں ان معاملات سے نمٹنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی سفارشات پر فیکٹری ایکٹ اور ریفارم بل 1832ء پیش کیا گیا جس کے تحت درمیانے طبقے کے افراد کو ووٹ ڈالنے کا حق دے دیا گیا۔

مذہب:
Religion

ریلیجن کا لفظ لاطینی زبان کے لفظ ریلیجر Religare سے مشتق ہے۔ جس کا مطلب اطاعت کرنا ہے۔ ای بی ٹیلر نے مختصر الفاظ میں مذہب کی تعریف یوں کی ہے۔ ''روحانیت'' پر یقین رکھنے کا نام مذہب ہے۔ میتھو آرنلڈ نے جذبات کے ساتھ اخلاق کو مذہب کا نام دیا ہے۔ موجودہ دور میں صوفیاء کے نزدیک غیبی طاقت جو انسانوں کی بھلائی کا خیال رکھتی ہے اس پر ایمان لانے کا نام مذہب ہے۔ دنیا کے مشہور مذاہب میں ہندومت، بدھ مت، جین مت، کنفیوشش مت، تاؤ مت، یہودیت، مسیحیت اور اسلام قابل ذکر ہیں۔

ریمبر ان (1606ء۔1669ء):
Rembrandt

مشہور ولندیزی مصور، لائیڈن ہالینڈ میں پیدا ہوا۔ 1632ء میں ایمسٹرڈم منتقل ہوگیا۔ جہاں وہ اپنے وقت کا مقبول ترین مصور بن گیا۔ 1634ء میں اس نے شادی کی جو آٹھ سال قائم رہی 1642ء میں اس کی بیوی کی وفات کے بعد اس کے مالی حالات اتنے خراب ہوگئے کہ وہ دیوالیہ ہوگیا۔ اس کی بنائی ہوئی تصویروں کی تعداد 700 بتائی جاتی ہے۔ وہ ہر زمانے میں اپنی شبیہیں بھی کینوس پر منتقل کرتا رہا۔ بعض نقادوں کا قول ہے کہ ان تصاویر میں اس کی فن کاری کے بہترین نمونے موجود ہیں۔ اس نے بہت سی تصاویر مذہبی موضوعات پر بھی تخلیق کیں۔ اس کی سب سے معروف تصویر Night wach ہے۔

نشاۃ ثانیہ دور احیائے علوم فنون:
Renaissance

فرانسیسی لفظ Renainance کے لغوی معنی دوسرا جنم لینے کے ہیں۔ قرون وسطی سے جدید زمانے تک کا

عرصہ۔ یہ دور زیادہ تر 15ویں صدی میں تھا لیکن اور اٹلی تحریکیں (یورپ میں) شروع ہوئیں۔ یہ اپنے عروج پر پندرھویں صدی میں اٹلی میں تھیں۔ اٹلی سے یہ تحریک فرانس، انگلینڈ، جرمنی، ہالینڈ، برطانیہ اور باقی ماندہ یورپ پہنچی۔ اطالوی نشاۃ ثانیہ فلورنس میں میڈیچی، میلان میں سفورزا، روم میں گون لسا کا خاندانوں کی سرپرستی سے کمال کو پہنچی۔ نشاۃ ثانیہ کے عہد کی عظیم شخصیات میں لیونارڈو دلنڈ وچی، مائیکل انجلو، میکاولی، اور اٹلی کے باہر کے افراد میں ارا سمس، ہولبین اور مونٹین شامل ہیں۔

Renaissance Architecture

نشاۃ ثانیہ کی عمارات:

اٹلی میں کلاسیکی عمارات میں 15ویں صدی میں احیائے علوم کے دور سے گاتھی طرز تعمیر ختم ہوگیا۔ اب عمارات کی سادگی کی بجائے عمارتوں کی پیشانیاں اور اندرون نے زیادہ توجہ لے لی اور یہ عمارات کے اہم عنصر بن گئے۔ نشاۃ ثانیہ کے تین ادوار ہیں ابتدائی دور 1420ء۔1500ء، اس کے اہم مرکز فلورنس، میلان اور وینس تھے۔ (2) اعلیٰ کلاسیکی دور (1500ء۔1580ء) اس کا مرکز روما تھا۔ (3) عہد متاخر یا بروک اور روکو (1580ء۔1780ء)۔ ابتدائی دور کے ممتاز ڈیزائن کار برونشی، البرٹی اور برامانتے تھے۔ دوسرا دور برامانتے کی متاخر تعمیرات بالخصوص پیٹرز پیرز سے شروع ہوا۔

Renaissance Art

نشاۃ ثانیہ کا آرٹ:

یہ نئے فلسفہ انسیت کا، جس نے قرون وسطیٰ کے آرٹ کی جگہ لی، قدرتی نتیجہ تھا۔ اس آرٹ نے جو کلاسیکی ہیئتوں پر مبنی تھا، اطالیہ میں سب سے پہلے ترقی کی۔ اس دور میں تناظر اور تنویر و تظلیل میں جس نے قرون وسطیٰ کی سرتاپا منور تصویروں کی جگہ لی، اہم ترقی ہوئی، اس دور کے آرٹسٹوں میں فرارا انجلیکو، لیونارڈ ڈاونچی، بوٹی چیلی، مائیکل انجلو وغیرہ شامل ہیں۔

Repartimient

خراج اور بیگار لینے کا ہسپانوی نظام:

امریکی نوآبادیوں میں ہسپانویوں نے مقامی ریڈ انڈین لوگوں سے خراج لینے اور اپنے کھیتوں میں مفت کام کرانے کے لیے ایک نظام وضع کر رکھا تھا۔ مقامی ریڈ انڈین لوگوں کو جبراً مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ سال میں ایک مخصوص وقت ہسپانوی نوآبادکاروں کے کھیتوں میں بیگار کریں یا پھر سونے اور چاندی کی شکل میں سالانہ خراج ادا کریں۔ ہسپانویوں نے اپنی امریکی نوآبادیوں میں یہ نظام 1550ء میں نافذ کیا تھا۔

Republic

افلاطون کی "جمہوریہ" (379ق م):

ممتاز یونانی فلسفی کی نظام حکومت پر لکھی گئی ایک کتاب جس میں اس نے مکالمات کی شکل میں اپنے استاد سقراط اور اس کے شاگردوں کے درمیان مثالی ریاست اور نظام عدل پر بحث کی ہے۔ وہ اس کتاب میں مثالی حکومت کا نقشہ سامنے رکھ کر بخشش اور انصاف کا عملی مظاہرہ کرتا ہے اور اپنے نظریہ سیاست کو بیان کرتا ہے۔ اس مثالی

ریاست میں فلسفی حکمران ہی ہوتا ہے۔

جمہوریہ چین:

Repulic of China

یکم جنوری 1912ء سے شہنشائیت کے خاتمہ کے بعد چین کا سرکاری نام جمہوریہ چین رکھا گیا تھا۔ جو یکم اکتوبر 1949ء کو کمیونسٹوں کے برسر اقتدار آنے کے بعد بدل کر People's Republic of China عوامی جمہوریہ چین ہو گیا۔ چنگ شاہی کے خاتمہ پر چین کو جمہوریہ میں بدل دیا گیا تھا۔ اس کا دارالحکومت ناننگ تھا جب کہ جنگ کے زمانے میں 1939ء سے 1945ء تک دارالحکومت چونگ کنگ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ 1928ء سے جمہوریہ چین کی مرکزی حکومت کومنتانگ کے ہاتھوں میں رہی۔ 1949ء میں کومنتانگ اور اس کا راہنما چیانگ کائی شیک تائیوان منتقل ہو گئے اور انہوں نے تائیوان کو جمہوریہ چین کا نام دے دیا۔ کومنتانگ کا دعویٰ تھا کہ وہ صرف تائیوان ہی کی نہیں بلکہ پورے چین کی نمائندہ جماعت ہے۔

ہسپانوی دستاویزات:

Requerimiento

وہ ہسپانوی دستاویز جو ریڈ انڈینوں کو ان پر جنگ مسلط کرنے سے پہلے پڑھ کر سنائی گئی تھی۔ امریکہ کی ہسپانوی دریافت کے فوراً بعد 1493ء ہی میں Requerimiento کے ذریعے امریکہ کے مقامی لوگوں یا ریڈ انڈینوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ رومن کیتھولک مسلک اور تاج ہسپانیہ کی بالادستی قبول کریں۔ سولہویں صدی میں ہسپانوی فاتحین نے اس دستاویز کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی اور وہ مقامی لوگوں پر حملہ کرنے سے پہلے اس دستاویز کو پڑھ کر سنانا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اور ریڈ انڈینوں پر ظلم و جبر کرنے کو محض مذاق کی حیثیت دیتے تھے۔

Revolutionary War. see American Revolution.

Rhee Syng Man :(1875ء۔1965ء) یی سونگ۔مین

کوریا کا قوم پرست راہنما اور جنوبی کوریا کا صدر (1945ء۔1960ء) یی سونگ مین نے ایک امریکی مشن اسکول میں تعلیم پائی اور وہ سابقہ یی شاہی کے دوران ایک اصلاحی گروپ میں شامل ہو گیا۔ پھر 1899ء میں امریکہ چلا گیا جہاں اس نے پرنسٹن یونیورسٹی سے سیاسیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ کوریا پر جاپان کے قبضہ کے دوران (1910ء تا 1945ء) وہ امریکہ میں رہتے ہوئے کوریا کا جلاوطن راہنما بن گیا۔ وہ امریکی ریاست ہوائی اور واشنگٹن ڈی سی میں قیام پذیر رہا۔ 1945ء میں وہ کوریا واپس آیا اور جمہوریہ کوریا (جنوبی کوریا) کا پہلا صدر منتخب ہو گیا۔ اس نے کوریا کی جنگ کے دوران جنوبی کوریا کی شمالی کوریا کے حملے پر کی گئی مزاحمت کی راہنمائی کی (1950ء۔1953ء)۔ مگر یی حکومت کے خلاف بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی نے 1960ء میں طلبا کی شورش کی شکل اختیار کر لی جس کی وجہ سے یی کو صدارت چھوڑ کر دوبارہ ہوائی جلاوطن ہونا پڑا۔

Rhodes, Cecil

رہوڈز سیسل (1853ء۔1902ء):

انگریز مدبر اور سرمایہ دار۔ اس جنوبی افریقہ میں کمبرلی کی ہیرے کی کانوں کی اجارہ داری سے بڑی دولت کمائی۔ 1881ء میں اس نے انگلستان کو بچوانا لینڈ کے الحاق پر رضامند کیا۔ کان کنی کی رعایتوں سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے ایک کمپنی British South Africa Co کے نام سے بنائی۔ روڈز کیپ کالونی کا وزیر اعظم بھی رہا درحقیقت آمر تھا (1890ء۔1896ء) اس دوران میں ٹرانسوال پر قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا اور استعفا دینے پر مجبور ہوگیا۔ روڈیشیا کو ترقی دی۔ تمام دولت خدمت خلق کے لیے وقف کردی۔ جس میں روڈز وظائف بھی شامل ہیں۔ (32 امریکہ کے لیے باقی جرمنی اور برطانوی نوآبادیوں کے لیے)۔

Rhodes, Colossus of

روڈز کا بت:

بندرگاہ روڈز میں سورج دیوتا ہیلیوس کا کانسی کا دیوپیکر مجسمہ، بلندی 126 فٹ۔ یہ ایک خلیج پر نصب کیا گیا تھا۔ اس کی ایک ٹانگ خلیج کے ایک طرف اور دوسری، دوسری طرف تھی۔ نیچے سے جہاز گزرتے تھے۔ قدیم دنیا کے سات عجائبات میں شامل تھا۔ اسے یونانی سنگتراش کیریز Chares نے (292 ق م۔280 ق م) کے دوران تخلیق کیا تھا۔ 224 ق م میں آنے والے ایک زلزلے کے دوران یہ مجسمہ گر پڑا۔ آٹھویں صدی مسیحی تک اس کے ٹکڑے صدیوں تک وہیں پڑے تھے بعدازاں وہ مسلمانوں کے ہاتھوں فروخت کردیے گئے۔

Rhodesia

روڈیشیا:

ایک افریقی نوآبادی جو سیسل روڈز کی فتوحات کے نتیجے میں قائم ہوئی (انیسویں صدی) اور 1964ء میں ایک آزاد ملک بن گئی یہاں کے سفید فام حکمرانوں نے برطانوی حکومت سے روڈیشیا کی آزادی کا مطالبہ کیا تھا جب کہ مقامی آبادی سفید فام حکمرانوں کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھی۔ 11 نومبر 1965ء کو آزادی کا اعلان کردیا۔ برطانیہ اور دنیا بھر کے ممالک نے اس طرز عمل کو خلاف قانون قرار دیا اور روڈیشیا پر اقتصادی پابندیاں عائد کردیں۔ نومبر 1971ء میں برطانوی حکومت نے آئن سمتھ کو اختیار دیا کہ وہ مقامی آبادی کے حقوق غصب کرنے کا قانون نافذ کرے جس کے نتیجے میں ملک بھر میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور سات برس کے دوران تقریباً 20 ہزار نفوس مارے گئے بعدازاں 1979ء کے بعد ملک میں عام انتخابات ہوئے اور رابرٹ موگابے وزیراعظم بنے اور روڈیشیا کا نام زمبابوے رکھ دیا گیا۔

Ricci, Matteo

رکی میٹیو (1552ء۔1610ء):

اطالوی جے سوٹ مبلغ جو چینیوں کو مسیحیت اختیار کرنے کی ترغیب دیتا تھا۔ جے سوٹ (یسوعی) مبلغین جانتے تھے کہ چینی بڑے قدامت پرست اور اپنی ثقافت کے دلدادہ ہیں اس لیے انہوں نے مسیحیت کو فروغ دینے کے لیے کنفیوشس ازم اور مسیحیت میں مساوات تلاش کی۔ رکی نے چینیوں کو اس زمانے تک یورپ میں ہونے والی سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی سے بھی متعارف کرایا۔ چین میں رہائش کے دوران اس نے چینی لباس اور چینی بودوباش

اختیار کر لی تھی۔ یورپ واپسی پر وہ بہت اہم چینی معلومات اہل یورپ کے لیے لایا جن میں چھاپہ خانے کے متعلق معلومات شامل تھیں۔

رچرڈ اول "شیر دل" (1189ء-1199ء): Richard I "The Lion Heart"

رچرڈ شیر دل دس سال کے لیے انگلستان کا بادشاہ بنا تھا۔ مگر اس نے انگلستان میں ان دس سالوں میں سے صرف ایک سال ہی بسر کیا مگر اپنی بہادری اور تیسری صلیبی جنگ میں شرکت کی وجہ سے انگلستان کے عوام میں مقبول ہو گیا تھا۔ رچرڈ اول نے فرانس کے فلپ ثانی کے ساتھ صلیبی جنگ میں شرکت کی تھی (1190ء) واپسی کے سفر میں وہ لیوپولڈ ثانی کے ہاتھوں گرفتار ہوا اور شہنشاہ ہنری ششم کے حوالے کر دیا گیا۔ بھاری تاوان دے کر اور انگلستان سے دستبردار ہو کر اس نے رہائی حاصل کی۔ فرانس میں فلپ کے خلاف لڑتے ہوئے ایک معمولی چھڑپ میں مارا گیا۔ اگرچہ جیسا کہ پہلے ذکر آیا کہ وہ انگلستان میں بہت کم عرصہ رہا مگر اپنی ذاتی شجاعت کی وجہ سے انگلستان میں مقبول ہوا تھا۔

ریشلیو، کارڈنیل (1585ء-1642ء): Richelieu, Cardinal

فرانسیسی رئیس کلیسا اور مدبر۔ سیکرٹری آف اسٹیٹ (1616ء) کارڈنیل (1622ء)۔ لوئی سیزدہم کا وزیر اعظم۔ اگرچہ اس کا عروج قائمقام حکمران میری دی میڈیچی کی مہربانی کا مرہون منت تھا۔ مگر بعد ازاں وہ اس کا مخالف ہو گیا اور اس نے میری کی ہیپسبرگ کے متعلق حکمت عملی کو الٹ دیا۔ 1630ء میں میری کو جلاوطن کرا دیا اور خود تادم مرگ آمر مطلق بنا رہا۔ کیتھولک مسلک رکھنے کی وجہ سے اس نے فرانسیسی پروٹسٹنٹ، ہیوگوناٹس کی قوت کو ختم کر ڈالا۔ لاروشل پر قبضہ 1628ء میں کیا اور بڑے بڑے سرکش سرداروں کو قابو میں رکھا اور ان کی سازشوں کو مسلسل دبائے رکھا۔ اس نے جنگ تیس سالہ کی مداخلت کی پہلے سویڈن کی بالواسطہ مدد کر کے اور پھر پروٹسٹنوں کی طرف سے براہ راست حصہ لے کر (1635ء)۔ ہندوستان اور کینیڈا سے تجارت کی حوصلہ افزائی کی لیکن اس کے ناعاقبت اندیشانہ مصارف نے خزانہ خالی کر ڈالا اور وہ بے حد غیر مقبول ہو گیا، خاص طور پر اس لیے بھی کہ اس نے بغیر سوچے سمجھے بہت سے ٹیکس نافذ کر دیے۔ وہ فرنچ اکیڈیمی کا بانی اور ادیب بھی تھا۔ اس نے کئی ادبی کتابیں لکھیں تھیں۔

Rigveda

رگ وید:

یہ ہندومت کے ویدوں میں سب سے پرانا اور اصلی وید ہے کیونکہ دیگر تین ویدوں، سام وید، یجر وید، اتھر وید کا بڑا حصہ رگ وید کے منتروں پر ہی مشتمل ہے۔ رگ وید میں تقریباً ایک ہزار بھجن ہیں اس کے مختلف حصے ہیں اور ہر حصے کے ساتھ اس رشی کا نام درج ہے جس پر وہ حصہ الہام ہوا تھا۔ ان رشیوں میں وشسٹھ، وشوامتر اور بھردواج زیادہ مشہور ہیں۔ رگ وید کا زمانہ تصنیف 1500 ق م سے 900 ق م بتایا جاتا ہے۔

Rites of Zhou

رسوم ژاؤ:

قدیم چینی زبان میں رسوم ورواج پر ایک تصنیف جوژاؤ گونگ سے منسوب کی جاتی ہے۔ اگرچہ اسے 1200 صدی قبل از مسیح سے متعلق بتایا جاتا ہے۔ مگر اس کا زمانہ تصنیف 300 ق م ہے۔ یہ کتاب حکومت، فوج اور تعلیم کے موضوعات پر بحث کرتی ہے اور اس میں کنفوشس کے قوانین بھی درج ہیں۔ یہ فلسفی اور حکمت عملی ترتیب دینے والوں کے لیے گائیڈ کی حیثیت رکھتی ہے۔

River Valley Civilizations

دریاؤں کی وادی میں جنم لینے والی تہذیب:

ابتدائی انسانی تہذیبوں نے دریاؤں کی وادیوں میں جنم لیا تھا جسے قدیم مصری تہذیب جو دریائے نیل کی وادی میں پروان چڑھی، میسوپوٹیمیا کی تہذیب جو دریائے دجلہ وفرات کی وادیوں میں پھلی پھولی۔ وادی سندھ کی تہذیب جو دریائے سندھ سے متعلق ہے اور چینی تہذیب جو دریائے زرد کی مرہون ہے۔ دریاؤں کے کنارے ملنے والی باافراط والے سہولتوں کی وجہ سے یہ تہذیبیں پھلی پھولیں تھیں جن کی وجہ سے زراعت کو فروغ حاصل ہوا تھا۔

Robert I, The Bruce (1274ء-1329ء):

رابرٹ بریوس (1274ء-1329ء):

اسکاٹ لینڈ کا بادشاہ (1306ء-1329ء) اسکاٹ لینڈ کی قومی جدوجہد کا راہنما۔ 1306ء میں اس نے انگلستان کے ایڈورڈ اول کے خلاف بغاوت کی لیکن متھووین کے قریب شکست کھائی۔ عام روایات کے مطابق ایک مکڑی کی بار بار کی کوششوں نے اس کی امید بندھائی اور آخر 1314ء میں اس نے بمقام بلیک برن ایڈورڈ دوم کو شکست دی۔ معاہدہ نارتھمپٹن کی رو سے تخت پر اس کا حق تسلیم کر لیا گیا۔ اس نے اپنی حکمت عملی اور شجاعت کی وجہ سے اسکاٹ لینڈ کو انگلستان کے قبضے سے آزاد کرایا تھا اس لیے اسے اسکاٹ لینڈ کا ہیرو تسلیم کیا جاتا ہے۔

Robes Pierre Maximilien:(1758ء-1794ء)

روبس پیئر، میکسمیلن (1758ء-1794ء):

فرانسیسی انقلاب پرست۔ ایراس Arras میں وکالت کرتا تھا۔ 1789ء میں مجلس عام اور کنونشن (1792ء) کا راہنما بنا اور اس نے جرانڈسٹوں کی تباہی میں حصہ لیا۔ مجلس تحفظ عام میں داخلے نے اسے صف اول میں لا کھڑا کیا (جولائی 1793ء)۔ عہد دہشت میں اس نے اپنے بڑے حریفوں بالخصوص دانتوں، دریموس اور ہیبیئر کو ٹھکانے لگانے اور فلسفی روسو کے نظریات کی تعبیر کو عملی جامہ پہنانے کا موقع ملا اس نے اپنے نائبین ژست اور کوتوں کے ساتھ ہی عہد دہشت کا آغاز کیا تھا۔ 10 جون 1794ء میں قانون نے انقلابی عدالت کو مطلق اختیار دے دیا۔ 27 جولائی کو جب وہ غداروں کی ایک اور کھیپ کے لیے سزائے موت کا مطالبہ کرنے والا تھا تو کنونشن خود اپنے لیے حفاظتی تدابیر کرنے لگی۔ کنونشن کی اس بغاوت پر روبس پیئر حد درجہ بزدل اور غیر مستقل مزاج ثابت ہوا۔ مختصر مقدمے کے بعد اس کے متعدد ساتھیوں کے ساتھ عدالت نے، اسے بھی سزائے موت دی جسے گلوٹین کے ذریعے عملی جامہ پہنایا گیا۔

راک فیلر جان ڈیوی سن (1839ء-1937ء): Rock Efeller, John. D

مشہور امریکی صنعت کار اور مخیر۔ اس کی تیل کی کمپنی "اسٹینڈرڈ آئل کمپنی" امریکا میں تیل صاف کرنے کی صنعت پر چھا گئی۔ اپنا سرمایہ اس نے ہمیشہ کار خیر میں لگایا۔ شکاگو یونیورسٹی قائم کی (1892ء) دوسرے فلاحی اداروں پر پچاس کروڑ خرچ کیے جن میں راک فیلر فاؤنڈیشن بھی شامل تھی۔ یہ ادارہ راک فیلر نے صحت عامہ کی بہتری اور سائنس کے فروغ کے لیے قائم کیا تھا۔ اس کا بیٹا صدر ایف ڈی روزویلٹ اور صدر آئزن ہاور کی صدارتوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہا۔ اس کا نام بھی باپ کے نام پر جان ڈیوی سن راک فیلر جونیئر تھا۔

رومی عمارات:

Roman Architecture

یورپ کی اس طرز تعمیر نے پہلے جنوبی اٹلی اور سسلی کی یونانی عمارات سے اثر قبول کیا اور بعد میں خود یونان اور اس کے زیر اثر دوسرے علاقوں سے محراب، قوسی چھت اور گنبد اثرورسوخ سے آئے۔ دوسری صدی ق م کے بعد کنکریٹ کا استعمال شروع کر کے رومی عمارات نے تعمیراتی شکلوں میں انقلاب پیدا کر دیا۔ جن میں محراب بالآخر اہم ترین تعمیراتی عنصر بن گئی اور ستون محض سہارے یا آرائش کا کام دینے لگے۔ قدیم روما اور رومی جمہوریہ (تقریباً 500ق م۔ 27ق م) کی اہم ترین باقیات روما کے باہر آب راہیں Water Ways ہیں۔ رومی عمارات کے اہم نمونے 100ق م سے 300 عیسوی کے دور کے ہیں گو تمام ادوار میں کچی اینٹ بھی استعمال کی۔ دیواروں کے باہر کچی اینٹوں کا استعمال عام ہو گیا۔ زمانہ قدیم سے اہم عمارات کی آرائش کے لیے گچ بھی استعمال ہوتا رہا تھا۔ قوسی چھتیں اور گنبدی یا نیم گنبدی چھتیں بہت ترقی کر گئیں تھیں۔ رومی فن عمارات شہنشاہ ٹراجن کے تحت (98ء۔ 117ء) اپنے عروج کو پہنچا۔ مگر اس فن میں یونانیوں کی دقیق آرائش پسندی کے خلاف رومیوں کا مقصد شان و شکوہ اور عام افادیت تھی۔ شہری منصوبہ بندی میں عظیم فورم معرض وجود میں آئے، جو قدیم فورم کی توسیع کی غرض سے تعمیر کیے گئے۔ عظیم ہال، حمام، گول تماشا گاہیں اور باب الفتح اہم عمارتیں تھیں جو رومنوں نے تعمیر کیں۔

رومن کیتھولک کلیسا: Roman Catholic Church

مسیحی کلیسا جس کا سربراہ پوپ یعنی اسقف روما ہوتا ہے۔ پوپ کی افضلیت اس کے جانشینی پطرس کے حق پر مبنی ہے۔ اصطلاح رومن کیتھولک نئی ہے یعنی انیسویں صدی میں وضع کی گئی ہے۔ لیکن یہ اب انگریزی بولنے والی اقوام میں ہر جگہ رائج ہے۔ "رومن چرچ" کی اصطلاح عام کلیساؤں کی بجائے صرف ان کلیساؤں کے لیے استعمال ہوتی ہے جو باضابطہ طور پر اسقف روما یعنی پوپ کے ماتحت علاقوں میں واقع ہوں۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں اس کلیسا کے پیروکار موجود ہیں۔ اس کلیسا کے ارکان اس قدیم انجیل پر ایمان رکھتے ہیں جس میں کسی طرح کی کوئی تحریف نہیں کی گئی۔ کیتھولک مسلک میں بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ نیک آدمی پر خدا کی رحمت براہ راست نازل ہوتی ہے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کل جمعیت عیسائیت اب وحدت ہے اور اس میں مردہ اور زندہ لوگ، مریم عذرا

اور دوسرے آدمی یا بزرگ جو بہشت میں ہیں سب شامل ہیں۔ کلیسا کا مرکز روما کے شہر ویٹکن کی پاپائی عدالت میں ہے جہاں نظم و نسق کے معاملات پاپائی اہل کاروں کے ہاتھوں انجام پاتے ہیں۔ 1054ء میں مشرقی کلیسا نے پوپ کی بالادستی قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اور علیحدہ ہو کر ایسٹرن آرتھوڈوکس چرچ Eastern Orthodox Church قائم کیا تھا۔ اسی طرح سولہویں صدی میں کلیسائی نظام میں بدعنوانی کے خلاف احتجاج کرنے والے اصلاح پسند راہنماؤں نے پروٹسٹنٹ کلیسا قائم کیا۔ جب کہ خود رومن کیتھولک کلیسا میں بھی گذشتہ صدیوں میں اصلاح بذریعہ کونسلز کی گئی ہے۔

رومی سلطنت (27ق م۔476 عیسوی): Roman Empire

جبکہ رومی سلطنت کی مشرقی شاخ 1453ء تک قسطنطنیہ میں قائم رہی۔ یہ سلطنت بحیرہ روم کے علاقوں کی سب سے بڑی سلطنت تھی اور قدیم رومی جمہوریہ کی ایک جاری شکل۔ رومی سلطنت اس کی فتوحات، قوانین، انتظامی مربوط ڈھانچے، اور استحکام خصوصاً 14ء تا 180ء کے لیے جانی جاتی ہے۔

10ق م میں رومیوں نے اپنے آخری بادشاہ کو لوسیس جونیس بروٹس کی قیادت میں جلاوطن کر کے شہنشائیت کا خاتمہ کر کے جمہوری حکومت قائم کی تھی جو تاریخ میں رومی جمہوریہ کہلاتی ہے۔ جمہوریہ میں ہر سال رومی دو سربراہان مملکت منتخب کرتے تھے جنہیں قونصل یا چیف مجسٹریٹ کہا جاتا تھا۔ ان کے محاسبہ کے لیے رومی سینٹ تھی جس کے ارکان اشرافیہ سے چنے جاتے تھے۔ شروع میں عوام اقتدار میں شریک نہیں تھے آخری تیسری صدی قبل از مسیح میں عوام کے نمائندے بھی سینیٹ میں لیے جانے لگے۔ یہ دور رومی فتوحات کا دور تھا۔ اس دوران کئی خانہ جنگیاں بھی رونما ہوئیں۔ آخری خانہ جنگی 44 ق م میں جولیئس سیزر کے قتل کے بعد لڑی گئی جس میں جولیئس سیزر کا متبنی آکٹوین سیزر کامیاب ہوا۔ اس نے جمہوریہ کو رومی سلطنت میں بدل دیا اور روما میں دوبارہ بادشاہت قائم ہوگئی۔ دوسری صدی عیسوی تک اس سلطنت میں خوشحالی کا دور دورہ رہا۔

دوسری صدی عیسوی میں سلطنت روما کا سیاسی و معاشی زوال شروع ہوا۔ تیسری صدی میں فوجی آمریت کے دوران خانہ جنگی اور فوجی شورشوں نے سلطنت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ رہی سہی کسر وحشی قبائل ہن، گاتھ اور دیگر قبائل کے حملوں نے پوری کر دی۔ بالآخر شہنشاہ ڈائیوکلیشن کے عہد میں سلطنت دو حصوں مشرق اور مغرب میں تقسیم ہوگئی۔ چوتھی صدی میں شہنشاہ قسطنطین اعظم نے مسیحیت قبول کر کے دارالسلطنت کو روما سے قسطنطنیہ منتقل کر دیا اور اس قدیم شہر کو از سر نو تعمیر کرایا۔ پانچویں صدی میں جرمانی قبائل نے مغربی سلطنت کی کمر توڑ کر رکھ دی اور پانچویں صدی میں 410ء میں ایک باغی جنرل ایلارک نے سلطنت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ مغربی سلطنت کے آخری شہنشاہ رومولوس آگسٹس کو بالآخر 476ء میں جرمانی سپہ سالار نے معزول کر دیا۔ مشرقی رومی سلطنت اگلے ایک ہزار سال تک قائم رہی اور اس کا نام بازنطینی سلطنت پڑ گیا جو قسطنطنیہ کا پرانا نام تھا۔

رومینسک عمارات: Romanesque Architecture

یورپ میں یہ طرز تعمیر گیارہویں سے تیرہویں صدی کے زمانے میں رائج تھا۔ اس کا یہ نام رومی عمارات کی نسبت سے رکھا گیا مگر یہ خالصتاً قرون وسطیٰ کے متعلق ہے۔ خانقاہوں کی تعمیر کے زمانے میں اس طرز تعمیر کو مقبولیت حاصل تھی۔ چنانچہ یہ اصطلاح زیادہ تر عیسائی عمارات کے لیے مستعمل ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ دیواریں، یونانی صلیب اور وسعت رقبہ ہے جیسا کہ گلونی اور سپیئر میں عمارت کو ستون الگ الگ حصوں میں منقسم کر دیتے ہیں۔ بارہویں صدی میں قوس نما چھتوں کی ایجاد سے ایک ایسا ڈھانچا ہاتھ آیا جس کے باعث اس عماریات نے جنم لیا۔

Roman Holy Empire. see Holy Roman Empire.

رومی قوانین:

Roman Law

رومی نظام قانون جس کی نشوونما جمہوریہ روما، سلطنت روما اور بازنطینی سلطنت کے عہد میں ہوئی۔ ابتدا میں اس کی حیثیت رواجی قانون کی تھی جس کا سرچشمہ بارہ حکام Twelve Tables تھے۔ رفتہ رفتہ اس نے تھیوڈوسین کوڈ کی شکل اختیار کی اور پھر جسٹینین اول کے عہد میں کورپس جیورس سویلس۔ Corpus Juris Civilis کی صورت میں مرتب ہوا۔ غالباً مسیحی دنیا میں اس سے زیادہ موثر ضابطہ قانون آج تک مدون نہیں ہوا۔ اس ضابطے میں رومی قانون کو ایسی منظم ترتیب سے پیش کیا گیا کہ آج کی ہر مغربی قوم اسے اپنی ضروریات کے مطابق ڈھال سکتی ہیں۔ یہی قانون آج پورے یورپ کے قانونی نظامات کی بنیاد ہے اور آج بھی جدید یورپ کے نظام عدلیہ میں موثر دیکھا جا سکتا ہے۔

رومی تہذیب:

Roman Religion

دیسی اطالوی مذہب جو رومی مذہب کی بنیاد تھا، مادہ پرستی تھا۔ بظاہر قدرت میں موجود ارواح کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ انسانی تقدیر کو منضبط کرتی تھیں اور انسانوں اور دیوتاؤں کے درمیان امن قائم کر کے مطمئن ہوتی تھیں۔ چنانچہ ان روحوں سے مدد مانگی جاتی تھی۔ بعد ازاں رومنوں نے مشرقی عقائد کو اپنا لیا اور وہ مصری دیوی آئی سس کی پرستش کرنے لگے۔ اسی طرح قدیم روما میں جنگ اور انصاف کے دیوتاؤں مشتری اور مریخ وغیرہ کی تعظیم کی جاتی ہے۔

Roman Republic

رومی جمہوریہ (500 ق م۔ 27 ق م):

وہ جمہوری ریاست جو اطالوی جزیرہ نما میں قائم ہوئی اور پورے بحیرہ روم کے علاقے میں پھیل گئی۔ جمہوریہ روما اپنے آئین کی وجہ سے بھی مشہور تھی۔ جس میں شاہی، اشرافی، اور جمہوری رنگ نمایاں تھے۔ 500 ق م کے قریب رومی اشرافیہ نے آخری رومی بادشاہ طارقین کو نکال کر روما کو جمہوریہ قرار دیا۔ لیکن یہ حقیقت میں جمہوریہ نہیں تھی بلکہ ایک ایسی ریاست تھی جس کا نظم و نسق طبقہ امراء یا اشرافیہ کے ہاتھ میں تھا۔ بعد ازاں حکومت سینٹ کے

ہاتھوں میں چلی گئی۔ اب حکمران قونصل کہلانے لگے۔ آخر تیسری صدی میں سینٹ میں عوام کے نمائندے بھی شامل کر لیے گئے۔ یہ 29 ق م تک قائم رہی جب جولیس سیزر کے متبنیٰ آکٹوین سیزر نے آگسٹس کا لقب اختیار کر کے شہنشاہیت کی بنیاد رکھی۔

Romanticim

رومانیت:

فنون لطیفہ کی ایک تحریک جس کی مختلف تعریفیں کی جاسکتی ہیں مثلاً فطرت کی طرف واپسی یا عقل پر جذبات وحسیات کی فتح اور اظہار ہویں صدی کی عقلیت پرستی کے خلاف بغاوت وغیرہ رومانی تحریک نے انیسویں صدی میں ہر ملک کے مصنفوں کو متاثر کیا اور یہ تاریخی ناولوں، تخیلی، دہشت ناک اور عشق اور مخاطرے Adventure کے افسانوں، نیز شاعری میں ظاہر ہوئی۔ یہ دراصل Classicism (یونانی، ولاطینی ادب وفن کی تقلید) کی روایت اور مذاق کے خلاف بھی بغاوت تھی۔ رومانیت پسندوں میں ورڈزورتھ، بلیک، بائرن، شیلے، کیٹس، شومان، ڈوما، ہیوگو، گوئٹے، بٹلر اور بیتھون وغیرہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یورپ میں رومانیت کا دور 1850ء کے لگ بھگ اختتام کو پہنچ گیا تھا۔ لیکن اس کے وسیع تر مفہوم میں یہ آج بھی جاری وساری ہے۔

Romė

روما:

شہر، جمہوریہ اور سلطنت، یہ وسطی اٹلی میں مغربی ساحل کے قریب آباد ہے۔ اس کے درمیان سے دریائے ٹائبر گزرتا ہے۔ 27 ق م میں جمہوریہ کے خاتمے کے بعد یہ سلطنت روما برطانیہ سے ایشیا اور افریقہ تک پھیلی اس کا مرکز روما تھا۔

Rome, Decline of

زوال روما:

سلطنت روما کے انتشار اور ٹوٹ پھوٹ کا عمل جو تیسری صدی عیسوی میں طبقاتی جھگڑوں سے شروع ہوا۔ 50 سال کے اندر تقریباً تخت وتاج کے 50 کے لگ بھگ ہی دعویدار پیدا ہوئے۔ مزید کسر، ظالم شہنشاؤں اور وحشی جرمانی قبائل کے حملوں نے پوری کر دی جو سلطنت کی شمالی سرحدوں پر حملہ آور ہوئے جس کے بعد سلطنت مغربی اور مشرقی سلطنتوں میں منقسم ہوگئی (چوتھی صدی عیسوی) مغربی حصہ پانچویں صدی کے دوسرے نصف تک قائم رہا اور اس کا سقوط 476ء میں جرمانی حملہ آوروں کے ہاتھوں ہوا جبکہ مشرقی سلطنت 1453ء تک قائم رہی اور اسے ترک عثمانی سلطان محمد فاتح نے ختم کیا۔

Romen Empire, Decline and Fall of

انحطاط وزوال روما:

مشہور انگریز مورخ ایڈورڈ گبن کی مشہور تصنیف۔ یہ چھ جلدوں میں 1776ء سے 1783ء تک شائع ہوئی۔ اپنی اس لافانی تصنیف میں گبن نے روم کی تاریخ کو کوزہ میں سمندر کی مثال کے مطابق بند کر دیا ہے۔ 400 سال گزرنے کے بعد اس تصنیف کی مقبولیت کم نہیں ہوئی۔ حال ہی میں احقر نے اس کے ایک حصہ کا ترجمہ کیا ہے جو

لاہور سے شائع ہوا ہے۔

روز ویلٹ، فرینکلن ڈی:
Roos Evelt, Frank Lind

(1882ء۔1945ء) امریکہ کا بتیسواں صدر۔ ہائیڈ پارک نیویارک میں پیدا ہوا۔ بحریہ کا نائب وزیر رہا (1883ء) ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے نائب صدارت کے عہدے کا امیدوار رہا۔ 1921ء میں اس پر فالج کا حملہ ہوا۔ لیکن علاج سے ٹانگوں سے کچھ کام لینے کے قابل ہو گیا۔ بعد ازاں اس نے فالج کے مریضوں کے لیے ایک ہسپتال قائم کیا۔ نیویارک کا گورنر رہا۔ اقتصادی بحران کے عروج کے دور (1932ء) میں صدارت کے عہدے پر فائز رہا۔ نیو ڈیل کے پروگرام سے اقتصادی اصلاح کی۔ 1936ء میں دوبارہ منتخب ہونے پر روز ویلٹ کو روز افزاں مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ سپریم کورٹ نے نیو ڈیل کے متعدد قوانین نادرست قرار دے دیئے۔ مگر وہ تیسری مرتبہ بھی منتخب ہو گیا (1940ء)۔ دوسری عالمگیر جنگ میں امریکا کی شرکت کے بعد اس کے بین الاقوامی فرائض بڑھ گئے۔ ان سے نبرد آزما رہا۔ مگر 1945ء میں اچانک اس کی وفات ہو گئی۔

روز ویلٹ تھیوڈور (1858ء۔1919ء):
Roosevelt, The Odore

امریکا کا پچیسواں صدر۔ نیویارک میں پیدا ہوا۔ بحریہ کا نائب وزیر رہا۔ صدر میکنلی کی وفات پر 1901ء میں امریکہ کا صدر بنا۔ نچلے طبقے کے لوگوں کے لیے پرزور جدوجہد کی۔ بڑے بڑے سرمایہ داروں کو مجرم قرار دے کر ان کی مذمت کی اور ترقی پسندانہ اصلاحات نافذ کیں۔ اس کا خیال تھا کہ لاطینی امریکا کے امور خارجہ سے ریاست ہائے متحدہ امریکا کا براہ راست تعلق ہے اور اسے ان ممالک میں نگرانی اور دیکھ بھال کا حق ہے۔ اس سے لاطینی امریکہ میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ بہر حال بین الاقوامی معاملات میں چین میں آزادی کے حقوق اور روس و جاپان کی جنگ ختم کرانے کی کوششیں بھی کیں۔ اچھا ادیب تھا، سیاسیات پر کتابیں بھی تصنیف کیں، 1906 میں امن کا نوبل پرائز حاصل کیا۔ پانامہ نہر کی تعمیر بھی اس کے عہد صدارت میں ہوئی۔

روزیٹا اسٹون:
Rosetta Stone

نپولین بوناپارٹ کی مصر کی عسکری مہم پر آئے فرانسیسی فوجی دستے نے قصبہ الرشید میں قیام کے دوران ایک خندق کی کھدائی کرتے ہوئے ایک سیاہ رنگ کا پتھر دریافت کیا۔ جو ایک قدیم دیوار میں نصب تھا جس پر قدیم مصری تحریر ہیروغلافی کے ساتھ ساتھ یونانی زبان میں اس کا ترجمہ بھی موجود تھا۔ بعد ازاں یہ پتھر فرانس کے جنگی قیدیوں کے ساتھ برطانیہ پہنچا جہاں 1822ء میں ایک فرانسیسی ماہر لسانیات جین فرانکوئیس نے اس پتھر کی تحریر کا ترجمہ کیا اور اگلے دس برسوں سے اس پتھر کی تحریروں کی مدد سے قدیم مصری زبان کی ڈکشنری مرتب کر لی۔

روٹن بوروز:
Rotten Boroughs

انگلستان کے وہ چھوٹے قصبے جو کم یا بغیر آبادی کے بھی برطانوی پارلیمنٹ میں دو ارکان بھیجنے کا حق رکھتے

تھے۔ یہ قصبے ان چند قصبوں میں سے ایک تھے جنہیں ازمنہ وسطیٰ میں پارلیمنٹ میں اپنے رکن بھیجنے کا حق دیا گیا تھا۔ انیسویں صدی میں ان قصبوں کی آبادی کم ہو جانے کی وجہ سے ان میں سے اکثر کا یہ حق ختم کر دیا گیا صنعتی انقلاب کے بعد نئے وجود میں آنے والے قصبوں کو یہ حق نہیں دیا گیا۔ 1832ء میں پیش کئے جانے والے اصلاحی بل میں کئی اور قصبوں کو اس حق سے محروم کر کے یہ حق صنعتی قصبوں کو دیا گیا۔

Rousseau, Jean-Jacques

روسوژاں ژاک:

(1712ء-1778ء) فرانسیسی فلسفی، جینوا میں پیدا ہوا۔ اس کی پر ہیجان اور در بدر کی زندگی اپنے مذکورہ ذیل سرپرستوں اور دوستوں کی مدد سے قابل برداشت بن گئی۔ جن میں مادام واریں جو اس کی محبوبہ اور مربی تھی اور فرانسیسی انسائیکلوپیڈیا کے دوسرے مقالہ نگار شامل تھے۔ روسو نے اپنے بے باکانہ اقوال کے باعث حکومت فرانس اور حکومت سوئٹزرلینڈ کے زیر عتاب رہا۔ چنانچہ 1760ء تا 1770ء میں اسے برن کینٹن میں پناہ لینا پڑی اور بعد ازاں ڈیوڈ ہیوم کے پاس انگلستان آ کر رہنا پڑا۔ پھر ہیوم اور دیدرو وغیرہ سے اس کی ناچاقی ہو گئی کیونکہ عمر کے زیادہ ہو جانے سے اس کا خبط عظمت نفس شدت اختیار کرتا چلا گیا اور اسے یہ وہم ہو گیا کہ سب لوگ اس کے خلاف سازش میں شریک ہیں۔ روسو عہد تنویر کی وہ شخصیت تھا جس نے رومانیت اور اس کے بعد کی علمی و ادبی تحریکوں کی تشکیل میں اس صدی کی ہر بڑی شخصیت سے زیادہ حصہ لیا۔ اس نے ایک مقالہ لکھ کر ثابت کیا کہ انسان فطرۃً معصوم ہے اور تہذیب اس کو گمراہ بناتی ہے۔ اس کی تصنیفات میں معاہدہ عمرانی سب سے اہم ہے۔

Royal Air Force

شاہی فضائیہ، رائل ایئر فورس:

برطانیہ کی فضائیہ جو اس کی آرمی کا ایک حصہ ہے، رائل ایئر فورس نے زیادہ شہرت دوسری جنگ عظیم میں جنگ برطانیہ Bahle of Britain میں کامیابی سے حاصل کی اور اس نے جرمن فضائیہ کے کثیر التعداد طیاروں کے حملے کو ناکام بنا دیا۔ یہ فضائی حملہ جرمنی نے برطانیہ پر زمینی حملے کے پیش خیمہ کے طور پر کیا تھا۔ رائل ایئر فورس کے اس کارنامے کا ذکر ونسٹن چرچل نے اپنی تقریر میں اس طرح کیا تھا کہ انسانی تاریخ میں کبھی اتنے کم تعداد کی فوجی نے اپنے سے بڑی فوج پر اس طرح غلبہ نہیں پایا تھا۔

Royal Commentaries of the Inca

تبصرہ انکا لوگوں پر:

یہ کتاب گاری لاسوڈی Garci Laso Dela Vega نامی ایک ہسپانوی ادیب نے لکھی تھی جس کی ماں انکا لوگوں میں سے تھی اور باپ ہسپانوی تھا۔ اس کتاب سے خصوصی طور پر ہسپانوی آبادکاروں اور یورپیوں کو انکا لوگوں کے بارے میں اہم معلومات ملی تھیں۔

Rubaiyat

رباعیات:

فارسی اور دیگر مشرقی زبانوں میں ایک صنف شاعری، جو چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ رباعیات عمر خیام

سب سے معروف ہیں۔ رباعی کے لیے کوئی خاص موضوع مقرر نہیں ہوتا مگر عموماً ہر رباعی میں کوئی تعلیمانہ نکتہ بیان کیا جاتا ہے اور چوتھا مصرع عموماً چونکا دینے والا اور پرزور ہوتا ہے۔

روبنز، پیٹر پال (1577ء-1640ء):

Rubens, Peter Paul

دبستان فلانڈرز کا بہترین مصور۔ ڈیوک آف مینٹوا کی ملازمت میں آٹھ سال گزارنے کے بعد 1608ء میں واپس اینٹورپ واپس آ گیا اور یہاں جلد شہرت حاصل کر لی۔ اس نے ہسپانوی اور فرانسیسی درباروں کے لیے کئی تصاویر بنائیں جن میں خاص طور پر قابل ذکر ماری ڈی میڈیچی کی چوبیس تصویریں ہیں جو آج کل لوور کے عجائب گھر میں محفوظ ہیں۔ اپنی بیوی کی وفات کے بعد وہ 1626ء میں سفارتی خدمات پر مامور کیا گیا، 1628ء میں سفارتی مشن پر ہسپانیہ گیا۔ ہسپانیہ میں بھی اس نے شاہی خاندان کی تصاویر بنائیں۔ اس کے بعد وہ لندن گیا جہاں اسے نائٹ ہڈ کا خطاب ملا اور اس نے وائٹ ہال کی چھت پر تصویریں بنائیں۔ 1630ء میں واپس آ کر اس نے اینٹورپ میں اس نے مشہور حسینہ ہیلن فورماں سے شادی کی جو اس کے چند شاہکاروں کا موضوع بھی بنی۔ وہ اپنے شاہکار Raising of the Cross (1610ء) اور Battle of Amazons کے لیے مشہور ہے۔

ربیکان:

Rubicon

ابتدائی روم کے دنوں میں وہ دریا جو گال اور اٹلی کو منقسم کرتی تھی۔ اس کی واضح طور پر شناخت نہ ہو سکی تھی۔ 49 ق م میں جب جولیس سیزر نے اس دریا کو اپنی فوج کے ساتھ عبور کیا۔ اس طرح اس نے رومی سینٹ کو للکارا اور خانہ جنگی کا آغاز ہو گیا۔ روایت ہے کہ یہ دریا عبور کرتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ "اب مقابلہ ناگزیر ہے۔" لہٰذا روبیکان عبور کرنے سے مراد اٹل اقدام لیا جاتا ہے۔

رومی، جلال الدین، مولانا:

Rumi, Jalal Al-Din Al.

مشہور اسلامی صوفی شاعر، بلخ میں پیدا ہوئے پھر ترک وطن کر کے ایشیائے کوچک کے شہر قونیہ میں آباد ہوئے۔ حصول علم کے لیے دمشق و حلب میں بھی سات سال گزارے۔ پھر تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ 1244ء میں حضرت شمس تبریز سے ملاقات ہوئی جس سے ان کی زندگی میں ایک روحانی انقلاب بپا ہو گیا وہ درس و تدریس چھوڑ کر تصوف و عرفان میں ڈوب گئے۔ مولانا کا ناقابل فراموش شاہکار مثنوی معنوی ہے جس نے انہیں امر کر دیا۔ اس میں حقائق و معرفت کا سمندر پنہاں ہے۔ قونیہ میں وفات پائی، ان سے تصوف کا مولویہ سلسلہ منسوب ہے۔

Rump Parliament

رمپ پارلیمنٹ:

برطانیہ کی پارلیمنٹ جس کا اجلاس 3 نومبر 1640ء کو منعقد ہوا اور 16 نومبر 1660ء تک جاری رہا۔ اسے کرامویل نے چارلس اول کی شکست کے بعد طلب کیا تھا۔

Russia

روس:

یہ نام 1917ء کے کمیونسٹ انقلاب سے پہلے کے روس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ قدیم ترین زمانے سے جنوبی روس کے ہموار چینل میدان اور والگا کا خاص حملہ آوروں کے لیے باعث کشش چلا آ رہا ہے۔ روسی ریاست کا قیام روایتی طور پر روایک کا کارنامہ سمجھی جاتی ہے جو سیکنڈے نیویائی تاجروں کی ایک ٹولی کا سرغنہ تھا۔ اس نے 862ء میں نووگوروڈ میں قدم جمائے۔ اس کے جانشینوں نے مشرقی سلاو کو متحد کیا۔ 1237ء تا 1240ء تاتاریوں نے روس کو محکوم بنا کر جنوب اور مشرق میں ''اردوزریں'' کی سلطنت قائم کی اور روسی نوابوں کو خراج ادا کرنے پر مجبور کر دیا۔ قدیم روس کے خاکستر سے چودھویں صدی عیسوی تک ایک نئی طاقت ابھری، یہ ماسکو کی عظیم نوابی ریاست تھی جس نے آئیون سوم کی قیادت میں تاتاریوں کی غلامی کا جوا تار پھینکا۔ پھر آہستہ آہستہ اسی ریاست نے وسیع تر روس کی شکل اختیار کر لی اور اس کے حکمران گرینڈ ڈیوک آف ماسکو کی بجائے زار روس کہلانے لگے۔ زاروں کی یہ سلطنت 1917ء تک قائم رہی۔ 1917ء میں آخری زار کی حکومت کا تختہ بالشویکوں نے الٹ دیا۔ کمیونسٹ انقلاب کے بعد روس سوویت یونین بن گیا۔ یہ کمیونسٹ ریاست 1990ء تک قائم رہی اور 1991ء میں اس کا نام پھر سے روس ہو گیا۔

Russian, Revolution

انقلاب روس (1905ء):

فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں، فوج اور کسانوں کی زار روس، نکولس دوم کی حکومت کے خلاف بغاوت۔ 1904ء میں روس، جاپان جنگ میں روس کی شکست کے بعد روس کی حکومت نے عوام پر بھاری ٹیکس نافذ کر دیئے۔ جس سے ملک میں حکومت کے خلاف بے چینی پھیل گئی بہت لوگوں کا خیال تھا کہ یہ زار کے مشیروں کا کیا دھرا ہے۔ اس وجہ سے مزدوروں نے زار کو ایک احتجاجی عرضداشت پیش کرنے کے لیے ایک پرامن جلوس پیٹرز برگ میں زار کے شاہی محل کے سامنے نکالا۔ تو ان پرامن احتجاجیوں پر پولیس نے فائرنگ کی اور بہت سے ہلاک و زخمی کر دیئے۔ اس پر احتجاجی راہنماؤں نے حکومت کے خلاف باقاعدہ بغاوت کر دی اور ایک کونسل یا سوویت قائم کر لی۔ مگر زار نے انقلابیوں سے اصلاحات کا وعدہ کر کے یہ بغاوت و انقلاب فرو کر دیا۔ اس کے بعد حکومت کا رویہ سخت ہوتا چلا گیا۔

Russian Revolution, Octobar

انقلاب روس، اکتوبر 1917ء:

پہلی جنگ عظیم میں روس کی شکست اور زار روس کی رجعت پسندانہ کاروائیوں سے مارچ 1917ء میں حالات نے نازک صورتحال اختیار کر لی۔ پیٹروگراڈ کے ہڑتالی مزدوروں نے دارالحکومت پر قبضہ کر لیا۔ زار نکولس دوم نے ڈوما، پارلیمنٹ کو توڑنے کا حکم جاری کیا تو ڈوما نے مزاحمت کی اور شہزادہ لیووف Lovov کی قیادت میں عارضی طور پر الگ حکومت قائم کر لی۔ شہنشاہ 15 مارچ کو تخت سے دستبردار ہو گیا۔ شہزادہ ایووف جنگ جاری رکھنا چاہتا تھا

جمہوری اشتراکی جماعت فوراً صلح چاہتی تھی۔ جون میں لینن نے حکومت کے خلاف پیٹروگراڈ میں ایک باغیانہ اقدام کیا جو ناکام رہا۔ لیووف مستعفی ہوگیا۔ اور کیرنسکی نے ایک اعتدال پسند اشتراکی کابینہ تشکیل دی۔ مگر کیرنسکی کے تذبذب نیز اعتدال پسندوں اور انتہا پسندوں دونوں میں اس کی غیر مقبولیت نے بالشویکوں کو پیٹروگراڈ میں حکومت پر قبضہ کرنے کا موقع اکتوبر 1917ء میں دے دیا۔ اور یوں ایک بالشویک (کمیونسٹ) انقلابی حکومت قائم ہوگئی جو دنیا کی سب سے پہلی سوشلسٹ جمہوریہ کہلائی۔

جنگ روس و جاپان (1904ء-1905ء): Russo-Japanese War

منچوریا اور کوریا پر روس و جاپان کے حریفانہ عزائم سے پیدا شدہ استعماری تصادم۔ روس نے جو ان علاقوں میں قدم جما چکا تھا جاپان کے ساتھ حلقہ اثر کی تقسیم کے موضوع پر گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ جاپان نے اعلان جنگ بغیر پورٹ آرتھر پر حملہ کر کے روسی بحری بیڑے کی ناکہ بندی کر دی۔ 1905ء میں جاپانیوں نے پورٹ آرتھر پر قبضہ کر لیا۔ اور روسیوں کو مکڈن میں شکست دی اور شوشیما میں ایک روسی بیڑا تباہ کر دیا۔ امریکہ کے صدر تھیوڈور روزویلٹ کی کوششوں سے صلح ہوگئی اور معاہدہ طے پا گیا مگر اس جنگ نے 1905ء کے انقلاب روس کی راہ ہموار کر دی۔

روانڈا کا قتل عام (1994ء): Rwanda Massacres

نسل کشی اور نسلی تعصب کا ایک اقدام۔ روانڈا میں نسلی گروہ Hutu ہوتو کی اکثریت تھی مگر اس کے ساتھ ہی اس ملک میں توتسی Tutsi قبائل کی ایک بڑی اقلیت بھی آباد تھی۔ 1959ء میں ہوتو اکثریت برسر اقتدار آ گئی اور اس نے دو لاکھ سے زائد توتسی لوگوں کو جلاوطن کر دیا۔ تقریباً چونتیس سال بعد 1994ء میں ان جلاوطن لوگوں کی اولاد ہوتو قبیلے کو انتقاماً قتل کرنے کے لیے وطن واپس آئی۔ جس کے ساتھ ہی ایک نسل کش جنگ کا آغاز ہوگیا۔ اس جنگ میں تقریباً 5 لاکھ ہوتو اور 5 لاکھ توتسی لوگ ہلاک یا گم شدہ ہوگئے۔ جب کہ مزید بیس لاکھ افراد جو اس ملک کی کل آبادی کا تیسرا حصہ تھے ملک چھوڑ کر ہمسایہ ملکوں میں چلے گئے۔

رائیوانجی مندر: Ryoanji Temple

جاپان کے شہر کیوٹو Kyoto میں ایک زین مندر جو اس کی پہاڑی باغ کے لیے مشہور ہے۔ یہ مندر اور باغ پندرہویں صدی میں تعمیر ہوا تھا۔

"S"

S.A

ایس۔اے:
ہٹلر کے عہد میں جرمن طوفانی دستے۔

Sabaism

صابیت، ستارہ پرستی:
عرب میں ستارہ پرستی کا مرکز حران تھا جو شام کا ایک قدیم اور مشہور شہر تھا۔ ستارہ پرستوں نے فلسفہ، طب اور سائنس میں خاصی شہرت حاصل کی تھی اور ان کی شاخیں جا بجا پھیل گئی تھیں۔

Sadat, Anwarel

سادات محمد، انوار (1918ء۔1981ء):
مصری فوجی افسر اور سیاستدان۔ صوبہ طلعہ میں پیدا ہوا۔ 1938ء میں ملٹری اکیڈیمی سے گریجوایشن کے بعد فوج میں کمیشن لے لیا۔ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی پاداش میں کئی مرتبہ گرفتار ہوئے اور فوج سے نکال دیئے گئے۔ آخر 1950ء میں کیپٹن کے عہدے پر بحال کر دیئے گئے۔ 1952ء میں جب کرنل ناصر اور جنرل نجیب نے شاہ فاروق کا تختہ الٹا تو انہیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر فوج کے ترجمان کا کام سونپا گیا۔ 1955ء تا 1956ء اسلامی کانگریس کے جنرل سیکرٹری اور روزنامہ الجمہوریہ کے چیف ایڈیٹر بھی رہے۔ 1954ء میں وزیر مملکت مقرر کیے گئے۔ 1957ء تا 1967ء قومی اسمبلی کے وائس چیئرمین رہے۔ ستمبر 1970ء میں کرنل ناصر کے انتقال کے بعد عارضی صدر منتخب کیے گئے۔ ستمبر 1977ء میں ریفرنڈم کے بعد مزید چھ سال کے لیے صدر بنا دیئے گئے۔ 2 مئی 1980 کو مصر کی پارلیمنٹ نے آئین میں تبدیلی کر کے انہیں تاحیات صدر بنا دیا۔ 6 اکتوبر 1981ء کو ایک فوجی پریڈ کے دوران قتل کر دیئے گئے۔ اسرائیل کے ساتھ امن کی کوششوں کی وجہ سے نوبل انعام بھی ملا۔

Sa'di , Shaikh

شیخ سعدی (1213ء۔1291ء):
فارسی زبان کے مشہور شاعر، مشرف الدین نام اور مصلح الدین لقب تھا اور سعدی تخلص جو انہوں نے اپنے مربی ابوبکر بن سعد زنگی فرمانروائے فارس کے نام پر اختیار کیا تھا۔ بڑے لوگوں کی طرح بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے۔ تعلیم شیراز اور مدرسہ نظامیہ بغداد میں پائی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد ملک کو خیرآباد کہا۔ ان دنوں فارس پر مغلوں کا ہجوم تھا۔ سعدی نے بغداد، شام، مکہ معظمہ سے لے کر شمالی افریقہ تک کی سیاحت کی، کئی بار حج کی سعادت سے بھی مشرف ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق ہندوستان بھی آئے تھے۔ 1256ء میں فارس واپس آئے۔ اس زمانے میں یہاں ابوبکر بن سعد زنگی کی حکومت تھی۔ 1257ء میں بوستان اور 1258ء میں گلستان تصنیف کی۔ جو ان کی شاعری کے عظیم فن پارے ہیں۔ عربی زبان میں قصائد، مراثی، غزلیات اور ہزلیات پر مشتمل کلیات بھی اور عطار کے انداز میں پندنامہ بھی تالیف کیا۔

صفوی حکمران خاندان (1501ء-1722ء):

S11

Safavid Dynasty

ایران کا مشہور شاہی خاندان جس نے 1500 سے 1722 تک ایران پر حکومت کی۔ اس خاندان کے بانی صفی الدین (1252ء-1334ء) اردبیل کے ایک صوفی تھے جن کی ایران و عراق میں بڑی عزت کی جاتی ہے۔ وہ اکبر اعظم کا ہم عصر تھا اور عباس اعظم بھی کہلاتا تھا۔ اس خاندان کا سب سے مشہور بادشاہ ہوگزرا ہوا۔ شاہی طہماسپ دوم اس خاندان کا آخری بادشاہ تھا۔

سدوسی:

Sadducee

حضرت عیسیٰ کے ظہور کے وقت یہودیوں کا ایک فرقہ جو شریعت کی صرف پانچ کتابوں کو مانتا تھا۔ یہ حیات جاودانی اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

صحارا کی تجارت:

Sahara Trade

صحارا یا شمالی افریقہ کا صحرائے اعظم۔ جو عبور صحرا تجارت شمال سے جنوبی کی سمت میں کی جانے والی صحرائی تجارت کا علاقہ ہے صحارا بحیرہ روم کے ساحلی شمالی افریقہ کو صحراتی علاقے سے الگ کرتا ہے۔ ان دونوں علاقوں کے درمیان تجارت ہزاروں سال سے ہو رہی ہے۔ یہ تجارت زیادہ تر اونٹوں پر کی جاتی تھی جو صحرا کے جہاز کی حیثیت رکھتے تھے۔ یہ تجارت سونے، ہاتھی دانت، مصالحوں کی تجارت اور غلاموں کی تجارت پر مبنی تھی۔

سائیگوتا کاموری (1828ء-1877ء):

Sai Go Takamori

جاپانی انقلابی جو ٹوکوگاوا شوگنیٹ کا اولین مخالف تھا۔ وہ حکومت کی مخالفت کی بنا پر 1859ء سے 1864ء تک ملک سے جلاوطن کر دیا گیا مگر جب وہ واپس آیا تو اس نے سیٹسوما نامی علاقے میں کیشی جنگجوؤں کے بحالیاتی عمل میں مدد کی۔ مگر سائیگو نے اس وقت میجی حکومت کو بھی چھوڑ دیا جب 1873ء میں میجی حکومت کی طرف سے اس کی کوریا سے جنگ کرنے کی تجویز کو مسترد کر دیا گیا۔ وہ اپنے آبائی قصبے کاگوشیما Kagoshima واپس آ گیا اور اس نے فوجی تربیت دینے کا اسکول کھول لیا۔ 1877ء میں اس کے کچھ طلبا نے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اس بغاوت کی قیادت خود سائیگو کر رہا تھا۔ بغاوت چھ ہفتے جاری رہی۔ جب اس کی تربیت یافتہ نیشی جنگجو فوج کو شاہی فوج کے ہاتھوں شکست ہوئی اور وہ اس جنگ میں مہلک طور پر شدید زخمی ہو گیا جس کے بعد اس کے ایک وفادار فوجی نے اس کے تن سے سر جدا کر کے اسے تکالیف سے نجات دلائی۔

شیلندر سلطنت:

Shailendra, Sailendra

یہ سلطنت جاوا میں آٹھویں صدی کے وسط سے نویں صدی کے وسط تک قائم رہی۔ یہ ایک جاوا کی زرعی

خوشحال سلطنت تھی اور اس کے اثرات جنوبی مشرقی ایشیا پر بھی پڑے۔ نویں صدی میں یہ سلطنت پالم بانگ سماٹرا میں قائم ہوگئی اور اس نے بہت سی تعمیراتی یادگاریں چھوڑیں جن میں سب سے معروف بورو بودور یادگار ہے۔

سینٹ بارتھولومیو کے دن کا قتل عام: Saint Bartholomew's Day Massacre

فرانسیسی پروٹسٹنٹ، ہیوگوناٹس کا قتل عام جو 24 اگست 1572ء کو رونما ہوا۔ کیتھولکوں نے پورے فرانس میں ہزاروں پروٹسٹنٹوں کو قتل کیا۔ فرانس میں دونوں فرقوں کے درمیان جنگ کا آغاز 1562ء میں ہوا تھا جب ہیوگوناٹس فرقے کے حکومت میں آجانے کا خطرہ بڑھا تو کیتھولکوں نے ہیوگوناٹس کے سرکردہ راہنماؤں کو قتل کردینے کا فیصلہ کیا اور یہ قتل عام رونما ہوا۔

سینٹ برنارڈ، پاس: Saint Bernard Pass

اس نام کے دو درے سوئٹزرلینڈ کے کوہستان الپس میں واقع ہیں۔ ایک بڑا درہ سینٹ برنارڈ Great Saint Barnrad کہلاتا ہے۔ اور دوسرا چھوٹا برنارڈ پاس کہلاتا ہے۔ یہ درے رومی سلطنت کے عہد میں فوجی شاہراہوں کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ ازمنی وسطی میں ان دروں کی حفاظت مسیحی سینٹ برنارڈ نے کی تھی۔ وہ اپنے کتوں کے ساتھ مسافروں کی رعانت کرتا تھا اور راہگیروں کی زندگیاں خطرے میں پڑ جانے کے بعد بچاتا تھا۔ اسی وجہ سے ان دروں کا نام اس کے نام پر پڑ گیا۔

سینٹ لارنس کا آبی راستہ: Saint Lawrence Seaway

یہ آبی راستہ جھیل سپیریڈ سے بحراوقیانوس تک نکالا گیا ہے اور 186 میل طویل ہے۔ اس آبی راستے کی تعمیر کینیڈا اور امریکہ نے مشترکہ طور پر کی تھی اور اس کا آغاز 1954ء میں ہوا تھا اور یہ بحری ٹریفک کے لیے 1959ء میں کھولا گیا تھا۔ یہ آبی راستہ بحری جہازوں کے جھیل سپیریر تک کے سفر میں کمی کا باعث بنا ہے۔

سینٹ پیٹرز برگ: Saint Peters Burg

اس روسی شہر کے دو سابقہ نام پیٹروگراڈ اور لینن گراڈ تھے۔ دوبارہ اس کا نام سینٹ پیٹرز برگ 1991ء میں رکھا گیا جب کہ 1917ء کے بعد جب روس میں کمیونسٹ غالب آئے تھے تو انہوں نے کمیونسٹ مملکت کے بانی لینن کی وفات پر 1924ء میں اس کا نام لینن گراڈ رکھا تھا۔ اس تاریخی شہر کی بنیاد روس کے بادشاہ پیٹر اعظم نے 1703ء میں رکھی تھی۔ اس لیے یہ شہر اس سے منسوب تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جب جرمنی نے روس پر حملہ کیا تو اس شہر پر 1941ء سے 1944ء تک فضائی بمباری کی جاتی رہی۔ جس کے نتیجے میں اسے شدید نقصان پہنچا۔ یہ شہر اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں کی جانے والی کلاسیکی تعمیرات کی وجہ سے مشہور ہے۔

سینٹ پیٹر گرجا (روم): Saint Peter's (Rome)

روم میں دنیا کی اہم ترین اور عظیم ترین مسیحی عبادت گاہ۔ یہ نیرو کی مقبرہ گاہ اور چوتھی صدی کے ایک کلیسا کے مقام پر تعمیر ہوا تھا۔ سینٹ پیٹرز کے کلیسا کا اصل نقشہ برنارڈو راسلینو نے بنایا تھا۔ مگر اس نقشے پر 1503ء تک کام شروع نہ ہوا سکا تا آنکہ جولیس دوم نے برامانتے Bramantay کا یونانی صلیب کی شکل کا نقشہ منتخب کیا۔ برامانتے کی وفات کے بعد اس تعمیر کی نگرانی رافائیل سمیت کئی معماروں نے کی لیکن نتیجہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ 1546ء میں مائیکل اینجلو کو معمار اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ اس نے مجوزہ ترمیمات کو نظر انداز کر کے برامانتے کے اصل نقشے پر کام کیا۔ اس نے عظیم گنبد کا نقشہ بھی تجویز کیا اور اس کا ایک حصہ بھی مکمل کر ڈالا۔ اس کے جانشین ویگنولا Vignola نے ثانوی گنبد تعمیر کیئے۔ اس کے نیچے میں ایک تہہ خانے میں سینٹ پیٹرز کا مقبرہ ہے۔ 1605ء میں کاربو مادرنا نے کلیسا کا نقشہ لاطینی صلیب میں تبدیل کر دیا اور اس میں ایک طویل ہال کا اضافہ کیا۔ 1626ء میں پوپ اربن ہشتم سے گرجا کی رسم وقف ادا کی۔ اس کا پیش میدان اور شاہانہ بیضوی برآمدہ جو ستونوں سے گھرا ہوا 1667ء سے 1669ء کے زمانے میں برنینی کے تصور کے مطابق تعمیر کیئے گئے تھے۔

ساکاس:

Sakas

وسطی ایشیا کا ایک خانہ بدوش قبیلہ جسے دوسری صدی ق م میں ہنوچز نے جنوب کی طرف نقل مکانی پر مجبور کر دیا تھا۔ پہلی صدی ق م میں اس کے کئی ایک گروہ ہندوستان میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ اس کے قائدین نے سٹراپ کا لقب اختیار کیا تھا۔ ساکا کے حکمرانوں نے 388 عیسوی تک حکومت کی۔

صلاح الدین ایوبی (1138ء۔1193ء):

Saladin

مسلم ہیرو جس نے صلیبیوں سے بیت المقدس کو نوے برس بعد 20 ستمبر 1187ء کو واپس لیا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی پہلا مسلمان بادشاہ تھا جس سے یورپ کے صلیبی مہم جوؤں جن میں رچرڈ شیر دل آف انگلستان بھی شامل تھا، کو سابقہ پڑا۔ سلطان نے عیسائیوں سے انتہا رحم دلی اور عدل و انصاف سے برتاؤ کیا کہ یورپی مورخ بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اصل نام یوسف تھا۔ اس کے والد نجم الدین ایوبی موصل کے امیر عماد الدین زنگی کے ملازم تھے اور یہ خاندان نسلاً کرد تھا۔ صلاح الدین کے بچپن کا زمانہ دمشق میں گزرا۔ گیارہویں صدی اور بارہویں صدی صلیبی جنگوں کی صدیاں ہیں یورپ کے بے شمار پادریوں نے بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لیے بہت سے صلیبی جنگجوؤں کو فلسطین بھیجا تھا۔ نور الدین محمود نے صلاح الدین اور اس کے چچا کو مصر بھیجا تا کہ وہاں مورچہ قائم کیا جائے چچا کی وفات کے بعد صلاح الدین اس کی جگہ مصر کے سلطان کا مختار کل بن گیا پھر خلیفہ بغداد نے صلاح الدین کو دمشق کا سلطان بھی بنا دیا۔ اور یوں صلاح الدین مصر و شام کے سلطان کی حیثیت سے صلیبیوں کے خلاف معرکہ آراء ہونے کا موقع ملا۔

جنگ سلامس (480ق م):

Salamis , Battle of

ایران کے شہنشاہ زشیارشاXerxes نے یونان کو ہمیشہ کے لیے اطاعت گزار بنانے کے لیے یونان کے خلاف ایک بڑی جنگی مہم بھیجی جو دو لاکھ فوج پر مشتمل تھی۔ ہیروڈوٹس نے لکھا ہے کہ اتنی بڑی فوج کی پیاس بجھانے کے لیے ایک ندی بھی کافی نہیں تھی۔ یہ فوج 1207 بحری جہازوں کے ذریعے یونان کی سرزمین پر لنگر انداز ہوئی اس ایرانی لشکر کا اصل ہدف ایتھنز تھا۔ ایتھنز اور اس کے اتحادیوں نے تھرماپلی کے درے میں ایران کے لشکر کا مقابلہ کیا جس کے بعد ایرانیوں نے ایتھنز پر قبضہ کر لیا اور انتقاماً ایتھنز کے معبد نذر آتش کر دیئے۔

فتح ایتھنز کے بعد ایرانی بحری بیڑہ سلامس کی طرف روانہ ہوا۔ یہ ایتھنز کے قریب ایک جزیرہ تھا جہاں کے باشندے عہد قدیم سے اثرینی کہلاتے تھے۔ جزیرہ سلامس پر ایرانی بیڑہ غروب آفتاب کے وقت پہنچا اس لیے جنگ اگلے دن پر موخر کر دی گئی۔ 23 ستمبر 480 ق م کو یونانیوں نے ایرانی بیڑے کو ایک تنگ آبنائے میں آگھیرا۔ جنگ جگہ کی وجہ سے ایرانی موثر اقدامات نہ کر سکے نتیجتاً ایرانیوں کو اس بحری جنگ میں شکست ہوئی اور ان کے 1000 بحری جنگی جہاز تباہ ہو گئے جب کہ یونانیوں کی طرف سے یہ بحری جنگ صرف 400 بحری جہازوں نے لڑی تھی۔ اس فتح کا سہرا یونانی جرنیل ثمستاکلیس کے سر بندھتا ہے۔ اس شکست کے بعد زشیارشا نے باقی ماندہ لشکر کے ساتھ ایشیا کو رخ کیا۔

سالٹ ا (ہتھیاروں میں کمی کرنے کی حکمت عملی کا معاہدہ): Salt I

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر رچرڈ نکسن اور صدر لیونڈ برژنیف آف سوویت یونین کے درمیان 1972ء میں نیوکلیائی ہتھیاروں میں کمی کی حکمت عملی اختیار کرنے کا معاہدہ ہوا جو 1972ء میں طے پایا۔ اس معاہدہ کی رو سے کئی قسم کے نیوکلیائی میزائلوں کی پیداوار میں کمی کر دی گئی تھی۔

سمرقند: Samarkand

آج کے ازبکستان کا ایک شہر اور مشہور فاتح امیر تیمور کا دارالحکومت (چودھویں صدی عیسوی)۔ یہ شہر چھٹی صدی ق م میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اسے چوتھی صدی قبل از مسیح میں سکندر اعظم نے فتح کیا تھا (329 ق م)۔ چھٹی صدی عیسوی تک یہ شاہراہ ریشم پر واقع سعد سلطنت کا مشہور شہر بن چکا تھا۔ آٹھویں صدی میں اسے عربوں نے فتح کیا اور جب سے یہ ایک مسلم شہر چلا آ رہا ہے۔ تیرہویں صدی میں یہ منگولوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوا۔ دوبارہ تعمیر ہونے کے بعد یہ امیر تیمور کا دارالحکومت بنا۔ امیر تیمور کے پوتے اور مسلم سائنسدان اور حکمران الغ بیگ کی حکومت میں یہ اپنے ثقافتی عروج کو پہنچا۔ آج کل یہ ازبکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔

سیمنائٹس: Samnites

مرکزی اٹلی کا ایک قدیم قبیلہ جسے روم نے 326 ق م-306 ق م اور 298 ق م میں لڑی جانے والی جنگوں میں شکست دی لیکن بالآخر اس کا خاتمہ 182 ق م میں ڈکٹیٹر سلا کے ہاتھوں ہوا۔

سمدرا گپتا (335ء-375ء):

Samudra Gupta

چوتھی صدی عیسوی کے ابتدائی دور کا ایک ہندو راجہ جس کا تعلق گپت خاندان سے تھا جو چندر گپت اول نے دریائے گنگا جمنا میں قائم کیا تھا۔ سمدر گپت چندر گپت کا بیٹا تھا۔ اس نے تخت نشینی کے بعد شمالی اور جنوبی ہند کے بہت سے حصے فتح کیے اور سلطنت وسیع تر کی۔ ایک انگریز مورخ نے اسے ہندوستان کا نپولین قرار دیا ہے۔ اپنی فتوحات کی یادگار کے طور پر اس نے "اشومیدھ یگیہ" کی رسم رائج کی اور نیا سکہ چلایا۔ فاتح ہونے کے علاوہ شاعر اور موسیقار بھی تھا۔ ہندو ہونے کے باجود اس نے بدھوں کے خلاف تعصب سے کام نہیں لیا جو اس کی وسیع القلبی کا ثبوت ہے۔ اس کے سوانح ایک لاٹھ پر کندہ ملے ہیں جو الہ آباد میں نصب ہے۔ یہ حالات اس کے درباری شاعر ہریشن کے بیان کردہ ہیں۔

سینڈنستا:

Sandinista

نکاراگوا کی ایک گوریلا تنظیم جس کی بنیاد 1962ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کا نام سیزر آگسٹو سینڈینو Cesar Augusto Sandino کے نام پر رکھا گیا جو امریکی قبضے (1927ء-1933ء) کے دوران مزاحمت کرنے والوں کا ایک اہم راہنما تھا۔ سینڈنستا تنظیم سموزا خاندان کے ڈکٹیٹروں کے خلاف مزاحمت کے لیے قائم کی گئی تھی۔ سینڈنستا نیشنل گارڈز کے خلاف کاروائیوں میں 1967ء تک ملوث رہی۔ اس کے بعد ایک مکمل خانہ جنگی کا آغاز ہوگیا جو 1967ء سے 1979ء تک جاری رہی۔ سینڈنستا نے نکاراگوا کے صدر اناسٹیسو ڈیبیل سموزا کا تختہ الٹ دیا اور اسے اقتدار سے الگ کر دیا (1979ء)۔ 1979ء سے 1990ء تک نکاراگوا پر ڈینیل آرٹیگا کی حکومت قائم رہی۔ اس حکومت نے ملک میں بڑی بڑی جاگیریں ختم کر کے زمین کسانوں میں تقسیم کر دی۔ اس کی وجہ سے سینڈنستا کے خلاف بڑے بڑے زمیندار اٹھ کھڑے ہوئے جن کی پشت پناہی امریکہ نے کی۔ 1990ء کے عام انتخابات کے دوران سینڈنستا حکومت کو امریکی امداد سے بدل دیا گیا۔

سان مارٹن، جوزڈی (1778ء-1850ء):

San Martin, Jose De

ارجنٹائن سے تعلق رکھنے والا جنوبی امریکہ کا ہیرو جس نے ہسپانیہ کے خلاف آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا۔ سان مارٹن کی کوششوں سے ارجنٹائن، چلی اور پیرو کے جنوبی امریکی ملک آزاد ہوئے۔ اس نے چلی کی تحریک آزادی میں برنارڈو اوہیگن Bernardo O'Higgin کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اسے پیرو کا پروٹیکٹر بنایا گیا تھا مگر اس نے اپنے اختیارات 1822ء میں سائمن ڈی بولیوار کو منتقل کر دیے۔ سان مارٹن نے اپنی بقایا زندگی یورپ میں جلاوطنی میں بسر کی۔

Sanskrit

سنسکرت:

ہندوستان کی قدیم کلاسیکی زبان جس میں ہندوستانی ادب کے بہت سے شاہکار تحریر کیے گئے ہیں۔ اس زبان

کو آریائی یعنی ہندو یورپی زبانوں میں ایک خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ زبان اگرچہ دو ہزار سال سے متروک ہے مگر اس سے جو پراکرت بولیاں مثلاً پالی، پنجابی، ہندی، بنگالی، گجراتی اور مراہٹی وغیرہ نکلی ہیں وہ خوب پھل پھول رہی ہیں۔ سنسکرت زبان کی سب سے قدیم کتاب رگ وید ہے۔ چار ویدوں کے بعد جو ادب تخلیق ہوا وہ بھی زیادہ تر مذہبی نوعیت کا ہے۔ سنسکرت کی دو مشہور رزمیہ نظمیں مہابھارت اور رامائن ہیں۔ ہندوؤں کا مشہور ڈرامہ نگار کالی داس تھا جس نے سنسکرت ہی میں اپنا مشہور ڈرامہ شکنتلا لکھا تھا۔ اس زبان میں فلسفے، طب، ریاضی، فلکیات اور صرف ونحو پر بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مگر تاریخی کتابیں مفقود ہیں۔

سانتا ماریا: Santa Maria

کرسٹوفر کولمبس کے نئی دنیا کے اکتشافی سفر کے دوران اس کے بحری بیڑے کا جھنڈا بردار جہاز۔ سانتا ماریا اس کے بحری بیڑے کے دوسرے جہازوں "نینا Nina" اور "پنٹا Pinta" سے بڑا تھا اور تین مستولوں پر مشتمل ایک بادبانی جہاز تھا۔ وہ تقریباً 60 فٹ طویل اور 20 فٹ کشادہ تھا اور اس کا وزن 108 ٹن تھا۔ اس پر عملے کے چالیس افراد سوار تھے۔ کولمبس اس جہاز کا کپتان تھا۔ یہ جہاز کرسمس 1492ء کے دوران ڈوب گیا تھا۔

عرب: Saracens

۱۔ قدیم ترین تاریخ میں شامی عرب صحرا کے خانہ بدوش۔

۲۔ عرب خاص طور پر مسلمان عرب جنہوں نے آٹھویں صدی عیسوی میں فرانس اور نویں صدی میں سسلی پر حملہ کیا تھا۔

سارڈینیا کی بادشاہت: Sardinia, Kingdom of

ساوے، پڈمونٹ، مائنس اور سارڈینیا پر مشتمل بادشاہت جس میں 1815ء کے بعد لکوریا بھی شامل ہو گیا تھا۔ 1861ء کے بعد یہ بادشاہت اٹلی کا حصہ بن گئی۔

سارتر ژاں پال (1905ء۔1980ء): Sartre, Jean-Pal

فرانسیسی مفکر اور مصنف۔ بیسویں صدی کے فلسفہ وجودیت کا ایک اہم راہنما۔ اس کی تعلیمات کی شروع اس کی تصنیفات Being and Nothingness (1943ء) اور Existentialism میں ملتی ہے۔ اس نے ناول بھی لکھے جن میں Nausea اور Age of Reason اہم ہیں 1964ء میں ژاں پال سارتر کو ادب کا نوبل انعام دیا گیا جو اس نے وصول نہیں کیا اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ یہ سرمایہ دارانہ نظام کی پیداوار ہے۔ سارتر نے بغیر شادی کیے سائمن ڈی بوائر کے ساتھ ایک لمبے عرصے تک اکٹھے زندگی گزاری۔

ساسانی حکمران خاندان (224ء۔651ء): Sasanids

ایران کے شاہی خاندانوں میں سے آخری خاندان جس نے تقریباً چار سو سال تک ایران پر حکومت کی۔ یہ فون کا شہر (مدائن اس کا دارالحکومت تھا۔ ساسانی کی نسبت ساسان سے ہے جو اس خاندان کے بانی اردشیر اول کا جد امجد تھا۔ ساسانی بادشاہ زیادہ تر جنگوں میں مصروف رہے۔ خصوصاً رومایوں بازنطینی سلطنت کے خلاف۔ آخر عرب سے شکست کھائی اور یہ خاندان صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ اس کے قابل ذکر حکمرانوں میں شاپور اول، شاپور دوم اور خسرو اول (نوشیروان عادل) اور خسرو دوم یعنی خسرو پرویز شامل ہیں۔ چند ساسانی بادشاہوں کا عہد اور عرصہ ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

۱۔ اردشیر بابکان (224ء۔241ء)۔
۲۔ شاپور اول (241ء۔272ء)۔
۳۔ ہرمز اول (272ء۔273ء)۔
۴۔ بہرام اول (273ء۔276ء)۔
۵۔ بہرام دوم (276ء۔293ء)۔

الغرض یہ خاندان 35 تاجداروں پر مشتمل تھا جن میں آخری یزدگرد سوم تھا جو 652ء میں مارا گیا۔

ساسانی آرٹ اور فنون لطیفہ:

Sasanio Art

ساسانی عہد میں فروغ حاصل کرنے والے ساسانی فنون لطیفہ کو عالمگیر شہرت حاصل تھی۔ اس عہد کے فن کاروں نے معماری، سنگ تراشی، کندہ کاری، فلزکاری، دھات کا کام، پارچہ بافی، سکہ سازی، جواہر سازی، مٹی کے ظروف سازی اور شیشہ سازی میں کمال حاصل کیا۔ اس دور کے بادشاہ بھی آبادکاری، شہر سازی، تعمیرات محل و برج، آتشکدے اور قلعہ جات میں دلچسپی رکھتے تھے۔ طیسی فون میں طاق کسریٰ، نیشاپور میں شاپور اول کا محل، فیروز آباد میں کاخ گور، طاق کرہ اور طاق بستان اس دور کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ان خوبصورت اور دیدہ زیب عمارتوں کی دیواروں پر جانوروں، پرندوں، شاخوں اور پتوں کی عجیب و غریب شکلیں بنی ہوئی ہیں۔ قدیم دور کے مورخین نے عربی اور ایرانی شعرا نے ان کا ذکر بڑے اچھوتے انداز میں کیا ہے سونے کا ایک جام اس عہد کی یادگاروں میں سے ایک ہے آج کل یہ پیرس کی قومی لائبریری میں محفوظ ہے۔

Sati

ستی:

اپنے خاوند کے ساتھ اس کی چتا پر زندہ جل مرنے کی رسم جو ہندوستان میں وید عہد میں پیدا ہوئی تھی۔ رامائن میں مذکور ہے کہ شاہی خاندانوں میں یہ رسم موجود تھی پھر عوام نے بھی اسے اختیار کر لیا۔ مسلمان حکمرانوں نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ 1829ء میں انگریز گورنر جنرل لارڈ بینٹنگ نے اسے روکا لیکن یہ پنجاب میں جاری رہی۔ 1848ء میں جب پنجاب کا الحاق انگریزوں سے ہو گیا تو اسے پنجاب میں بھی ممنوع قرار دے دیا گیا۔

Satrap

ستراپ:

ایران کی اخامنشی سلطنت میں صوبائی گورنر۔ شہنشاہ دارا اول نے چھٹی صدی ق م میں سلطنت ایران کو مختلف صوبوں میں منقسم کیا تھا جو ستراپی کہلاتے تھے۔ ہر صوبائی گورنر مرکزی حکومت کے لیے محاصل جمع کرنے کا کام کرتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ صوبائی فوج کا کمانڈر اور عدلیہ کا سربراہ بھی ہوتا تھا۔ دارا اول کے بعد بھی یہ صوبیداری کا نظام جاری رہا اور سکندر اعظم نے اپنی فتح ایران کے بعد اس نظام سے فائدہ اٹھایا تھا۔

Satya Graha

ستیہ گرہ:

سول نافرمانی کی تحریک جو موہن داس گاندھی نے جنوبی افریقہ میں چلائی تھی۔ بعد ازاں اسے ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف چلایا گیا۔ ستیہ گرہ کے معنی ہندی زبان میں ''سچ کی طاقت'' کے ہیں۔ اس حکمت عملی کو امریکہ شہری حقوق کی تحریک میں بھی اختیار کیا گیا تھا۔

Savannah Region

سوانا:

گرم منطقوں کے وہ مرطوب علاقے جہاں لمبی گھاس اگتی ہے۔ اور خال خال درخت پائے جاتے ہیں۔ سوانا اگرچہ جنوبی امریکہ اور ایشیا کے کچھ حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر افریقہ میں واقع ہیں۔ مشرقی، مغربی افریقہ اور وسطی افریقہ میں ایسے بہت سے خطے واقع ہیں۔

Savonarola, Girolamo

سیوونرولا، جیرولامو:

(1452ء۔1498ء) ایک اطالوی نشاۃ ثانیہ کا مبلغ اور مصلح جو ایک ڈومینکین راہب تھا۔ سیوونرولا نے تبلیغ کا آغاز 1482ء میں کیا تھا۔ اس نے رومن کیتھولک ازم میں پھیلی ہوئی بدعتوں کے خلاف آواز اٹھائی۔ فلورنس میں اپنی آتش بیانی اور لوگوں کی کمزوریوں کے خلاف براہ راست حملوں نے اسے مقبول عام خطیب بنا دیا۔ وہ واقعات کی پیشین گوئی بھی کرتا تھا جو بعض اوقات درست ثابت ہوتی تھیں۔ جب میڈیچی شاہی خاندان کو جلاوطن کیا گیا تو وہ 1494ء میں عملاً فلورنس کا حاکم بن گیا۔ وہاں اس نے سخت قسم کا مذہبی نظام نافذ کر دیا۔ پوپ الیگزینڈر ششم کی درباری بدعتوں کے خلاف اس نے فرانس کے بادشاہ چارلس ہشتم کے ساتھ اتحاد کیا تو پوپ نے اسے خاموش رہنے کا حکم دیا لیکن اس نے پھر پوپ کے خلاف وعظ شروع کر دیئے جس پر پوپ نے اسے دائرہ مسیحیت سے خارج اور گمراہ قرار دے دیا۔ معاملہ نازک صورتحال اختیار کرتا چلا گیا اور فلورنس میں فسادات برپا ہو گئے۔ آخر شہر کے عہدہ داروں نے سیوونرولا کو گرفتار کر کے اس پر تشدد کیا۔ اس کے مخالفوں کا دعویٰ تھا کہ اس نے جھوٹا نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کی پاداش میں اسے سولی پر لٹکا دیا گیا۔

Saxons

سیکسن:

نیو تانی (جرمن) نسل کے قبائل جنہوں نے پانچویں صدی کے آخر اور چھٹی صدی کے شروع میں برطانیہ پر حملہ کیا تھا۔ اور انگلستان کو فتح کر لیا تھا۔ رومی 410ء میں ان جرائر کو فاتح سیکسنوں پر چھوڑ گئے تھے۔

سید برادران:
Sayyid Brothers

حسین علی اور اس کا بھائی عبداللہ جن کا تعلق اودھ سے تھا۔ بہادر شاہ اول (1707ء۔1719ء) کے عہد میں یہ برادران اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ 1713ء سے 1719ء کے عرصہ میں وہ جس کو چاہتے بادشاہ بنا دیتے یا معزول کر دیتے۔ اسی وجہ سے ان کو بادشاہ گر برادران بھی کہا جاتا ہے۔

سید خاندان (1414ء۔1451ء):
Sayyid Dynasty, The

خضر خان نے اس حکمران خاندان کی بنیاد 1414ء میں آخری تغلق سلطان محمود کی وفات کے بعد رکھی تھی۔ اس خاندان میں چار بادشاہ ہو گزرے ہیں۔ 1451ء میں بہلول لودھی کی تخت نشینی کے ساتھ ہی اس خاندان کا اقتدار ختم ہو گیا۔

متبرک بھونرا:
Scarab

قدیم مصریوں کا متبرک بھونرا جس کو وہ علامت شاہی کے طور پر پتھروں پر تراشتے تھے۔ اسے سلطنت فراعنہ میں مدتوں تک شاہی نشان اور مہر کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔

منصوبہ شلیفن:
Schlieffen Plan

شلیفن جرمن فیلڈ مارشل، چیف آف جنرل سٹاف (1891ء۔1913ء) نے جنگ عظیم اول میں "منصوبہ شلیفن" کے نام سے وہ جنگی طریقے اختیار کیے تھے جو قرطاجنہ قدیم کے جرنیل ہنی بال نے جنگ کینائے Cannae میں اختیار کیے تھے۔ منصوبہ شلیفن کا مقصد یہ تھا کہ فرانس کے ساتھ جنگ کی صورت میں دائیں بازو کی زبردست فوج کو نشیبی ممالک (ہالینڈ وغیرہ) میں گزار کر دوبارہ انگلستان کی بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا جائے اور مغرب سے پیرس پر دباؤ ڈالا جائے۔ اس دوران میں کمزور بایاں بازو یہ کام انجام دے کے فرانسیسی فوج کو فرانس اور جرمنی کی سرحد کے ساتھ مزید جنوب کی طرف لے جائے۔ جنگ عظیم اول میں جرمن سپہ سالار مورخین کے مطابق اتنی ہمت نہ کر سکے کہ زیادہ سے زیادہ قوت دائیں بازو پر جمع کر دیتے اور اسے آگے بڑھاتے، یوں یہ منصوبہ تباہ ہو گیا مگر دوسری عالمگیر جنگ میں اس منصوبے پر کامیابی سے عملدرآمد کیا گیا تھا۔

تفرقہ عظیم:
Schism, Great

1378ء سے 1417ء کے درمیانی عرصے میں رومی کیتھولک کلیسا میں پیدا ہونے والا عظیم افتراق جس کے دوران پاپائے روم کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا پوپ فرانس کے شہر ایوی گنان میں اس منصب پر فائز رہا۔

مدرسیت: Scholasticism

قرون وسطی کا مدرسی مکتب فکر جس نے مذہبی کائناتی نکتہ نگاہ کو فلسفیانہ بنیادوں پر ثابت کرنے کی کوشش کی یہ فلسفہ ارسطو اور افلاطون کا فلسفہ تھا۔ اس میں کلیات اور جزئیات کا جھگڑا بھی خاصہ اہم ہے۔ مدرسیت کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے دور میں نو افلاطونیت کا اثر تھا۔ دوسرے میں مسیحی ارسطاطیت کا۔ اس دور کی اہم شخصیت تھامس ایکویناس ہے جس کے فلسفے کو انیسویں صدی میں رومن کیتھولک ازم کا فلسفہ قرار دیا گیا۔ تیسرے دور میں ریفارمیشن کے خلاف مظاہر تھا۔ پہلا دور نویں صدی سے تیرہویں صدی تک دوسرا دور چودھویں صدی سے پندرہویں اور سولہویں صدی تک رہا۔ بیسویں صدی میں مدرسیت کا تیسرا دور شروع ہوا اس میں تھامسیت کے علاوہ اور بھی کئی عناصر شامل ہیں اور یہ رومن کیتھولک تحریک ہے۔

سائنسی انقلاب: Scientific Revolution

سولہویں اور خاص طور پر سترہویں صدی عیسوی میں ہونے والی سائنسی خیالات اور طریقوں میں تبدیلیوں پر منطبق ہونے والی اصلاح۔ یہ انقلاب خاص طور پر مغربی یورپ کے ممالک انگلستان، فرانس اور ہالینڈ میں تیار کردہ مصنوعات کی وجہ سے آیا تھا۔ اس میں اضافہ جغرافیائی دریافتوں، تجارتی نشوونما اور فکری لادینیت کی وجہ سے ہوا۔ اس کی ابتدا مورخین کے مطابق نکولس کوپرنیکس کے نظریہ گردش زمین اور جان کیپلر اور گلیلیو کے نظریات سے ہوئی اور آئزک نیوٹن کے سائنسی اور ریاضیاتی نظریات اس کی بنیاد بنے تھے۔

محصول بدلہ، یا معاوضہ: Scutage

وہ محصول یا ٹیکس معاوضہ جو قرون وسطی میں ذاتی خدمات نہ انجام دینے کے بدلے میں ادا کیا جاتا تھا۔ برطانیہ میں شاہ جان نے 1215ء کے میگنا کارٹا میں یہ سہولت دی تھی کہ یہ محصول بیرنوں کی رضامندی سے ہی وصول کیا جاسکتا ہے۔ ایڈورڈ سوم (1312ء۔ 1327ء) کے عہد میں ٹیکسوں کے فروغ کے بعد اس نظام کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

سیتھین قبائل: Scythians, The

جنوبی یورپ میں نویں صدی ق م میں آباد خانہ بدوش اور جنگجو گھڑ سوار قبائل جو یونانیوں سے تجارت کرتے تھے اور ان کے ذرخرید معلوم ہوتے تھے۔ ساتویں صدی ق م میں انہوں نے آشوری سلطنت پر حملہ کر دیا اور کچھ دیر فلسطین پر قابض رہے۔ شہنشاہ ایران سائرس اعظم کو ان کی ملکہ نے قتل کروا دیا تھا۔ تیسری صدی ق م میں ان جنگجو قبائل کو زوال ہوا۔

سیٹو: Seato

جنوب مشرقی ایشیا کے معاہدے کی تنظیم جس پر 8 ستمبر 1954ء کو آسٹریلیا، فرانس، نیوزی لینڈ، پاکستان، تھائی لینڈ، برطانیہ اور امریکہ نے دستخط کیے تھے۔ اس معاہدے کا مقصد اس علاقے میں کمیونزم کے فروغ کو روکنا اور حملے کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرنا تھا۔

بین الاقوامی اشتمالیہ دوم، انٹرنیشنل دوم: Second International

اس اشتمالی اجتماع کا انعقاد 1889ء میں پیرس میں ہوا۔ اس میں کئی اشتراکی جماعتوں نے شرکت کی جن کے قائدین میں برطانوی فریڈرک انگلز ممتاز ہے۔ اس اشتمالی اجتماع کا دستور اول انٹرنیشنل کے مقابلے میں محنت کشوں کی ایک بلند تر تنظیم کا حامل تھا۔ اختلاف رائے اور جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے توڑ دیا گیا۔

ہیل سیلاسی (1892ء۔1975ء): Selassi, Haile

ایتھوپیا کا شہنشاہ (1932ء۔1974ء) تفاری قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ سیلاسی عالمی اور افریقی معاملات میں ایک ممتاز شخصیت تھا۔ اٹلی کے ایتھوپیا پر قبضہ کے دوران 1936ء تا 1941ء وہ جلاوطن رہا۔ پھر جنگ عظیم دوم میں اٹلی کی شکست کے بعد اتحادیوں نے اس کی شہنشاہیت کو بحال کر دیا۔ اگلے تقریباً 33 سال حکمران رہا، 1974ء میں اس کے خلاف فوج کے کمیونسٹ افسروں نے انقلاب بپا کر دیا اور اسے معزول کر دیا۔ ایک سال بعد اسے جیل میں قتل کر دیا گیا۔ 1930ء سے پہلے اسے راس تفاری کے نام سے جانا جاتا تھا۔ راس کے معنی افریقی زبان میں سردار کے ہیں۔ وہ تفاری قبیلے کا سردار تھا۔ شہنشاہ ہیل سیلاسی کے ذاتی خزانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نامہ مبارک محفوظ تھا۔

سیلوکیہ: Seleucids

اس یونانی سلطنت کا رکن جو سکندر اعظم کی وفات کے بعد اس کے ایک جرنیل سیلیوکس Seleucus نے قائم کی تھی۔ یہ سلطنت تھسلی یورپ سے ہندوستان کی سرحدوں تک پھیلی ہوئی اور پورے مشرقی وسطی میں 312 ق م تک قائم رہی۔ اس سلطنت کا دارالحکومت انطالیہ شام Antioch تھا۔ یہ سلوکی سلطنت یونانی تہذیب وثقافت کا مرکز تھی۔ 188 ق م میں سیلوکی حکمرانوں نے اس زمانے کی ابھرتی ہوئی طاقت روما کے ساتھ امن قائم رکھنے کے لیے مذاکرات کیے مگر 64 ق م میں رومی جرنیل پومپای نے حملہ کر کے شام کو فتح کر لیا اور سلوکی سلطنت کو رومی سلطنت میں ضم کر دیا تھا۔

سلیم اول (1465ء۔1521ء): Selim I

عثمانی سلاطین میں سے ایک۔ وہ اپنے باپ کو تخت سے اتار کر اور اپنے بھائیوں کو قتل کر کے 1512ء میں سلطان بنا۔ اس کا باپ سلطان بایزید ثانی تھا۔ اس نے تخت نشین ہونے کے بعد ایران میں صفوی سلطنت کے شاہ

اسمٰعیل صفوی کو شکست دی (1514ء) اور کردستان کو عثمانی سلطنت میں شامل کرلیا۔ شام اور مصر کے مملوکوں کو فتح حاصل کر کے (1516ء) میں اس منصب خلافت حاصل کرلیا اور دو حرمین شریفین کا محافظ بن گیا۔ شریف مکہ نے اس کی اطاعت اختیار کرلی۔ سلطان سلیم اول کے عہد سے ترک سلاطین ''خادم حرمین شریفین'' کہلانے لگے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان اول اس کا جانشین ہوا تھا۔

سلطان سلیم سوم (1716ء-1808ء): Selim III

وہ عثمانی سلطان جس نے سلطنت عثمانیہ میں مغربی اصلاحی نظام کو متعارف کرایا۔ روس کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ یاسی Jassy طے گیا۔ اس کے بعد گرمجوشی کے ساتھ عثمانی سلطنت میں مغربی اصلاحات کا سلسلہ شروع کردیا۔ 1798ء میں فرانس کے خلاف مختلف یورپی طاقتوں کا جو اتحاد قائم ہوا سلطان سلیم ثالث نے اس میں شمولیت اختیار کی جس کے بعد اس کی فوج کو یافا نپولین بوناپارٹ کے حوالے کرنا پڑا، لیکن بعد ازاں اس نے فرانسیسیوں کو عکہ Acre سے نکلنے پر مجبور کردیا (1799ء) 1806ء میں روس سے دوبارہ جنگ چھڑ گئی۔ 1807ء میں سلطان سلیم ثالث کو باغی ینی چری فوج کے افسروں نے معزول کردیا اور قید خانے میں اس کا گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کردیا۔ سلطان سلیم ثالث نپولین بوناپارٹ کا ہم عصر تھا اور اس سے متاثر بھی تھا۔ بعد ازاں اس نے نپولین نے اسے برطانیہ اور روس کے خلاف اعلان جنگ کرنے پر رضامند کرلیا تھا۔

سلجوق: Seljuks

ایک ترک قبیلہ جس نے ایشیا میں گیارہویں صدی کے ربع چہارم میں ایک عظیم الشان سلطنت قائم کی تھی۔ پھر اس سلطنت کی کئی شاخوں نے مختلف علاقوں پر حکومت کی۔ اس خاندان یا قبیلے کا جد امجد سلجوق زین ابن دقاق یا تقاق تھا۔ اس کی نسبت سے ہی سلجوقی کہلاتے تھے۔ اس سلطنت کا مرکز ایشیائے کوچک میں روم تھا۔ سلجوقوں نے بعد ازاں منگولوں سے شکست کھائی اور کاشیرازہ بکھرنے کے بعد عثمانی ترکوں کو عروج نصیب ہوا۔

سامی النسل: Semite

بنیادی طور پر وہ لوگ جو حضرت نوحؑ کے بیٹے سام کی اولاد سے تعلق رکھتے تھے۔ بعد ازاں ان سے مراد عرب، قدیم بابل کے عکادی، عمانوی، آشوری، کنعانی اور آرامینی وغیرہ لیے جانے لگے۔

سینا خاندان: Sena Dynasty

اس حکمران خاندان نے 1095ء سے 1245ء تک بنگال پر حکومت کی۔ اس خاندان کا پہلا بادشاہ وجیا سینا تھا جس نے 1095ء سے 1158ء تک حکومت کی تھی۔

سینٹ، رومی: Senate, Roman

قدیم روم میں حکمرانوں کی مجلس یا قانون ساز ادارہ جو شاہی پریوی کونسل کی ایک ترقی یافتہ شکل تھی۔ اس نے دوسری اور تیسری صدی ق م میں بے پناہ اختیارات حاصل کر لیے تھے۔ یہ اعلان جنگ کرنے کا اختیار رکھتی تھی اور معاہدات کرنے کا حق بھی اسے ہی حاصل تھا۔ فی تقریر کی تنظیم بھی یہی کرتی تھی۔ اس کی رکنیت ساتھ مجسٹریٹوں اور قدیم رومی خاندانوں تک محدود تھی۔ 48ق م میں جولیس سیزر کے قتل کے بعد اس کے اختیارات میں کمی واقع ہونا شروع ہوئی لیکن بعد ازاں یہ شہنشائیت روما کے دور میں بھی قائم رہی۔ رومی سینٹ کے تقریباً 300 ارکان تھے۔

Senate, United States

سینٹ، ریاست ہائے متحدہ امریکا:

امریکی کانگریس کا ایوان بالا۔ سینٹ اور ہاؤس آف ری پریزنٹیٹوز House of Representitue کانگریس کے دو ایوان ہیں۔ یہ امریکی حکومت کا قانون ساز ادارہ ہے۔ سینٹ ہر امریکی ریاست سے منتخب ہونے والے دو ارکان پر مشتمل ہے۔ سینٹ کا ادارہ اہم صدارتی تقرریوں کی منظوری دیتا ہے اور دو تہائی اکثریت سے معاہدوں کی توثیق کرتا ہے۔

Sendero Luminoso

روشن راستہ (ہسپانوی زبان سے):

پیرو کی ایک کمیونسٹ انقلابی تنظیم، 1970ء میں قائم ہوئی۔ اس تنظیم نے گوریلا جنگ اور دہشت پھیلانے کے حربوں کو انقلاب لانے کے لیے استعمال کیا جس کا مقصد پیرو میں حکومت میں تبدیلی لانا تھا۔ اس کا بانی ابیمائیل گوزمان Abimael Guzman تھا جو ایک یونیورسٹی میں پروفیسر تھا اس نے طلبا کو فوجی تربیت دے کر یہ تنظیم قائم کی تھی۔ یہ تنظیم کوہستان اینڈیز کے دور دراز کے مقامات سے پیرو کے شہروں میں بمباری کرنے اور سیاسی افراد کو قتل کرنے کے لیے اپنے خصوصی دستے بھیجتی تھی۔ 1992ء میں گوزمان گرفتار ہو گیا اور اسے عمر قید کی سزا دی گئی مگر اس تنظیم نے دہشت گردی کی کارروائیاں جاری رکھیں۔ 2003ء میں ایک تخمینہ لگایا گیا تھا کہ تقریباً 70 ہزار افراد اس تنظیم کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے تھے اور حکومتی ادارے اس کے خلاف کارروائیوں میں مصروف تھے۔

Seneca The Eder

سینیکا کلاں (50ق م سے 40ق م):

رومی مصنف جس نے روم کی تاریخ اور فن تقریر پر کتاب تصنیف کی تھی۔ اس کی تاریخ خانہ جنگی سے اس کی موت کے واقعات پر مشتمل تھی۔

Seneca The Younger

سینیکا خورد (3ق م سے 65ق م):

پورا نام لوسیئس انائیس سینیکا Lucius Annaeus Seneca تھا۔ رومی فلسفی، مدبر اور ڈرامہ نگار۔ شہنشاہ کلاڈیئس نے اسے جلاوطن کر دیا تھا (41ء) لیکن پھر نیرو کی اتالیقی کے لیے واپس بلا لیا۔ اور وہ نیرو کے اتالیق کی حیثیت سے اس کے عہد میں عملاً حکمران بن گیا۔ بعد ازاں اپنے شاگرد نیرو کے زیر عتاب آیا اور مجبوراً اپنے ہاتھ کی نسیں کاٹ کر خودکشی کر لی۔ اہل روما اس کی موت کو حیرت انگیز طور پر شریفانہ خیال کرتے تھے۔ سینیکا نے

فلسفہ اور اخلاقیات پر مقالات لکھے، لیکن اس کے 9 المیہ ڈرامے اور خصوصیت کے ساتھ "میڈیا Medea، فیڈرا اور ایگمینان، ایڈی پس بڑے سوچے سمجھے انداز میں لکھے گئے تھے۔ سینیکا کے ان ڈراموں نے نشاۃ ثانیہ میں یورپی ادبیات کو بہت متاثر کیا تھا۔

سینخرب (730ق م-681ق م): Sennacherib

آشور کا بادشاہ (705ق م-681ق م) سارگون کا بیٹا اور نائب السلطنت تھا۔ مصریوں کو 701ق م میں شکست دی۔ یروشلم کو فتح کرنے کی تیاریاں کیں، لیکن صرف خراج کی ادائیگی پر اس نے قناعت کرلی۔ یہ یقین کے ساتھ پتہ نہیں چلتا کہ اس کی فوج اس موقع پر برباد ہوئی یا اس کے بعد۔ بائرن کی تنظیم تباہی سنخرب Destruction of Senna Cherib۔ بائبل کی 2 تواریخ پر مبنی ہے۔ یہ بابل کی جنگ میں کامیاب رہا اور اسے تقریباً 689ق م میں تباہ و برباد کردیا۔ پھوا میں باغ لگائے اور ایک عظیم الشان محل تعمیر کرایا۔ ممکن ہے اس کے بیٹوں نے اس کے خلاف بغاوت کر کے اسے قتل کردیا تھا۔

سپاہیوں کی بغاوت یا غدر دہلی (1857ء-1858ء): Sepoy Mutiny

11 مئی 1857ء کو علی الصبح جب بادشاہ ہند نے لال قلعہ میں نماز فجر ادا کی تو اسے یہ خبر ملی کہ انگریز فوج کے دیسی سپاہیوں نے اپنے حکام کے خلاف بغاوت کردی ہے اور اپنے افسران کو قتل کر کے وہ دہلی پہنچنا چاہتے ہیں۔ پھر دوپہر کے قریب میرٹھ میں بغاوت کرنے والے فوج کے سپاہی بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بادشاہ کو مجبور کیا کہ وہ اس تحریک آزادی کی قیادت قبول کرلے۔ بادل نخواستہ بادشاہ سلامت نے ان کی یہ درخواست قبول کر کے اور دہلی میں مغل تاجدار کی تخت نشینی کا اعلان کردیا تھا۔

مگر 14 ستمبر 1857ء کو انگریزوں نے دہلی کو دوبارہ فتح کرلیا۔ اور ہر جگہ اس جنگ آزادی یا بغاوت کی رفتار مدھم پڑ گی۔ 1858ء میں لکھنو پر انگریزوں کا دوبارہ قبضہ ہوگیا اور جلد ہی کانپور اور جھانسی اور دیگر شہر بھی انگریزوں کے تصرف میں آ گئے۔ اگرچہ اس بغاوت میں ہندو سپاہی اور ہندو امراء بھی شامل تے مگر اس بغاوت کا سارا نزلہ انگریزوں نے مسلمانوں پر ڈالا اور انہیں سخت ترین سزائیں دی گئیں۔

سیفارڈم: Sephardim

اسپین اور پرتگال میں تحقیقات سے قبل آباد ہونے والے یہودی جو 1492ء میں اسپین سے نکالے جانے کے بعد انگلستان، یونان اور امریکہ میں پھیل گئے۔

توریت کا ہفتاد ترجمہ: Septuagint

اس کے معنی لغوی اعتبار سے 70 کے ہوتے ہیں۔ اصطلاح قدیم میں توریت کے یونانی زبان میں ترجمہ کو کہتے ہیں۔ جو دوسری اور تیسری صدی ق م میں اسکندریہ کی لائبریری کے 70 علما نے کیا تھا۔ یہ ترجمہ 70 دنوں ہی

میں پایہ تکمیل کو پہنچا تھا۔ یہ جاوطنی کے دور میں یہودیوں میں مقبول عام ہو چکا تھا۔

کسان غلام:

Serf

ازمنہ وسطیٰ کے یورپ سے کسانوں کو جاگیرداروں کے غلاموں کی حیثیت حاصل تھی اور وہ اپنے آقا کے زمینوں پر بیگار دینے پر مجبور کئے جاتے تھے۔ اگرچہ یہ کسان جاگیردار کے زرخرید غلام نہیں ہوتے تھے مگر اس کے باوجود وہ ان سے غلاموں کے سب کام لیتے تھے۔

پہاڑی کا واعظ:

Sermon on the Mount

متی کی انجیل میں حضرت مسیحؑ کے چھ خطبات میں سے پہلا۔ یہ ابواب 5-7 میں مرقوم ہے، اس واعظ میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنی تعلیمات کا نچوڑ پیش کیا تھا۔ بالفاظ دیگر حضرت مسیحؑ نے اس واعظ میں اس دنیا میں پاک و منزہ زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی تھی اور بتایا تھا کہ ہمیں اپنے گال پر تھپڑ کھانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

سیسوسٹرس:

Sesostris

قدیم مصر کے بارہویں خاندان کا بادشاہ سیسوسٹرس اول (1935 ق م)۔ یہ آمنحت اول کا بیٹا تھا اور 1980 ق م کے بعد اس کے ساتھ شریک حکمران بنا۔ 1970 ق م سے 1938 ق م تک اس نے بلاشرکت غیرے حکومت کی اور پھر اپنے بیٹے آمینحت دوم کو اپنا شریک حکمران بنالیا۔ موجودہ سوڈان پر فوج کشی کی۔

سیسوسٹرس دوم: (1887 ق م) یہ آمینحت دوم کا بیٹا تھا اور اس کے ساتھ شریک حکمران 1906 ق م تا 1903 ق م رہا۔ اس نے امراء کی سرکوبی کی اور شام پر فوج کشی کی اور مصر کی جنوبی سرحد موجودہ وادی حلفہ تک قائم کردی۔

سیتی:

Seti

قدیم مصر کے انیسویں خاندان کے بادشاہ سیتی اول (1302 ق م۔1290 ق م) اپنے باپ رعمسیس اول کا جانشین (1313 ق م) ہوا۔ فلسطین اور شام پر حملہ کیا۔ اہل لیبیا کو شکست دی۔ بہت سے معبد تعمیر کیئے اور ابیدوس کے مقام پر ایک شاندار مندر تعمیر کیا۔ وادی شاہان میں اس کا شاندار مدفن ہے۔ اس کا جانشین رعمسیس دوم ہوا۔

سیتی دوم (1205 ق م): یہ انیسویں شاہی خاندان کا آخری بادشاہ تھا۔ اس کے بعد رعمسیس سوم تخت نشین ہوا تھا۔

جنگ ہفت سالہ (1754ء۔1763ء):

Seven Years War

یورپ میں لڑی جانے والی یہ جنگ وسعت کے اعتبار سے ایک عالمی جنگ تھی۔ فریقین میں ایک طرف

فرانس، آسٹریا، روس، سیکسنی اور سویڈن ہسپانیہ تھے۔ جب کہ دوسری طرف انگلستان، ہینور اور پروشیا تھے۔ اس جنگ کے دو اہم سبب یہ تھے اول امریکہ میں فرانس اور انگلستان کی نو آبادیاتی کشمکش اور ہندوستان میں مناقشت اور رقابت۔ دوم آسٹریا کی ملکہ ماریا تھریسا اور پروشیا کے بادشاہ کے درمیان جرمنی پر بالادستی حاصل کرنے کے لیے رسہ کشی۔ پروشیا نے سیکسنی پر 1756ء میں بوہیمیا پر 1757ء میں حملہ کر دیا۔ اور جنگ کی آگ بھڑکتی چلی گئی۔ یہ جنگ ہندوستان میں پلاسی کے مقام پر اور امریکا میں لوئیس برگ اور کیوبیک، کینیڈا میں بھی لڑی گئی۔ اس جنگ کے اختتام پر 1763ء میں معاہدہ پیرس طے پایا تھا۔

Saforza, Francesco :(1401ء۔1466ء) سفورزا، فرانسیسکو

نشاط ثانیہ کے زمانے کے میلان، اٹلی کا حکمران۔ اس کا تعلق میلان کے ایک بڑے خاندان سفورزا سے تھا۔ سفورزا خاندان کے ڈیوک وسکونٹی خاندان کے حکمران کی وفات کے بعد برسر اقتدار آئے تھے۔ ان حکمرانوں نے رومن کیتھولک کلیسا روم کو بھی متاثر کیا۔ فرانسیسکو نے اپنی فوج کے ذریعے اہل وینس کی طرف سے کیا گیا میلان کا محاصرہ ختم کر کے میلان کی ریاست کا سربراہ بن گیا تھا۔ اور اس کی سربراہی میں میلان ایک طاقتور مرکزی حکومت کی حامل ریاست بن گئی تھی۔ اس نے میلان میں محاصل کا ایک نظام متعارف کرایا جس کی مدد سے کثیر تعداد میں سرمایہ حاصل کر کے اس نے ریاست کے دفاعی نظام کو مضبوط بنا دیا تھا۔

Shah of Iran. see Muhammad Raza Shah.

Shah Jahan :(1592ء۔1666ء) شاہجہان، شہاب الدین

شہاب الدین شاہجہان بن نور الدین جہانگیر نے میواڑ اور دکن میں عسکری کارنامے انجام دے کر شاہجہان کا لقب پایا تھا۔ جہانگیر کے عہد کے آخری زمانے میں اس کے خلاف بغاوت کر کے خاصی مدت سرگرداں پھرتا رہا۔ دکن میں تھا کہ اس کی بیوی ارجمند بانو کے والد آصف خان نے اسے اطلاع دی کہ جہانگیر کا انتقال ہو گیا ہے۔ واپس آ کر تخت نشین ہوا ارجمند بانو کو "ممتاز محل" کا خطاب ملا۔ دکن کے نئے علاقوں کی تسخیر کے بعد مغلیہ سلطنت جنوبی ہند تک وسیع ہو گئی۔ شاہجہان کو معمار بادشاہ کہا جاتا ہے۔ تاج محل اور دیگر یادگار مغلیہ عمارات اسی نے تعمیر کروائیں تھیں جن میں لال قلعہ، دہلی کی جامع مسجد، ٹھٹھہ کی شاہجانی مسجد وغیرہ شامل ہیں۔ شاہجہان نے اپنا ولی عہد دارا شکوہ کو بنایا تھا مگر شاہجہان کے بیمار پڑنے کے بعد جنگ جانشینی چھڑ گئی جس میں اورنگ زیب کامیاب رہا۔

Shaka , Zulu :(1790ء۔1828ء) شاکا زولو

زولو قبائل کا بادشاہ (1816ء تا 1828ء) شاکا ایک زولو سردار کا بیٹا تھا۔ وہ فوج کا سربراہ بن گیا اور بعد ازاں زولو سردار ڈنگسوائیو Dingiswayo کے قتل کے بعد اس نے زولو فیڈریشن کے سربراہی قبول کر لی اور اپنی سرداری کو زولو بادشاہت میں بدل دیا۔ اور اس کی سربراہی میں زولو ایک طاقت بن گئے۔

شیکسپیئر ولیم (1564ء-1616ء):
Shakespeare, William

عظیم ترین انگریز ڈرامہ نگار اور شاعر۔ سٹرٹفورڈ آن ایون میں پیدا ہوا۔ اس کے حالات کے بارے میں کم معلومات ملتی ہے۔ 1582ء میں اس نے این ہتھوے Ann Hathaway سے شادی کی اور شاید اس کے ہاں تین بچے بھی پیدا ہوئے۔ 1588ء میں لندن چلا گیا اور وہاں ایک نوآموز کی حیثیت سے اسٹیج کی دنیا سے وابستہ ہوگیا۔ 1589ء میں اس کا لکھا ہوا پہلا ڈرامہ The Comedy of Error اسٹیج پر پیش کیا گیا۔ اس کے بعد وہ مسلسل ڈرامے لکھتا رہا۔ 1610ء میں جب اس کے پاس اوسط درجے کا سرمایہ اکٹھا ہوگیا تو وہ واپس اپنے آبائی شہر میں سکونت پذیر ہوگیا۔ اس کے لکھے ہوئے ڈراموں کی تعداد اڑتیس بتائی جاتی ہے۔ ان میں وہ چند ڈرامے بھی شامل بھی جو اس نے کسی اور ڈراما نگار کی شراکت میں لکھے تھے۔ اس کے اہم ڈراموں میں Amid Summer Ningt , Dream۔ رومیو اینڈ جولیٹ، میکبتھ، جولیس سیزر، ٹائٹس اینڈرونیکس وغیرہ شامل ہیں۔

سلمنسر یا شلمانصر:
Shalmaneser

قدیم شاہان آشوریہ۔ شلمانصر اول (م تقریباً 1270ق م) دارالحکومت کو آشور سے منتقل کر کے کلاح Calah لے گیا اور اس نے نینوا کو شاہی مستقر بنالیا۔

شلمانصر سوم (859ق م-824ق م) اس نے ایک ستون پر اپنی فتوحات شام اور فلسطین کا حال (جن میں اسرائیلی بادشاہ احی اب Ahab کی فتح بھی شامل ہے) کندہ کرایا۔ کلاح میں ایک بہت بلند مینار بھی تعمیر کرایا۔

شلمانصر پنجم (727ق م-722ق م) اسرائیلی کے بادشاہ ہوسیع Hosea پر حملہ کیا اور دارالحکومت سامریہ پر قبضہ کرلیا۔

شانگ (1122ق م-1766ق م):
Shang

چین کا اولین شاہی حکمران خاندان۔ اس نے دریائے زرد کی وادی، شمالی چین کو اپنی حکومت کا مرکز بنایا تھا۔ اس شاہی خاندان کے دور حکومت کی تاریخوں میں اختلاف ہے بعض مورخین اس کا عہد حکومت 1600ق م سے 1045ق م تک بتاتے ہیں۔ شانگ حکمرانوں نے چین میں شہری ریاست کا آغاز کیا تھا اور اس خاندان کی سلطنت میں شمال چین کے علاوہ کوریا کے کچھ حصے بھی شامل تھے۔ اسی خاندان کے عہد میں چینی تحریر کا آغاز ہوا۔ کانسی کے برتن بنانے میں اس خاندان کے عہد کی مثال نہیں ملتی۔

اسی خاندان کے عہد میں چین کی تہذیب وثقافت نے نشوونما پائی تھی۔

شنگھائی:
Shanghai

چین کے صوبے کیانگسو کا خودا ختیار شہر اور دریائے وانگپو اور دریائے دوسنگ کی بڑی بندرگاہ، بیسویں صدی

کے آغاز تک اسے دنیا کا دوسرا بڑا شہر تسلیم کیا جاتا تھا۔ معاہدہ نانکنگ کی رو سے اسے غیر ملکی تجارت کے لیے کھولا گیا تھا۔ یہ شہر چین کا بڑا صنعتی مرکز ہے۔ 1932ء میں جاپان نے حملہ کیا اور 1937ء سے 1945ء تک یہ جاپان کے قبضے میں رہا۔

Shankara Acharia

شنکر اچاریہ (788ء۔820ء):

ایک جنوبی ہندوستان کا فلسفی اور عالم۔ اس کا اصل وطن مالابار، جنوبی ہندوستان تھا۔ قدرت نے اسے غیر معمولی دل و دماغ عطا کیا تھا۔ جلد ہی اپنے دور کا بے مثال عالم بن گیا۔ اس زمانے میں عرب مسلمان ابھی سندھ اور ملتان سے آگے نہیں بڑھے تھے۔ شنکر اچاریہ نے تمام ہندو فرقوں کے عالموں سے مناظرے کیے۔ اس طرح اس نے ہندو ویدک دھرم کے احیاء کے لیے کوشش کیں، سری نگر کے قریب تخت سلیمان نامی پہاڑ کی چوٹی پر اس کا انتقال ہوا۔

Sharia

شریعت:

لغوی اعتبار سے اس کا مطلب سیدھا راستہ ہے مگر اصطلاح میں اسلامی قانون کا دوسرا نام شریعت ہے۔ اسلامی معاشرے کو چلانے کے لیے جو اصول وضع کیے گئے ہیں وہ غیر متبدل ہیں۔ کیونکہ انہیں خدا کی طرف سے نافذ کیا گیا ہے اور یہ خدائی احکامات پر مشتمل ہیں۔ شریعت کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے۔ شریعت میں جن احکامات کی پابندی لازم قرار دی گئی ہے ان میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں شامل ہیں۔

Sheba / Saba

شیبا، ملکہ سبا:

بائبل میں یہ نام جنوبی عرب بشمول یمن اور حضرت موت کے لیے استعمال ہوا ہے۔ مسلم روایات کے مطابق یمن کی ملکہ سبا تھی جس نے حضرت سلیمانؑ سے ملاقات کی تھی شیبا نے چھٹی صدی عیسوی میں ایتھوپیا پر اپنا تسلط جما لیا تھا۔ قرآن کریم میں حضرت سلیمانؑ کے ساتھ اس کا ذکر بھی آیا ہے۔

Sheikh

شیخ:

یہ لفظ عربی زبان نہ بولنے والے لوگ کسی بڑے آدمی کے لیے استعمال کرتے ہیں جیسے کوئی خاندان کا سربراہ، قبیلے کا سردار یا مذہبی راہنما جیسا کہ ملا سے مراد علما کے طبقے کا فرد اور صوفی سے مراد روحانی راہنما کے لیے جاتے ہیں۔ جب کہ عربی بولنے والے اس ''خان'' کے طور پر استعمال کرتے ہیں لغوی اعتبار سے اس کا مطلب ہے بوڑھا آدمی، مذہبی علوم میں فائق، سردار اور سرکردہ پیشوا۔ حضرت شہاب الدین سہروردی نے اپنی کتاب ''عوارف المعارف'' میں لکھا ہے کہ شیخ مقربین بارگاہ کے مقام پر فائز ہے۔

Shelley Percy Bysshe

شیلے:

مشہور انگریز رومانی شاعر بائرن اور آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔ ایک چھوٹا رسالہ لکھنے پر آکسفورڈ سے نکال دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی بہن کی ہم جماعت ہیرٹ ویسٹ بروک کو اغوا کرلیا اور کچھ عرصے ساتھ رہے۔ شیلے نے اپنی شاعری کا بڑا حصہ اٹلی میں تخلیق کیا۔ اس کے اہم شعری کارناموں میں Queen Mab اور The Revolt اہم ہیں۔

شیعہ مسلمان:

Shia Muslims

مسلمانوں کا ایک فرقہ جس کے خیال میں رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بجائے حضرت علیؓ کو خلیفہ اول ہونا چاہیے تھا۔ شیعہ دیگر مسلمانوں کی طرح محب اہل بیت ہیں اور شہادت معصومین، امامین کی اعزاء داری میں سب سے آگے ہیں۔

شنٹو:

Shinto

قدیم جاپانی مذہب جس میں کنفیوشش ازم اور بدھ مت کی تعلیمات کا گہرا اثر پڑتا ہے۔

شیو:

Shiva

ہندوؤں کے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک۔ وشنو اور براہما کے ساتھ اس کا بھی سب سے زیادہ احترام کیا جاتا ہے۔

سیواجی (1627ء۔1680ء):

Shivaji

مرہٹہ سلطنت کا بانی اور شاہ جی مرہٹے کا بیٹا۔ شاہ جی مرہٹہ بیجاپور میں ملازم تھا اور پونا میں اس کی جاگیر تھی۔ سیواجی نے بیجاپور کی بدامنی سے فائدہ اٹھا کر چھاپے اور ڈکیتیاں مارنا شروع کردیں۔ بیٹے کی ان حرکتوں پر باپ کو چار سال سزائے قید کاٹنا پڑی۔ سیواجی کی سرگرمیاں بڑھنے کے بعد ایک فوجی افسر افضل خاں کو اس کی سرکوبی کے لیے بھیجا گیا۔ جسے سیواجی نے دوستی کا دھوکہ دے کر بغل گیر ہوتے ہوئے خنجر گھونپ کر قتل کردیا رفتہ رفتہ سیواجی مغل قلمرو میں بھی چھاپے مارنے لگا۔ مغل دربار سے پہلے شائستہ خاں پھر راجا جے سنگھ اور دلیر خان کو بھیجا گیا جن کی فوجی کاروائی پر سیواجی نے حوالگی قبول کرلی۔ اسے آگرہ بھیجا گیا جہاں عالمگیر نے اسے پنج ہزاری کا منصب عطا کیا مگر سیواجی نے واپس جا کر پھر چھاپے مارنا شروع کردیئے غرض اورنگ زیب کے عہد میں سیواجی اس کے لیے سردرد بنا رہا۔ 1674ء میں سیواجی نے اپنی مسند نشینی کی رسم ادا کی۔ اس کے چھاپوں میں بندرگاہ سورت کے چھاپے کو خصوصی شہرت حاصل ہے۔ مرہٹہ مورخین نے اس کی شخصیت کے گرد افسانوں کا ہالہ تیار کر کے حقیقت کو مبالغہ آرائی سے مسخ کردیا ہے۔

Shogun

شوگن:

جاپان میں فوجی آمروں کا لقب جنہوں نے 1192ء سے 1867ء تک جاپان پر حکومت کی۔ اس لقب کا آغاز 794ء میں ہوا تھا اور بنیادی طور پر یہ شاہی افواج کے کمانڈر کے لقب کے طور پر مستعمل تھا۔ شوگن کا عہدہ موروثی ہوتا تھا۔ اس عہدے کا حامل شخص حقیقتاً شہنشاہ کے اختیارات رکھتا تھا۔

ان کی حکومت شوگنیٹ Shogunate کہلاتی تھی۔ حکومت کے لیے یہ اصطلاح 1192ء میں پہلے شوگن منوموٹو یاری تو میں Minamoto Yoritomo نے تخلیق کی تھی اور شوگن کا لقب اختیار کیا تھا۔ شوگن حکومت نے کبھی جاپان سے شہنشاہیت کو منسوخ نہیں کیا۔ لیکن شہنشاہ کو بے اختیار کر کے اس کے برابر حکومت کی۔ شوگن عہد میں شہنشاہ صرف رسمی طور پر حکومت کرتے تھے اصل اقتدار شوگن کے پاس ہوتا تھا۔ 1192ء سے 1867ء تک جاپان میں تین شوگن حکومتیں قائم رہیں ہیں۔ پہلی شوگن حکومت منامولو بوری تومو نے قائم کی تھی یہ کاما کورا Kamakura کہلاتی ہے یہ 1333ء تک قائم رہی۔ دوسری شوگن حکومت آشی کا گا Ashikaga کہلاتی ہے یہ کیوٹو میں 1339ء سے 1573ء تک قائم رہی۔ آخری اور سب سے مقتدر شوگن حکومت Tokugana کہلاتی ہے۔ یہ جاپانی شہر ایڈو Edo میں جو آج کل ٹوکیو کہلاتا ہے، 1603ء سے 1867ء تک قائم رہی۔

Shudras

شودر:

ہندوستانی ذات پات کے نظام میں چوتھی اور سب سے کم تر ذات۔ یہ تین اعلیٰ ذاتوں، برہمن، کھشتریہ اور ویشیا کے مقابلے میں مذہبی طور پر بھی نچلا طبقہ تھے۔ یہ زیادہ تر کسان اور مزدور پیشہ تھے۔ کچھ مورخین کا خیال ہے کہ ان کا تعلق اس مفتوح نسل سے تھا جنہیں آریاؤں نے مسخر کیا تھا۔

Siam

سیام:

تھائی لینڈ کا سابقہ نام۔ یہ نام سیامی نسل انسانی کے نام سے لیا گیا تھا۔ یہ نسل وسطی تھائی لینڈ میں آباد ہے۔ اس کے علاوہ لاؤ تھائی شمال میں آباد تھی۔ حکومت نے 1939ء میں سیام کی بجائے ملک کا نام مونگ تھائی رکھا تھا جس کے معنی تھائی سرزمین کے بنتے تھے۔ جب کہ تھائی لینڈ کے معنی آزاد سرزمین کے ہیں۔ 1945ء میں ایک مرتبہ پھر اس کا نام سیام بحال کر دیا گیا مگر پھر یہ تھائی لینڈ کہلانے لگا۔

Siddhatha Gautamma (480ء-400ق م):

سدھارتا، گوتم (480ء-400ق م):

بدھ مت کے بانی کا اصل نام جسے ہم مہاتما بدھ کے نام سے جانتے ہیں۔ موجودہ نیپال کی ایک چھوٹی سی ہمالیاتی ریاست کپل وستو کے راجہ کے گھر پیدا ہوئے۔ والد کا نام راجہ شدھودن تھا۔ بچپن اور جوانی راج کماروں کی طرح گزری۔ سولہ برس کی عمر میں راجکماری یشودھرا سے شادی ہوئی۔ انتیس برس کی عمر میں ایک روز محل سے نکلے تو ایک ضعیف، ایک مریض اور ایک جنازہ دیکھ کر متاثر ہوئے اور انسانی روح کے دکھ اور غم سے نجات کے لیے سوچنا

شروع کر دیا۔ بالآخر ایک رات محل چھوڑ کر جنگلوں میں چلے گئے۔ اس واقعہ کو مہابھنشکرمن کہتے ہیں۔ چھ سال کی سخت ریاضت کی اور آخر شہر بدھ گیا میں انہیں ۳۵ برس کی عمر میں عرفان حاصل ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی تعلیمات کا آغاز بنارس کے قریب سارناتھ کے مقام پر پہلے واعظ سے کیا۔ وہاں پانچ سادھوؤں ان کے پہلے بنے۔ پینتالیس برس تک وہ بدھ مت کی تبلیغ کرتے رہے۔ اور کوشی نگر (سرحد نیپال) کے قریب وفات پائی۔

صیدون:

Sidon

تیسری قبل از مسیح ہزاری میں آباد ہونے والا فونیقی شہر جو آج کے لبنان کے ساحلی علاقے میں واقع تھا۔ اس شہر کا ذکر عہد نامہ عتیق اور ہومر کے رزمیوں میں آیا ہے۔ صیدون بحیرہ روم کی ایک اہم بندرگاہ تھی اور اس پر آشوری، بابلی، ایرانی حکومت کرتے رہے۔ چوتھی صدی قبل از مسیح میں اسے سکندر اعظم نے فتح کیا تھا۔ جس کے بعد یہ سیلوکی Seleucids بطلیموی اور رومیوں کے زیر انتداب آیا۔

سجسمنڈ (1368ء۔1437ء):

Sigismund

مقدس رومی شہنشاہ اور شاہ ہنگری و بوہیمیا، سجسمنڈ نے پوپ جان XXIII کو کونسل آف کونسٹینس بلانے پر مجبور کیا تھا (1414ء)۔ تاکہ پاپائیت سے تفرقہ عظیم ختم ہو۔ اس کونسل نے پوپ مارٹن پنجم کو منتخب کر کے جان ہس کو زندہ جلا دینے کا حکم دیا تھا۔

سہانوک، ناروڈوم (1922ء):

Sihankouk, Norodom

کمبوڈیا کا سابق بادشاہ اور سیاست دان۔ نام پنہ میں پیدا ہوا۔ اپریل 1941ء میں تخت نشین ہوا، مارچ 1955ء میں اپنے والد نوروڈوم سرامریت کے حق میں تخت سے دستبردار ہو گیا۔ اکتوبر 1955ء تا مارچ 1956ء اور پھر ستمبر 1956ء تا اپریل 1957ء وزیر اعظم اور وزیر خارجہ رہا۔ فروری 1956ء میں اقوام متحدہ میں کمبوچیا کی نمائندگی کی۔ 1960ء میں والد کی وفات کے بعد ملک کا سربراہ بنا۔ بین الاقوامی سیاست میں اس کا جھکاؤ بائیں بازو کی طرف تھا۔ مارچ 19701ء میں امریکہ کے حامی جنرل لون نول نے اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ شہزادہ سہانوک بیجنگ چلا گیا، اور وہاں کمبوڈیا کی جلاوطن حکومت قائم کر لی۔ اپریل 1975ء میں کمیونسٹوں نے جنرل لون نول کی فوجوں کو شکست دے کر کمبوڈیا پر قبضہ کر لیا۔ مئی 1975ء میں سہانوک نے واپس آ کر سربراہ مملکت کا عہدہ سنبھال لیا۔ اپریل 1976ء میں اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے۔ 1982ء سے 1991ء تک جلاوطن رہے 1993ء میں ایک بار پھر بادشاہت کو بحال کر دیا گیا تھا۔

Sikhism

سکھ مت یا سکھ دھرم:

گرونانک جی سے گرو گوبند سنگھ تک دس گروؤں نے وقتاً فوقتاً جو تعلیم دی۔ اسے سکھ دھرم کہا جاتا ہے مگر اس بات کا علم نہیں ہے کہ کس نے اس دھرم کا نام سکھ دھرم رکھا تھا۔ اس دھرم کے اصول کچھ یوں بیان کیے گئے ہیں۔

خدائے واحد پر ایمان اور اسے پانے کے لیے مرشد کامل یا سچے گرو کی اطاعت 10 گروؤں کی تعلیمات گرنتھ صاحب میں ہیں۔ کسی نئے شخص کو سکھ دھرم میں داخل کرنے کے لیے امرت پانے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ سکھ دھرم کی تعلیمات کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک کا تعلق انسان کی نجی زندگی میں ذکر الٰہی، گرہانی کا پاٹھ، ذات پات اور چھوت چھات سے نفرت عائلی زندگی بسر کران مجرد رہنے سے پرہیز، حلال کمائی کرنا اس میں سے خود کھانا اور دوسروں کھلانا۔ جنتر منتر اور مورتی پوجا اور دوسرے تمام دھرموں کے طریقوں کو چھوڑ کر سکھ دھرم کے مطابق زندگی بسر کرنا۔ رنجیت سنگھ نے پنجاب میں طاقتور سکھ حکومت یا سکھا شاہی قائم کی تھی۔ تقسیم برصغیر کے وقت سکھ راہنما تارا سنگھ نے بھارت کے ساتھ ملحق رہنے کا فیصلہ کیا۔ 1980ء کی دہائی میں سکھ قومیت بیدار ہوئی اور انہوں نے سکھستان بنانے کے لیے جدوجہد کی مگر اندرا گاندھی نے گولڈن ٹیمپل پر حملہ کرا کے سکھ قوم پرستوں کو کچل کر رکھ دیا۔

Silk Roads

شاہراہ ریشم:

زمانہ قدیم میں بعض کسی اہم تجارتی جنس کی وجہ سے خاص شہرت پا گئیں۔ ان میں سے ایک شاہراہ ریشم تھی جو چین سے بحیرہ روم تک جاتی تھی۔ اگرچہ اس راستے سے اور اسباب تجارت بھی بحیرہ روم کے ساحلوں تک بھیجے جاتے تھے مگر خاص جنس ریشم ہی تھی جو ان دنوں صرف چین ہی میں پیدا ہوتی تھی۔ جب ایران میں اشکانی خاندان برسر اقتدار آیا تو (دوسری صدی عیسوی) تو یہ شاہراہ بند ہوگئی اور چین سے اسباب تجارت بحری راستے سے خلیج مارسن تک پہنچنے لگا۔ پھر جب ایران میں ساسانی خاندان کی حکومت قائم ہوئی تو ریشم کی تجارت حبشہ نے سنبھال لی۔ کیونکہ وہ مسیحی راہب اپنی کھوکھلی چھڑیوں میں ریشم کے کیڑے چھپا کر چین سے لے گئے تھے۔ یوں ریشم پر چین کی اجارہ داری ختم ہوگئی۔ آخر عرب مسلمانوں نے ریشم کے کیڑے پالنے کا فن عام کر دیا۔ جدید زمانے میں چین اور پاکستان کے درمیان 1962ء میں طے پانے والے ایک معاہدے کے تحت شاہراہ ریشم کا وہ حصہ بحال ہوگیا جو پاکستان کی شمالی سرحد تک آتا تھا۔ اس راستے سے چین کا پہلا تجارتی قافلہ 1969ء میں پاکستان کی شمالی سرحد تک آیا تھا۔ پاکستان اور چین کے انجینئروں نے شاہراہ ریشم کے اس حصے کو جدید طور پر تعمیر کیا تھا۔ اس قدیم شاہراہ کو یہ نام ایک جرمن جغرافیہ دان فرڈیننڈ پال ولہلم فریہر Ferdinand Paul Wilhelm.H نے 1870ء کی دہائی میں دیا تھا۔

Silver Trade

چاندی کی تجارت:

چاندی ایک جانی پہچانی قیمتی دھات ہے۔ سونے کے بعد دھاتوں میں اسی کی اہمیت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے سے زیورات اور سکے چاندی سے بنائی جاتے رہے ہیں۔ اسی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں قدیم زمانے میں چاندی کی بڑی کھپت تھی۔ یورپی تاجر بھی چاندی کے عوض مشرق سے مصالحہ جات اور دیگر اشیا خریدتے تھے۔ چاندی کی تجارت میں اضافہ پندرہویں اور سولہویں صدی میں نئی دنیا کی دریافت کے بعد ہوا کیونکہ میکسیکو سے سونے اور چاندی کی بڑی مقدار حاصل ہوتی تھی۔ پھر 1945ء میں نئی دنیا میں چاندی کی کانیں دریافت ہوئیں۔ پھر

1545ء سے 1800ء تک سب سے زیادہ چاندی امریکہ نے نئی دنیا سے حاصل کی۔ اور بڑے بڑے بحری جہاز بھاری مقدار میں چاندی نئی دنیا سے درآمد کرتے رہے۔

سنان پاشا (1489ء-1588ء):

Sinan, Paisha

ممتاز ترک مسلمان ماہر تعمیرات۔ ترک عمارتوں میں عظیم ترین شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے قبہ دار عمارتوں کے بعض اہم مسائل کو حل کر دیا۔ وہ سلطان سلیم اول، سلطان سلیم خان اول، سلطان سلیم ثانی کے ادوار حکومت میں کام کرتا رہا۔ اور 1539ء میں شاہی میر تعمیرات مقرر ہو گئی۔ قسطنطنیہ میں جامع شہزادہ، اور جامع سلیمان اول اور ادرنہ میں جامعہ سلیم اول اس کے تعمیراتی شاہکار سمجھے جاتے ہیں۔ اس کی خودنوشت سوانح عمری میں تین سو ایسی عمارتوں کا ذکر ملتا ہے جو اس کے بنائے ہوئے نقشے کے مطابق تعمیر کی گئیں۔ ان میں مساجد، مدرسے، محلات، اسپتال، پل، گودام اور حمام شامل ہیں۔ اسے ترکوں کا مائیکل انجلو کہا جاتا ہے۔

سنگاپور:

Singapur

جزیدہ نما ملایا کے جنوبی سرے پر واقع ایک شہر جو ریاست سنگاپور کا صدر مقام ہے۔ یہ تیل صاف کرنے کا بڑا مرکز ہے۔ اور دنیا کی معروف ترین بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔

شن فین:

Sinn Fein

آئرش زبان کے اس لفظ کے لغوی معنی "ہم" اور "ہم خود" کے ہیں۔ اصطلاحاً یہ آئرلینڈ کی ایک قوم پرست تحریک کا نام ہے اس قومی تحریک نے 1921ء میں آزاد آئرلینڈ قائم کیا۔ اس تحریک کی بنیاد 1899ء میں آرتھر گرفتھ نے رکھی تھی۔ آزاد مملکت کے قیام کے بعد آزادی پبلکن آرمی کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا، اس کے ساتھ ہی شن فین کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

چین و جاپان کی جنگ (1894ء-1895ء): Sino-Japanese War

کوریا میں اثر و نفوذ کے متعلق چینی و جاپانی جھگڑے نے 1894ء میں چین و جاپان جنگ کی شکل اختیار کر لی۔ 1885ء میں جاپان نے کوریا پر چین کی بالادستی تسلیم کر لی تھی۔ لیکن 1894ء میں ایک بغاوت رونما ہوئی تو جاپان نے شاہ کوریا کو چین کی بالادستی سے انکار کر دینے پر رضامند کیا جن کے نتیجے میں جو جنگ ہوئی اس میں جاپان نے چینیوں کو شکست دی۔ شمونوسیکی کے معاہدے کی رو سے کوریا کو برائے نام خودمختاری بھی دے دی گئی اور چین نے فارموسا (تائیوان) جزائر پسکاڈور اور جزیرہ نما ہونگ جاپان کے حوالے کر دیئے۔

چین و جاپان جنگ دوم (1931ء-1945ء): Sino-Japan War II

یہ جنگ مشرقی ایشیا پر جاپان کے مسلط ہو جانے کی قدیم خواہش کا نتیجہ تھی۔ جاپان نے منچوریا میں اپنی فوجوں

کی تعداد بڑھائی اور ظاہر کیا کہ جاپانی مفادات کا تحفظ منظور ہے۔ مکڈن کے قریب جب جاپانی فوجیوں کی ایک لڑین پر بمباری کی گئی تو جاپانیوں نے پورے منچوریا پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد حملہ کر کے پیکنگ شنگھائی اور دارالحکومت نانکنگ پر بھی قبضہ کرلیا (1937ء)۔ جاپانی چین کے مشرقی ساحل کے تمام بڑے شہروں پر قبضہ کرنے کے بعد پرل ہاربر میں امریکی طیاروں اور بحری بیڑے پر حملہ کردیا جس کے بعد یہ جنگ دوسری عالمگیر جنگ کا حصہ بن گئی ادھر چین نے محوری طاقتوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ اگست 1940ء میں جاپانیوں نے اتحادیوں سے شکست کھائی جس کے بعد اسپین کو اس کے مقبوضات واپس مل گئے۔

سات گناہ کبیرہ: Sins, Seven Deadly, The

غرور، حسد، طمع، بسیار خوری، سستی، شہوت اور قتل کو تمام ادیان عالم میں سات بڑے گناہ تصور کیا جاتا تھا۔

خاندان غلاماں: Slave Dynasty

ہندوستان میں اس خاندان کی بنیاد قطب الدین ایبک نے رکھی تھی۔ خاندان غلاماں کی سلطنت 1206ء میں دہلی میں قائم ہوئی۔ یہ جنوبی ایشیا میں مسلمانوں کی پہلی آزاد اور خودمختار حکومت تھی۔ اس سلطنت پر قطب الدین ایبک کے بعد شمس الدین التمش (1211ء۔1236ء) رضیہ سلطانہ (1236ء۔1239ء) بہرام شاہ (1239ء۔1242ء) مسعود شاہ (1242ء۔1246ء) ناصر الدین قباچہ (1246ء۔1266ء) نجات الدین بلبن (1266ء۔1286ء) اور کیقباد (1286ء۔1290ء) نے بادشاہت کی۔ یہ تمام بادشاہ یا تو غلام تھے یا غلام زادے۔ مصر میں بھی تقریباً اس زمانے میں ایک غلام خاندان کی حکومت قائم ہوئی جو مملوک خاندان کی حکومت کہلاتی ہے۔

بردہ فروش ریاست: Slave State

مسین ڈکسن لائن کے جنوب میں واقع پندرہ امریکی ریاستیں جہاں خانہ جنگی سے پہلے غلامی قانوناً مباح تھی۔ ان ریاستوں کے نام یہ ہیں۔ الباما، آرکنساس، ڈیلاویر، فلوریڈا، جارجیا، کینٹکی، لاؤزینیا، میری لینڈ، مسس پی، میسوری، شمالی کیرولینا، جنوبی کیرولینا، ٹینیسی، ٹیکساس اور ورجینا۔

غلاموں کی تجارت: Slave Trade

غلاموں کی خرید و فروخت خاص کر امریکہ میں فروخت کے لیے افریقوں کی سابقہ نقل و حمل دیکھئے Atlantic Slave Trade۔

غلامی: Slavery

غلامی کا رواج دنیا کے تمام خطوں میں ابتدا ہی سے رہا ہے۔ نجی غلاموں کے علاوہ معبدوں اور مندروں کے

لیے غلام رکھنے کا رواج بہت قدیم ہے۔ اثریاتی کھدائیوں سے ایسے ثبوت ملے ہیں کہ میسوپوٹیمیا اور قدیم مصر میں ی بہت پہلے رواج پا چکی تھی۔ قدیم ہندوستان میں اشوک اعظم کے کتبوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے پہلے ہی سے ہندوستان میں غلامی کا رواج تھا۔ قدیم یونانی شہری ریاستوں میں تمام غیر یونانی غلام ہوا کرتے تھے۔ روم میں ایک نئی قسم کی غلامی کا آغاز ہوا تھا جو فوجی اور منتظموں کی غلامی کے علاوہ تھی۔ جسے ہم آبادی کی غلامی یا سستی کی آبادی کی غلامی کا نام دیا جا سکتا تھا۔ قرون وسطیٰ میں اہل یورپ نے افریقہ سے غلاموں کی تجارت کا آغاز کیا۔ ہندوستان میں 1843ء میں غلامی کو ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ 1885ء میں برن کانفرنس اور 1890ء کے برسلز ایکٹ اور مجلس اقوام کی۔ سرگرمیوں نے غلامی کو ختم کرنے میں اہم رول ادا کیا۔

سلاف یا سلاوی، لوگ:

Slavs

ہند یورپی نسل کے لوگوں کا بڑا گروہ جسے عام طور پر تین ذیلی گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ۱۔ مغربی سلاؤ، جن میں پولستانی، چیک لوگوں کے علاوہ مشرقی جرمنی کے چند چھوٹے چھوٹے گروہ بھی شامل سمجھے جاتے ہیں۔ ۲۔ مشرقی سلاؤ جن میں عظیم روسی، یوکرینی اور بیلوروسی شمار ہو سکتے ہیں۔ ۳۔ جنوبی سلاؤ، سربی، کروایشی، مقدونوی، مانٹی گمروی اور بلغاری شامل ہیں۔

Social-Contract see Rousseau.

سوشل ڈارونزم، سماجی ڈارونیت:

Social Darwinism

انیسویں صدی سے تعلق رکھنے والا ایک نظریہ جو اگرچہ چارلس ڈارون کے نظریہ ارتقا کے پیش کیے جانے سے بھی پہلے ہربرٹ سپنسر نے پیش کیا تھا۔ ہربرٹ سپنسر نے یہ نظریہ اپنی تصنیف Principles of Psychology میں پیش کیا تھا۔ اس نظریہ میں ارتقا کے تصور سے انسانی معاشروں کی تاریخی ترقی پر جائزہ لیا جاتا ہے۔

سوشلزم، اشتراکیت:

Socialism

ایک اصطلاح جس کے معنی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ لیکن عام طور پر اسے پیداوار اور تقسیم وسائل کی مشترک ملکیت کے مفہوم کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ سوشلزم کی جدید شروعات کم از کم اسی قدر قدیم تصور کی جاتی ہیں جس قدر برطانوی خانہ جنگی کا دور ہے۔ پہلی بار اس اصطلاح کا استعمال انیسویں صدی کی تیسری دہائی میں شروع ہوا تھا۔ یہ اصطلاح دراصل انقلاب فرانس کے تحت پیدا ہونے والے آزادی اور مساوات انسانی سے متعلق اصولوں کی مشترکہ پیداوار اور برطانیہ کے صنعتی انقلاب کے اثرات کا ماحصل سمجھی جاتی ہے۔

انیسویں صدی کے آخر میں مارکس اور اینگلز نے سوشلزم کے افکار کو مزید جامع ہیئت میں پیش کیا تھا۔ 1917ء کے انقلاب روس کے بعد کمیونزم اور سوشلزم میں تمیز کی داغ بیل ڈالی، کمیونسٹ بلاک سے باہر سوشلزم

سوشل ڈیموکریٹک پارٹیوں کے اصلاح پسند Reformist رجحانات کے ساتھ وابستہ ہو گیا، مگر روس میں کمیونزم کی ناکامی کے بعد سوشلزم کا مستقبل بھی تاریک ہو گیا ہے۔

Society of Jesus

جیزوئٹس، یسوعی:

رومن کیتھولک مسیحیوں کا سب سے بڑا فرقہ، اسے یسوعی بھی کہا جاتا ہے۔ اس فرقے سے متعلق راہب تمام عمر کنوارے رہتے ہیں، غربت میں زندگی گزارتے ہیں مگر کلیسا کی اطاعت شعاری کا دم بھرتے ہیں۔ اس فرقے کی بنیاد اگناشیس دیلا Ignatius Loyla نے 1540ء میں رکھی تھی۔ وہ پہلے ایک سپاہی تھا مگر میدان جنگ میں شدید طور پر زخمی ہو جانے کے بعد اسے زیارت حضرت مسیحؑ ہوئی اور اس نے فوجی خطوط پر اس مذہبی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس تنظیم سے تعلق رکھنے والے راہبوں کو پروٹسٹنٹوں پر حملے کرنے کے لیے بھیجا جاتا تھا۔ یسوعی راہبوں نے نئی دنیا میں کیتھولک ازم کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

Socrates

سقراط (469ق م۔399ق م):

ایتھنز کا یونانی فلسفی جس کا شمار عموماً دنیا کے دانشور ترین لوگوں میں ہوتا ہے۔ تقریباً تیس برس کی عمر میں اس نے خود کو تشکک کے خلاف جہاد اور نیکی اور صداقت کی محبت کو اپنے ہم عصر نوجوانوں میں بیدار کرنے کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اس نے نوجوانوں کا ایک گروہ اپنے گرد جمع کر لیا اور ان میں تحقیق و جستجو کی ایسی روح پھونک دی کہ وہ علم اور انصاف کے دلدادہ ہو گئے۔ ایتھنز کے قدامت پسندوں نے سقراط کے نئے تصورات سے خوفزدہ ہو کر اس پر الزام لگایا کہ وہ نوجوانوں کے اخلاق بگاڑتا ہے اور عجیب و غریب دیوتاؤں کو معاشرے میں متوارف روشناس کرانے میں مصروف ہے۔ اس الزام میں اس پر مقدمہ چلایا گیا اور سزائے موت دی گئی۔ اس نے سچائی کو سرخرو کرنے کے لیے بڑے حوصلے کے ساتھ زہر کا پیالہ پی لیا۔ اس نے اپنی کوئی تصنیف نہیں چھوڑی۔ اس کی تعلیمات کو اس کے شاگرد افلاطون اور زینوفون نے اپنی تصنیفات میں جگہ دی۔ سقراط کی بیوی کہتے ہیں کہ پورے ایتھنز بلکہ پورے یونان قدیم کی بدمزاج ترین عورت تھی۔

Sogdiana

سغد یا صغدیانہ:

وسط ایشیا میں بین النہرین میں یعنی دریائے جیحوں اور دریائے سیحون کے درمیان قدیم زمانے کا ایک علاقہ جس کا شمار دنیا کی چار بہشتوں میں ہوتا ہے۔ مولفین جہانگیری و رشیدی کے نزدیک یہ سمرقند کے خوبصورت باغات سے عبارت تھا۔ مگر شاہنامہ فردوسی کے مطابق اسی دن بھی اس کے سایہ دار درختوں، باغات اور چشموں کی سیر کے لیے ناکافی تھے۔ سامانیوں کے عہد میں اس علاقے نے بے حد ترقی کی۔ وسط ایشیا میں قدیم ایرانی سلطنت کے اس حصے کا سب سے بڑا شہر سمرقند تھا۔ شاہراہ ریشم پر واقع ہونے کی وجہ سے یہ علاقہ ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔

Solomon

حضرت سلیمانؑ (974ق م۔937ق م):

حضرت داؤدؑ کے صاحبزادے اور بنی اسرائیل کے مشہور زمانہ بادشاہ و پیغمبر۔ حضرت داؤدؑ کی وصیت پر تقریباً 974ق م میں تخت نشین ہوئے اور 937ق م تک بڑی شان و شوکت سے بادشاہت کی ان کے عہد کا سب سے اہم تعمیراتی کارنامہ یروشلم میں ہیکل سلیمانی کی تعمیر ہے۔ آپ کا تعمیر کردہ یہ معبد یا ہیکل یہود و نصاریٰ بلکہ ایک زمانے تک مسلمانوں کا قبلہ اول بھی رہا۔ بائبل کی متعدد کتابیں حضرت سلیمانؑ سے منسوب کی جاتی ہیں مثلاً امثال، واعظ اور غزل الغزلات، قرآن کریم میں خاص وضاحت سے کئی مقام پر ان کا تذکرہ آیا ہے اور ان کے چند معجزے بھی شامل ہیں۔ آپ کے ایما پر ملکہ سبا (یمن) کا تخت پلک جھپکنے کی مدت میں آناً فاناً بیت المقدس پہنچ گیا تھا۔

حکیم سولون (600ق م-560ق م):

Solon

قدیم ایتھنز کا ایک مدبر و مصلح۔ چھٹی صدی قبل از مسیح میں ایتھنز امراء اور عوام کے درمیان جھگڑوں اور تنازعات کا شکار تھا۔ حکیم سولون نے اپنے ایک ضابطہ قانون کی تشکیل کے ذریعے دونوں فریقین میں مصالحت کرانے کی کوشش کی تھی اس ضابطہ میں جو معاشرتی اصلاحات متعارف کرائیں گئیں تھیں ان میں سابقہ قرضے اور قرضوں کی بنیاد پر غلامی کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اور کسانوں کی زمینوں کو سرمایہ داروں کی دستبرد سے بچانے کی تحریک شروع کی تھی۔ اسمبلی یا سینٹ کی رکنیت کا دروازہ ہر آزاد شخص پر کھول دیا۔ اس کی اصلاحات کا مقصد معتدل قسم کی جمہوریت کا قیام تھا۔ حکیم سولون بطور شاعر بھی مشہور تھا۔

سونگ شاہی (960ء-1279ء):

Song, Dynasty

ایک چینی شاہی خاندان۔ جس کے عہد میں نمایاں ثقافتی اور سائنسی ترقیاں ہوئیں۔ یہ شاہی خاندان ملکی معاملات میں بھی نمایاں رہا۔ اس شاہی خاندان کی بنیاد ژاؤ کوانگین Zhao Kuangyin نے رکھی تھی، اس کی وفات کے بعد اس کو سونگ تیزو Song Taizu کے لقب سے بھی یاد کیا جانے لگا تھا سونگ نے چین میں پچاس سال سے قائم طوائف الملوکیت کو ختم کر کے پھر سے مرکزی حکومت قائم کی تھی۔ اس خاندان کی حکومت کو 1279ء میں منگولوں نے ختم کیا تھا۔

سونگھے (1464ء-1591ء):

Songhay

مغربی افریقہ کی ایک سلطنت جس نے مالی سلطنت کو ختم کر دیا تھا۔ سونگھے سلطنت کا دارالحکومت گاؤ Gao تھا۔ جب کہ شہر وانش تمبکٹو ایک تجارتی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا اس سلطنت نے ایک بڑی فوج اور بحریہ کے ذریعے صحارا کے بہت سے علاقے اور شمالی افریقہ میں بحر اوقیانوس کے ساحل تک علاقے فتح کیئے تھے۔ سونگھے حکمران خاندان ایک مسلم حکمران خاندان تھا جب کہ اس سلطنت کی رعایا میں مسلمان اور دوسرے مذاہب کے لوگ شامل تھے۔ سونگھے سلطنت افریقہ میں قائم ہونے والی سلطنتوں میں آخری تھی۔

Song of Roland

نغمہ رولاں یا رولینڈ:

La Chason De Rolandc فرانسیسی ہیرو رولاں Breton کے سرحدی صوبے کا حاکم تھا۔ جب آٹھویں صدی کی آخری دہائیوں میں شارلیمین کی فوج مسلم ہسپانیہ پر حملے کے بعد واپس ہو رہی تھی تو تو باسکانیوں Basques نے اس کی فوج کے عقبی حصے پر چھاپہ مارا۔ اس چھاپے میں جو اہل فرانس قتل ہوئے ان میں رولاں بھی شامل تھا۔ یہ رزمیہ نظم قرون وسطی کے انتہائی مقبول شاہکاروں میں سے ایک ہے۔ یہ نظم فرانسیسی زبان میں تقریباً 1100ء میں لکھی گئی تھی۔

Song Meiling

سونگ میلنگ (1895ء):

مشہور قوم پرست چینی راہنما چیانگ کائی شیک کی بیوی جو کہ منتانگ پارٹی کے ایک رکن اور ایک سرکاری عہدہ دار کی بہن تھی۔ اس کی ایک بہن سونگ چنگ لنگ Song Qing Ling چینی راہنما سن یات سن کی بیوی تھی۔ سونگ میلنگ نے امریکہ میں تعلیم پائی اور چیانگ کائی شیک سے شادی کے بعد کومنتانگ حکومت کی خارجہ پالیسی میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

Song Qingling

سونگ چنگ لنگ (1890ء۔1981ء):

مشہور چینی راہنما ڈاکٹر سن یات سن کی بیوی جو خود بھی ایک ممتاز چینی راہنما تھی۔ اس کا تعلق ایک چینی امیر خاندان سے تھا جو شنگھائی میں رہتا تھا اور جس نے مسیحیت قبول کر لی تھی، سونگ چنگ لنگ کا بھائی سونگ، ٹی۔ وی T.V Song کومنتانگ حکومت میں ایک اہم سرکاری افسر تھا۔ اور 1949ء میں چین میں کمیونسٹ حکومت کے قیام تک اپنے عہدے پر فائز رہا۔ سونگ چنگ لنگ کی ایک بہن سونگ میلنگ مشہور کومنتانگ راہنما چیانگ کائی شیک کی بیوی تھی۔ سونگ چنگ لنگ نے بعد ازاں کمیونسٹوں کی حمایت کی اور عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے بعد اعلیٰ عہدوں پر فائز رہی۔

Sophists

سوفسطائی:

آج کل اس اصطلاح کے معنی ایسے شخص کے لیے جاتے ہیں جو بظاہر صحیح، لیکن دراصل گمراہ کن دلائل سے کام لیتا ہو یہ کسی قدر ناانصافی سے یونانی سوفسطائی فلسفیوں پر طنز ہے جو معروضی صداقت Objective Truth تک پہنچنے کے امکان کے منکر تھے۔ ان کا سب سے بڑا کام اپنے امیر شاگردوں میں دنیوی سمجھ بوجھ پیدا کرنا تھا۔ سقراط نے ان پر شدید حملے کئے ہیں۔ سوفسطائی معلم اجرت لے کر اپنے شاگردوں کو گھوم پھر کر پڑھاتے تھے۔ ان کا تعلق پانچویں صدی ق م سے تھا۔

Sophocles

سوفوکلیز (496ق م۔413ق م):

یونان قدیم کا ایک المیہ تمثیل نگار۔ ایتھنز کا شہری تھا۔ اس کے ڈرامے ایڈی پس سے مشہور نفسیات دان فرائیڈ Freud نے ایک نفسیاتی بیماری اخذ کی ہے اور سوفوکلیز کو دنیا کے تین بڑے ڈرامہ نگاروں میں شمار کیا ہے۔

ڈراموں ساؤتھ سی ببل: South Sea Buble

لاطینی امریکہ میں تجارت کی غرض سے یہ برطانوی جائنٹ اسٹاک کمپنی 1711ء میں انگلستان میں رابرٹ ہارلے نے قائم کی تھی۔ اس کمپنی نے قومی قرضہ کی واپسی کا بھی کم شرح سود پر وعدہ کیا تھا۔ فراڈ ظاہر ہونے پر 1720ء میں یہ کمپنی ختم ہوگئی اور رابرٹ وال پول کو کمپنی کے قرضوں کی واپسی کے لیے خزانے کا چانسلر بنایا گیا۔

ہسپانوی امریکی جنگ (1898ء): Spanish-American Nar

اس جنگ کا مقصد ہسپانیہ کے خلاف ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کیوبا کی آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والوں کی مدد کرنا اور کیوبا کو ہسپانوی قبضے سے نجات دلانا تھا۔ کیوبا میں انقلاب 1895ء سے امریکی املاک کو نقصان پہنچا اور ہسپانوی سفیر نے امریکی صدر میک کنلے کی تحقیر کی اور ہسپانیہ نے امریکی جنگی جہاز مین کو غرقاب کردیا۔ جس کے بعد امریکہ نے ہسپانیہ سے مطالبہ کیا وہ کیوبا سے نکل جائے۔ ہسپانیہ نے 24 اپریل 1898ء کو امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ یکم مئی ریاست ہائے متحدہ کے ایک فوجی دستے نے جارج ڈیوی کی قیادت میں منیلا، فلپائن میں ہسپانوی بحری بیڑے کو شکست دی اور سانٹیاگو بے میں کیوبا کا ہسپانوی بحری بیڑا 3 جولائی کو تباہ کردیا۔ امریکہ کی فوجوں نے ہسپانویوں کو سینیاگو کی حوالگی پر مجبور کردیا، عارضی صلح 12 اگست کو ہوئی۔ 10 دسمبر 1898ء کے عہد نامہ پیرس کی رو سے کیوبا آزاد ہوگیا مگر امریکہ کی زیر نگرانی رکھا گیا ہسپانیہ نے جزائر فلپائن بھی 20000000 ڈالر کے عوض امریکہ کے حوالے کردیئے۔

ہسپانوی آرمیڈا (1588ء): Spainish Armada

بحری بیڑا جو ہسپانیہ کے فلپ دوم نے انگلستان کے خلاف بھیجا تھا۔ اسے ناقابل تسخیر آرمیڈا بھی کیا جاتا ہے۔ یہ تقریباً ایک سو تیس جہازوں پر مشتمل تھا اور اس پر تیس ہزار افراد سوار تھے، اسے ڈیوک آف میڈینا سیڈونیا کے ماتحت روانہ کیا گیا۔ اس کا مقصد فلپ دوم کے لیے انگلستان کا تاج و تخت حاصل کرنا تھا۔ جولائی میں بمقام پلیمتھ Plymoth انگلستان کے بحری بیڑے سے جو چارلز ہارورڈ کی کمان میں تھا مقابلہ ہوا۔ آرمیڈا کو رودبار انگلستان سے پرے دھکیل دیا گیا۔ آئرلینڈ کے قریب ایک بحری طوفان نے اس کو شدید نقصان پہنچایا۔ ایک سو تیس جہازوں میں سے صرف 53 جہاز بچ کر ہسپانیہ واپس پہنچ سکے۔

ہسپانوی خانہ جنگی (1936ء-1939ء): Spanish Civil War

اسپین میں جمہوریت پسندوں اور قوم پرستوں کے درمیان ملکی اقتدار کے حصول کے لیے لڑی گئی جنگ۔ اس خانہ جنگی کو مورخین نے دوسری عالمگیر جنگ کی ریہرسل کہا ہے۔ دراصل یہ یورپ میں فاشزم اور کمیونزم کے درمیان

لڑی جانے والی پہلی لڑائی تھی جو سرمایہ دارانہ نظام کے مردہ ہوتے ہوئے جسم پر لڑی گئی تھی۔

اسپین میں بدامنی کا آغاز 1931ء میں ہوا تھا۔ جب اسے جمہوریہ قرار دیا گیا تھا۔ 1933ء میں منعقد ہونے والے عام انتخابات نے اسے مزید ہوا دی اور 1936ء میں یہ بدامنی خونریزی میں بدل گئی۔ 11 جولائی 1936ء کو دائیں بازو کے ایک سیاستدان کا بوڈ سوتیلو کو قتل کر دیا گیا اور اس کا الزام فوج پر لگا۔ 18 جولائی کو جنرل فرانکو کی قیادت میں فوج کے ایک حصے نے حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ یہ بغاوت اگرچہ ناکام رہی مگر باغیوں نے شدید جنگ کے بعد شمالی اسپین کے علاقے برگوس میں جنرل فرانکو کی حکومت کو تسلیم کر لیا، اور اس کی مدد کے لیے فوج بھی بھیج دی۔ نومبر 1936ء میں اٹلی اور جرمنی نے جنرل فرانکو کی حکومت کو تسلیم کر لیا، اور اس کی مدد کے لیے اپنے فوجی دستے روانہ کر دیئے۔ اس طرح یہ خانہ جنگی مارچ 1939ء تک جاری رہی حتیٰ کہ سارے اسپین پر جنرل فرانکو کی حکومت قائم ہو گئی۔

Spanish Inquisition

ہسپانوی کلیسائی عدالت:

اسپین میں مسلمانوں اور یہودیوں اور ایسے لوگوں کے لیے جو عیسائی ہو کر مرتد ہو گئے ہوں کو شدید سزائیں دینے کے لیے ہسپانوی کلیسائی عدالت جو پندرہویں اور سولہویں صدی عیسوی میں خصوصاً کام کرتی رہی۔ یہ ہسپانوی کلیسائی عدالت پاپائی کلیسائی عدالت سے علیحدہ تھی۔ یہ عدالت پوپ سکسٹس چہارم نے 1478ء میں شاہ فرڈیننڈ اور ملکہ ازابیلا کی درخواست پر قائم کی تھی۔ تاکہ عیسائی ہونے کی باوجود اپنے ادیان پر قائم رہنے والے مسلمانوں اور یہودیوں کو سزا دی جا سکے۔ ان مسلمانوں اور یہودیوں نے اسپین چھوڑ کر چلے جانے کی بجائے عیسائی ہونا پسند کیا تو مگر ہسپانوی کلیسائی حکام کو شبہ تھا کہ وہ اپنے پرانے مذاہب پر قائم ہیں۔ ہسپانوی۔ عدالت کلیسا ایک ڈومینکن راہب ٹامس ڈی تورکومیڈ کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی۔ اس عدالت میں ارتداد کا جرم کرنے کا اقبال کرنے یا، کرنے دونوں صورتوں میں مجرم کو انتہائی تعذیب کے بعد سزائے موت دی جاتی تھی۔

Spanish Succession War of The :(1701ء) ہسپانوی جنگ جانشینی

یہ جنگ اسپین کے آخری ہیپسبرگ بادشاہ چارلز دوم کی موت کے بعد ہسپانوی سلطنت کی وراثت کے لیے لڑی گئی تھی۔ اس لاولد بادشاہ کی جانشینی کے متعلق پر پیچ گفتگو برسوں جاری رہی۔ 1699ء میں جانشینی کے بڑے بڑے دعویدار فرانس کا لوئی چہاردہم اور شہنشاہ لیوپولڈ اول تھے۔ یہ جنگ 1714ء تک جاری رہی اور ٹریٹ ریسٹاٹ اور بیڈن کے صلح ناموں پر ختم ہوئی۔

اسپارٹا:

Spart

لیسونیا اور میسینیا کے ڈورین فاتحین کی قائم کردہ ریاست جو بہت زیادہ مستحکم ہوئی۔ ساتویں صدی ق م میں یہ علم و ادب کا گہوارہ بن گئی تھی لیکن چھٹی صدی ق م میں فوجی فنون اس پر غالب آ گئے اور اس کا رجحان عسکریت کی

صرف ہوگیا۔ یہ ایتھنز کی رقیب ریاست تھی۔ ایتھنز کے ساتھ 431ق م سے 404ق م تک لڑی جانے والی جنگ پیلوپونیشین کی تباہ کاریوں سے یہ فاتح ہونے کے باوجود بہت متاثر ہوئی۔ 371ق م میں اسے لیوکٹرا کے مقام پر شکست ہوئی۔ مقدونیہ کے فلپ دوم کے ہاتھوں شکست کے بعد اس کا زوال شروع ہوگیا اور رومیوں سے شکست کھانے کے بعد اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ سپارٹا جغرافیائی لحاظ سے پیلوپونیسس کا سب سے بڑا شہر تھا۔ اس ریاست کے آئین کے تحت حکمران طبقے کے سب نوجوانوں کی عسکری تربیت لازمی تھی۔ جنگجو طبقے کا رتبہ سب سے زیادہ بلند تھا۔ آج کل موجود جدید سپارٹا کی بنیاد انیسویں صدی میں رکھی گئی تھی۔

سپارٹیکس (109ق م-71ق م):

Spartacus

یہ ایک تھسلی میں پیدا ہونے والا رومی غلام تھا۔ اس نے 71ق م میں رونما ہونے والی غلاموں کی بغاوت کی سربراہی کی تھی۔ یہ بغاوت غلاموں کی سابقہ بغاوتوں میں سب سے اہم اور آخری تھی۔ سپارٹیکس رومی شہر کیپوا میں گلیڈی ایٹروں کے تربیت گاہ سے بھاگ نکلا اور بہت سے مفرور غلاموں کو اپنے ساتھ ملا کر اس نے رومی حکام کے خلاف یہ بغاوت کردی۔ کریسس اور پومپی نے یہ بغاوت فرو کی اور تقریباً چھ ہزار گرفتار شدہ غلاموں کو سزائے موت دی۔

سپارٹیکس پارٹی:

Spartacus Party

جرمن سوشلسٹوں کی ایک انتہا پسند جماعت۔ یہ 1916ء میں قائم کی گئی تھی۔ کارل لائپ کنشٹ اور روزا لکسمبرگ اس کے قائد تھے۔ دسمبر 1918ء میں اسے باقاعدہ طور پر جرمن کمیونسٹ پارٹی میں تبدیل کردیا گیا۔ برلن میں اس پارٹی کی طرف سے کیے جانے والی شورش اور ایک مظاہرے کو گستاف نوسکی نے دبادیا تھا (1919ء۔)

مصالحوں کی تجارت:

Spice Trade

مصالحہ جات جو کھانوں، دواؤں اور مذہبی تقریبات میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی تجارت مشرق سے مغرب کے لیے ہزاروں سال سے کی جاتی تھی۔ براعظم یورپ میں مصالحہ جات شروع میں ایتھوپیا کے شہر آکسوم Axum کے راستے پہنچتے تھے۔ اسلام کی آمد کے بعد آٹھویں صدی میں ہندوستان سے مصالحوں کی تجارت مسلمانوں کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ انڈونیشیا میں واقع جزائر مصالحہ سے یہ مصالحے پہلے اب ملائیشیا پہنچتے پھر انہیں ہندوستان کے مغربی ساحل پر واقع مالابار لایا جاتا یہاں سے یہ خلیج فارس کے راستے بیروت، حلب، اسکندریہ، مصر تک پہنچتے۔ جہاں سے وینس کے سوداگر انہیں خرید کر یورپ کی منڈیوں میں پہنچادیتے۔ وینس کے سوداگروں کی مصالحوں کی تجارت پر اس طرح اجارہ داری قائم تھی جو کہیں 1498ء میں واسکوڈی گاما کے ہندوستان کے لیے نئے بحری راستے کی تلاش کے بعد جا کر ٹوٹی اور اب دیگر یورپی اقوام مشرق سے براہ راست مصالحوں کی تجارت کرنے

گئیں۔

Spitfire

سپٹ فائر:

جنگ برطانیہ میں شہرت پانے والا برطانوی جنگی طیارہ یہ طیارہ 1936ء میں تیار کیا گیا تھا اور اس کی پہلی کھیپ تیار ہو کر 1938ء میں نکلی تھی۔ 1939ء میں جنگ عظیم دوم کا آغاز ہو گیا اس وقت برطانیہ کے پاس 182 سپٹ فائر طیارے موجود تھے۔ اس طیارے کے ابتدائی ماڈل 350 میل فی گھنٹہ سے پرواز کر سکتے تھے۔ اور ان پر آٹھ توپیں نصب ہوتی تھیں۔ جنگ برطانیہ 1940ء میں سپٹ فائر اور ہری کین نامی برطانوی طیاروں نے اپنے سے کہیں بہتر جرمن جنگی طیاروں کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے خود برطانیہ اور اس کا طیارہ سازی میں نام بچ گیا۔

Sputnik

سپوتنک:

دنیا کا پہلا مصنوعی سیارہ اور خلائی جہاز جس کا وزن 184 پاؤنڈ کے قریب تھا۔ اسے سوویت روس نے 4 اکتوبر کو خلا میں بھیجا تھا۔ دوسرا خلائی جہاز سپوتنک دوم تھا جس کا وزن تقریباً 1120 پونڈ اس میں ایک زندہ کتیا لائیکا بٹھائی گئی تھی۔ یہ خلائی جہاز روس نے 3 نومبر 1957ء کو خلا میں چھوڑا تھا۔ یہ دونوں دنیا کے پہلے خلائی جہاز تھے جنہوں نے زمین کے مدار میں چکر لگائے تھے۔ ان خلائی جہازوں کے زمین کے مدار میں چھوڑے جانے کے بعد روس اور امریکہ کے درمیان خلائی مسابقت کا آغاز ہو گیا تھا۔

Srivijaya

سری وجائیہ:

جنوبی سماٹرا میں قائم ایک بحری ریاست جس کی بندرگاہ پالم بانگ ہے۔ سری وجائیہ آبنائے لقہ پر ساتویں سے گیارہویں صدی تک قابض رہی۔ اس ریاست کے خصوصی بحری محل وقوع کی وجہ سے اس ریاست کی رسائی بحر ہند اور بحرالکاہل تک تھی۔ سری وجائیہ بدھ مت اور تجارت کے مرکز کی حیثیت سے ابھری نویں صدی میں یہ ریاست زوال پذیر ہو گئی مگر 10ویں صدی میں پھر ابھری اور اس نے شہنشائیت کی شکل اختیار کر لی جس کے قبضے میں جزیرہ نما ملایا کے بڑے حصے پر قبضہ تھا۔

S.O.S (save our souls)

خطرے کی حالت کا خفیہ پیغام:

یہ جنگ میں انتہائی خطرے کی حالت کا آخری پیغام ہوتا ہے جس کا مطلب ہے ہماری جانیں بچاؤ۔ ستمبر 1965ء کی جنگ میں چھمب سیکٹر سے پسپا ہوتے ہوئے بھارتی فوج کے کمانڈر نے ایسا ہی پیغام نشر کیا تھا۔ جبکہ عموی طور پر یہ سگنل ڈوبتے ہوئے بحری جہازوں یا تباہی کے قریب پہنچ جانے والے ہوائی جہازوں سے نشر کیا جاتا ہے۔

اسٹالن جوزف (1879ء-1953ء):

Stalin, Joseph

روسی راہنما اصل نام جوزف وساریونووچ ڈگاشولی تھا۔ وہ ایک موچی کا بیٹا تھا۔ جارجیا کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔ مارکسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے مدرسے سے نکال دیا گیا۔ 1903ء میں بالشویک پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی کئی بار سائبیریا جلاوطن کیا گیا۔ 1913ء میں قید کر دیا گیا۔ انقلابی سرگرمیوں کی مالی معاونت کے لیے سٹالن نے کئی بنک ڈکیتیوں میں بھی شمولیت کی۔ 1922ء میں کمیونسٹ پارٹی کا سیکرٹری جنرل مقرر ہوا۔ 1924ء میں لینن کی موت کے بعد ٹراٹسکی اور زینوویف کے ساتھ حکومت میں شریک رہا۔ 1941ء میں سوویت یونین کا وزیر اعظم رہا۔ اپنی سخت حکمت عملیوں کی وجہ سے بدنامی کی حد تک مشہور ہے۔ اسی کے عہد میں روس نے دوسری جنگ عظیم میں کامیابی حاصل کی۔ مورخین کے مطابق اسٹالن بڑا سخت گیر اور بے رحم حکمران تھا اور اپنے مخالفوں کو موت کے گھاٹ اتار دینا اس کے لیے معمولی بات تھی۔

جنگ سٹالن گراڈ:

Stalingrad, Battle of

جنگ عظیم دوم کے دوران روس میں لڑی جانے والی ایک بڑی جنگ اگست 1942ء میں جرمنی کے حملہ روس کا رخ سٹالن گراڈ کی طرف موڑ دیا گیا، جرمنی کی چھٹی فوج شہر میں داخل ہو گئی مگر جب موسم سرما آیا تو سخت سردی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روسیوں نے جرمنی کی چھٹی فوج پر حملے شروع کر دیئے۔ جنوری 1943ء میں جرمنی کی فوج ہر طرف سے گھیرے میں لے لی گئی اور اس نے بالآخر ہتھیار ڈال دیئے۔ اس جنگ میں اسٹالن گراڈ کے باشندوں نے شہر کی گلیوں اور شاہراہوں پر جرمن فوج کا مقابلہ کیا۔ جرمنی فضائیہ نے شہر پر شدید بمباری کی جس کی وجہ سے سٹالن گراڈ تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا۔ روسیوں نے اتحادیوں کو درخواست کی کہ وہ جرمنی کے خلاف ایک مغربی محاذ کھولیں تاکہ اسٹالن گراڈ سے جرمنی کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جا سکے۔ مگر اتنی تباہیوں کے باوجود اسٹالن گراڈ کی جنگ روسیوں نے جیت لی۔

سٹیمپ ایکٹ (1765ء):

Stamp Act

وہ برطانوی قانون جس کے نفاذ نے امریکی نوآبادیات میں برطانیہ کے خلاف مزاحمت کی روح پھونک دی۔ یہ ایکٹ امریکہ کے انقلاب آزادی کی راہ کا آخری قدم ثابت ہوا اور اس کے نتیجے میں نوآبادکاروں کی مزاحمت نے منظم صورت اختیار کر لی۔ یہ ایکٹ برطانوی پارلیمنٹ نے مارچ 1765ء میں پاس کیا تھا۔ جس میں عوامی دستاویز اور ہر قسم کی قانونی دستاویزات پر سرمایہ کی فراہمی کے لیے ریونیو سٹیمپ چسپاں کرنے لازم قرار پائے۔ اس ایکٹ کے خلاف امریکہ کی تیرہ کالونیوں میں شدید ردعمل کے طور پر زبردست ہنگامے رونما ہوئے۔ اور برطانوی پارلیمنٹ کے اس اقدام نے امریکی نوآبادیوں میں ہر بااثر اور طاقتور طبقے کو برطانوی حکومت کے خلاف کھڑا کر دیا۔

ستارے والے ایوان کی عدالت:

Star Chamber, Court of

برطانیہ میں شروع ہی سے عوام کی اپیلیں بادشاہ اور اس کی کونسل سنا کرتی تھی۔ ایڈورڈ چہارم نے اس کی سرگرمیاں صرف سیاسی نوعیت تک ہی محدود رکھیں جو امن عامہ اور فوجداری معاملات کے ساتھ متعلق ہوتی تھیں۔ یہ عدالت ویسٹ منسٹر محل کے ایوان ستارہ میں لگتی تھی۔ اسے 1640ء کی طویل المعیاد پارلیمنٹ نے منسوخ کر دیا تھا۔

بھاپ انجن: Steamengine see watt, James.

Stamford Bridge

سٹیمفورڈ برج:

انگلستان میں ایسٹ رائیڈنگ آف یارک شائر ایک گاؤں، یہاں شاہ ہیرلڈ (انگلستان) نے 1606ء ہیرلڈ ہارڈراڈر شاہ ناروے کو شکست دی۔

Steppe

سٹیپ:

جنوبی اور جنوبی و مشرقی یورپی سوویت روسی وفاقی اشتراکی جمہوریہ اور جنوبی و مغربی ایشیائی ریاست ہائے متحدہ سوویت روس کا ہموار، بے شجر میدان، پہلے صرف گیاہستان تھا۔ گیاہستان امریکہ میں گیاہستان پریریزی Prairies ہے۔

Stevenson, Robert Louis

سٹیونسن، رابرٹ لوئی:

برطانوی ناولسٹ، شاعر اور انشائیہ پرواز۔ عمر بھر ٹی بی کا مرض رہا، اور صحت کی تلاش میں گھومتا پھرتا رہا۔ اس نے انشائیے اور سفرنامے بھی لکھے۔ 1879ء میں کیلی فورنیا کے سفر میں شادی کی اور 1880ء میں واپس یورپ آ گیا۔ اس کی مشہور تصانیف میں Treasur Land سب سے اہم ہے۔

Stoicism

رواقیت، رواقی فلسفہ:

اس فلسفہ کی بنیاد قدیم یونان کے مفکر زینو Zeno نے ایتھنز میں 313 ق م میں رکھی تھی۔ اس فلسفہ میں نیکی اختیار کرنے اور جذبات پر قابو پانے پر زور دیا گیا ہے۔ نیز اس مکتب فکر میں خودکشی ایک جائز عمل ہے۔ خود اس فلسفہ کے بانی زینو نے بھی خودکشی کی تھی۔ یہ فلسفہ دوسری صدی ق م میں روم میں آیا۔

Stone Henge

سٹون ہینج:

انگلستان کے میدان سالزبری میں کھڑے پتھروں کا ایک عظیم مجموعہ جزائر برطانیہ کی عظیم حجری یادگاروں میں سب سے اہم یادگار۔ اس کے گرد 300 فٹ قطر کی ایک مستدیر خندق ہے۔ اس کے پتھر چار سلسلوں میں مرتب ہیں دو بیرونی سلسلے دائرے میں بنائے ہیں۔ بعض محققین کے نزدیک یہ رومیوں کا معبد تھا بعض دوسرے لوگوں کے نزدیک یہ قدیم زمانے کے ستارہ شناسوں کے رصدگاہ تھی۔ اس کا سال تعمیر 1800 ق م سے 1400 ق م تک بتایا جاتا ہے۔

سٹو، ہیریٹ بیچر (1811ء-1896ء): Stowe, Harriet Beecher

غلامی کی تنسیخ کا حامی امریکی ناول نگار جس کی اہم تصنیف Uncle Tome Cabin ہے سٹو کا تعلق کنیکٹ کے ایک دانشور خاندان سے تھا، وہ Cincinati آ گیا تھا۔ اسی شہر میں اسے غلامی کی تنسیخ کی حمایت کرنے کا موقع ملا۔ اسی موقف کی حمائیت میں اس نے اپنا یہ شاہکار ناول لکھا جو امریکی خانہ جنگی کے پس منظر میں لکھا گیا۔

آبنائے میگلین: Strait of Magellan

پرتگال کے مشہور زمانہ مہم جو میگلین کی دریافت کردہ جنوبی امریکہ کی ایک آبنائے جو 375 میل لمبی اور تین سے اٹھارہ میل چوڑی ہے۔ یہ آبنائے چلی اور نائر اوڈل فیوگو کے درمیان واقع ہے۔ اس آبنائے کا نام میگلین کے نام پر رکھا گیا ہے۔

آبنائے ملاکا: Strait of Malacca

یہ آبنائے سماٹرا کو جزیرہ نمائے ملائیشیا سے جدا کرتی ہے۔ یہ چالیس سے 300 میل چوڑی ہے اور اسے قدرتی نہر سویز بھی کہتے ہیں یہ بحیرہ انڈیمان کو جو بحر ہند کا ایک حصہ ہے جنوبی بحیرہ چین سے ملاتی ہے۔

سٹوپا: Stupa

بدھوں کے زمانے کی گنبد نما یادگاری عمارتیں۔ یہ عمارتیں مہاتما بدھ کی یاد میں تعمیر کی گئیں تھیں۔ ایک ابتدائی اسٹوپا سانچی کے مقام پر بھارت میں موجود ہے جو دوسری صدی ق م میں تعمیر کیا گیا تھا۔ بدھ مت کے ساتھ ساتھ ان خصوصی بدھ عمارتوں نے چین اور دوسرے مشرقی ایشیائی ملکوں میں پیگوڈا کی شکل اختیار کر لی تھی۔

سیوٹونیس، تقریباً (69ء-140ء): Suetonius

رومی سوانح نگار اور مورخ۔ کچھ مدت شہنشاہ ہیڈرین کا معتمد خاص بھی رہا۔ اس کی اہم تصنیف ''سیزروں کی سوانح'' Devita Caesar۔ تقریباً مکمل صورت میں موجود ہے، مگر اس کی ایک اور تصنیف ''دوربارہ ممتاز شخصیات De viris Illustribus'' کے صرف کچھ حصے باقی ہیں۔ اس نے مختلف کوائف جمع کر کے جو سوانح عمریاں تصنیف کیں وہ رومی زندگی کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔ اس کی اس تصنیف کا انگریزی زبان میں ترجمہ 12 سیزرز کے نام سے ہوا جب کہ احقر نے اس کا اردو ترجمہ ''تاریخ قیصران'' کے نام سے کیا ہے جو حال ہی سے لاہور سے شائع ہوا ہے۔

نہر سویز: Suez Canal

پورٹ سعید اور پورٹ سویز کے درمیان واقع آبی شاہراہ یہ بحیرہ روم کو بحیرہ احمر سے ملاتی ہے اور براعظم ایشیا کو

براعظم افریقہ سے جدا کرتی ہے۔ اس کی تعمیر سے یورپ اور مشرقی ایشیائی ممالک کے درمیان فاصلہ میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کی تعمیر کا منصوبہ 1858ء میں بنایا گیا تھا پھر جلد ہی اس پر کام شروع ہو گیا اور 1869ء میں اسے جہاز رانی کے لیے کھول دیا گیا۔ بیسویں صدی کے نصف میں (1956ء) برطانیہ، فرانس اور اسرائیل نے نہر پر قبضہ کرنے کے لیے مصر پر حملہ کر دیا مگر تینوں ممالک نے منہ کی کھائی اور مصر نے اسے قومی ملکیت میں لے لیا۔ گیارہ برس بعد 1967ء میں اسرائیل نے برطانیہ اور امریکہ کی شہ پر حملہ کیا اور متعدد علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ مگر 6 اکتوبر 1973ء کو مصری فوجوں نے نہر سویز عبور کر کے اسرائیلی فوجوں پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں اسرائیل نے اپنی فوجیں سویز محاذ سے ہٹا لیں جس کے بعد 5 جون 1975ء کو نہر سویز دوبارہ کھول دی گئی۔

Sufism

تصوف:

مسلمانوں کے ہاں عارفانہ حکمت جس نے دسویں اور گیارہویں صدی کے ایران میں خاص طور پر فروغ پایا۔ یہ روح کا رشتہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کی حکمت عملی ہے۔ اس تحریک کے ایک بڑے فلسفی امام غزالیؒ تھے۔ ان کے علاوہ تصوف کی بڑی شخصیات میں حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت شہاب الدین سہروردی اور ابن عربی جیسے لوگ شامل ہیں۔ فلسفی صوفی شعرا میں حضرت فریدالدین عطارؒ، حافظ، مولانا رومیؒ، شیخ سعدیؒ، حضرت نورالدین جامی، اور عمر خیام شامل ہیں۔

Sui

سوئی (581ء۔618ء):

چین کا ایک حکمران خاندان جس نے چھٹی صدی عیسوی کے آخر سے ساتویں صدی کے ابتدائی دہائیوں حکومت کی۔

Suharto, General

سوہارتو، جنرل (1921ء):

انڈونیشیائی فوجی جنرل اور سابق صدر اور آمر۔ وسطی جاوا کے ایک کسان خاندان میں پیدا ہوا۔ بعدازاں ولندیزی فوج میں بھرتی ہو گیا، 20 سال بعد جنرل کے عہدے پر فائز ہوا۔ اکتوبر 1965ء میں صدر احمد سوکارنو کا تختہ الٹ کر 1966ء تا 1968ء تا بمقام صدر بنا پھر 1968ء سے 1993ء تک کے انتخابات میں مسلسل کامیابی حاصل کر کے صدر منتخب ہوتا رہا۔ 21 مئی 1998ء تک صدر کے عہدے پر فائز رہا۔

Sukarno, Ahmad

سوکارنو، احمد (1901ء۔1970ء):

انڈونیشیا کا مدبر، سیاست دان اور جمہوریہ انڈونیشیا کا پہلا صدر ابتدا ہی سے وطن کی آزادی کے لیے سرگرمی سے کوشاں رہا۔ 1927ء میں پہلی مرتبہ ولندیزی حکمرانوں نے سزائے قید دی۔ بعدازاں کئی مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں، 1945ء میں سبب جنگ عظیم دوم کے اختتام پر جاپانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے تو سوکارنو نے جرات و مردانگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جمہوریت کی بنیاد رکھی خاص کشمکش کے بعد اقوام متحدہ کی مداخلت

کی وجہ سے انڈونیشیا کو آزادی مل گئی اور سوئیکارنو کو تاحیات صدر بنا دیا گیا۔ اکتوبر 1965ء میں کمیونسٹوں کی حمایت کے بعد سوکارنو کے اختیارات ختم کر دیے گئے اور جنرل سوہارتو قائم مقام صدر بن گئے (1966ء)۔

سلیمان اعظم اول (1494ء-1566ء): Suleyman I "The Magnificent"

سلیمان اول (1520ء-1566ء) جسے اہل مغرب سلیمان عالیشان اور مسلمان "سلیمان قانونی" کا نام دیتے ہیں۔ اپنے والد سلطان سلیم اول کا جانشین ہوا۔ اس کے عہد میں سلطنت عثمانیہ اپنی انتہائی عروج پر پہنچ گئی۔ اس کے بحیرہ روم میں تہلکہ مچا دیا۔ اس کے عہد میں آسٹریا کے دارالحکومت ویانا کا محاصرہ کیا گیا جو امیر البحر بارباروسا نے ناکام رہا۔ سلطان کے عہد کا ایک افسوسناک واقعہ یہ ہے کہ سلطان سلیمان نے اپنی ملکہ خرم سلطان کی انگیخت پر اپنے بیٹے مصطفیٰ کو قتل کرا دیا۔ خرم سلطان اپنے بیٹے سلیم دوم کو جانشین بنانا چاہتی تھی۔

سمیریا سمیری تہذیب: Sumerian, Civilisation

جنوبی میسوپوٹیمیا میں فروغ پانے والی غیر سامی تہذیب جو پانچ ہزار ق م میں سمیری شہری ریاستوں میں پھلی پھولی، ان شہری ریاستوں میں اریک، کش، لاگاس اور ارقابل ذکر ہیں۔ اس تہذیب میں زراعت میں ترقی کے ساتھ ساتھ ظروف سازی اور دھاتوں کے اوزار بنانے بھی شامل ہیں۔ بابل کی تہذیب کی ترقی کے بعد سمیری تہذیب زوال پذیر ہوگئی۔

اہل سنت والجماعت، المسلمین: Sunni Muslims

سنت رسالت مآب ؐ پر عمل پیرا ہونے والا ایک مسلم فرقہ یہ خلفا راشدین کو صحیح جانشین رسول ؐ تسلیم کرتا ہے۔ اس فرقے کی عرب دنیا، ترکی، ہندوستان، پاکستان اور افریقہ ممالک وغیرہ میں اکثریت ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں سلاطین دہلی اور مغل بادشاہوں کا تعلق اسی فرقے سے تھا اور انہوں نے کئی بار اہل تشیع کے ساتھ جنگیں بھی لڑیں تھیں۔

سن یات سین (1866ء-1925ء): Sunyat-Sen

چین کا انقلابی راہنما جن کا تعلق ایک عیسائی خاندان سے تھا۔ 1892ء میں ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد چنگ شاہی خاندان کی حکومت کے خلاف انقلابی سرگرمیوں میں ملوث ہوگیا۔ اس نے ایک سیاسی نظریہ تشکیل دیا جس کو اپنی کتاب "تین عوامی اصول" San Min Chu میں پیش کیا۔ اس کے تین عوامی اصول قوم پرستی، جمہوریت اور ضمانت معاش تھے۔ انقلاب 1911ء کے بعد چین میں بادشاہت کے خاتمہ پر پہلا جمہوری صدر منتخب ہوا، لیکن صرف چار ماہ کے بعد یوان شی کائی yuan shikai کے حق میں دستبردار ہوگیا، شمالی حکومت کو چھوڑ کر جنوبی چین میں کومنتانگ پارٹی کو منظم کیا۔ 1921ء میں کینٹن کی غیر سرکاری حکومت کا صدر منتخب ہوا۔ اگرچہ سن یات سن کمیونزم کے خلاف تھا مگر 1922ء میں اس نے کمیونسٹ روس کی امداد قبول کر لی اور چینی کمیونسٹوں کے

ساتھوں کر کام کرنے پر رضامند ہو گیا۔ نانگ ہیں اس کا مقبرہ قومی زیارت گاہ ہے۔ اس کی دیوہ شنگ، چنگ لنگ کو اس کی وفات کے بعد اگرچہ کومنتانگ حکومت میں اہم عہدے حاصل رہے، مگر وہ بعد ازاں کمیونسٹوں کی حمایت کرنے لگی تھی۔ ڈاکٹر سن یات سن کا احترام عوامی جمہوریہ چین اور تائیوان میں یکساں کیا جاتا ہے۔

Surat

سورت:

مغربی ہندوستان کی ریاست گجرات کا ایک اہم شہر اور بندرگاہ، یہ شہر دریائے تاپتی کے دہانے کے قریب واقع ہے۔ یہ بندرگاہ سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں ایک بڑا تجارتی مرکز رہی ہے۔ اس شہر میں کئی یورپی نو آبادیاں تھیں۔ 1612ء میں یہاں ہندوستان کی پہلی تجارتی چوکی قائم کی گئی۔ سترہویں صدی کے آخر میں یہ برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کا صدر مقام بن گیا تھا۔

Sur Dynasty

سوری خاندان:

ہندوستان میں 1540ء میں شیر خان نے شیر شاہ سوری کے لقب کے ساتھ اس حکمران خاندان کی بنیاد رکھی۔ اس خاندان سے صرف، پندرہ سال حکومت کی اور اس مدت میں اس خاندان کے تین بادشاہ ہوگذرے، شیر شاہ سوری (1540ء۔ 1545ء) سلیم شاہ سوری (1545ء۔ 1554ء) اور عادل شاہ سوری (1554ء۔1556ء) شیر شاہ سوری نے ہندوستان میں پہلی بار ایسا انتظامی ڈھانچہ مرتب کیا تھا اور ایسی اصلاحات نافذ کیں تھیں کہ صدیوں تک اس کے نقش قدم پر مغلیہ سلطنت کا کاروبار چلتا رہا۔

Sura Dynasty

صورا خاندان:

بنگال میں ادی صورا نے اس خاندان کی حکومت کی بنیاد رکھی اس کے متعلق کسی سن وغیرہ کا علم نہیں ہے۔ البتہ یہ خاندان گیارہویں صدی میں اپنے عروج پر تھا۔ 1095ء میں سینا خاندان کے برسر اقتدار آنے سے اس کا زوال ہو گیا۔

Surrealism

مافوق الحقیقت نقاشی:

آرٹ اور ادب میں بیسویں صدی کی ایک تحریک جو تحت الشعور کی عکاسی سے تعلق رکھتی ہے، مثلاً نقوش کی بے جوڑ، غیر منطقی ترتیب، مجموعے یا جوڑے، مافوق الحقیقت نقاشی، یہ براہ راست مصور کی سوچ کی عکاسی ہے، اس تحریک کے علمبرداروں میں سلواڈور ڈالی Salvador Dali (1904ء۔1989ء)، فریدہ گابلو Farida Kahlo (1907ء۔1954ء) جون میرو John Mero اور پال کلی Paul Kalee شامل ہیں۔

سوس، سوسہ:

Susa

ایک قدیم شہر، ملک عیلام کا دارالحکومت جو موجودہ ایرانی شہر دزفل کے جنوب مغرب میں واقع تھا۔ اسے

بشور نی پال نے 700 ق م میں تباہ کر ڈالا۔ قدیم ایرانی بادشاہوں نے دوبارہ آباد کیا۔ اور دارا اعظم نے یہاں ایک سرمائی محل تعمیر کیا۔ جس کے کھنڈرات بعد ازاں دریافت ہوتے ہیں۔ تورات میں اس شہر کا نام شوش دیا گیا ہے۔ سوس کے کھنڈرات سے عیلامی زبان کے کئی کتبے دریافت ہوئے ہیں۔

سواحلی:

Swahili

کینیا، تانگانیکا اور زنجبار کے ساحلی علاقوں میں آباد قدیم باشندے جو بنتو زبان بولنے والے حبشیوں اور عرب تاجروں کی اولاد ہیں۔ سواحلی زبان، بنتو زبان کی ایک شاخ ہے اور اس میں بہت سے عربی لفظ بھی شامل ہیں، یہ مشرقی افریقہ کے بہت سے ممالک کی مشترکہ زبان ہے۔

سواستیکا:

Swastika

سنسکرت زبان کا لفظ جس کے معنی خوش قسمتی کے ہیں۔ اس سے مراد وہ نشان ہے جو قدیم آریاؤں اور بدھ مذہب کے پیروؤں نے اختیار کیا تھا، 1935ء میں اسے ہٹلر نے نازی تحریک کے نشان کے طور پر اپنایا تھا۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ اس کا اصل وطن عراق تھا جہاں سے ہندوستان اور مشرق بعید پہنچا۔ 1935ء میں اسے نازی جرمنی کے قومی پرچم پر بھی نقش کیا گیا تھا اور 1945ء تک یہ جرمنی کے پرچم پر نقش رہا۔

سیراکیوز:

Syracuse

سسلی میں ایک ساحلی شہر جو یونانی تہذیب سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کی بنیاد 734 ق م میں کارنتھ نے ایک تجارتی مستقر کے طور پر رکھی تھی۔ پانچویں صدی ق م میں سیراکیوز کی سلطنت کا مرکز بن گیا۔ تیسری صدی ق م میں سیراکیوز روم کے اتحادیوں میں شامل ہو گیا اور بعد ازاں قرطاجنہ کا اتحادی بن گیا۔ رومیوں نے اس شہر پر 211 ق م میں قبضہ کر لیا تھا اور اسی قبضہ کے دوران ایک رومی سپاہی نے مشہور ریاضی دان اور موجد، ارشمیدس کو قتل کر ڈالا جو عملی ریاضی میں منہمک ساحلی ریت پر ریاضی کی ایک مساوات حل کر رہا تھا۔

Synago Gue

معبد یہود:

جرمن لفظ بمعنی اسمبلی۔ حضرت موسیٰؑ کے دور سے اس اصطلاح کا استعمال ایک ایسے اجتماع کے لیے کیا جاتا تھا۔ جو مذہبی مقاصد کے لیے ہوتا ہے، سیکل سلیمانی کی تباہی کے بعد معبد نے اہمیت حاصل کر لی تھی۔ قرون وسطیٰ میں یہ یہودی زندگی کا ذہنی اور معاشرتی مرکز بن گیا تھا۔ اس میں سادہ خدمات انجام دی جاتیں تھیں اور کوئی شخص سرکاری طور پر اس کا سربراہ مقرر نہیں کیا جاتا تھا۔

"T"

Tabaqat-i-Akbri, The

طبقات اکبری:
شہنشاہ اکبر کے دور کی سرکاری تاریخ جسے اکبر کے ایک درباری مورخ نظام الدین احمد نے لکھا۔ تورخ اور تذکرہ ابلاد کے لیے سب سے زیادہ معتبر تاریخ سمجھی جاتی ہے۔

Tabaqat-i-Nasiri, The

طبقات ناصری:
سلاطین دہلی کے ابتدائی دور کی تاریخ جسے قاضی منہاج الدین سراج نے تحریر کیا تھا۔ اسے اس کتاب کی تصنیف کرنے میں ناصرالدین قباچہ کی سرپرستی حاصل تھی۔ اسی وجہ سے اس نے اس کا نام طبقات ناصری رکھا تھا۔

Tabernacle

شامیانہ، جھونپڑا:
کنعان میں مستقل آبادی کاری سے قبل یہودیوں کا سفری معبد۔ اسے خدا تعالیٰ کی رہائشی گاہ خیال کیا جاتا تھا۔ اس میں وہ صندوق رکھتے تھے جس کے اندر توریت کی تختیاں محفوظ تھیں جو حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے لائے تھے۔

Tacitus, P.Cornelius

ٹیسی ٹس کارنیلیس:
(55ء۔120ء) رومن مورخ اور ممتاز قانون دان، اس نے جولیس ایگری کولا کی بیٹی سے شادی کی تھی۔ اس نے جرمینیا کے عنوان سے ایگری کولا Agricola کے حالات پر مشتمل ایک اور دوسری کتاب خطہ روم کی تاریخ پر لکھی تھی۔ اس کا نام "تواریخ" The Histories تھا۔ یہ 68ء سے 96ء تک کے وقائع کا احاطہ کرتی تھی۔

Tagore, Rabindranath (1861ء۔1941ء):

ٹیگور، رابندر ناتھ (1861ء۔1941ء):
مشہور بنگالی شاعر، خاندانی نام ٹیگور تھا۔ کلکتہ میں پیدا ہوا۔ آٹھ سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کر دیتے تھے۔ 14 سال کی عمر میں اس کی شاعرانہ کوششیں رنگ لائیں اور اس کی تمام نظمیں ایک ماہوار رسالے میں شائع ہونے لگیں۔ جب ان کے بھائی جیوتندرا ناتھ نے جریدہ "بھارتی" نکالنا شروع کیا تو انہیں اس رسالہ کا شریک ایڈیٹر بنالیا۔ "سرگذشت شاعر" ان کی پہلی طویل نظم تھی جو کتابی شکل میں شائع ہوئی۔ آہستہ آہستہ اس نے اسٹیج ڈرامے لکھنے شروع کر دیئے۔ اور ان ڈراموں کی وجہ سے موسیقی بھی اس کی دل و جان میں بس گئی۔ اور نئے راگ بنانے اور انہیں لفظی جامہ پہنانے میں مہارت تامہ حاصل ہوگئی۔ 1901ء میں انہوں نے ناول نویسی شروع کی۔ "گیتان جلی" نامی تصنیف پر اسے 1913ء میں ادب کا نوبل پرائز ملا۔ 1914ء میں حکومت ہندوستان نے اسے سر کے خطاب سے نوازا۔ 1915ء میں اس نے برطانوی استعماریت کے خلاف یہ خطاب واپس کر دیا۔

ٹیگس:

Tagus

جزیرہ نما ایبیرین میں ایبریکن کی پہاڑیوں سے نکلنے والا دریا۔ یہ دریا پرتگال میں بہتا ہوا اٹلانٹک اوقیانوس میں جا گرتا ہے۔ 566 میل لمبا ہے۔ اس دریا پر مسلم عہد میں بھی پل تعمیر کیے گئے اور سالازار کی عہد میں پل 1966ء میں تعمیر کیا گیا، جو یورپ بھر میں سب سے طویل معلق پل ہے۔

تائپنگ بغاوت (1850ء-1865ء):

Taiping Rebellion

چین کے منگ خاندان کے خلاف رونما ہونے والی بغاوت جو 1850ء سے 1865ء تک کے دوران میں کی گئی۔ اس بغاوت کا قائد ہنگ چیو چیانگ تھا جس نے ایک نئے حکمران خاندان تائپنگ کی بنیاد رکھنے کی کوشش کی۔ چینی زبان کے لفظ ''تائپنگ'' کے لغوی معنی ''امن عظیم'' ہیں۔ چارلس جارج گورڈن کی قیادت میں فوج نے اس بغاوت کو کچل دیا تھا۔ باغی دارالحکومت نانکنگ پر 1864ء میں قبضہ کرلیا گیا۔ اس بغاوت کے دوران بہت سے لوگ مارے گئے۔

تاج محل:

Taj Mahal

ہندوستان کے شہر آگرہ میں یہ مقبرہ شاہجہاں نے (1628ء-1658ء) نے 1630ء تا 1648ء کے عرصے میں تعمیر کرایا۔ یہ اس کی چہیتی ملکہ ممتاز محل کا مقبرہ تھا۔ اس پر اس زمانے میں تقریباً 50 لاکھ روپیہ خرچ آیا۔ اس کا نقشہ استاد عیسیٰ نے تیار کیا تھا۔

تالمود:

Talmud

اسے آسان زبان میں اسرائیلی فقہ کہنا چاہیے۔ اس میں مختلف مسائل بہ ترتیب ابواب وفصول دیے گئے لیکن ان مسائل کے ساتھ ساتھ ان کے تاریخی پس منظر سے متعلقہ واقعات بھی بیان کردیے گئے ہیں۔ تالمود عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تعلیم وعلم کے ہیں۔ اس کا مادہ عربی لفظ تلمذ کے مادے سے ملتا جلتا ہے۔

Tamerlane see. Timur The Lame.

تنگ خاندان:

Tang Dynasty

618ء-906ء تک چین پر حکومت کرنے والا خاندان۔ اس کے عروج کے دنوں میں کوریا اور ترکستان بھی اس کے ماتحت تھے۔

تنگ ژوان زنگ (684ء-762ء):

Tang Xuan Zang

چین کا شہنشاہ جو تنگ خاندان کا بانی تھا۔ علم وفنون کا سرپرست تھا اس کے عہد میں علم وادب کو بڑا فروغ ملا۔ اس کا عہد چینی ثقافت کا عظیم ترین دور تھا۔ اس کے عہد میں چینی زبان کے دو عظیم شاعر، لی بو Libo اور دو فو Dufu

ہوگزرے ہیں۔ اس کے عہد میں مصوری نے بھی بڑی ترقی کی آخری عہد میں شہنشاہ تنگ ژوان اپنے درباریوں اور اپنی ایک محبوبہ یانگ کے ہاتھوں میں پڑ گیا اور اس کے ایک فوجی جرنیل نے اس کے خلاف 755ء میں بغاوت کردی تھی۔

مسلک تنترا: Tantrism

مہایانہ بدھ مت کی ایک شکل جو شمال ہندوستان میں ابھری اور اس نے ہندو تنترا کے عقائد کو اپنے اندر سمولیا تھا۔

تنترا: Tantra

ہندو مذہبی تحریروں (آٹھویں سے تیرہویں صدی) کی ایک قسم جو برہمنیت کی مذہبی اور معاشرتی ضمانتوں کی مخالفت کرتی ہے۔

تاؤمت: Taoism

چینی فلسفی (604 ق م۔) لاؤ ژے کا مذہب جو بدھ مت سے بہت زیادہ متاثر ہے۔ اس کا خیال ہے کہ غور وخوص کے ذریعے خواہشات کے جنگل سے باہر نکلنا چاہیے۔ پانچویں صدی عیسوی میں یہ ایک مکمل مذہب بن چکا تھا اور اس مذہب یا دھرم میں کئی دیویوں کی پرستش بھی شروع ہو چکی تھی۔ دیکھئے۔ Dao۔

تاتار: Tatars

تیرہویں صدی میں منگول قیادت میں ایشیا اور یورپ کے بڑے حصوں کو روندنے والے قبائل۔ اصل تاتار شاید وسطی ایشیا یا سائبریا سے آئے تھے۔

ٹیکسلا کی تہذیب: Taxila civilization

پانچویں صدی ق م کے شروع میں ٹیکسلا، سوات، چارسدہ اور تخت بائی میں پائے جانے والے کھنڈرات سے پتہ چلتا ہے کہ اس علاقے میں ایک نہایت شاندار تہذیب پروان چڑھی تھی۔ شہروں میں تجارتی مراکز، رہائشی مکانات، عبادت گاہیں، محلات اسٹوپا اور خانقاہیں عام تھیں۔ بدھ اسٹوپا میں مردوں کی راکھ دفن کی جاتی تھی۔ ان کی تعمیر میں رومی اور یونانی اسالیب کا رنگ جھلکتا ہے۔ اشوک اعظم کے عہد میں ٹیکسلا وائسرائے کا صدر مقام تھا۔ اسکندر اعظم کے حملے کے دوران یہ راجہ امبھی کا دارالحکومت تھا۔

چائے کی تقریب: Tea Ceremony

ایک جمالیاتی رسم جو ایک چینی بدھ راہب فرقے زین بدھسٹ سے لی گئی ہے۔ جو اپنے پہلے اسقف بدھی دھرما کے اعزاز میں چائے پیتے تھے۔ جاپان میں یہ تقریب پندرہویں صدی میں پہنچی اور مہمان نوازی کے طور پر

اپنائی گئی۔ شوگن ہڈی اوشی کے ایک درباری سین رکیو Sen Rikyu نے چائے سے مہمان نوازی کی رسم میں مزید نکھار پیدا کر دیا۔

Temple Mount see Hebrewtemple

آسمانی شہنشاہ:

Tenno (Heavenly Emperor)

جاپانی شہنشاہ کے لیے ایک اصطلاحی لقب۔ جاپانی شہنشاؤں کا خاندان یا موٹو Yamato خود کو افسانوی جمو ٹینو Jimmu Tenno کی اولاد سے بتاتا تھا جو خیالی طور پر تخت نشینی کے لیے 660 ق م میں آسمان سے اترا تھا۔

ٹینوچ ٹیٹلاں:

Tenochtitlan

1519ء میں جب ہسپانوی مہم جو وادی میکسیکو میں پہنچے تو کھاری پانی کا ایک وسیع ذخیرہ دریافت ہوا جو کشتیوں سے بھرا ہوا تھا اور اس کے پانیوں کے وسط میں ایک چند حیا دینے والا سفید شہر کھڑا تھا۔ یہ میسو امریکی سلطنت ایزٹیک کا دارالحکومت ٹینوچ ٹیٹلاں تھا جو جھیل ٹیکسکو کو کے عین وسط میں واقع تھا۔ اس شہر کے محلات فخر سے سر اٹھائے ہوئے تھے جب کہ اہرام آسمان کو چھو رہے تھے۔ اس جھیل میں تین سنگ بستہ راستے تھے جو اس واسطی امریکی وینس تک جاتے تھے۔ اس شہر کی بنیاد ایزٹیک امریکیوں نے 1325ء میں رکھی تھی۔ 16 ویں صدی کے آغاز تک یہ شہر 1011 سکیئر میل میں پھیل چکا تھا۔ اس شہر میں عظیم ٹیوکلی Teocalli ہرم اپنی سربلندی کی وجہ سے پورے شہر پر چھایا ہوا تھا اور 30 میٹر بلند تھا۔

ٹینوچ ٹیٹلاں ہسپانوی حملہ آوروں کی آمد سے پہلے کسی بھی اعتبار سے ایک شاندار شہر تھا تاہم وہ ان کی آمد کے صرف دو سال کے اندر اندر سخت تباہ ہو گیا، آخری فتح کے دوران ہسپانوی کمانڈر کورٹیز نے یہ فیصلہ لیا تھا کہ اس شہر کی ایک ایک عمارت زمین بوس کر دی جائے اور لوٹ تو ہسپانوی اس شہر کو پہلے ہی چکے تھے۔ اس میسو امریکی شہر کے کھنڈرات آج کے میکسیکو شہر کے وسط میں پائے جاتے ہیں۔

ٹیوٹی ہواکان:

Teoti Huacan

ٹیوٹی ہواکا پہلا میسو امریکی شہر تھا جو درجہ کمال کی منصوبہ بندی کے تحت تعمیر ہوا تھا۔ اس کی 20 مربع کلومیٹر کی گلیاں اس کے اہرام آفتاب کے زیر سایہ تھیں۔ یہ اہرام تقریباً 60 میٹر یا 180 فٹ بلند تھا، ٹیوٹی ہواکان اپنی پرشکوہ عمارات، عبادت گاہوں اور اپنے فریسکوئی تزئین کاری والے محلات، بڑے بڑے ایوانوں، مجسموں، پلازوں، چبوتروں کے لحاظ سے ایک منفرد شہر تھا۔ اس کی آبادی اس کے زمانے عروج چھٹی صدی عیسوی کے اواخر میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ تھی۔ اپنے عروج کے صرف ایک صدی بعد یہ تباہ و برباد ہو گیا۔ اس کی گلیاں سنسان اور محلات خالی ہو گئے۔ اس کے عبادت کدے اور اہرام ریزہ ریزہ ہو کر منہدم ہونے لگے۔ ٹیوٹی ہواکان پر شمال کی طرف سے خانہ

بدوش جنگجو قبائل نے یکبارگی حملہ کر کے اسے ویران کر دیا تھا۔

Trresa of Avila, Saint :(1515ء-1582ء) ٹریسا آف ایویلا، سینٹ

ایک ہسپانوی راہبہ Nun جو مسیحی تصوف سے وابستہ تھی 1555ء میں اسے مذہبی بیداری یا عرفان حاصل ہوا۔ اور اس نے اپنی راہبانہ زندگی کا آغاز کیا۔ اس نے بہت سی خانقاہوں اور گرجاؤں میں اصلاحی کام انجام دیئے۔ اس کی تصنیفات میں Way of Perfcstion (1583ء) The in terio Rcastle۔ (1588ء) بہت اہم ہیں۔ یہ دونوں کتابیں اس کی وفات کے بعد شائع ہوئی تھیں۔

Terra - Cotta Army چین کی مجسماتی فوج:

تیسری صدی ق م کے پہلے چینی شہنشاہ چن شی ہوانگ ڈی کے زمین دوز مقبرے سے انسانی قد وقامت کے پکی مٹی کے بنے ہوئے مجسموں کی ایک محافظ مدفون فوج 1974ء میں کئی گئی اثریاتی کھدائی کے دوران دریافت ہوئی۔ ہر مجسمے کے خدوخال منفرد اور مکمل طور پر انسانی ہیں۔ مجسموں کی اس فوج کی تعداد چین کے اس پہلے شہنشاہ کی عظمت اور پرشکوہ درباری زندگی کی عکاسی کرتی ہے۔

Texcoco ٹیکسکوکو:

وسطی میکسیکو کی ایک جھیل جس کے عین وسط میں ٹینوخ ٹیلاں کا شہر آباد تھا جو اس شہری ریاست کا دارالحکومت تھا۔ ٹینوخ ٹیلاں تک رسائی نہ صرف کشتیوں سے تھی بلکہ اس تک پہنچنے کے لیے اس جھیل میں تین سنگ بستہ راستے بھی بنائے گئے تھے۔ اس شہر کے وسط میں وہ مندر جہاں انسانی قربانی کی جاتی تھی۔ ہسپانوی مہم جو کورٹیز کو ایزطیک شہنشاہ موکٹی زوما نے اس شہر میں آنے کی دعوت دی تھی۔ کورٹیز نے نہ صرف اس شہنشاہ کو یرغمال بنالیا بلکہ بالآخر اس شہر کی بھی اینٹ سے اینٹ بجادی۔

Thags, The ٹھگ:

انیسویں صدی کے ہندوستان میں قاتل اور ڈاکوؤں کے چھوٹے چھوٹے گروہ راستوں میں نقل وحرکت کرتے تھے اور معصوم مسافروں کو گلے میں پھندا ڈال کر ہلاک کر دیتے تھے اور ان کا مال واسباب لوٹ لیتے تھے۔ ان ٹھگوں کا مسکن زیادہ وسطی ہندوستان تھا۔ ان کے خلاف 1830ء میں کاروائی کی گئی اور بڑی مشکل سے ان پر انگریز کرنل سیلمن نے قابو پایا تھا۔

Thatcher, Margaret (1925ء): تھیچر، مارگریٹ

خاتون برطانوی وزیراعظم (1979ء تا 1990ء) مارگریٹ تھیچر 1975ء میں کنزرویٹو پارٹی کی راہنما بنی اور 1979ء میں برطانیہ کی پہلی خاتون وزیراعظم منتخب ہوگئیں۔ مارگریٹ تھیچر کی شادی ایک فوجی افسر مسٹر ڈینس تھیچر

ے ہوئی تھی۔ 1959ء میں اس نے پارلیمنٹ کی رکن منتخب ہو کر عملی طور پر سیاست کی دنیا میں قدم رکھا تھا۔ 1961ء تا 1964ء میں وہ پارلیمانی سیکرٹری اور 1970ء تا 1974ء وہ وزیر تعلیم کی حیثیت سے کام کرتی رہیں۔ اس دوران انہیں Milk Snature کا خطاب ملا تھا کیونکہ انہوں نے اسکولوں میں بچوں کو دودھ فراہم کرنے سے انکار کر دیا تھا تاکہ مزید اسکول قائم کرنے کے لیے سرمایہ فراہم کیا جا سکے۔ 1975ء میں وہ حزب اختلاف کی راہنما کے طور پر تسلیم کر لی گئیں۔ 1977ء میں جب وزیر اعظم ایڈورڈ ہیتھ کو شکست ہوئی تو ان کی جگہ وہ کنزرویٹو پارٹی کی راہنما تسلیم کر لی گئیں اور 4 مئی 1979ء کو برطانیہ کی وزیر اعظم منتخب ہوئیں۔

تھیوڈورک (454ء۔526ء): Theodoric

اٹلی کا آسٹروگاتھ بادشاہ (493ء۔525ء)۔ تھیوڈورک نے دس سال قسطنطنیہ کے قید خانے میں گزارے تھے جس کے بعد اس نے بازنطینی سلطنت پر حملہ کرنے کی دھمکی دی تھی مگر اس کی بجائے اٹلی پر حملہ کر دیا۔ پورے اٹلی کو فتح کرنے کے بعد اس نے دارالحکومت روم کی بجائے ریونیہ Ravenna میں منتقل کر دیا اور اپنے شاہ اٹلی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اسی کے عہد میں رومیوں اور جرمانی لوگوں میں باہمی ادغام شروع ہوا تھا۔ اس کا مقبرہ رومانیہ کے نفیس ترین یادگار آثار میں شامل ہے۔

تھیوڈورا (548ء): Theodra

بازنطینی ملکہ اور شہنشاہ جسٹینین اول کی بیوی۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ عہد جسٹینین میں رونما ہونے والی بغاوت نیکا Nika کو فرو کرنا ہے (532ء)۔ وہ اپنے شوہر کی مذہبی حکمت عملی کو عام طور پر مرتب کرتی تھی۔ مورخ پروکوپیئس Procopius نے اپنی خفیہ تاریخ میں اس ملکہ کے حسب و نسب کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ ابتدائی عمر میں سرکس کی اداکارہ اور ایک رقاصہ تھی۔ دیگر مورخین نے اس بیان کو جذبہ نفرت کی رنگ آمیزی قرار دیا ہے۔

تھیوڈوسیئس اعظم (379ء۔395ء): The Odosius I "The Great"

رومی شہنشاہ جس نے مسیحیت کو رومی سلطنت کا سرکاری مذہب قرار دیا تھا۔ مسیحیت کو فرمان میلان Epict of milan میں قانونی حیثیت دی گئی (313ء)۔ شہنشاہ تھیوڈوسکس نے تمام بت پرستانہ رسوم کو منسوخ کر دیا اور مسیحیت کو روم کا سرکاری مذہب قرار دے دیا۔

تھیوڈوسی ضابطہ قانون: The odosian Code

یہ رومی ضابطہ قانون شہنشاہ تھیوڈوسیئس دوم نے بطور شہنشاہ مشرق 438ء میں نافذ کیا تھا۔ اس کی بنیاد گریگورین اور ہرموجینین کے ضابطہ قانون پر رکھی گئی تھی۔ انہیں دونوں ضابطوں پر Corpusjuris Civilis کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

Tereshkova, Valentina
تیراشکوفا، ویلیٹنا (1937ء-):

دنیا کی پہلی خلا باز خاتون۔ 1962ء میں پیراشوٹ کی مشقوں میں حصہ لیا اور کمیونسٹ پارٹی کی رکن بن گئی۔ جون 1963ء میں روسی خلائی جہاز واسٹوک ششم کے ذریعے خلا میں بھیجی گئی۔ 70 گھنٹے خلا میں گزار کر واپس زمین پر آ گئی۔

Thermidorian Reaction
تھرمیڈورین ردعمل:

انقلاب فرانس میں میکسمیلین رابس پیرے کو سزائے موت دیئے جانے کے بعد جب فرانس کے انقلابی راہنما دور دہشت سے اکتا گئے تو نیشنل کنونشن نے ایک نئے آئین کی بنیاد کے لیے مباحثہ شروع کر دیا، مگر 1795ء میں نیشنل کنونشن کی جگہ پانچ ارکان پر مشتمل ڈائرکٹری نے لے لی، اور نپولین بوناپارٹ کے 1799ء میں خود کو فرسٹ کونسل بنانے تک یہ کام کرتی رہی۔

Third World
تیسری دنیا:

ماہرین معاشیات نے دنیا کے تمام ممالک کو معاشی لحاظ سے تین زمروں میں تقسیم کیا ہے اور وہ انہیں تین دنیاؤں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ پہلی دنیا یا فرسٹ ورلڈ صنعتی طور پر ترقی یافتہ دولت مند ممالک (ریاست ہائے متحدہ امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا، مغربی یورپ، اور سکینڈے نیویا) دوسری دنیا میں ترقی یافتہ کمیونسٹ ممالک اور تیسری دنیا میں ترقی پذیر ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکا کے غریب ممالک شامل ہیں۔

Thirty Years War
تیس سالہ جنگ (1618ء-1648ء):

یورپی جنگوں کے ایک سیریز جو مذہبی جنگوں کی شکل میں شروع ہوئی اور اس نے علاقائی اور سیاسی جنگوں کی شکل اختیار کر لی۔ اس جنگ کا آغاز 1618ء میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک جرمن ریاستوں کی مناقشت سے ہوا۔ ریاست بوہیمیا میں جب ایک پروٹسٹنٹ گرجا گھر منہدم کر دیا گیا تو پروٹسٹنٹ فرقے نے بغاوت کر دی اور انہوں نے ایک پروٹسٹنٹ بادشاہ منتخب کر لیا۔ مقدس رومی شہنشاہ نے بوہیمیا میں رونما ہونے والی یہ بغاوت فرو کر دی تو دوسری پروٹسٹنٹ ریاستوں نے بغاوت کر دی جس کو فرو کرنے کے لیے کیتھولک فوجیں جنرل البرخت وان ویلنسٹین کی قیادت میں نکلیں۔ اس جنگ کا اختتام 1648ء میں معاہدہ ویسٹ فالیہ پر ہوا۔

Thucy Dides
تھیوسی ڈیڈیز (455ق م-400ق م):

ایتھنز کا یونانی مورخ جس کا شمار قدیم دنیا کے عظیم ترین مورخوں میں ہوتا ہے۔ اس کی واحد تصنیف جنگ پیلو پونیسی کے 411ق م تک کے وقائع پر مشتمل ہے۔ یہ تاریخ صرف حالات جنگ بیان کرتی ہے اور معاشرتی اور سیاسی حوالوں سے مصرا ہے۔ اس میں اس عہد کے تاریخی خطبے بھی شامل ہیں مثلاً پیریکلیز کا تعزیتی خطبہ بہر حال اس کتاب

ہیں اس نے اس جنگ کے اٹھائیس سالہ واقعات رقم کیے ہیں۔

تیائن من اسکوائر کا واقعہ (1989ء): Titanenman Square, Event

20 مئی 1989ء: جب روس کے صدر گورباچوف چین کے سرکاری دورے پر آئے تو چین کے تقریباً 20 لاکھ طلبا اور جمہوریت پسندوں نے پیکنگ کے مشہور چوک تیانن من میں جمہوریت کے حق میں مظاہرہ کیا۔ یہ جمہوری مظاہرہ چینی حکومت کے لیے سخت پریشانی کا باعث تھا۔ اس لیے حکومت چین نے ایسے مزید مظاہروں کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کیے اور فوجی دستے مظاہرین کی سرکوبی کے لیے تعینات کر دیئے۔ بعد ازاں جب حالات مزید خراب ہوئے تو ٹینکوں کے دستے بھی شہر میں تعینات کر دیئے گئے۔ 5 جون کو ان مظاہروں کا سلسلہ انتہائی شدت اختیار کر گئے۔ پھر فوجیوں کے نہتے طالب علم مظاہرین پر شدید فائرنگ سے تیانن من اسکوائر چوک اور اس سے ملحقہ سڑکیں انسانی لاشوں اور خون سے اٹ گئیں۔ صرف تیانن من چوک میں ٹینکوں کے نیچے دب کر مرنے والوں کی تعداد مورخین نے 10 ہزار سے زائد بتائی ہے۔ یوں حکومت چین نے جمہوریت اور آزادی پسندوں کو تیانن من اسکوائر میں خود ان کے خون سے غسل دے کر خاموش کر دیا اور اتنے جانی نقصان کے بعد آخر یہ مظاہرے بند ہو گئے۔

تیان شین: Tianshan

چین کا مشہور پہاڑی سلسلہ۔ یہ سنکیانگ کے وسط سے گزرتا ہے اور سطح سمندر سے تین ہزار سے لے کر پانچ ہزار میٹر تک بلند ہے۔ مغرب میں اس کی سب سے اونچی چوٹی سطح سمندر سے سات ہزار فٹ بلند ہے، یہ سلسلہ کئی متوازی پہاڑوں پر مشتمل ہے جن کے درمیان نشیبی طاس ہیں۔ ترخان طاس کے وسط میں جھیل آئی ون کول کے پانی کی سطح سمندر سے 154 میٹر سے نیچی ہے اور یہ چین کا انتہائی نشیبی علاقہ ہے۔

ٹائبیریس (42 ق م۔ 37 عیسوی): Tiberius

رومی شہنشاہ جو کلاڈیس نیرو اور لیویا ڈروزیلا کا بیٹا تھا۔ اس نے 20 ق م میں آرمینا کی عسکری مہم میں حصہ لیا تھا۔ 14 عیسوی میں وہ شہنشاہ بنا۔ اس نے اپنے سوتیلے باپ کی حکمت عملیوں کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کی اور وہ بڑی حد تک کامیاب بھی رہا۔

ٹائبیر، دریا: Tiber

اٹلی کا مشہور دریا، لمبائی 251 میل۔ یہ وسطی اٹلی کے اڑسکن پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ اور ٹسکنی سے بہتا ہوا ٹائرینین سمندر Tyrrhenian sea میں جا گرتا ہے۔ یہ دریا اٹلی کے بڑے علاقے کو سیراب کرتا ہے۔

ٹائیراڈل فیوگو: Tierra Del Fuego

مجمع الجزائر۔ یہ جنوبی امریکہ کو آبنائے میگلن سے جدا کرتا ہے یہ ایک بڑے جزیرے، ٹائرا ڈیل فیوگو اور بائی چھوٹے جزیروں پر مشتمل ہے۔ اس کا مشرقی حصہ ارجنٹائن کی اور مغربی حصہ چلی کی ملکیت ہے۔ اسے 1520ء میں ہسپانوی مہم جو میگلن نے دریافت کیا تھا۔ 1880ء میں یہاں سونے کی دریافت کے بعد لوگ بڑی تعداد میں ارجنٹائن اور چلی سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہو گئے۔

Tigris River

دریائے دجلہ:

عراق کا مشہور دریا جو دارالحکومت بغداد کے درمیان سے گزرتا ہے۔ یہ دریا ترکیہ کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور تقریباً 1150 میل تک عراق میں سے گزرتا ہوا فرات سے مل جاتا ہے۔ مقام اتصال سے دونوں دریا شط العرب کہلاتے ہیں۔ نینوا اور طیسفون کے تاریخی شہر اسی دریا کے کنارے آباد تھے۔ آج کا بغداد بھی اسی کے کنارے آباد ہے۔ یہ دریا منبع کی جانب چھوٹے جہازوں کے لیے قابل جہاز رانی ہے۔ زیریں حصہ دریائے فرات سے نہروں کے ذریعے ملا ہوا ہے۔ اس دریا میں شدید طغیانیاں آتی ہیں جنہوں نے 1950ء اور 1956ء میں بغداد کو نقصان پہنچایا تھا۔ دجلہ کی وادی اپنے آثار قدیمہ کی وجہ سے مشہور ہے اور دنیا کی اولین تہذیب نے اسی دریا کی وادی میں آنکھ کھولی تھی۔

Timbuktu

ٹمبکٹو:

دریائے نائجر کے نزدیک وسطی مالی کا تجارتی اور صنعتی شہر جو کئی الحاقی نہروں کے ذریعے نائجر سے ملا ہوا ہے۔ اس شہر کی بنیاد قبیلہ توارگ مشترن نے پانچویں صدی میں رکھی تھی۔ نومبر 1958ء تک یہ فرانسیسی سوڈان میں شامل تھا۔ آج کل جمہوریہ مالی میں شامل ہے۔ ٹمبکٹو کا مشہور مورخ احمد بابا اسی شہر میں مدفون ہے۔

Timur, Tamerlane

تیمور، امیر (1336ء۔1405ء):

مشہور ترک فاتح جو تیموری حکمران خاندان کا بانی تھا۔ اس نے سمرقند کو اپنا دارالحکومت بنا کر ایران، جنوبی روس، ہندوستان اور شام پر حملے کیے۔ ایشیائے کوچک میں عثمانی ترکوں کو انقرہ کے مقام پر شکست دی (1402ء)۔ اور عثمانی سلطان بایزید اول کو گرفتار کر لیا۔ اگرچہ اس کے مظالم بھی ضرب المثل ہیں، تاہم اس میں تعمیری صلاحیتیں بھی بدرجہ اتم موجود تھیں۔ اس نے علوم و فنون کو فروغ دیا اور وسیع پیمانے پر عوام کے لیے تعمیرات کیں تھیں۔ سپہ گری میں اور عزم و ہمت میں بھی اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ وہ چین پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا کہ اس نے وفات پائی تاہم اس کی سلطنت اس کی وفات کے لیے کچھ عرصہ بعد زوال پذیر ہو گئی۔

Titian

ٹائیشن (1488ء۔1576ء):

لیوناڈو ڈاونچی کا ہم عصر ایک وینس کا نشاۃ ثانیہ کا مصور جو رنگوں کی ترتیب اور جمالیاتی حسن کی وجہ سے مشہور تھا۔

ٹوکوگاوا:

Tokugawa

ایک جاپانی حکمران خاندان، جس کے ارکان شوگن کے عہدے پر فائز رہے۔ اس خاندان نے 1603ء سے 1867ء تک جاپان پر حکومت کی۔

ٹوکوگاوا پرنس یوشی نوبو (1837ء-1913ء):Tokugawa, Prince yoshinobo

جاپانی سیاست دان اور آخری شوگن جس نے 1866ء سے 1868ء تک خدمات انجام دیں۔ موٹسو ہیٹو جب جاپان کا شہنشاہ بنا تو اس نے استعفیٰ دے دیا۔

ٹولٹیک میسوامریکی قدیم تہذیب:

Toltec Civilization

چھٹی اور آٹھویں صدی عیسوی کے درمیان میکسیکو کی ایک قدیم تہذیب۔ اس دور میں لوگ دھاتوں کو پگھلا کر اوزار بناتے اور عظیم الشان عمارتوں میں رہائش رکھتے تھے۔ ٹولیٹک لوگ سورج کی پوجا کرتے اور انسانی قربانیوں کا ان میں رواج تھا۔ 1116ء میں ٹولان کی تباہی سے اس میسوامریکی تہذیب کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ تہذیب مایا اور ازٹیک تہذیبوں کے درمیانی دور میں پروان چڑھی تھی۔ لفظ ٹولیٹک کے معنی اس امریکی زبان میں شہری کے تھے۔ اس تہذیب کا مرکز ٹولان تھا۔ مایا تہذیب کے چیچن انزا میں پائے جانے والے آثار میں ٹولیٹک عماریات کا عکس موجود ہے۔

توپ کاپی محل:

Topkapi Palace

عثمانی شاہی محل جو عثمانی سلاطین نے 1453ء میں قسطنطنیہ کی فتح کے بعد تعمیر کیا تھا۔ سلطان محمد فاتح نے اس عظیم الشان محل کی تعمیر کا آغاز کیا تھا۔ بعدازاں یہ محل توپ کاپی سرائے کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ محل ایک پہاڑی پر واقع ہے جو آبنائے باسفورس، بحیرہ مارمارا سے یکساں نظر آتی ہے۔ اپنی تعمیر کی تکمیل پر یہ محل 75000 مربع فٹ پر تعمیر کیا گیا تھا جس کے گرد 4600 فٹ طویل ایک فصیل تھی یہ عمارت آیا صوفیہ مسجد کے قریب واقع ہے۔ سلطان محمد فاتح کے عہد سے آخری عثمانی سلطان عبدالمجید ثانی تک سلاطین عثمانیہ اسی محل میں رہائش پذیر رہے اور یہ محل مسلسل وسعت پذیر رہا اور اس میں اضافے اور تعمیرات ہوتی رہیں بعدازاں اس محل کو ایک میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا۔

تورات:

Torah

عہد نامہ عتیق کی ابتدائی پانچ کتابوں کے مجموعے کا نام جسے صحف خمسہ Pentateuch کہتے ہیں۔ اس مجموعہ میں اول سفر تکوین (کتاب پیدائش) جس میں ابتدائے عالم، حضرت آدم وحوا، حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور یوسف کا ذکر ہے۔ کتاب دوم 'خروج' حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ کی قیادت میں بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کی سرگذشت پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ابتدائی قانونی ثبات بھی شامل ہیں۔

کتاب سوم ''سفر الاحبار'' یعنی شریعت و قانون اور حرام و حلال، کتاب چہارم ''سفر العدد'' یعنی مصر سے نکلتے وقت بنی اسرائیل کی تعداد یا گنتی نیز حضرت موسیٰ کے غزوات یا بعض احکام شریعت، پنجم ''سفر استثنا'' یعنی قوانین احکام شریعت عہد نامہ عتیق میں اور جو کتابیں ہیں وہ دراصل تورات نہیں ہیں گو عرف عام میں وہ بھی تورات ہی سمجھی جاتی ہیں۔

Tordesillas, Treaty of :(1494ء) ٹورڈی سیلاس، معاہدہ

اسپین اور پرتگال کے درمیان ''نئی دنیا'' کی تقسیم کے متعلق طے پانے والا معاہدہ جو پوپ الیگزینڈر ششم نے طے کرایا تھا۔ اس معاہدہ سے ان دونوں ممالک میں نئی دنیا کی تقسیم کے متعلق جو تنازعہ کھڑا ہوا تھا۔ وہ ختم ہو گیا تھا۔ اس معاہدہ کی رو سے مغربی اور مشرقی خطوں کو بالترتیب اسپین اور پرتگال کے درمیان تقسیم کر دیا گیا جو پرتگال کے لیے ایک سفارتی فتح ثابت ہوا کیونکہ ہندوستان کا تجارتی راستہ اور نئی دنیا میں برازیل پرتگال کے حصے میں آئے۔ جب کہ جزائر مصالحہ بھی 1529ء کے معاہدے کی رو سے پرتگال کے حصے میں آ گئے۔

Tories (America)

ٹوری:

امریکہ میں وہ شخص جس نے جنگ انقلاب آزادی (1775ء۔ 1783ء) کے دوران تاج برطانیہ کی حمایت کی۔

Tory

ٹوری:

برطانیہ کی سیاسی جماعت کا نام۔ یہ لفظ سب سے پہلے 1600ء میں استعمال کیا گیا۔ برطانوی سیاست میں یہ نام 1679ء میں آیا بعد ازاں ٹوری پارٹی برطانیہ کی سب سے بڑی سیاسی جماعت بن گئی۔ اس جماعت نے 1688ء کے شاندار انقلاب کی بھرپور حمایت کی تھی۔ جب کہ وہگ اس کی مخالف جماعت کا نام ہے۔

Tours, Battle of :(732ء) جنگ تورز

فرانس میں ایک رومن شہر تورز اور پواتیئے Poitiers کے درمیان امیر اندلس، عبدالرحمان غافقی اور فرانکوں کے امیر چارلس مارٹل کے درمیان لڑی گئی ایک سخت جنگ جو آٹھ روز تک جاری رہی۔ آخری فیصلہ کن اسلامی حملے کے دوران امیر عبدالرحمان غافقی جو سالار لشکر تھا گھوڑے سے اچانک گرا اور وفات پا گیا جس سے اسلامی لشکر کو واپس جانا پڑا۔ اہل یورپ اس کو چارلس مارٹل کی ایک بڑی فتح قرار دیتے ہیں کیونکہ اگر اس مقام پر مسلمانوں کو شکست نہ ہوتی تو پھر پورا مغربی یورپ ان کے قدموں کے نیچے ہوتا۔

Trail of Tears

آنسوؤں کے نشانات:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے قدیمی باشندوں، ریڈ انڈین کا جبری طور پر جنوب مشرقی امریکی ریاستوں سے

انخلاء جلاوطن کیا جانا۔ جارجیا، الباما، مسس پی، فلوریڈا اور لوزیانا کی طرف آباد کاروں کے رخ کرنے کے بعد امریکی حکام نے ریڈ انڈین قبائل چیروکی Cherokee، سیمی نول Seminole، کریک Creek اور دیگر قبائل کو ان کی آبائی وطن سے مغرب کی سمت میں اوکلاہامہ کی طرف نکل جانے کا حکم دیا۔ اس سفر نے ان امریکی قدیم باشندوں کی زندگیوں پر آنسوؤں کے نشان چھوڑے۔ ہزاروں ریڈ انڈین اس جبری سفر میں اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور بہت سے شدید بیمار پڑ گئے۔

ٹراجن، شہنشاہ (53ء۔117ء):

Trajan

رومن فوجی جنرل اور شہنشاہ (98ء۔117ء) ٹراجن جیسے قابل فوجی جرنیل کو اس کے پیشرو شہنشاہ نیروا نے اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ شہنشاہ ٹراجن ایک جاہ پسند بادشاہ تھا اس کے دل میں آرزو پیدا ہوئی تھی کہ وہ سکندر اعظم کی طرح پورے مشرق میں کشور کشائی کرے چنانچہ اس نے آرمینا میں عسکری کارروائی کرنے کا بہانہ کر کے ایک عظیم لشکر کے ساتھ مشرقی ممالک کا رخ کیا۔ جب وہ ایتھنز پہنچا تو شہنشاہ ایران کے سفیر اس کے دربار میں حاضر ہوئے اور قیمتی تحائف اس کی نذر کرنے کے بعد ٹراجن کو شہنشاہ فارس کا پیغام پہنچایا کہ اس نے آرمینا کے اپنے باج گذار بادشاہ کو حکومت سے الگ کر دیا ہے اب اگر آپ کو منظور ہو تو میں اپنے بھائی کو آرمینیا کا حکمران بنا دوں اور اس کی تاجپوشی کی رسم خود قیصر روم کے ہاتھوں انجام پائے۔

اگر ٹراجن کا ارادہ کشور کشائی کا نہ ہوتا تو آرمینیا کی یہ اصلاح اس کے لیے کافی ہوتی۔ مگر اس نے بالآخر دریائے فرات کو عبور کیا اور آرمینیا پہنچ گیا۔ وہاں کے حکمران نے اپنا تاج اتار کر اس کے قدموں میں رکھ دیا مگر ٹراجن نے اسے قتل کر دیا۔ اور آرمینیا کو ایک رومی صوبہ بنا دیا۔ پھر آرمینیا سے نکل کر نصیبین کا رخ کیا۔ پھر وہ خلیج فارس کے کنارے تک پہنچ گیا تو اسے اپنے بڑھاپے کا احساس ہوا اور اسے خیال آیا کہ کاش وہ سکندر مقدونی کی طرح جواں سال ہوتا تو ضرور ہندوستان تک اپنی مہمات جاری رکھ سکتا تھا۔ پھر اسے واپس روم لوٹنا پڑا۔ اس نے ہیڈرین کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ شہنشاہ ٹراجن کے عہد میں روم میں بہت سی عوامی تعمیرات بھی کی گئی تھیں۔

ٹرانس اوگزیانہ: Transoxiana See Sogdiana

ٹرانس صحارا تجارت:

Trans-Saharan Trade

بحیرہ روم کے خطوں سے سوڈان تک افریقہ میں کی جانے والی تجارت جو صحارا کے پار کی جاتی تھی۔ اس کا آغاز مورخین 3000 ق م سے بتاتے ہیں۔ دیکھیے صحارا کی تجارت۔

Treaty of Paris. see Paris, Treaty of.

Treaty of Tordesillas. see Tordesilla, Treaty of.

Treaty of Westphalia. see Westphali Treaty

Treaty Ports

معاہداتی بندرگاہیں:

چینی بندرگاہیں جو غیر ملکیوں کے لیے انیسویں صدی میں مغربی طاقتوں کے ساتھ کیئے گئے معاہدوں کے نتیجے میں کھول دی گئیں تھیں۔ ان معاہدوں میں اولین جنگ افیون کے خاتمے پر 1842ء میں کیا گیا برطانیہ کے ساتھ معاہدہ نانکنگ تھا۔ ان بندرگاہوں میں رہنے والے غیر ملکی اپنے ملکوں کے ضوابط قانون کے پابند تھے اور چینی قوانین پر عمل درآمد نہیں کرتے تھے۔ اس معاہدہ میں انہیں ایسا کرنے کی اجازت دی گئی تھی جس سے چینی حکومت کی کمزوریاں عیاں ہوگئیں تھیں۔

Treblinka see Death Camps, German

Trent, Council of , see Council of Trent.

Trenton, Battle of

جنگ ٹرینٹن (1776ء):

امریکی آزادی پسند فوجی دستوں کی جنرل واشنگٹن کی قیادت میں برطانوی فوج پر پہلی فتح جو 26 دسمبر 1776ء کو حاصل کی گئی تھی، واشنگٹن نے جرات مندانہ طور پر یخ بستہ دریائے ڈیلاویر کو عبور کیا، یہ کرسمس کا دن تھا۔ اس کے بعد اس نے 900 کے قریب ہیسین Hessian برطانوی تنخواہ دار فوجیوں کو گرفتار کرلیا تھا جس سے امریکی نوآبادیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

Triple Alliance

سہ ملکی اتحاد:

انیسویں صدی میں ایک معاہدہ اتحاد جو جرمنی، آسٹریا، ہنگری اور اٹلی کے درمیان طے پایا تھا، یہ معاہدہ فرانس اور جرمنی کے درمیان لڑی جانے والی جنگ 1870ء کے بعد طے پایا تھا۔ اس اتحاد سے جو جرمنی کی ابھرتی ہوئی طاقت کا اتحاد تھا فرانس خوفزدہ تھا۔

Triple Entente

سہ ملکی موافقت:

فرانس، برطانیہ اور روس جو باہمی موافقت رکھنے والی ریاستیں تھیں۔ ان میں جرمنی، آسٹریا، ہنگری اور اٹلی کے درمیان ہونے والی سہ گناہ اتحاد کے خلاف سرگنا موافقت کا معاہدہ طے پایا تھا (1894ء)۔ جب کہ برطانیہ نے 1904ء میں فرانس کے ساتھ Entente Cardiale بھی کیا تھا۔ اور روس کے ساتھ ایک معاہدہ اتحاد 1907ء میں طے پایا تھا۔ جرمنی اور فرانس کے دوستی کے معاہدوں نے جنگ عظیم اول میں علیحدہ علیحدہ بلاکوں کی شکل اختیار کرلی تھی۔

Trojan War

جنگ ٹرائے:

ہومر کی کتاب الیڈ میں بیان کی گئی ایک جنگ جو افسانوی تصور کی جاتی ہے۔ اس جنگ میں ٹرائے کا طویل

محاصرہ اور اس شہر کی تباہی کا منظر بیان کیا ہے۔ اس جنگ کا زمانہ تیرہویں یا بارہویں صدی ق م بتائی جاتی ہے۔ حملہ آور 1199ء میں روانہ ہوئے اس لشکر میں یونان کے ہر شہر کے نمائندے شامل تھے۔ ایک بڑی خونریز جنگ کے بعد اس لشکر کے سالار آگا میمون نے ٹرائے کا محاصرہ کیا جو اگلے دس سال جاری رہا۔ اس محاصرے سے یہ شہر کبھی فتح نہیں ہو سکتا تھا اگر ذہین اوڈیسس لکڑی کے گھوڑے میں سپاہی بٹھا کر شہر کے دروازے کے آگے نہ کھڑا کرتا۔ اس گھوڑے کو اہل ٹرائے نے دیوتاؤں کی نذر سمجھ کر قبول کیا اور شہر فتح ہو گیا۔

ٹرومین، ہیری، ایس (1884ء۔1972ء): Truman, Harry's

امریکہ کا 33واں صدر۔ کنساس سٹی اسکول سے قانون کا امتحان پاس کیا۔ پہلی جنگ عظیم میں فرانس میں فوجی خدمات انجام دیں۔ 7 نومبر 1944ء کو امریکہ کا نائب صدر بنا۔ 20 جنوری 1945ء کو عہدہ نائب صدارت سنبھالا۔ 13 اپریل 1945ء کو صدر فرینکلن ڈی روزویلٹ کی وفات پر صدر کا عہدہ سنبھالا۔ انہوں نے اپنے عہدہ صدارت کے آغاز میں جاپان کے شہروں پر ایٹم بم گرانے کا تاریخی فیصلہ کیا جو اگرچہ ظالمانہ تھا مگر جاپان کے ہتھیار ڈالنے کا سبب بنا جس سے بہت سے انسانوں کی زندگیاں جنگ کی بھٹی میں جھونکنے سے بچ گئیں۔ نومبر 1948ء میں دوبارہ صدر منتخب ہوئے۔ 1949ء میں اس نے نیٹو کا معاہدہ کرنے میں معاونت کی۔ جنگ کوریا کے دوران اس کے حکمت عملی کے اختلاف کی وجہ سے جنرل میک آرتھر ڈگلس کو فوج کی کمانڈ سے علیحدہ کرنا پڑا۔

ٹرونگ بہنیں: Trung Sisters

پہلی صدی عیسوی میں ویت نامیوں کی چینیوں کے خلاف بغاوت کی راہنما۔ ٹرونگ ٹریس Trung Trace اور اس کی بہن ٹرونگ نہی Trung Nhi نے چینی حملہ آوروں کو ویت نام سے نکال باہر کیا مگر بعد ازاں 43ء میں گرفتار ہو گئیں اور انہیں سزائے موت دی گئی۔ چینیوں کا ویت نام پر قبضہ ہو گیا اور وہ گیارہویں صدی تک ویت نام پر حکومت کرتے رہے۔ یہ دونوں بہنیں ویت نام کی قومی ہیروز قرار پائیں اور جنوب مشرقی ایشیا کی خواتین میں ان کا نام بلند ہو گیا۔

ٹوپک امارو دوم (1742ء۔1781ء): Tupac Amaru II

پیرو کا ایک انقلابی جو انکا شاہی خاندان سے تعلق رکھنے کا دعویدار تھا۔ ٹوپک امارو ریڈ انڈینوں کی ایک بغاوت کا قائد تھا۔ جو اس نے 1780ء میں پیرو کی ہسپانوی حکومت کے خلاف کی تھی یہ بغاوت بولیویا اور ارجنٹائن تک پھیل گئی۔ ٹوپک اور اس کا خاندان اس بغاوت کے دوران گرفتار ہو گیا۔ اسے اور اس کے خاندان کو کوزکو Cuzco لے جایا گیا جہاں اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے خاندان کو پھانسی کی سزا دی گئی جس کے بعد اس کی بھی سخت تعذیب کے بعد گردن زنی کر دی گئی مگر اس کے بعد بھی بغاوت جاری تھی اور باغیوں کو عام معافی دیے جانے تک جاری رہی۔

Turkestan

ترکستان:

وسطی ایشیا کا یہ علاقہ بحیرہ کیسپین سے شروع ہوکر کوہستان التائی تک پھیلا ہوا ہے اور جمہوریہ ترکمانستان، جمہوریہ ازبکستان، جمہوریہ تاجیکستان، جمہوریہ قرغزستان اور جمہوریہ قزاکستان پر مشتمل ہے۔ یہ جمہوریائیں پہلے سوویت یونین کا حصہ تھیں۔ مشرقی ترکستان یا چینی ترکستان جواب چینی صوبہ سنکیانگ کا حصہ ہے سے امتیاز کے لیے اسے مغربی ترکستان کہا جاتا ہے۔

Turks

ترک:

وسیع معنی میں اس لفظ کا اطلاق ترکی زبان بولنے والے لوگوں پر ہوتا ہے جو چینی ترکستان سے مشرقی ایران تک کے خطے میں آباد ہیں۔ ترک مشرقی سائبریا سے لے کر درہ دانیال تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اوران کا باہمی رشتہ صرف مذہبی اور لسانی ہے، تقریباً تمام ترکوں کا مذہب اسلام اور زبان ترکی ہے۔ ترکوں نے ایشیا میں کئی سلطنتیں قائم کیں۔ مغربی ایشیا اور یورپ میں سلجوقیوں اور عثمانی ترکوں کا اقتدار رہا۔ سلجوقیوں کو ایران میں دسویں صدی میں عروج حاصل ہوا۔ 1071ء میں بازنطینی شہنشاہ کو ملازگرد Manzikert کے مقام پر شکست دے کر سلجوقیوں نے اپنی سلطنت قائم کی اور صلیبی جنگوں میں بھی حصہ لیا۔ سلجوقی سلطنت بارہویں صدی میں پارہ پارہ ہوگئی اور اس کی ریاستوں پر تاتاریوں نے قبضہ کرلیا۔ 13 ہویں صدی کے آخر میں عثمانی ترکوں نے عثمانیہ سلطنت قائم کی جو بیسویں صدی تک قائم رہی۔

Tutankhamon

طوطنخ آمون (1347ق م-1338ق م):

موجودزمانے میں فرعون طوطنخ آمون کی وجہ شہرت بیسویں صدی میں اس کا دریافت ہونے والا مقبرہ ہے جو صحیح وسالم حالت میں دریافت ہوا تھا۔ تاہم طوطنخ آمون کا سب سے بڑا کارنامہ مصر کے قدیم مذہب اور دارالحکومت کی بحالی تھی جو اس کے سسر فرعون اخناتون نے اپنے مذہبی انقلاب کی وجہ سے کالعدم قرار دے دیئے تھے۔

طوطنخ آمون جو بحیثیت اخناتون کے داماد کے صرف آٹھ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا وہ اپنے پیشرو فرعون سمنخ کارے کا شریک کار بھی رہا تھا۔ قل العمر نہ سے ملنے والے کتبات سے پتہ چلتا ہے کہ طوطنخ آمون کی شادی اخناتون کی تیسری بیٹی سے ہوئی تھی اور اسی شادی کے سبب اسے تخت نشین ہونے کا موقع ملا تھا۔ اس کی کم عمری کی وجہ سے اس کے ایک وزیر آئے Ay اور سپہ سالار حورم حب کو اس کا نائب ریاست اور اتالیق مقرر کرنا پڑا تھا۔ انہیں کی مدد سے طوطنخ آمن نے آمن دیوتا کے قدیم مذہب کو بحال کیا اور دارالحکومت کو واپس تھیبز منتقل کیا تھا۔ طوطنخ آمن نے اپنی عمر کے اٹھارہویں سال میں اچانک وفات پائی۔ چونکہ آمن دیوتا کے مذہب کے پروہت اس کے قدیم مذہب کو بحال کرنے پر شکر گزار تھے اس لیے انہوں نے اس کے مقبرے کو بیش قیمت اشیا سے بھر دیا جو تقریباً تین ہزار سال کے بعد اپنی اصلی حالت میں اس کے مقبرے کے ساتھ دریافت ہوئی تھیں۔

توتو، ڈیسمنڈ (1931ء۔):
TuTu, Desmond

جنوبی افریقہ کا کلیسائی عہدے دار جو جنوبی افریقہ کی حکومت کی نسلی امتیاز کے خلاف تھا۔ اسی بنا پر اسے 1984ء میں نوبل پرائز برائے امن دیا گیا تھا۔ 1996ء میں جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے اسے انسانی حقوق اور باہمی صلح کا چیئرمین بنایا تھا جب کہ وہ 1986ء میں آرچ بشپ آف کیپ ٹاؤن کے عہدے پر فائز کر دیا گیا تھا۔

اثنا عشریہ:
The Twelvers

اہل تشیع جو بارہ اماموں پر یقین رکھتے ہیں۔ 1502ء میں ایران میں صفوی سلطنت کے قیام سے یہ ایران کا سرکاری مذہب چلا آ رہا ہے۔

دو صقلیوں کی بادشاہت:
Two Sicilies, Kingdom of

سسلی اور نیپلز کی بادشاہتیں جو سرکاری طور پر 1816ء میں ایک بادشاہت میں ضم ہو گئیں تھیں اور اقتدار بوربن خاندان نے سنبھالا تھا۔ یہ بادشاہت 1861ء میں اٹلی کے ساتھ متحد ہو گئی۔ دو سسلیوں کے بادشاہ فرڈیننڈ اول، فرڈیننڈ دوم اور فرانسس دوم تھے۔

ٹائبورن:
Tyburn

لندن میں ایک مقام جہاں مجرموں کو پھانسی دی جاتی تھی۔

Tycho, see Brahe.

کالے قوانین:
Tyrannical Laws

Tyranny

استبدادیت، جابرانہ حکومت، جور۔

جابر، مستبد:
Tyrant

یونانی لفظ جابرانہ بادشاہت کے لیے جو کسی غاصب نے کسی اور بادشاہ سے چھینی یا غصب کی ہو۔ مستبد حکمران چاہے کتنا ہی فیض رساں اور مخیر ہو مگر وہ حکومت جور و ظلم کے ذریعے ہی کرتا ہے۔ ایتھنز کی ریاست میں خانہ جنگی کے دوران پیسیسٹراٹوس Peisistratus اور اس کے بیٹے ہپیاس Hippias نے حکومت پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا جس کے خلاف ریاست میں سیاسی بے چینی پھیل گئی تھی۔

"U"

Ubi Quitarianism

حاضریت پسند:

حضرت عیسیٰؑ کو ہر جگہ موجود ماننے کا عقیدہ۔

Uladislaus

اولاڈسلوس:

ہنگری کے بادشاہوں کے نام۔

اولاڈسلوس اول (1424ء۔1444ء): یہ 1440ء سے 1444ء تک برسر اقتدار رہا۔

اولاڈسلوس دوم: یہ 1490ء سے 1516ء تک برسر اقتدار رہا۔

Ulama, The

علماء:

مسلمانوں کے مذہبی پیشوا جو قدامت پسندی اور پیشوائیت (راسخ الاعتقادی) کے علمبردار رہے ہیں ہندوستان میں علاؤالدین خلجی، محمد تغلق اور اکبر نے ان کی مخالفت کی۔ مجموعی طور پر ان کا عام مسلمانوں پر خاصا اثر رہا ہے۔

Ultra

الٹرا:

برطانیہ کی جنگ عظیم دوم کے دوران جرمن یوبوٹ کے کوڈ توڑنے کی مہم۔ برطانوی افسران 1941ء میں جرمن یوبوٹ کوڈ توڑنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس سے سمندر میں یوبوٹ دستے کے محل وقوع کا پتہ چل گیا تھا اس وجہ سے سامان اور مسافر بردار بحری جہاز ان سے بچ کر بحری راستہ اختیار کرتے تھے۔ اس کوڈ کے توڑنے سے اتحادیوں کو جنگ بحر اقیانوس میں بھی مدد ملی تھی۔

Ultramontanism

پاپائی اقتدار کی حمایت:

رومی کیتھولک کلیساء کے اندر پاپائی اقتدار کی حمایت کی وکالت جس کا بھرپور اظہار 1870ء میں پاپائی معصومیت کا باقاعدہ طور پر اعلان سے کیا گیا تھا۔

Ulugh Beg

الغ بیگ (1393ء۔1449ء):

تاریخ عالم کا پہلا سائنسدان بادشاہ جو امیر تیمور کا پوتا تھا اور میرزا شاہ کا بیٹا۔ باپ کی زندگی میں چالیس سال تک ماوراالنہر کا گورنر رہا۔ شاہرخ میرزا کی وفات پر تخت نشین ہوا۔ اس نے خراسان پر چڑھائی کی۔ اسی اثنا میں اس کا بیٹا عبداللطیف جو بلخ کا حاکم تھا باغی ہو گیا۔ باپ بیٹے میں پہلے جیحوں کے کنارے اور پھر سمرقند کے نواح میں جنگ ہوئی۔ جس میں الغ بیگ نے شکست کھائی اور عبداللطیف بادشاہ بن گیا۔ بیٹے نے بعدازاں آداب فرزندی کو بالائے

طاق رکھ کر باپ کو قتل کروا دیا۔ الغ بیگ نے اپنی حکومت کے دوران علوم سائنس پر خصوصی توجہ دی تھی اور سمرقند میں ایک مدرسہ اور ایک رصد گاہ و فلکیات تعمیر کرائیں تھیں۔ یہ عمارات آج بھی سمرقند میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ (581ء۔644ء): Hazart Umar R.A

دوسرے خلیفہ راشد اور صحابی رسولؐ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد مسند نشین خلافت ہوئے۔ جس کے ساتھ ہی اسلام کی بین الاقوامی فتوحات کا دور شروع ہوا۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں اسلامی تقویم شروع کی گئی اور دفتری نظام حکومت کا ایک بہترین انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیا گیا۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے بڑے بارعب، ذہین اور صائب الرائے تھے۔ عہد نبویؐ میں اکثر غزوات میں شریک ہوئے۔ صرف دس برس کی حکومت کے دوران (634ء۔644ء) اس عہد کی سب سے عظیم تر اور مثالی حکومت کا نقشہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ 644ء میں ایک روز نماز فجر کی امامت کر رہے تھے کہ ایک مجوسی غلام ابولولو فیروز نے اچانک خنجر سے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ انہیں مہلک زخموں کی وجہ سے آپؓ نے شہادت پائی۔ حضرت عائشہؓ کی اجازت سے پہلوئے رسولؐ میں دفن ہوئے۔

خاندان بنوامیہ (661ء۔750ء): Umayyad Dynasty

عرب خلفا کا ایک خاندان جس کی بنیاد حضرت امیر معاویہؓ نے رکھی تھی۔ اس خاندان کے خلفا کی کل تعداد 14 ہے۔ پانچویں خلیفہ عبدالمالک نے منتشر اجزا کو دوبارہ متحد کیا۔ خلیفہ ولید کے عہد میں مشرق اور مغرب دونوں میں بے شمار فتوحات ہوئیں۔ اموی خاندان کا دارالخلافہ دمشق تھا۔ 750ء میں آخری خلیفہ مروان دوم نے جب عباسیوں سے شکست کھائی تو بنوامیہ کے خاندان کے بیشتر افراد مارے گئے۔ البتہ اس خاندان کا ایک شہزادہ عبدالرحمن الداخل بھاگ کر ہسپانیہ پہنچا اور اگلے تین سو سال کے لیے وہاں خاندان بنوامیہ کی حکومت قائم کی۔ دسویں صدی میں یہ اموی امارت خلافت میں تبدیل ہوگئی۔ اس خاندان نے ہسپانیہ میں جس شاندار تہذیب کی بنیاد رکھی وہ دسویں صدی میں عروج پر پہنچی اور اس دور میں ہسپانیہ پوری دنیائے مغرب کا ترقی یافتہ ملک بن گیا تھا۔ ہسپانیہ میں خلافت بنوامیہ 1031ء تک قائم رہی۔

Umma

اُمہ:

مسلم معاشرے کے لیے مستعمل ایک عربی لفظ۔ یہ لفظ قرآن کریم میں مختلف مفہوم میں کئی بار آیا ہے۔

Umma Party

امہ پارٹی:

مصر میں اسلامی نظام کے نفاذ کی داعی جماعت۔ اس کا قیام احمد الصباح کی کوششوں سے 1983ء میں عمل میں آیا تھا۔ اس کا دستور ملک میں اسلام کے سیاسی اصول اور حدود اسلامی کا نفاذ کو ممکن بنانا تھا۔ اس کے اراکین کو بنیاد پرست کہا جاتا تھا۔

Under Ground Rail Road

زمین دوز ریلوے:

یہ اصطلاح اس نظام کے لیے مستعمل رہی ہے جو امریکہ کی خانہ جنگی سے پہلے امریکہ کی حبشی غلاموں کی آزادی کے حصول میں مدد دیتا تھا۔ امریکی جنوبی ریاستوں سے بھاگ کر خفیہ طور پر یہ غلام شمالی ریاستوں کے ایسے مقامات پر پہنچ جاتے تے جو کینڈا یا شمالی ریاستوں میں ان کے محفوظ ہوتے تھے۔ جسیریت موسیٰ ،ٹوپ مین، اس دور کا ایک مشہور افریقی امریکی تھا جس نے 300 کے قریب غلاموں کے بھاگنے میں معاونت کی تھی۔ شمالی ریاستوں کے تنسیسی غلامی کے حامی بھی تھوڑی بہت مدد کرتے تھے۔ اس زمین دوز خفیہ طریقے سے تقریباً 1000 سے 4000 غلاموں نے بھاگ کر غلامی سے نجات حاصل کی تھی۔

Union Act

یونین ایکٹ (1707ء):

اس ایکٹ کے تحت انگلستان، اسکاٹ لینڈ کی بادشاہتوں کو ملکہ این کے عہد میں متحد کر کے برطانیہ عظمیٰ کا نام دیا گیا تھا۔ 1603ء سے ان دونوں ملکوں کا بادشاہ مشترک تھا مگر اسکاٹ لینڈ کی علیحدہ فوج، علیحدہ پارلیمنٹ اور علیحدہ کلیسا اور علیحدہ قوانین تھے۔ اگرچہ اسکاٹ لینڈ اپنی خودمختار حکومت کھو بیٹھا تھا مگر اپنے قوانین اور کلیساء الگ رکھتا تھا۔ اس یونین ایکٹ کے نفاذ کے بعد انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کا مشترکہ جھنڈا یونین جیک کہلایا۔ آئرلینڈ کو 1801ء میں ایک علیحدہ یونین ایکٹ کے تحت اس اتحاد میں شامل کیا گیا تھا۔

USSR (Union of Soviet Socialist Republics)

یونین آف سوویت جمہوریہ:

مشرقی یورپ اور شمالی ایشیا کی عظیم وفاقی ریاست۔ جس کا دارالحکومت ماسکو تھا۔ یہ دنیا کی وسیع ترین ریاست اور رقبہ کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک تھا۔ جو بحیرہ بالٹک سے بحرالکاہل تک اور بحر آرکٹک سے بحیرہ اسود، بحیرہ قزوین، قفقاز اور وسطی ایشیا کے عظیم پہاڑی سلسلوں، پامیر، تین شان اور التائی تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ انقلاب روس کے بعد 1917ء میں وجود میں آیا تھا۔ 1985ء میں میخائل گورباچوف کے برسراقتدار آنے کے بعد سوویت یونین کا زوال شروع ہوا اور یہ 1989ء میں ٹوٹنا شروع ہوگئی۔ 1991ء میں اس کی بہت سی ریاست آزاد ہوگئیں۔

United Arab Emarate

متحدہ عرب امارات:

جزیرہ نما عرب کے جنوب مشرقی کونے میں خلیج فارس کی سات عرب ریاستوں ابوظبی، دوبئی، شارجہ، عمان، راس الخیمہ، ام القوین اور فجیرہ کا وفاق۔

United Arab Republic

متحدہ عرب جمہوریہ: (1956ء۔1961ء):

1958ء میں مصر کے صدر جمال عبدالناصر کی کوششوں سے مصر و شام کے ادغام سے جو مملکت متحدہ وجود میں

آئی اسے متحدہ عرب جمہوریہ کا نام دیا گیا۔ یہ وفاق 1961ء تک قائم رہا۔ لیکن اس کے بعد بھی مصر نے یہ نام ایک عرصہ تک استعمال کیا۔

متحدہ سلطنت برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ:

United Kindom of Great Britain and Ireland

انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کا موجودہ نام 1603ء میں اسکاٹ لینڈ کا بادشاہ جیمز ششم جیمز اول کے نام سے انگلستان کا بادشاہ بنا تھا۔ ایک صدی تک مشترکہ بادشاہت کے باوجود دونوں ممالک علیحدہ علیحدہ سلطنتوں کی شکل میں رہے، 1707ء میں دونوں کو برطانیہ عظمیٰ کے نام سے متحد کر دیا گیا 1801ء میں اس اتحاد میں آئرلینڈ کو بھی شامل کر لیا گیا۔ اور اس سلطنت کا نام برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ رکھا گیا۔

متحدہ صوبجات:

United Provinces

وہ نشیبی صوبجات جو یونین آف اٹریخت Union of Utrecht سے 1579ء میں علیحدہ ہوتے تھے۔ یہ سلطنت ہسپسبرگ کا حصہ تھے اور اسپین کے فلپ دوم کے ماتحت تھے۔ ان میں موجودہ بیلجیئم، لکسمبرگ اور نیدرلینڈ شامل ہیں۔ ان شمالی صوبوں نے 1559ء۔1648ء تک بغاوت ولندیز Dutch Revolt میں متحدہ صوبجات کی شکل اختیار کی تھی۔

صوبہ جات متحدہ:

United Provinces

مغلوں کے وقت کا صوبہ آگرہ جس کا الحاق اٹھارہویں صدی میں انگریزوں نے کر لیا تھا۔ اسے 1877ء میں اودھ کے تاریخی علاقے میں شامل کر کے صوبجات متحدہ (U.P) آگرہ اور اودھ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ آزادی کے بعد یہ علاقہ اتر پردیش کی ریاست میں شامل ہے۔

اقوام متحدہ:

United Nations Ogranization

بین الاقوامی تنظیم جو دوسری عالمی جنگ کے بعد جمعیت اقوام (لیگ آف نیشنز) کی جگہ لینے کی غرض سے قائم ہوئی۔ یہ نام پہلی مرتبہ 1942ء میں استعمال کیا گیا تھا جب 26 مملکتوں نے مشترکہ جنگی مساعی جاری رکھنے کا عہد کا اعلان کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ جداگانہ صلح قطعاً نہیں کریں گی۔ 30 اکتوبر 1943ء کو امریکا، برطانیہ، چین اور روس نے ''جمعیت اقوام'' کی جگہ نئے بین الاقوامی ادارے کی ضرورت کا اعلان کیا۔ ستمبر اور اکتوبر 1942ء میں ایک کانفرنس ''ڈمبرٹن اوکس'' امریکا میں منعقد ہوئی اور ان 26 ممالک نے اقوام متحدہ کے منشور کے لیے تجاویز مرتب کیں۔ یالٹا کانفرنس (1945ء) میں روس، برطانیہ اور امریکہ سلامتی کونسل کے ووٹوں میں ''ویٹو'' (نامنظور کر دینے کا حق) پر متفق ہوئے۔ بعد میں چین اور فرانس نے بھی اس پر اتفاق کر لیا اور ان تمام ملکوں کی تاسیسی کانفرنس بلانے

کا فیصلہ ہوا جنہوں نے یکم مارچ 1945ء سے پہلے جرمنی یا جاپان کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا۔ یہ کانفرنس سان فرانسسکو میں 25 اپریل 1945ء کو منعقد ہوئی۔ اور 26 جون 1945ء تک جاری رہی۔ اس میں 51 ممالک نے شرکت کی۔ 26 جون کو تمام ارکان نے اس پر دستخط کر دیے۔ 24 اکتوبر کو اقوام متحدہ کے منشور کی توثیق کر دی گئی اور یہ ادارہ وجود میں آ گیا۔ جنرل اسمبلی کے اجلاس جنوری 1946ء میں منعقد ہوئے اور پوری اقوام متحدہ کی بنیاد اس اصول پر رکھی گئی کہ تمام ارکان ممالک مساوی حیثیت کے مالک ہیں۔ تمام ممالک اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اپنے فرائض نیک نیتی سے ادا کریں اور باہمی رکن ملک کسی ملک کے کسی حصے یا کسی ملک کی سیاسی آزادی کے خلاف طاقت استعمال نہیں کرے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

ریاست ہائے متحدہ کا دستور یا آئین: United State Constitution

امریکا کا تیرہ نو آبادیاں اولاً دفعات وفاق کے تحت متحدہ ہوتیں۔ پھر ان دفعات کی جگہ ایک دستور منظور کر لیا گیا۔ اس دستور یا آئین میں امریکیوں کو یہ موقع حاصل ہوا تھا کہ وہ اپنے سیاسی نظریات کو قانونی شکل دیں جیسا کہ امریکہ کے اعلان آزادی میں کیا گیا تھا کہ اپنی شکایات کا ازالہ ریاستی دستور و آئین کے ذریعے کیا جائے گا۔

امریکا کا آئین تحریری شکل میں تیار کیا گیا اور اس کا شمار تاریخ عالم کے اولین دساتیر میں ہوتا ہے۔ امریکہ کے دوسرے صدر جان ایڈمز نے لکھا تھا کہ ''تمام آزاد ریاستوں میں آئین حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔'' 1787ء میں ایک وفاقی کنونشن میں یہ آئین تیار کیا گیا اور 17 ستمبر 1787ء کو اس پر دستخط کیے گئے۔ 21 جون 1788ء کو نو ریاستوں نے اس آئین کی توثیق کر دی۔ یہ ایک بے لوچ آئین ہے اور اس میں تدریجی عمل سے ہی ترمیم ہو سکتی ہے۔ اس کی کل دفعات سات ہیں اور ایک تمہید ہے۔ اس آئین میں جو پہلی ترمیمیں ہوئیں انہیں ''مسودہ حق'' سے تعمیر کیا گیا (دسویں ترمیم تک اسی کا جزو سمجھی جاتی ہے) یہ ترامیم دو سال کے اندر اندر کر دیں گئیں تھیں کیونکہ ابتدا میں یہ احساس عام تھا کہ آئین میں انفرادی حقوق آزادی کا تحفظ ناکافی ہے۔

توحید پرستی: Uni-Tarianism

۱۔ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا نعرہ لگایا اور کہا کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

۲۔ دنیائے عیسائیت چونکہ تثلیث کی قائل ہے۔ اس میں توحید پرستی کے علمبردار سروئیس اور سوکینس تھے۔

جان بڈل نے برطانوی توحید پرستی کا نعرہ بلند کیا تھا۔ امریکہ میں اس نظریے کو 1785ء میں فروغ ملا تھا۔

یونیورسٹیز، جامعات: Universities

طلبا اور اساتذہ پر مشتمل اعلیٰ تعلیم کے ادارے۔ یورپ میں یونیورسٹیز کی ابتدا ازمنہ وسطیٰ میں مسلم مدرسہ کی تقلید میں ہوئی تھی۔ بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی سے پیشتر یورپ میں کوئی یونیورسٹی نہیں تھی مگر مسلم دنیا میں جامعہ الازہر کی شکل میں دسویں صدی میں اولین یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ یہی جامعہ یورپ کی ابتدائی

یونیورسٹیوں کے لیے ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسلم دنیا میں بارھویں صدی میں قرطبہ میں تین یونیورسٹیاں قائم ہو چکی تھیں جن میں 25000 سے زائد طلبا تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ یورپ میں نویں صدی میں سالرنیو Salerno طبی تعلیم کا ایک ادارہ قائم تھا جب کہ بولوگنا Bologna میں قانون کی تعلیم کا ایک ادارہ گیارہویں صدی کے آخر میں قائم ہوا تھا۔ بارھویں صدی کے وسط میں پیرس میں دینیات کی تعلیم کے لیے ایک یونیورسٹی قائم کی گئی تھی۔ آکسفورڈ یونیورسٹی بھی بارھویں صدی کے آخری میں وجود میں آئی تھی جب کہ کیمبرج یونیورسٹی 1209ء میں سالامنکا 1218ء میں مونٹ پیلیئر Montpellier 1220ء میں یونیورسٹی آف پیڈوا Phdual 1222ء میں یونیورسٹی آف نیپلز 1321ء میں سینٹ اینڈریو یونیورسٹی 1410ء اور لووین Louvain یونیورسٹی 1425ء میں قائم ہوئی تھی۔

Untouchables see Pariahs.

اپ نشد:
Upanishads

نثر میں لکھے ہوئے عرفانی اور فلسفیانہ رسالے جو ویدوں کے اشعار کی شرحیں ہیں۔ ان کی تعداد دو سو بتائی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض صحیح اور اصلی ہیں۔ لیکن ان کی تاریخ تالیف کا تعین مشکل ہے۔ ان میں سے دس اپ نشد ایسے ہیں جن کا تعلق دوسری صدی ق م سے ہے۔ داراشکوہ بن شاہجہان نے پچاس اپ نشدوں کا ترجمہ سنسکرت سے فارسی میں کرایا تھا اور اس مجموعہ کا نام "سر اکبر" رکھا۔ مجموعہ شائع ہو چکا ہے، اس کا ترجمہ بھی فرانسیسی اور انگریزی میں بھی ہو چکا ہے۔

اُر:
UR

میسوپوٹیمیا (عراق) میں ایک مقام پر دریائے دجلہ اور دریائے فرات باہم گلے ملتے ہیں۔ اسی مقام سنگھم پر قدیم زمانے میں ایک شہر "ار" تعمیر کیا گیا تھا۔ سمیریوں نے اس شہر قدیم کا نام "اریم" اور بابلیوں نے "اری" لکھا ہے۔ توریت میں اس شہر کو ابوالانبیا حضرت ابراہیمؑ کی جائے پیدائش کے طور پر Ur of Chaldea قرار دیا گیا ہے۔

انیسویں صدی کے نصف میں جس ٹیلے پر قدیم ار کے آثار دریافت ہوئے ہیں اسے تل المقیر کہتے ہیں۔ یہ نیا بغداد سے 220 میل اور ساحل خلیج سے 160 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق ار پانچویں ہزاری ق م میں بھی آباد تھا۔ میسوپوٹیمیا میں تیسرے شاہی خاندان کے بادشاہ ارنیمو Urnamu نے اس شہر کی بنیاد رکھی تھی۔ اس شہر کی نمایاں ترین عمارت وہ زیگورت تھا جو چاند دیوتا کا مندر کہلاتا تھا۔ اس قدیم شہر میں طوفان نوح کے ہاتھوں تباہی پھیلنے کے آثار بھی ملے ہیں۔

Urn Culture

ارن کی تہذیب:

کانسی کے زمانے کے وسط یعنی 1400 ق م سے 800 ق م کی ایک تہذیب۔ اس کا نام ان بڑے ظروف سے اخذ کیا گیا ہے جن میں لوگ مردوں کی راکھ جمع کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں کانسی کا استعمال عام ہو چکا تھا۔

اربن دوم پوپ (1042ء۔1099ء): Urban II

رومن کیتھولک پوپ جس نے پہلی صلیبی جنگ کے لیے یورپ بھر میں اپنے وعظوں سے آگ لگا کر صلیبی جنگجو اکٹھے کیئے تھے۔ پوپ اربن دوم نے 1095ء میں کونسل آف کلیرمانٹ بلوائی اور مقدس سرزمین کو مسلمانوں سے آزاد کرانے کے لیے ایک صلیبی جنگ لڑنے کا فتویٰ دیا جس کے نتیجے میں یورپ کے چپے چپے سے صلیبی جنگجو اکٹھے ہو کر فلسطین پہنچ گئے اور انہوں نے 1099ء میں یروشلم کو فتح کر لیا۔

اربن ششم (1318ء۔1389ء): Urban-VI

رومن کیتھولک کے اس پوپ کے کارناموں کی وجہ سے مسیحی دنیا میں دو پوپ مسند نشین ہوئے اور رومن کیتھولک کلیسا میں تفرقہ عظیم پیدا ہو گیا جو 1378ء سے 1415ء تک جاری رہا۔

دیکھئے تفرقہ عظیم Great Schism

اروک: Uruk

ایک قدیم میسوپوٹیمیائی شہر جو میسری تہذیب کے بڑے شہروں میں شمار ہوتا تھا۔ اروک کی فصیلیں چھ میل طول میں تھیں۔ یہ شہر گلگامش کی افسانوی داستان کے مطابق گلگامش نے تعمیر کیا تھا۔ اروک کی ابتدائی تعمیر 5000 ق م میں بتائی جاتی ہے۔ تیسری ہزاری ق م میں اس شہر پر عکادیوں کی حکومت تھی۔

یوٹوپیا: Utopia

سر ٹامس مور کی تصنیف اس کتاب میں اس نے یہ نام خیالی دولت مشترکہ کو دیا۔ اس قسم کے نام کا اطلاق دیگر مصنفین کی خیالی دنیاؤں پر بھی ہوتا ہے۔ مثلاً افلاطون کی جمہوریہ، بیکن کی اٹلانٹس اور کمپنیلا Companella کی سورج کا شہر۔

ازبک: Uzbeks

ازبک، ترک زبان بولنے والے ترک منگول اور ایرانی Uzbeks نسل کے مخلوط لوگ۔ انہوں نے سولہویں صدی میں شیبانی خان کے زیر قیادت ایک سلطنت تشکیل دی تھی۔

"V"

وشوانیت:

Vaishnvism

اس کا پرچار ہندوستان میں تمبارکا، رامانوجا، مدھوا اور والابھا نے کیا تھا۔ وہ اگرچہ رسومات میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے تھے لیکن ایک ہستی کی پرستش پر ان کا یقین تھا جو رام کی شکل میں ہو یا کرشن یا وشنو یا کی۔

ویش:

Vaisya

سنسکرت میں اس کے لغوی معنی کاشتکار کے ہیں۔ ذات پات کے اعتبار سے یہ ہندوؤں کی تیسرے درجہ کی ذات تھی۔

ویلوائس:

Valois

ایک حکمران فرانسیسی خاندان جس نے فلپ ششم (1328ء) سے لے کر ہنری دوم کی وفات تک حکومت کی۔ ہنری دوم کے بعد تاج شاہی بوربون Bourbon خاندان کو منتقل ہو گیا۔

ویلنٹی (مغربی رومی شہنشاہ):

Valentinian

ویلنٹین اول (331ء۔375ء): یہ 364ء سے 375ء تک حکمران رہا۔

ویلنٹین دوم: یہ 375ء سے 392ء تک برسر اقتدار رہا۔

ویلنٹین سوم: یہ شہنشاہ 425ء سے 455ء تک برسر اقتدار رہا۔

ولہالا:

Valhalla

ناروے کی دیومالائی داستانوں میں قصر شہدا، جہاں مقتول سورماؤں کی روحیں جمع ہو کر جشن مناتی تھیں۔

وینڈال، تہذیب سوز:

Vandals

ایک قدیم جرمانی قبیلہ جس نے گال (فرانس) پر 406ء میں حملہ کیا پھر اسپین میں ظلم و جور روا رکھا۔ 439ء میں یہ جنگجو قبیلہ افریقہ پر حملہ آور ہوا۔ پھر یہ بحیرہ روم کے اخطوں کو تاراج کرنے نکلا۔ اس نے ان خطوں میں فنون لطیفہ کے کارناموں اور کتابوں کو برباد کیا جسے مورخین تہذیب سوزی کا نام دیتے ہیں۔

جلودار:

Vanguard

فوج کا ہراول دستہ جو سب سے پہلے دشمن پر حملہ کرنے نکلتا تھا۔

وارنجین:

Varangian

وائیکنگ جنگجو جنہوں نے ساحل بالٹک پر حملہ کیا اور نویں صدی میں روس میں اپنی ریاستیں قائم کیں۔ ان جنگجو قبائل نے دسویں صدی میں قسطنطنیہ پر حملہ کیا۔ ان کی ایک شاخ کا نام "روس" تھا جس سے "رشیا یا روس نام پڑا۔

Van Eyck, Jan

وان آئیک جین (1395ء۔ 1441ء):

شمالی نشاۃ ثانیہ کا نیدرلینڈ کا مصور۔ اس نے ہالینڈ کے شاہ جان سوم کے درباری مصور ہونے کا اعزاز حاصل کیا، وہ نیدرلینڈ میں پیدا ہوا مگر اس کی شہرت پورے یورپ میں پھیل گئی اس کا عظیم شاہکار The Arnolfini Wedding (1434ء) ہے۔

Vassal

موالی:

نظام جاگیرداری میں لگان ادا کرنے والا۔ باج گذار یا خراج ادا کرنے والا۔

Vatican

ویٹیکن، ریاست:

روما میں پاپائیت کا مسکن اور دنیا کی سب سے چھوٹی آزاد جمہوری ریاست۔ یہ دنیا کی واحد کلیسائی ریاست ہے۔ اس کا انتظام براہ راست پوپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ریاست اٹلی کے شہر روم کی حدود میں واقع ہے اور دریائے ٹائبر کے کنارے ایک مثلث نما جگہ پر محیط ہے۔ 1861ء میں جب اٹلی کو منظم و متحد کیا گیا تھا تو روم کے سوا سب اطالوی ریاستیں اس میں مدغم کر دی گئی تھیں۔ 1870ء میں اٹلی کے بادشاہ نے پوپ سے روم بھی لے لیا۔ اگلے پچاس برس تک پوپ اور اس کے جانشینوں نے اٹلی کو تسلیم نہ کیا۔ 1929ء میں اٹلی اور ویٹیکن میں ایک معاہدہ لیٹرن Latern طے پایا جس کی رو سے روم شہر کی حدود میں ویٹی کن کی آزاد اور خود مختار ریاست قائم کر دی گئی۔

Vedas

وید:

ہندوؤں کے دھرم شاستر جن میں رگ وید سب سے قدیم ترین ہے۔ ہندو ان دھرم شاستروں کو الہامی سمجھتے ہیں۔ رگ وید میں 1000 بھجن دیئے گئے ہیں۔ رگ وید کے بعد یجر وید، سام وید اور اتھر وید ہیں جو رگ وید کے حصے ہی ہیں۔ اتھر وید کا زمانہ بہت بعد کا ہے اس میں ٹونے اور منتر بھی شامل ہیں۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق ویدوں کا الہام غالباً آریاؤں کی آمد ہند کے موقع پر ہوا تھا۔ راجا اندر ان ویدوں کا جنگجو قومی دیوتا تھا۔ وید سنسکرت ادب کے قدیم ترین نمونے کے طور پر بھی تسلیم کیئے جاتے ہیں۔

Venice

وینس:

شمالی و مشرقی اٹلی کا مشہور شہر و بندرگاہ اور ازمنہ وسطیٰ کی ایک شہری ریاست۔ اس شہر کا بیشتر حصہ ستونوں پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس شہر کی گلیاں نہریں اور ندی نالے شاہراہیں ہیں۔ شہر کے وسط میں ایک بڑی نہر گزرتی ہے اور کشتیاں یا گنڈولے مواصلات کا سب سے اہم ذریعہ ہیں۔ سینٹ مارک کا گرجا اس شہر کی مشہور عمارت ہے۔ اس

شہر کی دیگر قابل دید عمارات میں محلات، گرجاؤں کے گرجے قابل ذکر ہیں۔ وینس کی شہری ریاست کی صدیوں تک زندہ رہی۔ 1797ء میں نپولین بوناپارٹ نے جمہوریہ وینس کے حکمرانوں کا تختہ الٹ دیا۔ 1866ء میں یہ اٹلی کا حصہ بن گیا۔

ورسائی، ورسیلز:

Versailles

شمالی فرانس کا دارالحکومت جو پیرس کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہ شہر ورسائی نامی اس محل کے گرد آباد ہوا جو فرانس کے بادشاہ لوئی چہارم دہم کے لیے تعمیر کیا گیا تھا۔ اس محل کی تعمیر و تزئین ماہرین فن نے کی تھی۔ اس کے باغوں میں پرشکوہ فوارے، تالاب اور مجسمے ہیں۔ اس کی تعمیر 1661ء میں شروع ہوئی اور لوئی چہاردہم نے 1682ء میں اپنا دربار یہاں منتقل کیا۔ اس کے بعد بھی متعدد عمارتوں کا اضافہ ہوا۔ اس محل پر بے پناہ محنت اور دولت صرف ہوئی اور یہ دنیا کا مشہور ترین محل بن گیا۔ لوئی فلپ نے ورسیلز کو قومی یادگار اور عجائب گھر میں تبدیل کر دیا۔

معاہدہ ورسائی (1919ء):

Versailles, Treaty of

ورسائی میں متعدد معاہدے طے پائے مگر پہلی عالمگیر جنگ کے بعد اتحادیوں (ماسوائے روس) اور جرمنی میں 1919ء میں جو معاہدہ طے پایا وہ سب سے اہم ہے۔ اس معاہدے کے لیے گفت و شنید دنیا کے چار بڑے راہنماؤں نے کی تھی جو یہ تھے۔ امریکا کا صدر ولسن برطانیہ کے وزیراعظم لائیڈ جارج، فرانس کے کلیمنشو اور اٹلی کے لینڈو۔ صدر ولسن کو اپنے مشہور زمانہ چودہ نکات کی قربانی دینا پڑی، لیکن اس نے جمعیت اقوام League of Nations کے میثاق کو معاہدے میں شامل کرالیا۔ جرمنی نے جو اس گفت و شنید میں شامل نہیں تھا یہ معاہدہ شدید احتجاج کے بعد قبول کیا اور تاوان جنگ ادا کرنا منظور کیا۔ ایلسس لورین کے علاقے فرانس کو واپس کر دیے۔ جرمن نوآبادیاں جمعیت اقوام کے زیر انتداب دے دی گئی، ترکی کی سلطنت کے حصے بخرے کر دیے گئے اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی سینٹ نے اس معاہدے کی توثیق سے انکار کر دیا۔ 1935ء میں ہٹلر نے اس معاہدے کی بہت سی شقیں یک طرفہ طور پر منسوخ کر دیں تھیں۔

ویسائیس، اینڈریاس (1514ء۔1564ء):

Vesalius, Andreas

نشاۃ ثانیہ کا ایک انسانی اناٹومی کا ماہر جس نے اناٹومی پر The Fabric of the Human Body نامی کتاب لکھی تھی (1543ء)۔ ویسالیس نے اس زمانے کے مطابق جالینوس کی تحریروں سے اناٹومی پڑھی مگر بعد ازاں عملی تجربات سے اسے معلوم ہوا کہ رگوں کے ذریعے انسانی دل خون کو پمپ کر کے انسانی جسم میں پہنچاتا ہے جو جالینوس کی اناٹومی کے خلاف تھی۔ اس لیے ویسائیس کے نظریات نے طبی دنیا میں انقلاب بپا کر دیا۔ اس کے مندرجہ بالا کتاب اسی سال شائع ہوئی تھی جس سال کوپرنیکس کی کتاب On the Revolution of Heavnly bodies شائع ہوئی۔ اس کتاب میں ویسالیس نے جالینوس کے نظریات کو باطل قرار دیا۔

ویسپوچی، امریگو (1451ء۔1512ء): Vespucci, Amerigo

اطالوی جہاز ران، دریائے ایمزون کے دہانے کی تفتیش اور دریافت کی (1499ء) جنوبی امریکا کے شمالی ساحل کے ساتھ ساتھ سمندری سفر کرتا رہا۔ اس نے تقریباً صحیح طول البلد شمار کرنے کا طریقہ ایجاد کیا۔ جنوبی امریکا کو اس نے ایک نیا براعظم تسلیم کیا تھا اور کولمبس کے اس نظریہ کے خلاف کے اس نے ہندوستان کا کوئی مقام دریافت کیا امریگو نے اسے نیا براعظم تسلیم کیا۔ اس سے امریکہ کی براعظمی نقشہ نگاری میں بڑی تبدیلی رونما ہوئی۔ اس نئے براعظم کا نام امریگو کے نام پر ہی امریکہ رکھا گیا۔

وزیر: Vezir / Wazir

ترکی اور فارسی زبانوں میں مستعمل ایک لفظ جو کسی حکمران کے نائب اعلیٰ کے لیے ہے۔ جیسے کہ Prime Minster وزیراعظم وغیرہ۔

وچی: Vichy

1940ء میں فرانس میں قائم ہونے والی ایک حکومت جو نازیوں کے زیر سایہ تھی۔ اور جرمنی کی فتح فرانس کے بعد دوسری عالمگیر جنگ کے دوران قیام پذیر ہوئی تھی۔ شمالی فرانس کی فتح کے بعد ناری جرمنی کی افواج نے اس کا انتظام و انصرام خود سنبھالا تھا۔ جب کہ جنوبی فرانس کو یہ آزادی حاصل تھی کہ وہ وچی کو دارالحکومت بنا کر اپنی علیحدہ حکومت تشکیل دے۔ وچی حکومت جرمنی کی ایک کٹھ پتلی حکومت تھی جو فرانس کے مارشل پیتاں Petain نے ہٹلر کے اشارے پر قائم کی تھی اور اس کا ایک نیا آئین بھی تشکیل دیا گیا تھا۔ مگر اتحادیوں نے فرانس کی وچی حکومت کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ 1944ء میں جب اتحادیوں نے فرانس کو آزاد کرایا تو وچی حکومت جرمنی منتقل کر دی گئی جہاں یہ جرمنی کی شکست کے بعد 1945ء میں ختم ہوگئی۔

وکٹوریا، ملکہ (1819ء۔1901ء): victoria, Queen

ملکہ انگلستان، (1819ء۔1901ء) اور قیصرہ ہند (1876ء۔1901ء) ملکہ وکٹوریہ کی جانشینی سے ہینوور اور انگلستان کے شاہی خاندانوں کا رابطہ ختم ہوگیا تھا۔ ملکہ وکٹوریہ کی شادی شہزادہ ایلبرٹ آف سیکس کوبرگ سے ہوئی اور ملکہ نے اس کے نو بچوں کو جنم دیا تھا۔ ملکہ وکٹوریہ کے ان نو بچوں کی شادیوں سے انگلستان کے شاہی خاندان کے تعلقات روس، جرمنی، یونان، ڈنمارک اور رومانیہ کے شاہی خاندانوں سے استوار ہوگئے تھے۔ ملکہ کی خارجہ امور میں دلچسپی لارڈ پامرسٹن سے رنجش کا باعث بنی۔ جنگ کریمیا کی حمایت، شوہر کی موت پر تین سال تک گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے کے بعد اس کے بعد عہد پر بنجمن ڈزرائیلی اور گلیڈ اسٹون بحیثیت وزیراعظم چھائے رہے۔ ڈزرائیلی ہی نے 1876ء میں ملکہ کو قیصر ہند کا لقب دلوایا تھا۔

وکٹوریہ کراس:

Victoria Cross

برطانیہ کا سب سے بڑا فوجی تمغہ جو 1856ء میں ملکہ کی ایما پر رواج پذیر ہوا۔ یہ کانسی کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا نظر ڈیڑھ انچ اور اس کا فیتہ قرمزی ہوتا ہے۔ 1942ء تک یہ تمغے ان توپوں کو ڈھال کر بنائے جاتے رہے جو روسیوں سے چھینی گئی تھیں۔ یہ تمغہ بری، بحری اور فضائی افواج، نرسنگ کی خدمات انجام دینے والوں اور جنگ میں غیر معمولی جرات کا مظاہرہ کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ یہ تمغہ مختلف اوقات میں جرات اور بہادری کا اعلیٰ مظاہرہ کرنے والے جانوروں کو بھی دیا جاتا ہے۔ 1984ء تک تقریباً 60 تمغے بے زبان جانوروں کو دیئے گئے تھے۔ سب سے پہلا وکٹوریہ کراس حاصل کرنے والا جانور ایک کبوتر تھا جس نے فروری 1942ء میں فضائیہ کے چند آدمیوں کا امدادی پیغام امدادی پارٹی تک پہنچا کر ان کی جان بچائی تھی۔ 10 اگست 1949ء کو ایک بلی سائمن کو بعد از مرگ یہ تمغہ دیا گیا تھا۔

ویانا:

Vienna

آسٹریا کا دارالحکومت اور یورپ کا مشہور اور دلکش شہر۔ یہ شہر اس مقام پر واقع ہے جہاں سے دریائے ڈینیوب میں ایلپس کے مابین اپنا راستہ بناتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے یہ شہر رومی سلطنت کے عہد میں تعمیر کیا گیا تھا۔ ان دنوں یہ ونڈوبونا کہلاتا تھا۔ صدیوں سے یہ شہر ہیپسبرگ خاندان کا دارالحکومت رہا۔ 16 ویں اور 17 ویں صدی میں اسے ترکوں نے فتح کر لیا تھا۔ دوسری جنگ عظیم میں یہ کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ 1519ء میں سلطان سلیمان عالیشان نے اس کا محاصرہ کیا تھا جو ناکام ہو گیا تھا۔

ویانا کانگریس (1814ء۔1815ء): Vienna Congress

عام سیاسی کانفرنس جو تخت سے نپولین کی دستبرداری کے بعد 1814ء میں معاہدہ پیرس کے مطابق معاملات یورپ کے عمومی تصفیے کے لیے منعقد کی گئی۔ اس کے اہم شرکا میں فرانسیس اول، شہنشاہ آسٹریا جو اس کا میزبان تھا۔ آسٹریا کی طرف میٹرنخ اہم امور مصالحت طے کرنے کے لیے مامور کیا گیا تھا۔ جب کہ زار روس الیگزینڈر اول، پروشیا کا فریڈرک ولیم سوم برطانیہ کا کاسل رے اور فرانس کا تیلی راں شریک تھے۔ لیکن کوئی اجلاس مکمل طور پر منعقد نہ ہوا۔ اہم کام کمیٹیوں کے ذریعے طے پاتا تھا۔ اس کانگریس کی کاروائی اس وقت عجلت میں ختم کر دی گئی جب نپولین دوبارہ فرانس آ کر تخت نشین ہو گیا (9 جون 1815ء)۔

ویت کانگ:

Viet cong

جنوبی ویت نام کی کمیونسٹ گوریلا آرگنائزیشن جو جنوبی ویت نام کی حکومت اور اس کے حمایتی امریکہ کے خلاف لڑی تھی۔ یہ آرگنائزیشن 1960ء میں نیشنل فرنٹ برائے آزادی جنوبی ویت نام کے نام سے بنائی گئی تھی۔ جب کہ اس کے مخالف اسے ویت کانگ کے نام سے پکارتے تھے۔ اس گوریلا تنظیم کو شمالی ویت نام کی مدد اور تعاون

حاصل تھا۔ اور شمالی ویت نام کی مدد سے اس نے 1975ء میں جنوبی ویت نام پر قبضہ کر لیا تھا۔

Vietnam War

ویت نام کی جنگ:

ویت نام کے دونوں حصوں کو یکجا اور متحد کرنے کے لیے شمالی ویت نام اور اس کی زیر سرپرستی ویت کانگ نے سائیگون کی حکومت اور اس کے حمایتی اور اتحادی امریکہ کے خلاف لڑی۔ اس جنگ کا آغاز واضح نہیں ہے۔ تاہم ویت کانگ کی 1960ء میں تشکیل کے فوراً بعد گوریلا جنگ شروع ہو گئی تھی۔ امریکی صدر لنڈن بی جانسن جنوبی ویت نام کی حکومت کی اعانت اور مشاورت کے لیے امریکی مشیر 1964ء میں جنوبی ویت نام بھیجے تھے۔ 1964ء ہی میں امریکی سینٹ نے صدر کو خلیج ٹونکن میں فوجی کارروائی کرنے کی اجازت دی تھی جو کمیونسٹوں کے خلاف تھی۔ 1967ء تک تقریباً 400000 امریکی فوجی اس جنگ میں بھیجے جا چکے تھے۔ ویت نام کی جنگ میں بالآخر امریکہ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور سقوط سائیگون کے بعد امریکہ کو اپنی افواج واپس بلانا پڑیں۔ 1976ء میں ویت نام کے دونوں حصے ہنوئی کی حکومت کے تحت یکجا ہو گئے تھے۔

Vijayanagar

وجیانگر:

دکن جنوبی ہندوستان کی ایک مملکت کا صدر مقام۔ دریائے تنگ بھدرا کے کنارے اس شہر کی بنیاد دو رئیس بھائیوں بری جر اور بکا نے سلطان محمد تغلق سے بغاوت کر کے رکھی تھی۔ مسلمانوں امیروں کی بغاوت سے دکن کا انتظام درہم برہم ہوا تو ان دونوں بھائیوں کا وبری ندی تک کے بہت سے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اس خاندان کا سب سے مشہور راجہ دیورائے (1419ء۔1446ء) تھا جس نے ایک بڑی فوج تیار کی جس میں مسلمان سوار بھی بھرتی کیئے۔ اس راجہ نے سلاطین برہمنی سے بھی کئی جنگیں لڑیں اگرچہ آخر میں خراج دینے پر مجبور ہوا مگر شہر وجیانگر کو بڑی شان و شوکت حاصل ہوئی۔ اس عہد میں اطالوی سیاح نکولا کونتی اور پھر سفیر ایران عبدالرزاق یہاں آئے راجہ دیورائے کے بعد اس کی سلطنت ایک رئیس تلنگانہ نے غصب کر لی تھی۔ آخر میں تالی کوٹ کی جنگ میں ہندو حکمرانوں کی شکست کے بعد وجیانگر کی سلطنت کا خاتمہ ہوا تھا۔ اس شہر کے کھنڈرات ابھی تک اس کی شوکت رفتہ کی گواہی دیتے ہیں۔

Vikings

وائیکنگو:

سکینڈ نیویا کے جنگجو لٹیرے جو سمندری قزاق تھے۔ انہوں نے آٹھویں صدی سے دسویں صدی کے درمیان یورپ، جزائر برطانیہ، آئس لینڈ اور گرین لینڈ کے ساحلوں پر حملے کیئے۔ وہ مسلم ہسپانیہ پر بھی قزاقانہ حملے کرتے رہے تھے۔ ان میں سے کچھ مہم جو امریکہ کے ساحلوں تک بھی پہنچے۔ بعدازاں وہ روس سمیت کئی یورپی ممالک میں آباد ہو گئے۔

Vikrama Era

عہد وکرما (58ء۔57ق م):

ورکرماد تا نامی ہندوستانی بادشاہ کا عہد۔

ولا، پانچو (1878ء-1923ء):

villa, Pancho

میکسیکو کا انقلابی جو اصلاحات اراضی اور اصلاحات قوانین محنت کے لیے حکومت کے خلاف لڑا۔ اس کے اصلاحات کے نفاذ کے لیے کئی جگہ جدوجہد نے اسے بدعنوان صدر پورفریوڈیاز Porfirio Diaz کی حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ صدر پورفریوڈیاز کی حکومت جاگیرداروں کی حمائتی تھی۔ اور صنعتکاروں کے حق میں بہتر تھی۔ اسی حکومت کے خلاف 1910ء میں انقلاب میکسیکو رونما ہوا۔ ولا پانچو نے دوسرے انقلابی فرانسسکو مڈیرو اور وینسٹینو کارینیزا کے ساتھ حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد کی۔ مگر 1914ء میں وہ کارینزا سے علیحدہ ہو کر ایمیلیانو زپاٹا سے مل گیا۔ ولا نے ریاست متحدہ امریکہ کی سرحدوں پر بھی حملہ کیا تھا مگر اسے واپس بھگا دیا گیا (1916ء)۔ 1920ء میں ولا نے کارینزا Carranza حکومت کا تختہ الٹنے میں مدد کی اور اس کے دوران 1923ء میں قتل کر دیا گیا۔

وائن لینڈ:

Vin Land

یہ نیو فاؤنڈ لینڈ کینیڈا میں متوقع طور پر واقع تھا۔ اسی سرزمین پر 1000ء میں وائیکنگ مہم جو لیف ارکسن Leif Eiriksson لنگر انداز ہوا تھا اور اس نے کولمبس سے تقریباً پانچ سو برس پہلے امریکا دریافت کیا تھا۔ لیف ایرکسن نے اس سرزمین کا نام وائن لینڈ یہاں پائی جانے والی جنگلی انگور کی بیلوں کی وجہ سے رکھا تھا۔ لیف نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ اس سرزمین پر اناج بھی ایک جنگلی فصل کے طور پر اگتا تھا۔ جدید زمانے میں اس مقام پر ان نورس مہم جوؤں کے کچھ آثار دریافت ہوئے ہیں جو شمالی امریکا میں ان نورس مہم جوؤں کے آثار ہیں۔

ورجل (70ق م-19ق م):

Virgil

ایک رومی شاعر جو ایک کسان کا بیٹا تھا۔ اسے اچھی تعلیم دی گئی 41ق م میں روما چلا گیا اور اس حلقے میں شامل ہو گیا جس کے سرپرست میسیناس اور شہنشاہ آگسٹس تھے۔ اس کی نظم چوپانیات Bucolics (37ق م) اس نے یونانی شاعر تھیا کریٹس کے اتباع میں لکھی، دیہاتی زندگی کی توصیف میں ہے۔ زندگی کے باقی سالوں میں اس نے اپنی مشہور زمانہ نظم اینیئڈ Aeineid مکمل کی۔ یہ ایک قومی رزمیہ نظم ہے جو بڑی حد تک ہومر کے رزمیوں کی طرز پر لکھی گئی ہے۔ اس میں روما کی بنیاد رکھے جانے کو موضوع بنایا گیا ہے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ورجل اپنی علالت کے باعث اپنی اس شاہکار نظم پر نظر ثانی نہیں کر سکا اس لیے وہ اس نظم کے مسودے کو نذر آتش کر دینا چاہتا تھا مگر شہنشاہ آگسٹس نے مداخلت کر کے اسے ایسا کرنے سے روک دیا اس نظم کی بنا پر بعد کے زمانے میں ورجل کو لاطینی ادب کی بڑی شخصیت تسلیم کیا گیا۔

عذرا، مریمؑ:

Virgin Mary

حضرت عیسیٰ" کی والدہ ماجدہ۔ جب یہ پیدا ہوئیں تو ان کی والدہ اپنی منت کے مطابق انہیں معبد سلیمانی میں لے آئیں اور اللہ کے نام پر نذر کر دی۔ حضرت زکریا" نے جو حضرت مریم" کے خالو تھے انہیں اپنی کفالت میں لے لیا اور ان کی پرورش کی۔ دوران پرورش جب حضرت زکریا" نے دیکھا کہ حضرت مریم" کے لیے بے موسم کے میوے آتے ہیں تو انہوں نے حجرہ مریم میں کھڑے ہو کر دعا مانگی کہ مجھے بھی اے خدا تو اس عمر میں فرزند عطا کر چنانچہ ان کی یہ دعا قبول ہوئی۔ حضرت مریم" جب سن دوشیزگی کو پہنچی تو اللہ کی قدرت سے بغیر کسی مرد کے انہیں حمل ہو گیا اور حضرت عیسیٰ" پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ" نے گہوارے میں اپنی والدہ کی پاکبازی کی گواہی دی۔ حضرت مریم" کے نام پر قرآن پاک میں ایک پوری سورۃ ہے۔ اس کے علاوہ ان کا ذکر قرآن کریم میں دیگر مقامات پر بھی آیا ہے۔

Viscont

نواب، منصب حکمرانی:

Vishnu

وشنو:

ہندو دھرم کے تین بڑے دیوتاؤں میں سے ایک۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق مخلوق کی پرورش اس کے ذمہ ہے۔ تصویروں میں وہ شیش ناگ کی کنڈلی پر بیٹھا دکھائی دیتا ہے۔ جب کہ اس ناگ کا پھن اس پر سایہ کیے ہوتا ہے۔ اس کی بیوی کا نام لکشمی ہے جو ہندوؤں کے عقائد کے مطابق دولت کی دیوی ہے۔

Vishwamitra

وشوامترا:

ویدوں کے زمانے کے سات بڑے رشی (عالم) مذہبی علما میں سے ایک۔ وہ کنشک قوم کے راجا گادھی کا بیٹا تھا اور نسلاً کھشتری تھا۔ لیکن اپنی ریاضت اور علم کے زور پر برہمن بن گیا تھا۔ اس نے ایک سال کے لیے اپسرا مینکا سے شادی کی تھی جس سے اس کے بطن سے ایک لڑکی شکنتلا پیدا ہوئی تھی۔ وشوامترا اور ایک رشی وششٹھ میں عداوت تھی۔ کیونکہ مترا نے وششٹھ کی ایک ہمہ صفت موصوف گائے چھیننے کی ناکام کوشش کی تھی۔ بعد ازاں دیوتاؤں نے دونوں میں صلح کرا دی تھی۔ رگ وید میں بہت سرچنائیں وشوامترا سے منسوب ہیں اور وہ رگ وید کے لکھنے والوں میں سے ایک ہے۔

Visigoths

وزیگوتھ:

گوتھوں کی مغربی تقسیم جس نے 410ء میں ایک سالار ایلارک کی قیادت میں اٹلی پر حملہ کیا اور روم کو بری طرح تاراج کیا۔ اس نے جنوبی گال اور اسپین کے زیادہ تر حصے پر پانچویں صدی میں اپنی بادشاہت قائم کر لی تھی۔ لیکن 507ء میں کلووس کے ہاتھوں گال کو کھو دیا جب کہ اسپین پر وزیگاتھوں کی حکومت 711ء تک قائم رہی۔

Valadimir I

ولادی میر اول (956ء۔1015ء):

کیف Kiev کا گرینڈ ڈیوک جس نے ایسٹرن آرتھوڈکس کلیسا کی بنیاد رکھی جو روس کا کلیسا ہے۔ ولادی میر کی شادی شہنشاہ باز نطیم کی بہن سے ہوئی تھی۔ اسے روس کا محافظ سینٹ قرار دیا جاتا ہے۔

والٹیئر (1694ء-1778ء):

Voltaire

والٹیئر ،فرانسیسی مفکر اور مصنف جس کا اصل نام آروے تھا۔ 18ویں صدی کی تحریک اضائت کا قائد تھا۔ فرانس کی بدنام زمانہ جیل باستیل میں دومرتبہ قید رہا۔ دورہ انگلستان (29-1726ء) نے اسے مطلق العنانی سے متنفر اور انگریزوں کی حریت پسندی کا مداح بنادیا تھا۔ والٹیئر پروشیا کے بادشاہ فریڈرک دوم سے متلاطم دوستی اس کے برلن سے فرار پر ختم ہوئی (1752ء) لیکن بعدازاں محفوظ فاصلے پر رہتے ہوئے اس دوستی کا اعادہ ہوگیا۔ سٹے بازی سے وافر دولت حاصل کر کے اس نے بڑی جائیداد خرید لی۔ پہلے جینوا سے پھر آئرنی کے قریب 1778ء میں پیرس کا دورہ کیا۔ وہاں اس کا اتنا شاندار استقبال ہوا کہ وہ اس کی تاب نہ لاسکا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ والٹیئر ایک بڑی ادبی شخصیت تھا اس نے بہت کچھ لکھا۔ اس کی تصانیف کی تعداد 52 جلدیں ہیں۔ اس کے متعدد المیہ ڈراموں میں سے زائر Zaire غالباً بہترین ہے۔ اس کے انگریزی زبان میں لکھے گئے انگریز قوم کے متعلق خطوط نے ادب پر بڑا اثر کیا۔ اس کا طنزیہ شاہکار Candide بھی ایک لاثانی شاہکار ہے۔ اس کی تصنیف ڈکشنری آف فلاسفی بھی ایک شاہکار ہے۔ اس کا فلسفہ سطحیت کی حد تک عقلی تھا۔ اس کا مذہبی نقطہ نظر الٰہ پرستانہ تھا۔ اس نے پیغمبر اسلامؐ کو بھی خراج عقیدت پیش کیا تھا۔

ولگیٹ:

Vulgate

پوری بائبل کا قدیم ترین موجودہ ترجمہ۔ رومن کیتھولک کلیسا کا مصدقہ لاطینی ترجمہ، سینٹ جیروم Jerome نے قدیم لاطینی نسخے کی بجائے مرتب کیا تھا۔ عہد نامہ عتیق عبرانی تفسیر بائبل کا عبرانی ترجمہ ہے۔ عہد نامہ جدید قدیم لاطینی مسودے کی نظر ثانی شدہ شکل ہے۔ 1546ء میں کونسل آف ٹرینٹ نے ولگیٹ کو کلیسا کا مصدقہ ترجمہ قرار دیا۔ 1592ء میں اسے کلیسا کا مصدقہ نصاب قرار دیا گیا اور نافذ کر دیا گیا۔

"W"

Wahabi

وہابی:

مسلمانوں کا ایک فرقہ جو اٹھارہویں صدی عیسوی میں محمد بن عبدالوہاب کے نام پر وجود میں آیا۔ اس کی بنیاد مولانا محمد بن عبدالوہاب نے 1744ء میں رکھی تھی۔ محمد بن وہاب سعودی خاندان کے درباری عالم تھے اور ان کا تعلق نجد سے تھا۔ وہ بدعتوں کے خلاف جہاد کرنے کا نعرہ لے کر میدان میں اترے۔ سعود خاندان نے اس مسلک کو اپنا سرکاری مسلک قرار دیا۔ اس طرح 1803ء تک یہ مسلک سعودی خاندان کے ساتھ ساتھ عرب دنیا میں پھیل گیا۔ لیکن 1819ء میں سلاطین عثمانیہ کی طرف سے ابراہیم پاشا نے نجدیوں کو شکست دی اور بدعتوں کے قلع قمع کرنے کے ساتھ ساتھ اس فرقہ نے اہل بیت اور صحابہ کے جو مزارات شہید کیئے تھے انہیں عثمانی حکمرانوں نے دوبارہ تعمیر کر دیا۔ مگر بیسویں صدی میں ابن سعود کی قیادت میں وہابیوں نے پھر عرب پر قبضہ کر لیا اور ایک نئی مملکت سعودی عرب کی بنیاد رکھی اور وہابیت کو سرکاری مسلک کے طور پر اپنا لیا۔

Wahabi Movement,The

وہابی تحریک ہند:

ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک جنگجویانہ تحریک جو انگریزوں اور ان کی ثقافت کے خلاف تھی۔ 1826ء میں یہ تحریک سید احمد بریلوی اور شاہ اسماعیل شہید کی سربراہی میں 1831ء تک چلائی گئی۔ مجاہدین نے برصغیر پاک و ہند کے مغربی سرحدی صوبے میں اپنا اقتدار قائم کر لیا۔ لیکن 1831ء میں ہزارہ کے بعض لوگوں کی مخبری پر ایک سکھ فوجی دستے نے بالاکوٹ کے مقام پر مجاہدین کو شکست دی۔ سید احمد بریلوی اور شاہ اسماعیل نے جام شہادت نوش کیا۔

Wallenstein , Albrechatvon

والنسٹین البرخت:

جنگ تیس سالہ یورپ میں جرمنی کا ایک سپہ سالار بوہیمیا میں پیدا ہوا (1583ء) اور 1634ء میں وفات پائی۔ کیتھولک کلیسا کا پیروکار تھا اس لیے رومی مقدس سلطنت کی ان فوجوں کا سالار مقرر کیا گیا جو پروٹسٹنٹوں کی بیخ کنی کے لیے تیار کی گئیں تھیں۔ اس نے بوہیمیا اور ڈنمارک کی افواج کو جنگ تیس سالہ میں شکست دی۔ مگر سویڈن کے بادشاہ گستاوس دوم Gustavus II سے شکست کھائی اگرچہ گستاوس اس جنگ میں مارا گیا تھا۔ شاہ فرڈیننڈ دوم کو اس سے خطرہ تھا کہ کہیں والنسٹین گستاوس سے ساز باز کر کے اسے گرفتار نہ کرا دے۔ اس وجہ سے فرڈیننڈ دوم نے اسے گرفتار کر لیا، اسی قید سے بھاگتے ہوئے والنسٹین مارا گیا۔

Walpole, Horace .

وال پول، ہوریس (1717ء۔1797ء):

سر رابرٹ وال پول کا بیٹا، انگریز مدبر اور وزیر اعظم۔ اگرچہ ابھی سرکاری طور پر وزیر اعظم کے عہدے کا اعلان نہیں کیا گیا تھا اور وزیر اعظم، خزانے کا لارڈ اول ایکس چیکر کہلاتا تھا۔ اپنے عہد میں وال پول برطانیہ کا سب سے

بااختیار شخص تھا۔

والپول رابرٹ (1676ء۔1745ء): Walpole Robert

آکسفورڈ کا ارل اول، برطانوی وزیراعظم اور خزانے کا لارڈ اول اور ایکس چیکر۔ اس نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز حباب بحیرجنوبی South Sea Buble سے پیدا شدہ مالی بحران پر کامیابی سے قابو پا کر کیا۔ وہ فی الواقع برطانوی تاریخ کا پہلا وزیراعظم تھا۔ اس اعتبار سے اسے دنیا کا پہلا وزیراعظم ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ پارلیمنٹ میں اس کا کردار بادشاہ کے ترجمان کا تھا۔ وہ اس وقت تک وزیراعظم رہا جب تک اسے بادشاہ اور پارلیمنٹ دونوں کی حمایت حاصل رہی۔ 21 سال کے بعد وہ 1742ء میں اس عہدے سے مستعفی ہوا تھا۔

والڈینسیز: Waldenses

1175ء میں قائم ہونے والا ایک مسیح فرقہ۔ اس فرقے کا بانی پیٹر والڈو تھا، جو ایک فرانسیسی مصلح تھا۔ حکومت وقت نے اس فرقے کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا۔ 1848ء تک اس فرقے کو سرکاری طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔

وانگ این شی (1021ء۔1086ء): Wang Anshi

ایک چینی فلسفی اور عالم اور سیاستدان جس نے چین کے سانگ حکمران خاندان کے عہد اصلاحات کے نفاذ کے لیے عملی کوششیں کیں۔ چیف کونسلر کے عہدے پر فائز (1070ء۔1073ء) رہتے ہوئے اس نے ملکی اقتصادیات کی بہتری اور ملکی منڈیوں میں اشیا کی قیمتوں میں استحکام کے لیے کام کیا۔ اور ملک میں نافذ ٹیکسوں کو کم کرنے کی کوشش کی کسانوں کو کم شرح سود پر قرضے جاری کرائے اور پولیس اور فوج کے اداروں کو مستحکم کیا۔ اس کی اصلاحات کے نفاذ کے مخالفوں نے اسے مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ چونکہ اس نے ابھی اصلاحات کو واپس نہیں لیا اس لیے وہ ایک متنازعہ شخصیت بنا رہا۔

وانگ چنگ وی (1885ء۔1944ء): Wang Jingwei

چینی سیاست دان اور کومنتانگ پارٹی کے بائیں بازو کا راہنما، مگر 1927ء اور 1937ء کے درمیانی وقفوں میں اس نے اکثر پارٹیاں بدلیں اور قوم پرستوں سے الگ ہو گیا۔ 1938ء میں ناکنگ کے مقام پر جاپان کی بنائی ہوئی کٹھ پتلی حکومت کا سربراہ بنا اور اس عہدے پر 1944ء تک فائز رہا۔

وانگ فان (تیسری صدی عیسوی): Wang Fan

چین کا بدھ راہب اور فلکیات دان و ریاضی دان۔ اس نے لیوہنگ کے خیالات کو مذہبی نتائج تک پہنچایا اس سے پہلے زمانے میں چین میں زمین کے اوپر نیم کروی فضا کی موجودگی خیال کی جاتی تھی۔ اس نے خیال ظاہر کیا کہ آسمان گول ہے اور خط استوا اور طریق شمس کو الگ الگ دکھایا۔ وہ 264 عیسوی کے بعد قتل ہوا۔

War Lords

چینی علاقائی فوجی کمانڈر:

چین کے علاقائی فوجی کمانڈر جنہوں نے 1911ء میں چنگ خاندان کی حکومت کے زوال کے بعد موثر طریقے پر چین کا کنٹرول سنبھال لیا تھا۔ ان فوجی کمانڈروں کے چین پر کنٹرول حاصل کرنے کا زمانہ عروج مورخ 1916ء سے 1928ء تک کا بتاتے ہیں۔ 1928ء کے بعد کومنتانگ پارٹی نے آہستہ آہستہ پورے چین کا کنٹرول سنبھال لیا تاہم 1940ء تک یہ فوجی کمانڈر کومنتانگ حکومت کو بھی فوجی طاقت فراہم کرتے رہے۔

War ring State period

جنگجو ریاستوں کا دور:

تاریخ چین میں 403 ق م سے 221 ق م کا زمانہ جس میں چین کی دس سے بارہ ریاستیں باہم جنگ میں مصروف تھیں تاکہ بالادستی حاصل کی جائے۔ اگرچہ اس زمانہ میں ایک نام نہاد ژو Zhou بادشاہت بھی قائم تھی۔ اور اس کی حکومت ایک مختصر علاقے پر قائم تھی۔ ان جنگجو ریاستوں سے ایک ریاست چن Qin نے سات بڑی اور کئی چھوٹی ریاستوں پر قبضہ کر کے انہیں متحد کرایا اور ملک چین تشکیل دیا جس کے ساتھ ہی خانہ جنگی کا یہ دور اختتام پذیر ہوا۔ اس دور میں البتہ چین میں فلسفہ اور ادب نے جلا پائی۔ اس عہد کے عظیم فلاسفہ میں مینکیوس نے کنفیوشش ازم کی تعلیم دی اس کے علاوہ تاؤازم کا مبلغ معلم چونگزی Zhuanghi بھی ایک عظیم فلسفی تھا۔ ہان فیزی Han Feizi اس عہد کا قانون دان تھا۔ جاپانیوں نے تاریخ چین کے اس دور کے حوالے سے جاپان کی تاریخ میں 1467ء۔1568ء کے دور کو جنگجو ریاستوں کا دور کہا ہے۔

لاطینی امریکہ کی جنگ آزادی (1808ء۔1826ء):

Wars of Independence, Latin America

اس تحریک آزادی نے اسپین اور پرتگال کے زیر اقتدار لاطینی امریکہ کے کئی ممالک کو آزادی سے ہمکنار کیا تھا۔ لاطینی امریکہ کے ممالک پر اسپین اور پرتگال کی افسر شاہی کی حکومتیں قائم تھیں۔ جب کہ ان ممالک کے باشندے اس ظالمانہ حکومتی نظام کے خلاف تھے۔ اسپین اور پرتگال پر نپولین بوناپارٹ کے حملوں کے بعد جنوبی امریکہ کے آزادی پسند راہنماؤں سائمن بولیور اور برنارڈو اوہگن نے 1808ء سے 1825ء تک اسپین اور پرتگال کے خلاف رونما ہونے والی بغاوتوں اور جنگوں میں حصہ لیا۔ ان انقلابی شورشوں کی کامیابی سے یہ ممالک نو آبادیاتی نظام سے آزاد ہوئے۔

Washington, George

واشنگٹن، جارج:

امریکہ کے انقلاب جنگ آزادی کا راہنما اور امریکہ کا پہلا صدر اس کا نام اس کے دادا جان واشنگٹن کے نام پر رکھا گیا تھا۔ جارج باقاعدہ تعلیم نہ حاصل کر سکا اور پندرہ سال کی عمر میں سروے کے کام پر مامور ہوا۔ 1753ء

میں فوج میں بھرتی ہوا۔ اور جلد ہی ورجینا ملیشیا کا ایڈجوٹنٹ جنرل بنا دیا گیا۔ اوہیو کے علاقے میں اس نے فرانسیسیوں کے خلاف جنگ لڑی مگر کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ سولہ سال بعد جب یہ سوال اٹھا کہ کیا امریکیوں کو برطانیہ کو ٹیکس کی ادائیگی کرنا چاہیے تو اکثریت نے اس کا جواب نفی میں دیا اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی جنگ امریکیوں کی آزادی پر منتج ہوئی۔ جارج واشنگٹن اس جنگ آزادی میں امریکی فوج کا چیف آف اسٹاف تھا۔ اس کی اعلیٰ فوجی خدمات کی وجہ سے اسے 1789ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا پہلا صدر چن لیا گیا۔ 1793ء میں دوبارہ اس عہدہ پر فائز ہوا۔

واشنگٹن ارونگ (1783ء-1859ء): Washinton Irving

امریکی ادیب۔ نیویارک میں پیدا ہوا۔ 1826ء کے بعد میڈرڈ اسپین میں امریکی سفارت خانے سے وابستہ رہا اور اس نے ہسپانوی موضوعات پر لکھا۔ مثلاً ''کولمبس کی سوانحعمری'' فتح غرناطہ، اور قصص الحمراء'' امریکہ واپس آنے پر اس نے مغربی امریکہ کے متعلق کہانیاں لکھیں۔ اس کے علاوہ اس نے پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کی سوانحعمری بھی لکھی۔

واٹرگیٹ اسکینڈل: Water Gate Scandal

امریکہ کی سیاست میں ری پبلکن پارٹی اور ڈیموکریٹک پارٹی کو بڑا عمل دخل حاصل ہے۔ 1972ء کے الیکشن میں ری پبلکن پارٹی نے انتظامیہ کی مدد سے امریکہ کی خفیہ سروس کے عملہ کی خدمات حاصل کیں۔ ان خفیہ سرگرمیوں کا مقصد ڈیموکریٹک پارٹی کے ایک امیدوار کی نجی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھا۔ یہ معلومات واشنگٹن میں واٹرگیٹ چوک میں واقع ڈیموکریٹک پارٹی کے دفتر سے حاصل کی گئیں تھیں۔ واٹرگیٹ بلڈنگ یا چوک کی وجہ سے یہ اسکینڈل واٹرگیٹ اسکینڈل کہلایا۔ اس اسکینڈل نے امریکہ کی بڑی بڑی شخصیات کو ہلا کر رکھ دیا۔ بلکہ بری طرح بے نقاب کر دیا۔ جون 1972ء میں امریکہ کے صدر نکسن نے اس واقعہ میں ملوث ہونے کی تردید کی۔ جنوری 1973ء میں واٹرگیٹ اسکینڈل کے پانچ مجرموں نے اعتراف جرم کر لیا۔ اسی اسکینڈل کی بنیاد پر بالآخر صدر نکسن کو 18 اگست 1974ء کو اپنے عہدہ صدارت سے استعفیٰ دینا پڑا۔

جنگ واٹرلو (1815ء): Waterloo , Battle of

جون 1815ء میں محاربات نپولین کی آخری جنگ، جو جنوبی بیلجیئم کے مقام واٹرلو میں لڑی گئی۔ اس جنگ میں نپولین بونا پارٹ کو یورپی اتحاد سے سابقہ پڑا۔ نپولین کو امید تھی کہ آسٹریا اور روس کا فیصلہ کرنے سے پہلے انگریزوں اور اہل پروشیا کو شکست دی جا سکے گی۔ اس نے جنرل بلوشر کو بمقام لینی Ligny شکست دی۔ 16 جون 1815ء کو گروشی Grouchy کو اس کے تعاقب میں بھیجا۔ یورپ کی بڑی طاقتوں نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ وہ کسی بھی قیمت پر نپولین کو فرانس کا حکمران نہ بننے دیں گی۔ اس لیے انہوں نے متحد ہو کر فرانس پر حملہ کر دیا تھا۔ پروشیا کی

فوج کو بھی نپولین نے پسپا کر دیا تو فرانسیسی نپولین کی قیادت میں انگریز جنرل ویلنگٹن کو شکست دینے کے لیے آگے بڑھے۔ ویلنگٹن نے بھی 17 جون کو پسپا ہو کر واٹرلو کے قریب پوزیشن سنبھال لی۔ 18 جون کو فرانسیسی فوج نے پوری طاقت سے حملہ کر دیا۔ ویلنگٹن کی فوج مزاحمت کر رہی تھی کہ عین اسی وقت پروشیا کی فوج نے جنرل بلوشر کی قیادت میں دوبارہ حملہ کر دیا۔ اس پر فرانسیسی سراسیمہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے اور خود نپولین بھی میدان جنگ سے فرار ہو گیا۔ اس کے فوراً بعد اتحادیوں نے فرانسیسی فوج سے ہتھیار گروا دیے اور وہ پیرس میں داخل ہو گئے۔ نپولین جو امریکہ فرار ہونا چاہتا تھا گرفتار کر لیا گیا اور جزیرہ سینٹ ہیلینا میں قید کر دیا گیا۔

پن چکیاں: Water Mills

کم خرچ پر پانی کی بہم رسانی کا ذریعہ۔ یورپی ممالک میں اس قسم کی پن چکیاں اپنی ساخت اور انفرادیت کے اعتبار سے اہم ہیں یہ پن چکیاں شاید چین یا مشرقی وسطی میں ایجاد ہوئیں تھیں۔ مگر ازمنہ وسطی سے یورپ میں رائج ہیں اور رومن عہد سے کام کر رہی ہیں انگلستان میں پن چکیاں بارہویں صدی میں نصب کی گئی تھیں۔ ہالینڈ میں یورپ بھر سے زیادہ پن چکیاں پائی جاتی ہیں۔ پاکستان میں پنکھے دار پن چکی کلری جھیل پر نصب کی گئیں۔ اس کے علاوہ چولستان اور پنجاب میں بھی لگائی گئی ہیں۔

واٹ، جیمز (1736ء۔1819ء): Watt, James

اسکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والا بھاپ کے انجن کا موجد۔ اور ماہر طبیعیات۔ ابتدا میں گلاسکو میں ریاضی کے آلات بنانے پر مامور تھا۔ انیس سال کی عمر میں تجارتی تیکنیک سیکھنے کے لیے لندن آ گیا۔ مگر جلد ہی اسے خرابی صحت کی بنا پر واپس گلاسکو جانا پڑا۔ 1774ء میں سول انجینئر کے طور پر نہروں اور بندرگاہوں کا سروے کیا پھر بھاپ کے انجن بنانے کی طرف راغب ہوا۔ اس میں اسے خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ اسی بنا پر اس نے 1774ء میں میتھیو بولٹن کے ساتھ مل کر بھاپ کی طاقت سے چلنے والے انجن تیار کرنے کے لیے ایک کمپنی قائم کی۔ بھاپ کی طاقت سے چلنے والے انجنوں کی بدولت برطانیہ میں صنعتی انقلاب بپا ہوا تھا۔ جیمز واٹ کے بھاپ کے انجن سے ریلوے وجود میں آئی۔

ویوز (1942ء۔1972ء): Waves

Woman Accepted forVolunteer E.S ۔ خواتین ایمرجنسی خدمات برائے بحریہ، کا پروگرام امریکی بحریہ نے ترتیب دیا جس کے تحت خواتین کو بحریہ میں خدمات انجام دینے کا موقع دیا گیا۔

جمہوریہ وامار: Weimar Republic

جرمنی کے شہر وامار میں 1919ء میں قائم ہونے والی ایک جمہوریہ۔ وائمار شہر میں قومی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا اور ایک آئین تیار کیا گیا۔ مگر یہ جمہوری حکومت ابتدا ہی سے کمزور تھی اور عوام کی تائید حاصل نہ کر سکی اور نہ ہی فوج

نے اس کی حمایت کی۔ جب 1929ء میں جرمنی اس عالمی مایوسی کا شکار ہوا جس کی وجہ سے کرنسی کی قیمت بہت گر گئی اور واجبار حکومت اس معاملے میں کوئی کارکردگی نہ دکھا سکی اور نازی پارٹی اس کے نتیجے میں جرمنی میں ترقی کرتی گئی اور 1933ء میں برسر اقتدار آ گئی۔

قصاص، زر، دیت:

Wergild

اینگلو سیکسن معاشرے میں قاتل کی طرف سے مقتول کے ورثا کو ادا کی جانے والی رقم۔ یہ جرمانی قبائل میں مروج تھی۔ اسلام نے بھی قصاص اور دیت کا نظام دنیا کو دیا ہے جو دیگر اقوام عالم کے قوانین سے بہتر ہے۔

ویزلے، جان (1703ء۔1791ء):

Wesley , John

انگریز انجیل کا مبلغ جو میتھوڈازم کا بانی ہے۔ کلیسائے انگلستان میں پادری مقرر ہوا اور اپنے بھائی چارلز کے ہمراہ گروہ کا قائد بن گیا۔ جس کے ارکان باطریقہ عادات اور مذہبی مطالعات کی وجہ سے بطور تضحیک ''میتھوڈسٹ'' کہلائے تھے۔ ویزلے برادران جیمز اوگلیتھورپ کے ساتھ جارجیا گئے اور وہاں انجیل کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ اس نے اپنی پوری زندگی انجیل کی تبلیغ کے سلسلے میں 40 ہزار وعظ کیے اور تقریباً دو لاکھ پچاس ہزار میل کا سفر زیادہ تر گھوڑے کی پیٹھ پر طے کیا۔

ویسٹرن، اسلوب:

Western

فلموں (Movies) کا ایک اسلوب جو امریکی سینما میں 1903ء سے مسلسل مقبول چلا آ رہا ہے۔ اس اسلوب کی پہلی نمائندہ فلم The Great Train Robery تھی جس میں اس اسلوب کے اصل عناصر نقاب پوش حملہ آور، راہزنی، تعاقب اور مسلح لڑائی شامل تھی۔ اس کے کثرت سے دہرائے جانے والے موضوع کا عکس، یکساں طور پر کاؤبوائیز اور انڈینز کے کھیل میں نظر آتا ہے۔ اس اسلوب کو سب سے زیادہ رواج جان فورڈ John Ford نے دیا جس نے اپنی فلموں کے ذریعے امریکی نوآبادیاتی زندگی کے ماضی کی عکاسی کی۔ 1960ء میں یہ اسلوب حیرت انگیز طریقے پر اٹلی منتقل ہو گیا اور فلم Spaghetti Westerns کی شکل میں منظر عام پر آیا۔

ویسٹ منسٹر ایبے:

West Minster Abbey

لندن کا ایک قومی مزار اور انگلستان کی نفیس ترین گاتھی، Gothic عمارتوں میں سے ایک۔ یہ عمارت ولیم اول سے لے کر تمام انگریز بادشاہوں کی تاجپوشی کا مقام رہی ہے۔ یہ کئی بادشاہوں اور ممتاز انگریز شہریوں کا مدفن بھی ہے۔ اس کے جنوبی بازو میں گوشہ شعرا ہے جس میں عظیم انگریز شعراء کے مقبرے ہیں۔ اس عمارت کا نقشہ صلیب نما ہے اور اس کے درمیانی حصے کی بلندی انگلستان بھر میں بلند ترین ہے۔ اس کے نمایاں دیواری پشتوں سے فرانسیسی عماریات کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اس مقام پر کئی گرجا تعمیر ہو چکے ہیں جن میں سے پہلا کہتے ہیں 616ء میں تعمیر ہوا تھا۔ موجودہ گرجا پندرہویں اور تیرہویں صدی میں تعمیر ہوا تھا۔ مدتوں یہ انگلستان کی عدالت عدلیہ کا مستقر رہا

ہے۔

West Phalia, Treaty of

معاہدہ ویسٹ فالیہ:

1648ء میں ہونے والی ایک عام یورپی مفاہمت جس سے تیس سالہ جنگ اختتام پذیر ہوئی۔ دو بیک وقت منعقدہ اجتماعوں، بمقامات منسٹر و اوسنابرک میں گفت شنید شروع ہوئی (1645ء) اور نتیجتاً دو صلح نامے ہوئے جو باہم مل کر مفاہمت صلح بنے۔ فرانسیسی اور سویڈنی تسلیوں کے ذریعے خاندان ہیپسبرگ کی طاقت کم کی گئی اور مقدس سلطنت روما خود مختار ریاستوں کے وفاق کی شکل اختیار کر گئی۔ فرانس نے آلسس لورین کے قلعے حاصل کیئے۔ سویڈن کو مغربی پومیرینیا وغیرہ کی کلیسائی ریاستیں ملیں۔ سوئٹزرلینڈ اور صوبجات فلینڈرز کو مکمل آزادی ملی۔ فرانس جو غالب مملکت بن کر ابھرا صلح نامہ پائرینیز ہونے تک (1659ء) برسر جنگ رہا اور اسپین اس جنگ میں اس کا حریف تھا۔

Whig

وہگ:

برطانیہ میں سیٹلس بری کی قیادت میں وہ گروہ جس نے 1679ء میں جیمز دوم کی تخت نشینی کی مخالفت کی تھی۔ وہگ 1688ء کے شاندار انقلاب کے بعد بھی منتظمین تھے۔ انہوں نے 1714ء سے 1760ء تک برطانیہ میں حکومت کی، خاص طور پر رابرٹ وال پول کی وزارت کے دوران میں۔ 1782ء میں وہ ایک بار پھر راکنگھم کے تحت برسر اقتدار آ گئے۔ 1868ء میں وہگ پارٹی لبرل پارٹی میں ضم ہو گئی تھی۔ تب سے یہ پارٹی لبرل کہلاتی ہے۔

وہگ پارٹی کے اصول اور خیالات جن پر وہ کاربند تھی۔ Whigism کہلاتے ہیں۔

Whitby Synod of

وائٹ بی کی مجلس کلیسا (664ء):

ایسٹر کے تہوار کے لیے صحیح تاریخ کا فیصلہ کرنے کے لیے منعقد کی جانے والی کلیسا کی نمائندہ مجلس یا کونسل۔ اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی ایسٹر کی تاریخوں میں تضاد پایا جاتا تھا۔ یہ تاریخیں اس رومی تاریخ سے مختلف تھیں جو کلیسائے کنٹربری میں مروج تھی۔ اس کونسل کے نتیجہ کے طور پر تمام انگلستانی کلیساؤں نے رومی تاریخ کو سرکاری طور پر اپنا لیا۔

White Huns

سفید ہُن:

تبتی یا ترک نژاد قوم بظاہر جس کا ہنوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ انہوں نے آٹھویں صدی میں ہندوستان پر حملہ کیا تھا۔ جب کہ ہن منگول قبائل کے لیے مستعمل اصطلاح ہے۔

White Mutiny, the

سفید فاموں کا غدر:

ہندوستان میں رابرٹ کلائیو کی دوسری مدت ملازمت کے دوران میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں

White Lotus Rebellion (1796ء سے 1804ء)

William The Conqueror (1027ء سے 1087ء)

Wilson, Woodrow (1856ء سے 1924ء)

Witchcraft

علم بشریات کی ایک اصطلاح جو اپنے مفہوم کے اعتبار سے غیر معمولی قوتوں کے غیر ارادی استعمال کے ذریعے دوسرے لوگوں اور ان کی املاک کو نقصان پہنچانے تک محدود ہے اور یہ جنتر منتر (انسوں گری Sorcery) سے مختلف ہے۔ جو اس مقصد کے لیے منتروں کا ارادی استعمال کرتے ہیں۔ جنتر منتر کے برعکس جادوگری کا عمل صرف اس کی مبینہ وقوع پذیری کے بعد اور اس کے مبینہ نتائج سے چل سکتا ہے۔ چنانچہ عالم بشریات، جادوگری کے الزام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان الزامات کا عمیق جائزہ اکثر معاشرے کی ساخت کے تعلق سے لیا جاتا ہے۔ ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں اس قسم کی جادوگری کا عام رواج تھا اور بہت سے لوگوں کو اس الزام میں زندہ جلا دینے کی سزا دی جاتی تھی۔

خواتین کا حق رائے دہی: Woman's Suffarage

یہ اصطلاح عورت کے حق رائے دہی کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ 1860ء میں جمہوریت اور شہریت کا وہ شعور جو برطانیہ، فرانس اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں عروج پر تھا متوسط طبقے کی خواتین کی حق رائے دہی یا ووٹ میں دلچسپی کا باعث بنا۔ انہوں نے ان سیاسی اور شہری حقوق کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا جن سے انہیں اس جدید دور میں بھی محروم رکھا جا رہا تھا۔ چنانچہ اس دور کی خواتین عصری تاریخ کے تناظر میں خواتین کے حق رائے دہی کے حق میں سرگرمیوں کو فروغ ملا۔ اس طرح محض لیڈر خواتین Suffragetts ہی نہیں بلکہ عام خواتین بھی اپنے اس حق کے حصول کے لیے سرگرم ہو گئیں۔ سرکاری سطح پر سب سے پہلے یہ حق خواتین کو 1893ء میں نیوزی لینڈ میں دیا گیا۔ پھر کہیں جنگ عظیم اول کے بعد یورپ کی دوسری اقوام نے خواتین کو ووٹ کا حق عطا کیا۔ برطانیہ نے 1918ء میں جرمنی میں 1919ء میں، ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے 1920ء میں اور فرانس نے 1944ء میں۔ اکیسویں صدی کے آغاز میں ایسے مسلم ممالک جہاں خواتین کی یہ حق نہیں دیا گیا تھا۔ مثلاً سعودی عرب وغیرہ میں بھی خواتین کو مشروط طور پر یہ حق دیا گیا ہے مگر وہاں خواتین سیاست میں براہ راست حصہ نہیں لے سکتیں۔

ورلڈ بینک یا عالمی بینک: World Bank

اس بینک نے جون 1946ء میں جنگ عظیم دوم کے متاثر ممالک کے لیے بین الاقوامی سرمایہ کاری کا کام شروع کیا۔ اس کا مقصد ان ممالک کو ان کے پاؤں پر اقتصادی طور پر کھڑا کرنا تھا۔ بینک کی کارکردگی کے دو میدان ہیں۔ یعنی سٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ اور انسانی وسائل کو ترقی دینے کے لیے قرض دینا۔ عالمی بینک کے ان قرضوں کے پیچھے بعض اوقات سیاسی عزائم بھی کارفرما ہوتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ سابق کمیونسٹ ممالک کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے لیے انہیں دوسرے رکن ممالک کے مقابلے میں کہیں نرم شرائط پر قرضے فراہم کیے گئے۔ اور 80 فی صد فنڈ صرف 20 ترقی پذیر ممالک کے مخصوص کیے گئے۔ عالمی بینک کا الحاق اقوام متحدہ سے ہے اور اس کا صدر دفتر واشنگٹن میں ہے۔

پہلی جنگ عظیم (1914ء۔1914ء): World War I

پہلی جنگ عظیم کا آغاز 28 جون 1914ء کو آسٹریا کے ولی عہد شہزادہ فرڈیننڈ کو گولی لگنے سے ہوا جو کسی سلاو Slav دہشت گرد نے اسے ماری تھی۔ اس قتل کے نتیجے میں آسٹریا نے سربیا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ 15 اگست کو آسٹریا کے اتحادی جرمنی کی فوجیں ہالینڈ اور بیلجیم کو روندتے ہوئے فرانس پر حملہ آور ہوئیں۔ فرانس جرمنی کا مقابلہ نہ کر سکا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ چند دنوں میں جرمنی پیرس پر قابض ہو جائے گا۔ فرانس کی حمایت میں برطانیہ بھی جنگ میں شامل ہو گیا اور یوں اس جنگ نے عالمی جنگ کی شکل اختیار کر لی۔ ادھر جرمنی کی حمایت میں ترکی اور بلغاریہ جنگ میں شامل ہو گئے۔ دوسری طرف فرانس، روس، اٹلی، رومانیہ، پرتگال، جاپان اور امریکہ اتحادیوں کی شکل میں جنگ لڑ رہے تھے۔ آخر 11 نومبر 1918ء کو جرمنی نے جنگ بند کر دی اور صلح کی درخواست کی۔ 27 جون 1919ء کو پیرس کے قریب ورسائی کے مقام پر صلح کا معاہدہ طے پایا۔

جنگ عظیم دوم (1939ء۔): World War II

معاہدہ ورسائی کی سخت شرائط نے 1919ء ہی میں دوسری جنگ عظیم کا بیج بو دیا تھا۔ تاہم جنگ عظیم دوم کا آغاز جرمنی میں نازی راہنما ہٹلر کے برسر اقتدار آنے کے بعد ستمبر 1939ء میں پولینڈ پر جرمنی کے حملے سے ہوا جس کے نتیجے میں فرانس اور برطانیہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ 15 ستمبر کو سوویت یونین نے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ 29 ستمبر کو جرمنی اور روس میں پولینڈ کی تقسیم پر معاہدہ ہو گیا۔ 30 نومبر کو روس نے فن لینڈ پر حملہ کر دیا اور مئی 1940ء میں جرمنی نے ڈنمارک اور ناروے پر قبضہ کر لیا۔ 10 مئی کو جرمنی نے بیلجیم، ہالینڈ اور لکسمبرگ پر حملہ کر دیا۔ 10 جون کو اطالیہ نے جرمنی کے اتحادی کے طور پر اطالیہ اور جاپان کا سہ طاقتی معاہدہ طے پایا اور یہ محوری طاقتوں کا معاہدہ کہلایا۔ جون 1940ء میں فرانس نے ہتھیار ڈال دیئے جب کہ اگلے سال جون ہی میں جرمنی نے روس پر حملہ کر دیا جو نپولین ہی کی طرح ہٹلر کو بھی لے بیٹھا اور بالآخر جرمن کی شکست پر منتج ہوا جب کہ جاپان ہتھیار ڈالنے پر رضامند نہیں تھا۔ اس وجہ سے امریکا کو جاپان پر ایٹم گرانے پڑے۔ جس کے بعد جاپان نے ہتھیار ڈال دیئے۔

اجلاس وارم (1521ء): Worm, S, Diet of

1521ء میں سکسنی کے نواب فریڈرک نے لوتھر کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا اس نے شہنشاہ چارلس پنجم کے مشیر کو لکھا کہ لوتھر کی کتب جلانے سے اسے دلی صدمہ پہنچا ہے۔ اس نے شہنشاہ کو درخواست کی کہ بغیر پیشی اور اقبال جرم لوتھر کو مجرم نہ قرار دیا جائے اور شہنشاہ سے اس نے لوتھر کو اس کے سامنے پیش کرنے کی اجازت لے لی۔ شہنشاہ نے 22 جنوری 1521ء کو اپنی پارلیمان طلب کی اور جیرولاموایلیانڈ Girolamo aleander کو لوتھر کا مقدمہ سماعت کرنے کے لیے مقرر کیا۔ 16 اپریل 1521ء کو لوتھر کو شہنشاہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ جیرولامو نے اس کی

تصانیف کے نام گنوا کر اس سے پوچھا کہ کیا وہ ان کتابوں میں بیان کیے گئے نکات کو واپس لینے کے لیے تیار ہے۔ لوتھر نے غور وخوص کے لیے مہلت طلب کی تو اسے 24 گھنٹے کی مہلت دی گئی۔ اگلے دن لوتھر نے کہا کہ وہ اپنی تحریرات میں بیان کیے گئے نکات کو واپس لینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ پارلیمان سے مشورے کے بعد شہنشاہ نے لوتھر کو وارمز سے نکل جانے کا حکم دیا اور اس کے متعلق فیصلہ 26 مئی کو سنانے کا اعلان کیا۔

Worms, Edict of

فیصلہ وارمز:

1521ء میں شہنشاہ چارلس پنجم نے جرمنی کے شہر وارمز میں دربار منعقد کر کے لوتھر کو وہاں طلب کیا تھا اور اسے اس کے بیانات کو واپس لینے کا حکم دیا تھا مگر لوتھر نے کہا کہ جب تک میرے بیانات کو کتب مقدسہ اور کلام اللہ کی شہادت اور عقلی دلائل سے غلط ثابت نہ کیا جائے وہ ان بیانات کو واپس لینے کے لیے تیار نہیں۔ اس پر شہنشاہ نے 26 مئی 1521ء کو لوتھر کی تعلیمات کو رد کرتے ہوئے لوتھر کے متعلق فیصلہ دیا کہ اس کو قانون کا تحفظ حاصل نہیں ہوگا اور اگر کوئی شخص اسے نقصان پہنچائے تو اس کو سزا نہیں دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی شہنشاہ نے اس کی تعلیمات کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی۔ جس سے جرمنی پروٹسٹنٹ اور کیتھولک ریاستوں بلکہ پورے یورپ میں چپقلش شروع ہوگئی جس نے بالآخر جنگ کی صورت اختیار کر لی تھی۔

Wright, Richard

رائیٹ، رچرڈ (1908ء۔1960ء):

افریقی نژاد امریکی ادیب جو اس کے شاہکار ناول ''آبائی بیٹا Native son'' کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔ وہ غریب خاندان میں پیدا ہوا۔ اس کے والدین پڑھے لکھے نہیں تھے۔ رچرڈ، رائیٹ امریکہ میں غلاموں کے طور پر لائے جانے والے افریقیوں کا صحیح ترجمان تھا۔ اس نے افریقیوں کو امریکہ میں جو حالات پیش آئے انہیں ٹھیک طور پر بیان کیا ہے۔ اس نے افریقی امریکی معاشرے کی ٹھیک طور پر عکاسی کی تھی۔

Wright, Wilbur and Orville

رائٹ ولبر اور آرویل:

وہ دو انسان جنہوں نے ہوا سے بھاری مشین کے ذریعے دنیا میں پہلی پرواز کی، وہ دو امریکی بھائی، ولبر وائٹ اور آرویل رائٹ تھے (1867-1912ء)۔ (1871-1948ء)۔ 17 دسمبر 1903ء کی دھند آلود صبح کو انہوں نے شمالی کیرولینا کے مقام کٹی ہاک پر اپنے تیار کردہ ہوائی جہاز کو فضا میں بلند کیا۔ اور وہ صرف 12 سیکنڈ تک فضا میں بلند ہوئے اور انہوں نے صرف 120 فٹ کا فاصلہ طے کیا مگر یہ چھوٹا سا فاصلہ نوع انسانی کے لیے ایک بلند فضائی زقند کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کے بعد ان کی پروازوں کا ریکارڈ بہتر ہوتا چلا گیا، اور پھر ان کی یہی ابتدائی پروازیں جمبو جیٹ طیاروں کی بین البراعظمی پروازوں میں تبدیل ہوتی چلی گئیں۔

Wu Zhao

وو چاؤ (627ء۔705ء):

چین کی وہ واحد خاتون جس نے ایک سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔ وہ ٹینگ شہنشاہ گوزونگ کی بیوی تھی اور اپنے خاوند کے عہد میں تخت تاج کی پس پردہ طاقت تھی۔

"X"

منگول نسل کا، زرد رو:

زین تھیے:

Xanthos

Xanthippe

فلسفی سقراط کی بیوی جو پورے ایتھنز میں تند مزاج اور لڑاکا عورت کے طور پر مشہور تھی جس سے شادی سقراط کے علاوہ کوئی اور کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ سقراط نے اس کی تند مزاجی کو برداشت کیا تھا۔

زیویر، سینٹ فرانسس:

Xavier, Saint Francis

ہسپانوی یسوعی مبلغ جس نے مشرق بعید میں تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ 1540ء میں فرانسیس زیویئر نے اگن یس لویلا Ignatius Loyola کے یسوعی تبلیغی سوسائٹی قائم کرنے میں مدد کی۔ اسی سال اسے جان سوم، شاہ پرتگال نے ہندوستان میں تبلیغ کرنے کے لیے بھیجا تا کہ عیسائیت کو ہندوستان میں فروغ دیا جا سکے۔ اس نے ہندوستان ملاکا اور جاپان میں تبلیغ کی اور ہزاروں لوگوں کو عیسائی بنایا۔ سینٹ فرانسس زیویئر نے چین میں تبلیغ کی اجازت حاصل کرنے کی بھی کوشش کی اس دوران اس کا انتقال ہوگیا۔ 1622ء میں رومن کیتھولک کلیسا نے اسے سینٹ کے خطاب سے نوازا تھا۔

زینوفون (435ق م۔354ق م):

Xenophon

یونانی مورخ، اور فوجی جرنیل، ایتھنز کا باشندہ تھا۔ سقراط کا خوشحال شاگرد۔ اس یونانی فوج میں بھرتی ہوا جس نے ایران کے کوروش صغیر کی حمایت میں جنگ کے لیے وسطی ایران تک سفر کیا تھا۔ یہ فوج کوناکسا Cunaxa کی ناکام جنگ (401 ق م) میں بے جگری سے لڑی مگر کوروش صغیر کے میدان جنگ میں کام آنے کے بعد اس کے بچے کھچے سپاہیوں کو ایشیائے کوچک کے ساحلوں تک لڑتے مرتے پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ زینوفون نے اس پسپائی میں اس یونانی فوج کی قیادت کی اور بڑی کامیابی کے ساتھ ایشیائے کوچک تک پہنچ گیا۔ اس پسپائی کی داستان کو زینوفون نے اپنی مشہور زمانہ کتاب Anabasis میں بیان کیا ہے، زینوفون بعد ازاں سپارٹا کی حمایت میں خود اپنے وطن ایتھنز اور اس کے اتحادی تھیبز کے خلاف بمقام کورونیا Coronea لڑا اس کی اس غداری کی پاداش میں اہل ایتھنز نے اسے جلاوطن کر دیا تھا۔ اس کی تصانیف میں ہیلینیکا Hellenica اور Memora Bilia بھی شامل ہیں۔ اس کی تصانیف میں سقراط کی زندگی کے متعلق بیش بہا معلومات ملتی ہے۔

خشیارشا اول، عظیم (486ق م۔465ق م):

Xerxes I, The Great

ہخامنشی حکمران خاندان کا شہنشاہ ایران۔ وہ داریوش اول کا بیٹا تھا۔ مصر کو فتح کرنے کے بعد ہیلسپانٹ (درہ دانیال) پر کشتیوں کا پل تعمیر کر کے یونان پر حملہ آور ہوا۔ تھرماپلی کے مقام پر فتح حاصل کرنے کے بعد ایتھنز کو تاخت

دتاراج کیا۔ لیکن سیلاموس کے مقام پر سخت طوفان میں گھر جانے کے بعد اس کا عظیم الشان بحری بیڑہ تباہ کر دیا گیا۔ پریشانی کے عالم میں بہت سی فوج کو ماروڈونیس کی ماتحتی میں چھوڑ کر واپس ایران روانہ ہوا مگر چونکہ ہیلسپانٹ پر اس کا بنایا ہوا پل کشتیاں تباہ ہو چکا تھا اس لیے کشتیوں کے ذریعے واپسی اختیار کرنا پڑی۔ ماروڈونیس نے اہل یونان سے پلاٹیا کی جنگ میں شکست کھائی اس کے بعد یونان پر ایرانیوں کے حملے ختم ہو گئے اور خشیارشا نے عیش و عشرت کو اپنا لیا۔ درباری اس کی فضول خرچیوں سے تنگ آ گئے۔ چنانچہ اس کی فوج کے امیروں نے سازش کر کے اسے قتل کر دیا۔ بائبل میں اس کا نام اخسویرس آیا ہے۔

زیا، چینی حکمران خاندان (2200ق م-1766ق م): Xia

چین کا پہلا حکمران خاندان جس کی بنیاد یو کے بیٹے نے رکھی تھی جو چینی دیومالائی داستانوں کا ہیرو ہے۔ اس حکمران خاندان کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ اس کی قلمرو دریائے زرد کی وادی تک محدود تھی۔ مگر مغربی مورخین کا خیال ہے کہ چین کے ماضی کو عظمتوں کا امین قرار دینے کے لیے یہ حکمران خاندان جو فرضی ہے خود چینیوں کی ایجاد ہے۔ تاہم کچھ مورخین اس خاندان کی سلطنت کے بارے میں اثریاتی کھدائیوں سے ملنے والے شواہد بھی پیش کرتے ہیں۔

جیان: Xian

ایک قدیم چینی شہر جو چینی سلطنت چن Qin کا دارالحکومت تھا اور شمال مغربی چین میں واقع ہے۔ جیان ہین Han سلطنت کا دارالحکومت بھی رہا ہے۔ اس حکمران خاندان نے اس شہر کا نام چانگ آن Chang An رکھ دیا تھا۔ بعد ازاں تینگ Tang خاندان کی حکومت و عہد میں اس شہر کو ایک شاہی شہر کی حیثیت حاصل تھی اور یہ دنیا کا سب سے امیر اور بڑا شہر بن گیا تھا۔ منگ خاندان کے عہد میں اسے موجودہ نام دیا گیا اور اب یہ ایک علاقائی مرکز کی حیثیت سے موجود ہے۔

جیان کا واقعہ (1936ء): Xian Incident

کومنتانگ راہنما چیانگ کائی شیک کو 1936ء میں اس کے ایک فوجی افسر نے اغوا کر لیا تھا۔ یہ واقعہ چین کی جدید تاریخ میں جیان کا واقعہ کہلاتا ہے۔ اس چینی فوجی افسر کا نام چینگ جیولیانگ Zhang Xueliang تھا۔ چیانگ کو اغوا کر کے جاپان کے خلاف کمیونسٹوں سے اتحاد کرنے پر مجبور کیا گیا اس طرح ان دو مخالف گروہوں میں عارضی طور پر معاہدہ طے پا گیا اور جاپان کے چین پر قبضہ کرنے کے خلاف مزاحمت سخت تر ہو گئی۔

سن چیانگ یا سنکیانگ: Xianjiang

یہ چینی علاقہ مشرقی ترکستان بھی کہلاتا ہے۔ یہ شمالی مغربی چینی صوبہ ہے۔ اس کے جنوب میں تبت اور کشمیر، شمال اور مغرب میں روس اور مشرق میں جمہوریہ منگولیا۔ سنکیانگ کا صدر مقام اروچی Urumchi ہے۔ یہاں کی

آبادی زیادہ تر اویغور ترکوں پر مشتمل ہے۔ بارش کی اوسط کم ہے۔ 1756ء میں چین کے چنگ خاندان نے حکومت پر قبضہ کر لیا تھا۔ 1949ء میں کمیونسٹ انقلاب آیا۔ تو انہوں نے 1955ء میں اس علاقے کو اویغور ترکوں کا علاقہ قرار دے دیا اور ان کی خود اختیاری حکومت قائم کر دی۔ سنکیانگ میں انیسویں صدی میں بہت سی بغاوتیں رونما ہوئیں اور یہ روسی اثر و نفوذ کے دائرے میں آ گیا تھا۔ سنکیانگ شاہراہ ریشم کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔ یہاں آج بھی ریشم بڑی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔

سیونگ نو: Xiongnu

خانہ بدوش قبائل کا اتحاد جو پانچویں صدی ق م سے پانچویں صدی عیسوی تک چینی ریاستوں کے لیے خطرہ بنا رہا۔ چینی شہنشاہ ہین وڈی Han Wudi نے 140 ق م سے 87 ق م تک اس قبائلی اتحاد کے خلاف فوجی کاروائی کی اور منچویا کے علاقے تک کو اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔

ہیون سانگ یا یوآن چونگ (602ء۔664ء): Xuanzang

چین کا بدھ بھکشو جو بدھ مت کی کتابوں اور مہاتما بدھ کے آثار و تبرکات کی تلاش کے سلسلے میں ہندوستان کی سیاحت پر آیا تھا۔ وہ نالندہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم رہا۔ اس نے مغربی دنیا کے ماثر کے عنوان سے اپنا سفر نامہ لکھا جو دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

سن زو (300 ق م۔237 ق م): Zunzi

ایک اہم چینی فلسفی جو کنفیوشس ازم کے فلسفے کی مخالفت کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔ وہ کنفیوشس کے فلسفہ کہ انسان فطرت کے اعتبار سے ہمیشہ نیک ہے کی تردید کرتا تھا۔ سن زو کے نزدیک انسانی فطرت کو کنٹرول کرنے کے لیے تعلیم اور دیگر لوازمات ضروری ہیں جو اسے نیک بناتے ہیں۔

"Y"

Yabghu

یغو:

سلجوقی بادشاہوں کا لقب۔

Yadava Dynasty, The

یادیوا خاندان:

ہندوستان میں بھلما نے 1191ء میں اس خاندان کی بنیاد رکھی۔ اس سلطنت کا دارالحکومت دیوگری (دولت آباد) تھا۔ 1318ء میں اس خاندان کی حکومت ختم ہوگئی۔

Yahweh

یہوا:

عبرانی زبان میں ''خدا'' کا مترادف۔ ابتداء میں عبرانی قوم مختلف دیوتاؤں کی پرستش کرتی تھی۔ عبرانی صحائف کے مطابق 1750 ق م کے قریب حضرت ابراہیمؑ نے انہیں ایک خدا، یہوا کی عبادت کی تعلیم دی۔ حضرت موسیٰؑ کے عہد تک عبرانی قوم یہوا پر مکمل ایمان رکھنے لگی ان کے نزدیک وہی خالق کائنات ہے۔

Yamagata Aritomo (1838ء۔1922ء): **یاماگاٹا اری ٹومو**

جاپانی سپاہی اور مدبر، جدید جاپانی فوج کا بانی جس نے فرانس اور جرمنی میں تحصیل علم حربیات کی۔ دو مرتبہ وزیراعظم بنا۔ جاپان کی جدید تاریخ میں ایک سربرآوردہ مدبر کی حیثیت سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

Yamashita tomoyoki (1885ء۔1946ء): **یاماشیتا ٹومویوکی**

جاپانی جنرل، دوسری عالمگیر جنگ میں میک آرتھر کے مقابلے میں اس نے شکست تسلیم کی (2 ستمبر 1945ء) جنگی مجرم قرار دیئے جانے پر اس نے امریکہ کی عدالت عالیہ میں اپیل کی مگر پھر بھی پھانسی کی سزا پائی۔

Yamato

یاماٹو:

قدیم جاپان میں ایک قبیلے کا نام۔ اس قبیلے کے لوگوں نے جاپان کو ایک متحدہ ملک کی شکل دی تھی۔ اس قبیلے کے پانچویں یا چھٹی صدی میں نشوونما پائی تھی۔ اس قبیلے کے بادشاہوں نے جاپان میں بدھ مت متعارف کرائی تھی۔

Yangban

ینگ بان:

بارہویں صدی سے پہلے کوریا میں طبقہ شرفا کے لیے استعمال کی جانے والی ایک اصطلاح۔ کوریائی زبان میں اس کے معنی ''دو پہلو'' کے بنتے ہیں۔ جو فوجی اور شہری افسران کی طرف اشارہ ہے۔ یہ اصطلاح کوریو Koryo دور میں مقبول ہوئی۔

ینگ کوئی فی:

Yan Guifei

تانگ شہنشاہ یوآن چونگ Xuanzong کی داشتہ اور بدنام زمانہ چینی حسینہ۔ وہ سیاسی اثر ورسوخ رکھتی تھی۔ اس نے شہنشاہ کے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے اپنے بھائی کی حیثیت کو مستحکم کر دیا جو شہنشاہ کا وزیر اعظم تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ینگ کوئی نے ایک ترک نژاد این لوشان An Lushan کو بھی دربار میں متعارف کرایا۔ شہنشاہ پر ینگ کوئی کے ساتھ زیادہ وقت گزرنے سے منفی اثرات مرتب ہوئے اور اس کی سلطنت خطرے میں پڑ گئی۔ این یوشان نے 775 عیسوی میں شہنشاہ کے خلاف بغاوت کر کے شہنشاہ اور درباریوں کو دارالحکومت سے فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ بعدازاں درباریوں نے شہنشاہ کو مجبور کیا کہ وہ ینگ کوئی اور اس کے بھائی کو سزائے موت دے۔ شہنشاہ اور ینگ کوئی کی محبت صدیوں تک چینی ادب کا موضوع بنی رہی ہے۔ چینی اخلاقیات میں عورت کی اقتدار میں دخل اندازی کو ینگ کوئی کی مثال سے واضح کیا جاتا ہے۔

یانگ شو ثقافت (4500۔3000 ق م):

Yangshao culture

نوحجری دور کی ایک چینی ثقافت جو دریائے زرد Yellow River کی وادی میں پھلی پھولی۔ اس کا نام چین کے صوبے ہینان کے ایک مقام یانگ شو پر رکھا گیا ہے جو اس تہذیب کا مرکز تھا۔ یہ تہذیب زرعی معاشرہ کی حامل تھی۔ اور گندم اور جو کاشت کرنے والے لوگوں پر مشتمل تھی بعدازاں یہ لوگ شان ثقافت میں ضم ہو گئی۔

ینگ شی این ای (1914ء۔)

Yang Shien Ei

ایک چینی ادیب جس نے 1934ء میں مشن اسکول سے بی اے کیا اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات سے زیادہ افلاطون اور مغربی کلاسیکی ادبیات کا مطالعہ کیا۔ اس کے بعد وہ انگلستان میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے انگریزی ادبیات کا مطالعہ کر کے وطن واپس آیا اور مختلف کالجوں میں انگریزی پڑھاتا رہا۔ 1943ء میں کومنتانگ حکومت کے شعبہ تراجم سے وابستہ ہو گیا۔ اور 1952ء میں غیر ملکی زبانوں کے اشاعت گھر آ گیا جہاں اس نے درجنوں کتابوں کا ترجمہ کیا۔

دریائے یانگ زی:

Yangzi River

چین میں بہنے والا 3915 میل لمبا دریا جو تبت کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ اور جنوبی اور وسطی چین میں بہتا ہوا مشرقی بحیرہ چین میں جا گرتا ہے۔ یہ دنیا کا تیسرا بڑا دریا ہے جب کہ چین کا سب سے بڑا دریا کہلاتا ہے۔ دریائے یانگ زی اور اس کے معاون ساتھی دریا چین کے سب سے زیادہ زرعی علاقوں کو سیراب کرتے ہیں۔

یثرب:

Yathrib

عرب کا ایک قدیم شہر جو ہجرت نبویؐ کے بعد مدینۃ النبی ﷺ کہلایا اور پھر آہستہ آہستہ صرف مدینہ منورہ کے

نام سے موسوم کیا جانے لگا۔ یہ مکہ مکرمہ سے 375 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ ہجرت سے قبل یہاں دو عرب قبائل، ۔روس اور خزرج آباد تھے۔ اور مضافات میں یہودیوں کی بستیاں بھی تھیں۔ حضور ؐ کی آمد کے بعد اس نے ایک شہری ریاست کے مرکز کی حیثیت اختیار کر لی۔ آنحضرت ؐ کے وصال کے بعد یہ 661ء تک خلفائے راشدین کا پایہ تخت رہا اس کے بعد دارالحکومت دمشق منتقل کر دیا گیا۔

یایوئی (250ق م۔250ء): Yayoi

جاپان کی ایک ماقبل از تاریخ ثقافت جو جامون ثقافت کی پیشرو تھی۔ کئی مورخین کا خیال ہے کہ یایوئی تہذیب کے حامل لوگ کوریا سے جاپان آئے تھے۔ ان کی ثقافت نے جاپان کے جنوبی جزیرہ کیوشو Kushu پر فروغ پایا۔ یاد ہے کہ کیوشو آبنائے کوریا کے نزدیک واقع ہے۔ یایوئی ثقافت چاول کاشت کرنے والے زرعی معاشرے پر مبنی تھی۔ لیکن بعد ازاں وہ سمندری خوراک اور کا شکار کی طرف راغب ہو گئے۔

دریائے زرد: Yellow River

اس دریا کا چینی نام ہوانگ ہو ہے، یہ شمال چین کا 2900 میل لمبا دریا ہے۔ اور چین کے دریاؤں میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ صوبہ شنگھائی سے نکلتا ہے اور بحیرہ زرد کی خلیج بوہائی Pohal میں جا گرتا ہے۔ یہ دریا اپنے ساتھ بہت سی زرد رنگ کی تلچھٹ ساتھ لے کر آتا ہے یہ زرد رنگ شینسی شانسی کے علاقے میں خاص طور پر آ کر جمع ہو جاتی ہے اور تباہی خیز طوفانوں کا سبب بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چین میں اس دریا کو چین کا دکھ کہتے ہیں۔ چینی حکومت زمانہ قبل از مسیح سے اس دریا کی تباہ کاریوں کو بند وغیرہ باندھ کر کم کرنے کی کوششوں میں مصروف رہی ہے۔ مگر کبھی اپنی کوششوں میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس دریا نے گذشتہ 3000 سال میں 26 مرتبہ اپنا راستہ تبدیل کیا ہے جس سے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلی۔

یمن: Yeman

جنوب مغربی عرب کا ایک ملک اس کے شمال میں سعودی عرب، مشرقی میں عمان، جنوب میں خلیج عدن اور مغرب میں بحیرہ احمر ہے۔ دارالحکومت صنعا اور آبادی نصف زیدی شیعہ اور نصف شافعی سنی ہے۔

زمانہ قدیم میں اس ملک میں عظیم الشان بادشاہتیں قائم ہوئیں جن میں سے ایک سلطنت سبا تھی جو 750ق م تا 115ق م خوب پھلی پھولی۔ بعد ازاں اس علاقے میں یہودی اور مسیحی مذہب نے جڑ پکڑی، 525ء میں حبشہ کی عیسائی افواج نے حمیری سلطنت کا خاتمہ کر دیا مگر 575ء میں فارس کے حملہ آوروں نے انہیں بھی مار بھگایا۔ 628ء میں یہاں اسلام پھیلا۔ نویں صدی میں یہاں زیدی فرقے کے امام برسر اقتدار آئے ان کی حکومت 1962ء تک کسی نہ کسی شکل میں قائم رہی۔

یمانی، شیخ زکی (1930ء۔): Yemani, Sheikh Zaki

سعودی عرب کے مدبر۔ ان کے دادا ترکوں کے عہد میں حجاز کے مفتی اعظم تھے۔ ان کے والد سعودی عرب کے چیف جسٹس تھے۔ زکی یمانی نے قاہرہ سے ڈگری لی اور واپس آ کر وزارت خزانہ سے منسلک ہو گئے۔ بعد ازاں او پیک کے پہلے جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔ انہیں کی وزارت کے دوران یورپ اور امریکہ کے خلاف تیل کو بطور ہتھیار استعمال کیا گیا۔ شیخ زکی کو حکومت پاکستان نے بھی پاکستان کا اعلیٰ ایوارڈ پیش کیا تھا۔

Yi Dynasty. see Choson.

ین۔ یانگ:

Yin-Yang

لفظی معنی چاند اور سورج کے ہیں۔ اصطلاحاً چینی فلسفہ کے دو مرکزی تصور یا اصول۔ ایک مونث انفعالی اصول ہے۔ اور دوسرا مذکر فعالی اول ہے۔ مونث اصول منفی اور مذکر اصول مثبت ہے۔ یہ اصول ایک دوسرے کے مخالف ہونے کے باوجود ایک دوسرے کا تکملہ ہیں۔ ان اصولوں کا اظہار آسمان اور زمین۔ مرد اور عورت۔ باپ اور بیٹا۔ سورج اور بارش اور خیر و شر، سیاہ و سفید وغیرہ سے ہو رہا ہے۔ چینی جدلیات انہیں دو اصولوں پر قائم ہے۔

یی سونگ گی (1355ء۔1392ء):

Yi Song - gyye

کوریا میں یی سلطنت قائم کرنے والا ایک کوریائی فوجی افسر۔ یہ سلطنت کوریا میں 1392ء سے 1910ء تک قائم رہی اور دنیا کی تاریخ میں سب سے طویل عہد حکومت رکھنے والی سلطنت تھی۔ یی حکمرانوں کا تعلق چین کے علاقے منچوریا سے تھا۔

یی سن۔سن (1545ء۔1597ء):

Yi Sun - Sin

کوریا کا قومی ہیرو اور امیر البحر جس نے جاپانی ہمہ گیر جنگی حملہ آوروں کے خلاف کوریا کا دفاع کیا تھا۔ (1592ء۔1598ء)۔ کوریائی حکومت جاپان کی جنگی تیاریوں کے خلاف پس و پیش سے کام لے رہی تھی۔ جاپان کے کوریا پر حملے کے افواہ پھیلنے کے بعد یی سن سن نے اپنی ذاتی منصوبہ بندی سے کوریا کا جنگی بیڑا تیار کیا تا کہ جاپانی حملوں سے کوریا کا دفاع کیا جسکے۔ اس نے اس سلسلے میں کئی ایک ایجادیں بھی کیں جن میں ایک آہنی بکتر بند کشتی Turtle Boat بھی شامل تھی۔

Yoga

یوگا:

قدیم ہندو فلسفہ کا ایک مکتب فکر، اس کے مطابق انسانی زندگی کا مقصد مادی دنیا سے اور موت و پیدائش کے چکر سے نجات پانا ہے۔ اس کے لیے دو شرطیں ہیں۔

۱۔ ویراگ یعنی مادی دنیا کی بے معنویت کو سمجھ جانا اور اس سے لاتعلقی کا اظہار کرنا۔

۲۔ یوگا جس کا منشا صداقت یا پرماتما کا حصول ہے۔

یوگا میں مختلف قسم کی ریاضتیں اور جسمانی ورزشیں شامل ہیں جن سے روح کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور

حواس ٹھیک رہتے ہیں۔ یوگا کے اصولوں کو پہلی صدی قبل از مسیح میں پتا نجلی Patanjali نے یوگا سوترا میں بیان کیا تھا۔

یوگا کارا: Yoga Cara

بدھ مت کا مہایانا مکتب فکر جس میں یوگا کے ساتھ اخلاقیات پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ اس مکتب فکر کا فلسفہ موضوعی تصوریت ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ کسی شے کا علم، شعور کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا شے کے وجود کے لیے شعور ایک ضروری عنصر ہے۔

یونگلی (1359ء۔1424ء): Yongle

منگ حکمران خاندان کا ایک شہنشاہ چین۔ جس نے طاقت کے بل بوتے پر اپنی قلمرو کو عظیم تر بنا دیا۔ یونگل اس کے عہد کا نام ہے جب کہ اس کا ذاتی نام یوڈائی Zhu-di تھا۔ وہ پہلے منگ شہنشاہ کا بیٹا تھا اور شہزادگی کے دوران منگ فوج کا ایک قابل جرنیل تھا۔ اپنے والد کی وفات پر اس نے اپنے بھتیجے کے ساتھ ایک تین سالہ خانہ جنگی کے بعد تاج و تخت سنبھالا اسی شہنشاہ نے اپنے امیر البحر چنگ ہی Zheng-He کو جنوبی ایشیا، ہندوستان کی بحری مہمات پر روانہ کیا تھا۔ اس نے جاپان کو ادائیگی خراج پر مجبور کر دیا اور انام (ویت نام) اور منگولیا کو فتح کر کے اپنی قلمرو میں شامل کر لیا تھا۔

اس نے 1421ء میں دارالحکومت کو نانکنگ سے بیجنگ منتقل کیا تھا اور اس شہر کی آب رسانی کے لیے عظیم نہر کو بحال کر دیا تھا۔

ینگ چنگ (1678ء۔1735ء): Young Zheng

چن حکمران خاندان کے دوسرے شہنشاہ کا نام۔ اس حکمران خاندان کے اولین تین شہنشاؤں نے جن میں ینگ چنگ بھی شامل تھا چینی سلطنت کو اس وقت کی بڑی طاقت میں بدل دیا تھا۔ اس شہنشاہ نے چن سلطنت کو ایک مرکزی حکومت کی شکل دی تھی۔ اور وزارتی کابینہ جو پانچ سے چھ افراد پر مشتمل تھی مشاورتی کونسل میں بدل دیا تھا۔

یارک ٹاؤن: York Town

امریکی جنگ آزادی میں برطانوی افواج کے ہتھیار ڈالنے کا آخری مقام۔ ستمبر 1781ء میں ایک برطانوی فوج جولارڈ چارلس کارنوالس کی سرکردگی میں اس شہر میں امریکی اور فرانسیسی متحدہ فوج کے ہاتھوں محصور ہو گئی تھی۔ فرانسیسی بحریہ نے اس شہر کو سمندر کی طرف سے جبکہ امریکی افواج نے خشکی کی طرف سے گھیر لیا تھا۔ کارنوالس نے برطانوی بحریہ کو اس گھیرے سے نکالنے کی درخواست کی مگر بحریہ اس کی مدد کے لیے ایک ہفتہ کی تاخیر سے پہنچی اور 26 اکتوبر 1781ء کو کارنولس نے ہتھیار ڈال دیئے۔ یاد رہے یہ وہی کارنولس ہے جو بعد ازاں ہندوستان میں ٹیپو سلطان کے مقابلے میں اپنی مکاریوں سے کامیاب ہوا تھا۔

یارک خاندان (1411ء۔1460ء):

York, House of

انگلستان پر حکومت کرنے والا ایک شاہی خاندان جس کی بنیاد یارک کے ڈیوک رچرڈ نے ہنری ششم کے عہد میں انگلستان کا تخت حاصل کرنے کی جدوجہد شروع کی تھی۔ ڈیوک لینکاسٹر اور اہل یارک کے درمیان جنگ چھڑ گئی جو تاریخ انگلستان میں جنگ گلاب War of the Roses کہلاتی ہے۔ 1460ء میں ویکفیلڈ کی لڑائی میں اہل یارک کثیر تعداد میں مارے گئے تھے۔

یوروبا:

Yoruba

جنوب مغربی نائجیریا میں رہنے والے قبائل جو بینن Benin اور شمالی ٹوگو میں بھی رہتے ہیں۔ یوربا اصلاً Oyo ادیونسل سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان کے کئی نسلی گروہ ہیں۔ یوربا شہروں میں رہتے ہیں مگر ان آبائی پیشہ زراعت ہے۔

یوسانو اکیکو (1878ء۔1942ء):

Yosano Akiko

ایک جاپانی شاعرہ اور حقوق نسواں کی حامی تنقید نگار۔ اپنی جذباتی اور رومانی شاعری کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کا خاوند یوسانو ٹیکانو بھی ایک شاعر تھا۔ یہ دونوں ایک ادبی جریدہ Myoto نکالتے تھے۔ اس جریدہ نے نئے شاعروں اور رومانی تحریک کو متعارف کرایا۔ یوسانو جاپان اور چین کے درمیان لڑی جانے والی دوسری جنگ کے خلاف تھی اور اس نے اس کے خلاف آواز بھی اٹھائی تھی۔ یوسانو نے خواتین کے لیے ایک کالج بھی قائم کیا تھا۔

یوشیڈا شیگرو (1878ء۔1967ء):

Yoshida, Shigeru

دوسری جنگ عظیم کے بعد کا جاپانی سیاسی راہنما اور وزیر اعظم (1946ء۔1941ء)، (1948ء۔1954ء) اس کی بھرپور قیادت میں جاپان نے بے حد ترقی کی اور اسے وان مین Wanman کا خطاب دیا گیا۔ وہ برطانیہ اور امریکہ کا حمایتی سفارت کار بھی تھا۔

جنگ عظیم دوم سے پہلے اس پر جاپان کے فوجی اقتدار پسندوں کو اعتماد نہیں تھا۔ مگر جنگ عظیم دوم کے بعد وہ نئی جاپانی قوم کا معمار بن کر ابھرا۔

Young Ireland

ینگ آئرلینڈ:

1840ء کی دہائی میں چلنے والی ایک آئرش قوم پرست تحریک جو اٹلی کی ینگ اٹلی تحریک سے متاثر ہو کر اور ینگ اٹلی کے راہنما گیسپی میزینی Giuseppe Mazzni کے خطوط پر چلائی گئی۔ یہ قوم پرست تحریک آئرش تشکیل نو کا مطالبہ کرتی تھی۔ 1848ء میں یورپ میں آنے والے انقلابات کے زیر اثر یہ تحریک بھی انقلابی شکل اختیار کر گئی تھی اور اس کے کارکنان نے آئرلینڈ میں انقلاب بپا کرانے کی کوشش کی تھی۔

Young Truks

ینگ ترک:

ترکی میں سلطنت عثمانیہ کے آخری سالوں میں وجود میں آنے والی ایک اصلاح پسند جماعت جس نے

1908ء سے 1919ء تک ٹالی عثمانی سلطنت کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔

یوآن خاندان (1260ء۔1368ء): Yuan, Dynasty

چین کا منگول حکمران خاندان جو منگول سلطنت بھی کہلاتا ہے۔ منگول حکمران قبلائی خان (1260ء۔1294ء) نے شمالی چین میں اس حکمران خاندان کی بنیاد رکھی تھی اور جنوبی چین کو فتح کر کے اپنی قلمرو میں شامل کر لیا تھا۔ جس کے بعد اس نے اس حکمران خاندان کے لیے چینی لقب یوآن اختیار کیا تھا۔ اس خاندان کی حکومت کے دوران تمام سرکاری اعلیٰ عہدوں پر منگول سردار فائز تھے جب کہ چینیوں کو کم تر عہدوں پر جگہ دی جاتی تھی۔ تاہم منگول حکمرانوں نے چینی تہذیب و ثقافت میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔ اور ترقیاتی کام بھی جاری رہے۔ یوآن کے ابتدائی عہد میں سڑکوں اور نہروں میں اصلاح ہوئی۔ مغرب کے ساتھ بری تجارت میں اضافہ ہوا۔ 1315ء میں سرکاری ملازمتوں کے امتحانات کا نظام بحال کر دیا گیا۔

یوآن شی کائی (1859ء۔1916ء): Yuan Shih - Kai

جمہوریہ چین کا صدر (1912ء۔1916ء) وہ پہلے شینڈونگ میں ایک فوجی افسر تھا۔ چین و جاپان کی جنگ (1894ء۔1895ء) میں وہ کوریا میں ریزیڈنٹ جنرل کے فرائض ادا کرتا رہا۔ اس نے 1898ء میں اصلاحی تحریک کے خلاف چین کی بیوہ ملکہ کی حمایت کی۔ یہی Hebei کے گورنر کی حیثیت سے اس نے 1900ء میں باکسر بغاوت کو فرو کرنے میں غیر ملکی افواج کی مدد کی۔ 1911ء میں جب چین میں شہنشاہیت کے خلاف جمہوری انقلاب بپا ہوا تو اس نے ایک معاہدہ طے کرایا جس کے تحت چنگ شہنشاہ تخت سے دستبردار ہو گیا۔ 1912ء میں اس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا مگر اس کے باوجود وہ صدر جمہوریہ بن گیا۔ 1914ء میں اس نے پارلیمنٹ کو توڑ دیا اور یکم جنوری 1916ء کو اس نے اپنے لیے شہنشاہ کا خطاب منتخب کرا لیا اور شہنشاہیت بحال کر دی مگر اس کے خلاف ہونے والی ایک بغاوت نے اسے فوراً جمہوریت بحال کرنے پر مجبور کر دیا۔

یوگوسلاویہ (1929ء۔1992ء): Yugoslavia

جنوب مشرقی یورپ میں جزیرہ نمائے بلقان میں قائم ہونے والی ایک وفاقی سوشلسٹ جمہوریہ۔ اس جمہوریہ میں صدر ملک کا سربراہ ہوتا تھا۔ مارشل ٹیٹو اس کا تاحیات صدر رہا۔ صدر ٹیٹو نے جنگ عظیم دوم میں جرمنوں کا مقابلہ کیا تھا جب جرمنی نے یوگوسلاویہ کو تاراج کر دیا تھا۔ جنگ عظیم دوم کے بعد صدر ٹیٹو اور اس کے کمیونسٹ ساتھیوں نے سوویت یونین کی مدد سے ملک کی متحد کیا۔ اور ایک جماعتی حکومت قائم کی۔ 1980ء میں صدر ٹیٹو کی موت کے بعد ملک میں ملٹی پارٹی سسٹم متعارف کرایا گیا مگر اس کے ساتھ ہی کروشیا، میں آزادی کی تحریک شروع ہو گئی 1991ء میں کروشیا اور سلاوینیا کو آزاد مملکتوں کے طور پر تسلیم کر لیا گیا اور یوگوسلاویہ ٹوٹ گیا۔

یورٹ، وسطی ایشیا کے خانہ بدوش قبائل کی رہائش گاہ۔ (Yurt)۔

"Z"

زیڈکیل:

Zadkiel

مورمیں کی مشہور جنتری جو اس نے زیڈکیل کے فرضی نام سے جاری کی تھی۔

زیگوے:

Zagwe

بارہویں اور تیرہویں صدی میں ایتھوپیا (حبشہ) کے مسیحیوں کا نام۔ یہ لوگ خود کو آخری آکسوم Axum بادشاہ کی اولاد بتاتے تھے۔ جسے انہوں نے تخت سے اتارا تھا۔ یہ مسیحی فرقہ توحید پرست تھا اور تثلیث کا قائل نہیں تھا۔

زیب النساء (1639ء۔1702ء):

Zaib-Al-Nisa

ملکہ دارس بانو کے بطن سے اورنگ زیب عالمگیر کی بیٹی۔ قرآن مجید کی حافظہ اور عربی و فارسی میں غیر معمولی قابلیت رکھتی تھی۔ اس نے تفسیر کبیر کا فارسی ترجمہ "زیب التفاسیر" کے نام سے کرایا۔ کہا جاتا ہے کہ شعر بھی کہتی تھیں۔ اس کا مقبرہ دہلی میں تیس ہزاری باغ میں تھا مگر انگریزوں نے جب راجپوتانہ ریلوے کی تعمیر کی تو اس کو ختم کر دیا۔

زیدیہ:

Zaidia

ایک اسلامی فرقہ جو زید بن امام زین العابدین کو اپنا امام مانتا ہے اور انہیں کے نام پر زیدیہ کہلاتا ہے۔ اس فرقے کو دو خطوں پر اقتدار حاصل ہوا اول طبرستان جہاں حسن بن زید معروف بہ داعی کبیر نے حکومت قائم کی تھی۔ دوسری حکومت یمن میں قائم ہوئی جو عصر جدید تک قائم چلی آئی۔ مورخین کے مطابق چونکہ حضرت زید بن امام زین العابدین اپنے ایک استاد واصل بن عطاء معتزلی سے متاثر تھے۔ اس لیے زیدیہ فرقے کے عقائد میں اعتزال کا اثر ملتا ہے۔ دیگر عقائد میں یہ فرقہ اہل سنت اور اہل تشیع دونوں سے متاثر ہے اور شیخین کرامؓ کی توقیر کرتا ہے۔

زائرے:

Zaire

وفاقی جمہوریہ کانگو کا سابقہ نام، دیکھئے کانگو۔

زنج، بغاوت (869ء۔883ء):

Zanj, Rebellion

تیسری صدی ہجری میں بحرین شیعان علی کا مرکز تھا۔ ایک شخص علی بن عبدالرحیم نے اپنے علوی ہونے کا اعلان کیا اور مظلوم حبشیوں کو اپنے ساتھ ملا کر خلافت عباسیہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ چونکہ زنگی حبشیوں کو کہتے ہیں اور عربی زبان میں یہ "الزانج" کے مترادف سے یاد کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بغاوت الزنج کے نام سے مشہور ہے۔ ابن عبدالرحیم نے بعد ازاں دعوی امامت اور جھوٹی نبوت کا دعوی کیا اور بحرین، بصرہ، ایلہ اور کربلا میں آفت بپا کر دی۔ حکومت عباسیہ نے پہلے ابو بلال ترکی کو اس بغاوت کو فرو کرنے کے لیے مقرر کیا مگر اس نے حبشیوں سے

شکست کھائی اور اس کے بعد خلیفہ المعتمد نے ابو منصور الخیاط کو ان کی گوشمالی کے لیے روانہ کیا مگر اس مرتبہ بھی سرکاری افواج کو ناکامی ہوئی اور صاحب الزنج اور اس کے ساتھیوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ آخر حاجب سعید بن صالح نے اس بغاوت پر قابو پایا۔

Zanjibar

زنجبار:

مشرقی افریقہ کی ایک بندرگاہ اور ایک سابقہ ریاست کا نام۔ یہ دو مرجانی جزیروں پر مشتمل ہے۔ اول زنجبار اور دوم پیمبا۔ یہاں دنیا بھر میں مصالحے کی لونگ سب سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ 1530ء میں اس پر پرتگیزوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ 1856ء میں برطانیہ نے اسے اپنے زیر حمایت ملک کی حیثیت دی۔ اپریل 1964ء میں زنجبار ٹانگا نیکا سے متحد ہو گیا اور اس کا نام جمہوریہ تنزانیہ رکھا گیا۔

Zapata, Emiliano

زپاٹا، ایمیلیانو (1879ء۔1919ء):

ایک میکسیکی انقلابی جو زرعی زمینوں کی اصلاحات کے لیے لڑا۔ اس نے میکسیکو کے بدعنوان صدر۔ پورفیریو Porfirio . Diaz کے خلاف علم بغاوت بلند کیا جو جاگیرداروں کا حمائتی تھا اور زرعی زمینوں کی اصلاحات کے خلاف تھا۔ اسی بنا پر 1910ء کا انقلاب میکسیکو بپا ہوا۔ اگرچہ زپاٹا رد انقلاب طاقتوں کے ہاتھوں مارا گیا مگر میکسیکی معاشرے پر اس کا اثر نمایاں رہا۔

Zapotec Civilization

ریپوٹیک، تہذیب (400ق م):

وسطی میکسیکو میں پروان چڑھنے والی ایک میسو امریکی تہذیب جو آج کے جدید شہر Oaxaca کے قریب پھلی پھولی تھی۔ زیپوٹیک لوگ پہاڑی علاقے کے رہنے والے تھے۔ اور انہوں نے معبد اور اہرام پہاڑی ڈھلوانوں پر تعمیر کیئے تھے۔ جو 1200 فٹ تک کی بلندی پر واقع تھے۔ یہ امریکی تہذیب اولمیک تہذیب سے متاثر تھی اور دیگر امریکی تہذیبوں کی طرح اس میں بھی انسانی قربانی مباح تھی۔

Zen

زین:

جاپان میں بدھ مت کی ایک شاخ۔ ہندوستان میں اس کی بنیاد دھیان شاکھا کے نام سے پڑی تھی۔ بعد ازاں یہ مذہب چان (دھیان) کے نام سے چین میں رائج ہوا۔ چودھویں صدی میں اس کو زین کے نام سے جاپان میں قبول کر لیا گیا۔ دراصل لفظ ''دھیان'' ہی جاپانی لفظ زین کی اصل ہے۔ بدھ مت کی یہ شاخ دوسری شاخوں سے مختلف ہے۔ اس کے مطابق ''حقیقت اعلیٰ'' لفظوں سے بالاتر ہے۔ اس لیے وہ کسی بولے ہوئے یا لکھے ہوئے الفاظ میں نہیں سما سکتی۔ حقیقت اعلیٰ صرف اپنے آپ کو بیدار کرنے اور باطنی ریاضتوں سے حاصل ہو سکتی ہے۔ بصورت دیگر یہ انسانی ذہن و دل میں خوابیدہ رہتی ہے۔

Zeno of Citium

زینو (میشی) (336ق م۔264ق م):

یونانی فلسفی، رواقیت کا بانی۔ زینو ایتھنز پہنچ کر کلبیوں کے فلسفے سے متاثر ہوا تھا۔ اس نے ان کے فلسفہ اخلاق کو مابعد الطبیعی اور منطقی بنیاد پر استوار کرنے کی کوشش کی۔ بعدازاں اس نے ہراقلطس، افلاطون اور ارسطو کے فلسفے کو اپنے نظام فلسفہ میں شامل کرلیا۔ اس طرح اس نے ایک منظم مسلک فکر کے لیے زمین پیدا کردی۔ وہ ایتھنز میں ایک منقش رواق کے نیچے پڑھایا کرتا تھا۔ اس لیے اس کے فلسفے کو رواقیت کہا جاتا ہے۔

زینوبیا (م مابعد 272):

Zenobia

ملکہ پالمیر یا Palmiria یا ملکہ تدمر۔ اپنے شوہر اذینہ کے قتل کے بعد یہ اپنے بیٹے کے ساتھ قائمقام حاکم بنی رہی۔ اس دوران اس نے تدمر کی حدود اور طاقت میں اضافہ کیا۔ اور خود کو روما کی باج گزاری سے آزاد کرلیا۔ مگر اس کی یہ روز افزوں ترقی روما کے ساتھ آویزش کا باعث بن گئی۔ آخر آریلین نے تدمر کو فتح کر کے ملکہ کو گرفتار کرلیا اور وہ اسے اپنی فتح کے نشان کے طور پر روما لے گیا۔ بعدازاں اس ملکہ کو دریائے ٹائبر کے کنارے ایک محل رہائش کے لیے دے دیا گیا۔ جہاں وہ روما کے وظیفہ خوار کے طور پر زندگی بسر کرتی رہی۔

زیپلن، کاؤنٹ (1838ء۔1917ء): Zeppelin, count Ferdinand

جرمنی میں پیدا ہوا۔ جرمن فوجی افسر اور ہوا باز تھا۔ اس نے ایک ایئر شپ ایجاد کیا تھا جو اسی کے نام پر زیپلن کہلاتا تھا۔ یہ غبارہ نما ہوائی جہاز تھا۔ اس سیریز کے تمام جہازوں کو زیپلن کا ہی نام دیا گیا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران زیپلن نے لندن اور دیگر برطانوی شہروں پر گولہ باری کی تھی۔

زیوس: Zeus

یونانی دیومالا میں سب سے بڑا دیوتا۔ اس کا بیٹا Rhea تھا اور اس کی بیوی اس کی بہن ہیرا Hera تھی۔ یونانی اصنام پرستی کے مطابق وہ بارش برساتا اور زمین کو زرخیز بناتا تھا۔ وہ اولمپس پہاڑ پر اپنا دربار منعقد کرتا تھا۔ رومی دیوتاؤں میں جیوپیٹر اس کا ہم پلہ تھا۔

چانگ چیان (م 114ق م): Zhang Qian

ایک چینی سفارتکار اور مہم جو اس نے ہین خاندان کی چینی سلطنت اور مغربی یوروایشیا کے درمیان رابطہ پیدا کیا تھا۔ اسے ہین خاندان کے شہنشاہ ہین وڈی Han Wudi کے حکم پر وسطی ایشیا بھیجا گیا تھا (138ق م) تاکہ وہاں کے لوگوں سے سفارتی تعلقات قائم کیے جائیں۔ اسے زیانگ مو نے گرفتار کر کے دس سال تک اپنی قید میں رکھا تھا۔ اس دوران چیانگ چیان نے وہیں شادی کرلی مگر بعدازاں وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، اور مغربی سمت میں اپنا سفارتی مشن پورا کرنے کے لیے نکلا مگر چین واپسی پر ایک مرتبہ پھر زیانگ نو Ziongnu نے اسے گرفتار کرلیا اور وہ 115ق م میں واپس پہنچا۔ اپنے دوسرے سفارتی مشن میں اس نے دوسون قبائل سے اتحاد کرنا چاہا مگر ناکام رہا۔ جبکہ اس کے ساتھی آج کے ازبکستان تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ اس کے ان سفارتی سفروں سے شاہراہ ریشم کی اہمیت بڑھی تھی۔

Zheng he (cheng ho)
چنگ ہو(1371ء۔1433ء):

مشہور زمانہ مسلم خواجہ سرا جو ایک چینی مہم جو اور چینی بحری بیڑے کا امیر البحر تھا۔ وہ سات مہمات جنوبی ایشیا ہندوستان، افریقہ اور عرب دنیا تک لے کر گیا۔ اس زمانے میں چین پر منگ خاندان حکومت تھی۔ اس کی یہ بحری مہمات بڑے وسیع پیمانے پر مشتمل تھیں اس کی پہلی بحری مہم میں 300 بحری جہازوں پر تقریباً 28000 سپاہی سوار تھے۔ اس کے بحری جہازوں میں سے کچھ 400 فٹ طویل تھے۔ اس کی ان بحری مہمات سے جنوبی بحیرہ چین میں چین کی مکمل طور پر بالادستی قائم ہوگئی تھی۔

Zhou Dynasty
چو حکمران خاندان(256ق م۔1015ء):

چو چین علاقے وی Wei سے تعلق رکھنے والے جنگجو لوگ تھے انہوں نے شانگ Saang کو فتح کر کے ایک نئی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ چو خاندان کی یہ ریاست جاگیردارانہ نظام کی حامل تھی۔ اسی خاندان کے عہد میں کنفیوشسزم اور دیگر مذاہب نے چین میں نشوونما پائی تھی۔

Zhou Enlai
چواین لائی(1898ء۔1976ء):

جمہوریہ چین کا سابق وزیر اعظم اور ماؤزے تنگ کے بعد چینی کمیونسٹ پارٹی میں دوسرے درجے کے راہنما۔ صوبہ کیانگ سی کے ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ نانکنگ یونیورسٹی اور جاپان سے تعلیم مکمل کی پھر یورپ چلے گئے۔ واپسی پر چیانگ کائی شیک نے اسے فوجی یونیورسٹیوں کا صدر مقرر کیا لیکن اس نے یہ عہدہ چھوڑ کر شمالی چین میں کمیونسٹ پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ عوامی جمہوریہ چین کے وجود میں آنے کے بعد وزیر اعظم اور وزیر خارجہ منتخب ہوئے۔ اکتوبر 1949ء سے وفات 1976ء تک وزارت عظمیٰ پر فائز رہے۔ چواین لائی عصر حاضر کے بڑے سیاستدانوں میں سے ایک تھے وہ متعدد بار پاکستان کے سفارتی دورے پر بھی آئے تھے۔

Ziggurat
زیگورت:

میسوپوٹیمیا میں تعمیر کی جانے والے اہرام نما معبد جو سیڑھی دار اور ڈھلوان ہوتے تھے۔ یہ میسوپوٹیمیا میں 2200ق م سے 500ق م تک تعمیر کیئے جاتے رہے۔ ان کے اندرونی حصے کچی اینٹوں اور بیرونی پختہ اینٹوں سے تعمیر کیئے جاتے تھے۔ ان میں اندرونی طور پر کوئی علیحدہ کمرے نہیں ہوتے تھے اور یہ اندر سے مستطیل یا چوکور ہوتے تھے اور ان کے گرد سیڑھی دار ڈھلوانیں ہوتی تھیں۔ محققین نے لکھا ہے کہ مینارہ بابل بھی شاید ایک زیگورت ہی تھا۔ جو ماردوک دیوتا کے مندر کے طور پر بابل میں تعمیر کیا گیا تھا۔ میسوپوٹیمیا میں تعمیر کیے جانے والا سب سے بڑا زیگورت ار ur میں تھا جو چاند دیوتا کا معبد تھا۔

Zimbabwe. see Great Zimbabwe.

Zollverein
زولورین:

جرمن ریاستوں میں طے پانے والا باہمی تجارتی معاہدہ جس کی رو سے 1819ء سے 1871ء کے درمیان اسباب تجارت ان ریاستوں میں بھیجے جانے پر کوئی محصول وصول نہیں کیا جاتا تھا۔ معاہدہ زولورین سے 1871ء میں جرمنی کے متحدہ ہو جانے کی داغ بیل پڑی تھی۔

Zoroaster. see Zorasterism.

زرتشیت، زرتشتی:

Zoroasterism

بظاہر بنیادی طور پر یہ عبادت کی ایرانی نوعیت کی اصلاح شدہ قسم تھی لیکن اس میں دوئی یا ثنویت بہت زیادہ تھی۔ اس میں خیر و شر کے الگ الگ خداؤں کی عبادت کی جاتی تھی۔ ان کا بنیادی عقیدہ یہ تھا کہ اس دنیا میں خیر اور شر کی قوتیں بہت زیادہ تعداد میں موجود ہیں اور بالآخر خیر کی ہی فتح ہوگی۔ اسکندر اعظم کے حملے سے چوتھی صدی ق م میں یہ مذہب منتشر ہو کر رہ گیا تھا۔ اس کی مذہبی مقدس کتاب ژند اوستا بھی تلف ہو گئی تھی۔

زولو:

Zulu

جنوبی افریقہ کے شمال مشرقی علاقے نٹال میں آباد ایک قدیم قوم جو انیسویں صدی کے اوائل میں بڑی طاقتور تھی اس زمانے میں اس قوم کا قائد ڈنگان نامی شخص تھا۔ تاہم 1838ء میں بوئیرز نے زولو قبائل کو شکست دی جس کے بعد ان کی بادشاہت بتدریج تقسیم ہو گئی اور اس کا ایک حصہ 1888ء میں ٹرانسوال اور دوسرا حصہ 1897ء میں نٹال میں شامل ہو گیا۔

Zulu War. see Anglo- Zulu Wars.

زونگلی ہلڈرچ (1485ء۔1531ء): Zwingli, Huldry Ch

ایک سوئس مذہبی مصلح جسے ملکی سیاست میں حصہ لینے کا بڑا شوق تھا۔ رومن کیتھولک اس پر اعتماد کرتے تھے۔ اس لیے وہ پوپ کا منظور نظر بن گیا، اور پوپ نے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا پھر جب وہ سیاسی سرگرمیوں سے بے زار ہوا تو فرانس سے اس کا اتحاد ہو گیا اور 1517ء میں آئن سیڈن میں خادم الدین کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔ یہ ایک زیارت گاہ تھی۔ جہاں زائرین کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ اور اس زیارت گاہ میں راہب بھی رہتے تھے۔ زونگلی نے یہاں رہ کر ادبی کتب کا مطالعہ کیا اور اس کی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے اس کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔ 1518ء میں اکولائٹ Acolyte پادری متعین ہوا۔ جس کے بعد زونگلی نے اپنے عقائد کو ادب میں آزادانہ رنگ میں پیش کیا اور عوام کی مذہبی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔

زوریکن، ولاڈی میر کوسما: Zworykin, Vladimi Kosma

امریکی ماہر طبیعیات، اس نے ٹیلی وژن کا شبیہ بین Iconoscope۔ یعنی برقی آنکھ اور حرکت بین Kinescope یعنی ٹیلی وژن کے گیرندے کی منفی شعاعوں کی برقیری (نلی) ایجاد کی تھی۔

(Bibiography) کتابیات

Abu-Lughod- The World System. Ad. 1250-1350-1989.
Adams, Steven, Michael Adas, Global History.
Best, Antony. Jussi M. Manhimaki - International History of the Twentieth Century.
Dunn, Ross - The New World History.
Gamble, Glive, Timewalkers. The Prehistory of Global Colonization.
Albert - Heritage of World civilization.
Stearins, Peter, N Michael Ada - World Civilizations.
The Global Experience
Encylopeadia of World History.

جامع اردو انسائیکلوپیڈیا جلد 8۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو
نئی دہلی آرنلڈ ٹی، ''دی لیگیسی آف اسلام۔ اردو ترجمہ میراث اسلام۔
ٹائن بی۔ آرنلڈ۔ جے ''مطالعہ تاریخ'' مترجم غلام رسول مہر۔
نور احمد۔ ''مسلمانوں کے تہذیبی کارنامے، مترجم رحمان مذنب۔
اخلاق احمد قادری۔ ''تاریخ عالم''
اخلاق احمد قادری۔ ''تاریخ کے اہم موڑ''
اخلاق احمد قادری۔ ''جدید تاریخ عالم''
اخلاق احمد قادری۔ ''تاریخ عالم عصر حاضر''
اخلاق احمد قادری: ''بیسوی اور اکیسویں صدی''
خلاق احمد قادری. ''تاریخ انقلاب عالم''
اخلاق احمد قادری ''ڈکشنری آف اسلام''
اخلاق احمد قادری: ''تاریخ آفات عالم''
اخلاق احمد قادری ''تاریخ قیصران روم''
اخلاق احمد قادری. ''تاریخ زوال وانحطاط روم''

لسانیاتی تجزیہ

فلسفہ مشرق

انتساب

جان جے بٹ صاحب جیمز میڈیسن یونیورسٹی، ورجنیا میں تاریخ کے پروفیسر ہیں اور گلوبل ہسٹری کے ساتھ ازمنہ وسطیٰ کی برطانوی اور یورپی تاریخ بھی پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے سولہویں اور سترھویں صدی میں ہونے والی زرعی اور صنعتی تاریخ کے مضمون پر ریسرچ ورک کیا ہے۔ ان کی تصانیف میں

1. Daily Life In The Age Of Charlemagne (2002)
2. The Greenwood Dictionary Of World History (2006)

اہم ہیں۔ ان میں سے مدخرالذکر کتاب کا ترجمہ ہم قارئین کی نظر کر رہے ہیں۔

اگست 1998ء سے نوائے وقت ملتان سے بیسویں صدی کے اہم واقعات کا سلسلہ شروع کیا پھر اخلاق احمد قادری کا قلم کبھی تھکن کا شکار نہیں ہوا۔ 1996ء سے تاریخ عالم پر کام کر رہے ہیں۔ اس سلسلے کی پہلی کتاب تاریخ عالم 2005 شائع ہوئی تھی۔ مارچ 2009ء تاریخ عالم نئے ترمیم و اضافہ کے ساتھ شائع ہوئی اس سلسلے کی دوسری کتاب تاریخ عالم کے اہم سنگ میل ہے جو پہلی صدی عیسوی سے تیرھویں صدی عیسوی کے نصف اول تک کے اہم واقعات کو احاطہ کئے ہوئے ہے جس میں اہم جنگیں، انقلابات، ایجادات، قدرتی آفات سب کا احاطہ کیا گیا ہے تیسری کتاب تاریخ عالم کے اہم موڑ ہے۔ چوتھی کتاب جدید تاریخ عالم اور یہ پانچویں کتاب تاریخ عالم عصر حاضر ہے۔ تاریخ عالم میں اُنکا سکوپ عام قاری کے لیے عام فہم اردو زبان میں زمانہ قبل از مسیح سے 21ویں صدی تک کے اہم واقعات کو اس انداز میں پیش کرنا ہے کہ قاری پوری تاریخ عالم سے بخوبی آشنا ہو جائے۔ دنیا کی اہم ترین شخصیات کو انکے اہم کارہائے نمایاں پر خراج تحسین پیش کرنا بھی انکا مطمع نظر ہے اس سلسلے میں انہوں نے بانی اسلام کو تاریخ عالم کے سب سے زریں عہد میں بھرپور خراج تحسین پیش کیا ہے۔